

۵۹۱
۲۳۹۲۰
التكميل



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

— (کتاب) —

التَّكْمِيلُ

— (یعنی) —

ایہ مبارک الکمیل کے مکمل کی تفسیر شان نزول تاریخ بمقام نزول کی تعیین
علامہ کی کتاب سابقہ مضامین متفقاً تبصرہ تاریخ و حدیث کی روشنی میں بحث

— (مصنفہ) —

محقق تاریخ باہر اس تحقیق توفیق جناب کیم مرتضیٰ حسین صاحب مدظلہ

بہرام احمد العباد مرزا محمد مراد

مکتبہ انوار الہدیٰ لاہور و کتب خانہ اسلامیہ لاہور

تقریر

حضرت سید محمد امین علیہ السلام و ائمه اربعین علیهم السلام و ائمه اربعین علیهم السلام و ائمه اربعین علیهم السلام

باسمہ سبحانہ

تاریخی واقعات کا دیانت کیساتھ اصول مسلمہ پر جائزہ لینا۔ ان کے اطراف و جانب پر فلسفیانہ نظر کرنا اور مختلف واقعات کو سنجیدہ طور پر ترتیب دیکر جدید نتائج کا استخراج کرنا نہ صرف مہربان ہی ہو بلکہ ایک مؤرخ کے اعلیٰ کمال کی دلیل بھی ہو لیکن اسکے معنی نہیں ہیں کسی خاص مقصد کو پہلے ہی پیش نظر کر کے تاریخ کی وقتی گردانی کی جائے اور نیا دیکھنے والا شہادہ کی لٹائن میں ناوا کو نشین بھجائیں یہ واقعات کو توڑ ٹوڑ کر حسب مقصود بنا کر پیش کیا جائے اور پھر ان کو صحیح ثابت کرنے میں صرف وقت و انشا پر داری کا سہارا کافی سمجھا جائے اور نشین بھجنے کی جگہ سے شوخی تحریر کا رنگ بھر کر ایلینا کر لیا جائے جیسا کہ ہمارے ملک کے بعض مشہور مصنفین کی عام عادت تھی۔ اور انہیں نازیبا تصرفات کے اپنے اور سرکاریہ نازیبا بلکہ معراج کا ایرانی تصویر کرتے تھے۔

واقعہ غدرِ غم بھی جو اسلامی امتات میں ان خاص اہمیت کا مالک ہے ابھی تمام طریقوں کے ہاتھوں مجروح ہوئے بغیر رہا چاہتا ہوں کہ یہ
المان میں کاشغریہ غم سے حسین محمد عرفان کے دیدار کیا اور کجائے درخشاں واقعہ غدرِ غم کو رد کر دیا گیا۔ اسی قسم کی اجنبیوں کی قلمی
کھولنے کیلئے جنابِ سلاطینہ الاطیاب کیم صیر قاضی حسین مساکین اریان ساوانے کمال حق سبزی جانفشانی و یطیف و منفع
کتاب تصنیف فرمائی ہیں جن کے بعض مقامات پر جو کر کے مجھے قوی امید ہے کہ جن مسائل پر ہم بحث کی گئی ہے ابھی نتیجہ تحقیق اور ہر اذکار دلائل
کے رد و ابطال میں کیا کافی دوانی ہوگی۔ خداوندِ عالم جنابِ مصنف کو خزانے خیر دے اپنے باوجود دیگر مسائل ضروریہ کو اپنا متعدد وقت اس کتاب کی
ترتیب و تصنیف میں صرف کیا ہے۔

نجم حسن عفی عنہ

مقترضا

سركاثير لعنيت ارجنه الاسلام الغيبي ما آقا مولانا سيد علي نقوي صاحب مجاهد العصر د ايام شمله

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بہت سے مہربی حقائق ایسے ہیں جن کی بنیاد تاریخی معلومات پر ہو اور ان میں ایک غلط فہمی یا مغالطہ جو تاریخی واقعہ کو مشتبہ بنا دے ایک عظیم حقیقت کے پامال ہو جانے کا ذریعہ ہو سکتا ہے ایک مؤرخ کا فرض ہے کہ وہ اقدار کی حجاب میں بالکل تاریخی اعتبار رکھے اور اس میں اتنی جذبات نہ لے

نظریات کی روشنی میں گاہِ آخرت سے دریا بخ تیار نہیں رہتی
 شمس العلماء مولانا شبلی نعمانی کے حاشیے سے ایسا جان سکتا ہے کہ ہمیشہ تاریخ کو مذہب کی عینک سے دیکھتے ہیں اور اپنی کسی اتنی یا مذہبی خیال کی جارکتی
 تاریخی مسائل کے حقیقی حل سے زیادہ مقدم سمجھتے ہیں۔ وہ اکثر اپنے مذہبی نقطہ نظر کی تائید کو پیش نظر رکھتے ہوئے تاریخی واقعات کے نظم کو دہم و برہم
 کر دیتے ہیں تاکہ کسی کسی طرح اپنا پیش نظر مطلب حاصل ہو جائے۔

آیہ کریمہ اللہم اکملت لکم دینکم کا نزول مستند تصریحات مطابق روزِ فیض یعنی ۱۸ ذی الحجہ کو غدیر خم میں لایا گیا میرا مومنین علی
 بن ابیطالب سلام اللہ علیہ کے اعلان کے موقع پر تھا لیکن مولانا شبلی نے آیہ مذکورہ کے نزول کو یومِ عرفہ جمعہ ۱۲ ذی الحجہ کو جو بعض قدیم مفسرین کا
 ایک کمزور قول ہے صحیح قرار دیا ہے۔ اور اس کے یومِ نزول سے تا وفات نبی اکرامی یومِ زندہ ہوا جنابِ سالکِ ثانیہ کی ہر اور اس سلسلہ میں مختلف
 تقریری نقیثوں سے اسکی جڑ جھد کی ہے کہ آیہ اکیال دین کا نزول یومِ عرفہ ہی صحیح قرار پائے اور چونکہ ۹ ذی الحجہ یومِ جمعہ کی مرہبت ہے ۲۶
 ذی القعدہ کو یومِ شنبہ واقع ہوا ہے اسلئے حضرت کے سفر حجۃ الوداع فرمانے کی تاریخ بھی ۲۶ ذی القعدہ یومِ شنبہ قرار دی ہے۔

زیر نظر کتاب میں اسلئے تصنیف جنابِ سید مرتضیٰ حسین جہاں موطن قبیلہ ریان سا دانے تاریخی حقیقت سے اس مسئلہ کو حل کرنے کی کوشش اور مولانا
 شبلی کے بیانات پر محققانہ انداز سے تبصرہ کیا ہے میں نے اس کتاب کو اکثر مقامات پر دیکھا اور مصنف کتاب کی جانفشانی و فریادی کی قدر کی۔ اس کتاب کا شوق
 بھی مطالعہ کرنے والے اس کتاب کا اندازہ کر سکتا ہے کہ مصنف نے ہنگامی وقت اس کتاب کی تصنیف اور تصبیح کتب میں صرف کیا ہے اور کامل محنت یا محنت
 افراس کو انجام دیا ہے۔ ایک شخص نے اپنے افراد اس کتاب کا مطالعہ کر کے اور اس کا فائدہ مند ہوئے۔ حیرت انگیز اور فخریہ خیر الخیر
 سید علی نقی التوئی عفی عنہ

تقریظ حضرت حجۃ الاسلام علامہ العلماء مولانا سید کلب حسین صاحب مجتہد العصر مدظلہ العالی
 دنیا تصنیف و تالیف میں قدم رکھنا جتنے آسان ہے اسی قدر دین و دنیا کے تمام دشمنان و منافقین کی فہرست میں اپنا نام شمار کرانے کا شخص جو ہرگز نہ تیار ہوگا۔
 سے اکثر لوگ خبردار ہیں کہ غلطیاں پیدا کر کے کسی کی عیب پوشی میں سے ایسا بھگوان کا ثبات ہرگز نہیں ہوتا۔ اور انہوں نے کی یاد دہانہ کر دیتا ہے جو کسی مصنف کے قلم کو پیش آتی ہوں۔
 اس میں شبہ نہیں کہ شبلی نعمانی نے اپنے خیالات کو حق کا لباس پہنانے کے واسطے ایڑی چھری کا زور صرف کر دیا اور تاریخی میدان میں بھی اپنے عقائد کے جذبات سے متاثر ہو کر قلم
 صراطِ مستقیم سے گزشتہ ہے۔ لہذا کبھی دلائل ضعیفہ سے کسی کے معیوں کو گناہگار ثابت کیا کبھی حساب کے گورکھ میں سے پھنسا کر جاہل گرد کر دیا۔ شاید وہ کامل
 تھا کہ تمام دنیا بصر سے دور ہو کر نیکی و برائی کے قلم کی لغزشوں سے غافل رہے گی مگر ایہ کی خام خیالی تھی جس کا تین ثبوت پے پے تصانیف میں صاحبِ حق کی طرف سے
 غلط فہمیاں سامنے کو اسلئے درخشاں ہیں کہ طبعِ ارقِ مدت پر ہر دور میں کئی کتابیں ایسی مقصود کرتے ہوئے ہیں یا ان کے نظریے گہرے چلے جاتے ہیں ان اشارات
 آئندہ پیش نظر آتی ہیں اسی سلسلہ کی نظیر کڑی جدید کتاب جو کھیل کے نام سے موسوم اور فیضاً تکمیل ابطال ہر اون پرست کے لیے اسلئے جو جنابِ شبلی نے انھیں
 استحکام کیساتھ نظر عام پر پیش کیا تھا میں نے اس کتاب کو بعض مقامات پر دیکھا اور میں یہ کہنے کو تیار ہوں کہ جنابِ سید مرتضیٰ حسین صاحب نے اس کتاب کی تصنیف
 اور تصنیف میں اپنے پیش قیامت کے مفہم کے صلحان ایمان انسان کے واسطے ایسا گراں بخیر فرام کر دیا ہے جو ان کی رحمت کے بعد بھی قیامت فرام ہوگا۔ اور علامہ شبلی
 نعمانی نے جو کہ مصنف اسی حق پر چلے دی تھی اس کو تحقیق کے غمزدہ و جھوٹے یوں دیا ہے کہ اس کتاب کے قائل نہ صرف وہ عالم موصوفی و اجربیل و مؤمنین کی نظر
 کتاب سے استفادہ کرنے کی فوق غایت کردہ رائے الموقر۔

عاشیه مذ ۱۲ و ص ۱ و ۲ و عاشیه مذ ۳۵ و ۳۶ و ۳۷ و ۳۸

ص ۱۰ و ۱۴ و ۲۰ و ۳۱ مع حاشیه ۳۹ و ۶۷ و ۶۸ و حاشیه ۵۵ و ۲۲

حاشیه مشرق و ۱۶۹ و ۱۸۶ و ۲۵۰ و ۲۵۲ و ۲۵۵

صدا و حاشیه صد ۱۰ و ۱۲ و ۲۰ و ۲۳ و ۲۴ و ۲۵

مسائل ۲۰۳ و ۲۰۴ و ۲۰۵

۳۳۳۹

حاشیه ۱۲۹ و ۲۳۳ و ۲۵۵ و ۲۴۹ و ۲۸۴

۸۔ پنجشنبہ کا اکا سوان ^{۲۱} دن دوشنبہ یا سوان ^{۲۲} دن شنبہ اور جمعہ کا سوان ^{۲۳} دن شنبہ یا سوان ^{۲۴} دن چار شنبہ ہوگی حقیقت ۱۷ و ۱۴ و ۲۴

144, 145

عاشم ۲۲ و ۲۱ و ۲۰ و ۱۹ و ۱۸ و ۱۷ و ۱۶ و ۱۵ و ۱۴ و ۱۳ و ۱۲ و ۱۱ و ۱۰ و ۹ و ۸ و ۷ و ۶ و ۵ و ۴ و ۳ و ۲ و ۱

۱۲۔ سورہ مائدہ کے اٹھارہ احکام کا اجرا یا نفاذ رسول خدا کے بعد جناب علی علیہ السلام کو اختیار کامل ملنے اور غیر کیلئے حکم امتناعی کی توثیق ص ۲۴۹ و ۲۵۰
۱۳۔ سورہ مائدہ اور آیہ تبلیغ کے نزول یوم غدیرہ ذی الحجہ سے اربعہ الاول دو شنبہ تک اکاسوین دن فات یا سوین دن ذی الحجہ

۱۵۔ آیہ تبلیغ کے نزول پر رسول خدا کا علی کے سر اقدس پر عمامہ بندی ص ۲۵۰ و ۲۵۱
۱۶۔ ذی الحجہ کو غدیر خم پر تبلیغ رسالت کی تکمیل پر آیہ اکمال دین اتمام نعمت کا نزول اور سو خدا کا شکر ص ۲۴۹ و ۲۵۰ و ۲۵۱ و ۲۵۲
۱۷۔ ذی الحجہ یوم غدیر کو سورہ مائدہ میں تعدد خلفاء کی آیت اثنی عشر نقیبا اور آیہ الولایۃ کا نزول ص ۲۵۰ و ۲۵۱ و ۲۵۲
۱۸۔ اثنی عشر خلفاء کا خاص اولاد صلیبی حضرت اسمعیل علیہ السلام سے ہوئی توریث میں بشارت ص ۲۵۰ و ۲۵۱
۱۹۔ ذی الحجہ کو موسیٰ کا یوشع کو اور حضرت رسول کا علی کو وصی و خلیفہ کرنے اور ہر دو کا صاحبان انعام سے ہوئی خاص فضیلت ص ۲۵۰ و ۲۵۱
حاشیہ ص ۲۵۰ و ۲۵۱

۲۰۔ حضرت یوشع کا جد اظہر موسیٰ کو اور حضرت علی کا جد اقدس محمد کو غسل دینا اور بیست تین سال زندہ رہنے کی خاص شہادت ص ۲۵۱ و ۲۵۲
۲۱۔ حضرت موسیٰ کا اپنے آخر عمر میں بنی اسرائیل سے رسول مقبول کا اپنی امت سے حکم خدا اپنے اپنے خلیفہ کیلئے عشاق لینے کی مشابہت ص ۲۵۱ و ۲۵۲
و امیلت۔

۲۲۔ ہارون کا امت موسیٰ سے اور علی کا امت محمد سے افضل ہونے اور منزلت ہارون سے ایک خاص مناسبت حاشیہ ص ۲۵۱ و ۲۵۲
۲۳۔ حضرت ہارون اور اذکی اولاد (شہر و شہیر) کا امت موسیٰ میں امام ہونا ص ۲۱۵
۲۴۔ ہارون کی اولاد میں بطنا بعد لطن امامت ہونا ص ۳۱۳
۲۵۔ علی اور ان کی اولاد (شہر و شہیر) امام حسن و امام حسین میں نسلاً بعد نسل امامت ہونا ص ۳۱۴
۲۶۔ وجود شریف جناب امیر کا مثل وجود نبوت رسول مقبول کے ہونا حاشیہ ص ۳۱۴
۲۷۔ امامت کا ابراہیم اور ذریت ابراہیم صامین (اسحاق و یعقوب) میں زبان قرآن منحصر ہونا ص ۳۱۳ و ۳۱۴
۲۸۔ موسیٰ و ہارون کا سورہ الصافات میں ہادی صراط استقیم اور محمد مصطفیٰ و علی مرتضیٰ اور اذکی اولاد کا سورہ فاتحہ میں ہادی صراط استقیم ہونا ص ۳۱۳ و ۳۱۴
۲۹۔ صراط استقیم سے امام مراد ہونا۔ حاشیہ ص ۳۱۴

۳۰۔ کتب سہادی کے علوم کا سورہ فاتحہ میں اور سورہ فاتحہ کے علوم کا بسم اللہ میں اور بسم اللہ کے علوم کا لفظ بسم اللہ میں ص ۳۱۳ و ۳۱۴
۳۱۔ علی بن ابیطالب کا نقطہ تحت الباء (بسم اللہ الرحمن الرحیم) ہونا ص ۳۱۴ و حاشیہ ص ۳۱۴
۳۲۔ ابو بکر و عمر و عثمان کا سورہ فاتحہ یا سبع شانی کے آیات میں اول آیت بسم اللہ چھوڑ کر صرف چھ آیتوں سے نماز پڑھنا ص ۳۱۴
۳۳۔ نعمت ولایت یعنی خلافت و امامت جناب علی علیہ السلام کا صحابہ اور اہل بیت و اہل بیت سے محشر میں سوال ہونا ص ۳۱۴ و ۳۱۵

نمبر شمار	مضامین کتاب تکمیل	صفحہ	نمبر شمار	مضامین کتاب تکمیل	صفحہ
۱	تمہید و تفسیر	۱	۲۸	ساتواں نقشہ خبری حوت (طہار) طبری جسکے پہلے خانہ کا تائیدی	۲۸
۲	سیرت النبی شبلی میں ۹ ذیحجہ و مذہبہ کو آیہ تکمیل کا نزول		۲۹	نقشہ چہارم دوسرے خانہ کا سادہ نقشہ دوم ہے	
	اکاشی دنوں پر وفات النبی -		۳۰	آیہ تکمیل کا ولایت جناب امیر پر نازل ہونے کا ذکر	
	۲۶ ذیقعدہ منیجر تاریخ سفر حجۃ الوداع -		۳۱	اصحاب و ازواج منیجر کا ولایت جناب امیر پر تنہیت کا ذکر	
۳	آٹھ اقسام کے نقشے بائیس ربیع الاول تک ہوتا -		۳۲	تنہیت کے سلسلہ میں اصحاب و ازواج سے عہد و پیمان	
۴	مضمون مذکورہ پر تبصرہ و سبب تبصرہ -		۳۳	جناب موسیٰ کا اپنے آخر عمر میں حضرت یوشع کو کسی کوئی نبی اسرائیل	
۵	آیہ تکمیل کا نزول مقام غدیر خم ۱۸ ذیحجہ و مذہبہ کا ذکر		۳۴	سے عہد و قرار کا ذکر -	
۶	مکہ معظمہ سے جھڑپ سیری منزل کا ذکر -		۳۵	آیہ اشقی عشر لعیال میں موسیٰ کے اول غلیف یوشع اور اس کے قبل کے	
۷	آیہ تبلیغ کا سورہ مائدہ کے ساتھ نزول -		۳۶	اول غلیف علی مرتضیٰ میں انطباق -	
۸	غدیر خم مابین مرثیہ کا ذکر		۳۷	حضرت مرثیہ کا یوشع کو خطاب ہونے کا علی کو ۱۸ ذیحجہ میں غلیف کرنا	
۹	ابوسیدہ خدری سے ۱۸ ذیحجہ و مذہبہ		۳۸	روضہ القرآن شاہ عبدالقادر سے سورہ مائدہ کا آخر عمر پر مشتمل نزول	
۱۰	جھڑپ سے مدینہ پانچ مرحلے سے زائد ہونے کا ذکر		۳۹	سورہ مائدہ میں اٹھارہ فرضیہ (احکام) کا ذکر	
۱۱	آیہ تبلیغ کے نزول پر رسول کا خطبہ حدیث ثعلبیین و خلیفین وغیرہ	۲	۴۰	۱۸ ذیحجہ میں موسیٰ کا یوشع کو بیٹے کا ثمنوں کو سلبان کا آئینہ کو بھی کرنا	
۱۲	حدیث ولایت وغیرہ کے ارشاد پر آیہ تکمیل کا نزول رسول خدا کا شکر		۴۱	بعد وفات موسیٰ اور اس کے غلیف یوشع کے نبی اسرائیل میں حج و قتال کا ہونا	
۱۳	فقاروق شبلی سے رسول مقبول کا اخیر صفر میں بیاد ہو کر تیرہ سو سال		۴۲	طلب قرطاس میں عمر کا حساب کتاب اس کے کہنا	
	باز رہ ربیع الاول وفات		۴۳	۸۱ یوم آخر عمر کی مدت کے بجائے نوے یوم ہونے کا تصریح	
۱۴	رسول خدا کا انہی علامات سے ایک ن قبل اسامہ کو مرد فوج کرنا		۴۴	شاہ عبدالعزیز کا طلب قرطاس سے تین مہینے پہلے آیہ تکمیل کا نزول	
۱۵	مدت خلافت ابو بکر کا سوا دس برس ہونا		۴۵	تفاسیر سے ۸۲ و ۸۱ راتوں کا بعد نزول آیہ تکمیل کے رسول خدا کا ذکر	
۱۶	سورہ مائدہ کا مابین مکہ و مدینہ حجۃ الوداع میں نزول		۴۶	اخیر صفر یعنی ۲۸ صفر چار شنبہ سے ۱۳ و ۱۴ دن بیمار رہنا -	
۱۷	نقشہ خبری پنج ماہ	۳	۴۷	۲۸ صفر چار شنبہ کے مراجعت سے ۱۸ ذیحجہ کو چھ شنبہ ہونا	
۱۸	پہلا نقشہ خبری نمبر ایک دو دو خانہ کا		۴۸	۱۸ ذیحجہ و مذہبہ سے ۹ صفر چھ شنبہ تک شہر دیا و ربیع الاول کے دن ہونا	
۱۹	ہر دو خانہ کا تائیدی سادہ نقشہ پہلے خانہ کا نقشہ اول		۴۹	چھ شنبہ کا اکاشان و شنبہ ہر جمعہ کا اکاشان دن و شنبہ بدایہ ہونا	
۲۰	دوسرے خانہ کا نقشہ دوم ۲۲ جمادی الثانی سلسلہ وفاق و یکتیک		۵۰	۹ ذیحجہ و مذہبہ اور ۱۸ ذیحجہ یوم غدیر میں نزول کا فصل	
۲۱	دوسرا نقشہ خبری حوت (الف) مرتبہ شبلی صاحب کثیر الوقوع		۵۱	۲۸ صفر اور ۱۹ صفر میں ۹ دنوں کا فصل	
۲۲	تیسرا نقشہ خبری حوت (ب) ممکن الوقوع		۵۲	فقاروق کے خلافت سیرت شبلی میں ۱۸ یا ۱۹ صفر چار شنبہ کا ذکر	
۲۳	سیرت شبلی اور مفسرین سے وقت نزول آیہ تکمیل میں اختلاف		۵۳	سیرت شبلی میں یکم سے بارہ ربیع الاول تک مکاتبات النبی کا اجماع عام	
۲۴	۹ ذیحجہ و مذہبہ سے یکم ربیع الاول و شنبہ اشقی دنوں پر دوم صفر الاول		۵۴	چار شنبہ کو مرض النبی اور تیرہ سو سال دن و شنبہ کو وفات النبی ہونا	
۲۵	سہ شنبہ اکاشی دنوں پر ہونے کا ذکر		۵۵	۱۸ صفر چار شنبہ کا نقشہ خبری حوت (الف)	
۲۶	نقشہ خبری حوت (ب) شبلی کے پہلے خانہ اور شبلی کے بعد چھ شنبہ اختلاف	۴	۵۶	۱۹ صفر چار شنبہ کا نقشہ خبری حوت (بیم) مسلم	
۲۷	سیرت شبلی کے ۲۶ ذیقعدہ تاریخ سفر حجۃ الوداع کا ابطال		۵۷	سیرت شبلی میں یکم دوم و دروازہ دم وفات النبی	
۲۸	جمہور محدثین مومنین سے ۲۵ ذیقعدہ تاریخ سفر حجۃ الوداع کا ذکر		۵۸	واقعی ابن سعد و طبری سے دم و دروازہ دم کی روایت	
۲۹	ابن کثیر سے ۲۵ ذیقعدہ شنبہ یکم ذیحجہ و مذہبہ بنو سینہ کال سے		۵۹	طبری سے ۱۳ ربیع الاول وفات شنبہ کو دفن النبی	
۳۰	یکم ربیع الاول و شنبہ بائیس ربیع الاول و شنبہ ہونا		۶۰	طبری کا بئیدہ واقعی دو شنبہ یا ۱۱ صفر پر مرض النبی	
۳۱	نصفہ شاہ عبدالعزیز سے ۲۸ صفر چار شنبہ ۲۹ صفر و مذہبہ		۶۱	ہشام بن محمد و ابو عصفیہ سے اخیر صفر میں مرض النبی	
۳۲	پانچواں سادہ نقشہ حوت (د)	۵	۶۲	شبلی نعمانی کا بئیدہ صحیح سلبان النبی دوم ربیع الاول وفات	
۳۳	چھٹا نقشہ خبری حوت (بیم) مسلم جبکہ تائیدی نقشہ سوم ہر	۰	۶۳	۱۹ صفر چار شنبہ کے مراجعت سے ۲۶ ذیقعدہ جمعہ	

صفحہ	نمبر شمار	مضامین کتاب تکمیل	صفحہ	نمبر شمار	مضامین کتاب تکمیل
۴۹	۸۹	کے اور دس سال کے بعد کے کل ۲۰ سال تبلیغ کے ہونا شبلی صاحب کا چار شہون باقی ذیقعدہ یعنی ۲۶ ذیقعدہ شنبہ سے ۹ ذیحجہ عرفہ کو جمعہ کا دن لانا۔	۵۱	۱۱	دوم ربیع الاول کی روایت سے یکم ربیع الاول کی حقیقت -
۸۰	۸۰	شبلی صاحب کا ماہ ذیقعدہ کامل ۳۰ دن کا تسلیم کرنا۔	۵۲	۱۱	بروایت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ۱۹ صفر ہونا
۸۱	۸۱	سات سو تین و صد تین سے ۲۵ ذیقعدہ تاریخ سفر ج کا ہونا۔	۵۳	۱۱	روایت مذکورہ میں بعد الاصل ۱۱ صفر چار شنبہ کا ذکر ہے
۸۲	۸۲	سیرت شبلی کے نقشہ مفروضہ ۲۶ ذیقعدہ شنبہ کے مقابل ۲۵ ذیقعدہ شنبہ میں فرق کا ذکر۔	۵۴	۱۱	۱۹ صفر چار شنبہ کے مراجعت سے ۲۶ ذیقعدہ جمعہ
۸۳	۸۳	شبلی صاحب کا دوم ربیع الاول وفات کو خلافت رسول کرنا۔	۵۵	۱۱	سیرت شبلی میں ۱۰ یا ۱۹ صفر چار شنبہ کو مرض نبی کی حقیقت
۸۴	۸۴	اور کثیر الوقوع ذیحجہ حرم صفر کو دو ۲۹ ایک ۳۰ قرار دینا۔	۵۶	۱۱	نیز تاریخ ذیقعدہ کا کام دوسرے دن تیسری ربیع الاول شنبہ کا ذکر
۸۵	۸۵	سیرت شبلی میں ابن عباس سے ۸۱ یوم کی روایت -	۵۷	۱۱	پھر شبلی صاحب کا یکم ربیع الاول وفات نبی -
۸۶	۸۶	ذیحجہ جمعہ سے یکم ربیع الاول شنبہ کا ۸۰ دن پر ہونا۔	۵۸	۱۱	اور امام سیوطی سے ماہ ربیع الاول ناقابل تسلیم ہونا
۸۷	۸۷	الفاروق شبلی سے یکم ربیع الاول جمعہ ہونا۔	۵۹	۱۲	سیرت شبلی سے ۱۳ یا ۱۴ ربیع الاول وفات پیرا ہمار عام
۸۸	۸۸	روایت سے صحت ۸۱ یوم کا وارد ہونا۔	۶۰	۱۲	امام سیوطی کے ۱۳ یا ۱۴ ربیع الاول سے ۲۹ صفر و شنبہ اور
۸۹	۸۹	خبریں ہر ایک کے پہلے خانہ کا سادہ نقشہ اول۔	۶۱	۱۲	موسیٰ بن عقبہ کے روایت ہلال ربیع الاول میں انطباق
۹۰	۹۰	اور دوسرے خانہ کا نقشہ دوم۔	۶۲	۱۲	ابن بخاری موسیٰ بن عقبہ کے طریق ابن عباس سے ۲۵ ذیقعدہ
۹۱	۹۱	نقشہ خبریں ہر ایک (ایک) ابن سعد کے مطابق ہر دو خانہ ہونا۔	۶۳	۱۲	کو تاریخ سفر ج -
۹۲	۹۲	نقشہ خبریں حرم (الکثیر الوقوع مرتبہ شبلی صاحب کا ذکر۔	۶۴	۱۲	۲۵ ذیقعدہ دوم شنبہ سے ۲۹ صفر و شنبہ اناشی دنوں پر ہوا اور
۹۳	۹۳	خبریں مذکور کے پہلے خانہ کا تائیدی نقشہ حرف (د)۔	۶۵	۱۲	۱۴ ربیع الاول ۹ دنوں پر ہونا۔
۹۴	۹۴	خبریں حرف (ب) ممکن الوقوع۔	۶۶	۱۲	سیرت شبلی کا ۹ ذیحجہ ہے باقی ربیع الاول تک تین ماہ کا غلط ہونا۔
۹۵	۹۵	نقشہ خبریں حرف (ج)۔	۶۷	۱۲	۹ ذیحجہ ہے باقی ربیع الاول تک کثیر الوقوع سے ۹ دنوں کا ہونا
۹۶	۹۶	نقشہ خبریں حرف (دہم) اور سادہ نقشہ سوم۔	۶۸	۱۲	کثیر الوقوع ایک مہینہ ۳۰ ایک ۲۹ سے گیارہ ربیع الاول کو ۹ دن
۹۷	۹۷	ساتھ ساتھ نقشہ خبریں کثیر الوقوع حرف (ط) جاری کا ذکر	۶۹	۱۲	مفسرین سے دوم ربیع الاول پیرا کا شنبہ دنوں کا ذکر۔
۹۸	۹۸	اور سادہ نقشہ چہارم	۷۰	۱۲	دوم ربیع الاول کثیر الوقوع میں نو دن شامل کرنے سے اگر ربیع الاول
۹۹	۹۹	تمہید	۷۱	۱۲	کو تین مہینہ اور بارہ ربیع الاول کو اٹھارے دن ہونا۔
۱۰۰	۱۰۰	آئیہ تکمیل کے نزول کی تخمین میں تاریخ بقیہ یوم و دوت کے	۷۲	۱۲	ابن کثیر کہ ۲۵ ذیقعدہ شنبہ سے ۲۶ ذیقعدہ شنبہ کا ابطال -
۱۰۱	۱۰۱	سیرت النبی الفاروق شبلی اور تصدیق عقلی سے تذکرہ۔	۷۳	۱۲	باقی مذکور کے ۲۹ ذیقعدہ چار شنبہ الی دینہ سے ۳۰ ذیقعدہ چار شنبہ
۱۰۲	۱۰۲	مولوی امین الشریعت تصدیق عقلی کا ترجمہ -	۷۴	۱۲	ابن کثیر کا چار مہینہ کامل سے ۱۲ ربیع الاول کو دو شنبہ لانا
۱۰۳	۱۰۳	نقشہ عقلی سے ۲۶ ذیقعدہ شنبہ تاریخ سفر ج کا ذکر	۷۵	۱۲	۹ ذیحجہ عرفہ سے ۱۲ ربیع الاول کو ۹ دن ہونا۔
۱۰۴	۱۰۴	اور نزول کلیف میں احرام	۷۶	۱۲	امام سیوطی کے ۱۲ ربیع الاول شنبہ اربعہ مسلمین سے ۱۸ ذیحجہ و شنبہ
۱۰۵	۱۰۵	اس سفر کا چار ذیحجہ تک ۳۰ دن میں طے ہونا	۷۷	۱۲	ابن عباس سے آئیہ تکمیل کا بروقت شنبہ نزول -
۱۰۶	۱۰۶	عرفہ جمعہ میں آئیہ تکمیل کا نزول	۷۸	۱۲	قرآن میں سے ۲۵ ذیقعدہ شنبہ -
۱۰۷	۱۰۷	آئیہ تکمیل کے نزول پر عمر کا گریہ	۷۹	۱۲	کام سیوطی سے ۲۸ صفر چار شنبہ -
۱۰۸	۱۰۸	۲۶ ذیقعدہ یعنی چار شہون باقی پر سفر ج کی روایت نہ ہونا	۸۰	۱۲	۲۸ صفر چار شنبہ کا تیرہ حوان دن ۱۱ ربیع الاول و شنبہ
۱۰۹	۱۰۹	تصدیق عقلی کے دوم ربیع الاول و شنبہ کے مرجعہ ۲۶ ذیقعدہ چار شنبہ	۸۱	۱۲	ماہ ذیحجہ شنبہ سے ۱۱ ربیع الاول تک ۱۱ کا شنبہ دن ہونا۔
۱۱۰	۱۱۰	نیز ۲۸ صفر چار شنبہ کے مراجعت سے ۲۶ ذیقعدہ چار شنبہ ہونا۔	۸۲	۱۲	شب بیکہ میں ۱۱ ربیع الاول شنبہ سے ۲۲ جاری الثانی شنبہ دنوں کا ذکر
۱۱۱	۱۱۱	دوسری خانہ سے موسیٰ بن عقبہ کا ابن عباس سے ابن عباس کا نام	۸۳	۱۲	تک درمیان میں مہینہ دس دنوں کا حدیث کے مطابق ہونا
			۸۴	۱۲	۱۰ ذیحجہ ۱۱ ربیع الاول و شنبہ کو اکاشی دن ہونا۔
			۸۵	۱۲	۱۲ ربیع الاول حیرت سے ۱۱ ربیع الاول و شنبہ کو دس سال کا ہونا

صفحہ	مضامین کتاب تکمیل	صفحہ	مضامین کتاب تکمیل	صفحہ
۳۲	۱۲۹ روشنبہ کی صبح استسقاء کے دن مرض رسول میں اضافہ۔	۳۰	۱۱۵ امام احمد بخاری و مسلم کا عائشہ سے امام سائے کا علاوہ عائشہ کے حضرت جابر سے ابن جریر طبری کا حضرت عائشہ سے پانچ شبوں ذاتی ذیقعدہ یعنی ۲۵ ذیقعدہ کو سفر حج۔	۱۰۹
۱۳۰	۱۳۰ نماز جماعت کے لیے رسول کا ابن عباس اور علی کے ساتھ مسجد جانا۔	۲۹	۱۱۰ نزول کلیفہ میں ایک شب عمر کو دوسرے دن بعد ظہر سفر حج کا ذکر مقام منی میں سورۃ اذا جاء نصر اللہ کا نزول	۱۱۰
۱۳۱	۱۳۱ ابو بکر اور نہما زجاعت میں رسول خدا کی امامت۔		۱۱۱ سیرت شبلی سے یہ سفر کے کا تو دونوں میں سے ہونے کا ذکر ذوالکلیفہ سے کہ معتزلہ حق منزلوں پر ہونا	۱۱۱
۱۳۲	۱۳۲ اسی استسقاء اور روشنبہ کے دن طلب قرطاس فرمایا۔		۱۱۲ ۲۵ ذیقعدہ سے ۳۴ ذیحجہ تک سات راتوں کا ذکر حج کے روایت پر ۱۸ ذیحجہ کو قدر خیم پر رسول خدا کا ورود	۱۱۲
۱۳۳	۱۳۳ جہاد کی حدیث ابن عباس سے استسقاء کے دن طلب قرطاس عمر کا لفظ بجز دیان اور رسول کی نسبت کہنا۔		۱۱۳ خطاب اور ابی اسیر عمر کا اظہار	۱۱۳
۱۳۴	۱۳۴ اور کہ جس کا کتاب اللہ سے جواب دینا اور رسول خدا کا لفظ قہوہ واعقی سے فرار ہر سارہ صحابہ کو اٹھا دینا		۱۱۴ زید بن ارقم کی روایت صحیح مسلم سے قدر خیم میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم	۱۱۴
۱۳۵	۱۳۵ افادہ شبلی سے عمر کی کا لفظ بجز دیان استعمال کرنا۔		۱۱۵ مستند روایت ابن عباس سے ۱۱ یوم آخر عمر رسول خدا کی حدیث	۱۱۵
۱۳۶	۱۳۶ کلام سہیل سے ۲۸ صفر چار شبہ ۲۹ صفر چار شبہ ہونا۔	۳۰	۱۱۶ حضرت اہل بیت اور قرآن مجید کا جلیل الستین ہونا	۱۱۶
۱۳۷	۱۳۷ سیرت شبلی سے ۱۳ دن مرض انہی میں کچھ اشکال میں کا ہونا		۱۱۷ عمرہ اہل بیت میں علی رضی کا قافلہ سالار ہونا	۱۱۷
۱۳۸	۱۳۸ افادہ دن سے ابو بکر و عمر کا اسامہ کی سرداری میں ثقات ہونا		۱۱۸ علی رضی کا شل رسول خدا کے کل اُمت کا مولا ہونا	۱۱۸
۱۳۹	۱۳۹ اسامہ کا روشنبہ وفات کے دن حضرت سے رخصت ہونا۔		۱۱۹ چار تفسیرون سے لفظ موتی کے چار معنوں کا ذکر	۱۱۹
۱۴۰	۱۴۰ قصیدہ غنمی سے عمر بن خطاب کا اسامہ کے ہمراہ لشکر لگ جانا۔		۱۲۰ علی کا خواجہ وصائب و مالک و متولی امر ہونا	۱۲۰
۱۴۱	۱۴۱ بجز عمر کا مع اسامہ واپس آنا۔		۱۲۱ عمر کا جناب امیر کے مولیٰ الملک پر تہنیت	۱۲۱
۱۴۲	۱۴۲ رسول کا علی اور فضل ابن عباس کے ساتھ بے سبب ہونا۔		۱۲۲ اخیر صفر چار شبہ یعنی ۲۸ صفر کو رسول خدا کا بیمار ہونا	۱۲۲
۱۴۳	۱۴۳ اور حدیث ثقلین ارشاد فرمایا۔		۱۲۳ صحیح فاسطو قرآن کے بارگاہی ذکر میں راتوں باقی صفر میں ہوں کا	۱۲۳
۱۴۴	۱۴۴ افادہ شبلی سے عمر کا حضرت کی وفات تک موجود رہنا		۱۲۴ بیمار ہونا اور ۱۲ ربیع الاول کو بھر ۶۳ سال وفات کا ذکر	۱۲۴
۱۴۵	۱۴۵ ابن اسحاق وغیرہ سے بارہ ربیع الاول کو عمر کا مع اسامہ ابی عمر کا وفات رسول سے انکار کا ذکر		۱۲۵ قرۃ العیون سے ۲۶ صفر صلیہ میں روشنبہ ہونا۔	۱۲۵
۱۴۶	۱۴۶ وفات رسول لشکر و بکر کا آنا عمر کو غنیمت گفت و بکھڑا آیت موت سے خاموش کرنا۔		۱۲۶ سیرت طیبہ سے بحوالہ سہیل ۲۶ صفر صلیہ روشنبہ	۱۲۶
۱۴۷	۱۴۷ عمر کا آیت موت سے جا ملی ہونا۔		۱۲۷ بحوالہ ابو نعیم ۲۶ صفر صلیہ روشنبہ ۲۸ صفر چار شبہ ۲۹ صفر	۱۲۷
۱۴۸	۱۴۸ قصیدہ غنمی سے دوم ۱۲ ربیع الاول وفات انہی کا ذکر		۱۲۸ پنج شبہ کا ذکر	۱۲۸
۱۴۹	۱۴۹ دوم ربیع الاول روشنبہ سے ۲۶ ذیقعدہ جمعہ کا ذکر		۱۲۹ سیرت طیبہ و بحوالہ الامام ۲۶ صفر شبہ کو اسامہ کا سفر فرج ہونا	۱۲۹
۱۵۰	۱۵۰ ابو مسرور کی روایت دوم ربیع الاول میں ابن عباس و زرقانی کا سفر صحیح حروری سے ہے۔ جہاد ابو مسرور کی تدرج		۱۳۰ ہر دو گن میں سے ۲۶ صفر پنج شبہ کو رسول خدا کا اسامہ کچھ عہدہ اور آیت کا	۱۳۰
۱۵۱	۱۵۱ سیرت شبلی ۲۶ ذیقعدہ بجز بعد ظہر نہ سے ذوالکلیفہ میں کا سفر	۳۱	۱۳۱ جابر بن ابیہ و انصار کا اسامہ بن زید کی جہاد میں ثقات ہونا	۱۳۱
۱۵۲	۱۵۲ ۲۶ ذیقعدہ کو حرام کے بعد ذوالکلیفہ سے مکہ کا سفر		۱۳۲ صحابہ کا غلام زرارہ کی اختیاری سے طعن نہ ہونا	۱۳۲
۱۵۳	۱۵۳ ۲۶ ذیقعدہ صبح کو کہ معتزلہ میں داخلہ۔		۱۳۳ رسول کا طعن نہی کے الفاظ سماعت فرما کر غلبہ دینا	۱۳۳
۱۵۴	۱۵۴ سیرت شبلی میں مدینہ سے مکہ تک تو دن کا سفر۔		۱۳۴ اور بار دیگر اسامہ بن زید کے ہمراہ جانے کا حکم ہونا	۱۳۴
۱۵۵	۱۵۵ ۲۵ ذیقعدہ سے چار ذیحجہ تک نوروز کی حقیقت۔		۱۳۵ کھٹہ شاہ عبدالعزیز میں ۲۶ صفر چار شبہ کو مرض انہی	۱۳۵
۱۵۶	۱۵۶ تاریخ رؤفہ لہذا و ما لایح الشیرہ سے ۲۵ ذیقعدہ شبہ یا شبہ کا سفر		۱۳۶ سیرت شبلی سے ابو بکر و عمر کا ہمراہ اسامہ ثقات ہونا۔	۱۳۶
۱۵۷	۱۵۷ تاریخ ابو ایوب سے ۲۳ ذیقعدہ شبہ یا ۲۵ ذیقعدہ روشنبہ کا سفر		۱۳۷ افادہ دن سے اخیر صفر میں اکابر صحابہ کے ہمراہ انہی میں	۱۳۷
۱۵۸	۱۵۸ میں ایوب سمعون پر ذوالکلیفہ سے روشنبہ کو حجۃ اوداع کا سفر		۱۳۸ سیرت شبلی سے زائد مرض الموت میں رسول خدا کا بجز انہی میں	۱۳۸
۱۵۹	۱۵۹ تاریخ ابو ایوب سے ۲۵ ذیقعدہ شبہ یا ۲۳ ذیقعدہ روشنبہ		۱۳۹ اول حکم لفظی ۲۹ صفر پنج شبہ اور دوسرا حکم ۹ ربیع الاول شبہ ہونا	۱۳۹

نمبر	مضامین کتاب تکمیل	نمبر	مضامین کتاب تکمیل	نمبر
۱۵۴	۲۸ صفر چار شنبہ کے راجست سے ۲۵ ذیقعدہ شنبہ	۱۸۱	تفسیر مجمع القرآن شاہ عبدالغفار سے بدو تکمیل تین مہینہ سورۃ لادنہ ہونا	۱۸۱
۱۵۵	۲۶ صفر چار شنبہ ۲۶ ذیقعدہ ۳۷ ذیحجہ یک دن اور پندرہ صاف	۱۸۲	۹ ذیحجہ سے ۱۰ ربیع الاول دو شنبہ پرتین مہینہ (۹۰ دن) کا ذکر	۱۸۲
۱۵۶	۲۶ ذیقعدہ سے چار ذیحجہ تک آٹھ دنوں کا ذکر	۱۸۳	۱۸ ذیحجہ سے ۱۰ ربیع الاول دو شنبہ پرتین مہینہ کا ذکر	۱۸۳
۱۵۷	۲۶ ذیقعدہ سے ۳۰ ذیقعدہ چار شنبہ باقی ذیقعدہ میں ایک	۱۸۴	جمعہ سے تین سبیل غدیر خم ہونا	۱۸۴
۱۵۸	مقبولہ لفظ میں بسر ہونے سے کل سات شعبوں کا ذکر	۱۸۵	یوم غدیر خم ۸ ذیحجہ کو ایک لاکھ مہین ہزار کے مجمع میں سورۃ ابراہیم کا خطاب	۱۸۵
۱۵۹	حضرت امام محمد باقر علیہ السلام حضرت جابر سے ۲۵ ذیقعدہ کو تاریخ	۱۸۶	غلبہ صاحب کا ۱۳۱۳ اور ۱۳۱۴ ذیحجہ یک دن شاکر خاموش ہو جانا	۱۸۶
۱۶۰	سنت ناسی سے امام محمد باقر حضرت جابر سے روایت سفر حج	۱۸۷	اور شبلی صاحب کا صحیح مسلم سے حدیث ثقلین ناقص نقل کرنا	۱۸۷
۱۶۱	سیرت شبلی تاریخ بکری جو میں غزوہ بدر و غزوہ احد کا بیان ہے	۱۸۸	مسلم کی حدیث ثقلین میں غزوہ بدر بیت سے شاف علی قبل کرنا	۱۸۸
۱۶۲	اور جناب امام محمد باقر علیہ السلام کی ملاقات کا ذکر	۱۸۹	اور ترجمہ شافعی سند امام احمد وغیرہ میں غیر فقرات کا ذکر ہونا	۱۸۹
۱۶۳	امام محمد باقر کا آل محمد اور مصطفیٰ و حبیبی اور آیت سے وارث کتاب ہونا	۱۹۰	عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری سے سورۃ المائدہ کا حجة الوداع	۱۹۰
۱۶۴	بند ابن عباس آل یاسین سے آل محمد مراد ہونا	۱۹۱	میں در بیان کہ وہ شیعہ یعنی یوم غدیر خم میں نزول	۱۹۱
۱۶۵	صحیح بخاری سے سین بن علی کا لفظ علیہ السلام لکھنا	۱۹۲	آیہ تبلیغ و تاکید کا یوم غدیر خم در بیان کہ وہ شیعہ خدا کے رسول	۱۹۲
۱۶۶	خصایص ناسی سے علی کا لفظ علیہ السلام سے ہونا	۱۹۳	رسول مقبول کا علی رضی کے سر اقدس پر ہونہ غدیر خم عامہ یا نہ خدا	۱۹۳
۱۶۷	یعنی بر سر کے واسطے حضرت جابر کی روایت سفر حج میں ناسی سے ذکر	۱۹۴	سورۃ المائدہ کی آخری آیت تبلیغ کا ۱۸ ذیحجہ شنبہ میں ذکر	۱۹۴
۱۶۸	سیرت شبلی سے غزوہ میں ناسی تصور پر رسول کا خطاب	۱۹۵	اسباب النزول فاضل سے بند ابو سعید خدری آیہ تبلیغ کا	۱۹۵
۱۶۹	میں خطبہ میں آیہ تکمیل کا ذکر	۱۹۶	علی کی شان میں ہونہ غدیر خم نزول	۱۹۶
۱۷۰	تاریخ یعقوبی سے غدیر خم پر آیہ تکمیل کا علی کے لئے نزول	۱۹۷	ازالۃ الخفا شاہ ولی اللہ سے تفسیر طبری و واحدی کی توثیق	۱۹۷
۱۷۱	صحیح ترمذی سے ناسی تصور پر ہونہ غدیر خم حدیث ثقلین	۱۹۸	شاہ ولی اللہ کی شرف کے مطابق آیہ تکمیل کا یوم غدیر میں نزول	۱۹۸
۱۷۲	حجۃ الوداع کی حدیث ثقلین میں کتاب شدہ و غزواتی طبیعت کا اصل اثر ہونا	۱۹۹	ناسی کا ابو نعیم دوسرے ہزارم سے حدیث ثقلین حدیث ولایت کا ذکر	۱۹۹
۱۷۳	حضرت ابوذر صحابی کا زبان رسول صادق ترمذی کی توثیق	۲۰۰	امام ناسی کی توثیق اور مسلم سے حافظ ترمذی	۲۰۰
۱۷۴	بند ابو بکر حضرت سے علی بن ابیطالب مراد ہونا	۲۰۱	جمعہ کے دن رسول کا علی کے لیے ہونہ و الیہ و المودۃ	۲۰۱
۱۷۵	حدیث سفینہ و حدیث باب خطبہ کا حجة الوداع میں و ہر دور	۲۰۲	عتی کا ارشاد فرمانا	۲۰۲
۱۷۶	حجة الوداع میں رسول کا لا یقعدی عنی لا انا و علی کا فرمان	۲۰۳	عمدۃ القاری شرح بخاری سے بند امام محمد باقر آیہ تبلیغ کا	۲۰۳
۱۷۷	سیرت شبلی سے ۱۲ ذیحجہ کو رسول کا خطاب	۲۰۴	علی کی ولایت میں نازل ہونا	۲۰۴
۱۷۸	بابہ ذیحجہ کو یوم جمعہ واقع ہونے کا ذکر	۲۰۵	نیزہ بن ارقم سے حجة الوداع غدیر خم در بیان کہ وہ شیعہ کے	۲۰۵
۱۷۹	مسجد نبوت اور حدیث ثقلین	۲۰۶	رسول مقبول کا نزول	۲۰۶
۱۸۰	امام احمد کا برسر ابو احمد زید بن عبد اللہ بن جابر حجة الوداع	۲۰۷	غدیر خم کے دن شدت گرمی میں لہذا نہ فخر خطبہ میں حدیث ثقلین	۲۰۷
۱۸۱	میں رسول کا لا یقعدی عنی لا انا و علی کا ارشاد	۲۰۸	حدیث ولایت کا تفصیلی ذکر	۲۰۸
۱۸۲	صحیح ترمذی سے تبلیغ سورۃ براءۃ ابو بکر کی دو تکلیف سے دوسری	۲۰۹	عامر و حذیفہ سے یوم غدیر خم حدیث ثقلین و ولایت	۲۰۹
۱۸۳	علی اوسوہ براءۃ کی تبلیغ رسول کا لا یقعدی عنی لا انا و علی منی فرمانا	۲۱۰	ام سلمہ سے حدیث ولایت و ثقلین	۲۱۰
۱۸۴	علی کا حدیث براءۃ قرآن میں قرآن و قرآن مع علی و حدیث ثقلین	۲۱۱	مشکوٰۃ سے غدیر خم میں بعد از ظہر حدیث ولایت اور	۲۱۱
۱۸۵	کتاب شدہ و غزواتی طبیعت کا اصل اثر ہونا	۲۱۲	عمر کا جناب امیر کو ولایت پر تہنیت	۲۱۲
۱۸۶	سیرت شبلی سے دو دن غرض ہونے میں آیہ تکمیل اور تفسیر میں کا بعد	۲۱۳	اصحاب و ازواج پیغمبر کا جناب امیر کو تہنیت	۲۱۳
۱۸۷	عصر کے نزول کا ذکر	۲۱۴	تفسیر کبیر فخر رازی نے ذکر آیہ تبلیغ جناب علی کو علیہ السلام لکھنا	۲۱۴
۱۸۸	یوم غدیر میں آیہ تکمیل پر رسول کا شکر یہ ہونا	۲۱۵	ہزار بن عاذب ابن عباس امام محمد باقر سے آیہ تبلیغ اور	۲۱۵
۱۸۹	تفسیر مجمع القرآن شاہ ولی اللہ کی سند و آیہ تکمیل کے بعد کسی آیت کا نہ کرنا	۲۱۶	یوم غدیر میں حدیث ولایت	۲۱۶

[illegible]

صفحہ	مضامین کتاب تکمیل	بر شمار	صفحہ	مضامین کتاب تکمیل	بر شمار
۲۵۳	سورہ مائدہ کا آخر القرآن ہونے کی حدیث	۲۵۳	۲۳۲	علی بن ابیطالبؑ کے موافق ارشاد رسول مقبول علیہ خیمہ بین	۲۳۲
۲۵۴	حضرت ابن عباسؓ سے آیہ تکمیل کے بعد اہل یوم کی روایت	۲۵۴	۲۳۳	رد فتنہ افروز ہونا	۲۳۳
۲۵۵	۱۸ ذی الحجہ کو جناب موسیٰ کا یہ پیش گوئی اور سلیمانؑ کا آصف کو وحی کرنا	۲۵۵	۲۳۴	گروہ صحابہ کا رسول کے حکم سے خیمہ علی میں جا کر تہنیت دینا	۲۳۴
۲۵۶	ابوسعید خدریؓ سے آیہ تبلیغ کا علیؑ کے شان میں بروز غدیر نزل	۲۵۶	۲۳۵	کے بعد ازدواج پیغمبر کا شکوہ رسولؐ سے خیمہ علی میں جا کر صبا کبار ادا کرنا	۲۳۵
۲۵۷	ابن مسعودؓ سے آیہ تبلیغ میں ان علیا مولیٰ المؤمنین کا معنی	۲۵۷	۲۳۶	میں گروہ صحابہ کے عمر کا بالفاظ خاص جناب امیرؑ کو تہنیت دینا	۲۳۶
۲۵۸	پیغمبرؐ میں ہونا	۲۵۸	۲۳۷	تاریخ حبیب السیر سے آیہ تبلیغ کا امامت علیؑ میں نزول	۲۳۷
۲۵۹	علیؑ کے چہرہ پر نظر کرنا عبادت کا ذکر	۲۵۹	۲۳۸	واقعہ غدیر میں علیؑ خیر العین کے نام سے دو گونے کا ناز کیلئے جمع ہونا	۲۳۸
۲۶۰	علیؑ کا وجود مثل وجود نبوت کے ہونا	۲۶۰	۲۳۹	خطبہ میں حدیث ثقلین و حدیث غدیر کا ذکر	۲۳۹
۲۶۱	سنت نبویؐ میں نبوت کی خلافت کا علیؑ کی شہادت سے منقطع ہو جانا	۲۶۱	۲۴۰	امیر المؤمنین کا رسول کے حکم سے علیہ خیمہ میں بیٹھنا	۲۴۰
۲۶۲	علیؑ کی ولایت یا امامت کا تسلاً بعد تسلاً ہونا	۲۶۲	۲۴۱	گروہ خلائق اور عمر کا علیؑ علیہ السلام کو تہنیت دینا	۲۴۱
۲۶۳	حضرت علیؑ کی شہادت کے زیر پتھر بیت المقدس میں نازل ہونا	۲۶۳	۲۴۲	ازدواج پیغمبر کا خیمہ علیؑ میں داخل ہو کر تہنیت ادا کرنا	۲۴۲
۲۶۴	حضرت ہارون اور ابوبکرؓ کی اولاد کا ائمت موسیٰ میں قائم ہونا	۲۶۴	۲۴۳	ترجمہ تاریخ کشف الغمہ	۲۴۳
۲۶۵	حدیث منزلت ہارون کا ذکر	۲۶۵	۲۴۴	حبیب السیر سے آیہ تکمیل پر رسول کا شکر ہے	۲۴۴
۲۶۶	ہارون کا ائمت موسیٰ سے علیؑ کا امامت محمدؐ سے افضل ہونا	۲۶۶	۲۴۵	تاریخ حبیب السیر کی توثیق	۲۴۵
۲۶۷	غدیر خم میں حدیث اخوت و منزلت ہارون اور عید غدیر کا ذکر	۲۶۷	۲۴۶	حبیب السیر سے بعد ابن ابی حاتم ۱۲ بیح الاول و فوات البی	۲۴۶
۲۶۸	حضرت فاطمہ علیہا السلام سے حدیث ولایت و حدیث منزلت کا ذکر	۲۶۸	۲۴۷	اور تیسری ماہ رمضان شریف و فوات فاطمہ علیہا السلام	۲۴۷
۲۶۹	۱۸ ذی الحجہ کو خلافت و ولایت حضرت علیؑ سے یوم مید	۲۶۹	۲۴۸	شرح صحیح بخاری میں سے بعد ابن ابی حاتم ۲۸ صفر چار شنبہ	۲۴۸
۲۷۰	ابوبکر نقاشؓ سے آیہ تبلیغ کے نزول پر جناب امیرؑ کی ولایت	۲۷۰	۲۴۹	۲۹ صفر پنجشنبہ کے مراجعت سے ۱۸ ذی الحجہ پنجشنبہ	۲۴۹
۲۷۱	حافظ نقاشؓ کی توثیق	۲۷۱	۲۵۰	گیارہویں صبح الاول دو شنبہ سے مدت خلافت ابوبکرؓ کا انطباق	۲۵۰
۲۷۲	چند حقائق حدیث سے یوم غدیر میں حسان بن ثابتؓ کا قصیدہ	۲۷۲	۲۵۱	قرۃ العیون والی ٹونک سے ۲۶ صفر سال ۱۱۰ھ دو شنبہ	۲۵۱
۲۷۳	سیب ابن جندی اور دیگر خواص الائمہ کی توثیق	۲۷۳	۲۵۲	ازرقالی سے حدیث ولایت جناب امیرؑ پر ابوبکرؓ و عمرؓ کی تہنیت	۲۵۲
۲۷۴	الازہار فیما عقدۃ الشراعیہ کی توثیق	۲۷۴	۲۵۳	مودۃ القرابی سے خود عمرؓ کا حدیث غدیر پر بعد و پیمان رسولؐ کی تصدیق	۲۵۳
۲۷۵	حسان بن ثابتؓ کے نظم میں جناب امیرؑ کا امام و ہادی ہونا	۲۷۵	۲۵۴	حضرت جبریلؑ کا بصورت انسان جلسہ غدیر میں ہونا	۲۵۴
۲۷۶	ابوسعید خدریؓ سے یوم غدیر میں رسولؐ کا علیؑ کو نصب کرنا	۲۷۶	۲۵۵	قرۃ العیون سے ۲۹ صفر سال ۱۱۰ھ رسولؐ کا امام سے کیلئے بھٹنا	۲۵۵
۲۷۷	اور ولایت کے اعلان پر آیہ تکمیل کا نزول	۲۷۷	۲۵۶	مدت کرنا اور ابوبکرؓ و عمرؓ عثمانؓ و ابوعبیدہؓ کا امام سے کے ہمراہ	۲۵۶
۲۷۸	عقد الفریہ قرطبی کے مصنف کی توثیق	۲۷۸	۲۵۷	جانے کا حکم پانا	۲۵۷
۲۷۹	عقد الفریہ سے منظر مامون الرشید و اسحاق میں حدیث ولایت	۲۷۹	۲۵۸	صحابہ کا امام کے سرداری پر طعن کشنا	۲۵۸
۲۸۰	جناب علیؑ کا حق ابوبکرؓ اور عمرؓ پر بعد ہر دو کا کچھ حق علیؑ پر ہونا	۲۸۰	۲۵۹	دو بیویوں دن پیچ کر طعن کے کلمات شکر رسولؐ کا غضبنا	۲۵۹
۲۸۱	قول اسحاقؓ سے حدیث غدیر کا سبب یہ کہ ولایت علیؑ کے لئے	۲۸۱	۲۶۰	ہو کر خطبہ دینا	۲۶۰
۲۸۲	زید بن حارثہؓ کا واقعہ غدیر سے بہت پہلے شہید ہو جانا	۲۸۲	۲۶۱	نور بیچ الاول پیچہ کے خطبہ میں طعن صحابہ پر رسولؐ کا کلمہ جھڑ	۲۶۱
۲۸۳	تفسیر آئینہ وقفہم انھم و سئلوا عن یوم غدیر اکل الناس بامہامہم	۲۸۳	۲۶۲	حیش اسامۃ لمن الله من غلظت عنہا ارشاد فرما	۲۶۲
۲۸۴	کا ولایت جناب امیرؑ علیہ السلام میں نزول	۲۸۴	۲۶۳	آیہ اشقی عشرت قبائل تفسیر میں حضرت موسیٰؑ کا آخر عمر میں شہید	۲۶۳
۲۸۵	محمدؐ میں اور یوم غدیر کا لفظ ولایت سے خلافت کا ذکر	۲۸۵	۲۶۴	سے بعد و قرار دینا	۲۶۴
۲۸۶	بعض صحابہ کا حدیث ولایت پر معترض ہونا اور رسولؐ اللہ کا خدا کے	۲۸۶	۲۶۵	نیز آیہ مومنہ کا سورہ مائدہ کے ساتھ آخر عمر رسولؐ میں نازل ہونا	۲۶۵
۲۸۷	حکم سے حدیث غدیر کا ارشاد فرمانا	۲۸۷	۲۶۶	اور بارہ خلفا کی اطاعت کا ذکر	۲۶۶
۲۸۸	علامہ رضی کا مدنیہ لایت سے جناب امیرؑ کی عظیم الشان فضیلت ماننا	۲۸۸	۲۶۷	سورہ مائدہ کا ترجمہ الیوم غدیر میں نازل ہونا	۲۶۷

نمبر شمار	مضامین کتاب تکیس	صفحہ	نمبر شمار	مضامین کتاب تکمیل	صفحہ
۲۷۹	سیرت حلبی کی ترویج اور شیخ محمد غفری کی مدح		۱	۲۲ ہجادی الثانی مسکن کے شام شب شنبہ دو سال تین مہینے	
۲۸۰	علامہ زرقانی کی ترویج		۲	دس مائون پر وفات ابو بکر	
۲۸۱	زرقانی سے حدیث ولایت اور عمارت کا آسمانی سچے ہلاکت	۸۷	۳	بندر ابو عشر و دو سال پانچ شب کو چار مہینے پر وفات ابو بکر	۱۱
۲۸۲	صحابہ کے مجمع میں مدینہ منورہ میں بارگاہ رسول کی تبلیغ	۸۸	۴	سنتہ فیل کے تین برس بعد ابو بکر کی ولادت	
۲۸۳	جناب علی کا شرف رسول اموی کرنے کی حدیث	۸۹	۵	بارہ ربیع الاول دو شبہ کے مراحمیت سے ۲۵ ذیقعدہ سنہ ۱۰	
۲۸۴	ایک چڑے کے صیغہ پر رسول کا صحابہ سے حدود و تحفی لینے کا ذکر		۶	حدیث روایت صفاء و معارج النبوة اور میں امیرین سے	
۲۸۵	عرفہ جس کیلئے ۲۰ ذیقعدہ سچہ تاریخ سفر حج قرار دینے کا ذکر	۹۰	۷	۲۵ ذیقعدہ کو در شبہ	
۲۸۶	مدینہ سے مکہ نو روزین طے ہونے کا ذکر		۸	۱۲ ربیع الاول کو ۱۲ دن عت مرض الہی	
۲۸۷	مدینہ سے قحط خلیفہ ۶ میل پر ہونا		۹	تخت مدینہ منورہ و شبہ صفاء و معارج النبوة سے ۲۸ صفر چار شبہ	۱۰۲
۲۸۸	دوسرے دن قحط خلیفہ سے بعد نظر مکہ کا سفر		۱۰	۲۸ صفر کا تیر حرمین دن گیا و ربیع الاول دو شبہ چار حرمین دن ستر شبہ	
۲۸۹	۲۷ ذیقعدہ سے ۳۰ ذیقعدہ تک تین راتیں ۴ ذی الحجہ صبح کو	۹۱	۱۱	روایت ابن اسحاق سے دو سال تین مہینے نو راتیں مدت خلافت ابو بکر	
۲۹۰	۷ شوال کا سفر		۱۲	قرۃ العین شریع مرد و محزون شاہ ولی اللہ سے ۲۶ صفر سنہ ۱۰	
۲۹۱	۷ دن کے سفر کو شبلی صاحب کا نو دن میں مولانا امین اللہ کا گھر		۱۳	۲۶ صفر ۱۱ صبح ۱۲ شیرازی سے ۲۶ صفر دو شبہ ۲۸ صفر چار شبہ کا ذکر	۱۰۳
۲۹۲	نو راتیں قرار دینے کا ذکر		۱۴	۲۸ صفر چار شبہ کا چار حرمین دن بارہ ربیع الاول دو شبہ ہونا	
۲۹۳	مدینہ سے مکہ ۲۵ میل ۱۲۰ میل سے نزدیکی منزلوں کا ذکر		۱۵	۱۸ ذی الحجہ سے ۲۹ صفر چار شبہ تک ۹ دن گیا و کو ۹ دن باور ربیع الاول	
۲۹۴	مدینہ سے مکہ گیا و نو راتیں طے ہونے کا ذکر		۱۶	پر ۸۲ دن ہونا	
۲۹۵	رسول کا مکہ مکرمہ سے ہجرت بارہ ربیع الاول کو بارہ روزین و نو راتیں	۹۲	۱۷	۹ ذی الحجہ سے ۲۹ صفر چار شبہ تک ۹ دن گیا و کو ۹ دن باور ربیع الاول	
۲۹۶	حدیث کے رو سے اس سفر حج کا ۲۵ ذیقعدہ سے ہونا	۹۳	۱۸	کو ۹۱ دن ہونا	
۲۹۷	فرستہ محدثین و مرفوعین سیرت نگاران کا ذکر	۹۴	۱۹	عائشہ کی روایت میں ۷ ہجادی الثانی دو شبہ ۲۲ ہجادی الثانی	
۲۹۸	حافظ امام شیخ، محدث کائن رجال و محدثین کے ذکر	۹۵	۲۰	سہ شبہ بعد مغرب شب چار شبہ	
۲۹۹	نمبر (۱) ابن شہاب زہری	۹۶	۲۱	بروایت عائشہ گیارہ کی شام شب بارہین ربیع الاول سنہ ۱۰	
۳۰۰	زہری کا عروہ و عائشہ سے پانچ شبوں باقی ذیقعدہ یعنی		۲۲	سے ۲۲ تک دس شبہ کا ہونا	
۳۰۱	۲۵ ذیقعدہ سے سفر حج کی روایت		۲۳	عائشہ کی روایت میں ۲۲ ہجادی الثانی سنہ ۱۰ کو دو شبہ کا	
۳۰۲	بعد نزول قرآن مکہ میں ۱۱ سال اور مدینہ میں دس سال مکمل		۲۴	صریح غلط ہونا	
۳۰۳	زہری کا عروہ و عائشہ اور سعید بن مسیب ۶۳ سال کے عمر کی حدیث	۹۷	۲۵	خود عائشہ کی روایت سے ۲۲ ہجادی الثانی سنہ ۱۰ کو دو شبہ تک شام	
۳۰۴	شرح صحیح مسلم سے ۱۲ ربیع الاول دن چھپے وفات ابنی کا ذکر		۲۶	شب چار شبہ ہونا	
۳۰۵	عروہ و سعید بن مسیب کی ترویج		۲۷	ارباب سیر سے وفات ابو بکر ۲۲ ہجادی الثانی سنہ ۱۰ دو شبہ یا شب	
۳۰۶	زہری مؤرخ کے طریق حضرت عائشہ کی حدیث کا من صحیح ہونا	۹۸	۲۸	سہ شبہ اور چار شبہ یا ۲۳ ہجادی الثانی بن جمع ہونا	
۳۰۷	زہری مؤرخ و عائشہ سے بارہ ربیع الاول وفات ابنی کی حدیث		۲۹	ولادت ابو بکر کی مدت خلافت ابو عشر کے کو سے وضع ہونا	۱۰۵
۳۰۸	حضرت عائشہ اور ابن عمر و سعید بن مسیب سے بارہ ربیع الاول وفات ابنی	۹۹	۳۰	۲۶ صفر دو شبہ سے ۲۲ ہجادی الثانی سنہ ۱۰ تک سال پانچ شبہ	
۳۰۹	حضرت عائشہ سے بارہ شبوں گزرتے ربیع الاول پر وفات نیز		۳۱	چار مہینے کا پر ما ہونا	
۳۱۰	ہجرت میں دس سال کامل ہونے کا ذکر		۳۲	صحیح ترمذی سے بند بخاری ابو عشر کی قدح	
۳۱۱	۲۸ صفر چار شبہ کو رسول کا مرض الہی میں مبتلا ہونا		۳۳	زہری کا بخاری کے شیخ، شیوخ ہونے کی ترویج	
۳۱۲	زہری کا بارہ اوسطہ السن صحابی دو شبہ کے آخر دن وفات کی مدت	۱۰۰	۳۴	مدت خلافت ابو بکر دو سال تین ماہ دس شبہ کا گیا و کی شام	۱۰۶
۳۱۳	زہری کا عروہ و عائشہ کی حدیث سے ابو بکر کا ہجادی الثانی سنہ ۱۰ دو شبہ کا ذکر		۳۵	شب بارہ سے ۲۲ تک ہونا	

صفحہ	مضامین کتاب کیل	نمبر شمار	صفحہ	مضامین کتاب کیل	نمبر شمار
	یوم رضی البی سے بارہ شہون گذرے پر وفات البی کا صحیح ہونا۔	۶	۳۹۷	ابن عباس کے پانچ شہون باقی ذیقعدہ یعنی ۲۵ ذیقعدہ تاریخ مفرج کا ذکر	
	امیاد ربیع الاول و شنبہ کا حساب صحیح ہونا۔	۷		بروایت ابن مسعود بعد نماز فجر ہونا	۸
	ابن اسحاق کی توثیق	۹	۱۰۷	روایت ابن عباس میں ۲ ذیقعدہ و شنبہ یعنی پانچ شہون باقی	
۱۱۸	بروایت ابن اسحاق ابو بکر کی مدت خلافت ۱۲ ربیع الاول کی صحیح ہونا	۲۰۷		ذیقعدہ پر مفرج	
	اور ۱۸ ذیقعدہ شنبہ سے ۱۱ ربیع الاول سلسلہ و شنبہ کو ایک شنبہ میں سو گنا	۷		شبلی صاحب ابن سعد کی توثیق	۹
	کا زمانہ رہنا	۸		شبلی صاحب ۲۶ ذیقعدہ پہنچنا تاریخ مفرج اور عرقہ جمعہ کا وقت	۱۰
	بروایت عائشہ مدت خلافت میں ایک شنبہ روز کا اضافہ غلط ہونا	۷	۳۹۸	موسیٰ ابن عقبہ سے ۹ مفرج و شنبہ کے شام طالع ربیع الاول میں قیام البی	
	بارہ ربیع الاول کو شنبہ کا دن صحیح ہونا	۷		۵ ذیقعدہ شنبہ سے ۹ ذیقعدہ شنبہ ۱۸ ذیقعدہ و شنبہ ۲۹ مفرج و شنبہ	۷
	ابن اسحاق کی توثیق	۷	۱۰۹	ابن عباس کی بروایت ۲ ذیقعدہ کو اس کی کیل کا نزول	
	نمبر (۳) امام مالک			بروایت ابن عباس ۲ ذیقعدہ کو سورہ مائدہ آیہ کیل کا نزول	۷
۱۱۹	امام مالک کا بھائی بن سعید کے واسطے سے پانچ شہون باقی ذیقعدہ	۲۰۸	۳۹۹	۹ مفرج و شنبہ فاقہ البی سے مدت خلافت ابو بکر دو سال تین مہینے باقی	
	مفرج کی روایت	۷		اور سبکی کے ربیع الاول ۳ سال تین مہینے آٹھ دن کی مطابقت	۱۱۱
	عرقہ کے دن نماز جمعہ اور ظہر میں اختلاف	۷		نمبر (۳) ابن اسحاق	
	نافع کا ابن عمر کے سند سے بیعت ابو بکر بارہ شہون گذرے پر	۷	۱۱۲	پانچ راتوں باقی ذیقعدہ یعنی ۲۵ ذیقعدہ کو مفرج کی روایت	
	۱۲ ربیع الاول کا ذکر	۷		۱۳ ربیع الاول و شنبہ سے راجعت پر ۲۵ ذیقعدہ کو و شنبہ	۷
	نافع کا امام مالک کے استاد ہونے کا ذکر	۷		اور آخر ماہ صفر میں شکایت مرض البی	۷
۱۲۰	ابن عمر کی روایت مذکورہ میں بارہ شہون گذرے ربیع الاول کی حقیقت	۷		عبد الرحمن بن عمارت عبد اللہ بن ابوبکر کی توثیق	۷
	۲۹ صفر خبیثہ کا دسواں دن ۹ ربیع الاول شنبہ صحیح اور ربیع الاول	۷	۱۱۳	بارہ راتوں گذرے ربیع الاول پر وفات البی	
	کا غلط ہونا۔	۷		بارہ شہون گذرے ربیع الاول پر وفات اور ہجرت میں غلط ہونا	۷
	۲۰۹ موسیٰ بن عقبہ کے طریق ابن عمر سے اسامہ کے سرداری پر لوگوں کا	۷	۳۰۲	ابن اسحاق کی توثیق	
	عبد بن دینار کے واسطے بن عمر سے ابو بکر اور عمر کا اس کے سرداری میں قیام	۷	۳۰۳	رسول کی سنہ فیل میں ولادت	
۱۲۱	چھار شنبہ کو مرض البی پہنچنے کے خود رسول کا اسامہ کیلے تھنڈا ہونا	۷		بارہ شہون گذرے ربیع الاول میں ولادت رسول خدا	۷
	اسامہ کے سرداری سے لوگوں کا طعن اور حضرت کا خطبہ فرمانا	۷		مدت خلافت ابو بکر دو سال تین ماہ دس شہون کا ذکر	۷
۱۲۲	خطبہ کا دن یوم شنبہ ۱۰ ربیع الاول سلسلہ	۳۱۰	۳۰۴	بروایت ابن اسحاق وفات ابو بکر ۲۳ جمادی الثانی پر جمعہ	
	حدیث ابن عمر سے اسامہ کی سرداری میں ابو بکر و عمر و عبید وغیرہ کا ذکر	۷		اسامہ بن زید کی تیاری یوم شنبہ وفات البی سے دو دن قبل ہونا	۷
	عمر ابن خطاب کا سو گنا کو طعن صحابہ کی خبرینا حضرت کا غضبناک ہونا	۷		ابن اسحاق سے ۲۸ صفر چھار شنبہ کو ابتداء مرض البی	۷
	خطبہ بغیر ۱۰ ربیع الاول شنبہ غلط ۹ ربیع الاول شنبہ کا صحیح ہونا	۷		اور ۲۹ صفر کو اسامہ کیلے خود حضرت کا تھنڈا ہونا	۷
۱۲۳	زرقانی کا تجارتی کے خطبہ میں اسامہ کی سرداری پر لوگوں کا طعن	۳۱۱		توثیق ابن اسحاق	۷
	رسول کا طعن کے کلمات سن کر خطبہ فرمانا	۷	۳۰۵	نیز ۲۹ صفر خبیثہ کو ابو بکر و عمر و عبیدہ کا اسامہ کے ہمراہ متعین ہونا	
	خطبہ کا دن ۱۰ ربیع الاول شنبہ کا ذکر اور اسامہ کا وضعت ہونا	۷		اسامہ کے سرداری پر لوگوں کے طعن کرنے کا ذکر	۷
	اسامہ کے ہمراہ تین ہزار فوج حسین مائتہ ستر تیس کا ذکر	۷		رسول کا طعن کے کلمات سن کر بارہ ذیقعدہ مضی شدت خطبہ دینا	۷
۱۲۴	زرقانی کا یومین الاثر کے سند سے ۶ صفر سلسلہ و شنبہ کا ذکر	۷	۱۱۷	خطبہ کا دن یوم شنبہ و سومین دن کا ذکر	
۱۲۵	اسامہ کی روانگی بعد از شنبہ وفات البی سے دو دن قبل ہونا	۳۱۲		یکشنبہ کو شدت مرض البی اور اسامہ کا لشکر آ کر وہاں پہنچنا	۷
	آخر ماہ صفر میں اسامہ کے سردار ہونے پر کہ حکام ہم پر جانے کا حکم پانا	۷		پھر اسامہ کا بارہ روز و شنبہ لشکر کا گھر آنا اور رسول سے نصیحت ہونا	۷
	اسامہ بن زید کی سرداری میں ابو بکر و عمر و عبیدہ و سعد و عبیدہ وغیرہ	۷		۱۰ ربیع الاول کو اسامہ کی مع عمر و عبیدہ و ابیسی	۷
	کا قیادت ہونا۔	۷		۹ ذیقعدہ شنبہ کے سومین دن یوم شنبہ ۹ ربیع الاول شنبہ کا وقت	۷

[illegible]

صفحہ	مضامین کتاب تکمیل	نمبر شمار	صفحہ	مضامین کتاب تکمیل	نمبر شمار
۱۲۳	۱۳ ربیع الاول دو شنبہ بعد اال شمس وفات کا ذکر	۱	۱۳۴	حضرت امام محمد باقر سے ولادت کا طالع نعت سے پانچ بیوی کی	۱۳۴
۲۲۷	ابن عمر سے اسامہ کی مرواری میں ابو بکر مکر کی تمنائی	۲	۱۳۵	نبیہ النیر سے حضرت فاطمہؓ ہر ماہ رمضان شنبہ سلاطین	۱۳۵
۲۲۸	عبدالوہاب اور ابن سعد کی توثیق	۳	۱۳۶	اور عمر فاطمہؓ ہر ماہ رمضان شنبہ سلاطین	۱۳۶
۲۲۹	۲۹ صفر غنیمت کا عثمان بن عفیر الاول شنبہ صبح ۱۰ صبح الاول شنبہ صبح ۱۰ صبح	۴	۱۳۷	زہری سے وفات فاطمہؓ وفات النبی سے تین مہینہ پر ہونا	۱۳۷
۲۳۰	۲۸ صفر چار شنبہ کا عثمان بن عفیر الاول شنبہ صبح ۱۰ صبح	۵	۱۳۸	اور حضرت عائشہ سے وفات فاطمہؓ دو مہینہ پر ہونا	۱۳۸
۲۳۱	چار شنبہ کو مرض المنی اور تیرہویں دن دو شنبہ کی روایت	۶	۱۳۹	اور امام ابو بکر محمد بن نصر سے کل عریض فاطمہؓ کی اٹھ سو سال گزیر دن	۱۳۹
۲۳۲	عبداللہ بن محمد اور محمد بن عمر ابن عمر بن علی کی توثیق	۷	۱۴۰	یعنی کہ میں آٹھ سال دینے میں سال بعد وفات النبی ۵۰ سال کا ذکر	۱۴۰
۲۳۳	عبداللہ بن محمد بن عمر بن علی سے ۲۸ صفر چار شنبہ میں مرض المنی	۸	۱۴۱	واقعی سے تیسری ماہ رمضان سلاطین چھ مہینہ پر ہونا ۲۹ سال کا ذکر	۱۴۱
۲۳۴	ابن سعد کا عبداللہ بن محمد بن عمر بن علی بن ابی طالب سے ۲۸ صفر چار شنبہ	۹	۱۴۲	اور وہی صاحب صحیح روایت سے وفات رسول کے وقت حالت ۵۰ سال	۱۴۲
۲۳۵	میں شکایت مرض المنی	۱۰	۱۴۳	فاطمہؓ ۱۸ سالہ	۱۴۳
۲۳۶	۱۳ ربیع الاول شنبہ کو دو شنبہ ہونا	۱۱	۱۴۴	واقعی سے بیوم ماہ رمضان شنبہ کو ۱۲ ربیع الاول ۹ ذی الحجہ اور	۱۴۴
۲۳۷	ابن طاووس کے بعد ابن عباس سے بارہ ربیع الاول کی روایت	۱۲	۱۴۵	۲۵ ذی الحجہ شنبہ پر منحصر ہونا	۱۴۵
۲۳۸	محمد بن عبداللہ کا زہری عروہ کے واسطے عائشہ سے بارہ ربیع الاول کی	۱۳	۱۴۶	ابن اسحاق سے ۲۳ جمادی الثانی شنبہ پر بیوم بعد وفات ابو بکر	۱۴۶
۲۳۹	طاووس و ابن طاووس کی توثیق	۱۴	۱۴۷	۲۳ جمادی الثانی سلاطین بعد کا ۲۳ صفر سلاطین کا بعد پر منحصر ہونا	۱۴۷
۲۴۰	ابن سعد کا عمر بن علی کے واسطے علی بن ابی طالب سے ۲۸ صفر چار شنبہ	۱۵	۱۴۸	واقعی کا شش بخاری و سلم کے اکابر محدثین میں شمار ہونا	۱۴۸
۲۴۱	کو مرض المنی	۱۶	۱۴۹	نمبر (۶۱) ابن ہشام	۱۴۹
۲۴۲	محمد بن عبداللہ کا زہری اور عروہ کے حریت عائشہ سے ۲۲ جمادی الثانی	۱۷	۱۵۰	پانچ بیویں باقی ذیقعدہ یعنی ۲۵ ذیقعدہ کو رسول کے سفر حج کی تھا	۱۵۰
۲۴۳	سلاطین وفات ابو بکر	۱۸	۱۵۱	ماہ صفر کے باقی بیویں میں ابتر امراض یعنی کا ذکر	۱۵۱
۲۴۴	ابو بکر کثرت خلافت دو سال تین مہینہ دس راتوں کا ذکر	۱۹	۱۵۲	عبداللہ بن ہشام کا امام و محدث و مودع و حافظ و ثقہ ہونا	۱۵۲
۲۴۵	شب بارہویں ربیع الاول سلاطین سے ۲۳ جمادی الثانی سلاطین تک	۲۰	۱۵۳	نمبر (۶۲) محمد ابن سعد	۱۵۳
۲۴۶	دست خلافت کا انہماق	۲۱	۱۵۴	ابن سعد کا مشی امام بخاری و ذیقعدہ کے فتنہ و محدثین سے ہونا	۱۵۴
۲۴۷	محمد بن عبداللہ کی توثیق زہری کا ذکر عروہ کی توثیق	۲۲	۱۵۵	ابن عباس کی روایت سے پانچ بیویں باقی ذیقعدہ پر شنبہ کیسا	۱۵۵
۲۴۸	ملقات ابن سعد کا شش ملقات مسلم بن حجاج کے ذکر	۲۳	۱۵۶	مفرج -	۱۵۶
۲۴۹	ابن سعد کی توثیق	۲۴	۱۵۷	ابن عباس اور حضرت جابر سے ۲ ذی الحجہ صبح کو داخلہ مکہ منظر اہل ذیقعدہ	۱۵۷
۲۵۰	۲۹ صفر غنیمت کا مراجعت سے ۱۸ ذی الحجہ غنیمت ۵ ذی الحجہ ۲۵ ذیقعدہ شنبہ	۲۵	۱۵۸	ابن عباس کے ذیقعدہ میں مکر کے وقت حج کے لئے لیک ہونا	۱۵۸
۲۵۱	۱۸ ذی الحجہ غنیمت سے ۲۹ صفر غنیمت شنبہ عثمان بن عفیر الاول شنبہ	۲۶	۱۵۹	سریج اسامہ بن زید اور ۲ صفر غنیمت شنبہ ۱ صفر شنبہ	۱۵۹
۲۵۲	۹ دن ہونا	۲۷	۱۶۰	۲۸ صفر چار شنبہ کے دن سو گند کے مرض کا آغاز	۱۶۰
۲۵۳	۲۹ صفر اور ۱۲ ربیع الاول تک چودہ دن ہونا	۲۸	۱۶۱	۲۹ صفر غنیمت کو اسامہ کیلئے خود حضرت کا بغض ابا بکر عساف	۱۶۱
۲۵۴	۲۸ صفر چار شنبہ کا چودہ و عثمان بن عفیر الاول شنبہ ہونا	۲۹	۱۶۲	اور ابو بکر و عمر و ابوجہیرہ و غیرہ کو اسامہ کے ہوا جانے کیلئے فتنات	۱۶۲
۲۵۵	شب ۲۹ صفر اور گیارہ راتیں ربیع الاول کی ۱۰ باوشیوں گزرے	۳۰	۱۶۳	اسامہ کے سرداری پر لوگوں کی آپس میں گفتگو کرنا	۱۶۳
۲۵۶	وفات النبی صبح	۳۱	۱۶۴	یہودی کا گفتگو صحابہ کی خبر سے غضبناک ہو کر خطبہ دینا	۱۶۴
۲۵۷	ابن سعد کا عبداللہ بن محمد بن عمر بن علی بن ابی طالب سے ۲۸ صفر چار شنبہ	۳۲	۱۶۵	خدیجہ کن یوم شنبہ کو اسامہ الاول میں لاکر بارہ ربیع الاول شنبہ ہونا	۱۶۵
۲۵۸	اور ابی طالب علیہ السلام سے وفات ابنی دو شنبہ و مرض شنبہ کا ذکر	۳۳	۱۶۶	یوم شنبہ کو بارہویں اسامہ کی مرواری میں صحابہ کے جانے کی آئینہ ہونا	۱۶۶
۲۵۹	خداوند علیہ السلام سے حضرت عیسیٰ کا ۴۰ سال اور رسول قبول ۲۰ سال	۳۴	۱۶۷	یکشنبہ کو سو گند پر شدت مرض اور اسامہ کا لشکر کے آنا اور اسامہ کا	۱۶۷
۲۶۰	کیلئے رجوع ہونا	۳۵	۱۶۸	دو شنبہ کو مرض المنی میں افاقہ اسامہ کا رسول خدا سے آخری نعت	۱۶۸

نمبر شمار	مضامین کتاب تکمیل	صفحہ	نمبر شمار	مضامین کتاب تکمیل	صفحہ
۳۳۱	رسول کے ۴۴ سال پر نزول قرآن میں سال قیام مکہ منظر کا ذکر		۳۳۱	دوسری حدیث ثقلین اور لفظ امرین میں حدیث و روایت کا مشمول	
۳۳۲	بروایت دیگر بعد از نزول قرآن میں سال قیام مکہ میں گزرنا	۱۵۹	۳۳۲	عبد اللہ بن ابی بن عبد اللہ کے واسطہ ماٹھ سے اپنا شہر بنانی قیام	۱۵۹
۳۳۳	بروایت صحیح بخاری میں سال قیام مکہ کے اور میں سال مدینہ کے ہونا		۳۳۳	ابن مسعود	
۳۳۴	سند عائشہ و سعید بن مسیب ۴۳ سال پر وفات امینی		۳۳۴	۲۵ ذیقعدہ کو چار رکعت نماز تہنیکہ بعد از تکبیر تک سفر	
۳۳۵	بروایت طبری ۴۳ سال پر وفات امینی		۳۳۵	انس کی روایت سے مدینہ میں چار رکعت غزوہ کلبہ میں چار رکعت قصر	
۳۳۶	بروایت طبری ۴۳ سال پر نزول قرآن سے مکہ میں سال	۱۵۰	۳۳۶	۲۵ ذیقعدہ تا ۲۵ ربیع الثانی میں تہنیکہ نماز	
۳۳۷	مدینہ میں ۱۰ سال		۳۳۷	۱۵ تکبیر کا عشاء غزوہ مدینہ میں نازل ہونے کی روایت	۱۵۰
۳۳۸	بروایت ابو العالیہ بعد دس سال قیام مکہ کا ذکر		۳۳۸	۱۵ ذیقعدہ کو چار رکعت قصر	
۳۳۹	تین سال تک پوشیدہ طور پر چوتھے سال سے ۱۰ سال تک		۳۳۹	۱۵ ذیقعدہ کو چار رکعت قصر	
۳۴۰	علی الاعلان تبلیغ آیت قرآن و عسکریہ رکعت الاقرین		۳۴۰	۱۵ ذیقعدہ میں ۱۵ ربیع الثانی میں تہنیکہ نماز	
۳۴۱	کے نزول پر اعلان سے دعوت اسلام		۳۴۱	سرفرازہ کا نزول پر چار رکعت نماز سفر میں نزول	۱۵۸
۳۴۲	اول تبلیغ میں رسول کا علی کیلئے اخلا و وصی و خلیفہ قرآن	۱۵۱	۳۴۲	کابل سورہ مائدہ کے نزول کی روایت	
۳۴۳	پہلی تبلیغ کے وقت علی کا ۱۴ سال کی عمر میں خلافت کا ذکر		۳۴۳	عبد اللہ بن عمر کے بیان کا نام صادق کا ذکر	
۳۴۴	عائشہ کا آیت موصوفہ کی غلط تفسیر سے علی کے فضیلت کا انفا		۳۴۴	کحل سورہ مائدہ کے لفظ میں آیت تبلیغ کا مشمول	۱۵۹
۳۴۵	تبلیغ اول کے وقت عائشہ کا وجود نہ ہونا		۳۴۵	آیت تبلیغ کا براہین ماز کے یوم غدیر میں نازل اور حدیث آیت	
۳۴۶	ترذی سے اول تبلیغ کے وقت علی کا سن گیا و سال کی حقیقت	۱۵۲	۳۴۶	اور عمر کا حدیث و روایت پر جناب امیر کو تہنیکہ	
۳۴۷	اول تبلیغ سے ۱۲ بیچ اول ہجرت میں غزوہ مدینہ تکبیر کا ذکر		۳۴۷	عقار بن مسلم روایت احمد و بخاری کی توثیق	
۳۴۸	۱۲ بیچ اول سلسلہ سے ۱۱ بیچ اول سلسلہ تکبیر میں تہنیکہ کا ذکر		۳۴۸	امام احمد کا واسطہ نشان حنا و باران عذاب سے حدیث غدیر	۱۶۰
۳۴۹	ابن سعد سے علی کا ۱۱ سال کی عمر میں اسام اور ناز ہوا رسول کے ذکر		۳۴۹	حدیث غدیر مذکور میں عمر کا روایت جابر میر پر تہنیکہ	
۳۵۰	بعد از جب حضرت علی کا اول اسام میں داخلہ	۱۵۳	۳۵۰	عبد اللہ بن احمد کا واسطہ سیرا بن عذاب سے حدیث غدیر	
۳۵۱	جو تک جاتے وقت علی کا ہنر لہر پیغمبر ہونے کا ذکر		۳۵۱	ابو ہریرہ بن خالد کا واسطہ ابی ہارون عبد اللہ بن جابر بن عبد اللہ	
۳۵۲	بروایت ابن سعد کا یہ واقعہ صحیح بخاری کی تفسیر میں حدیث ثقلین		۳۵۲	ابو ہریرہ بن خالد کی توثیق	
۳۵۳	لفظ امرین		۳۵۳	امام احمد کا عقار اور ابو حنا کے واسطہ غدیر بن ارقم سے حدیث غزوہ	۱۶۱
۳۵۴	فضل روایت جو کہ سورہ براءہ کی روایت میں لفظ لا بد ہونا		۳۵۴	ابو ہریرہ کی توثیق	
۳۵۵	ابو سعید خدری کے روایت میں امرین سے کتاب احمد و حشری اہل بیت		۳۵۵	محمد بن یحییٰ و شعبہ سے واسطہ سمیون بن عبد اللہ بن ارقم سے حدیث غزوہ	۱۶۲
۳۵۶	حشری اہل بیت کا کتاب حدیث سے تاورد و حوض کوثر جدا ہونا	۱۵۴	۳۵۶	محمد بن جعفر الملقب بکنز و بحال بخاری کی توثیق	
۳۵۷	قریب وفات کے حدیث ثقلین		۳۵۷	ترمذی کا بخاری کی سند سے شعبہ کا واسطہ بنی ارقم سے حدیث کنا	
۳۵۸	ابن سعد کا اسام بن قاسم و محمد بن طلحہ کے واسطہ عیش کے سند عطیہ		۳۵۸	عسین بن محمد کی توثیق	
۳۵۹	ابو سعید خدری سے حدیث ثقلین		۳۵۹	امام احمد کا عسین بن محمد کے واسطہ عسین بن ارقم سے حدیث غزوہ	۱۶۳
۳۶۰	اسام بن قاسم اور محمد بن طلحہ اور عیش کی توثیق		۳۶۰	اور اس صحابہ کی شہادت ابو نعیم کے صحابہ کی شہادت بیان کرنا	
۳۶۱	عطیہ غزوہ صوب کے صحابہ ہونے کی توثیق		۳۶۱	ابو نعیم شیخ بخاری کی توثیق	
۳۶۲	امام اسمعیل کی توثیق		۳۶۲	امام احمد کا زید بن ارقم سے حدیث ثقلین کتاب احمد و حشری اہل بیت	
۳۶۳	حدیث ثقلین میں کتاب احمد و حشری اہل بیت کا اصل محدود ہونا	۱۵۵	۳۶۳	کتاب احمد و حشری اہل بیت کا اصل محدود ہونا	
۳۶۴	اور کتاب احمد و حشری اہل بیت کا تاورد و حوض کوثر محدود ہونا		۳۶۴	اور کتاب احمد و حشری اہل بیت کا تاورد و حوض کوثر جدا ہونا	
۳۶۵	اس حدیث ثقلین کا عین اکابرین و دن درود		۳۶۵	امام احمد کا زید بن ثابت سے حدیث ثقلین	
۳۶۶	روایت ابو سعید خدری از زید بن ارقم سے حدیث ثقلین		۳۶۶		

صفحہ	مضامین کتاب تکمیل	نمبر شمار	صفحہ	مضامین کتاب تکمیل	نمبر شمار
۱۴۳	ابن ہدی کا واسطہ سفیان قیس بن سلم آیہ تکمیل کا عرفہ میں نزول ہونا	۱۴۳	خلیفہ بنی کے کتاب شد و مرقی ابن جی مراد ہونا	۱۴۳	۱۴۳
۱۴۴	اور سفیان ابن عیینہ مراد ہونا	۱۴۴	امام احمد کا ابن ہدی بن ثابت حدیث خلیفہ بنی	۱۴۴	۱۴۴
۱۴۵	سفیان کا قیس کے موت پر ۱۳ سال کا ہونا	۱۴۵	خلیفہ بنی کے کتاب شد و مرقی ابن جی مراد ہونا	۱۴۵	۱۴۵
۱۴۶	نیز سفیان ابن عیینہ کا ۷ سال کی عمر میں حدیث لکھنا	۱۴۶	حدیث غدیر ۱۲ صحابہ کی گواہی	۱۴۶	۱۴۶
۱۴۷	ابن ہدی کا سفیان ابن عیینہ سے روایت کرنا	۱۴۷	شریک کی توثیق	۱۴۷	۱۴۷
۱۴۸	سفیان کا اباب تفسیر سے ہونا	۱۴۸	حدیث غدیر بن واصل بن زید واصل بن زید کا ذکر	۱۴۸	۱۴۸
۱۴۹	سفیان ثمالی کا سفید ثوری کے نسبت سے یا حضرت ثوری کے ذکر ہونا	۱۴۹	عباد بن احمد کا ثوری کے واسطہ سے حدیث غدیر اور ابی اسحاق	۱۴۹	۱۴۹
۱۵۰	سفیان کا یوم عرفہ میں یوم جمعہ ہونے کا شک کرنا	۱۵۰	علی بن حکیم شیخ بخاری و مسلم و نسائی کی توثیق	۱۵۰	۱۵۰
۱۵۱	یوم جمعہ کے مشکوک ہونے کے پسلی ذیحجہ خنیشہ کا مشکوک ہونا	۱۵۱	بہید احمد ثوری شیخ بخاری و مسلم و ابی اسحاق و ابی اسحاق کی توثیق	۱۵۱	۱۵۱
۱۵۲	یکم ذیحجہ خنیشہ کے مراجعت سے ۲۵ ذیقعدہ کو جمعہ اور ۲۵ ذیقعدہ کو جمعہ ہونے سے عرفہ جمعہ کا ابطال	۱۵۲	حدیث غدیر اور ابی اسحاق و ابی اسحاق کی توثیق	۱۵۲	۱۵۲
۱۵۳	۲۶ ذیقعدہ سے چار ذیحجہ تک ایک ہفتہ میں مکہ کا سفر نامہ ہونا	۱۵۳	حدیث احمد اور حدیث منزلت ہارون دارث قرآن	۱۵۳	۱۵۳
۱۵۴	۲۵ ذیقعدہ سے ہدیت ۲۹ ذیقعدہ ۴ ذیحجہ تک سفر کا نام لکھنا	۱۵۴	اور دارث حدیث پیغمبر علی علیہ السلام کا ہونا	۱۵۴	۱۵۴
۱۵۵	شرع بخاری یعنی ادرتھانی اور ابی اسحاق و ابی اسحاق سے	۱۵۵	ثوری کا عبد بن حمید اور عفان کے واسطہ سے ناظر کا یہ	۱۵۵	۱۵۵
۱۵۶	۲۸ صفر چار شنبہ ہونا	۱۵۶	امام احمد کا ابی اسحاق و عفان کے واسطہ سے ناظر کا یہ	۱۵۶	۱۵۶
۱۵۷	ابن اسحاق شیخ الشیوخ بخاری سے ۲۸ صفر چار شنبہ ہونا	۱۵۷	ادب اسحاق و عفان و عفان کے واسطہ سے ناظر کا یہ	۱۵۷	۱۵۷
۱۵۸	مغلطائی ابدال ابن اسحاق کی توثیق	۱۵۸	آل محمد سے علی و فاطمہ و حسن و حسین مراد ہونا	۱۵۸	۱۵۸
۱۵۹	ابن اسحاق کے ۲۹ صفر خنیشہ سے یکم ربیع الاول جمعہ ہونا	۱۵۹	احض آل محمد پر درود و اذکار پڑھا جانا	۱۵۹	۱۵۹
۱۶۰	۲۹ صفر کا خنیشہ مراجعت پر ۱۰ ذیحجہ خنیشہ ۹ ذیحجہ شنبہ ہونا	۱۶۰	امام شافعی کے ہر دن صلوٰۃ محمد آل محمد نماز ہونے کا ذکر	۱۶۰	۱۶۰
۱۶۱	عرفہ ۹ ذیحجہ کا جمعہ پانچ دن کے فاصلہ سے باطل ہونا	۱۶۱	امام جعفر صادق کے کالی سورہ مائدہ کا ستر ہزار فرشتوں کے نزول	۱۶۱	۱۶۱
۱۶۲	یعنی ۸۱ یوم کے روایت میں یوم عرفہ کا تصرف	۱۶۲	امام محمد باقر سے سورہ مائدہ کا خنیشہ کے دن نزول کی حقیقت	۱۶۲	۱۶۲
۱۶۳	۹ ذیحجہ سے ۲۹ صفر خنیشہ تک انا سنی دن ہونا	۱۶۳	جمع البیان جبر سے ۸۱ یوم کی مدت اور آیت تکمیل	۱۶۳	۱۶۳
۱۶۴	نزد یعنی خنیشہ کے ۲۹ صفر خنیشہ سے دوم ربیع الاول کو پہنچنا	۱۶۴	امام جعفر صادق اور امام محمد باقر سے آیت تکمیل کا غدیر پر نزول	۱۶۴	۱۶۴
۱۶۵	دن ہونے سے عرفہ کو آیت تکمیل کا نزول باطل ہونا	۱۶۵	اور آیت تکمیل کا آخر فریضہ ہونا	۱۶۵	۱۶۵
۱۶۶	پس ۱۰ ذیحجہ خنیشہ سے گیا و ربیع الاول و شنبہ ۸۱ دن کا ذکر	۱۶۶	۱۰ ذیحجہ خنیشہ سے ۲۹ صفر خنیشہ ۱۰ دن ربیع الاول و شنبہ ۸۱ دن	۱۶۶	۱۶۶
۱۶۷	ابن جبرج کے اصل روایت میں آیت تکمیل کے نزول کا کسی یوم ہونا	۱۶۷	امام احمد بن حنبل کی مدح اور توثیق	۱۶۷	۱۶۷
۱۶۸	ابن جبرج کی روایت میں مجاہد ابن عباس سے روایت کا ذکر	۱۶۸	نمبر (۹) بخاری	۱۶۸	۱۶۸
۱۶۹	بند مجاہد آیہ الیوم یوم الذین کفرو من دنیکم الیوم اکمل لکم دینکم ہونا	۱۶۹	عائشہ سے پانچ شہرتی ذیقعدہ یعنی ۲۵ ذیقعدہ کو سفر کی توثیق	۱۶۹	۱۶۹
۱۷۰	ابن عباس سے آیت جلیج کا واقعہ غدیر میں نزول ہونے کا ذکر	۱۷۰	بند النماز فجر کے بعد میرے سے نکلنا	۱۷۰	۱۷۰
۱۷۱	واقعہ غدیر خم سے مدت ۸۱ یوم کی مطابقت	۱۷۱	انس کی روایت سے ۲۵ ذیقعدہ جمعہ ہونا	۱۷۱	۱۷۱
۱۷۲	مجاہد ابن جبرج کی توثیق	۱۷۲	ذوالحلیفہ میں شب ۲۶ ذیقعدہ کو قیام و نماز قصر	۱۷۲	۱۷۲
۱۷۳	بند مجاہد آیہ تکمیل کا غدیر خم پر نزول اور رسول کا شکر یہ	۱۷۳	سفیان کا ابی اسحاق و قیس بن سلم عرفہ جمعہ میں آیت تکمیل کا نزول	۱۷۳	۱۷۳
۱۷۴	مجاہد کی توثیق امام صاحبانی کی مدح تفسیر غریب القرآن کی توثیق	۱۷۴	اور سفیان کا ابی اسحاق و قیس بن سلم آیہ تکمیل کا یوم عرفہ میں نزول	۱۷۴	۱۷۴
۱۷۵	تعام نیشاپوری سے آیت جلیج کا بند ابی اسحاق و قیس بن عباس سے	۱۷۵	صفر و قیس کا مرجع ہونا	۱۷۵	۱۷۵
۱۷۶	برابر بن حاذب و امام محمد باقر یوم غدیر خم میں نزول	۱۷۶	ابن عباس کے مرجع کا اسلام کے کچھ نصیب ہونا	۱۷۶	۱۷۶
۱۷۷		۱۷۷	مرجع کا خوارج میں داخل ہونا	۱۷۷	۱۷۷
۱۷۸		۱۷۸	خوارج کا امام حق پر خروج کرنے کا ذکر	۱۷۸	۱۷۸

نمبر شمار	مضامین کتاب تکمیل	صفحہ	نمبر شمار	مضامین کتاب تکمیل	صفحہ
۳۵۵	حدیث ولایت واقعہ غدیر میں عمر کا جناب امیر کو تہنیت	۱۵۵	۳۶۱	سیرت شامی ص ۲۶۰ صفحہ ۲۸۰ صفحہ چار شنبہ ۲۸۰ صفحہ چار شنبہ ۲۸۰	۱۸۵
۳۵۶	کتاب در اسمطین کے بعد برادرین عازب میرٹھ قدیر کا۔ اذکرہ غنیمتین	۱۵۶	۳۶۲	ابن جریر مستدرک سے بلند اقدی ص ۲۸۰ صفحہ چار شنبہ ۲۸۰ صفحہ چار شنبہ ۲۸۰	۱۸۶
۳۵۷	کتاب در اسمطین کی توثیق	۱۵۷	۳۶۳	اور فتح الباری ص ۲۸۰ صفحہ چار شنبہ ۲۸۰ صفحہ چار شنبہ ۲۸۰	۱۸۷
۳۵۸	برادرین عازب کے ۱۸۰ اذکرہ غنیمتین ص ۲۸۰ صفحہ چار شنبہ ۲۸۰ صفحہ چار شنبہ ۲۸۰	۱۵۸	۳۶۴	نور قانی سے بردایت جناب امیر ص ۲۸۰ صفحہ چار شنبہ ۲۸۰	۱۸۸
۳۵۹	محمد بن کعبہ کے ۱۸۰ اذکرہ غنیمتین ص ۲۸۰ صفحہ چار شنبہ ۲۸۰ صفحہ چار شنبہ ۲۸۰	۱۵۹	۳۶۵	نور قانی کی مدح	۱۸۹
۳۶۰	آیہ تکمیل کا محمد بن خطاب کے ۱۸۰ اذکرہ غنیمتین ص ۲۸۰ صفحہ چار شنبہ ۲۸۰ صفحہ چار شنبہ ۲۸۰	۱۶۰	۳۶۶	۲۸۰ صفحہ چار شنبہ ۲۸۰ صفحہ چار شنبہ ۲۸۰	۱۹۰
۳۶۱	ابن مردود سے بلند امیر غدیری ابو ہریرہ کی ۱۸۰ اذکرہ غنیمتین ص ۲۸۰ صفحہ چار شنبہ ۲۸۰ صفحہ چار شنبہ ۲۸۰	۱۶۱	۳۶۷	۲۸۰ صفحہ چار شنبہ ۲۸۰ صفحہ چار شنبہ ۲۸۰	۱۹۱
۳۶۲	آیہ واللہ یصلک من الناس کا بلند ابو ہریرہ سے ۱۸۰ اذکرہ غنیمتین ص ۲۸۰ صفحہ چار شنبہ ۲۸۰ صفحہ چار شنبہ ۲۸۰	۱۶۲	۳۶۸	۲۸۰ صفحہ چار شنبہ ۲۸۰ صفحہ چار شنبہ ۲۸۰	۱۹۲
۳۶۳	آفاق سیوطی۔ ابن مردود سے۔ ابن حبان کی توثیق	۱۶۳	۳۶۹	۲۸۰ صفحہ چار شنبہ ۲۸۰ صفحہ چار شنبہ ۲۸۰	۱۹۳
۳۶۴	سورہ مائدہ اور آیہ تکمیل کے نزول ۱۸۰ اذکرہ غنیمتین ص ۲۸۰ صفحہ چار شنبہ ۲۸۰ صفحہ چار شنبہ ۲۸۰	۱۶۴	۳۷۰	۲۸۰ صفحہ چار شنبہ ۲۸۰ صفحہ چار شنبہ ۲۸۰	۱۹۴
۳۶۵	ابن مردود سے واسطہ ابو ہریرہ کی ۱۸۰ اذکرہ غنیمتین ص ۲۸۰ صفحہ چار شنبہ ۲۸۰ صفحہ چار شنبہ ۲۸۰	۱۶۵	۳۷۱	۲۸۰ صفحہ چار شنبہ ۲۸۰ صفحہ چار شنبہ ۲۸۰	۱۹۵
۳۶۶	غذیرہ غم میں ابو ہریرہ کے ۱۸۰ اذکرہ غنیمتین ص ۲۸۰ صفحہ چار شنبہ ۲۸۰ صفحہ چار شنبہ ۲۸۰	۱۶۶	۳۷۲	۲۸۰ صفحہ چار شنبہ ۲۸۰ صفحہ چار شنبہ ۲۸۰	۱۹۶
۳۶۷	محمد بن کعبہ کے ۱۸۰ اذکرہ غنیمتین ص ۲۸۰ صفحہ چار شنبہ ۲۸۰ صفحہ چار شنبہ ۲۸۰	۱۶۷	۳۷۳	۲۸۰ صفحہ چار شنبہ ۲۸۰ صفحہ چار شنبہ ۲۸۰	۱۹۷
۳۶۸	ابو ہریرہ کے ۱۸۰ اذکرہ غنیمتین ص ۲۸۰ صفحہ چار شنبہ ۲۸۰ صفحہ چار شنبہ ۲۸۰	۱۶۸	۳۷۴	۲۸۰ صفحہ چار شنبہ ۲۸۰ صفحہ چار شنبہ ۲۸۰	۱۹۸
۳۶۹	فتح الباری شرح بخاری کا شمس بخاری کے ہونا	۱۶۹	۳۷۵	۲۸۰ صفحہ چار شنبہ ۲۸۰ صفحہ چار شنبہ ۲۸۰	۱۹۹
۳۷۰	محمد بن کعبہ کے ۱۸۰ اذکرہ غنیمتین ص ۲۸۰ صفحہ چار شنبہ ۲۸۰ صفحہ چار شنبہ ۲۸۰	۱۷۰	۳۷۶	۲۸۰ صفحہ چار شنبہ ۲۸۰ صفحہ چار شنبہ ۲۸۰	۲۰۰
۳۷۱	ابن عباس سے سورہ مائدہ و آیہ تکمیل کا ۱۸۰ اذکرہ غنیمتین ص ۲۸۰ صفحہ چار شنبہ ۲۸۰ صفحہ چار شنبہ ۲۸۰	۱۷۱	۳۷۷	۲۸۰ صفحہ چار شنبہ ۲۸۰ صفحہ چار شنبہ ۲۸۰	۲۰۱
۳۷۲	سورہ مائدہ کا آیہ الیوم یثبیس الذین کفروا من دینکم تک میر ہونا	۱۷۲	۳۷۸	۲۸۰ صفحہ چار شنبہ ۲۸۰ صفحہ چار شنبہ ۲۸۰	۲۰۲
۳۷۳	مائدہ کے میر ہونے سے حجت الوداع میں درمیان کہ میر ہونا	۱۷۳	۳۷۹	۲۸۰ صفحہ چار شنبہ ۲۸۰ صفحہ چار شنبہ ۲۸۰	۲۰۳
۳۷۴	پس آیہ الیوم اکملت لکم دینکم کا نزول یوم عرفة میں قطعاً غلط ہونا	۱۷۴	۳۸۰	۲۸۰ صفحہ چار شنبہ ۲۸۰ صفحہ چار شنبہ ۲۸۰	۲۰۴
۳۷۵	تفسیر زعفرانی نشان و مدار کے حسینی سے الیوم یثبیس الذین کفروا کا	۱۷۵	۳۸۱	۲۸۰ صفحہ چار شنبہ ۲۸۰ صفحہ چار شنبہ ۲۸۰	۲۰۵
۳۷۶	بھی عرفة جمعہ کے کہتے ہونا	۱۷۶	۳۸۲	۲۸۰ صفحہ چار شنبہ ۲۸۰ صفحہ چار شنبہ ۲۸۰	۲۰۶
۳۷۷	تفسیر حسینی سے آیہ موصوفہ کا باندہ عضیا پر بعد نماز عصر نازل ہونا	۱۷۷	۳۸۳	۲۸۰ صفحہ چار شنبہ ۲۸۰ صفحہ چار شنبہ ۲۸۰	۲۰۷
۳۷۸	یز الیوم یثبیس الذین کفروا من دینکم کے بعد ابو ہریرہ کی شرکت کا نزول	۱۷۸	۳۸۴	۲۸۰ صفحہ چار شنبہ ۲۸۰ صفحہ چار شنبہ ۲۸۰	۲۰۸
۳۷۹	روضۃ الشہداء کے ۲۸۰ صفحہ چار شنبہ ۲۸۰ صفحہ چار شنبہ ۲۸۰	۱۷۹	۳۸۵	۲۸۰ صفحہ چار شنبہ ۲۸۰ صفحہ چار شنبہ ۲۸۰	۲۰۹
۳۸۰	۹ ذیحجہ کے اکابران دن دوم ربیع الاول پہ واقع ہونا	۱۸۰	۳۸۶	۲۸۰ صفحہ چار شنبہ ۲۸۰ صفحہ چار شنبہ ۲۸۰	۲۱۰
۳۸۱	تفسیر مواب علیہ المعروف تفسیر حسینی اور روضۃ الشہداء کی توثیق	۱۸۱	۳۸۷	۲۸۰ صفحہ چار شنبہ ۲۸۰ صفحہ چار شنبہ ۲۸۰	۲۱۱
۳۸۲	روضۃ الشہداء سے مروی کا ۲۸۰ صفحہ چار شنبہ ۲۸۰ صفحہ چار شنبہ ۲۸۰	۱۸۲	۳۸۸	۲۸۰ صفحہ چار شنبہ ۲۸۰ صفحہ چار شنبہ ۲۸۰	۲۱۲
۳۸۳	باندہ ربیع الاول کو چودھویں دن شنبہ ہونا	۱۸۳	۳۸۹	۲۸۰ صفحہ چار شنبہ ۲۸۰ صفحہ چار شنبہ ۲۸۰	۲۱۳
۳۸۴	گیا ربیع الاول دوشنبہ کے یکم ربیع ۵۰ جمعہ ۲۸۰ صفحہ چار شنبہ ۲۸۰ صفحہ چار شنبہ ۲۸۰	۱۸۴	۳۹۰	۲۸۰ صفحہ چار شنبہ ۲۸۰ صفحہ چار شنبہ ۲۸۰	۲۱۴
۳۸۵	۸ دن ہونا	۱۸۵	۳۹۱	۲۸۰ صفحہ چار شنبہ ۲۸۰ صفحہ چار شنبہ ۲۸۰	۲۱۵
۳۸۶	حضرت عائشہ و ابن عمر و سعید بن جبیر ۱۲ ربیع الاول کو بیت ابو بکر	۱۸۶	۳۹۲	۲۸۰ صفحہ چار شنبہ ۲۸۰ صفحہ چار شنبہ ۲۸۰	۲۱۶
۳۸۷	یعنی شام بخاری کا بلند اقدی ۲۸۰ صفحہ چار شنبہ ۲۸۰ صفحہ چار شنبہ ۲۸۰	۱۸۷	۳۹۳	۲۸۰ صفحہ چار شنبہ ۲۸۰ صفحہ چار شنبہ ۲۸۰	۲۱۷
۳۸۸	تاریخ الخلفاء سیوطی اور ہرالدین حسینی شام بخاری کی توثیق	۱۸۸	۳۹۴	۲۸۰ صفحہ چار شنبہ ۲۸۰ صفحہ چار شنبہ ۲۸۰	۲۱۸
۳۸۹	صل الہدی و الارشاد (سیرت شامی) محمد بن دست کی توثیق	۱۸۹	۳۹۵	۲۸۰ صفحہ چار شنبہ ۲۸۰ صفحہ چار شنبہ ۲۸۰	۲۱۹

صفحہ	مضامین کتاب تکمیل	نمبر شمار	صفحہ	مضامین کتاب تکمیل	نمبر شمار
۱۹۹	قیسری حدیث سے رسول کا فرار صحابہ کو اٹھا دینا	۳۷۳	۱۹۱	شرح بخاری سے سورہ مائدہ کا مجملہ اوداع میں ایمان مکہ مدینہ نزل	۳۷۴
۲۰۰	حدیث جابر سے طلب قرطاس میں عمر کی مخالفت	۳۷۴	۱۹۲	غدير خم کا درمیان مکہ مدینہ ہونے کا ذکر	۳۷۵
۲۰۱	تاریخ صفدی سے علی کا امام امت اور خلیفہ رسول ہونا	۳۷۵	۱۹۳	ارشاد الساری شرح بخاری سے عواہب لدنیہ قسطلانی کی توثیق	۳۷۶
	اور عمر کا ابو بکر کیلئے اٹھا کرنا	۳۷۵	۱۹۴	معدۃ القاری شرح بخاری میں منیٰ کا شروع مشورہ سے ذکر	۳۷۷
	مورخ صفدی کی طرح	۳۷۵	۱۹۵	علامہ قسطلانی سے گل سورہ مائدہ کے نزول کا شروع بخاری میں	۳۷۸
	بخاری کا عائشہ کے سند سے ابو بکر کا دو شنبہ کے شام شب شنبہ میں	۳۷۵	۱۹۶	طایع قلوب احمدی سے حدیث غدير مابین مکہ مدینہ کا واقعہ ہونا	۳۷۹
۲۰۱	تاریخ بخاری سے ۲۲ ہجری اتحالی سلسلہ وفات ابو بکر	۳۷۵	۱۹۷	اور حدیث غدير کا مجملہ اوداع کے مراتب میں مابین مکہ مدینہ کے ذکر	۳۸۰
	ابوبکر کے اور رسول خدا کے وقت وفات آخریوم کے آخر وقت میں قطبیت	۳۷۵	۱۹۸	غدير بن ارقم کی روایت صحیح مسلم سے یوم غدير مابین مکہ مدینہ ہونا	۳۸۱
	بخاری کی روایت باب موت یوم الایحیٰ کی شرح	۳۷۵	۱۹۹	محمد بن کعب قرظی سے سورہ مائدہ کا قیام اوداع یوم غدير میں قطبیت	۳۸۲
	ابوبکر کا عائشہ سے حضرت کے دن وفات کو پہنچنا	۳۷۵	۲۰۰	یعنی منیٰ کا امام واحدی سے آیہ تبلیغ کا دو تا سببی و محالی یوم غدير میں	۳۸۳
	نیز تعداد کفن کا حضرت عائشہ سے دریافت کی حقیقت	۳۷۵		امام واحدی کے اسباب النزول کی توثیق	۳۸۴
	ابوبکر کا کفن دفن وغیرہ میں شریک ہونے کا ذکر	۳۷۵	۲۰۱	شرح بخاری میں سے بعد امام محمد باقر آیہ تبلیغ کا علی کے شان میں نزول	۳۸۵
	حافظ ابن حجر کا شب چار شنبہ میں رسول خدا کا دفن	۳۷۵		اسی آیہ تبلیغ کے نزول پر رسول کا خطبہ	۳۸۶
	ابن حجر کی توثیق	۳۷۵		غذیفہ بن اسید یزید بن ارقم الی روایت صحیح ترمذی سے اور	۳۸۷
۲۰۲	اسد الغابہ سے بعد انس آخریوم دو شنبہ کے آخر وقت وفات بخاری	۳۷۶		حدیث غدير کا صرف ایک کلمہ ہونا	۳۸۸
	اور ابو عمر سے ۲۸ صفر سلسلہ چار شنبہ کو مرض امینی	۳۷۶	۱۹۳	غذیفہ یزید بن ارقم سے خطبہ یوم غدير حدیث ولایت و قطبیت	۳۸۹
	پھر دو شنبہ کو دن چڑھے وفات اور اسی وقت ۱۲ ربیع الاول کو چلے	۳۷۶	۱۹۵	ضیاء بخاری و بحکم کبیر طبرانی کی توثیق	۳۹۰
	اور دفن بدو شنبہ بعد دوپہر یا شب چار شنبہ	۳۷۶		ترقات سے حدیث غدير میں لفظ اور اہل صحیح دار	۳۹۱
	وفات امینی کا فضل سرا میں واقع ہونے کا ذکر	۳۷۶		صحیح ترمذی سے لفظ اور اہل صحیح دار اور شرط شیخین	۳۹۲
	انس کی روایت سے ابوبکر کی خلافت وفات امینی میں ہونے سے	۳۷۶		پوری حدیث غدير کا طرق صحیح سے ذکر	۳۹۳
	پھر دن چڑھے یعنی ضحیٰ کا لانا	۳۷۶	۱۹۶	دارقطنی سے بعد بعد ابوبکر و عمر کا حدیث ولایت غدير پر تہنیت	۳۹۴
	ابن اثیر کی توثیق ابو عمر ابن عبد البر کا ترجمہ	۳۷۶		حافظ دارقطنی کی توثیق	۳۹۵
	ابن اسحاق سے ۲۸ صفر سلسلہ چار شنبہ ۲۹ صفر چھٹا شنبہ ہونا	۳۷۶		صالح النہود و مراۃ المؤمنین فوجیب السیر سے اصحاب انوار علیہم	۳۹۶
	ابن کثیر کا اسد الغابہ کی تقلید پر وفات امینی ضحیٰ کے وقت لانا	۳۷۶		و عمر سے حدیث غدير خم پر تہنیت	۳۹۷
۲۰۳	۱۲ ربیع الاول کو بیت ابوبکر غدير پھر مسجد نبوی بعد جمعیت عامہ	۳۷۷	۱۹۷	نویں جیسے نوٹشے دن پر ۱۲ ذی الحجۃ کا کاشی دن پر گیارہ ربیع الاول دو شنبہ ہونا	۳۹۸
	بروایت عروہ ابوبکر و عمر کا دفن امینی میں نہ آنا	۳۷۷		آریہ کیلئے کاہن ابو یوسف غدير خم کے نزول پر اکاشی دن وفات امینی	۳۹۹
	سقیفہ کا ذکر لغت میں	۳۷۷		ابن عباس کی روایت اکاشی دن کا یوم غدير سے صحیح ہونا	۴۰۰
	بیعت عامہ سہ شنبہ کا ذکر	۳۷۷		واقعہ غدير میں آیہ تکمیل پر حضور سرور عالم کا شکر	۴۰۱
	دفن امینی بعد دوپہر سہ شنبہ اور شب چار شنبہ کی حقیقت	۳۷۷		وفات غدير کے دن ابوبکر کا مدینہ سے باہر اپنے مکان کو مکمل پر جانا	۴۰۲
	ابوبکر اور عمر کا دفن امینی کے وقت نہ حاضر ہونے کی حقیقت	۳۷۷		انس کے سند سے وفات کا بدو شنبہ آخریوم کے آخر وقت ہونا	۴۰۳
	ابن اسحاق سے دو سال تین مہینہ نورایت مدت خلافت ابوبکر	۳۷۷		بروایت بخاری انس کے سند سے آخریوم دو شنبہ پر وفات امینی	۴۰۴
	بارہ ربیع الاول ۲۸ صفر کا چودھواں دن شنبہ ہونا	۳۷۷	۱۹۸	بعد حضرت عائشہ وفات امینی کے وقت ابوبکر کا موضع منیٰ میں ہونا	۴۰۵
	ابن اسحاق کی توثیق	۳۷۷		صحیح بخاری سے بعد ابن عباس میں اختصار کے دن طلب قرطاس	۴۰۶
۲۰۴	ابن سعد کی مخرجہ پورے اسناد سے بعد عائشہ دو شنبہ بخاری کی	۳۷۸		دوسری حدیث ابن عباس میں بھی اختصار کے دن طلب قرطاس	۴۰۷
	ابوبکر کا بیار ہونا	۳۷۸		پرو حدیث سے عمر کا سبقت کتاب اللہ کہنا	۴۰۸

نمبر شمار	مضامین کتاب تکمیل	صفحہ	نمبر شمار	مضامین کتاب تکمیل	صفحہ
۲۸۸	۲۲ ہجادی اشانی آٹھ راتوں باقی سترہ شب رشتہ میں وفات ابو بکر مت وفات اول و سال تین مہینہ دس راتوں کا ذکر سنہ قبل کے تین سال بعد ابو بکر کی ولادت ابتداء کے خلافت اول بار ہجریں شب رشتہ سے بائیسویں تک کا آخر کی دس شبوں سے مطابق ہوتا		۲۸۸	بند حضرت باب جناب طاہر کے پاس گیا رہا مامون کا کام مکمل ہو گیا نمبر (۱۰) تاریخ یعقوبی تاریخ یعقوبی سے آیت تکمیل کا اندازہ رقم پر نزول سیرت شبلی اور الفاروقی سے تاریخ یعقوبی کی توثیق نمبر (۱۱) صحیح مسلم	۲۸۸
۲۸۹	حافظ ابو یعلیٰ کا بند انس و شبہ کے آخری دن وفات اپنی بند امین اسحاق شب چار شبہ ۱۳ ربیع الاول ۳۸ھ سے ۲۲ ہجادی اشانی سترہ دو سال تین مہینہ ۱۱ راتوں کا ذکر بند زہری و عائشہ شب بارہویں ہجری ۱۱ھ سے بائیسویں ہجادی اشانی سترہ دو سال تین مہینہ دس راتوں کا ذکر عائشہ کی روایت میں شب بارہ روز مت خلافت اول کا غلط ہونا ابن اسحاق کی مت خلافت کا مطابق آنا موطار امام مالک سے دفن ابی شیبہ موطار امام مالک کی توثیق	۲۸۹	۲۸۹	محمد بن ابی شیبہ کی مؤخر روایت میں بخیان کا عذر معصومین تکس کرنا ابن ابی شیبہ کی مؤخر حدیث مذکور حدیث تھیں اسے کا ذکر ابو بکر بن ابی شیبہ کا آیت تکمیل کو لیتے صحیح عذر میں روایت کرنا ابن ابی شیبہ سے حدیث مذکور رقم اور مکرر روایت جناب امیر تھیں اور حدیث سفینہ و حدیث باب حذو واقع بعد اوداع کا ذکر ابن جریر طبری کا آیت تکمیل کے روایت میں لیتے کچھ کا ذکر شرح صحیح مسلم نووی سے لیتے صحیح لیتے بعد کا لیتے المروءی مراد لینا لیتے المروءی کے شب جمعہ سے عذر کو چھینبہ ہونا ۹ ذی الحجہ عذر کا چھینبہ ۲۵ ذیقعدہ اور ۱۲ ربیع الاول میں واقع ہونا ۹ ذی الحجہ چھینبہ سے دوم ربیع الاول دو شبہ کا لیتی یوم کا ذکر دوم ربیع الاول وفات ابی ابو مسرور کی مؤخر روایت کا ذکر ابو مسرور کی روایت کا ۹ ذی الحجہ چھینبہ کے تاہم میں وضع ہونا نووی شارح صحیح مسلم کا ۱۲ ربیع الاول وفات ابی کہنا ۱۲ ربیع الاول دو شبہ سے ۹ ذی الحجہ اور ۲۵ ذیقعدہ میں دو شبہ واقع ہونا ۲۸ صفر سترہ چار شبہ کو مرض ابی کی روایت سے ذکر ۱۳ دن اور چار شبہ سے ابتداء مرض کی روایت ۲۸ صفر چار شبہ کے راحت سے ۲۵ ذیقعدہ اور ۹ ذی الحجہ عذر میں سترہ شبہ ہونا اور ۲۸ صفر چار شبہ ۱۱ ربیع الاول دو شبہ ہونا ۸ ذی الحجہ سے گیا ربیع الاول کا لیتی دن پر واقع ہونا گیا ربی کی شام شب ۱۲ ربیع الاول سے ۲۲ ہجادی اشانی سترہ دو سال مت خلافت اول کا روایت کے مطابق ہونا ۹ ذی الحجہ کا چھینبہ اصل میں ۸ ذی الحجہ کا چھینبہ ہونا	۲۸۹
۲۹۰	ابن سعد اور حاکم سے بند عائشہ ۲۲ ہجادی اشانی سترہ دو شبہ تھیں ان کا بند عائشہ ۲۲ ہجادی اشانی سترہ دو شبہ کو مؤخر ۲۳ ذی الحجہ کے دو شبہ سے ۲۲ کر شنبہ جب شام شب چار شبہ ہونا خود حضرت عائشہ کی روایت ۲۲ ہجادی اشانی دو شبہ کا باطل ہونا تاریخ روایت الفاروقی ۲۲ ہجادی اشانی سترہ دو شبہ کی شام شب چار شبہ عذر کی توثیق	۲۹۰	۲۹۰	بخاری ترمذی کا زہری عذر و عائشہ کے اسناد کی من صحیح حدیث ترمذی کا ابن جریر زہری عذر و عائشہ کی حدیث من صحیح کا ذکر ابن جریر کی مت ۸۱ یوم کا ۱۸ ذی الحجہ سے ۱۱ ربیع الاول تک مطابق ہونا صحیح بخاری والی عذر جمعہ کی روایت کا باطل اور دو غ ہونا ابو سعید خدری داؤد ہیریہ کی روایت نزول آیت تکمیل کا صحیح ہونا رسول کی حدیث سے خلافت سنی سترہ سال کے بعد باو شابت ہونا بخاری سے اثنا عشر امیر امینی بارہ سردار قریش کا ذکر مسلم سے اثنا عشر خلیفہ یعنی بارہ فلیقون کا ذکر بارہ خلفا کا بنی ہاشم سے ہونے کا ذکر رسول کا سید النبیین علی کا سید الوصیین بارہ وصیا کا ذکر علی کا امیر المؤمنین بعد قریش یعقوب بن مسلم بن امین بن فزیر ہونا مصنف مسیحیہ بیع المروءہ کی توثیق غنی سالہ خلافت جناب امیر کی روایت سے تاہم وفات رسول کے ۲۰ سال پر جناب امیر کی شہادت حدیث خلافت دو آئندہ امام ادر علی کی خلافت تک سال ہونا	۲۹۰
۲۹۱	بخاری ترمذی کا زہری عذر و عائشہ کے اسناد کی من صحیح حدیث ترمذی کا ابن جریر زہری عذر و عائشہ کی حدیث من صحیح کا ذکر ابن جریر کی مت ۸۱ یوم کا ۱۸ ذی الحجہ سے ۱۱ ربیع الاول تک مطابق ہونا صحیح بخاری والی عذر جمعہ کی روایت کا باطل اور دو غ ہونا ابو سعید خدری داؤد ہیریہ کی روایت نزول آیت تکمیل کا صحیح ہونا رسول کی حدیث سے خلافت سنی سترہ سال کے بعد باو شابت ہونا بخاری سے اثنا عشر امیر امینی بارہ سردار قریش کا ذکر مسلم سے اثنا عشر خلیفہ یعنی بارہ فلیقون کا ذکر بارہ خلفا کا بنی ہاشم سے ہونے کا ذکر رسول کا سید النبیین علی کا سید الوصیین بارہ وصیا کا ذکر علی کا امیر المؤمنین بعد قریش یعقوب بن مسلم بن امین بن فزیر ہونا مصنف مسیحیہ بیع المروءہ کی توثیق غنی سالہ خلافت جناب امیر کی روایت سے تاہم وفات رسول کے ۲۰ سال پر جناب امیر کی شہادت حدیث خلافت دو آئندہ امام ادر علی کی خلافت تک سال ہونا	۲۹۱	۲۹۱	۲۸۸	
۲۹۲	صحیح بخاری والی عذر جمعہ کی روایت کا باطل اور دو غ ہونا ابو سعید خدری داؤد ہیریہ کی روایت نزول آیت تکمیل کا صحیح ہونا رسول کی حدیث سے خلافت سنی سترہ سال کے بعد باو شابت ہونا بخاری سے اثنا عشر امیر امینی بارہ سردار قریش کا ذکر مسلم سے اثنا عشر خلیفہ یعنی بارہ فلیقون کا ذکر بارہ خلفا کا بنی ہاشم سے ہونے کا ذکر رسول کا سید النبیین علی کا سید الوصیین بارہ وصیا کا ذکر علی کا امیر المؤمنین بعد قریش یعقوب بن مسلم بن امین بن فزیر ہونا مصنف مسیحیہ بیع المروءہ کی توثیق غنی سالہ خلافت جناب امیر کی روایت سے تاہم وفات رسول کے ۲۰ سال پر جناب امیر کی شہادت حدیث خلافت دو آئندہ امام ادر علی کی خلافت تک سال ہونا	۲۹۲	۲۹۲	۲۸۸	
۲۹۳	صحیح بخاری والی عذر جمعہ کی روایت کا باطل اور دو غ ہونا ابو سعید خدری داؤد ہیریہ کی روایت نزول آیت تکمیل کا صحیح ہونا رسول کی حدیث سے خلافت سنی سترہ سال کے بعد باو شابت ہونا بخاری سے اثنا عشر امیر امینی بارہ سردار قریش کا ذکر مسلم سے اثنا عشر خلیفہ یعنی بارہ فلیقون کا ذکر بارہ خلفا کا بنی ہاشم سے ہونے کا ذکر رسول کا سید النبیین علی کا سید الوصیین بارہ وصیا کا ذکر علی کا امیر المؤمنین بعد قریش یعقوب بن مسلم بن امین بن فزیر ہونا مصنف مسیحیہ بیع المروءہ کی توثیق غنی سالہ خلافت جناب امیر کی روایت سے تاہم وفات رسول کے ۲۰ سال پر جناب امیر کی شہادت حدیث خلافت دو آئندہ امام ادر علی کی خلافت تک سال ہونا	۲۹۳	۲۹۳	۲۸۸	
۲۹۴	صحیح بخاری والی عذر جمعہ کی روایت کا باطل اور دو غ ہونا ابو سعید خدری داؤد ہیریہ کی روایت نزول آیت تکمیل کا صحیح ہونا رسول کی حدیث سے خلافت سنی سترہ سال کے بعد باو شابت ہونا بخاری سے اثنا عشر امیر امینی بارہ سردار قریش کا ذکر مسلم سے اثنا عشر خلیفہ یعنی بارہ فلیقون کا ذکر بارہ خلفا کا بنی ہاشم سے ہونے کا ذکر رسول کا سید النبیین علی کا سید الوصیین بارہ وصیا کا ذکر علی کا امیر المؤمنین بعد قریش یعقوب بن مسلم بن امین بن فزیر ہونا مصنف مسیحیہ بیع المروءہ کی توثیق غنی سالہ خلافت جناب امیر کی روایت سے تاہم وفات رسول کے ۲۰ سال پر جناب امیر کی شہادت حدیث خلافت دو آئندہ امام ادر علی کی خلافت تک سال ہونا	۲۹۴	۲۹۴	۲۸۸	

صفحہ	مضامین کتاب تکمیل	نمبر شمار	صفحہ	مضامین کتاب تکمیل	نمبر شمار
۱۲۳	زید بن ارقم کے سنہ کی حدیث ثقلین واقع غدیر خم ابو بکر بن ابی شیبہ و محمد بن فضیل و اسحاق بن ابراہیم سے حدیث ثقلین	۲۲۳	۲۸۸	۱۹ صفر کا چار شنبہ ابو مسعود الاصل میں ۲ صفر کا چار شنبہ ہونا جیسے ۱۵ صفر چار شنبہ کے مراعت سے ۹ ذی الحجہ کو چھٹنبہ ایسے ہی ۲۸ صفر چار شنبہ کے مراعت سے ۸ ذی الحجہ کو چھٹنبہ	۲۸۹
۲۲۴	حدیث ثقلین میں جل اللہ کا ذکر	۲۲۵	۱۹ صفر اور ۲۸ صفر اور ۹ ذی الحجہ اور ۸ ذی الحجہ میں نورانی لافصل پھر مسلم کا اپنے شیخ عبد بن حمید سے عرفہ بعد کو آئے تکمیل کی یاد آ کرنا	۲۸۹	۲۸۹
۲۲۵	مشکوٰۃ سے غدیر خم میں صرف حدیث ولایت	۲۲۶	۲۸۹	۲۸۹	۲۸۹
۲۲۶	عمار بن ابیہ سے صحابہ کے بعد اہمات سرین کا جناب امیر مکتبیت بن ابی شیبہ اور خطیب کے بندہ بارگاہیہ و عسری اہل بی ہونا	۲۲۷	۲۸۹	۲۸۹	۲۸۹
۲۲۷	۹ ذی الحجہ حجتہ الوداع میں سو بخدا کا خطبہ	۲۲۸	۲۸۹	۲۸۹	۲۸۹
۲۲۸	حضرت جابر سے یوم غدیر میں ناقصہ اور حدیث ثقلین	۲۲۹	۲۸۹	۲۸۹	۲۸۹
۲۲۹	ترمذی سے بندہ ابو سعید و ترمذی نے تم جہ الوداع میں حدیث ثقلین	۲۳۰	۲۸۹	۲۸۹	۲۸۹
۲۳۰	حدیث ثقلین میں جل اللہ سے قرآن مجید اور حضرت رسول اللہ ہونا	۲۳۱	۲۸۹	۲۸۹	۲۸۹
۲۳۱	سیرت شبلی سے ۱۲ ذی الحجہ میں رسول کا خطبہ	۲۳۲	۲۸۹	۲۸۹	۲۸۹
۲۳۲	حجتہ الوداع کے خطبہ میں لا یؤدی عنی الا انا و علی کا ذکر	۲۳۳	۲۸۹	۲۸۹	۲۸۹
۲۳۳	اور لا یقضی دینی الا انا و علی کی روایت	۲۳۴	۲۸۹	۲۸۹	۲۸۹
۲۳۴	محمد بن فضیل کے واسطہ عطیہ اور ابو سعید و ترمذی حدیث ثقلین	۲۳۵	۲۸۹	۲۸۹	۲۸۹
۲۳۵	اسحاق ابن ماہویہ سے حدیث ثقلین و حدیث غدیر	۲۳۶	۲۸۹	۲۸۹	۲۸۹
۲۳۶	مسجد خیف کا ذکر	۲۳۷	۲۸۹	۲۸۹	۲۸۹
۲۳۷	حدیث ثقلین کا عرفہ اور مسجد خیف و یوم غدیر دیو ثقات النبی ہونا	۲۳۸	۲۸۹	۲۸۹	۲۸۹
۲۳۸	ثقلین سے قرآن اور حضرت رسول اللہ و نور کا تاورد و عرض جدا ہونا	۲۳۹	۲۸۹	۲۸۹	۲۸۹
۲۳۹	ام سلمہ سے وفات کے دن کی حدیث ثقلین اور علی مع القرآن	۲۴۰	۲۸۹	۲۸۹	۲۸۹
۲۴۰	و القرآن مع علی ہر دو کا جدا ہونا	۲۴۱	۲۸۹	۲۸۹	۲۸۹
۲۴۱	ابن مقدہ سے حضرت جابر کی حدیث ثقلین و حدیث ولایت	۲۴۲	۲۸۹	۲۸۹	۲۸۹
۲۴۲	ابن مقدہ کی توفیق	۲۴۳	۲۸۹	۲۸۹	۲۸۹
۲۴۳	صحیح مسلم اور حدیث ثقلین آخر عمر کا ذکر	۲۴۴	۲۸۹	۲۸۹	۲۸۹
۲۴۴	بندہ ابن اسحاق حدیث ثقلین لفظ آخر عمر سے ذکر	۲۴۵	۲۸۹	۲۸۹	۲۸۹
۲۴۵	حدیث ثقلین کا زمرہ بن ثابت و زمرہ بن ارقم و ابو سعید و ترمذی کے ذکر	۲۴۶	۲۸۹	۲۸۹	۲۸۹
۲۴۶	اکاشی یوم کا ۸ ذی الحجہ آخر عمر سے صحیح ہونا	۲۴۷	۲۸۹	۲۸۹	۲۸۹
۲۴۷	۸۱ کو چھٹنے سے ۸۱ اور ۸۱ کو ۶۳ میں جمع کرنے سے ۸۱ ہونا	۲۴۸	۲۸۹	۲۸۹	۲۸۹
۲۴۸	خود زمرہ بن ارقم سے حدیث ولایت واقع غدیر خم کا اختفا	۲۴۹	۲۸۹	۲۸۹	۲۸۹
۲۴۹	جناب امیر کے بد و عاصی زمرہ بن ارقم کا ناسیا ہونا	۲۵۰	۲۸۹	۲۸۹	۲۸۹
۲۵۰	حدیث غدیر کے اختفا کے ایک صحابی کا مبروص ہونا	۲۵۱	۲۸۹	۲۸۹	۲۸۹
۲۵۱	حدیث ولایت سے حادث بن ثمان کا آسمانی پھرے پاکت	۲۵۲	۲۸۹	۲۸۹	۲۸۹
۲۵۲	حادث حکر ولایت کے واقعہ میں آئے سال سائے بعد اب کا نزول	۲۵۳	۲۸۹	۲۸۹	۲۸۹
۲۵۳	تذکرہ اسامہ انور ی سے ۱۲ ربیع الاول بوقت ضحیٰ کے وفات الہی	۲۵۴	۲۸۹	۲۸۹	۲۸۹
۲۵۴	سرخسہ کو دفن النبی یا بقولے شب چار شنبہ میں ذکر	۲۵۵	۲۸۹	۲۸۹	۲۸۹
۲۵۵	بروایت عروہ ضحیٰ کے وقت وفات کا ابطال	۲۵۶	۲۸۹	۲۸۹	۲۸۹

نمبر شمار	مضامین کتاب تہذیب	صفحہ	نمبر شمار	مضامین کتاب تہذیب	صفحہ
۲۳۳	۱۰۱۰ یوم عرفہ بعد کی روایت میں دو دو مہینہ یاد دین کا ہونا یوم عرفہ بعد کی لفظ روایت کا صحت صحیح لکنا روایت یوم عرفہ اور عید کا قطعاً دروغ و کذب ہونا تیس بن کر کا ایک روایت میں عرفہ بعد دوسری روایت میں جمع کا تیسری روایت میں عید بعد ۱۱ روایت سے آیہ تہذیب کا کج ذکر کے دن نازل ہونا ۱۰۱۱ یوم الحج الاکبر یوم النحر یعنی قربانی کا دن مراد ہونا ۱۰۱۲ ۱۰۱۳ ۱۰۱۴ ۱۰۱۵ ۱۰۱۶ ۱۰۱۷ ۱۰۱۸ ۱۰۱۹ ۱۰۲۰ ۱۰۲۱ ۱۰۲۲ ۱۰۲۳ ۱۰۲۴ ۱۰۲۵ ۱۰۲۶ ۱۰۲۷ ۱۰۲۸ ۱۰۲۹ ۱۰۳۰ ۱۰۳۱ ۱۰۳۲ ۱۰۳۳ ۱۰۳۴ ۱۰۳۵ ۱۰۳۶ ۱۰۳۷ ۱۰۳۸ ۱۰۳۹ ۱۰۴۰ ۱۰۴۱ ۱۰۴۲ ۱۰۴۳ ۱۰۴۴ ۱۰۴۵ ۱۰۴۶ ۱۰۴۷ ۱۰۴۸ ۱۰۴۹ ۱۰۵۰	۲۳۳	۲۳۴	۲۳۵	۲۳۶
۲۳۴	۱۰۱۱ یوم الحج الاکبر یوم النحر یعنی قربانی کا دن مراد ہونا ۱۰۱۲ ۱۰۱۳ ۱۰۱۴ ۱۰۱۵ ۱۰۱۶ ۱۰۱۷ ۱۰۱۸ ۱۰۱۹ ۱۰۲۰ ۱۰۲۱ ۱۰۲۲ ۱۰۲۳ ۱۰۲۴ ۱۰۲۵ ۱۰۲۶ ۱۰۲۷ ۱۰۲۸ ۱۰۲۹ ۱۰۳۰ ۱۰۳۱ ۱۰۳۲ ۱۰۳۳ ۱۰۳۴ ۱۰۳۵ ۱۰۳۶ ۱۰۳۷ ۱۰۳۸ ۱۰۳۹ ۱۰۴۰ ۱۰۴۱ ۱۰۴۲ ۱۰۴۳ ۱۰۴۴ ۱۰۴۵ ۱۰۴۶ ۱۰۴۷ ۱۰۴۸ ۱۰۴۹ ۱۰۵۰	۲۳۴	۲۳۵	۲۳۶	۲۳۷
۲۳۵	۱۰۱۲ ۱۰۱۳ ۱۰۱۴ ۱۰۱۵ ۱۰۱۶ ۱۰۱۷ ۱۰۱۸ ۱۰۱۹ ۱۰۲۰ ۱۰۲۱ ۱۰۲۲ ۱۰۲۳ ۱۰۲۴ ۱۰۲۵ ۱۰۲۶ ۱۰۲۷ ۱۰۲۸ ۱۰۲۹ ۱۰۳۰ ۱۰۳۱ ۱۰۳۲ ۱۰۳۳ ۱۰۳۴ ۱۰۳۵ ۱۰۳۶ ۱۰۳۷ ۱۰۳۸ ۱۰۳۹ ۱۰۴۰ ۱۰۴۱ ۱۰۴۲ ۱۰۴۳ ۱۰۴۴ ۱۰۴۵ ۱۰۴۶ ۱۰۴۷ ۱۰۴۸ ۱۰۴۹ ۱۰۵۰	۲۳۵	۲۳۶	۲۳۷	۲۳۸
۲۳۶	۱۰۱۳ ۱۰۱۴ ۱۰۱۵ ۱۰۱۶ ۱۰۱۷ ۱۰۱۸ ۱۰۱۹ ۱۰۲۰ ۱۰۲۱ ۱۰۲۲ ۱۰۲۳ ۱۰۲۴ ۱۰۲۵ ۱۰۲۶ ۱۰۲۷ ۱۰۲۸ ۱۰۲۹ ۱۰۳۰ ۱۰۳۱ ۱۰۳۲ ۱۰۳۳ ۱۰۳۴ ۱۰۳۵ ۱۰۳۶ ۱۰۳۷ ۱۰۳۸ ۱۰۳۹ ۱۰۴۰ ۱۰۴۱ ۱۰۴۲ ۱۰۴۳ ۱۰۴۴ ۱۰۴۵ ۱۰۴۶ ۱۰۴۷ ۱۰۴۸ ۱۰۴۹ ۱۰۵۰	۲۳۶	۲۳۷	۲۳۸	۲۳۹
۲۳۷	۱۰۱۴ ۱۰۱۵ ۱۰۱۶ ۱۰۱۷ ۱۰۱۸ ۱۰۱۹ ۱۰۲۰ ۱۰۲۱ ۱۰۲۲ ۱۰۲۳ ۱۰۲۴ ۱۰۲۵ ۱۰۲۶ ۱۰۲۷ ۱۰۲۸ ۱۰۲۹ ۱۰۳۰ ۱۰۳۱ ۱۰۳۲ ۱۰۳۳ ۱۰۳۴ ۱۰۳۵ ۱۰۳۶ ۱۰۳۷ ۱۰۳۸ ۱۰۳۹ ۱۰۴۰ ۱۰۴۱ ۱۰۴۲ ۱۰۴۳ ۱۰۴۴ ۱۰۴۵ ۱۰۴۶ ۱۰۴۷ ۱۰۴۸ ۱۰۴۹ ۱۰۵۰	۲۳۷	۲۳۸	۲۳۹	۲۴۰
۲۳۸	۱۰۱۵ ۱۰۱۶ ۱۰۱۷ ۱۰۱۸ ۱۰۱۹ ۱۰۲۰ ۱۰۲۱ ۱۰۲۲ ۱۰۲۳ ۱۰۲۴ ۱۰۲۵ ۱۰۲۶ ۱۰۲۷ ۱۰۲۸ ۱۰۲۹ ۱۰۳۰ ۱۰۳۱ ۱۰۳۲ ۱۰۳۳ ۱۰۳۴ ۱۰۳۵ ۱۰۳۶ ۱۰۳۷ ۱۰۳۸ ۱۰۳۹ ۱۰۴۰ ۱۰۴۱ ۱۰۴۲ ۱۰۴۳ ۱۰۴۴ ۱۰۴۵ ۱۰۴۶ ۱۰۴۷ ۱۰۴۸ ۱۰۴۹ ۱۰۵۰	۲۳۸	۲۳۹	۲۴۰	۲۴۱
۲۳۹	۱۰۱۶ ۱۰۱۷ ۱۰۱۸ ۱۰۱۹ ۱۰۲۰ ۱۰۲۱ ۱۰۲۲ ۱۰۲۳ ۱۰۲۴ ۱۰۲۵ ۱۰۲۶ ۱۰۲۷ ۱۰۲۸ ۱۰۲۹ ۱۰۳۰ ۱۰۳۱ ۱۰۳۲ ۱۰۳۳ ۱۰۳۴ ۱۰۳۵ ۱۰۳۶ ۱۰۳۷ ۱۰۳۸ ۱۰۳۹ ۱۰۴۰ ۱۰۴۱ ۱۰۴۲ ۱۰۴۳ ۱۰۴۴ ۱۰۴۵ ۱۰۴۶ ۱۰۴۷ ۱۰۴۸ ۱۰۴۹ ۱۰۵۰	۲۳۹	۲۴۰	۲۴۱	۲۴۲
۲۴۰	۱۰۱۷ ۱۰۱۸ ۱۰۱۹ ۱۰۲۰ ۱۰۲۱ ۱۰۲۲ ۱۰۲۳ ۱۰۲۴ ۱۰۲۵ ۱۰۲۶ ۱۰۲۷ ۱۰۲۸ ۱۰۲۹ ۱۰۳۰ ۱۰۳۱ ۱۰۳۲ ۱۰۳۳ ۱۰۳۴ ۱۰۳۵ ۱۰۳۶ ۱۰۳۷ ۱۰۳۸ ۱۰۳۹ ۱۰۴۰ ۱۰۴۱ ۱۰۴۲ ۱۰۴۳ ۱۰۴۴ ۱۰۴۵ ۱۰۴۶ ۱۰۴۷ ۱۰۴۸ ۱۰۴۹ ۱۰۵۰	۲۴۰	۲۴۱	۲۴۲	۲۴۳
۲۴۱	۱۰۱۸ ۱۰۱۹ ۱۰۲۰ ۱۰۲۱ ۱۰۲۲ ۱۰۲۳ ۱۰۲۴ ۱۰۲۵ ۱۰۲۶ ۱۰۲۷ ۱۰۲۸ ۱۰۲۹ ۱۰۳۰ ۱۰۳۱ ۱۰۳۲ ۱۰۳۳ ۱۰۳۴ ۱۰۳۵ ۱۰۳۶ ۱۰۳۷ ۱۰۳۸ ۱۰۳۹ ۱۰۴۰ ۱۰۴۱ ۱۰۴۲ ۱۰۴۳ ۱۰۴۴ ۱۰۴۵ ۱۰۴۶ ۱۰۴۷ ۱۰۴۸ ۱۰۴۹ ۱۰۵۰	۲۴۱	۲۴۲	۲۴۳	۲۴۴
۲۴۲	۱۰۱۹ ۱۰۲۰ ۱۰۲۱ ۱۰۲۲ ۱۰۲۳ ۱۰۲۴ ۱۰۲۵ ۱۰۲۶ ۱۰۲۷ ۱۰۲۸ ۱۰۲۹ ۱۰۳۰ ۱۰۳۱ ۱۰۳۲ ۱۰۳۳ ۱۰۳۴ ۱۰۳۵ ۱۰۳۶ ۱۰۳۷ ۱۰۳۸ ۱۰۳۹ ۱۰۴۰ ۱۰۴۱ ۱۰۴۲ ۱۰۴۳ ۱۰۴۴ ۱۰۴۵ ۱۰۴۶ ۱۰۴۷ ۱۰۴۸ ۱۰۴۹ ۱۰۵۰	۲۴۲	۲۴۳	۲۴۴	۲۴۵
۲۴۳	۱۰۲۰ ۱۰۲۱ ۱۰۲۲ ۱۰۲۳ ۱۰۲۴ ۱۰۲۵ ۱۰۲۶ ۱۰۲۷ ۱۰۲۸ ۱۰۲۹ ۱۰۳۰ ۱۰۳۱ ۱۰۳۲ ۱۰۳۳ ۱۰۳۴ ۱۰۳۵ ۱۰۳۶ ۱۰۳۷ ۱۰۳۸ ۱۰۳۹ ۱۰۴۰ ۱۰۴۱ ۱۰۴۲ ۱۰۴۳ ۱۰۴۴ ۱۰۴۵ ۱۰۴۶ ۱۰۴۷ ۱۰۴۸ ۱۰۴۹ ۱۰۵۰	۲۴۳	۲۴۴	۲۴۵	۲۴۶
۲۴۴	۱۰۲۱ ۱۰۲۲ ۱۰۲۳ ۱۰۲۴ ۱۰۲۵ ۱۰۲۶ ۱۰۲۷ ۱۰۲۸ ۱۰۲۹ ۱۰۳۰ ۱۰۳۱ ۱۰۳۲ ۱۰۳۳ ۱۰۳۴ ۱۰۳۵ ۱۰۳۶ ۱۰۳۷ ۱۰۳۸ ۱۰۳۹ ۱۰۴۰ ۱۰۴۱ ۱۰۴۲ ۱۰۴۳ ۱۰۴۴ ۱۰۴۵ ۱۰۴۶ ۱۰۴۷ ۱۰۴۸ ۱۰۴۹ ۱۰۵۰	۲۴۴	۲۴۵	۲۴۶	۲۴۷
۲۴۵	۱۰۲۲ ۱۰۲۳ ۱۰۲۴ ۱۰۲۵ ۱۰۲۶ ۱۰۲۷ ۱۰۲۸ ۱۰۲۹ ۱۰۳۰ ۱۰۳۱ ۱۰۳۲ ۱۰۳۳ ۱۰۳۴ ۱۰۳۵ ۱۰۳۶ ۱۰۳۷ ۱۰۳۸ ۱۰۳۹ ۱۰۴۰ ۱۰۴۱ ۱۰۴۲ ۱۰۴۳ ۱۰۴۴ ۱۰۴۵ ۱۰۴۶ ۱۰۴۷ ۱۰۴۸ ۱۰۴۹ ۱۰۵۰	۲۴۵	۲۴۶	۲۴۷	۲۴۸
۲۴۶	۱۰۲۳ ۱۰۲۴ ۱۰۲۵ ۱۰۲۶ ۱۰۲۷ ۱۰۲۸ ۱۰۲۹ ۱۰۳۰ ۱۰۳۱ ۱۰۳۲ ۱۰۳۳ ۱۰۳۴ ۱۰۳۵ ۱۰۳۶ ۱۰۳۷ ۱۰۳۸ ۱۰۳۹ ۱۰۴۰ ۱۰۴۱ ۱۰۴۲ ۱۰۴۳ ۱۰۴۴ ۱۰۴۵ ۱۰۴۶ ۱۰۴۷ ۱۰۴۸ ۱۰۴۹ ۱۰۵۰	۲۴۶	۲۴۷	۲۴۸	۲۴۹
۲۴۷	۱۰۲۴ ۱۰۲۵ ۱۰۲۶ ۱۰۲۷ ۱۰۲۸ ۱۰۲۹ ۱۰۳۰ ۱۰۳۱ ۱۰۳۲ ۱۰۳۳ ۱۰۳۴ ۱۰۳۵ ۱۰۳۶ ۱۰۳۷ ۱۰۳۸ ۱۰۳۹ ۱۰۴۰ ۱۰۴۱ ۱۰۴۲ ۱۰۴۳ ۱۰۴۴ ۱۰۴۵ ۱۰۴۶ ۱۰۴۷ ۱۰۴۸ ۱۰۴۹ ۱۰۵۰	۲۴۷	۲۴۸	۲۴۹	۲۵۰
۲۴۸	۱۰۲۵ ۱۰۲۶ ۱۰۲۷ ۱۰۲۸ ۱۰۲۹ ۱۰۳۰ ۱۰۳۱ ۱۰۳۲ ۱۰۳۳ ۱۰۳۴ ۱۰۳۵ ۱۰۳۶ ۱۰۳۷ ۱۰۳۸ ۱۰۳۹ ۱۰۴۰ ۱۰۴۱ ۱۰۴۲ ۱۰۴۳ ۱۰۴۴ ۱۰۴۵ ۱۰۴۶ ۱۰۴۷ ۱۰۴۸ ۱۰۴۹ ۱۰۵۰	۲۴۸	۲۴۹	۲۵۰	

صفحہ نمبر	مضامین کتاب تیس	صفحہ نمبر	مضامین کتاب تیس	صفحہ نمبر
۲۱۸	شیخ عبدالقادر کا ہر میت کی گیارہ تاریخ کر سو بخدا کا فاتح دینا	۲۱۸	شیخ عبدالقادر کا ہر میت کی گیارہ تاریخ کر سو بخدا کا فاتح دینا	۲۱۸
۲۱۹	ابو داؤد دطیاسی سے یوم غدیر میں جناب علی کے ساتھ من کھانہ بنی	۲۱۹	ابو داؤد دطیاسی سے یوم غدیر میں جناب علی کے ساتھ من کھانہ بنی	۲۱۹
۲۲۰	ابو داؤد دطیاسی کی تشریح	۲۲۰	ابو داؤد دطیاسی کی تشریح	۲۲۰
۲۲۱	ترمذی کا ابو طفیل کے واسطے ابو سعید یعنی خذیفہ یا ذبیہ سے صرف	۲۲۱	ترمذی کا ابو طفیل کے واسطے ابو سعید یعنی خذیفہ یا ذبیہ سے صرف	۲۲۱
۲۲۲	حدیث ولایت	۲۲۲	حدیث ولایت	۲۲۲
۲۲۳	اسی حدیث کا خطبہ کے بھائی عیون ابو عبد اللہ وغیرہ بن ارقم ہونا	۲۲۳	اسی حدیث کا خطبہ کے بھائی عیون ابو عبد اللہ وغیرہ بن ارقم ہونا	۲۲۳
۲۲۴	خذیفہ یا ذبیہ والی حدیث ولایت مع حدیث ثقیل صفحہ ۱۸۵ تا ۱۸۵ کا ذکر	۲۲۴	خذیفہ یا ذبیہ والی حدیث ولایت مع حدیث ثقیل صفحہ ۱۸۵ تا ۱۸۵ کا ذکر	۲۲۴
۲۲۵	طبرانی ترمذی کے ابو طفیل کے واسطے خذیفہ سے صرف حدیث ثقیل	۲۲۵	طبرانی ترمذی کے ابو طفیل کے واسطے خذیفہ سے صرف حدیث ثقیل	۲۲۵
۲۲۶	اسی حدیث ثقیل کے ساتھ با فاصلہ حدیث ولایت صفحہ ۱۹۴ اور ۱۹۵ کا ذکر	۲۲۶	اسی حدیث ثقیل کے ساتھ با فاصلہ حدیث ولایت صفحہ ۱۹۴ اور ۱۹۵ کا ذکر	۲۲۶
۲۲۷	نصر بن علی رضی کی تشریح اس ابو طفیل صحابی کا ترجمہ	۲۲۷	نصر بن علی رضی کی تشریح اس ابو طفیل صحابی کا ترجمہ	۲۲۷
۲۲۸	ترمذی کا ابن بن ارقم سے بغیر تاریخ و مقام کے صرف حدیث ولایت	۲۲۸	ترمذی کا ابن بن ارقم سے بغیر تاریخ و مقام کے صرف حدیث ولایت	۲۲۸
۲۲۹	زہری سے اسی حدیث ولایت ثقیل میں تاریخ و مقام	۲۲۹	زہری سے اسی حدیث ولایت ثقیل میں تاریخ و مقام	۲۲۹
۲۳۰	ابو غدیر رحمہ در میان مکہ و مدینہ ۱۸ ذی الحجہ کا خطبہ میں ذکر	۲۳۰	ابو غدیر رحمہ در میان مکہ و مدینہ ۱۸ ذی الحجہ کا خطبہ میں ذکر	۲۳۰
۲۳۱	حاشیہ صفحہ ۲۲ کی حدیث ثقیل کا ترجمہ	۲۳۱	حاشیہ صفحہ ۲۲ کی حدیث ثقیل کا ترجمہ	۲۳۱
۲۳۲	خطبہ غدیر میں حدیث ثقیل مع حدیث ولایت	۲۳۲	خطبہ غدیر میں حدیث ثقیل مع حدیث ولایت	۲۳۲
۲۳۳	جمال الدین محدث سے بسند ابو سعید خدری ۱۸ ذی الحجہ غنیمہ کو کشت و دہشت	۲۳۳	جمال الدین محدث سے بسند ابو سعید خدری ۱۸ ذی الحجہ غنیمہ کو کشت و دہشت	۲۳۳
۲۳۴	اور اکیال دین و امامت پر سو بخدا کا شکر	۲۳۴	اور اکیال دین و امامت پر سو بخدا کا شکر	۲۳۴
۲۳۵	۱۸ ذی الحجہ غنیمہ کا روشت الاحباب جمال الدین محدث کے ۲۶ صفحہ	۲۳۵	۱۸ ذی الحجہ غنیمہ کا روشت الاحباب جمال الدین محدث کے ۲۶ صفحہ	۲۳۵
۲۳۶	۲۶ صفحہ غنیمہ کی تفسیر	۲۳۶	۲۶ صفحہ غنیمہ کی تفسیر	۲۳۶
۲۳۷	۲۸ صفحہ پارشہ کر سو بخدا کا مرض الموت میں قیام ہونا	۲۳۷	۲۸ صفحہ پارشہ کر سو بخدا کا مرض الموت میں قیام ہونا	۲۳۷
۲۳۸	۲۹ صفحہ غنیمہ کو اسامہ کے ہمراہی میں البرکہ و کرم و کائنات کیا جانا	۲۳۸	۲۹ صفحہ غنیمہ کو اسامہ کے ہمراہی میں البرکہ و کرم و کائنات کیا جانا	۲۳۸
۲۳۹	اور اسامہ کو حضرت کے دست مبارک کا بنایا ہوا چھٹا پانا	۲۳۹	اور اسامہ کو حضرت کے دست مبارک کا بنایا ہوا چھٹا پانا	۲۳۹
۲۴۰	۱۸ ذی الحجہ غنیمہ سے سلسل ۲۹ صفحہ غنیمہ تفصیل دار ذکر	۲۴۰	۱۸ ذی الحجہ غنیمہ سے سلسل ۲۹ صفحہ غنیمہ تفصیل دار ذکر	۲۴۰
۲۴۱	۲۹ صفحہ غنیمہ سے یکم صفحہ غنیمہ بارہ صفحہ دوشنبہ کا ذکر	۲۴۱	۲۹ صفحہ غنیمہ سے یکم صفحہ غنیمہ بارہ صفحہ دوشنبہ کا ذکر	۲۴۱
۲۴۲	پھر یکم صبح الاول غنیمہ بارہ صبح الاول دوشنبہ کا ذکر	۲۴۲	پھر یکم صبح الاول غنیمہ بارہ صبح الاول دوشنبہ کا ذکر	۲۴۲
۲۴۳	جمہور اباب سیر و حفاظ حدیث کا ۲۹ صفحہ غنیمہ قائم رکھتے ہوئے	۲۴۳	جمہور اباب سیر و حفاظ حدیث کا ۲۹ صفحہ غنیمہ قائم رکھتے ہوئے	۲۴۳
۲۴۴	۱۱ صبح الاول دوشنبہ کا ذکر	۲۴۴	۱۱ صبح الاول دوشنبہ کا ذکر	۲۴۴
۲۴۵	کل سورہ مائدہ کے ساتھ آیہ اثنا عشر نقیبا کا ۱۸ ذی الحجہ غنیمہ میں	۲۴۵	کل سورہ مائدہ کے ساتھ آیہ اثنا عشر نقیبا کا ۱۸ ذی الحجہ غنیمہ میں	۲۴۵
۲۴۶	۱۸ ذی الحجہ کو ریشہ خلیفہ موسیٰ اور علی خلیفہ احمد صلعم میں تطہیر	۲۴۶	۱۸ ذی الحجہ کو ریشہ خلیفہ موسیٰ اور علی خلیفہ احمد صلعم میں تطہیر	۲۴۶
۲۴۷	جناب موسیٰ و احمد کا اپنے اپنے آخر عمر میں امت سے عہد پیمان	۲۴۷	جناب موسیٰ و احمد کا اپنے اپنے آخر عمر میں امت سے عہد پیمان	۲۴۷
۲۴۸	جناب موسیٰ اور حضرت سو بخدا میں بارہ مردار ہونے کی تطہیر	۲۴۸	جناب موسیٰ اور حضرت سو بخدا میں بارہ مردار ہونے کی تطہیر	۲۴۸
۲۴۹	موسیٰ کا ریشہ کو موسیٰ کا شعون کو سلیمان کا آصف کو ۱۸ ذی الحجہ	۲۴۹	موسیٰ کا ریشہ کو موسیٰ کا شعون کو سلیمان کا آصف کو ۱۸ ذی الحجہ	۲۴۹
۲۵۰	میں خلیفہ کرنا	۲۵۰	میں خلیفہ کرنا	۲۵۰
۲۵۱	خرابی امت موسیٰ کے شل خرابی امت احمد میں ہونا	۲۵۱	خرابی امت موسیٰ کے شل خرابی امت احمد میں ہونا	۲۵۱
۲۵۲	امت موسیٰ کی خرابی پیغمبر کی مخالفت اس امت کی خرابی	۲۵۲	امت موسیٰ کی خرابی پیغمبر کی مخالفت اس امت کی خرابی	۲۵۲
۲۵۳	خلیفہ پر خروج	۲۵۳	خلیفہ پر خروج	۲۵۳
۲۵۴	شاہ عبدالقادر و قاضی شہرکانی سے سورہ مائدہ کا آخر عمر میں نازل	۲۵۴	شاہ عبدالقادر و قاضی شہرکانی سے سورہ مائدہ کا آخر عمر میں نازل	۲۵۴
۲۵۵	ہونے کی تطہیر	۲۵۵	ہونے کی تطہیر	۲۵۵
۲۵۶	تفسیر فتح ایبیاں صدیق من سے آیہ تبلیغ کا یوم غدیر رحمہ ماہین	۲۵۶	تفسیر فتح ایبیاں صدیق من سے آیہ تبلیغ کا یوم غدیر رحمہ ماہین	۲۵۶
۲۵۷	مکہ و مدینہ کے نزول	۲۵۷	مکہ و مدینہ کے نزول	۲۵۷
۲۵۸	اور سورہ مائدہ کا حجۃ الوداع میں در بیان مکہ و مدینہ یعنی	۲۵۸	اور سورہ مائدہ کا حجۃ الوداع میں در بیان مکہ و مدینہ یعنی	۲۵۸
۲۵۹	یوم غدیر رحمہ نزول	۲۵۹	یوم غدیر رحمہ نزول	۲۵۹
۲۶۰	۱۸ ذی الحجہ سے سو بخدا کا ۱۸ دن زندہ رہنے کی مطابقت	۲۶۰	۱۸ ذی الحجہ سے سو بخدا کا ۱۸ دن زندہ رہنے کی مطابقت	۲۶۰
۲۶۱	آیہ اثنا عشر نقیبا کے مطابق بارہ عدد مردار ہونے کی روایت	۲۶۱	آیہ اثنا عشر نقیبا کے مطابق بارہ عدد مردار ہونے کی روایت	۲۶۱
۲۶۲	بارہ خلفا کی بشارت تدریج اس میں کے اولاد میں ہونے کی حقیقت	۲۶۲	بارہ خلفا کی بشارت تدریج اس میں کے اولاد میں ہونے کی حقیقت	۲۶۲
۲۶۳	جابر بن عمرو اندلسی بن حبیب بارہ خلفا قریش بنی ہاشم سے ذکر	۲۶۳	جابر بن عمرو اندلسی بن حبیب بارہ خلفا قریش بنی ہاشم سے ذکر	۲۶۳
۲۶۴	اولاد اسماعیل علیہ السلام کے شناخت کی حدیث اصطفیٰ	۲۶۴	اولاد اسماعیل علیہ السلام کے شناخت کی حدیث اصطفیٰ	۲۶۴
۲۶۵	ترمذی کا بخاری کے سند سے حدیث اصطفیٰ	۲۶۵	ترمذی کا بخاری کے سند سے حدیث اصطفیٰ	۲۶۵
۲۶۶	بندہ ذلیل صحابی اسماعیل کے اولاد سے ہاشم اور بنی ہاشم کا مصطفیٰ ہونا	۲۶۶	بندہ ذلیل صحابی اسماعیل کے اولاد سے ہاشم اور بنی ہاشم کا مصطفیٰ ہونا	۲۶۶
۲۶۷	و عار ابراہیم سے اولاد اسماعیل کا بیت پرست ہونا	۲۶۷	و عار ابراہیم سے اولاد اسماعیل کا بیت پرست ہونا	۲۶۷
۲۶۸	سفیان ابن عیینہ سے اولاد اسماعیل کا بیت پرست ہونا	۲۶۸	سفیان ابن عیینہ سے اولاد اسماعیل کا بیت پرست ہونا	۲۶۸
۲۶۹	محمد و آل محمد کے آیا و اجداد کا ابراہیم تک بیت پرست ہونا	۲۶۹	محمد و آل محمد کے آیا و اجداد کا ابراہیم تک بیت پرست ہونا	۲۶۹
۲۷۰	خلق من الماء لبشر آ سے سو بخدا اور علی فاطمہ کے خلقت کا مراد ہونا	۲۷۰	خلق من الماء لبشر آ سے سو بخدا اور علی فاطمہ کے خلقت کا مراد ہونا	۲۷۰
۲۷۱	ترمذی کا ابو احمد زہری کے واسطے حدیث آیہ تطہیر	۲۷۱	ترمذی کا ابو احمد زہری کے واسطے حدیث آیہ تطہیر	۲۷۱
۲۷۲	شہر ابن حبیب کے عظیم علم سے علی فاطمہ و حسن پر آیہ تطہیر کا ذکر	۲۷۲	شہر ابن حبیب کے عظیم علم سے علی فاطمہ و حسن پر آیہ تطہیر کا ذکر	۲۷۲
۲۷۳	بندہ ابوسید خدری سو بخدا اور علی رضی کا نور واحد سے خلقت ہونا	۲۷۳	بندہ ابوسید خدری سو بخدا اور علی رضی کا نور واحد سے خلقت ہونا	۲۷۳
۲۷۴	عبدالصاحب سے نور واحد کے دو حصہ ہونا	۲۷۴	عبدالصاحب سے نور واحد کے دو حصہ ہونا	۲۷۴
۲۷۵	احمد مصطفیٰ امین نبوت اور علی مرتضیٰ امین خلافت ہونا	۲۷۵	احمد مصطفیٰ امین نبوت اور علی مرتضیٰ امین خلافت ہونا	۲۷۵
۲۷۶	بخاری کا اپنے صیغہ میں رسول کا علی سے علی کا سو بخدا سے ہونے کی روایت	۲۷۶	بخاری کا اپنے صیغہ میں رسول کا علی سے علی کا سو بخدا سے ہونے کی روایت	۲۷۶
۲۷۷	ترمذی سے علیہما علی و انا من علی اور علی کا ولی علی و من بعد علی	۲۷۷	ترمذی سے علیہما علی و انا من علی اور علی کا ولی علی و من بعد علی	۲۷۷
۲۷۸	بریدہ صحابی سے حدیث طینت و اصطفیٰ آل ابراہیم سے سو بخدا	۲۷۸	بریدہ صحابی سے حدیث طینت و اصطفیٰ آل ابراہیم سے سو بخدا	۲۷۸
۲۷۹	و علی کا ذکر	۲۷۹	و علی کا ذکر	۲۷۹
۲۸۰	صحیح ترمذی و بخاری سے حدیث صلوة محمد و آل محمد کی روایت	۲۸۰	صحیح ترمذی و بخاری سے حدیث صلوة محمد و آل محمد کی روایت	۲۸۰
۲۸۱	حضرت ابراہیم و ذریت ابراہیم کے امامت کی آیت	۲۸۱	حضرت ابراہیم و ذریت ابراہیم کے امامت کی آیت	۲۸۱
۲۸۲	موضع القرآن سے اسماعیل کی اولاد صالحین کو امامت کا ملنا	۲۸۲	موضع القرآن سے اسماعیل کی اولاد صالحین کو امامت کا ملنا	۲۸۲
۲۸۳	اولاد صالحین حضرت اسماعیل سے محمد و آل محمد علیہم السلام مراد ہونا	۲۸۳	اولاد صالحین حضرت اسماعیل سے محمد و آل محمد علیہم السلام مراد ہونا	۲۸۳
۲۸۴	جابر بن عبد اللہ سے سند صحیح حدیث سے محمد و آل محمد کا ذکر	۲۸۴	جابر بن عبد اللہ سے سند صحیح حدیث سے محمد و آل محمد کا ذکر	۲۸۴
۲۸۵	علی کا سید الادھیاء فاطمہ کا صدیقہ المکرمہ حسنین کا شباب پختہ	۲۸۵	علی کا سید الادھیاء فاطمہ کا صدیقہ المکرمہ حسنین کا شباب پختہ	۲۸۵
۲۸۶	اور کل آلہ علیہم السلام کا حجۃ الوداع باب العلم وغیرہ ہونے کا ذکر	۲۸۶	اور کل آلہ علیہم السلام کا حجۃ الوداع باب العلم وغیرہ ہونے کا ذکر	۲۸۶
۲۸۷	بندہ ابن عباس علی حسنین اور اولاد امام حسین کا صلوة معصوم ہونا	۲۸۷	بندہ ابن عباس علی حسنین اور اولاد امام حسین کا صلوة معصوم ہونا	۲۸۷
۲۸۸	یشع کا جناب موسیٰ پر علی کا حضرت پیغمبر کی رسالت پر سبقت کرنا	۲۸۸	یشع کا جناب موسیٰ پر علی کا حضرت پیغمبر کی رسالت پر سبقت کرنا	۲۸۸
۲۸۹	یشع کا امت موسیٰ میں اعلم ہونے سے وصی و خلیفہ ہونا	۲۸۹	یشع کا امت موسیٰ میں اعلم ہونے سے وصی و خلیفہ ہونا	۲۸۹

نمبر شمار	مضامین کتاب تکمیل	صفحہ	نمبر شمار	مضامین کتاب تکمیل	صفحہ
-	علی کا دسی دروازہ و مدہ پیغمبر اور قریش پیغمبر کا بدرا کرنے والا ہونا	-	۲۶۲	ایضاح خبریں باقی ذیقعدہ یعنی ۲۵ ذیقعدہ کو سفر حج کی روایت	۲۶۱
-	ابن مسعود سے کل نبی کے دھن کو غسل میت دینا	-	-	یعنی ابن مسعود کا بواسطہ قرۃ حضرت عائشہ سے ۲۵ ذیقعدہ کو سفر حج	-
-	اور حیدر جوں کو علی کا غسل میت دینا	-	-	بروایت اسحاق بن ابراہیم حضرت انس سے بیسک حج کا وقت نظر ہونا۔	-
۲۶۹	اور علی کا بعد رسول غسل پوشش وہی مری ۳۳ سال زندہ رہا	۲۶۸	-	ابن جریر کا جابر بن ابی روائت سے ۳ ذیحجہ صبح داخلہ مکہ منعمہ	-
-	نیر صفیر اندوہ موسیٰ کا پوشش وہی مری پر خروج	-	-	عبداللہ بن ابی روائت کی قدر	-
-	شکر صفیر اور لشکر پوشش میں قتل قتال صفیر کا اسیر ہونا	-	-	اسحق بن ابراہیم کا عبداللہ بن ابی روائت کے واسطے قیس سے عمر کی روایت	-
-	اسی واقعہ صفیر میں آیہ و قرون فی بیوتکم ولا تبرؤن الا یہ کا ذکر	-	۲۶۳	آیہ تکمیل کا لیلۃ الجمعہ میں نازل ہونے کا ذکر	۲۶۲
-	رسول خدا کا عائشہ وغیرہ سے آیہ و قرون فی بیوتکم الا یہ سے وصیت	-	-	روایت مذکورہ صحیح مسلم میں لفظ لیلۃ صبح سے ذکر	-
-	صفیر اندوہ موسیٰ کا درو سانفتوں کے بہکانے سے پوشش پر خروج	-	-	عبداللہ بن ابی روائت کی قدر	-
-	عائشہ کا درو سانفتوں کے اغوا سے علی پر خروج	۲۶۵	-	اسحق بن ابی روائت سے سورۃ مائدہ آیہ تکمیل پر روزہ و شعبہ نزول	-
-	روضۃ الاحباب کی توثیق	-	-	اسحق کا درجہ بن انس سے سورۃ مائدہ کا حجتہ الوداع میں نزول	-
-	عائشہ اور ام سلمہ میں در باب خروج مکالمہ	۲۶۶	-	آیہ جلیج تکمیل کا امام محمد باقر سے یوم غدیر میں نزول کا ذکر	-
۲۶۸	ام سلمہ کا حدیث علی خلیفہ علی علیہ السلام فی حیاتی و قیامتی اور عائشہ سے تصدیق	۲۶۷	۲۶۴	بروایت ابن مشعل بنہ ابو طفیل قریب بن ابراہیم تصدیق روایت	۲۶۳
-	اور حدیث پیغمبر سے عائشہ پر حجتہ الاب کے کتون کا ثور	-	-	صدقہ کی حدیث سے خطبہ غدیر میں علی کے بیٹے حسن اولیٰ	-
۲۶۹	رسول خدا کا خاص کر عائشہ سے علی پر خروج کرنے کا ذکر	۲۶۸	-	واللہ و یحییٰ	-
-	ام سلمہ کا طلحہ و ذبیر کے فریب سے بچنے کی عائشہ سے نصیحت	-	۲۶۵	اور حبشی بن جنادہ سے لا یثودی عنی الا انا و علی کا فرمان	۲۶۴
-	عائشہ و طلحہ و ذبیر کا بصرہ کی جانب سفر	-	-	امام شافعی اور خصائص شافعی کی توثیق	-
-	علی کا خروج عائشہ کی خبر پا کر کل بار ہزار اہل مدینہ سے سفر	-	-	نمبر (۱۵) ابن جریر طبری	-
-	علی کے چار ہزار لشکر میں آٹھ سو انصار چار سو بیعت رضوان والے صحابہ کا ہونا	-	۲۶۵	ابن جریر کا محمد بن حبیب کے واسطہ ابن اسحق سے حضرت عائشہ کی روایت پانچ شہدوں باقی ذیقعدہ یعنی ۲۵ ذیقعدہ کو سفر	-
-	محدثہ الحبش عبداللہ بن عباس کا ہونا	-	-	قریٰ حنینہ کا محرم ۱۰ صفر ۲۹ کل بارہ حبشیہ	-
-	حنینہ پر امام حسن مبرہ پر امام حسین	-	۲۶۶	۳۵ دن ہونا ۳۵ دنوں کے سال کو بیعت ۳۵ دنوں کے سال کو کیسہ ہونا	-
-	سواروں پر علمین یا سر پادوں پر محمد بن ابی بکر کا ذکر	-	-	صنی حنفی اور شبلی ثمالی اور صاحب تصنیف غفرانی کا چار شہدوں کا ہونا	۲۶۶
-	حضرت علی کے اختیار میں ازواج پیغمبر کی طلاق کا ذکر	-	-	باقی ذیقعدہ کا سفر حج	-
-	پوشش اور علی میں بارہ دھڑلہ باتوں میں تشبیہ	۲۶۹	-	چار شہدوں باقی ذیقعدہ سے ۲۶ ذیقعدہ کا سفر حج	-
-	خواجہ لہرہ جامی سے علی رضی کا دروازہ و شمس	-	-	۲۶ ذیقعدہ سے ۲۷ ذیحجہ عید جمعہ ۱۸ ذیحجہ کینٹ کا ذکر	-
-	جناب پوشش اور علی رضی کا ایک ہی شب میں واقعہ قتل کا ذکر	۲۷۰	-	سارنج ابن کثیر سے ۱۸ ذیحجہ یوم غدیر کو کینٹ	-
-	حضرت عیسیٰ کا آسمان پر جانا اسی شب قتل میں قرآن کا نزول	-	-	۱۸ ذیحجہ صبح کو کمر سے روائی اور باخوبی دن ۱۸ ذیحجہ کو غدیر پر	-
-	سرخ میں علی کے داہنے طرف جبریل اور بائیں جانب میکائیل کا ذکر	-	-	کہ سے غدیر خم ۸ میل تین سڑکوں کا ذکر	-
-	نمبر (۱۶) صاحب سنن خصائص شافعی	-	-	حضرت غدیر خم سے ذوالحجۃ سات سڑکوں کا ذکر	-
۲۶۲	امام محمد باقر اور حضرت جابر کے ملاقات کا ذکر	-	-	کہ سے مدینہ کا سفر گیارہ دنوں میں طے ہونا اور بعض منازل کا	-
-	دوسری ملاقات میں حضرت جابر سے واقعہ حجتہ الوداع کا ذکر	-	-	سمت ہونا	-
-	یعنی بن مسعود کا بواسطہ امام محمد باقر حضرت جابر سے حجتہ الوداع کی	-	-	-	-

صفحہ	مضامین کتاب تکمیل	صفحہ	مضامین کتاب تکمیل
۲۷۹	ابن کثیر کا فریقہ اعظم، سفر تین مہینہ کامل سے کم مہینہ اول و ثانیہ ۱۲ ربیع الاول و ثانیہ کے ذکر ابن اسحق سے غلطی تک ۲۹ صفر و کم صفر و ثانیہ و غیرہ شنبہ کا ذکر ۹ ذیحجہ عرفہ شنبہ سے ۱۲ ربیع الاول تک ۱۸ دن ہونے کا ذکر ۹ ذیحجہ عرفہ سے ۱۲ ربیع الاول تک ۹۳ دنوں کا ذکر کثیر الوقوع سے ۱۴ ربیع الاول و ثانیہ میں ۹۲ دنوں کا ذکر سہیل کا باجماع ۱۳ و ۱۴ ربیع الاول و ثانیہ و شنبہ لانا و میاطی کی توثیق سہیل کا بارہ ربیع الاول و ثانیہ سے انکار سہیل کے ۲۹ صفر و ثانیہ سے کم صفر و ثانیہ کم مہینہ اول و ثانیہ ۱۲ ربیع الاول و ثانیہ کا نام نہ کرنا ۱۴ ربیع الاول و ثانیہ سے ۹ ذیحجہ و ثانیہ عرفہ شنبہ ہونا ابن کثیر کے تین مہینہ کامل سے ۱۲ ربیع الاول کو ۹۳ دن سہیل کے کثیر الوقوع سے ۱۴ ربیع الاول کو ۹۳ دن ابن کثیر اور سہیل سے ۱۸ ذیحجہ و ثانیہ ہونا سہیل کا ۲۵ صفر و ثانیہ ۱۲ ربیع الاول و ثانیہ کثیر الوقوع بسیطہ اور ۲۵ صفر و ثانیہ ۱۳ ربیع الاول و ثانیہ ممکن الوقوع کیسے بسیطہ اور کیسے ہر دو سے ۱۸ ذیحجہ و ثانیہ ہونا ابن عباس سے روایت کو آئیہ تکمیل کی مدایت ابن جریر طبری کا ابن اسیدہ کے واسطہ ابن عباس آئیہ تکمیل کا ذکر ابن جریر کا مثنیٰ و اسحاق و ابن اسیدہ کے واسطہ ابن عباس سے سورہ مائدہ آئیہ تکمیل کا ہر دو و ثانیہ نزول اس کامل مدایت سے سورہ مائدہ کے بعد آئیہ تکمیل کا ایک ہی نزول ابن جریر کا محمد بن المثنیٰ سے روایت کرنے کا ذکر ابن جریر کے ترجمہ تہذیب الاسماء و انساب سے ابن المثنیٰ کا ثبوت ترجمہ محمد بن حرب سے اسحاق بن زہریہ کا روایت کرنا ابن اسیدہ و خالد بن ابی عمران و پیش کی توثیق اسی روایت ابن عباس سے ۱۸ ذیحجہ و ثانیہ کی مراجعت پر ۲۵ ذیقعدہ شنبہ اسحاق کا اس حدیث میں و ثانیہ و صفر ۲۵ و ۲۴ میں و ثانیہ لانا اسحاق بن اسحاق سے عرفہ کا جمعہ یا پنجشنبہ باطل ہونا ابن عباس سے آئیہ تکمیل کے بعد کا شہان دن و ثانیہ پنجشنبہ کا اکا شہان دن و ثانیہ یا شہان دن و ثانیہ کا ذکر ۱۸ ذیحجہ کو پنجشنبہ سے ۱۱ ربیع الاول و ثانیہ ۱۲ ربیع الاول و ثانیہ ابن اسحاق سے اخیر و صفر کی روایت ترجمی کا بخاری کے واسطہ ابن اسحاق سے اپنے صحیح میں روایت	۲۸۰	۱۸ ذیحجہ یوم غدیر میں سورہہ اکا شہانہ ۲۸۱ اور ابن جریر طبری کا وقتہ غدیر و جلد و دن میں جمع کرنا ابن عباس اور عائشہ سے پانچ شہون باقی یعنی ۲۵ ذیقعدہ کو سفر حج عرفہ جمعہ سے ۲۵ ذیقعدہ کو جمعہ واقع ہونے کا ذکر انس کی روایت سے ۲۵ ذیقعدہ کو جمعہ ہونے کی حقیقت ۲۵ ذیقعدہ شنبہ سے چار شہون باقی ۲۹ ذیقعدہ سے کم ذیحجہ و ثانیہ حضرت جابر سے پانچ یا چار باقی ذیقعدہ کی فرضی تاویل آٹھ راتوں میں سفر مکہ کا طے ہونا ۲۵ ذیقعدہ سے ایک شب ذوالحلیفہ کے بعد کامل ذیقعدہ آٹھ شہون ہونا ۲۵ ذیقعدہ ہر دیت ۲۹ ایک شب ذوالحلیفہ کے بعد سات شہون ہونا ۲۶ ذیقعدہ ہر دیت ۳۰ ایک شب ذوالحلیفہ کے بعد سات شہون ہونا سات شہون سے ۱۰ منزوں کا طے ناممکن ہونا آٹھ راتوں کا ۲۵ ذیقعدہ کامل سے صحیح ۲۶ ذیقعدہ غلط ہونا نیز آٹھ راتوں کا ۲۵ ذیقعدہ سے ہر دیت ۲۹ غلط ہونا حضرت جابر سے پانچ شہون باقی ذیقعدہ کا صحیح چار کا اضافہ غلط ہونا و ایسی عجمۃ الواقع میں جمع سے سفر و تین منزلیں غدیر تک پانچ دن میں طے ہونا غیر ختم سے ذوالحلیفہ تک سات منزوں کا باقی رہنا ۱۰ منزوں کا آٹھ دن میں بھی طے ناممکن ہونا صحیح مسلم و نسائی و ابن جریر سے ۹ ذیحجہ و ثانیہ سے کم ذیحجہ و ثانیہ ۲۹ ذیقعدہ شنبہ سے ۲۵ ذیقعدہ جمعہ ہونا ذیقعدہ ناقص یعنی ۲۹ دن کا غلط ہونا ۲۵ ذیقعدہ کامل یعنی پانچ شہون سے عرفہ جمعہ کا باطل ہونا بیک لاکھ صحابہ کو ۲۹ ذیقعدہ کا چاند نظر آنا ۱۱ ذیقعدہ گننام سے ۲۹ ذیقعدہ چار شنبہ کی روایت و لم یکن مہینہ کے ۳۰ ذیقعدہ پنجشنبہ کی روایت آخر کا ابن کثیر کا ۳۰ ذیقعدہ پنجشنبہ سے کم ذیحجہ جمعہ لانا سہیل کا بارہ ربیع الاول و ثانیہ میں اشکال کا ذکر ابن کثیر کا سہیل کے جواب میں کامل ذیقعدہ سے کم ذیحجہ جمعہ ۹ ذیحجہ عرفہ شنبہ ۱۸ ذیحجہ و ثانیہ لانا

[illegible]

صفحہ	مضامین کتاب تکمیل	نمبر	صفحہ	مضامین کتاب تکمیل	نمبر
	حسن السیرۃ سے مولیٰ کے معنی اور نبی حضرت	۱۹۳	تفسیر طبری سے لحد امام محمد باقر اور ہادی بن مہدی کی	۱۹۳	
	حسن السیرۃ کی توثیق	۱۹۴	تہذیب کا قیام امیر کی ولایت کے بعد خرمین نزل	۱۹۴	
۳۰۳	اور حضرت علی کا شریعت کے اصولی کا دلی ہونا	۱۹۵	مودۃ القرانی سے حدیث خدیجہ و آئیہ تبلیغ کا سند بزرگ کی ذکر	۱۹۵	
۳۰۴	حاکم سے ابو فضیل و زہبی بن ارقم کی حدیث تعلیق و ولایت	۱۹۶	خود لکھے قول سے حدیث ولایت سے علی کا نصب حضرت جبریل کا ذکر	۱۹۶	
۳۰۵	اور حاکم سے ابو فضیل و زہبی بن ارقم کی حدیث خدیجہ و زہبی بن ارقم کی حدیث	۱۹۷	خدیجہ بن جعدہ انسان موجودگی اور عمر سے رسول خدا علی کے بے	۱۹۷	
۳۰۶	دلی لفظ میں امرین سے ذکر	۱۹۸	آوردہ ہونا اور اسی تاکید کے لیے جناب جبریل کا آنا	۱۹۸	
۳۰۷	پانچ قواعد حدیث خدیجہ کا ذکر	۱۹۹	ابن کثیر کا ابن مردودہ کے طریقہ اور ہادی بن عبدی ابوسعید خدری کی تفسیر	۱۹۹	
۳۰۸	عب الرزاق و دیگر کے واسطہ ہادی بن عازب سے حدیث خدیجہ	۲۰۰	کا بوم خدیجہ میں علی کی طاعت پر نزول	۲۰۰	
۳۰۹	عب الرزاق اور دیگر کی توثیق	۲۰۱	ابن کثیر کا ابن مردودہ کی روایت سے کورہ نا تصدیق کرنا	۲۰۱	
۳۱۰	حدیث خدیجہ کو زمین میں کثرت مولانا فان علیہ فیہ ہونا	۲۰۲	ابن کثیر کا آئیہ تکمیل پر رسول خدا کا شکر و نکرانہ کرنا	۲۰۲	
۳۱۱	اور عمر کا حضرت امیر کو لفظ الیوم و لی کل موہن سے تفسیر	۲۰۳	ابن کثیر سے ابن مردودہ کی توثیق	۲۰۳	
۳۱۲	اسی لفظ دلی سے ابوبکر اور عمر کا خلیفہ رسول بنانا	۲۰۴	نورانی سے ابن مردودہ کا مستخرج علی الخاری غیر ہونے کی توثیق	۲۰۴	
۳۱۳	حضرت عباس اور علی کا طلب میراث میں عمر کے پاس جانا	۲۰۵	غزہ حبشہ کی روایت کا ایک روایت خاص سے ابطال	۲۰۵	
۳۱۴	باقرار عمر حضرت عباس اور علی کا عمر و ابوبکر کو کاتب آئمہ ظاہر	۲۰۶	مناقب ابوالموثیہ خوارزمی سے بطریق ابوالہادی بن عبدی	۲۰۶	
۳۱۵	فائزین کہنا	۲۰۷	ابوسعید خدری آئیہ تکمیل کا بوم خدیجہ بن جعدہ میں نزول اور	۲۰۷	
۳۱۶	عمر کی روایت غزہ حبشہ کو آئیہ تکمیل کا نزول درمیان ہونا	۲۰۸	رسول خدا کا شکر	۲۰۸	
۳۱۷	بیر عمر سے وفات جبریل کے درمیان دن فاطمہ و علی کا طلب میراث	۲۰۹	ابوالموثر خوارزمی اور ان کے مناقب کی توثیق	۲۰۹	
۳۱۸	انسان جانے کو کذاب و دروغ ہونا	۲۱۰	نیز آئیہ تکمیل کے نزول پر حسان بن ثابت صحابی کی نظم	۲۱۰	
۳۱۹	روایت سلم عباس اور علی کا عمر و ابوبکر و عمر میں طلب میراث جانا	۲۱۱	نظم نہ کورہ میں علی کی ولایت اور ولایت ابوبکر کے مہرے کا ذکر	۲۱۱	
۳۲۰	اور ہر دو محمد بن عمرو پر ہونا	۲۱۲	ابو ہریرہ کی روایت کا ابن مردودہ کے بعد خطیب ہادی سے ضعف ۱۱ کا ذکر	۲۱۲	
۳۲۱	حضرت علی کا ابوبکر صدیق کی حدیث کو باطل کرنا	۲۱۳	شکرہ خواجہ الامام سید ابی جوزی سے ۱۱ ابوبکر میں ایک لاکھ میں خبر	۲۱۳	
۳۲۲	نیز عمر بن عبدالعزیز کا مذکور سادات کو ابوبکر صدیق کی	۲۱۴	صحابہ کا جمع اس بوم خدیجہ میں تبلیغ رسالت کیلئے تمام نظام	۲۱۴	
۳۲۳	روایت کو باطل کرنا	۲۱۵	کا مخصوص ہونا	۲۱۵	
۳۲۴	فاطمہ کا اپنی میراث ابوبکر سے طلب کرنا اور صدیقہ کی بدعت	۲۱۶	بیش سال کی تبلیغ میں بوم خدیجہ کا نظام علی بن ابی طالب پر کیا جانا	۲۱۶	
۳۲۵	سے غصبناک ہونا	۲۱۷	مذکورہ خواجہ الامام سید ابی جوزی کی توثیق	۲۱۷	
۳۲۶	حدیث کی تائید قرآن سے صحیح و نہ دروغ ہونا	۲۱۸	ابوبکر بن جعدہ اور زہبی بن ارقم و صحابہ خدیجہ کی حدیث کا ذکر	۲۱۸	
۳۲۷	رسول کا بوم خدیجہ علی کے بیٹے ہذا و لقی و المودعی عقی قومانہ	۲۱۹	اور شدت گرا کا ذکر	۲۱۹	
۳۲۸	حقہ الوداع میں رسول کا لایق دی عقی الا انا و علی اشراف ہونا	۲۲۰	سابقہ میں کے نصف عمر کے لئے رسول خدا کا مبعوث ہونا	۲۲۰	
۳۲۹	علی بن جعدہ کی حدیث لایق دی عقی الا انا و علی سے لفظ	۲۲۱	حدیث تعلیق سے کتاب اللہ اور علی بن ابیطالب کا خدیجہ میں ذکر	۲۲۱	
۳۳۰	حقہ الوداع کو ترقی اور نسائی کا سا لفظ و طعن کرنا	۲۲۲	ترمذی کے حوالہ میں ابوعبیدہ بن زہبی بن ارقم کے سند کی حدیث کا ذکر	۲۲۲	
۳۳۱	نسائی کا تبلیغ سورۃ براءہ میں لایق دی عقی الا انا و علی	۲۲۳	ابن جریر کی سند سے یحییٰ بن عبد اللہ و زہبی بن ارقم کی حدیث خدیجہ	۲۲۳	
۳۳۲	قائد کرنا	۲۲۴	ابن جریر کا بیشتر طریقوں سے حدیث خدیجہ کو بدعت دلی میں جمع کرنا	۲۲۴	
۳۳۳	پانچ حفاظ حدیث سے تبلیغ سورۃ براءہ میں ابوبکر کی عزت دلی اور	۲۲۵	حافظ ذہبی کا ابن جریر کی کتاب الخوارزمی سے رجوع ہوجانا	۲۲۵	
۳۳۴	علی کا تقرر	۲۲۶	ابن جریر کا ابو فضیل زہبی بن ارقم سے حدیث تعلیق و حدیث و کتب	۲۲۶	
۳۳۵	مناہج حبیب السیر و روشہ الصفا و روشہ الاحباب کی توثیق	۲۲۷	حدیث نہ کورہ کا نقل حدیث غزہ نسائی و ابن ابی شیبہ کے مرقا	۲۲۷	
۳۳۶	حبیب السیر و روشہ الصفا سے روایت تبلیغ سورۃ براءہ میں علی کی فائز	۲۲۸	حدیث مذکور سے پانچ قواعد کا ذکر	۲۲۸	

صفحہ	موضوع	صفحہ	موضوع
۳۱۰	حدیث مذکور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے آتی ہے والد حضرت یونس علیہ السلام	۳۱۰	اور حضرت یونس علیہ السلام ابیہ لایحیٰ فی عقی الا علی شہد
۳۱۱	کا نام احمد بن حنبل کی پہلی تصنیف اور علی کی وزارت و خلافت	۳۱۱	یونس کے قرض اور بعد کو عفت علی کا چودہ گرتے کی روایت
۳۱۲	رسول کا پہلے بی تبلیغ میں باب شہداء کی دوسری تصنیف فرما کر	۳۱۲	حدیث ابو بکر بن حضرت علی کو قرض سول گداور دیکھنا کہ اگر
۳۱۳	۱۰۰ آج میری چھاپہ سرین لفظ آئی دوسری تصنیف کیا خطا	۳۱۳	۱۰۰ و قصہ سورہ ہود میں اول حکم امتناعی خاص کا ہونا
۳۱۴	۱۰۰ خطی نمائی کا بی تبلیغ میں چھاپہ لکھنے سے غلطی دوسری تصنیف	۳۱۴	۱۰۰ اور عجیبہ الوقایع ملتے ہیں دوسرا حکم امتناعی عام کا ذکر
۳۱۵	۱۰۰ کو چھاپا	۳۱۵	۱۰۰ صورتہ فائدہ کے اٹھانے احکام کا لفظ امتناعی سے ذکر
۳۱۶	۱۰۰ بحث کے تین سال بعد والد حضرت یونس علیہ السلام کا	۳۱۶	۱۰۰ منزلت آمدن والی حدیث دشمنی بار تقدیر میں وارد ہونا
۳۱۷	۱۰۰ نازل ہونا	۳۱۷	۱۰۰ علی کا منزلہ سر اقدس رسول کے جسم کے ہونے کی حدیث
۳۱۸	۱۰۰ یہ موصوفہ کے نزول پر ہوئی کہ علی سے سامان دعوت بسیار آتا	۳۱۸	۱۰۰ غزوہ تبوک والی حدیث منزلت آمدن اور خلافت علی
۳۱۹	۱۰۰ خطی نمائی کا آیتہ و ذکر کے علی پر پہلی مرتبہ تبلیغ اسلام کا قبول کرنا	۳۱۹	۱۰۰ اور غزوہ تبوک جلتے وقت زبان سول علی کا امام مصلحین ہونا
۳۲۰	۱۰۰ نیز اس موقع پر تمام خاندان عبدالمطلب حمزہ و عباس ابو طالب	۳۲۰	۱۰۰ روضۃ الصفات حضرت موسیٰ کا ہارون کو امامت و خلافت دینا
۳۲۱	۱۰۰ کا جمع کیا جانا	۳۲۱	۱۰۰ اور امامت کا ہارون کی نفس میں بطناً لہد بطن مقرر فرمانا
۳۲۲	۱۰۰ کھانے کے بعد رسول خدا کا تبلیغ رسالت فرمانا	۳۲۲	۱۰۰ ہارون کی وفات پر موسیٰ کو کثیر جمع میں پیش کر دینی و نصیب کرنا
۳۲۳	۱۰۰ تبلیغ رسالت میں لوگوں سے شرکت کیلئے دعوت دینا	۳۲۳	۱۰۰ پیش کی وصایت و خلافت کا موسیٰ نے آخر میں امور پذیر ہونا
۳۲۴	۱۰۰ رسول خدا کی دعوت پر مسیح بن خاموشی	۳۲۴	۱۰۰ آئینی عشر نقیبا کا سورہ فائدہ کے ساتھ ہر یک یوم خیریت نصیب
۳۲۵	۱۰۰ صرف جناب علی کا دعوت ہنسی پر لبیک فرمانا	۳۲۵	۱۰۰ آئینی عشر خلفاء کی بشارت نوریت کی اولاد علی تصنیف سے ہونا
۳۲۶	۱۰۰ حاضرین کا علی کے جواب پر حیرت	۳۲۶	۱۰۰ اور اولاد علی حضرت آدم کے شناخت کی حدیث مصطفیٰ
۳۲۷	۱۰۰ جمع کا سینہ دار شخص کی آدمی پر نسبت ہونے لگے جان	۳۲۷	۱۰۰ بنی ہاشم کا اولاد اسمعیل و ابراہیم سے مصطفیٰ ہونا
۳۲۸	۱۰۰ بخاری و ترمذی کا واقعہ تبلیغ کو بدل کر وضعی حدیث لانا	۳۲۸	۱۰۰ اور بنی ہاشم سے محمد مصطفیٰ اور حق تعالیٰ کا مصطفیٰ ہونا
۳۲۹	۱۰۰ اور ابو طالب کا نام نہ ارد کرنا	۳۲۹	۱۰۰ علی مرتضیٰ کی اولاد کا بطناً لہد بطن امام ہونا
۳۳۰	۱۰۰ بخاری کا ابو ہریرہ سے ترمذی کا عائشہ سے وضعی حدیث لانا	۳۳۰	۱۰۰ ہارون اور ہارون کی اولاد کا امت موسیٰ میں امام ہونا
۳۳۱	۱۰۰ دونوں روایتوں میں تبلیغ کے مذہم کا ہونا	۳۳۱	۱۰۰ بعد وفات ہارون حضرت موسیٰ کا وضع کو نوریت والی چیز کرنا
۳۳۲	۱۰۰ اور حضرت صفیہ اور عائشہ زہراء سے رسول خدا کا تبلیغ فرمانا	۳۳۲	۱۰۰ حضرت وضع کا سبب و ہیئت موسیٰ اسرار نوریت و اولاد
۳۳۳	۱۰۰ راویان حدیث ابو ہریرہ و عائشہ کے وجود کا تبلیغ کے وقت ہونا	۳۳۳	۱۰۰ ہارون کے سپرد کرنا
۳۳۴	۱۰۰ عائشہ کی ولادت ہونے سے بار سال بعد یعنی شعبہ جوی میں ہونا	۳۳۴	۱۰۰ امامت کا موسیٰ و ہارون میں مشترک ہونا
۳۳۵	۱۰۰ ابو ہریرہ باشندہ یمن کا ہجرت کے بعد مدینہ میں اسلام لانا	۳۳۵	۱۰۰ شبیر و شبیر لہران ہارون کر وضع کا اسرار امامت پر ہونا
۳۳۶	۱۰۰ فاطمہ زہراء کی ولادت ہونے کے پانچ سال بعد یعنی شعبہ جوی میں ہونا	۳۳۶	۱۰۰ حضرت انس سلمان فارسی سے موسیٰ کے خلیفہ دینی پر وضع ہونا
۳۳۷	۱۰۰ نیز فاطمہ زہراء کی عمر کہ میرا ۱۰ سال مدینہ میں سے سال پچھتر ہونا	۳۳۷	۱۰۰ اور احمد صائم کے دینی وادارت اور بعد سپر کہ ہر گز کہنے علی کا ہونا
۳۳۸	۱۰۰ تبلیغ کے موقع پر صرف اولاد ابو طالب کا ابوطالب مکان میں جمع کیا جانا	۳۳۸	۱۰۰ ہر گز کے دینی وادارت اور رسول مقبول کے دینی وادارت علی کا ذکر
۳۳۹	۱۰۰ مردان میں ۴۰ یا ۵۰ عمر تو ہیں دو کا ہونا	۳۳۹	۱۰۰ کتاب خلیفۃ الاولیاء کی توثیق
۳۴۰	۱۰۰ فاطمہ بنت اسد دار علی کا کچھ ذکر ہونا	۳۴۰	۱۰۰ علی کا امیر المؤمنین سید المرسلین علیہ السلام علیہ السلام ہونا
۳۴۱	۱۰۰ رسول خدا کا خلافت پر ہونا آئینی عبدالمطلب پر منحصر ہونا	۳۴۱	۱۰۰ حضرت علی کا حکم خدا رسول کے جانب سے ہونا چاہنے کا اختیار ہونا
۳۴۲	۱۰۰ رسول خدا کے دو گئے توحید و رسالت سے دعوت دینا	۳۴۲	۱۰۰ حدیث مذکور کے جنہ توالید کا ذکر
۳۴۳	۱۰۰ رسول کے ساتھ دعوت میں شریک ہونے والے کو اپنی اور نبی اللہ	۳۴۳	۱۰۰ آئینی عشر نقیبا کے ۱۰ حروف سے ۱۰ ہونے کی ۱۲ حرف کی تصنیف
۳۴۴	۱۰۰ و غلطی کا ذکر	۳۴۴	۱۰۰ سلمہ بن عقیل کی توثیق
۳۴۵	۱۰۰ حاضرین کی خاموشی پر ہر نبی کا رسول خدا کے ساتھ شریک ہونے کو ہونا	۳۴۵	۱۰۰ ابن ہریرہ کا محمد بن حمید کے واسطہ سلمہ بن علی سے جو وضعی حدیث

صفحہ	نمبر شمار	مضامین کتاب تکمیل	صفحہ	نمبر شمار	مضامین کتاب تکمیل
۳۲۰	۳۲۰	۱۔ رسول کا ملی کرانی دوسری دوسری تائید کی گئی ہے	۳۲۱	۳۲۱	۱۔ ابن عباسؓ کا طائفہ ہرکی اللہ لیت پانچ سال بے ششہوی میں ہوا
۳۲۱	۳۲۱	۲۔ ابن عباسؓ کی توفیق	۳۲۲	۳۲۲	۲۔ عمر بن خطابؓ اور عبداللہ بن عباسؓ کا مسئلہ میں مکالمہ
۳۲۲	۳۲۲	۳۔ ابو بکرؓ کا وفات کے دن حضرت صفیہؓ و خاتمہؓ بہرا سے بیعت میں سال خطاب ہونا	۳۲۳	۳۲۳	۳۔ عمر کا خلافت اور نبوت کے بیچ ہونے سے قوم کی کراہت کا ذکر
۳۲۳	۳۲۳	۴۔ رسول کا ملی کرانی اور مراقبہ الامور کی توفیق	۳۲۴	۳۲۴	۴۔ ابن عباسؓ کا ایک بیت سے قوم کی کراہت کا مسکت جواب
۳۲۴	۳۲۴	۵۔ اسامہؓ کا عین فات النبی کے دن نصرت ہو کر شکر گوہر جانا	۳۲۵	۳۲۵	۵۔ خلافت کا ظلم و حسد سے بڑے جانے کا ذکر
۳۲۵	۳۲۵	۶۔ عین سوامی و کوچ کے وقت ماہ اسامہؓ کا قاصد پہنچنا	۳۲۶	۳۲۶	۶۔ ابن عباسؓ سے آیا تلخیص
۳۲۶	۳۲۶	۷۔ طلب قرطاس کے سلسلہ میں عمرؓ کا رسول خداؐ کی نسبت اختیار سے باگہر کرنا اور صحابہ میں اختلاف اعدا اور مذاکمانہ ہونا	۳۲۷	۳۲۷	۷۔ جناب امام حسینؑ کا عمر کو منبر سے اتارنے کا ذکر
۳۲۷	۳۲۷	۸۔ رسول خداؐ کا اپنے قریب لے کر کوئین و گریہ صحابہ کے اٹھانا	۳۲۸	۳۲۸	۸۔ امام حسینؑ کا نوچ اللہ کے پر ہونے کا ذکر
۳۲۸	۳۲۸	۹۔ رسول کا ملی کرانی سے تمیز شکر اسامہؓ کے قرض کی ناکامی کی وصیت کرنا	۳۲۹	۳۲۹	۹۔ امام حسینؑ کی وجہ سے حضرت حسینؑ کی قربانی کا ملوئی کیا جانا
۳۲۹	۳۲۹	۱۰۔ علیؓ کا سب پہلے عرض کو شہر رسول خداؐ کے پاس پہنچنا	۳۳۰	۳۳۰	۱۰۔ امام حسینؑ کا ذبیح عظیم کی لفظ سے قرآن میں مذکور ہونا
۳۳۰	۳۳۰	۱۱۔ رسول کا دنیا فات ابہ علیؓ کو مکروہات پیش آنے کی خبر دینا	۳۳۱	۳۳۱	۱۱۔ اور امام حسینؑ کا رسول خداؐ کے ساتھ پانچ باتوں میں شریک ہونا
۳۳۱	۳۳۱	۱۲۔ نیز مکروہات پر صبر کرنے کی وصیت فرمانا	۳۳۲	۳۳۲	۱۲۔ رسول خداؐ اور آئمہ دینا عشر کل اشھون کا مہر و حصوم ہونا
۳۳۲	۳۳۲	۱۳۔ صحابہ کو دنیا اختیار کرنے پر علیؓ کو آمیزش اختیار کرنے کی وصیت کرنا	۳۳۳	۳۳۳	۱۳۔ عمر بن خطابؓ اور ابن عباسؓ کا دوسرا مکالمہ
۳۳۳	۳۳۳	۱۴۔ علیؓ کا ہنر و کتب ہر نبوت خلافت کیلئے لوگوں کے آنے پر قبول کرنے کی ہدایت پانا	۳۳۴	۳۳۴	۱۴۔ عمر کی زبان جناب امیر کا تین باتوں کی وجہ سے خلافت نہ ملنا
۳۳۴	۳۳۴	۱۵۔ سقیفہ بنی ساعدہ میں عمرؓ کا ابو بکرؓ سے بیعت کرنا	۳۳۵	۳۳۵	۱۵۔ ابن عباسؓ کا عمر بن خطابؓ کو مسکت جواب
۳۳۵	۳۳۵	۱۶۔ بیعت سقیفہ کا وسط عشرہ ربیع الاول السعدہ میں واقع ہونا	۳۳۶	۳۳۶	۱۶۔ سید ابن عباسؓ خدا کے حکم سے علیؓ کا سورہ بارات کی تبلیغ فرمانا
۳۳۶	۳۳۶	۱۷۔ بنی ہاشم عقبہ و خالد و منذر و سلطان و ابو ذر و عمار و ہر و	۳۳۷	۳۳۷	۱۷۔ عمر و ابو بکرؓ و ابو عبیدہ و غیرہ کے مواجہ میں علیؓ کی اہل اسلام اور ایمان اور حدیث منزلت ہاروں
۳۳۷	۳۳۷	۱۸۔ ابی بن کعبؓ کا حضرت علیؓ کی جانب ہونا	۳۳۸	۳۳۸	۱۸۔ اصحاب شمشہ مذکور کا ۲۹ صفر خیمہ کے دن اسامہؓ کے ہمراہ قنات ہونا
۳۳۸	۳۳۸	۱۹۔ عقبہ یا عباسؓ کا واقعہ بیعت پر نظم لکھنا	۳۳۹	۳۳۹	۱۹۔ اسی ۲۹ صفر خیمہ کا دسواں دن شنبہ وفات النبی سے دو دن پہلے کا ذکر
۳۳۹	۳۳۹	۲۰۔ حضرت جبریلؑ کا مسلسل کنن پیغمبرؐ میں علیؓ کے ساتھ شریک ہونا	۳۴۰	۳۴۰	۲۰۔ وسیلۃ النبیؐ کا مباحثین سے ۲۹ صفر و شنبہ
۳۴۰	۳۴۰	۲۱۔ انوار حق شعلی سے عمرؓ کا طائفہ زہراؓ کے گھر پہنچنے کی خبر دینا	۳۴۱	۳۴۱	۲۱۔ ۲۹ صفر شنبہ کو اسامہؓ کا سردار فرج ہونا
۳۴۱	۳۴۱	۲۲۔ علیؓ کے مکان پر طلحہ زہیر کا بنی ہاشم کے ساتھ ہونا	۳۴۲	۳۴۲	۲۲۔ ۲۹ صفر جہاڑ شنبہ کو ابتدا و مرض النبی
۳۴۲	۳۴۲	۲۳۔ زہیر کا عمرؓ پر تلوار سے بھجٹ کر عمرؓ کو زہراؓ کا ہر گزنا ہونا	۳۴۳	۳۴۳	۲۳۔ ۲۹ صفر خیمہ کو رسول خداؐ کا اسامہؓ کیلئے خیمہ اٹھا کر بھاگنا
۳۴۳	۳۴۳	۲۴۔ کتاب امامت و سیاست اور ابن عباسؓ کی توفیق	۳۴۴	۳۴۴	۲۴۔ اور اسی ۲۹ صفر کو ابو بکرؓ و عثمان و سعد و ابو عبیدہ و غیرہ کا اسامہؓ کے ماتحت کیا جانا
۳۴۴	۳۴۴	۲۵۔ کتاب امامت سیاست اور ابو بکرؓ کا علیؓ سے بیعت کا تفصیلی ذکر	۳۴۵	۳۴۵	۲۵۔ اسامہؓ کے ہمراہ جانے والوں پر رسول کا غضبناک ہو کر لعن اللہ من تخلف عن جایش امام اسامہؓ فرمانا
۳۴۵	۳۴۵	۲۶۔ ابو بکرؓ کا اپنے غلام منقذہ کو چند بار علیؓ کی خدمت میں بھیجنا	۳۴۶	۳۴۶	۲۶۔ ۲۹ صفر خیمہ سے کم صفر خیمہ بارہ صفر و شنبہ کا یہی ہونا
۳۴۶	۳۴۶	۲۷۔ علیؓ کے آنے پر عمرؓ کا جمع کے ساتھ علیؓ کے گھر پہنچ جانی کرنا	۳۴۷	۳۴۷	۲۷۔ پھر کہ ربیع الاول خیمہ بارہ ربیع الاول و شنبہ کا حال ہونا
۳۴۷	۳۴۷	۲۸۔ فاطمہؓ کی دودھ پھری آواز سے اکثر صحابہ کا چلے جانا			
۳۴۸	۳۴۸	۲۹۔ عمرؓ کا ایک گروہ کی مدد سے علیؓ کو مکان سے نکال کر ابو بکرؓ کے پاس لانا			
۳۴۹	۳۴۹	۳۰۔ بیعت کرنے پر علیؓ کو قتل کرنے کی دھمکی دینا			
۳۵۰	۳۵۰	۳۱۔ علیؓ کو رسول کے بھائی ہونے سے عمرؓ کا انکار			
۳۵۱	۳۵۱	۳۲۔ حضرت علیؓ کا رسول کی قبر سے لپٹ کر گریہ فرمانا			

نمبر	مضامین کتاب تکمیل	صفحہ	نمبر	مضامین کتاب تکمیل	صفحہ
۲۸۵	آیت قرآنی سے ہر دور میں کی نسبت میں کمال گریز اور فنا	۳۸۵	۲۸۶	بشیر کا رسول خدا سے دور و شریعت پر مبنی کے طریقہ کو پوچھنا	۳۸۶
۲۸۶	علی کا ہیبت اور بکرت قطعاً انکار	۳۸۶	۲۸۷	صحابہ پر آتہ یہ دونوں نعمت اللہ تعالیٰ کو دینا کا اہتمام	۳۸۷
۲۸۷	اد علی کا احتجاج اور خلافت کے منصب کرنے کا تذکرہ	۳۸۷	۲۸۸	فاطمہ کا صحابہ کو حدیث و ولایت و حدیث منزلت اور ان یاد دہانی	۳۸۸
۲۸۸	ابو عبیدہ کا ابوبکر کی جنبہ داری میں حضرت علی سے مخاطبہ	۳۸۸	۲۸۹	امام غزالی سے حدیث غدیر اور ولایت جناب امیر کو مان لینا	۳۸۹
۲۸۹	حضرت علی کا گروہ مبارکین سے خطاب ہو کر احتجاج	۳۸۹	۲۹۰	اسی تنہا سے عمر کا خلافت جناب امیر کو مان لینا	۳۹۰
۲۹۰	بشیر بن سعد کے کلام پر حضرت علی کا مسکت جواب	۳۹۰	۲۹۱	علی کی خلافت ان نبی کے بعد عمر کا خوش نصیبی سے مراد لینی کرنا	۳۹۱
۲۹۱	علی کا بدن ہیبت کے مکان کی وہابی	۳۹۱	۲۹۲	بزرگان قرآن خدا و رسول کے لئے کردہ امر میں کسی کا اختیار نہ ہونا	۳۹۲
۲۹۲	بشیر کا رسول خدا سے دور و شریعت پر مبنی کے طریقہ کو پوچھنا	۳۹۲	۲۹۳	تبلیغ سورہ ہر اہ اور تبلیغ یوم غدیر میں علی کو مثل رسول انبیاء	۳۹۳
۲۹۳	صحابہ پر آتہ یہ دونوں نعمت اللہ تعالیٰ کو دینا کا اہتمام	۳۹۳	۲۹۴	خود عمر کے بیان سے واقعہ غدیر میں حضرت جبریل کا موجود ہونا	۳۹۴
۲۹۴	فاطمہ کا صحابہ کو حدیث و ولایت و حدیث منزلت اور ان یاد دہانی	۳۹۴	۲۹۵	تبلیغ یوم غدیر ختم کے بعد بار دیگر مدینہ طیبہ میں تبلیغ کا ذکر	۳۹۵
۲۹۵	امام غزالی سے حدیث غدیر اور ولایت جناب امیر کو مان لینا	۳۹۵	۲۹۶	رسول کے چہرہ خداوند علی کے چہرہ ابوطالب کے چہرے جانی ہونا	۳۹۶
۲۹۶	اسی تنہا سے عمر کا خلافت جناب امیر کو مان لینا	۳۹۶	۲۹۷	رسول خدا علی رضی کا حقیقی چچا زاد بھائی ہونا	۳۹۷
۲۹۷	علی کی خلافت ان نبی کے بعد عمر کا خوش نصیبی سے مراد لینی کرنا	۳۹۷	۲۹۸	ابن عمر اور عمر سے علی کا دنیا و آخرت میں بھائی ہونا	۳۹۸
۲۹۸	بزرگان قرآن خدا و رسول کے لئے کردہ امر میں کسی کا اختیار نہ ہونا	۳۹۸	۲۹۹	و اعصموا بحبل اللہ کی تفسیر میں امر کی خدا کی دینی ہونا	۳۹۹
۲۹۹	تبلیغ سورہ ہر اہ اور تبلیغ یوم غدیر میں علی کو مثل رسول انبیاء	۳۹۹	۳۰۰	خدا کی رشتی قرآن اور علی کا عرض کو ترک کرنا ہونا	۳۰۰
۳۰۰	خود عمر کے بیان سے واقعہ غدیر میں حضرت جبریل کا موجود ہونا	۳۰۰	۳۰۱	علی مع القرآن و القرآن مع علی کا ہوا و درویش علیہ السلام ہونا	۳۰۱
۳۰۱	تبلیغ یوم غدیر ختم کے بعد بار دیگر مدینہ طیبہ میں تبلیغ کا ذکر	۳۰۱	۳۰۲	ولا تفرقوا کی تفسیر میں بنی اسرائیل کا ۱۲۷ فرقے ہو جانا	۳۰۲
۳۰۲	رسول کے چہرہ خداوند علی کے چہرہ ابوطالب کے چہرے جانی ہونا	۳۰۲	۳۰۳	ابن عمر کی کی توہین	۳۰۳
۳۰۳	رسول خدا علی رضی کا حقیقی چچا زاد بھائی ہونا	۳۰۳	۳۰۴	یہود و نصاریٰ کا ۱۲۷ فرقے ہو جانا	۳۰۴
۳۰۴	ابن عمر اور عمر سے علی کا دنیا و آخرت میں بھائی ہونا	۳۰۴	۳۰۵	۱۲۷ فرقوں میں صرف ایک فرقے کا ناجی باقی کا ناری ہونا	۳۰۵
۳۰۵	و اعصموا بحبل اللہ کی تفسیر میں امر کی خدا کی دینی ہونا	۳۰۵	۳۰۶	جس اللہ کے متمسک کا ناجی ہونا	۳۰۶
۳۰۶	خدا کی رشتی قرآن اور علی کا عرض کو ترک کرنا ہونا	۳۰۶	۳۰۷	امام جعفر صادق کا جیل بند بنی آئمہ اثنا عشر کا جیل بند ہونا	۳۰۷
۳۰۷	علی مع القرآن و القرآن مع علی کا ہوا و درویش علیہ السلام ہونا	۳۰۷	۳۰۸	آخر سورہ حج کے لفظ حجۃ لکم سے آئمہ اثنا عشر مراد ہونا	۳۰۸
۳۰۸	ولا تفرقوا کی تفسیر میں بنی اسرائیل کا ۱۲۷ فرقے ہو جانا	۳۰۸	۳۰۹	رسول خدا اور آئمہ اثنا عشر کا ملت ابراہیم پر ہونا	۳۰۹
۳۰۹	ابن عمر کی کی توہین	۳۰۹	۳۱۰	لفظ سمکۃ المسلمین کے رسول خدا و بارہ اماموں کا مراد ہونا	۳۱۰
۳۱۰	یہود و نصاریٰ کا ۱۲۷ فرقے ہو جانا	۳۱۰	۳۱۱	لفظ من قبل سے توحید کی بشارت اثنا عشر علیہ السلام مراد ہونا	۳۱۱
۳۱۱	۱۲۷ فرقوں میں صرف ایک فرقے کا ناجی باقی کا ناری ہونا	۳۱۱	۳۱۲	سمکۃ المسلمین میں تیرہ فرقوں کا ۱۲۷ شخصوں پر مشتمل ہونا	۳۱۲
۳۱۲	جس اللہ کے متمسک کا ناجی ہونا	۳۱۲	۳۱۳	لفظی حدیث سے قرآن مجید مراد ہونا	۳۱۳
۳۱۳	امام جعفر صادق کا جیل بند بنی آئمہ اثنا عشر کا جیل بند ہونا	۳۱۳			
۳۱۴	آخر سورہ حج کے لفظ حجۃ لکم سے آئمہ اثنا عشر مراد ہونا	۳۱۴			
۳۱۵	رسول خدا اور آئمہ اثنا عشر کا ملت ابراہیم پر ہونا	۳۱۵			
۳۱۶	لفظ سمکۃ المسلمین کے رسول خدا و بارہ اماموں کا مراد ہونا	۳۱۶			
۳۱۷	لفظ من قبل سے توحید کی بشارت اثنا عشر علیہ السلام مراد ہونا	۳۱۷			
۳۱۸	سمکۃ المسلمین میں تیرہ فرقوں کا ۱۲۷ شخصوں پر مشتمل ہونا	۳۱۸			
۳۱۹	لفظی حدیث سے قرآن مجید مراد ہونا	۳۱۹			

صفحہ	مضامین کتاب تکمیل	نمبر	صفحہ	مضامین کتاب تکمیل	نمبر				
۲۵۷	علی کا امام متعین ہونے کی خبر کے عالم ہو کر امام حسین ہونا علی کا خدا کے حکم سے امام نصب کیا جانا شکرین ولایت کی توجہ پر گرجاؤں میں نوا نوا کر بھی نہ بخشا جانا علی کے بارے میں مخالفین پر حضرت عذاب کا ذکر انبیاء و اوصیاء کا رسول خدا کے قائم الخیرین ہونے کی بشارت دیا جانا اور رسول مقبول کا توحید و توحید سائیں میں مسلمان پر محبوب ہونا نکاح کر کے دلا ا اقوال پیغمبر کا ذکر ہونا علی کا سب لوگوں سے خواہ مرد ہوں یا عورت افضل ہونا علی کے مخالفین پر لعنت و غضب رسول اور خدا کا ذکر علی کا حبیب اللہ ہونا قرآن کے حکمت پر عمل کا حکم اور مشاہدات پر عمل کرنے کا ذکر قرآن کی تفسیر میں سے حاصل کرنے کا حکم علی کے بازو کو پکڑ کر رسول خدا کا غلبہ کرنا اور علی کیلئے اتنی دوسری ولایت کا خدا کی طرف سے ہونے کا ذکر علی اور اہل اولاد اطہار میں کا فضل صغیر اور قرآن کا فضل اکبر ہونا فضل صغیر اکبر کا تاہم و درود عرض کو قرآن پس سے جدا ہونا علی کا امین اور مکرم ہونا لفظ امیر المؤمنین سوائے علی کے کسی غیر کا ہرگز ہونا امارت مومنین کی سوائے علی کے کسی کے بیٹے ملامت ہونا رسول کا علی کی آخری نصرت تک اٹھنا سے ہوئے رہنا علی کے پانچوں رسول کے زانو تک پہنچنا علی کے پیر کا رسول خدا کے زانو تک پہنچنے کی تاکید رسول خدا کا علی کو اتنی دوسری صوابی صوابی علی و جلیلی اتنی فرما آپ اذن و اعیہ علی کے لیے نازل ہونے کی تاکید علی کا خلیفہ رسول امیر المؤمنین امام المہادی ہونا بحکم خدا قاتل ناکثین قاسطین مارقین علی کا ہونا حدیث دیگر سے لفظ امیر المؤمنین علی کے لیے تاکید کی ذکر ناکثین اہل جہل قاسطین اہل صفین مارقین کا نواہج ہونا بحکم خدا رسول خدا کے لیے علی کی امامت علی کے نصب ہونے پر تمام نعمت خدا کا علی کی امامت پر تکمیل دین اسلام شکرین امامت علی اور اہل اولاد کا ہمیشہ جہنم میں رہنے کا ذکر سب لوگوں سے زیادہ علی کا ناصر پیغمبر ہونا سب زیادہ علی کا حقدار اور سب سے زیادہ عزیز ہونا خدا اور رسول خدا کا علی سے خوشنود ہونا رضا سے خدا کی ہر آیت کا علی سے ابتدا ہونا		۲۵۸	پیشام بن مسلمان کی توفیق سارے بیچ مسعودی سے امام حسن کے خطبہ کی تائید خطبہ امام مسیح سے ترجمہ جامع مسعودی کے خطبہ کا ترجمہ خطبہ میں امام حسن کا امامہ شکرین اور امامہ مہادی صحیح حدیث سے امام کی طاعت کا وجوب امام کی طاعت میں رسول کی طاعت ہونا علی کی طاعت میں رسول کی طاعت علی کی نافرمانی میں کی نافرمانی ہونا علی کی طاعت میں رسول کی طاعت ہونا حدیث میں کلمت امامہ فعلی امامہ کا خدیوہ میں درود آپ مہادیہ شاہ عبدالقادر سے امام حسین امام حسن علی کو نافرمانی رسول خدا کے ساتھ ہونا قرآن مجید اور علی کے چہرہ پر فقر ذلالت عبادت کا ذکر علی کا وہ فضل وجود نبوت کے ہونا شکرین علی کی شہادت سے نبوت کی خلافت کا منقطع ہونا علی کی اولاد میں شکرین بعد النسل امام ہونا اور علی کی شہادت سے ذریعہ نجات اللہ کے عرش کا جوش ہونا آخر فرقوں میں صرف ایک فرقہ حق رہا آری کا ناجی ہونا ابو بکر سے رہنمائی کا ارشاد و کہ میرے بعد کیا اعدا کر کے اور دوسری حدیث سے رسول کا ابو بکر کے زمانہ میں نہ دیکھتے رہے امام حسن کا ابو بکر کو عین خطبہ میں نصرت آسانا یحییٰ کی توفیق ابو بکر کا اپنی موت کے وقت خاں کے مکان کھونٹے کا نمونہ کرنا تیر خلافت کو عمر ابو عبیدہ کے حوالہ کرنے کا ذکر امام محمد باقر سے آپ علی کے نزول پر تفسیری و مآثری و تفسیری و تفسیری و تفسیری سے صرف حدیث ولایت کا ایک فقرہ لانا پیر سے امتداد سے امام محمد باقر سے علی کے نزول پر یوم غدیر خلیفہ انسان خطبہ امام محمد باقر کے خدا کی طرف سے لوگوں کے عطا ہونے کی ہر توفیق کی تفسیر آپ علی بن علی کا امام ابن مسعود کی روایت سے تاکید خطبہ میں علی کیلئے اتنی دوسری خلیفۃ الامام مومنین کی شکر اور آپ انا ولیکم اللہ و رسولہ آلو کا علی کے باب میں نزول آپ انا ولیکم اللہ و رسولہ الخ سے تاکید رسول کا اس کا تبلیغ میں عذر و عذر اسکے وجہ خدا کا آپ علی کے ساتھ سخت تاکید کی حکم اور انہی ضمانت علی کی طاعت اور امامت کل امت پر فرض ہونا امامت کا ذریعہ علی میں قیامت تک ہونا	۲۵۹	۲۶۰	۲۶۱	۲۶۲	۲۶۳

[illegible]

صفحہ	نمبر شمار	مضامین کتاب تکمیل	صفحہ	نمبر شمار	مضامین کتاب تکمیل
		۱۔ اہم خانہ میں سے بسم اللہ جز فائزہ اور جبر سے پڑھنا			۱۔ فاتحہ کی پہلی آیت بسم اللہ الرحمن الرحیم ہونا
		۲۔ صحیح حدیثوں سے ابو بکر و عثمان کا نام زمین لکھ کر شریعت قراءہ کرنا			۲۔ خواہ ولی اللہ سے فاتحہ کا سات آیتوں سے ہونا
۵۰۵		۳۔ شانی سے بنت ابو ہریرہ سے بسم اللہ شریعت قراءہ کا صحیح ہونا			۳۔ خواہ عبد القادر سے سات آیتوں کا سورۃ فاتحہ مراد ہونا
		۴۔ ابن عباس کی روایت بسم اللہ سے ابتدا قراءہ کا صحیح ہونا			۴۔ خواہ عبد العزیز سے ہفت آیات و ہفت ارکان نماز کا ذکر
		۵۔ ابو ہریرہ و ابی ہاشم کا انس کی روایت اول شریعت کو باطل کرنا			۵۔ بسم اللہ کا اجراء اعمال میں رکن قیام کے مقابل ہونا
		۶۔ اولیٰ شریعت سے رسول اللہ کا لکھ کر شریعت نماز کی ابتدا مراد ہونا			۶۔ المحدث اللہ رب العالمین کا ذکر دوسرے رکن کے مقابل ہونا
		۷۔ رازی سے علی کی ابتدا بسم اللہ سے حق ہونا			۷۔ در بسم اللہ الرحمن الرحیم عقائد باب ذکر
		۸۔ خلفائے راشدہ انہیں تیج تا بعین اور بخاری و مسلم و ترمذی کا چھ آیتیں پڑھنا			۸۔ اور الحمد للہ مفتاح باب شکر ہونا
		۹۔ صحابہ کا سب سے شانی کر چھ آیتوں سے پڑھ کر نماز کا ناقص کرنا			۹۔ چار کتب کے علوم کا قرآن میں سورۃ کو سورۃ فاتحہ میں
		۱۰۔ علی کا باب ورنہ نقطہ تحت الیاء وادی ہندی وغیرہ ہونا			۱۰۔ اور سورۃ فاتحہ کے علوم کا بسم اللہ اور بسم اللہ کے علوم کا بسم اللہ شریعت
		۱۱۔ سورۃ فاتحہ میں جماعت منعم علیہم محمد و آل محمد کا ہونا	۳۶۰		۱۱۔ اور حضرت علیؑ کا نقطہ تحت الیاء ہونا
		۱۲۔ آل محمد یا اولیاء الامر یا خلفاء کی تعداد حدیثوں میں بارہ ایک عدد ہونا			۱۲۔ اور علیؑ کا باب ورنہ نقطہ تحت الیاء ہونا
۳۶۳		۱۳۔ منعم علیہم کا ادبی و ہندی ہونا			۱۳۔ حضرت علیؑ علیہ السلام کا قرآن نا طلق ہونا
	۵۰۶	۱۴۔ اور منعم علیہم کا مقابل ضالین کے ہونا			۱۴۔ ابو بکر و عثمان کا نام زمین سورۃ فاتحہ کی چھ آیتیں پڑھنا
		۱۵۔ علیؑ کا صدیق و نادر و ادبی و ہندی وغیرہ ہونا	۳۶۱		۱۵۔ بخاری سے عبد کبیر کے رسول اللہ و ابو بکر و عثمان کا نام زمین لکھ کر شریعت ابتدا کرنا
		۱۶۔ امیر المؤمنین کا یعسوب المؤمنین ہونا			۱۶۔ ترمذی سے بنت انس رسول اللہ و ابو بکر و عثمان کا لکھ کر شریعت قراءت کرنا
		۱۷۔ مرض الموت میں حدیث ثقیلین			۱۷۔ اولیٰ علم و صحابہ تا بعین کا لکھ کر شریعت نماز کی ابتدا کرنا
		۱۸۔ علیؑ و قرآن کا نام و در حوض کو فرجدا ہونا			۱۸۔ تہ ترمذی سے بنت ابن عباس رسول اللہ کا لکھ کر شریعت نماز کی ابتدا فرمنا
		۱۹۔ رسول اللہ کا صحابہ سے علیؑ و قرآن کے سلوک کرنے کو پوچھنا			۱۹۔ علیؑ کا صحابہ سے سات سال قبل رسول اللہ کے ساتھ نماز پڑھنا
۳۶۵		۲۰۔ ابو ہریرہ کا انس اور عمر کی روایت کا باطل کرنا			۲۰۔ علیؑ کی روایت سے سورۃ فاتحہ کا مکہ میں نزل تحت عرش سے نزول
		۲۱۔ ابو ہریرہ کی روایت کا ضلال میں ذکر			۲۱۔ اور رسول اللہ کا پہلی قرآن بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھ کر شریعت لکھ کر پڑھنا
		۲۲۔ ابن عباس کی روایت آیہ تبلیغ یوم غدیر سے اہل یوم کی مطابقت			۲۲۔ علیؑ کا صدیق اکبر و دوسرے صدیق کا کذاب ہونا
	۵۰۷	۲۳۔ ابو سعید خدری کی روایت شریعت علیؑ کی ولایت پر آیہ تکمیل کا نزول			۲۳۔ علیؑ کا تمام لوگوں سے سات برس پہلے رسول اللہ کے ساتھ نماز پڑھنا
	۵۰۸	۲۴۔ ابو سعید خدری سے آیہ دفعہ ہم انہم مکملون کا علیؑ کی ولایت میں نزول	۳۶۲		۲۴۔ بروایت نہ عبد جبریل کا سورۃ فاتحہ بسم اللہ شریعت رسول اللہ پر لکھنا
	۵۰۹	۲۵۔ امام جعفر صادقؑ سے آیہ لستلن یوم مثلی عن النبی کا			۲۵۔ ابن عمر سے ہر سورہ میں بسم اللہ الرحمن الرحیم کا نزول
		۲۶۔ ولایت علیؑ میں نزول	۳۶۳		۲۶۔ مسلم سے لکھ کر عثمان کا لکھ کر شریعت ابتدا کرنا



نمبر	نام کتاب	نام مصنف	مطبوعہ یا قلمی	نمبر	نام کتاب	نام مصنف	مطبوعہ یا قلمی
۱	تفسیر جامع البیان عربی	ابن جریر ثعلبی	مبسنی	۲۲	تفسیر جامع البیان عربی	فواد صفیق حسینی	مصر ۱۳۱۵ھ
۲	چهار باب فارسی	شاه اولی شہزادہ	مکتبہ کتب خانہ	۲۳	تفسیر جامع البیان عربی	ابن کثیر دمشقی	مصر ۱۳۱۵ھ
۳	سبل اللہ فی التفسیر عربی	شیخ شمس الدین محمد بن عبد اللہ	قلمی	۲۴	تفسیر جامع البیان عربی	نظام الدین حسن بن محمد	مصر ۱۳۱۵ھ
۴	بیرت شامی عربی	مفتی مسالچی		۲۵	تفسیر احمدی عربی	محمد احمد مالکین	ممبئی ۱۳۱۵ھ
۵	قاموس عربی		مطبوعہ	۲۶	تفسیر بحر مروج فارسی	شہاب الدین محمد بن عبد اللہ	ننگر ۱۳۱۵ھ
۶	نشی المرب عربی	نہال محمد بن عبد اللہ	لاہور	۲۷	تفسیر جامع البیان عربی	کمال الدین حسن	ممبئی ۱۳۱۵ھ
۷	زرقانی علی المرب عربی	محمد بن عبد الباقی	مصر ۱۳۱۵ھ	۲۸	تفسیر جامع البیان عربی	مفتی شمس الدین	طهران
۸	تفسیر جامع البیان عربی	جلال الدین سیوطی	مصر ۱۳۱۵ھ	۲۹	تفسیر جامع البیان عربی	شاه ولی شہزادہ	دہلی و بیروت
۹	تفسیر جامع البیان عربی	جلال الدین سیوطی	ممبئی ۱۳۱۵ھ	۳۰	تفسیر جامع البیان عربی	شاه عبد العزیز	ممبئی ۱۳۱۵ھ
۱۰	تفسیر جامع البیان عربی	امام داہمی	مصر ۱۳۱۵ھ	۳۱	تفسیر جامع البیان عربی		لاہور
۱۱	تفسیر جامع البیان عربی	امام محمد بن اسماعیل	ممبئی ۱۳۱۵ھ	۳۲	تفسیر جامع البیان عربی		لاہور
۱۲	تفسیر جامع البیان عربی	علاء الدین خاندن	مصر	۳۳	تفسیر جامع البیان عربی	شاه عبد القادر	دہلی ۱۳۱۵ھ
۱۳	تفسیر جامع البیان عربی	عبد اللہ بن محمد	دہلی	۳۴	تفسیر جامع البیان عربی	مفتی شمس الدین	ممبئی ۱۳۱۵ھ
۱۴	تفسیر جامع البیان عربی	خطیب طبریزی	مصر	۳۵	تفسیر جامع البیان عربی	مفتی شمس الدین	ممبئی ۱۳۱۵ھ
۱۵	تفسیر جامع البیان عربی	علاء الدین خاندن	مصر	۳۶	تفسیر جامع البیان عربی	مفتی شمس الدین	ممبئی ۱۳۱۵ھ
۱۶	تفسیر جامع البیان عربی	علاء الدین خاندن	مصر	۳۷	تفسیر جامع البیان عربی	مفتی شمس الدین	ممبئی ۱۳۱۵ھ
۱۷	تفسیر جامع البیان عربی	علاء الدین خاندن	مصر	۳۸	تفسیر جامع البیان عربی	مفتی شمس الدین	ممبئی ۱۳۱۵ھ
۱۸	تفسیر جامع البیان عربی	علاء الدین خاندن	مصر	۳۹	تفسیر جامع البیان عربی	مفتی شمس الدین	ممبئی ۱۳۱۵ھ
۱۹	تفسیر جامع البیان عربی	علاء الدین خاندن	مصر	۴۰	تفسیر جامع البیان عربی	مفتی شمس الدین	ممبئی ۱۳۱۵ھ
۲۰	تفسیر جامع البیان عربی	علاء الدین خاندن	مصر	۴۱	تفسیر جامع البیان عربی	مفتی شمس الدین	ممبئی ۱۳۱۵ھ
۲۱	تفسیر جامع البیان عربی	علاء الدین خاندن	مصر	۴۲	تفسیر جامع البیان عربی	مفتی شمس الدین	ممبئی ۱۳۱۵ھ

ردیف	نام مصنف	مطبوعه یا قفسی	ردیف	نام کتاب	نام مصنف	مطبوعه یا قفسی
۳۹	الحارثی	مرزا میرت دہلوی	۶۴	تاریخ مختصر فرزند پیر	مکاب الی القدا	لیڈن یورپ
۴۰	سیرت النبی	خلیفہ ثانی انگلہ	۶۵	تاریخ مختصر	شیخ زین الدین	مصر
۴۱	سیرت ابن ہشام	عبد الملک			بن مظفر الوردی	
۴۲	طبقات ابن سعد	محمد ابن سعد	۶۶	تفسیر عظمیٰ	مولانا امین اللہ	دہلی
۴۳	تاریخ ابن کثیر	کاتب دہلی	۶۷	تاریخ الامم و الملوک	علامہ محمد باقر عظیمی	طهران
۴۴	سیرت امام احمد	احمد بن حنبل	۶۸	سیرت دیلمی	حافظ عبد المؤمن	قلمی
۴۵	صحیح بخاری	محمد بن اسماعیل بخاری	۶۹	سیرت خلطانی	حافظ الامام ابو یوسف	مصر
۴۶	تاریخ عارف	ابن قتیبہ	۷۰	مراتب لدنیہ	امام قسطلانی	قلمی
۴۷			۷۱	تاریخ المودۃ	شیخ سلیمان بن عبد الرحمن	مصر
۴۸	صحیح مسلم بن الحجاج	مسلم بن الحجاج	۷۲	صحیح ترمذی	امام ابو عیسیٰ ترمذی	قزوین
۴۹	سنن	امام نسائی	۷۳	مناہج النبوة	مولانا حسین الدین	لاہور
۵۰	تاریخ ارسطو الملک	ابن جریر طبری	۷۴			
۵۱	الارشاد	علامہ محمد بن محمد بن علی	۷۵	عین البیون	ابو القاسم مشہوری	کشمیر
۵۲	تاریخ ابن خلدون	قاضی عبدالرحمن بن محمد	۷۶	سیرت الخضر		
۵۳	فتح الباری	محمد بن حجر عسقلانی	۷۷	تاریخ التواتر	مرزا محمد تقی سہروردی	طهران
۵۴	ارشاد ہساری	امام قسطلانی	۷۸	تاریخ احمدی	شیخ احمد حسین	کشمیر
۵۵	صحیح بخاری		۷۹	صواعق عرفہ	ابن حجر مکی	مصر
۵۶	تاریخ شریعہ	امام عینی حنفی	۸۰	سیرت شہادتین	شاہ عبدالعزیز	کشمیر
۵۷	تفسیر ابن کثیر	فرخند گنج شہر	۸۱	الاکمال ہما الزمان	مشکوۃ	دہلی
۵۸	ادی التواتر	نواب محمد انصاری	۸۲	تاریخ یعقوبی	ابن اضرع کاتب عباکی	لیڈن
۵۹	روض الافق	عبد الرحمن سیلی	۸۳	ریاض النضر	عبد الدین طبری	مصر
۶۰	سیرت الخضر	شاہ ولی اللہ دہلوی	۸۴	طبقات الامم و الملوک	علامہ محمد باقر عظیمی	طهران
۶۱	فرقہ العیون	نواب محمد علی خان	۸۵	طبقات الامم و الملوک		
۶۲	سیرت الخضر	والی کوئٹہ	۸۶	تاریخ مختصر	علامہ محمد باقر عظیمی	طهران
۶۳	تاریخ ابن کثیر	علی بن ابی ہریرہ	۸۷	منصب الامت	علامہ شمس الدین	فاردی دہلی
۶۴	تاریخ ابن کثیر	شہاب الدین احمد	۸۸	تاریخ خوارزمی	سبط ابن جوزی	قلمی
۶۵	تاریخ کامل	ابن اثیر جزیری	۸۹	تاریخ خوارزمی		
۶۶	تاریخ کامل		۹۰	تاریخ کامل	حافظ ابن کثیر	قلمی

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	مطبوعہ یا قلمی
۹۰	تاریخ دینار و النصار	حافظ ابن کثیر	مکتبہ ابن کثیر
۹۱	ارشاد الخفا	شافعی الشافعی	مکتبہ ابن کثیر
۹۲	کشف الخفا	مصطفیٰ ابن عبد اللہ	مصر
۹۳	مسابیقی تفسیر	حافظ ابن کثیر	مکتبہ ابن کثیر
۹۴	روضۃ المندی	سید محمد بن علی	دہلی
۹۵	مشکوۃ الصانع	ولید بن عبد اللہ	دہلی
۹۶	مردۃ القری	سید علی محمد بن	مکتبہ ابن کثیر
۹۷	ازادہ بعضی اردو	سید محمد مولوی	لاہور
۹۸	غنیۃ الطالبین	شیخ عبد القادر جیلانی	لاہور
۹۹	السامون	سید محمد بن علی	دہلی
۱۰۰	ما نزل من القرآن	حافظ ابو نعیم	مکتبہ ابن کثیر
۱۰۱	آداب فی سلاسل اولیاء	شاہ ولی اللہ	مکتبہ ابن کثیر
۱۰۲	نعمات الانس	لا عبد الرحمن جامی	مکتبہ ابن کثیر
۱۰۳	منہج المقال	محمد بن علی	مکتبہ ابن کثیر
۱۰۴	حقیقات الحفاظ	امام سید علی	مکتبہ ابن کثیر
۱۰۵	تاریخ حبیب السیر	غیاث الدین	مکتبہ ابن کثیر
۱۰۶	ارجح المطالب	مولوی حبیب اللہ	لاہور
۱۰۷	حجج الکرامۃ فی	مولوی صدیق حسن	بھوبل
۱۰۸	آثار القیامہ	علامہ ابوالدین محمد بن علی	لاہور
۱۰۹	عبقات الانوار	علامہ سید حامد حسین	لاہور
۱۱۰	کتاب الہدایۃ	مفتی محمد رفیع	مصر
۱۱۱	تاریخ غنم کرنی	غنم	پٹنہ
۱۱۲	کنز العمال	شیخ علاء الدین علی بن شمس	پٹنہ
۱۱۳	تاریخ مرقۃ الجنان	ابن کثیر	مکتبہ ابن کثیر
۱۱۴	تاریخ ابوالکلام	علامہ ابن کثیر	مکتبہ ابن کثیر
۱۱۵	تاریخ ابو داؤد	علامہ ابو داؤد	مکتبہ ابن کثیر
۱۱۶	تاریخ روضۃ المظاہر	ابن شمس	مصر
۱۱۷	تاریخ ابوالکلام	علامہ ابن کثیر	مکتبہ ابن کثیر
۱۱۸	تاریخ روضۃ المظاہر	ابن شمس	مصر
۱۱۹	عیون الاثر	علامہ ابن کثیر	مکتبہ ابن کثیر
۱۲۰	تاریخ افلاک عربی	جلال الدین سیوطی	مصر
۱۲۱	ترجمۃ تاریخ الخلفاء	علامہ ابن کثیر	لاہور
۱۲۲	فصول الفیاض	ابن مبارک	دہلی
۱۲۳	روضۃ المشہد	کمال الدین حسین	مکتبہ ابن کثیر
۱۲۴	گلزار المشہد	سید محمد نور الدین	مکتبہ ابن کثیر
۱۲۵	حیرۃ الخیوان	علامہ سید شافعی	مصر
۱۲۶	تاریخ قمیص	شیخ حسین بن علی	مکتبہ ابن کثیر
۱۲۷	سیرۃ ابن کثیر	علامہ ابن کثیر	مکتبہ ابن کثیر
۱۲۸	تاریخ دینار و النصار	حافظ ابن کثیر	مکتبہ ابن کثیر
۱۲۹	مطالب السؤل فی	محمد بن علی	لاہور
۱۳۰	تکمیل السؤل فی	محمد بن علی	لاہور
۱۳۱	تکمیل السؤل فی	محمد بن علی	لاہور
۱۳۲	تاریخ صغیر	محمد بن اسماعیل بخاری	لاہور
۱۳۳	روضۃ المظاہر	علامہ ابن کثیر	لاہور
۱۳۴	تاریخ صغیر	محمد بن اسماعیل بخاری	لاہور
۱۳۵	تاریخ صغیر	محمد بن اسماعیل بخاری	لاہور
۱۳۶	تاریخ صغیر	محمد بن اسماعیل بخاری	لاہور

۱۳۵	تذیب التذیب	حافظ ابن جریر	دہلی	۱۵۷	تعلیم المؤمنین	انور الحسن کاشی	قلمی
۱۳۶	تذیب التذیب	۔۔۔	حیدرآباد دکن	۱۵۸	احتجاج	ابو نعیم علامہ طبرسی	طهران قلمی
۱۳۷	استیاب	ابو نصر ابن عبدالبر	۱۳۱۹ھ	۱۵۹	کتاب نمرت	ابن الندیم	یورپ
۱۳۸	مرقاۃ المفاتیح	علامہ علی قاری	مصر	۱۶۰	درایع النبوة	عبدالحق محدث دہلی	لکھنؤ ۱۲۹۹ھ
۱۳۹	خلاصہ تہذیب	صفی الدین خزرجی	۱۲۱۰ھ	۱۶۱	اشعۃ المصابیح	۔۔۔	۱۲۱۰ھ
	تہذیب الکمال	۔۔۔	۔۔۔	۱۶۲	شرح وقایع تہجد	۔۔۔	کا پور مظفر قلمی
۱۴۰	تذکرۃ بھٹا	حافظ ابوہریرہ	حیدرآباد	۱۶۳	ستہ رک	حاکم	قلمی کتبہ
۱۴۱	کتاب سمائی	حافظ عبدالکریم	یورپ	۱۶۴	مل و دخل	محمد بن عبد الکریم	مصر ۱۲۱۰ھ
	بستان احمد شین	شاہ عبد العزیز	۔۔۔		شہرستانی	۔۔۔	۔۔۔
۱۴۲	تہذیب التہذیب	سید علی	۔۔۔	۱۶۵	امات و سیاست	ابن قتیبہ	مصر ۱۲۲۰ھ
۱۴۳	لیاقت المقات	۔۔۔	۔۔۔	۱۶۶	طیۃ الاولیاء	حافظ ابو نعیم	قلمی
۱۴۴	وسیلۃ النجاة	علامہ ابن ہمامی	لکھنؤ ۱۳۱۳ھ	۱۶۷	میزان الاعتدال	حافظ ابوہریرہ	لکھنؤ ۱۳۱۱ھ
	وجیزہ	علامہ جان طغان	لکھنؤ ۱۲۷۹ھ		طیۃ الرجال	۔۔۔	۔۔۔
۱۴۵	ایضار الیت	سیوشی	لاہور	۱۶۸	مفتاح الرشاد	سیح الدین غاں بیلو	لکھنؤ ۱۲۶۳ھ
۱۴۶	کتاب الارشاد	نیکم ابو یحییٰ محمد	دہلی ۱۳۱۶ھ	۱۶۹	شعوی	مولانا روم	بہمنی
	سبیل الرشاد فی	۔۔۔	۔۔۔	۱۷۰	روضۃ الاحباب	محدث شیرادی	لاہور ۱۲۸۱ھ
	امر بظہیر لا جہاد	۔۔۔	۔۔۔	۱۷۱	۔۔۔	۔۔۔	ابن بار لکھنؤ ۱۲۹۰ھ
۱۴۷	شواہد النبوة	عبدالرحمن جامی	بہمنی ۱۸۸۶ھ	۱۷۲	رجال نجاشی	۔۔۔	قلمی
۱۴۸	رسالہ حج	حاجی عظیم الدین	لکھنؤ ۱۲۹۵ھ	۱۷۳	عربی کی دوسری کتاب	شمس العلماء قاضی میر علی	لاہور ۱۲۹۲ھ
۱۴۹	عیاض بنی نامہ	عابد علی فقیر پوری	بہمنی ۱۲۹۹ھ	۱۷۴	تہذیب العرب	شرح سید علی بکری	۔۔۔
۱۵۰	عاریۃ الحقیقہ	نیکم مسلمان	لکھنؤ ۱۲۸۸ھ	۱۷۵	تفسیر لفظ عن	علامہ محمد طغان	لاہور ۱۲۹۲ھ
۱۵۱	تہذیب الاسماء	عبدالحق ابن نووی	غزنی	۱۷۶	نہایہ	ابن خیر جزری	مصر
۱۵۲	سنن ابن ماجہ	قرطبی	دہلی ۱۲۲۲ھ	۱۷۷	تاریخ الانبیاء	شیخ احمد حسام الدین	لکھنؤ ۱۳۱۱ھ
۱۵۳	کتاب فرائد	عبدالحق ابن نووی	مصر ۱۳۲۳ھ	۱۷۸	معجم صنیعہ	سلیمان بن احمد طبرانی	دہلی ۱۳۱۱ھ
	در المعانی	۔۔۔	۔۔۔		۔۔۔	۔۔۔	۔۔۔
	شفقت النعمان	۔۔۔	دہلی ۱۲۹۶ھ		۔۔۔	۔۔۔	۔۔۔
	ترجمہ کتاب نووی	۔۔۔	۔۔۔		۔۔۔	۔۔۔	۔۔۔



الحمد لله الذي جعل في الدنيا والآخرة ما يشاء من الخير والشر وما يشاء من العاقبة والابتداء

امام عبد خدا کا ربید رضی حسین ابن حکیم سید بد علی مرحوم و حقوق متوفین قبضہ پر این سادات ضلع فتح پور
فتمت الک باد خوار اللہ عنہ وعن والدہ بخدست بین حضرات ناظرین کے عرض کرتا ہے کہ۔

شمس العلماء ابلی نعمانی مولف سیرۃ النبی نے آیہ کریمہ الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی و رضیت لکم الاسلام دینا کا نزول یوم عرفہ جمعہ ۹ ذی الحجۃ سنہ ۱۰ قرار دیا ہے اور روایات صحیحہ و احادیث موثقہ مستندہ سے قطع نظر کر کے یوم نزول سے تا وفات النبی اکاشی یوم مذہبہا رسولہذا صلوات اللہ علیہا ہے اور اسی ضمن میں ایک نقشہ سما دا زکیہ، محرم، صفر تا ۱۲ ربیع الاول سنہ ۱۱ بصورت مفروضہ آٹھ اقسام کا تیار کر کے اپنے نقطہ نظر سے میلان کیا ہے جن مولف و مصنف نے ہر ممکن طریقہ سے کوشش کی ہے کہ آیہ اکمال دین کا نزول یوم عرفہ بقید صحیح قرار پائے اور اپنے خیال میں نقشہ مفروضہ کو صحیح ثابت کیا ہے اور جسکی ابتداء حضرت کے سفر حجۃ الوداع فرمانے کی ۲۶ ذی قعدہ یوم شنبہ سے کی ہے کیونکہ ذی قعدہ یوم جمعہ کی مراجعت کے ۲۶ ذی قعدہ کو یوم شنبہ واقع ہوتا ہے۔

اس لئے اس کتاب میں مؤلف سیرت النبی کے اسی حصہ پر تبصرہ کیا گیا ہے جو کہ حقیقت میں آیہ شریفہ موصوفہ الکمال دین
واقام نعمتہ انتخاب میں اسلام کا نزول بمقام غدیر خم و روز کعبہ سے یوم تخبہ تک صحیح الاسناد و احادیث و روایات مؤلفہ شایعہ
جس کے سرور کائنات علیہ السلام کی واپسی حجۃ الوداع بیت اللہ سے بعد گزرنے کی سیرت مندرجہ بالا میں کہ وہ بیتہ کے آیہ طہیرہ
یا ایہا الرسول بلغة ما انزل الیہا من ربک وان لم تفعل فما بلغت رسالتہ اللہ یعصمک من الناس سورہ المائدہ کی

عنه قال في القاموس غديره ثم موضع الخفة بين الحرين ١٢ -

عنه مناقب آل أبي طالب العلامة ابن شهر آشوب (م) ٥٠٠ ص ٢٢٢ المطبوع بمطبعي في رواية المندوب انه كان يوم الخميس يعني اربعه عشر من ربيع
روايت سے ٥٠٠ درجہ بدرجہ میں ہی پیشہ تھا۔

[illegible]

نازل ہوا اور حضور سرور عالم بنو نزل وحی مذکورہ میں فرود کش ہو کر قبیل حکم رب علیل بمقام خم غدیر جو منزل جحفہ سے
تین میل پر واقع ہے تشریف لاکر ایک لکھ بیس ہزار صحابہ کرام کے مجمع میں انصار کے مجمع میں انصار و اہل بیت جناب علی علیہ السلام
بحدیث شہور من کنت مولاه فعلی مولاه الحدیث وحدیث ثقیلین وثقیلتین الحدیث حدیث لا یؤدی عنقل الا اذا اوعلی
ایقال هذا لیتی والمودی عنقلی الحدیث وغیره بہ تمام مخصوص عمل میں لائی گئی جس کی خری جلسہ پر کہ سبار کہ الیوم اکملت
لکم دینکم نازل ہوا اور حضرت صلعم اس عبارت سے شکر یہ اکمال دین و اتمام نعمت بجا آئے اللہ اکبر واللہ علی کمال الدنیا
واقام النعمه در فضائل رب برساتی والولاية لعل من بعدی جس کے بعد کیا سی شبانہ روز رسول خدا زنده رہے جس
کیا سی یوم کی روایت کو ہمارے علمائے اعلام کثر اللہ اشالحم نے احادیث و روایات کے ہوتے ہوئے تو مجاہدین فراخی اس لئے
اس کتاب میں اسی روایت کیا سی یوم کے مطابق تحقیقات کی گئی ہے تاکہ ارباب سیر واصحاب تفاسیر کا بیان روایات
معجمہ کے استناد کے ساتھ تاریخ وفات النبی بقدر غلبہ بعد نزل آیہ اکمال دین سے کیا سی یوم و صحیح صحیح آجین اور
ساتھ ہی اس کے ارباب سیر و شبلی صاحب کے اول تصنیف الفاروق سے ابتداء مرض النبی اخیراً صفر اور ہست الثبی سے
یوم چار شبہ اور شیرہ دن علیل رہ کر وفات فرما۔ آغاز علالت سے ایک پہلے اسامہ بن زید کا جنگ دم پر جانے کے لئے
سر دار فوج ہو کر امور ہوس کے مطابق واقعہ کے پایا جائے۔

پس نوعیت مذکورہ کے موافق جس روایت سے ہر پنجہ عرفہ جمعہ کے دن آیہ شریفہ الیوم اکملت لکم دینکم کا یوم نزول بتایا جائے
اگر بصورت مذکورہ ہی نزول آیہ موصوفہ تاوانات النبی کیا تھی روز بقیہ و شبہ پورے نہ آویں گے اور عشرہ ثانیہ ماہ صفر کا آدھا
چما شبہ حسین تیسرہ دن شامل کرنے سے کیا تھی دن مطابق نہ ہوں گے تو وہ روایت یوم عرفہ والی قطعی مضمیٰ مضمون ہوگی
جو کہ آیہ یا ایہا الرسول بلغ ما اُمرک بالکمال دین نون سورہ المائدہ کی مع سورہ المائدہ کے آخر نزول کو ہیں جس کے بعد احکام شرعیہ میں
ملہ مضمیٰ پیش نہیں آتا سابق تر یا بعد (انفیقین) الروایۃ ثقلین بدون ال وئی روایۃ ثقلین (روز قالی) بختم مضمیٰ مضمون مضمون

[illegible][illegible]

حضرت شبلہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک شخص نے کہا کہ وہ فوج لیکر جہنم ادا کرے تو میں سے اپنے ایک انعام میں سے
 حصہ بخش دوں اور یہی جملہ غنائی ہے امین ہر را خبر ابو عبید عن محمد بن کعب القزطی قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی حجة الوداع فیما بین مکہ والمدینۃ
 الحدیث یعنی ابو عبید نے محمد بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر حجۃ الوداع میں مدینہ کے قریب ہوئے

حضرت شبلہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک شخص نے کہا کہ وہ فوج لیکر جہنم ادا کرے تو میں سے اپنے ایک انعام میں سے
 حصہ بخش دوں اور یہی جملہ غنائی ہے امین ہر را خبر ابو عبید عن محمد بن کعب القزطی قال سمعت - ورواہ الماکلفی علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی حجة الوداع فیابین مکہ والمدینۃ
 الحدیث یعنی ابو عبید نے محمد بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر حجۃ الوداع میں درمیان مکہ اور مدینہ کے نام لے کر

کسی قسم کی ترمیم یا ترمیم نہیں ہوئی اسلئے اس عظیم مقاصد کتاب پر اشلی صاحب کے فرضی یوم جمعہ ۹ ذی الحجہ ۱۲۸۵ھ اور نزول آیہ
 الیوم اکملت لکم دینکم مقام عرفات عین خطبہ یا ختم خطبہ بعد نماز عصر قطعاً غلط اور غیر صحیح رکھا ہے چونکہ نعمانی صاحب اس
 الیوم اکملت لکم دینکم کے نزول کو وفات النبی تک لکھا ہے اس یوم و شبہ پر قبول کیا ہے اس لئے نزول آیہ موصوفہ سے آؤفات
 اور یوم دفن تک کے واقعات لازم لزوم قرار پائیں ہیں وجہ ہے کہ کتاب ہدایہ میں مسایلی حالات سے ان واقعات کے جو تلف سیرۃ النبی اور
 الفاروق نے کثرت حق میں کی ہیں ضبط تحریر میں لائے گئے

اور جو اصول شہل نعمانی نے متعلق وفات النبی قائم کیے یا ازین قسم ظاہر تسلیم کیے ہیں وہ سب بغیر عن تسلیم ان کر
 انکی نزدیک حسن و اکمل وجوہ کے ساتھ محبت ظاہر و داخلہ باہر و بیگنی ہے۔

اس تحقیق میں چند اقسام کے نقشے جنسری نامہ ذوقعدہ ۱۲۵ھ لغایت بیع الاول پنج ماہ کے ہیں از ان جہاں پہلا نقشہ
 جنسری نمبر ایک علامہ ابن سعد صاحب طبقات کے بیان و روایت دوم، دو خانوں سے ہے جسکا پہلا خانہ تاریخ سفر حجۃ الوداع
 ۲۵ ذوقعدہ سے ۱۲ بیع الاول تک بردیت ایک مہینہ ۱۲ دراکا کے ہے اور دوسرا خانہ یحییٰ ابن سعد کے مخرجہ دیت
 ابتداء مرض النبی کے تاریخ سے لپٹ کر یوم ابتداء سفر حجۃ الوداع اور تاریخ مرض النبی سے بارہ بیع الاول تک ہے۔

اور نقشہ جنسری نمبر ایک (مذکورہ کے ہر دو خانوں کا تائیدی نقشہ ایک مہینہ ۱۲ دراکا جو کثیر الوقوع
 سلسلہ صاحب جمع وفات حضرت ابو جبرائیل کا ہر نقشہ اول پہلے خانہ کا مؤید اور نقشہ دوم دوسرے خانہ کا تائید کنندہ ہے اور
 ہر دو نقشوں سے چھ ماہ پر وفات جناب سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کے تاریخ بقیدن کے اور ۲۸ جمادی الثانی ۱۲۵ھ
 تاریخ وفات حضرت ابو جبرائیل بقیدن کے مطابق ہر دو نقشوں کے صحیح یا غیر صحیح ہونا ظاہر ہوگا۔ واقعی کی تحقیق تیسری ماہ رمضان
 یوم شنبہ پر جمہور ارباب سیر و محدثین نے اتفاق کیا ہے قطع نظر مدت وفات جناب موصوفہ کے جس میں سخت اختلاف ہے لیکن یہی
 ایک تاریخ ہے جس کے زمین باہم ارباب سیر و حفاظ حدیث کے کچھ اختلاف نہیں ہے۔

دوسرا نقشہ جنسری حرف (الف) کثیر الوقوع مرتبہ شہل صاحب سیرت کا پہلا خانہ ۲۶ ذوقعدہ یوم شنبہ ایک مہینہ
 اور ایک ۲۹ کے ہے اور دوسرا خانہ الفاروق شہل سے ابتداء مرض النبی اخیر صفر یعنی ۲۸ صفر (پہلا شنبہ) ہی پلٹے ہوئے
 انکی تاریخ معینہ ۲۹ ذوقعدہ سفر حجۃ الوداع تک ہے اور ۲۸ صفر سے ۱۲ بیع الاول تک جسکا پہلا خانہ ۱۵ سیر شہل کے
 نمبر ۲، ۳، ۵، ۸ کے مطابق یکم، ۱۵، ۱۸ بیع الاول دو شبہ ہے۔

تیسرا نقشہ جنسری حرف (ب) ممکن الوقوع مجوزہ شہل صاحب سیرت میں ذوقعدہ ۲۰ اور ذی الحجہ ۱۹ محرم ۲۰ اور ۱۰ صفر ۲۰ کا

۱۵ سیرت النبی رضی اللہ عنہ میں اس وقت جب کہ فرض نبوت ادا کر رہے تھے آیہ آخری الیوم اکملت لکم دینکم خطبہ سے فارغ ہو کر اپنے حضرت بلال کو اذان کا
 حکم دیا اور ظہر اور عصر کی نماز ایک ساتھ ادا کی پھر آتہ پر سوار ہو کر موقت نشین کے آگے روانہ ہو کر درگاہ قبلہ دو دعائیں صرف کی پھر جب قلابا ہو گیا
 تو اپنے اذان سر پہنے کی تیاری کی لیکن مجوزہ طریقہ میں نہیں۔ واقعی بیجوی۔ حادثہ۔ درگاہ اشرفیہ میں سیرت النبی جنسری وغیرہ سب شہل صاحب کے خلاف آیہ
 موصوفہ کا نزول بعد عصر کے آگے آتا ہے تو اگرچہ جنسری میں جس سے دونوں بیان ایک سرے کو لپٹ کر سیرت میں غیر یوم جمعہ کا لکھا ہے اور ان دن روز و شبہ
 ہوتا ہے و کچھ نقشہ جنسری حرف (الف) کثیر الوقوع مرتبہ شہل کا پہلا خانہ ۱۲ بیع الاول دو شبہ ۲۰ دن پر اور دوسری بیع الاول (شبہ) لکھا ہے دن
 پر چونکہ ۱۵ اور دوسری بیع الاول کو دو شبہ فرض کرنے سے مراجعت میں ۹ ذی الحجہ ۲۰ اور ۵ ذوقعدہ کو چھٹینہ اور ۲۰ ذوقعدہ کو جمعہ (چونکہ ۲۰
 ذی الحجہ جنسری حرف (ب) مسلم کا پہلا خانہ اس سے بھی دونوں بیان غلط اور بالکل جھوٹا ہے تفصیل آگے آئیگی۔

۲۶ ذوقعدہ سفر حجۃ الوداع کو غلط کرنا ہے۔

پانچواں سادہ نقشہ حرف (د) پوپلے خانہ نقشہ خبثی حرف (الف) کثیر الوقوع کے حامی مدین ۲۲ جمادی الثانی ۱۲۸۰
وفات حضرت ابو بکر تک کا بنا یا گیا ہے جس سے ۲۵ ذوقعدہ (جمعہ) ۲۹ صفر (یکشنبہ) یکم ربیع الاول (دوشنبہ) کو غلط کرنا ہے۔
چھٹواں نقشہ خبثی حرف (بیم) سلم اور حرف (نون) نووی شایع سلم سے پہلا خانہ ہے جس کا تائیدی نقشہ (سیوم)
۲۲ جمادی الثانی سلمہ تک کا ہے اور خانہ (دوم) موافق روایت تخریج ابن سعد جس کو علامہ زرقانی نے شرح صحاح
مین اور حافظ ابن حجر عسقلانی نے فتح الباری شرح صحیح بخاری میں لکھا ہے جس کا تائیدی نقشہ (دوم) ہے۔

ساتواں نقشہ خبثی حرف (خا) طبری نمبر (۱۷) تاریخ و تفسیر میں دو رو خانوں سے مرتب ہے جس کا پہلا خانہ
۲۵ ذوقعدہ یوم (دوشنبہ) سے ۱۲ ربیع الاول (دوشنبہ) تک اور دوسرا خانہ ۴ ذوقعدہ (دوشنبہ) ۱۳ ربیع الاول (دوشنبہ)
تک کا ہے۔

نمبر ۲ کو رو کے پہلے خانہ کا تائیدی نقشہ (چہارم) ۲۵ ذوقعدہ (دوشنبہ) سے تا وفات حضرت ابو بکر یعنی ۲۲ جمادی الثانی
سلمہ تک کا ہے اور جس کے دوسرے خانہ کا تائیدی نقشہ (دوم) ہے اسی خانہ دوم کے ۱۸ ذی الحجہ (چہینبہ) سے
۲۹ صفر (چہینبہ) تک (۷ دن) اور گیارہ ربیع الاول (دوشنبہ) تک اکیاسی روز ہرے جس کی آنے والی شب
سے شنبہ ۱۲ ربیع الاول سلمہ سے ۱۳ ربیع الاول سلمہ دو سال تمام ۱۲ جمادی الثانی میں بیسے تمام ۲۰ جمادی الثانی
دس راہین کل مدت خلافت حضرت ابو بکر کی مطابق روایت کے ٹھیک ٹھیک مل جاتی ہے۔

توضیح

ناظرین کو تعجب ہو گا کہ آیہ موصوٰنہ اکمال دین یوم عرفہ من نادل مہایا یوم غدیر خم کو ہر دو صورت سے
تکمیل دین کا اظہار ہوتا ہے اس قدر طوالت سے تحقیق کی کیا ضرورت تھی نہیں ایسا نہیں ہے بلکہ یہ آیت ایوم اکملت
لکم دینکم اقمتم علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا اپنے ہرے مطالب کے ساتھ خاص غدیر خم ۱۸ ذی الحجہ میں
بالکل جناب امیر المؤمنین و امام المتقین علی بن ابیطالب کی شان میں تکمیل ولایت و تہنیت پر نازل کی گئی سبکی
تصدیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث شکر یہ اور آیہ موصوٰنہ کے مفہوم اور ایوم کی تخصیص سے
یعنی آج کے روز تبلیغ رسالت اور تہنیت نعمت اور اظہار ولایت علی علیہ السلام پرخداوند عالم راہنی و خوشنود ہوا ہے
یوم غدیر خم بہت بڑی عید ہے۔

اسی تاریخی دن کو رب العزت نے جناب امیر المؤمنین علی علیہ السلام کی فضیلت جلیلہ اور بقبت رفیعہ اور منزلت
مخصوصہ قرار دی ہے یہی وجہ سے رسول اللہ نے حاضرین جلسہ سے عموماً اور امہات مومنین سے خصوصاً ولایت علی علیہ السلام
پر سلام اور مبارکبادی غیمہ خاص میں بھجوا کر دلائی ہے اور خود جناب سرور عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ملک الشعرا
حسان بن ثابت سے اشعار تہنیت ساعحت فرمائے ہیں۔

یہ صورت مبارکبادی نہیں تھی بلکہ یہ اس قسم کا عہد و قرار تھا جیسا کہ جناب موسیٰ علیہ السلام نے

اپنے آخر عمر میں اسی تاریخ کو بنی اسرائیل سے وصایت اور خلافت جناب یوشع علیہ السلام میں لیا تھا جسکی آیت
ولقد اخذ الله ميثاق بني اسرائيل وبعثنا منهم اثني عشر نقيباً شاہد ہے جو اسی سورہ المائدہ میں ہے
اور جو اٹھارہ فریضہ یا احکام پر مشتمل ہے جس اثنا عشر نقبیہ کے اول نقیب جناب یوشع علیہ السلام جو خلیفہ اور وصی
جناب موسیٰ علیہ السلام ہیں۔ ویسے ہی جناب علی علیہ السلام وصی اور خلیفہ جناب احمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اثنا عشر ائمہ اہل بیت علیہم السلام میں اول نقیب یا وصی یا خلیفہ بلکہ ابوالائمۃ الظاہرین میں اسی طرح عہد و قرار
است اور حاضرین جلسہ غدیر خم سے تاریخ ۱۸ ذیحجہ پنجشنبہ کے دن بعد نازل ہوئے آیہ مبارکہ یا ایہذا الرسول
بلغ ما انزل الیک من ربک وان لم تفعل فما بلغت رسالته واللہ یعصک من الناس کے لیا گیا جس عہد
قرار کے بعد اٹھارہ جوان فریضہ آیہ الیوم اکملت لکم دینکم سے پورا کر دیا گیا اور اسی روز کے اہمیت جلیلہ کو خیال
کرتے ہوئے یوم عرفہ کو آیہ الیوم اکملت لکم دینکم کا یوم نزول بتایا جاتا ہے جسکی نسبت یہ نکتہ فرضی قرار دیا جاتا
ہے کہ یوم عرفہ کو دین کا اکمال اور قرآن مجید کا اتمام ہو چکا جسکے بعد واجبات باقی نہیں رہے اور قصہ غدیر خم
محض شکایت بریدہ اور بعض اصحاب متعینہ میں جو بابت تھی جناب امیر علیہ السلام متعین کہہ گئے تھے کہا جاتا ہے
کہ رسول خدا نے صرف تاکید محبت علی علیہ السلام میں خطبہ رشاد فرمادیا۔

یہی وجہ ہے کہ شمس العلماء شبلی نعمانی نے یوم غدیر خم کا خطبہ الوداعی آخر عمر والا جو مجموعی خطبہ عرفات وغیرہ سے کم نہ تھا ایک سطر بھی نہیں بیان کی صرف حدیث ثقلین کی عبارت ایک جز اور اسی کے ضمن میں حدیث غدیر کا ایک حصہ من گنت مولاء فعلی مولاء اللہم وال من والاہ وعاذ من عاذاہ نقل کر دیا۔

اسی سلسلہ میں حضرت عمر کا وہ مشہور قول حسبنہا کتاب اللہ جو عین وفات النبی کے روز طلب

اخذ اللہ میثاق بنی اسرائیل و بعثنا منہم اثنا عشر نقیباً کے مرقوم ہے۔ یہ نبی اسرائیل سے مراد اپنے کا حضرت موسیٰ کے آخر عمر میں یہ قرار دینے پر
 یہ سورت (الاعراف) حضرت کے آخر عمر میں نازل ہوئی الخ

ایضا سورۃ اعراف مسئلہ: تفسیر آیہ: ومن قوم موسیٰ امۃ یھدونی بالحق وہ یعبدون اور موسیٰ کی قوم میں ایک فرقہ رہتا تھا جس کی اذنی
اسی پر افسانہ کرنے ہیں اور مشہور ہے کہ بعد ازاں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اور بعد ازاں خلیفہ ان کے کہ یوشع تھے بنی اسرائیل میں پہنچ و مرثا
نار مرثا اور یوشع قتل کرنے بنیہوں کے اور انعام گناہوں کے مشغول ہوئے۔

ظاہر کیا اور فضائل ان کے ظاہر کیے اور حضرت عیسیٰ نے تمہارے الصفا کو وحی ظاہر کیا اور سلیمان بن داؤد نے آصف بن برخیا کو
ظاہر کیا اور نضال فرعون غزول و مخلوب ہوئے اور حضرت ابراہیم پر آتش فرود سر ہوئی اور حضرت موسیٰ نے یوسف کو اپنا
طالب آئے اور احزاب کفر و ضلال فرعون غزول و مخلوب ہوئے اور حضرت ابراہیم پر آتش فرود سر ہوئی اور حضرت موسیٰ نے یوسف کو اپنا

۳۰ تفسیر عالم التنزیل ام بھی ہنست لغوی تفسیر سورہ المائدہ یہ حدیث مرقوم ہے۔ روی عن ابی مایسرة قال انزل الله تعالى في هذه السورة ثمانية عشر حكما لم يتطرق في غيرها۔

ایضا تفسیر سراج المفسر خطیب شریف مطبوعہ مطبعہ مصر ص ۲۹۹ میں ہے (فالحمد لله) روى عن ابن مسعود قال انزل الله تعالى في هذه السورة
شأنيته عظم حكماً بعد بركاته في غير هذا التفسير عالم التنزيل میں ابو بکر ص ۱ اور تفسیر سراج المفسر ابن مسعود سے مروی ہے کہ سورہ ائمہ میں اٹھارہ
قرطیہ احکام میں جو دو مرتبہ سورہ میں نہیں نازل ہوئے ۔

ایضا تفسیر حمیدیه لاجه اشیر ملا حسین مطبوعه خزان بنگالہ ۱۲۹۵ھ بمطابق ۱۸۷۹ء و عمان مرکبها ثانی عشره فریفت و اسیر فیما فتوح (محصل ترجمہ)

روزِ مگر ۸ یا ۸۲ روز۔
 عہدِ شانِ عشریہ شاہِ عبدالعزیز ص ۸ دہوی کے بابِ دہم قصہ طلبِ قرطاس میں ہے قبلِ ازین واقعہ بادشاہِ کریم ایومِ اکملت لکھو دیکھو
 نازل نازل شدہ پورسینی رسالت آپ صلعم طلبِ قرطاس کے دن سے تین مہینے یعنی ۹۰ روز پہلے آیا ایومِ اکملت لکھو دیکھو نازل ہو چکی تھی۔

جس کے پلٹنے سے ۸ ذی الحجہ یوم غدیر خم کو بخشید اور ۹ ذی الحجہ اور ۱۰ ذی الحجہ کو شنبہ ہوا یہی شنبہ ۱۲ ربیع الاول ۱۱۰۰
 کو آتا ہے کیونکہ ۲۸ صفر (چار شنبہ) کا تیرہواں دن ۱۲ ربیع الاول (دو شنبہ) اور چودھواں دن ۱۳ ربیع الاول (دو شنبہ)
 ہوا کیونکہ ہر چار شنبہ کا پندرہواں روز چار شنبہ چودھواں روز شنبہ تیرہواں روز دو شنبہ ہونا بدیہات سے ہے۔
 اور ۱۸ ذی الحجہ (بخشید) سے ۲۹ صفر (بخشید) تک شہر دن جہین گیارہ ربیع الاول کے گیارہ روز شامل کرنے سے
 ۸ غبارہ روز شامل ہوتے ہیں۔

تنبیہ واضح ہو کہ ہر بخشید کی ایک سوین رات دو شنبہ جسکی صبح یوم دو شنبہ اور ہر جمعہ کی ایک سوین شنبہ
 شنبہ جسکی صبح یوم شنبہ ہونا بھی یہی ہے۔

اور ۹ ذی الحجہ عرفہ اور ۱۸ ذی الحجہ یوم غدیر میں نوراتوں کا فصل ہے جب ۸ ذی الحجہ میں ۹ دن کم کیے جائیں تو ۹
 ذی الحجہ ہوگا ایسے ہی ۲۸ صفر میں ۹ دن گھٹا دینے سے ۱۹ تاریخ صفر کی ہوگی۔

لیکن شبلی صاحب نے اپنی مصنفہ کتاب الفاروق کے خلاف سیرۃ النبی جلد ثانی مطبوعہ معارف اعظم لکھ کے
 ۱۳۳۳ھ میں رسول اللہ کا بیمار ہونا اس طرح تحریر فرمایا ہے۔

۱۸ یا ۱۹ صفر ۱۱۰۰ھ میں آدمی رات کو آپ حبۃ البقیع میں (جو امام سلموں کا قبرستان تھا) تشریف لے گئے
 وہاں سے واپس تشریف لائے تو مزاج ناساز ہوا یہ حضرت میمونہ کے باری کا دن تھا اور روز چار شنبہ تھا پانچ دن تک
 آپ اس حالت میں بھی (ازراہ عدل و کرم باری باری ایک ایک بیوی کے حجرے میں تشریف لیجاتے رہے)
 پھر اسی عبارت کے زیر حاشیہ مذکور ہے۔ آنحضرت معلوم کے ابتداء مرض کے دن یا مدت علالت اور تاریخ
 وفات کے تعیین میں روایات مختلف ہیں، امر مختلف فیہ سے پہلے ان امور کو بتا دینا چاہیے جنہر تمام روایات کا اتفاق
 ہے اور جنہر کو یا تمام محدثین اور ارباب سیر کا اجماع عام ہے اور وہ یہ ہیں۔

(۱) سال وفات ۱۱۰۰ھ بھری ہے۔

(۲) مہینہ ربیع الاول کا تھا۔

(۳) یکم سے ۱۲ تک کوئی تاریخ تھی۔

(۴) دو شنبہ کا دن تھا (صحیح بخاری ذکر وفات کتاب الجنازہ) زیادہ تر روایات سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ آپ کل
 ۱۳ دن بیمار رہے اس بنا پر اگر تحقیقی طور سے ستین ہو جائے آپ نے کس تاریخ کو وفات فرمائی تو تاریخ آغاز مرض بھی
 متعین کیجا سکتی ہے حضرت عائشہ کے گھر پر اس صحیح آٹھ روز (ایک شنبہ سے دوسرے شنبہ تک) بیمار رہے اور تین
 وفات فرمائی اسلئے علالت کی مدت آٹھ روز تو یقینی ہے، عام روایات کے رو سے پانچ دن اور چاہے ہیں اور یہ قرائن
 سے بھی معلوم ہوتا ہے اسلئے ۱۳ دن مدت علالت صحیح ہے، علالت کے پانچ دن آپ نے دوسرے ازواج کے حجرہ میں
 بسر فرمائے اس حساب سے علالت کا آغاز چار شنبہ سے ہوتا ہے۔

۱۸ صفر (چار شنبہ) کے پچھونفٹھ جنتری حزن رات، کثیراتوقع رتبہ شبلی کا پہلا خانہ۔

اور ۱۹ صفر (چار شنبہ) کے پچھونفٹھ جنتری حزن دیم (مسم و حزن دنوں) قوی شجاع مسلم کا پہلا خانہ۔

تاہم صحیح وفات کے تعیین میں دواہوں کا اختلاف تھا اسب حدیث کا تمام تر دفتر چنانچہ اسنے کے بعد بھی تاہم صحیح وفات کی کوئی روایت نہ مل سکی اسباب سیر کے بیان میں روایتیں ہیں۔ یکم ربیع الاول، دوم ربیع الاول اور ۱۲ ربیع الاول ان تینوں روایتوں میں باہم ترجیح دینے کیلئے اصول روایت و روایت دونوں سے کام لینا ہے؟
یکم ربیع الاول کی روایت کا متقدمین میں وجود نہیں لیکن متاخرین میں بھی کوئی روایت نہیں ہے مجھ کو کسی کا یکم ربیع الاول کہہ دینا کافی نہیں ہے خود شبلی صاحب نے لفظ تین روایتیں لکھی ہیں لیکن سند کسی روایت کی نہیں لکھی۔

پھر کہتے ہیں: دواۃ دوم ربیع الاول کی روایت ہشام بن محمد بن سائب کلبی اور ابو مخنف کے واسطے سے مروی ہے (طبری ص ۱۱) اس روایت کو اکثر قدیم مورخوں نے (مثلاً یعقوبی وغیرہ) قبول کیا ہے لیکن محدثین کے نزدیک یہ دونوں مشہور و معروف کو اور غیر متبرہین یہ روایت واقعی سے بھی ابن سعد و طبری نے نقل کی ہے۔ (جز وفات) ۱۱

بشاک ابن سعد نے دوسری ربیع الاول کی روایت کو واقعی سے نقل کیا ہے لیکن طبری نے اس روایت کو ابو مخنف کے واسطے سے لیا ہے چنانچہ طبری ص ۱۱ میں ہے عن هشام بن محمد بن سائب عن ابو مخنف قال ثنا الصقب بن زہیر عن فقہاء اہل الحجاز قالوا قبض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نصف النہار یوم الاثنين لیلتین مضتا من شہر ربیع الاول۔ ہشام بن محمد بن سائب نے ابو مخنف سے کہا انھوں نے بیان کیا ہم سے صقب بن زہیر نے فقہاء حجاز سے کہا انھوں نے وفات فرمائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دوسری ربیع الاول یوم درخشہ کو دوسرے کے وقت اور قال الواقعی فی یوم الاثنين لثنتی عشر لیلة خلعت من شہر ربیع الاول و دفن من الغد

۱۱ سیرۃ النبی ص ۱۰۱ اول ص ۱۰۱ میں ہے۔ محمد ابن اسحاق تابعی بن محمد صاحب کو کچھ تھا علم حدیث ابن کمال قال: ابن سعد مشہور محدث ہیں۔ محدثین نے عموماً فقہاء کے گواہی کے ساتھ واقعی قابل اعتبار نہیں مگر وہ قابل سند ہیں۔

اور الامامون شبلی ص ۱۰۱ کا ترجمہ ہے کہ یسویں دہائی کے متقدمین میں ہے تاریخ میں اگر کوئی زمانہ اس کمال کے پیش کرنے پر ناگزیر کہتا ہے تو اس کا بعد حکومت اس طرحی سب سے مرجع ثابت ہوگا فقہاء اور محدثین میں کسی ابن عباس، امام بخاری، احمد بن سعد کا تب واقعی، ابو حنیفہ، ابن ہشام، امام واقعی، الخ یہ لوگ ہیں کہ آج مذہبی علوم کے ارکان انھیں کی روایتوں پر قائم ہیں اور سیرۃ النبی ج ۱ اول ص ۱۰۱ میں ہے۔ تاہم یہی سلسلہ میں سب سے جامع اور مفصل کتاب امام طبری کی تاریخ کبیرہ طبری اس درجہ کے شخص ہیں کہ تمام محدثین کے فضل و کمال و ثقہ اور دست علم کے مترق ہیں انکی تفسیر حسن التفسیر خیال کی جاتی ہے پھر متقدمین کہتے ہیں کہ سیرت پر آج بھی سیکڑوں تصنیفیں زجر دین لکھی ہیں سب سلسلہ ہا کر صرف تین چار کتابوں پر مشتمل ہوتا ہے سیرت ابن اسحاق، واقعی، ابن سعد، طبری انکے علاوہ جو کتابتیں ہیں وہ ان سے متاخر ہیں واقعی کے سوا تینوں مصنفین اعتبار کے قابل ہیں ابن سعد اور طبری میں کسی کو کلام نہیں ہے یہ ہیں وہ لوگ جنکی توجہ احادیث پر شبلی صاحب کی نظر نہیں پڑی پھر کتب حدیث کا ذکر کون سی کتابتیں ہیں جنہیں وفات النبی یا مرض النبی کی تاریخ ہوتی۔ بخاری اسحاق نے صرف ۱۲ ربیع الاول کی روایت اخراج کی ہے۔

واقعی نے ۱۲ ربیع الاول کے علاوہ دوسری ربیع الاول کا اضافہ کیا جن سے ابن سعد اور بقول خود شبلی صاحب کے جبری نے اضافہ کیا لیکن یکم ربیع الاول کی روایت کا طبری تک کوئی وجود نہیں ہے۔

۱۱ یہ حافظ ابن ہشام، حنفی سیرۃ ابن ہشام، المتوفی سلسلہ جبری میں۔ حافظ موصوف سیرۃ ابن اسحاق کے شاہجہن کی توثیق شبلی صاحب نے سیرۃ النبی میں ان الفاظ سے کی ہے کہ ابن ہشام کا نام عبدالملک ہے وہ حمایت ثقہ اور نامور محدث اور مورخ تھے جبکہ حافظ سعدی، مزنا بھی کہہ چکے جنہوں نے حضرت کا اخیر صفر کے باقی شب میں بیمار ہونے کی روایت کی ہے جو افادہ شبلی صاحب کے مخبر کے مطابق اور مؤید ہے۔

۱۱ دوم ربیع الاول کی روایت کو طبری نے واقعی سے نہیں لیا شبلی صاحب کا (قرآن ہے چنانچہ مرض اللہ ص ۱۱ ج ثانی مشتمل ہے وہ کہ طبری عن ابن الکلبی و ابن مخنف اسرق فی فی الثانی من ربیع الاول میں طبری نے ابن کلبی اور ابو مخنف کے واسطے سے دوسری ربیع الاول کا ذکر کیا

نصف النهار میں تراغت الشمس و ذوات يوم الثلاثاء واقعہی نے کہا ہے کہ دعوات فرمائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ بارہ مائین گزیرین ماہ ربیع الاول کی اور دوسرے روز بروز شنبہ دوپہر بعد فون ہوئے۔ اسی کو شبلی صائب نے القاروق میں اختیار کیا ہے۔

ایسا ۱۹۹۰ء میں ہے۔ وقال الوافدی بیدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وجعلنا لیلین بقیۃ من حضر۔ اور وافی نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شروع ہوا اور جبکہ دو راتیں ماہ صفر کی باقی تھیں۔ ان دونوں قول وافی سے حضرت کا بیمار رہنا پودہ روز ہوتا ہے۔

یہاں رہنا پودہ روز ہوتا ہے۔
 پھر ۱۹۹۹ء میں ہے۔ عن هشام بن محمد عن ابی مخنف قال ثنا الصقّیب بن زہیر عن فقہاء اہل الحجاز
 ان رسول اللہ صلعم وجع وجع الذی قبض فیہ فی اخر صفر فی ایام یقین منہ۔ هشام بن محمد نے ابی مخنف سے
 کہا اُنھوں نے کہ حدیث کی ہم صحیح عقب بن زہیر نے فقہاء حجاز سے کہ رسول اللہ صلعم کو درد ہوا وہ در حین حضرت نے
 وفات فرمائی وہ ماہ صفر کی آخری دنوں میں ہے اس روایت نے دوسری ربیع الاول کی روایت کو غلط کر دیا اور یہ
 روایت شبلی صاحب کے مصنفہ کتاب الفاروقی کے مطابق ہوتی ہے اور جس سے ابن اسحاق اور واقدی اور ابن سعد
 کے ۲۸ صفر چار شنبہ اتھارے مرض النبی اور ۲۹ صفر پنجشنبہ کے ہونے کی تصدیق ہوتی ہے۔ پھر شبلی صاحب قطر از ابن
 لیکن واقدی کی مشہور ترین روایت جسکو اُس نے متعدد اشخاص سے نقل کیا ہے وہ ۱۲ ربیع الاول کی ہے
 اس روایت سے واقدی کی دوسری ربیع الاول کی روایت خود واقدی کے قول سے باطل ہو گئی۔

البتہ یہی نے دلائل میں بسند صحیح سلیمان التیمی سے دوم ربیع الاول کی روایت نقل کی ہے (نور النبہ اس)۔
 ارباب نظر ثانی صاحب کے اس دوم ربیع الاول کے صحیح السند روایت پر توجہ فرمائیں جس روایت کے گٹھ پر
 قدیم مورخون یعقوبی و سعدی کو دروغ گو اور غیر معتبر لکھ چکے ہیں جنکی نسبت الفاروق میں لکھتے ہیں: "مورخ یعقوبی احمد بن یعقوب
 بن واضح کاتب عباسی یہ تیسری صدی کا مورخ ہے اسکی کتاب خود شہادت دیتی ہے کہ وہ بڑے پایہ کا مصنف ہے الخ۔"
 اور مورخ سعدی کے حال میں ہے: "ابو الحسن علی بن حسین سعدی المتوفی ۱۱۳ھ فن تاریخ کا امام
 ہے اسلام میں آج تک اسکے برابر کوئی وسیع نظر مورخ پیدا نہیں ہوا وہ دنیا کی اور قوموں کی تاریخ کا بہت بڑا ماہر تھا۔"

لیکن سوجھتہ کہ انھوں نے شل سلیمان بھی کے دوسری ربيع الاول تاریخ وفات نقل کی تو درمخ گوہر نے کاتفہ عطا
 یہ دوسری ربيع الاول در شنبہ کی وہی روایت ہے جسکو ۹ صفر چہار شنبہ یعنی گیارہ راتیں ماہ صفر کے باقی رہنے پر
 حضرت کا بیمار ہونا ہے جس میں دو راتیں شامل کرنے سے تیرہ راتیں حضرت بیمار ہے جس کے مراعت سے ۱۱ صفر (شنبه)
 ۸ وکیم صفر (شنبه) ۳۰ محرم (جمعہ) ۲۹ وکیم (پنجشنبہ) ۲۹ وکیم (پنجشنبہ) ۹ ذیحجہ عرفہ (پنجشنبہ) ۲۵ ذیقعدہ
 ذیقعدہ (پنجشنبہ) ۲۶ ذیقعدہ (جمعہ) ہوا اسی تاریخ کو شہلی صاحب نے حضرت کے سفر حجۃ الوداع فرمانے کی قرار دی ہے
 جس تاریخ کے سفر فرمانے کی کوئی روایت نہیں ہے اور یوم (جمعہ) واقع ہوتا ہے اور ۹ ذیحجہ عرفہ سے دوسری
 ربيع الاول تک ۸ شبانہ روز ہوتے ہیں

چنانچہ فتح الباری شرح صحیح بخاری ج ۱۰ - مطبوعہ دہلی مطبعہ باب مرض البنی کے مضمون میں ہے

علاوہ اس کے اسی سیرت البنی مطبوعہ معارف اعظم گڑھ کے ص ۱۲۱ سطر ۹ میں ہے کہ تجنیز و کفین کا کام دوسرے دن ۱۲ شعبان ۱۰۰۰ ہجری الاول کو شروع ہوا یعنی دوسری ربیع الاول (دو شعبان) کو وفات البنی تیسری ربیع الاول ۱۲ شعبان کو تجنیز و کفین کا کام کا آغاز ہوا۔

بہار شنبلی صاحب یہ کہتے ہیں " لیکن یکم ربیع الاول کی روایت ثقہ ترین ارباب سیر موسیٰ بن عقبہ اور شہاب و محدث
امام بیہق مصری سے مروی ہے (فتح الباری وفات) امام سہیلی نےروض الافق میں اسی روایت کو اقرب
الی الحق لکھا ہے (جلد دوم وفات) سب سے پہلے امام مذکور ہی نے درایتہ اس نکتہ کو دریافت کیا کہ "ربیع الاول
کی روایت قطعاً ناقابل تسلیم ہے کیونکہ دو باتیں یقینی طور سے ثابت ہیں روز وفات دوشنبہ کا دن تھا (صحیح بخاری
ذکر وفات صحیح مسلم کتاب الصلوٰۃ) ۱۰ بینک ۱۲ ربیع الاول کی روایت میں ایک دن کا اضافہ ہو گیا ہے کیونکہ ۲۸
صفر (چہار شنبہ) کا چودھواں روز ۱۲ ربیع الاول (شنبہ) اور تیرہواں روز ۱۱ ربیع الاول (دوشنبہ)
تھا اور علامہ سہیلی ۱۳ یا ۱۴ ربیع الاول تک تجاوز کر گئے رکھو (جلد دوم صفحہ ۲) روض الافق مطبوعہ ۱۳۲۲ھ ۱۹۰۴ء
بجبر اسی کتاب میں امام سہیلی نے خوارزمی کے حوالے سے وفات ابنی یکم ربیع الاول کہا ہے جسکو اقرب فی القیاس
لکھا ہے۔ اسی فقرے کو شنبلی صاحب نے اوپر اقرب الی الحق کا غلط اور دروغ لفظ ابنی طرف سے بڑا پایہ سہیلی

کے جانب نسبت دی ہے

نیز امام سیوطی کے ۱۲ یا ۱۴ ربیع الاول سے ۲۹ صفر (دو شنبہ) ہے جسکی شام کو وفات النبی فوج المبارک میں سے
یہ وہی روایت ہے جس میں موسیٰ بن عقبہ کا حوالہ دیا گیا ہے وہ یہ ہے عند موسیٰ بن عقبہ واللیث والخلد
وابن زبیر صات لخلال ۴ ربیع الاول یعنی موسیٰ بن عقبہ اور لیسث اور خوارزمی اور ابن زبیر کے نزدیک
(وفات النبی) بلال ربیع الاول کے وقت واقع ہوئی اور جو صحیح بخاری کے حدیث سفر حجۃ الوداع میں موسیٰ بن عقبہ
کے واسطہ اور ابن عباس کے سند سے اور ۲۵ ذیقعدہ کو یوم شنبہ فرض کر نیے یکم ذیحجہ (جمعہ) ۹ ذیحجہ (شنبہ) ۸ ذیحجہ
(دو شنبہ) ۲۹ صفر (دو شنبہ) یکم ربیع الاول (دو شنبہ) ۱۴ ربیع الاول (دو شنبہ) کثیر الوقوع سے اور
۲ صفر (دو شنبہ) یکم ربیع الاول (چار شنبہ) ۱۳ ربیع الاول (دو شنبہ) ممکن الوقوع سے آتا ہے اور غلام
علی نے ۹ ذیحجہ عرفہ سے ۱۲ یا ۱۴ ربیع الاول تک کل مدت ۹۳ دن حضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے زندہ
رہنے کی قرار دی ہے۔

غرض کہ ۲۹ صفر (دو شنبہ) تک ۷۹ دن اور ۱۸ ذیحجہ سے ۲۹ صفر تک (۷۰ دن) ہوئے جس سے شبلی صاحب کا
یکم ربیع الاول ہر صورت سے باطل اور غلط ہو گیا۔

پھر شبلی صاحب لکھتے ہیں "اس سے تقریباً تین مہینہ پہلے ذیحجہ سنہ کے نوین تاریخ کو جمعہ کا دن تھا اور صحاح
قصہ حجۃ الوداع صحیح بخاری تفسیر آیہ الیوم اکملت لکم دینکم ۹ ذیحجہ سنہ روز جمعہ سے ۱۳ ربیع الاول سنہ تک کا
حساب لگاؤ ذیحجہ ۱ محرم ۱ صفر ۱ تینوں مہینوں کو خواہ ۲۹، ۲۸، ۲۷ کو خواہ ۲، ۳، ۴ خواہ بعض ۲۹ بعض ۳۰ کسی حالت میں
اور کسی شکل سے ۱۳ ربیع الاول کو دو شنبہ کا دن نہیں پڑ سکتا اس لئے روایت بھی یہ تاریخ قطعاً غلط ہے دوم ربیع الاول
کو حساب سے اس وقت دو شنبہ پڑ سکتا ہے جب تینوں مہینہ ۲۹ کے ہوں۔"

سب سے پہلے یہ دیکھنا چاہئے کہ ۹ ذیحجہ سنہ سے ۱۳ ربیع الاول تک کثیر الوقوع یعنی دو ۲۹ اور ایک شنبہ ۳۰ سے تینوں
یعنی نوے دن کی مدت بھی ہوتی ہے یا نہیں چنانچہ علامہ حنبلی نے ۱۴ ربیع الاول تک ۹۳ دن کثیر الوقوع سے حساب کیا ہے

انہم خمس روز من ذلک ثانی من کتے ہیں۔ وقال اکثرهم فی الثانی عشر من ربیع الاول ولا یصح ان یکون ثانی من ربیع الاول
و مسلمہ الا فی الثانی من الشهر او الثالث عشر او الرابع او الخامس عشر لاجماع المسلمین۔ حاصل ترجمہ۔ اکثر قول فالتی
۱۳ ربیع الاول ہے اور یہ صحیح نہیں ہے مگر دوم ربیع الاول ۱۳ یا ۱۴ یا ۱۵ ربیع الاول اسلئے کہ اس پر اجماع مسلمین کا ہے۔ لیکن سیرت میں ۱۵ ربیع
میں قول سیوطی دوم ۱۵ ربیع الاول کو خارج کر کے کہا ہے۔ وقال السیوطی ان یکون ذلک یوم الاثنین الا فی ثالث عشر او رابع
عشر لاجماع المسلمین۔ یعنی سیوطی نے وفات النبی ۱۳ یا ۱۴ ربیع الاول (دو شنبہ) کو اجماع مسلمین سے کہا ہے جس سے ۲۹ صفر (دو شنبہ)
یکم ربیع الاول (دو شنبہ) ۱۴ ربیع الاول (دو شنبہ) کثیر الوقوع سے یکم ربیع الاول (چار شنبہ) ۱۳ ربیع الاول (دو شنبہ) ممکن الوقوع سے ہوا
جس سے یکم دوم ۱۵ ربیع الاول باطل ہو گئے۔

سہ صحیح بخاری میں ہے۔ قال موسیٰ بن عقبہ قال اخبرنی کریم بن عبد اللہ بن عباس قال نطق النبی صلی اللہ علیہ وسلم من المدینۃ الخفس
بقین من ذی القعدہ فقام مکتلاً لا ربیع لیا ان خلون من ذی الحجۃ (حاصل ترجمہ) موسیٰ بن عقبہ نے کہا کہ خبر دی مجھ کو کہ یہ صلی اللہ
بن عباس سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ سے پانچ یا تین ماہ ذیقعدہ کی باقی تین اہل مدینہ میں داخل ہوئے جبکہ چار ماہین ذیحجہ کی خالی ہوئیں یعنی ۲۵
ذیقعدہ کو مدینہ منورہ سے پانچ ماہ ذیحجہ صبح کو کو مدینہ منورہ پہنچے۔

جس سے گیارہ ربیع الاول کو ۹۰ دن یعنی تین ہفتے ہوئے ہیں اور پھر تیسری مرتبہ سے دوم ربیع الاول کو
 ۸۱ دن کہاتے ہیں مفسر عالم التذریل بخوی و لباب التاویل خازن و تفسیر فتح البیان صدیق
 حسن خاتون و خاتونہ پس دوم ربیع الاول اور ۸۱ دن میں ۹ دن شامل کرنے سے گیارہ ربیع الاول کو
 ۹۰ دن یا تین مہینے ہوئے اور ۱۲ ربیع الاول کو اکانوے دن یعنی تین مہینے ایک دن ہوتے ہیں۔ جبکہ نعمانی صاف
 ۹ ذیحجہ عرفہ سے ۱۲ ربیع الاول تک تین مہینہ قلعہ حساب کیا ہے پھر بھی ۱۲ ربیع الاول کو ۳۰، ۳۱ کے حساب سے
 دو شنبہ کا روز واقع ہو سکتا ہے جبکہ رسولی اصالح کے سفر حجۃ الوداع کی صحیح تاریخ ۲۵ ذیقعدہ کو یوم شنبہ فرض
 کیا جائے جو موسیٰ بن عقبہ کے ۲۹ صفر و دو شنبہ کے مراجعت سے ۹ ذیحجہ اور ۲۵ ذیقعدہ کو (شنبہ) کا روز
 ہوتا ہے جبکہ حافظ ابن کثیر وغیرہ بیان کیا ہے اور امام بھیلی کے ۱۲ ربیع الاول شنبہ کو مراجعت واقع ہوتا ہے۔
 پہلی بات ۹ ذیحجہ کو (جمعہ) اہالی کہہ کے ۲۹ ذوقعدہ (چہار شنبہ) کے شام شب شنبہ میں چاند دیکھنے سے اول ذیحجہ شنبہ
 اور اہالی مدینہ کے ۳۰ ذوقعدہ (پنج شنبہ) کے شام شب جمعہ میں چاند دیکھنے سے اول ذیحجہ جمعہ ۹ ذیحجہ عرفہ کو (شنبہ) ہوا
 اگر تینوں مہینے ۳۰، ۳۱ کے ہوں تو ۵۱۲ ربیع الاول (دو شنبہ) ہوتا ہے۔

اسی طرح اہالی کہہ کے ۲۹ ذوقعدہ (چہار شنبہ) کے حساب سے کم ۹ ذیحجہ (پنج شنبہ) ۹ ذیحجہ (جمعہ)
 سے تینوں مہینے ۲۹، ۲۹ کے ہوں تو دوم ربیع الاول (دو شنبہ) ہوا جو خلاف اصول ہر اور اسٹی دن ہونے سے
 یہ دونوں تاریخین غلط ہیں جبکہ شبلی صاحب نے ۳۰ ذوقعدہ (چہار شنبہ) سے اختیار فرمایا ہے جو حدیث دروایت صحاح
 ستہ کے خلاف اور اہالی کہہ اور مدینہ کے مخالف ہونے سے قطعاً غلط اور دروغ ہے۔

اور ۱۲ ربیع الاول کو دو شنبہ تین مہینے ۳۰، ۳۱ کے قرار دینے سے ۹۲ دن کی مدت ہوتی ہے
 ۹ ذیحجہ سے ۳۰ ذیحجہ تک (۲۱ دن) ماہ محرم (۲۰ دن) ماہ صفر (۳۰ دن) ربیع الاول کے ۱۲ دن (۱۲ دن) کل ۹۲ دن
 ہوئے اور ۲۸ صفر کو بھی (دو شنبہ) آتا ہے جبکہ مراجعت میں ۸ ذیحجہ کو (دو شنبہ) ہوا چنانچہ حضرت ابن عباس کے
 سند سے اس ۸ ذیحجہ کو سورہ مادہ اور اسکی آیت الیوم اکملت لکم دینکم کا نازل ہوا محقق
 ہوتا ہے۔

جیسا کہ فتح الباری شرح صحیح بخاری حافظ ابن حجر کے ج ۸ ص ۱۶۸ اب قولہ الیوم اکملت
 لکم دینکم میں ہے۔

ما اخرجہ الطبری بسند فیہ ابن لہیعۃ عن ابن عباس ان هذه الاية نزلت يوم
 الاثنين۔ یعنی طبری نے ابن لہیعۃ کے طریق اور ابن عباس کے سند سے کہا ہے کہ الیوم اکملت
 لکم دینکم کا نازل دو شنبہ کے روز ہوا یہ دو شنبہ ۸ ذیحجہ غدیر خم کے روز موسیٰ بن عقبہ کے ۲۹ صفر
 (دو شنبہ) اور بھیلی کے ۱۲ یا ۱۴ ربیع الاول کے (دو شنبہ) کے حساب سے آتا ہے

(دیکھو نقشہ جنوری نمبر ایک کا پہلا خانہ)

اور یہی حساب قمر العیون شرح سردار المحزون نواب محمد علی خان صولت جنگ دلی لڑاکے حصہ ششم
مطبوعہ مبین عام اگرہ کے ۱۵۷۱ سے آتا ہے
کوچ کیا حضرت نے مدینہ مدینہ سے واسطے حجۃ الوداع کے ہفت کے روز پنجشنبہ تاریخ ذوقعدہ کو
دسویں سال حجت میں ۔

لیکن حقیقت میں سورہ مادہ اور اسکی آیت صوفیہ کا نزول پنجشنبہ کے دن ۸ ذی الحجہ خدیجہ میں
واقع ہوا اور یہی تاریخ کا پنجشنبہ اکثر الوقوع سے ۲۹ صفر پنجشنبہ کو ۷ دن پہلے ہوتا ہے جبکہ امام سہیل
بھی ذکر کیا ہے چنانچہ سیرت انسان العیون علی مطبوعہ مصر ۱۳۰۸ء ص ۱۱۱ میں ہے
سرہ اسامہ بن زید الدلی فی کلام السہیلی رحمہ اللہ وہی قریہ عند موتہ التی قتل
عندہ اذید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ لما کان یوم الاثنین الاربع لیاں بقین من صفر
سنة احدى عشرة من الهجرة أمر صلی اللہ علیہ وسلم بالتحیو لغزو الروم x x x
فلما کان یوم الاربعاء بدأ به صلی اللہ علیہ وسلم وجعه فعمد وصدع فلما أصبح یوم الخمیس
عقدہ صلی اللہ علیہ وسلم کاسامہ لواء بیدہ ۔

اصل ترجمہ ۔ سرہ اسامہ ابن زید طرف مقام ابنی کے جو ایک گاؤں ہے سوتہ کے قرب میں جہان زید بن جاث
قتل ہوئے ہیں جبکہ ۲۹ صفر ۱۱ھ (دو شنبہ) یعنی چار راتیں ماہ صفر کی باقی تین واقع ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
مسلمانوں کو جنگ دم کے تیاری کا حکم دیا اور جب چہار شنبہ ۲۸ صفر کا آیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بخارا اور مدینہ شریف ہوا
اور جب ۲۹ صفر پنجشنبہ ہوا تو حضرت کھلم نے اپنے دست مبارک سے اسامہ کیلئے جہت یعنی نشان فوجی
دست فرا کر محنت فرمایا جبکہ علامہ علی نے امام سہیلی سے لیا ہے ۔ اور سہیلی نے ابن اسحاق سے جنگی سیرت کے
تاریخ میں :-

یہ وہی ۲۸ صفر چہار شنبہ ہے جبکہ شہابی صاحب نے اپنے الفاروق میں حضرت کا آخر صفر میں بیمار ہونا
اور بروایت مشہور ۱۳ دن بیمار رہنا نقل کیا ہے جس سے یکم ۸ ربیع الاول (جمعہ) ۹ ربیع الاول (شنبہ) ۱۰
ربیع الاول (یکشنبہ) ۱۱ ربیع الاول (دو شنبہ) ہوتا ہے یہی (دو شنبہ) ہے جو ۸ ذی الحجہ (پنجشنبہ) سے ۸ یوم پہلے
اور جبکی شام کو وفات البقی اور ۱۲ ربیع الاول ۱۱ھ کی شہادت ۱۲ ربیع الاول ۱۱ھ تک دو سال اندر احادیثی الخ
تک تین مہینے اور ۲۲ جمادی الاخر ۱۱ھ تک بس راتین مدت خلافت حضرت ابو بکر کا حساب روایت میں ہے
بجہد بقات ابن سعد عقد الفرید ابن عبد ربہ اندلسی تاریخ کامل ابن اثیر جزیری تاریخ ابوالفداء و تاریخ
ابن شداد وغیرہ ۔

اس تاریخ سے یکم اور دوم ربیع الاول دونوں کا ابطال ہو گیا اور شہابی صاحب کے اصول معینہ کے
مطابق جس پر تمام روایات کا اتفاق اور تمام محدثین اور ارباب سیر کا اجماع عام ہے وہ یہی گیارہ ربیع الاول

دوشنبہ پر صادق اور مطابق ہے۔

(۱) سال و فاسد ۱۱۷۱ھ میں بیسویں سال ہے (۲) کویت سے ۱۲۰۰ھ میں اول سال کا ہے (۳) دوشنبہ (۴) عرفہ ۹ ذیحجہ سے اربعہ اول سال تک میں بیسویں اور ۱۰ ذیحجہ سے اربعہ اول سال تک ۱۸ یوم اور ۸ صفر سے اربعہ اول سال تک ۱۲ دن اور اسی تاریخ پر ۶۲ سال عمر کے بعد تبلیغ رسالت کے میں سال کامل ہوئے یعنی اول تبلیغ سے نبوی سے ۱۲ اربعہ اول (دوشنبہ) سلسلہ تک اس سال کے مظہر میں اور گیارہ اربعہ اول سلسلہ یوم (دوشنبہ) تک اس سال مدینہ منورہ میں کل بیس سال کامل ہو گئے۔

اور یہ بابچہ کتاب ہدایہ میں جس نقشہ مرتبہ شبلی نعمانی مولفہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ۱۳۵۰ و ۱۳۶۰ کا حوالہ دیا گیا ہے وہ بخیر نقل ہے جسکو ۲۶ ذوقعدہ سفر حجۃ الوداع کا قرار دیکر منیجر کے دن سے شروع کیا گیا ہے جسکی رو سے ۲۹ ذوقعدہ (دوشنبہ) ۳۰ ذوقعدہ چہار شنبہ کا ۳۱ یوم کا نیکریم ذیحجہ ۱ ذیحجہ (دوشنبہ) ۹ ذیحجہ عرفہ (جمعہ) ہو الیکین ۲۹ ذوقعدہ یعنی ماہ ذوقعدہ کی چار راقین باقی رہے پر حضرت کا سفر حجۃ الوداع فرماتے کی کوئی روایت نہیں اور ذیحجہ و محرم و صفر سے شبلی صاحب نے دکھایا ہے جن ماہ ذوقعدہ کا ذکر صریحاً تاریخ سفر حجۃ الوداع تحقیق طلب کو قطعاً چھوڑ دیا ہے جس کا یہ نقشہ ہے

قال ۱۱۷۱ھ نقشہ ذیل سے معلوم ہو گا کہ اگر ۹ ذیحجہ کو جمعہ ہو تو اول اربعہ اول میں اس حساب سے دوشنبہ کس کس دن واقع ہو سکتا ہے ۱۱

اول اگر ابن اسحاق اور راقی اور ابن سعد اور ابن جریر طبری اور صحیح بخاری اور صحیح مسلم اور سنن ابی داؤد کے مطابق ۲۵ ذوقعدہ سفر حجۃ الوداع کا نیکریم (دوشنبہ) فرض کیا جائے تو کن کن تاریخوں میں اربعہ اول کے دوشنبہ واقع ہو گا جن ہر دو نقشوں مفروضہ سے یہ امر تحقیق ہوتا ہے کہ سفر حجۃ الوداع کا یوم مفروضہ غلط ہے جس کے ایک دن پہلے یا بعد یوم جمعہ نہیں تھا۔

بزرگوار	صورت مفروضہ ۱ یوم شنبہ ۲۶ ذوقعدہ کل سے ہے کل بزرگوار کا ۱ ذوقعدہ ہے۔	دوشنبہ	دوشنبہ	دوشنبہ	صورت مفروضہ ۲ یوم شنبہ ۲۵ ذوقعدہ کل سے ہے کل بزرگوار کا ۱ ذوقعدہ ہے۔
۱	ذیحجہ، محرم اور صفر سب ۳ کے ہون	۶	۱۳	۰	ذیحجہ، محرم اور صفر سب کے ہون ۱۲-۵
۲	ذیحجہ، محرم اور صفر سب کے ہون	۲	۹	۱۶	ذیحجہ، محرم اور صفر سب کے ہون ۱۶-۲
۳	ذیحجہ ۲۹ محرم ۱۲۹ اور صفر ۲۰ کا ہو	۱	۸	۱۵	ذیحجہ ۲۹ محرم ۱۲۹ اور صفر ۲۰ کا ہو ۱۳-۷
۴	ذیحجہ ۲۰ محرم ۱۲۹ اور صفر ۲۹ کا ہو	۱	۸	۱۵	ذیحجہ ۲۰ محرم ۱۲۹ اور صفر ۲۹ کا ہو ۱۳-۷
۵	ذیحجہ ۲۹ محرم ۱۲۰ اور صفر ۲۹ کا ہو	۱	۸	۱۵	ذیحجہ ۲۹ محرم ۱۲۰ اور صفر ۲۹ کا ہو ۱۳-۷
۶	ذیحجہ ۲۰ محرم ۱۲۹ اور صفر ۲۰ کا ہو	۷	۱۳	۰	ذیحجہ ۲۰ محرم ۱۲۹ اور صفر ۲۰ کا ہو ۱۳-۷
۷	ذیحجہ ۲۰ محرم ۱۲۰ اور صفر ۲۹ کا ہو	۷	۱۳	۰	ذیحجہ ۲۰ محرم ۱۲۰ اور صفر ۲۹ کا ہو ۱۳-۷
۸	ذیحجہ ۲۹ محرم ۱۲۹ اور صفر ۲۰ کے ہون	۷	۱۳	۰	ذیحجہ ۲۹ محرم ۱۲۹ اور صفر ۲۰ کے ہون ۱۳-۷

قال ان مفروضہ تاریخوں میں ۶ - ۷ - ۸ - ۱۳ - ۹ - ۱۲ - ۱۵ خارج از بحث ہیں کہ علاوہ اور وجوہ کے ان کی
تائید کی کوئی روایت نہیں رہ گئی کہ اور دوم تاریخ صرف ایک صورت میں پڑ سکتی ہے جو ضابطہ
اصول ہے کہ تاریخ تین صورتوں میں واقع ہو سکتی ہے اور تینوں اکثر وقوع میں۔ اور روایات ثقات ان کی
تائید میں ہیں اس لئے وفات نبوی کی صحیح تاریخ ہمارے نزدیک کیم بیج الاول سلمہ ہے اس حساب میں فقط روایت
ہلال کا اعتبار کیا گیا ہے جس پر اسلامی قمری ہینوں کی بنیاد ہے اصول فلکی سے ممکن ہے کہ اس پر خدشات وارد ہو سکتے
ہوں۔ کتب تفسیر میں تحت آیت الیوم اکملت لکم دینکم حضرت ابن عباس سے مروی ہے کہ اس
آیت کے یوم نزل ۹ ذیحجہ سلمہ سے روز وفات تک ۸۱ دن ہیں دیکھو (ابن جریر وابن کثیر وغیرہ)
ہمارے حساب سے ۹ ذیحجہ سلمہ سے لیکر کیم بیج الاول تک ۲۹ اور ایک مہینہ ۲ لیکر جو ہماری مفروضہ صورت
ہوئے ۸۱ دن ہو گئے ہیں۔

شعبہ حسب کتب میں ابو نعیم نے بھی دلائل میں کیم بیج الاول تاریخ وفات نقل کی ہے اول تفسیر ابن جریر میں ۸۱ رات
اور بعد نزل ایہ موصوفہ ہے کسی خاص تاریخ دون کی قی نہیں ہے البتہ تفسیر ابن کثیر میں بعد یوم عرفہ اور تفسیر عالم الزیل
میں بعد نزل آیہ شکار ہیں جبکہ دوسری ۱۲ ربیع الاول پر منحصر کیا ہے یعنی ۹ ذیحجہ عرفہ سے دوسری بیج الاول تک
یا ۹ ذیحجہ سے ۱۲ ربیع الاول تک لیکن صورت مفروضہ نمبر ۳ - ۴ - ۵ اگر ہالی کہ کے ۲۲ روز بعد ۴ چار شنبہ کے شب
پنجشنبہ میں جائز دیکھنے کے روزے یوم عرفہ جمعہ فرض کیا جائے اور پھر دو ۲۹ اور ایک ۲ بھی اختیار ہو تو ذیحجہ و محرم
صفر کیم بیج الاول تک ۸۹ دن ہیں ۹ دن علیحدہ کرنے سے کل ۸۰ شبانہ روز ہوئے پس صورت مفروضہ باطل
اور اس کے قبل الفاروق کے کیم بیج الاول جمعہ سے دو شنبہ باطل ہو چکا ہے نیز تصبیح عظمیٰ سے بھی کیم بیج الاول
(جمعہ اور کھینٹنہ) ہے

اور یہ کہ ہر جمعہ کے بعد ۸۰ دن پر دو شنبہ ہر پنجشنبہ کے بعد ۸۱ دن پر دو شنبہ ہر شنبہ کے بعد
۹۰ دن پر دو شنبہ اور ۹۱ دن پر (شنبہ) اور پنجشنبہ کے بعد بیسی دنوں پر (شنبہ)۔ یہی وجہ ہے کہ
اکاشی دن کے بجائے تین مہینے یعنی ۹۰ دن کے گئے۔

اور فتح الباری جز وفاتین جہان سے موسیٰ بن عقبہ اور امام لیث مصری کا ہلال بیج الاول شنبہ صلی
کیم بیج الاول بیان کیا ہے اسی کے بعد علامہ راضی کے حوالے سے ۸۰ و ۸۱ دن اور فرضہ کے حوالے سے ۹۰ یا ۹۱ دن
ہیں جبکہ فخر الدین رازی نے تفسیر کبیر میں ۸۱ یا ۸۲ دن اور شہاب الدین دولت آبادی نے تفسیر بحر موج میں ۸۱ یا ۸۲
شب زندہ رہنا نقل کیا ہے جو حدیث صحیح سے ۸۱ شب ہیں اور قیاسی سب فرضی اور غلط ہیں ہر دو نقشوں مفروضہ کا صحیح
نہ ہونا صریح ظاہر ہے الفاروق شنبہ کی روزے ۱۸ ذیحجہ پنجشنبہ سے ۲۹ صفر پنجشنبہ تک ۷۰ دن کیم بیج الاول
جمعہ ۱۱ ربیع الاول دو شنبہ تک صحیح صحیح ۸۱ شبانہ روز ہوئے جو امام سہیلی کے ۲۸ صفر چار شنبہ کا تفسیر ہوان روز
وفات النبی محقق ہوتا ہے آگے ابن اسحاق۔ واقدی۔ ابن سعد وغیرہ سے یہ تاریخ صحیح ایگی انشاء اللہ

نقشہ ختمی نمبر ایک کے پہلے خانہ کا سارہ نقشہ کثیر الاولوع ۲۵ ورقہ ۵۰ شہینہ ہے ایک ۳۰ ایک ۳۰
۲۹ کے رو سے ماہ جمادی الثانی ۱۰۸۸ وفات حضرت ابو بکر کا چھ مہینہ کیہ ۱۰ و ۱۵ و ۲۲ و ۲۹ و ۳۰
کا دو شہینہ اور یکم بیج الاول کا ۱۰ شہینہ ۲۲ جمادی الثانی ۱۰۸۸ کو دو شہینہ ۱۰ اور ۲۳ جمادی الثانی کو
۱۰ شہینہ ۱۰ ایامین بعد مغرب وفات حضرت ابو بکر کا مہینہ بیان کیا گیا ہے

نفت اول

(10)

[illegible]

۱۴۔ زنجیری

کیم ۲۹ د ۱۲ صفر النطفه ۱۲	کیم ۲۹ د ۱۲ صفر النطفه ۱۲
کیم ۲۹ د ۱۲ ربيع الثاني ۱۲	کیم ۲۹ د ۱۲ ربيع الثاني ۱۲
کیم ۲۹ د ۱۲ جمادى الآخرة	کیم ۲۹ د ۱۲ جمادى الآخرة
کیم ۲۹ د ۱۲ شعبان المعظم	کیم ۲۹ د ۱۲ شعبان المعظم
کیم ۲۹ د ۱۲ شوال المكرم	کیم ۲۹ د ۱۲ شوال المكرم
کیم ۲۹ د ۱۲ ذی الحجه المحرم ۱۲	کیم ۲۹ د ۱۲ ذی الحجه المحرم ۱۲

۱۳۰۰ هجری

کیم ۲۹ ذی قعد ۱۳۰۵ (د شنبه) ۲۰ محرم ۱۳۰۶ (د شنبه)
 کیم ۲۹ ربیع الاول (چهارشنبه) ۲۰ ربیع الاول (پنجشنبه)
 کیم ۲۹ جمادی الاول (شنبه) ۲۰ جمادی الاول (یکشنبه)

اور نقشہ جہنمی بنبر ایک کے دوسرے خانہ کا سادہ نقشہ کثیر الوقوع ۲۵ ذوقعدہ و شنبہ سے ایک اور
ایک مہینہ ۲۹ کے دوسرے ماہ جمادی الثانی ۱۲۸۵ دفات حضرت ابو بکر اک کا ہے جہنم کیم ۸ و ۱۵ و ۲۲ و ۲۹
صفر ۱۲۸۵ کا (پنجشنبہ) اور کیم بیج الاول ۱۲۸۵ کا (جمعہ) کیم ۸ و ۱۵ و ۲۲ جمادی الثانی ۱۲۸۵ (پنجشنبہ) اور
۲۳ جمادی الثانی (جمعہ) کے مطابق دفات حضرت ابو بکر ابن اسحاق اور ابن اشیر جزی اور علاء الدین حنفی
اور جمال الدین محدث غنیہ کے دوسرے اور تیسری ماہ رمضان ۱۲۸۵ (شنبہ) دفات جناب فاطمہ
سلام اللہ علیہا واقع ہوا ہے اس لئے یہ نقشہ صحیح ہے۔

نقشہ دوم

۱۰

۲۵ ذیقعدہ (شنبہ) ۲۹ (شنبہ) ۳۰ ذیقعدہ (کیشنبہ) کیم ۸ و ۱۵ و ۲۲ ذیقعدہ (شنبہ) ۲۹ ذیقعدہ (شنبہ) ۳۰ ذیقعدہ (شنبہ)

۱۱

کیم ۲۹ محرم ۱۲۸۵ (شنبہ) ۳۰ محرم (چهارشنبہ) کیم ۸ و ۱۵ و ۲۲ صفر ۱۲۸۵ (پنجشنبہ) ۲۹ صفر (پنجشنبہ)
کیم ۸ و ۱۵ و ۲۲ بیج الاول (جمعہ) ۲۹ بیج الاول (دو شنبہ) کیم ۲۹ بیج الاول (کیشنبہ) ۳۰ بیج الاول (کیشنبہ)
کیم ۲۹ جمادی الاول (دو شنبہ) ۳۰ جمادی الاول (شنبہ) کیم ۲۹ جمادی الثانی (چهارشنبہ) ۳۰ جمادی الثانی (چهارشنبہ)
کیم ۲۹ رجب المرجب (پنجشنبہ) ۳۰ رجب المرجب (جمعہ) کیم ۲۹ شعبان (منظم شنبہ) ۳۰ شعبان (منظم شنبہ)
کیم ۲۹ رمضان (کیشنبہ) ۳۰ رمضان (شنبہ) کیم ۲۹ شوال المکرم (شنبہ) ۳۰ شوال المکرم (شنبہ)
کیم ۲۹ ذیقعدہ (چهارشنبہ) ۳۰ ذیقعدہ (پنجشنبہ) کیم ۲۹ ذیقعدہ (کیشنبہ) ۳۰ ذیقعدہ (کیشنبہ)
کیم ۲۹ محرم ۱۲۸۵ (شنبہ) ۳۰ محرم الحرام (کیشنبہ) کیم ۲۹ صفر المنظر ۱۲۸۵ (دو شنبہ) ۳۰ صفر المنظر (دو شنبہ)
کیم ۲۹ بیج الاول (شنبہ) ۳۰ بیج الاول (چهارشنبہ) کیم ۲۹ بیج الثانی (پنجشنبہ) ۳۰ بیج الثانی (پنجشنبہ)
کیم ۲۹ جمادی الاول (جمعہ) ۳۰ جمادی الاول (شنبہ) کیم ۲۹ جمادی الثانی (دو شنبہ) ۳۰ جمادی الثانی (دو شنبہ)
کیم ۲۹ رجب المرجب (دو شنبہ) ۳۰ رجب المرجب (شنبہ) کیم ۲۹ شعبان المنظم (شنبہ) ۳۰ شعبان المنظم (شنبہ)
کیم ۲۹ رمضان (پنجشنبہ) ۳۰ رمضان (جمعہ) کیم ۲۹ شوال المکرم (شنبہ) ۳۰ شوال المکرم (شنبہ)
کیم ۲۹ ذیقعدہ (کیشنبہ) ۳۰ ذیقعدہ (دو شنبہ) کیم ۲۹ ذیقعدہ (کیشنبہ) ۳۰ ذیقعدہ (کیشنبہ)

۱۲

کیم ۲۹ محرم الحرام ۱۲۸۵ (چهارشنبہ) ۳۰ محرم الحرام (کیشنبہ) کیم ۲۹ صفر المنظر (جمعہ) ۳۰ صفر المنظر (دو شنبہ)
کیم ۲۹ بیج الاول (شنبہ) ۳۰ بیج الاول (کیشنبہ) کیم ۲۹ بیج الثانی (پنجشنبہ) ۳۰ بیج الثانی (پنجشنبہ)
کیم ۲۹ جمادی الاول (شنبہ) ۳۰ جمادی الاول (چهارشنبہ) کیم ۲۹ جمادی الثانی (دو شنبہ) ۳۰ جمادی الثانی (دو شنبہ)

نقشہ جبری حرف (الف) کثیر الوقوع مرتبہ بنی نعمانی ۱۵ ذوقعدہ جمعہ کے بعد ۲۶ ذوقعدہ پہنچے سفر حجۃ الوداع پہنچا
 خانہ ہے جس سے ۹ ذیکجہ عرفہ جمعہ ۱۲ ربیع الاول جمعہ یکم ۱۵ ربیع الاول دوشنبہ دوسرا خانہ انوار وق شبکی کا غیر سفر عرفہ جمعہ
 چکڑنہ مرض لبنی کے رو سے ہی جبکہ مراجعت کے ۱۵ ذوقعدہ (شنبہ) ۲۶ ذوقعدہ (چهارشنبه) ۹ ذیکجہ عرفہ
 (شنبہ) ۱۲ ربیع الاول (شنبہ) ۲۴ ربیع الاول دوشنبہ واقع ہوتا ہے جو ۹ ذیکجہ عرفہ ۱۱ ربیع الاول تک تین مہینے

اور ۱۸ ذیکجہ خشتہ سے ۱۱ ربیع الاول تک ایسا شنبہ روز کامل ہوتے ہیں۔

روز	ذوقعدہ	ربیع الاول	ربیع الثانی	ربیع الثالث	ربیع الرابع	ربیع الاول
۱	شنبہ	دوشنبہ	دوشنبہ	دوشنبہ	دوشنبہ	دوشنبہ
۲	جمعہ	جمعہ	جمعہ	جمعہ	جمعہ	جمعہ
۳	جمعہ	جمعہ	جمعہ	جمعہ	جمعہ	جمعہ
۴	جمعہ	جمعہ	جمعہ	جمعہ	جمعہ	جمعہ
۵	جمعہ	جمعہ	جمعہ	جمعہ	جمعہ	جمعہ
۶	جمعہ	جمعہ	جمعہ	جمعہ	جمعہ	جمعہ
۷	جمعہ	جمعہ	جمعہ	جمعہ	جمعہ	جمعہ
۸	جمعہ	جمعہ	جمعہ	جمعہ	جمعہ	جمعہ
۹	جمعہ	جمعہ	جمعہ	جمعہ	جمعہ	جمعہ
۱۰	جمعہ	جمعہ	جمعہ	جمعہ	جمعہ	جمعہ
۱۱	جمعہ	جمعہ	جمعہ	جمعہ	جمعہ	جمعہ
۱۲	جمعہ	جمعہ	جمعہ	جمعہ	جمعہ	جمعہ
۱۳	جمعہ	جمعہ	جمعہ	جمعہ	جمعہ	جمعہ
۱۴	جمعہ	جمعہ	جمعہ	جمعہ	جمعہ	جمعہ
۱۵	جمعہ	جمعہ	جمعہ	جمعہ	جمعہ	جمعہ
۱۶	جمعہ	جمعہ	جمعہ	جمعہ	جمعہ	جمعہ
۱۷	جمعہ	جمعہ	جمعہ	جمعہ	جمعہ	جمعہ
۱۸	جمعہ	جمعہ	جمعہ	جمعہ	جمعہ	جمعہ
۱۹	جمعہ	جمعہ	جمعہ	جمعہ	جمعہ	جمعہ
۲۰	جمعہ	جمعہ	جمعہ	جمعہ	جمعہ	جمعہ
۲۱	جمعہ	جمعہ	جمعہ	جمعہ	جمعہ	جمعہ
۲۲	جمعہ	جمعہ	جمعہ	جمعہ	جمعہ	جمعہ
۲۳	جمعہ	جمعہ	جمعہ	جمعہ	جمعہ	جمعہ
۲۴	جمعہ	جمعہ	جمعہ	جمعہ	جمعہ	جمعہ
۲۵	جمعہ	جمعہ	جمعہ	جمعہ	جمعہ	جمعہ
۲۶	جمعہ	جمعہ	جمعہ	جمعہ	جمعہ	جمعہ
۲۷	جمعہ	جمعہ	جمعہ	جمعہ	جمعہ	جمعہ
۲۸	جمعہ	جمعہ	جمعہ	جمعہ	جمعہ	جمعہ
۲۹	جمعہ	جمعہ	جمعہ	جمعہ	جمعہ	جمعہ
۳۰	جمعہ	جمعہ	جمعہ	جمعہ	جمعہ	جمعہ

نقشہ حرف (د) ایک اور ایک کے دیکھ

۲۲ جمادی الثانی ۱۲ ذوقعدہ وفات ابو بکر مکی میلاد

۲۶ ذوقعدہ شنبہ ۱۹ شنبہ ۲ ذوقعدہ چاند یکم ۲۶ ذوقعدہ شنبہ

یکم ۲۹ محرم الحرام ۲۰ محرم شنبہ یکم ۲۹ محرم شنبہ

ربیع الاول دوشنبہ ۲۲ شنبہ - ربیع الثانی چار

جمادی الاول دوشنبہ ۲۳ جمعہ - جمادی الثانی شنبہ

جب شنبہ ۲۳ دوشنبہ - شعبان ۱۲ شنبہ

یکم ۲۹ ذوقعدہ شنبہ ۲۹ رمضان چار دوشنبہ - شوال المکرم جمعہ

یکم ۲۹ ذوقعدہ شنبہ ۲۳ دوشنبہ - ذیکجہ (دوشنبہ)

ربیع الاول جمعہ ۲۳ شنبہ - ربیع الثانی دوشنبہ

جمادی الاول دوشنبہ ۲۳ شنبہ - جمادی الثانی چار

۱۲ شعبان ۲۳ جمعہ - شعبان ۱۲ شنبہ

۱۴ رمضان شنبہ ۲۳ دوشنبہ - شوال المکرم (شنبہ)

ذوقعدہ چار ۲۳ شنبہ - ذیکجہ محرم جمعہ

یکم ۲۹ محرم الحرام شنبہ ۲۳ محرم شنبہ یکم ۲۹ محرم شنبہ

ربیع الاول شنبہ ۲۳ چار - ربیع الثانی چار

جمادی الاول جمعہ ۲۳ شنبہ یکم ۲۹ جمادی الثانی

نقشہ جبری حرف (ب) ممکن الوداع بجزہ ترکیب شملی شمالی جو آٹھویں زمرہ شمار ۱۳۰ کے مطابق ۱۳ ربیع الاول ۱۰۸۸
 پہلا خانہ ہے یہی ابن سعد اور مسلم کا کثیر الوقوع ہے دیکھو نقشہ جبری نمبر ایک کا پہلا خانہ ۔
 دوسرا خانہ ۲۵ روزہ قدحہ مفرجۃ الوداع سے مطابق قول مسلم کے ۶ ربیع الاول ۱۰۸۸ و دوسرا نمبر ممکن الوقوع
 سے واقع ہوا ہے

جبر	زلیقہ	نویسہ	محرر	صفر	ربیع الاول
۱	غیر	چاند	جمعہ	۱	۱
۲			جمعہ	۲	۲
۳			جمعہ	۳	۳
۴			جمعہ	۴	۴
۵			جمعہ	۵	۵
۶			جمعہ	۶	۶
۷			جمعہ	۷	۷
۸			جمعہ	۸	۸
۹			جمعہ	۹	۹
۱۰			جمعہ	۱۰	۱۰
۱۱			جمعہ	۱۱	۱۱
۱۲			جمعہ	۱۲	۱۲
۱۳			جمعہ	۱۳	۱۳
۱۴			جمعہ	۱۴	۱۴
۱۵			جمعہ	۱۵	۱۵
۱۶			جمعہ	۱۶	۱۶
۱۷			جمعہ	۱۷	۱۷
۱۸			جمعہ	۱۸	۱۸
۱۹			جمعہ	۱۹	۱۹
۲۰			جمعہ	۲۰	۲۰
۲۱			جمعہ	۲۱	۲۱
۲۲			جمعہ	۲۲	۲۲
۲۳			جمعہ	۲۳	۲۳
۲۴			جمعہ	۲۴	۲۴
۲۵			جمعہ	۲۵	۲۵
۲۶			جمعہ	۲۶	۲۶
۲۷			جمعہ	۲۷	۲۷
۲۸			جمعہ	۲۸	۲۸
۲۹			جمعہ	۲۹	۲۹
۳۰			جمعہ	۳۰	۳۰

نقشہ خستری حروف رسم اسلام و حرف (نون) نووی شایع مسلم پہلا خانہ ہے اور دوسرا خانہ ہر روایت میں بعد
عمر بن علی ابن ابی طالب عن اہل بیت مطابقت زرقانی علی الموابک جس روایت میں ۲۸ صفر چار شنبہ کو حضرت کا
بار ہوا اور روایت ثانیہ میں تیسرے دن بیمار ہوا اور دوسرے جس سے گیارہ روز بعد الاول کو دو شنبہ آتا ہے۔

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶	۳۷	۳۸	۳۹	۴۰	۴۱	۴۲	۴۳	۴۴	۴۵	۴۶	۴۷	۴۸	۴۹	۵۰	۵۱	۵۲	۵۳	۵۴	۵۵	۵۶	۵۷	۵۸	۵۹	۶۰	۶۱	۶۲	۶۳	۶۴	۶۵	۶۶	۶۷	۶۸	۶۹	۷۰	۷۱	۷۲	۷۳	۷۴	۷۵	۷۶	۷۷	۷۸	۷۹	۸۰	۸۱	۸۲	۸۳	۸۴	۸۵	۸۶	۸۷	۸۸	۸۹	۹۰	۹۱	۹۲	۹۳	۹۴	۹۵	۹۶	۹۷	۹۸	۹۹	۱۰۰
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶	۳۷	۳۸	۳۹	۴۰	۴۱	۴۲	۴۳	۴۴	۴۵	۴۶	۴۷	۴۸	۴۹	۵۰	۵۱	۵۲	۵۳	۵۴	۵۵	۵۶	۵۷	۵۸	۵۹	۶۰	۶۱	۶۲	۶۳	۶۴	۶۵	۶۶	۶۷	۶۸	۶۹	۷۰	۷۱	۷۲	۷۳	۷۴	۷۵	۷۶	۷۷	۷۸	۷۹	۸۰	۸۱	۸۲	۸۳	۸۴	۸۵	۸۶	۸۷	۸۸	۸۹	۹۰	۹۱	۹۲	۹۳	۹۴	۹۵	۹۶	۹۷	۹۸	۹۹	۱۰۰

نقشہ سوم پہلا خانہ خستری حروف رسم اسلام و حرف (نون) نووی
شایع مسلم ایک ۲ اور ایک ۲ سے آخرت الیکو ۲۲ جمادی الثانی ۱۱۱۱

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶	۳۷	۳۸	۳۹	۴۰	۴۱	۴۲	۴۳	۴۴	۴۵	۴۶	۴۷	۴۸	۴۹	۵۰	۵۱	۵۲	۵۳	۵۴	۵۵	۵۶	۵۷	۵۸	۵۹	۶۰	۶۱	۶۲	۶۳	۶۴	۶۵	۶۶	۶۷	۶۸	۶۹	۷۰	۷۱	۷۲	۷۳	۷۴	۷۵	۷۶	۷۷	۷۸	۷۹	۸۰	۸۱	۸۲	۸۳	۸۴	۸۵	۸۶	۸۷	۸۸	۸۹	۹۰	۹۱	۹۲	۹۳	۹۴	۹۵	۹۶	۹۷	۹۸	۹۹	۱۰۰
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶	۳۷	۳۸	۳۹	۴۰	۴۱	۴۲	۴۳	۴۴	۴۵	۴۶	۴۷	۴۸	۴۹	۵۰	۵۱	۵۲	۵۳	۵۴	۵۵	۵۶	۵۷	۵۸	۵۹	۶۰	۶۱	۶۲	۶۳	۶۴	۶۵	۶۶	۶۷	۶۸	۶۹	۷۰	۷۱	۷۲	۷۳	۷۴	۷۵	۷۶	۷۷	۷۸	۷۹	۸۰	۸۱	۸۲	۸۳	۸۴	۸۵	۸۶	۸۷	۸۸	۸۹	۹۰	۹۱	۹۲	۹۳	۹۴	۹۵	۹۶	۹۷	۹۸	۹۹	۱۰۰

[illegible]

دوسرے زمانہ کا موہ ہے

[illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مہینہ

اس کتاب میں آیہ شریفہ الیوم اکملت لکم دینکم زمانت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا۔ کے نزول کی صحیح صحیح کال تحقیقات کی جائے گی تاکہ متلاشیان حق پر کما حقہ روشن و عیان ہو جائے کہ حقیقت میں آیہ مبارکہ صدر کا نزول کب اور کس وقت اور کس روز اور کس سورہ کی جزو کر بقید تاریخ و ہجریہ و یوم کے اور کیوں ہوا اور ساتھ ساتھ حدیث تصدیقہ پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی مطابقت کرے۔

اور یہ کہ وہ سورہ جس کے آیات میں سے ایک آیت آیہ موصوفہ ہے وہ قرآن مجید موجودہ ابن نبین کی ہے یا مدنی ہے اور تفسیر میں محدثین نے عموماً اور روایت کر نیوالے اصحاب اثقات سے خصوصاً وہ حضرات جو جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ حجۃ الوداع کے سفر میں از مدینہ منورہ تا کہ منظرہ زاد اللہ شرفاً و تعظیماً تشریف لے گئے اور بعد فراغ حج و عمرہ دیگر فرائض مطلقہ کے مدینہ منورہ واپس تشریف لائے اس لئے خاص انھیں اصحاب موصوف الذکر کے روایات اسناد سے ارباب طرین کو دکھانا ہے۔

واضح ہو کہ اس تحقیق کا سلسلہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ابتدا تاریخ سفر حجۃ الوداع و ذوقندہ شہادت کیجاہنگی کیونکہ تاریخ آغاز سفر حجۃ الوداع کے صحت پر دارندار آیہ امالی دین اور انتقام نصبت کے صحیح نزول کا ہے اسی سے یوم و تاریخ ابتدا امر عن النبی کے صحت اور ارباب سیر کا بیان صحیح میلان کے ساتھ بقید یوم وفات النبی سب کا سب تحقق ہو جائے گا۔

حالانکہ یہ تحقیق طلب امر زائد از تیرہ سو سال کے گذر اور گذر رہا ہے چونکہ تاریخ و سیر نے کوئی امر فراموش نہیں کیا البتہ بعض حضرات نے اپنے نقطہ نظر سے تصرفات کئے ہیں جسکی وجہ سے آنحضرت کی تاریخ وفات ۱۲ وفات شہور ہو کر غیر محقق رہی۔ یہاں تک کہ خود شمس العلماء شبلی صاحب کا بیان ہے کہ کم سے بارہ بیس الاول تا کہ کی تاریخ محض طرہ یہ ہے کہ جب تاریخ سفر حجۃ الوداع بقید یوم اور پہنچنے کے منظرہ بقید تاریخ و یوم اور یوم و تاریخ اور یوم انحرایم التشریق (۱۱/۱۲/۱۳) ہجری تا داپسی مدینہ منورہ اور بانچون روز سر راہ ۱۸ زنجیر غدیر خم کے مقام پر نزول آیہ جلیلہ یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک الا یا م سورہ اندھ کے ہوا جس کے بعد جناب رسالت آپ صلعم کا ارشاد خطبہ عظیمہ اور دستار بندی جناب ولایت مآب علی مرتضیٰ علیہ السلام بقید مقام دوم تاریخ

فی الحدیث فرض جملہ امور ات تحقیق طلب کتب سیر و تاریخ و مناقب و صحاح و مسانید میں لفظاً مفلاً موجود ہیں بجز سیر
تاریخ بقیہ یوم وفات النبی صحت مع الحساب سے جتنی نہ ہو ایسا جو کچھ یوم بقیہ و تاریخ کے ہے اس کا حساب اپنے
ہی مطابق احادیث و روایات موثقہ کے موافق درست نہ آتا تصرفات مذکورہ پر اثر ڈالتا ہے۔

جب جہور ارباب سیر کے بیان اور احادیث مستندہ و روایات موثقہ سے تاریخ و یوم نزول تکمیل
و سبب نزول اور کل تاریخ نامائے موقوعہ بقیہ امام جنکا ذکر ضروری و لازمی ہے مثل تاریخ بقیہ یوم حکم آنحضرت صلعم
برائے تہیہ اسباب سفر خباک روم یا اسامہ بن زید کیلئے ایک خاص دن و تاریخ میں آنحضرت صلعم کا بلفش انفیس
نشانِ نوحی بنا کر اسامہ کو عطا فرمایا اور سب سے بڑا کر بعد نزول آیا کر یہ۔ ایوم المکلت لکے دینا کہ کے ساتھ اسامہ
کا صرف اکیاسی شب یا یوم زندہ رہنا مطابق واقع اور تاریخ بقیہ یوم کے از روی حساب کے صحیح و درست آجانا یا جانے
تو پھر کوئی گنجائش کلام کرنیکی باقی رہیگی۔

کتاب ہذا علامہ شبلی کے سیرت النبی کا حصہ ہے جو علیگڑھ کالج کے مقرر پروفیسر انجین سے تھے
جنکی طرزِ جدید کی پہلی کتاب الفاروق بھی ہے جسکا وہ حصہ جو آنحضرت صلعم کے حالات کے متعلق ہے وہ دراصل
سیرت نبوی ہے اس لئے اس الفاروق سے نیز مولانا امین اللہ تلامذہ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی جنھوں نے
سیرت منظوم، سورہ قصیدہ عظمیٰ تحریر فرمایا ہے اور جو ناضل مخاطب سے ایک سوال پہلے گزرے ہیں۔ ۱۔ درجہ
سفر حجۃ الوداع میں رفیق سفر بھی ہیں اس لئے ہم ہر دو سنی المذہب کے بیان سے ابتدا کریں گے۔
”انظرین سے التماس عرض کر کے ذیل کے آیت کریمہ کے مفہوم کو ملحوظ خاطر رکھیں“

تَوَلَّيْنَا قَدْحَابَنَ افْتَرَىٰ وَمِنَ الظَّالِمِينَ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا۔ اور تحقیق نامراد ہوا جس نے جھوٹ
باندھا جو شخص نے اپنا جھوٹ بہتان باندھا ہے اس سے بڑا کر ظالم کون ہو گا۔

قبل اس کے کہ سیرت النبی شبلی سے لکھا جائے۔ سیرت منظوم قصیدہ عظمیٰ سے ابتدا سفر ۲۶ ذوقعدہ ۱۲۸۰ھ
توفات النبی تمام و کمال امور ات لکھے جاتے ہیں جو سب سے سبب شبلی صاحب کے بیان کے مطابق ہیں بلکہ جن بعض
امور کو سیرت میں نہ لکھا تھا کر گئے ہیں وہ بھی ارباب سیر اور مفسرین کے اقوال کے موافق تائید و تصدیق میں
آجائیں گے چونکہ ہم کو امور ات تحقیق طلب بوجہ کامل حساب کے ساتھ دیکھا ہے اس لئے ہم کسی امر کو ترک
کرنا یا اخٹا کرنا نہیں چاہتے جس کے بعد حقیقت کا انکشاف ارباب نقد و انصاف پر در ذر روشن کی طرح
عیان ہو جائیگا۔

اس ابتدا سے پہلے مصنف (قصیدہ عظمیٰ) کا ترجمہ جو اسی سیرت منظوم کے آخر کتاب پر نقل ہے لکھا جائے
تاکہ ناظرین کو مولانا امین اللہ مصنف سیرت منظوم کے منزلت اور پایہ سند کا اعتبار واضح ہو جائے۔
(قصیدہ عظمیٰ مطبوعہ انصاری دہلی ۱۳۲۰ھ ہے)

ترجمہ

مولف علامہ رحمۃ اللہ علیہ اخذ از کتاب تذکرۃ الفضلاء مولوی ابو الطیب محمد شمس الحق صاحب عظیم آبادی
 مولانا امین الدین سلیم الدین علم اللہ الانصاری والدہ ذریعہ نگر تھوڑی عظیم آبادی علوم متعارفہ بحضور الداعی خود و دیگر اہل کرام
 مثل شیخ اجل محدث الہند ولی العصر بن عبد الرحیم الدہلوی حضرت شیخ عبدالغفر بن ولی اللہ الدہلوی حاصل ساخت پس زان
 بن افادہ نشست و آمدت در از مدد علیہ کلکۃ درس داد و فی من برکات خود طلباء و مستفیدان ریخت و صفت این شیخ اجل شہرہ
 بردہ است و علم ادب بلاغت فصاحت و شعر خود طلبہ نہشت بعض قصائد مولف حضرت ایشان کہ کتاب مدیقۃ الافراح موجود است
 شام این دعا است تصانیف مفیدہ دارد و منها قصیدہ غظمی کہ دکان داد و صاحب ملاہ و بچیان احوال حضرت احمد عقیلی مدظلہ
 صلی اللہ علیہ وسلم از بد و مولدہ آذونات کن صلی اللہ علیہ وسلم بر حسب بلاغت مسانیدہ و منها مثنویہ بر سیر زائد رسالہ سیر زائد شرح موافق
 دعا شیخ بر سلم الثبوت رسالہ در بیان فصاحت آیہ کریمہ فی القصص حیوۃ الخ و در بیان فارسی و غیر ذلک کہ از مطالعہ آہنہا قد علم این شیخ
 معلوم میشود تاریخ ۲۴ ربیع الاول ۱۲۳۳ھ و کلکۃ رحلت فرمودہ و ہما بنامہ فون شد تلافی او کثیر المثنوی علامہ دین اللہ ابن دی رح
 بہتر مولانا عبید اللہ بن غلام بدین سلیم اللہ برادر زادہ حقیقی قاضی مکرن ضلع مدراس قاضی فضل الرحمن البردوانی و مولوی غلام محمد دہلوی
 و غیر ہم در بزرگان ایشان ہم از فضلاء نامدار و علماء کبار بودند والدہ اجداد ایشان شیخ سلیم الدین مولانا عظیم اللہ کتب امیر از والدہ خود حاصل
 ساختند و پرنسہ عبداللہ حسنی رحمۃ اللہ علیہ بیعت کردند و بخل تلافی ایشان مولانا امین اللہ و مولوی غلام بدر سپران ایشان ہندو سال
 وفات ایشان است سرفہ ایشان بہمن موضع مگر نہست و اولاد و امجاد ایشان و اتحاد برادر ایشان ہم صاحب فضل و کمال شدند بن ذی
 مولانا بدین اعداد اعظم علماء بود و مولانا محمد ابرہیم بن مولانا بدین اللہ از کلا و بہر مقامات عصر شمرہ و اور تصانیف انہ است مجبی شرح
 دیون مثنوی و ضابطہ الادب و غیر ذلک المتوفی ۱۲۸۲ھ و مولانا قاضی عبید اللہ بن غلام بدین سلیم اللہ المتوفی ۱۲۸۲ھ و مولانا تصدق حسین
 المتخلص بہ خلاق ابن قاضی عبید اللہ بن کور المتوفی ۱۲۹۹ھ این ہر دو حضرات ہم نصید عصر فریدہ بودند و اللہ الحمد اللہ کہ الان و غلامان
 ایشان صاحب فضل و کمال موجود اند مولانا عظیم الدین حسین بن تصدق حسین مرحوم کہ تیز رشید مولانا نعمت اللہ گنہوی دہلی صدر الدین خان
 دہلوی و مولانا شیخ اسد محمد خیر حسین محدث دہلوی ہستند و کتباتی ہر اند حق تعالی جناب ایشان را بخل ان دارد و غلامان و از ذات ایشان

منتفع مگرداند

قصیدہ غظمی کے ختم بر قطعہ تاریخ نیچہ نقاد و خبر پر دوران فخر زان جناب مولوی حکیم میر شاہجہان رضا
 المتخلص بہ کمال سلوک و شہادت شمار کس لمحمدین و الفقہا مولانا سید محمد یحسین صاحب دہلی مظلہ اللہ تعالیٰ

جوابی ہے قصیدہ نے بصدرب
 خدا کے فضل سے طبع مجدد
 کسی نے اسکا سال طبع پوچھا
 کھا کال لے تاریخ محسبہ
 قطعہ تاریخ محی السنۃ قاصد البدعہ جناب مولوی ابو الطیب محمد شمس الحق صاحب عظیم آبادی سلمہ اللہ تعالیٰ
 شمس را چون بدیدہ در حیت
 فلک بگفت چیست ترا
 چہ تبلی بدیدہ گفت
 کہ حال نصیدہ غظمی

فیضۃ حجۃ الوداع

(صفحہ ۸۶ و ۸۷)

- بروز شنبہ و بست دشم زدی قعدہ (۱) ہوئے کہ روان شد رسول یزدانی
کہ آن فیضہ حج را اداستاب کند (۲) حیات را چہ وفا آبوسم ثانی
درین سفر زن و فرزند جملہ ہمراہش (۳) نود ہزار ہر دین شد ز خویش داعوانی
بہ ذی الخلیفہ خود احرام پہر حج بستہ (۴) براہد ہی بہ تقلید و شق کوہانی
خار داد ہمراہیان نجواہش شان (۵) بانفسراد حج و عمرہ باقرانی
بہشت روزہ رہ مکہ قطع کرد و بید (۶) صبا چہارم ذی الحجہ بیت ربانی
نواف کعبہ نمود و بماند باحرام (۷) کہ حل صاحب ہدی است بعد قربانی
کے کہ کردہ ہذا از حج بانفسراد احرام (۸) دلے نہ کرد پے ہدی حج معنم رانی
مباح کرد شکستن بر آن کس آن احرام (۹) بکار عمرہ و بستن برائے حج ثانی
ہمین است متعہ حج کان زان شد آن مشرعا (۱۰) کہ ایک سفر آمد و کار ز آسانی
بروز ہا کہ نبی داشت در حرم منزل (۱۱) علی ہم ازین آمد بملکہ سرعانی
باحت غنہ روز جمعہ کرد آگاہ (۱۲) نزول آیہ تکمیل دین حقانی
کہ انت تکلہ امر دین اسلامی (۱۳) گرفت خاتہ زین وقت دمی فرغانی
بدرگ آید ز مفہوم آن عمر بگرسیت (۱۴) نبی چو دید بر پر سید و جبہ گریانی
بگفت عمر بوحی است اشارہ تودیع (۱۵) غم فراق تو کرد است اشک بارانی
بنی بگفت حق است گنج نہیدی (۱۶) طلب ہی کست ہم رب النبی و جانی

۱۔ ذوقعدہ سنہ ۱۰۰۰ کورہ جو چار شہون باقی رہے پر حضرت کے سفر حجۃ الوداع فرمانے کی ترارہ تھی وہ صحیح نہیں ہے اسلئے کہ دوسری بیت لایا
یوم و شنبہ و ذات البیہ کی مراجعت سے ۱۰ ذوقعدہ کو جبہ ہوتا ہے و یکچو نقشہ خبیری حرث نیم مسلو و حرث (فول) تو دمی شائع مسلو کا پہلا خانہ
تیسرے حضرت کے اخیر صفر یعنی ۱۰ صفر مبارکینہ کے مراجعت سے ۱۰ ذوقعدہ چار شنبہ واقع ہوتا ہے و یکچو نقشہ خبیری مذکورہ کا دوسرا خانہ نیز
میں چار شہون ۱۰ ذوقعدہ کی باقی پر سفر حجۃ الوداع فرامی گئی روایت نہیں ہے نام محدثین اور مورخین نے ۱۰ ذوقعدہ کے سفر حجۃ الوداع فرمانے کی
روایت اخراج کی ہے۔ (و یکچو عاشرہ صحت کتاب ہذا)

چنانچہ امام ترمذی نے نہایت عاثر سے اور ترمذی بن عقبہ نے حضرت ابن عباس سے اور ابن اسحاق اور امام مالک و امام احمد بن حنبل اور بخاری و مسلم
نے اپنے اپنے تصنیف میں اور امام نسائی نے اپنے سنن میں علامہ حضرت جابر کے حضرت عائشہ سے اور ابن جریر طبری نے حضرت عائشہ سے اس عبارت روایت
کی ہے وخرجہ رسول اللہ صلو علیہ وسلم الی الجحین میں ذی القعدہ کے رسول اللہ صلی علیہ وسلم کے لیے جبکہ ذوقعدہ کی باتیں باقی نہیں ہیں ۱۰ ذوقعدہ کو مرنہ نہ
سے روانہ ہوئے (امام و یکچو صحت کتاب ہذا قرۃ العیون شرح سرمدی مخزون شاد دلی مسند محدث دہلوی)

۲۔ اور اس قرۃ العیون کے صفر دین ہے۔ مرنے کے کو حق نرا اور ذوقعدہ میں اگر اکثرے اور وہاں عصر کے نماز قصر کی اور ایک شب وہاں رہے۔
زانی عاشرہ صحت کتاب ہذا

- بخطبہ عرفات آنچنان مواعظ کرد ۱۷ کہ پہلے سورج بر جمیع خلایق
بگفت ہر کہ وہ حجۃ الوداع این است ۱۸ جو می کرد بتی در بلاغ زرشانی
روایت است کہ اندر منی درین موسم ۱۹ جو سرور از عرفات آمدہ بر جهانی
فرد آمد اذ اجاء نصر و ایت از ان ۲۰ نزول رحمت کتاب خداے با یانی
نبی بفاطمہ طلبید و گفت سورہ نصر ۲۱ خبر می دہم از لغت اسے رحمانی
شنیدہ فاطمہ این حرف گریہ کرد کہ چون ۲۲ ز فرقت پدر آید ہر دو ہمسرایانی
نبی بگفت کہ اے نور دیدہ گریہ ممکن ۲۳ کسے کہ کوئے من آید غمت تو آئی
چو فاطمہ بشنید این نوید خندان شد ۲۴ چنانکہ از پس شش ماہ یافت لقمانی
فرار یافتہ پیغمبر از مناسک حج ۲۵ مدینہ کرد من الحیر باز گمروانی
وسید برب آب کہ بود از اش خرم ۲۶ بداد حکم پے جمع قوم میسانی
بخوان خطبہ تو در بیچ اندر آن مسجد ۲۷ بر شداد نصائح موزا جو لانی
کہ زود پاک نسا سوئے من ہی آید ۲۸ پیام می دہم از دہ سال بآبی
شما عمل بنماید بر نکو کارے ۲۹ کہ بعد من کند از گمراہی نگهبانی

خبر از عشا اور فجر اور ظہر وہاں چڑھی ۸۰۰ آدمی منقول نہیں ہے کہ اہرام سے پہلے سوائے نماز ظہر کے کوئی نماز خاص واسطے اہرام کے چڑھی ہو
اور بعض کرائی کے لکھا ہے کہ زکریا علیہ السلام سے دس منزل ہے اور عیسیٰ سے دس منزل ہے۔
۱۔ سیرت ثعلبی حضرت امانی بن سے یہ روایت ہے کہ تکبیر سفر نو دن میں طے ہوا زنجبج کی جارتا ریح کر صبح کے وقت کہ منظر من و علی ہوئے جبکہ مولانا
امین احمد نے روزین طے ہوا نام زنجبج صبح و اقل کہ منظر لکھا ہے جس سے یہ سفر شبانہ روز میں طے ہوا پایا جاتا ہے جو اہل انجمن ہے کہ اس منزل کا سفر
ایک ہفتہ میں پورا ہوا ہے اس لئے ۴۰ روز قدرہ قطعاً غلط ہے۔

۱۱۔ حمزہ بن مسلم قال ذیہد بن ادریس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہذا خطبۃ الیوم فی حجابین مع سحر و المدینۃ یعنی کہ ما زید بن ارقم نے کوہم فرمایا
جواب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز ہم میں در حالیکہ خطبہ پڑھا حضرت نے بقام ہم خبر دیا کہ وہ مدینہ کے یعنی وہ زنجبج اسی مقام اور کتب سے آخر عمر کا
مسابقہ۔

۱۲۔ خطبہ تو صبح یعنی الوداع فی عید اللہ دینی علیہ و عطا کرد کہ تم قال اما بعد ایہا الناس فانما الایام یوشک ان یاتی رسول رب العالمین
فیکما التقلین (صحیح مسلم) پس بعد حمد و ثناء اور عطا دیند کے فرمایا آگاہ ہوا ایہا الناس کہ نہیں ہو نہیں گور شہر اور قریب آیا جاتا ہے رسول رب العالمین ایک
پس اہانت کر دینا اور جہنم چور سے جانا ہوں اقلین یعنی دشمنی انیس و عظیم اہم اور عینہ لقا میں شیخ عبد القادر جیلانی منتر جہاد و مطبوعہ صلیبی لاہور
کے ملک میں تفسیر آیہ الیوم اکملت لکم دینکم کے ہے ترجمہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعد نزول لہا احدی و ثانیہ ہوا ما شہر قہرہ اللہ تعالیٰ
ان دینہ و رضوانہ مروی و انک من عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما و ثانیہ من المعمرین یعنی پھر پڑے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت
الیوم اکملت لکم دینکم کے بعد کیا اس روز پھر کچھ قبض کیا اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت اور رضا سے کہ حضرت عبد اللہ بن عباس اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یہ روایت مروی ہے اور تفسیر فتح البیان مولوی صدیق حسن خان ہوابالی مطبوعہ حیدرآباد کے ۳۰ ص ۲۱ میں ہے قال ابن عباس نہ کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعد نزول ہذہ الایۃ احد او ثانیہ یعنی ہونا یعنی کہا ابن عباس نے میں پڑے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعد نزول ہونے آئے
الیوم اکملت لکم دینکم کہ کیا اس روز اور نہ اور ثانیہ ابن عباس نے کہا میں پڑے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعد نزول ہونے آئے
عن ابن عباس ان النبی علیہ السلام نزل فی ہذہ الایۃ باحدی و ثانیہ ہونا یعنی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ تحقیق حضرت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعد نزول ہونے آئے الیوم اکملت لکم دینکم کہ کیا اس روز و ثانیہ فرمائی۔

- ۲۰ حب عترة من عتصام اید کرد
 ۲۱ علی قافلہ سالار اہل بیت بنی
 ۲۲ گفت سرور دین ہر کر اسمع مولیٰ
 ۲۳ گرفتہ دست علی را عمر بنیاب
 ۲۴ کہے بچہ لک اصبح انت مولیٰ الکمل
 ۲۵ میں آمدہ سرور باند چند ایام
 ۲۶ زنیہ جنگ بھل المستین قرآنی
 ۲۷ بخطبہ یافتہ شریف افرادانی
 ۲۸ درست خواجہ مولیٰ علی محمدانی
 ۲۹ بداد تھنیت و دستانہ شادانی
 ۳۰ فرود قدم تو سرور بہ چشم عیانی
 ۳۱ باعتبار نزاج و صلاح ابدانی

در ذکر مرض و وفات رسول صلعم

- ۳۲ بچار شبہی از عشرہ اخیرہ صفر
 ۳۳ ز سال یازدہم موسم زمستانی
 ۳۴ ز در سر مرض الموت ابتدا کردش
 ۳۵ بعارض تپ مطبق کہ داشت بہانی

۱۵ سورہ نمل پارہ ۱۰ کو ۱۰ من ہے و ضرب اللہ مثلاً دجلین احدهما اریکہ لا یقدر علی شیء و هو کل علی مولیہ
 ایستماع جملہ الخ ترجمہ فارسی تفسیر فتح الرحمن شاہ دلی اسر محدث دہلوی و بیان کہ خدا ارستے دیگرہ مردی کے از ایشان گناہ است قدرت
 ندارد و جبر ہے اگر ان است برخو اید خود ہر کی کہ فرستدش و ترجمہ اردو شاہ رفیع الدین محدث دہلوی اور بیان کی اللہ نے در مردی ایک
 ان دونوں کا تو گناہ ہے زمین قدرت رکھتا اور کسی چیز کے اور وہ بوجہ ہے اور مالک اپنی کے ہر بھیجے۔

شاہ عبدالقادر محدث دہلوی موضع القرآن میں فرماتے ہیں دھو..... یوحید و ترجمہ اردو ہوتجہ ہے اپنے صاحب پر جبرٹ ہو گئے۔
 اور غیر صبیحی سواہب علیہ من ہے و ہو کل علی مولیہ ایستماع جملہ الخ ترجمہ اردو بیان ہر کی کہ نہ توفی امر اہل شد۔

۱۶ سورہ نمل قرآن شریف ترجمہ اردو ترجمہ مطبوعہ دہلی ۱۳۲۵ھ کے ابتدا کے کتاب تاریخی حصہ کے صفر ۱۱۵۵ھ مطابق ۱۱۵۵ھ
 کی دور ایمن باقی تھیں کہ حضرت صلعم کے در پیدا ہوا میں ۸ صفر ۱۱۵۵ھ (۱۹ صفر و پنجشنبہ) آج ۱۲ سال ۱۲ ربیع الاول ۱۱۵۵ھ
 یوم دوشنبہ کو انتقال فرمایا۔ اور دن اخیر صفر کے بارہ دن ربیع الاول کے کل چودہ دن ہوئے اسی مدت کو شاہ دلی اللہ نے سرور الخیر دن میں
 حضرت کا بیمار بنا رکھا ہے۔ اور قرۃ العیون احمد ششم شرح اسر و الخیر دن شاہ دلی اللہ کے مدت میں ہے اللہ اسی گیا رہیں سہل بن
 صفر کی پیشین تاریخ دوشنبہ کے روز حضرت نے فرمایا کہ کہنی سان ملکر گیا اسلئے لڑائی روم کی کریں۔

سیرۃ علیہ بن ۲ صفر ۱۱۵۵ھ مطبوعہ مصر ۱۳۲۵ھ۔ سیرۃ اسامۃ بن زید الی ابی فی کلام السہلی رحمۃ اللہ علیہ فی قریۃ عند
 موتہ الی قتل عند ہارید بن حارثۃ بن اسحاق کان یوم الاثنین لا بدع لیاں بقین من صفورۃ ۱۱۵۵ھ احدی عشرۃ من

الحجۃ اسر سہلی رحمۃ اللہ علیہ وسلم وجہ غصہ و مدح فلما اصبح یوم الخفیس عقد صلوی رحمۃ اللہ علیہ وسلم لا ساقہ لواء بیدہ
 اسامہ بن زید کی مٹم اتنی کی طرف بعض جنگ دہلی سہلی رحمۃ اللہ علیہ کے کلام کے مطابق اتنی ایک قریہ کا نام ہے جو موتہ کے قریب واقع ہے وہاں
 زید بن حارثہ شہید ہوئے۔ ۱۰ صفر ۱۱۵۵ھ روز دوشنبہ کا واقعہ ہے کہ انحضرت کریم کی چیز اپنی کئے آواز کی کلام دیا جب وہ کے دن ۲ صفر
 ۱۱۵۵ھ ہوا کہ انحضرت کو وہ کی نکاحیت پیدا ہوئی اور آپ بیمار ہوئے اور دوسرے دن پنجشنبہ ۱۹ صفر کو انحضرت نے خود اپنے
 دست مبارک سے اسامہ کی لواء جنگ درست فرمایا۔

غیر سیرۃ علیہ مذکورہ کے ۲ صفر ۱۱۵۵ھ (۱۹ صفر و پنجشنبہ) کی آمد میں بیمار الانوار۔ ج۔ ششم نصف آخر صفر ۱۱۵۵ھ مطبوعہ طہران سے یہ
 عبارت نقل ہے۔ کان سیرۃ اسامہ بن زید فلما کان رسول اللہ ص ۴۴ اسر الناس بالانہ یولغزو الروم لا بدع لیاں بقین من
 صفورۃ ۱۱۵۵ھ احدی عشرۃ فلما کان من الغد عا اسامۃ بن زید فقال سہالی موضع مقتل امیک و ادھم الخیل فقد
 ولینک هذا الخیش فالغز صبا علی اہل ابی فلما کان یوم الاربعاء ابدا رسول اللہ ص ۴۴ مٹم و مدح فلما اصبح یوم الخفیس
 عقد لا ساقہ لواء بیدہ۔

ترجمہ۔ سر اسامہ بن زید کا واقعہ یہ ہے کہ تاریخ ۱۰ صفر ۱۱۵۵ھ رسول اللہ نے لوگوں کو روم پر چڑھائی کیلئے آمادہ ہونے کا حکم دیا و دوسرے
 روز ۱۱ صفر اسامہ بن زید کو بیمار فرمایا کہ تو اپنے آپ کے قتل کی طرف جا اور وہاں کے لوگوں کو گواہی دے کہ میں اپنی ترجمہ دیکھتا ہوں۔

- ۳۸ بازو یاد مرض آشداد حتی شد
 ۳۹ آنتها شد غشی و انامتہ مستبدل
 ۴۰ دگر اسامہ بن زید را امارت داد
 ۴۱ گفت با کبرائے مجاہد و انصار
 ۴۲ رسیدہ در حد اثنی نواحی بعثا
 ۴۳ کہ زید و جعفر و ابن رواحه را گشتند
 ۴۴ بدست خویش لوئے اسامہ را بستہ
 ۴۵ اکابران بودار رسول می رفتند
 ۴۶ زدن طعنہ جوانان کہ چون آید شود
 ۴۷ نبی شنیدہ بہالائے مہنر سجد
 ۴۸ خطاب کرد از آن پس بہ جمع انسان
 ۴۹ بر آن کہ میری لشکر اسامہ را دادم
 ۵۰ مدار طعن شما بر اسامہ نہ سافست
 ۵۱ بہ آن خدائے کہ جانم بدست قدرت آید
 ۵۲ اسامہ را کہ بجانش عزیز میدادم
 ۵۳ همان پست کہ در خیر خواہیش کوشید
 ۵۴ شنیدہ جملہ سنان خیمہ ابرون کردند
 ۵۵ گذشت کار چو از آشداد بیداری
 ۵۶ بداد حکم کہ بویکر امام رفت شود
 ۳۸ کز جہش عراق ہی کرد آب پاشانی
 ۳۹ رواۃ مرض آورد و سورج سرائی
 ۴۰ کہ اہل سرحد دین مہربادی از رانی
 ۴۱ گفتند جملہ بہ ہر امیش شتابانی
 ۴۲ زرد میان بستاند کین اعیانی
 ۴۳ بجنگ موتہ و وارندہ غم طنیانی
 ۴۴ بردن شہر نہاد شد بہ جمع شکجعیانی
 ۴۵ ہی شدند بعسکر کمال گریانی
 ۴۶ غلام زادہ بر مجمع نوینیانی
 ۴۷ رفت و کرد خدا را شنا فردانی
 ۴۸ کہ گفت دگوئے چہ دارند بعض شتابانی
 ۴۹ کہ است زادہ زید شہید میدانی
 ۵۰ نہ پیش ازین پدرش شد بہ سیرانی
 ۵۱ کہ زید بدامارت حقیق دشیانی
 ۵۲ بہ از شہاست بہالائش چہ نقصانی
 ۵۳ بکار جنگ شود شش بطع فرمانی
 ۵۴ فضائے بطن جرف شد ز فوج ملانی
 ۵۵ از آن کہ جانب سجد در دہستانی
 ۵۶ نماز مقتدیان را کند نگہبانی

بغیر حاشیہ گشتہ میں نے اس لشکر کا سفر انجی کو بنایا ہے تو اہل انجی پر کل صبح ہی سے جڑائی کر رہے تھے جب بدھ (۲۸ صفر) کا دن ہوا تو رسول اللہ صبح اور در دوسرے میں مبتلا ہو گئے اور بروز جمعہ (۲۹ صفر) اسامہ کے لئے اپنے دست مبارک سے علم تیار فرمایا۔ اور پھر آٹھ عشرہ شاہ عبدالعزیز محدث دہوی کے باب اہم مطبوعہ شریعت شریعتہ (۲۹ صفر) میں ہے۔ روز چہار شنبہ بخت و شتم صفر مذکور آنحضرت را منظر طاری شد یعنی ۱۰ صفر چہار شنبہ کو رسول اللہ صبح میں مبتلا ہوئے حبیب کا تیر جوان روز گیارہ بیچ الاول (۱۱ صفر) و ثانی یعنی ۱۲ صفر چہار شنبہ (۱۲ صفر) بیچ الاول ہوا۔

۱۳ صبرت یعنی غلبی ۱۴۔ ثانی حاشیہ صحت میں ہے واقعہ ان اہل اسکان کا بیان ہے کہ اس غزوہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکر و عمر کو بھی جانیکا حکم دیا تھا کہ یہ پہلا حکم ہے جو ۱۰ صفر و پچھنچہ کو ہوا اور سرطیم کو گون کا طعن سکرو دفات سے و دین پہنچے ہوا۔ (دولت)

۱۵۔ اسی صبرت یعنی غلبی کے صحت میں ہے ۱۶۔ ۱۷۔ ۱۸۔ ۱۹۔ ۲۰۔ ۲۱۔ ۲۲۔ ۲۳۔ ۲۴۔ ۲۵۔ ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸۔ ۲۹۔ ۳۰۔ ۳۱۔ ۳۲۔ ۳۳۔ ۳۴۔ ۳۵۔ ۳۶۔ ۳۷۔ ۳۸۔ ۳۹۔ ۴۰۔ ۴۱۔ ۴۲۔ ۴۳۔ ۴۴۔ ۴۵۔ ۴۶۔ ۴۷۔ ۴۸۔ ۴۹۔ ۵۰۔ ۵۱۔ ۵۲۔ ۵۳۔ ۵۴۔ ۵۵۔ ۵۶۔ ۵۷۔ ۵۸۔ ۵۹۔ ۶۰۔ ۶۱۔ ۶۲۔ ۶۳۔ ۶۴۔ ۶۵۔ ۶۶۔ ۶۷۔ ۶۸۔ ۶۹۔ ۷۰۔ ۷۱۔ ۷۲۔ ۷۳۔ ۷۴۔ ۷۵۔ ۷۶۔ ۷۷۔ ۷۸۔ ۷۹۔ ۸۰۔ ۸۱۔ ۸۲۔ ۸۳۔ ۸۴۔ ۸۵۔ ۸۶۔ ۸۷۔ ۸۸۔ ۸۹۔ ۹۰۔ ۹۱۔ ۹۲۔ ۹۳۔ ۹۴۔ ۹۵۔ ۹۶۔ ۹۷۔ ۹۸۔ ۹۹۔ ۱۰۰۔ ۱۰۱۔ ۱۰۲۔ ۱۰۳۔ ۱۰۴۔ ۱۰۵۔ ۱۰۶۔ ۱۰۷۔ ۱۰۸۔ ۱۰۹۔ ۱۱۰۔ ۱۱۱۔ ۱۱۲۔ ۱۱۳۔ ۱۱۴۔ ۱۱۵۔ ۱۱۶۔ ۱۱۷۔ ۱۱۸۔ ۱۱۹۔ ۱۲۰۔ ۱۲۱۔ ۱۲۲۔ ۱۲۳۔ ۱۲۴۔ ۱۲۵۔ ۱۲۶۔ ۱۲۷۔ ۱۲۸۔ ۱۲۹۔ ۱۳۰۔ ۱۳۱۔ ۱۳۲۔ ۱۳۳۔ ۱۳۴۔ ۱۳۵۔ ۱۳۶۔ ۱۳۷۔ ۱۳۸۔ ۱۳۹۔ ۱۴۰۔ ۱۴۱۔ ۱۴۲۔ ۱۴۳۔ ۱۴۴۔ ۱۴۵۔ ۱۴۶۔ ۱۴۷۔ ۱۴۸۔ ۱۴۹۔ ۱۵۰۔ ۱۵۱۔ ۱۵۲۔ ۱۵۳۔ ۱۵۴۔ ۱۵۵۔ ۱۵۶۔ ۱۵۷۔ ۱۵۸۔ ۱۵۹۔ ۱۶۰۔ ۱۶۱۔ ۱۶۲۔ ۱۶۳۔ ۱۶۴۔ ۱۶۵۔ ۱۶۶۔ ۱۶۷۔ ۱۶۸۔ ۱۶۹۔ ۱۷۰۔ ۱۷۱۔ ۱۷۲۔ ۱۷۳۔ ۱۷۴۔ ۱۷۵۔ ۱۷۶۔ ۱۷۷۔ ۱۷۸۔ ۱۷۹۔ ۱۸۰۔ ۱۸۱۔ ۱۸۲۔ ۱۸۳۔ ۱۸۴۔ ۱۸۵۔ ۱۸۶۔ ۱۸۷۔ ۱۸۸۔ ۱۸۹۔ ۱۹۰۔ ۱۹۱۔ ۱۹۲۔ ۱۹۳۔ ۱۹۴۔ ۱۹۵۔ ۱۹۶۔ ۱۹۷۔ ۱۹۸۔ ۱۹۹۔ ۲۰۰۔ ۲۰۱۔ ۲۰۲۔ ۲۰۳۔ ۲۰۴۔ ۲۰۵۔ ۲۰۶۔ ۲۰۷۔ ۲۰۸۔ ۲۰۹۔ ۲۱۰۔ ۲۱۱۔ ۲۱۲۔ ۲۱۳۔ ۲۱۴۔ ۲۱۵۔ ۲۱۶۔ ۲۱۷۔ ۲۱۸۔ ۲۱۹۔ ۲۲۰۔ ۲۲۱۔ ۲۲۲۔ ۲۲۳۔ ۲۲۴۔ ۲۲۵۔ ۲۲۶۔ ۲۲۷۔ ۲۲۸۔ ۲۲۹۔ ۲۳۰۔ ۲۳۱۔ ۲۳۲۔ ۲۳۳۔ ۲۳۴۔ ۲۳۵۔ ۲۳۶۔ ۲۳۷۔ ۲۳۸۔ ۲۳۹۔ ۲۴۰۔ ۲۴۱۔ ۲۴۲۔ ۲۴۳۔ ۲۴۴۔ ۲۴۵۔ ۲۴۶۔ ۲۴۷۔ ۲۴۸۔ ۲۴۹۔ ۲۵۰۔ ۲۵۱۔ ۲۵۲۔ ۲۵۳۔ ۲۵۴۔ ۲۵۵۔ ۲۵۶۔ ۲۵۷۔ ۲۵۸۔ ۲۵۹۔ ۲۶۰۔ ۲۶۱۔ ۲۶۲۔ ۲۶۳۔ ۲۶۴۔ ۲۶۵۔ ۲۶۶۔ ۲۶۷۔ ۲۶۸۔ ۲۶۹۔ ۲۷۰۔ ۲۷۱۔ ۲۷۲۔ ۲۷۳۔ ۲۷۴۔ ۲۷۵۔ ۲۷۶۔ ۲۷۷۔ ۲۷۸۔ ۲۷۹۔ ۲۸۰۔ ۲۸۱۔ ۲۸۲۔ ۲۸۳۔ ۲۸۴۔ ۲۸۵۔ ۲۸۶۔ ۲۸۷۔ ۲۸۸۔ ۲۸۹۔ ۲۹۰۔ ۲۹۱۔ ۲۹۲۔ ۲۹۳۔ ۲۹۴۔ ۲۹۵۔ ۲۹۶۔ ۲۹۷۔ ۲۹۸۔ ۲۹۹۔ ۳۰۰۔ ۳۰۱۔ ۳۰۲۔ ۳۰۳۔ ۳۰۴۔ ۳۰۵۔ ۳۰۶۔ ۳۰۷۔ ۳۰۸۔ ۳۰۹۔ ۳۱۰۔ ۳۱۱۔ ۳۱۲۔ ۳۱۳۔ ۳۱۴۔ ۳۱۵۔ ۳۱۶۔ ۳۱۷۔ ۳۱۸۔ ۳۱۹۔ ۳۲۰۔ ۳۲۱۔ ۳۲۲۔ ۳۲۳۔ ۳۲۴۔ ۳۲۵۔ ۳۲۶۔ ۳۲۷۔ ۳۲۸۔ ۳۲۹۔ ۳۳۰۔ ۳۳۱۔ ۳۳۲۔ ۳۳۳۔ ۳۳۴۔ ۳۳۵۔ ۳۳۶۔ ۳۳۷۔ ۳۳۸۔ ۳۳۹۔ ۳۴۰۔ ۳۴۱۔ ۳۴۲۔ ۳۴۳۔ ۳۴۴۔ ۳۴۵۔ ۳۴۶۔ ۳۴۷۔ ۳۴۸۔ ۳۴۹۔ ۳۵۰۔ ۳۵۱۔ ۳۵۲۔ ۳۵۳۔ ۳۵۴۔ ۳۵۵۔ ۳۵۶۔ ۳۵۷۔ ۳۵۸۔ ۳۵۹۔ ۳۶۰۔ ۳۶۱۔ ۳۶۲۔ ۳۶۳۔ ۳۶۴۔ ۳۶۵۔ ۳۶۶۔ ۳۶۷۔ ۳۶۸۔ ۳۶۹۔ ۳۷۰۔ ۳۷۱۔ ۳۷۲۔ ۳۷۳۔ ۳۷۴۔ ۳۷۵۔ ۳۷۶۔ ۳۷۷۔ ۳۷۸۔ ۳۷۹۔ ۳۸۰۔ ۳۸۱۔ ۳۸۲۔ ۳۸۳۔ ۳۸۴۔ ۳۸۵۔ ۳۸۶۔ ۳۸۷۔ ۳۸۸۔ ۳۸۹۔ ۳۹۰۔ ۳۹۱۔ ۳۹۲۔ ۳۹۳۔ ۳۹۴۔ ۳۹۵۔ ۳۹۶۔ ۳۹۷۔ ۳۹۸۔ ۳۹۹۔ ۴۰۰۔ ۴۰۱۔ ۴۰۲۔ ۴۰۳۔ ۴۰۴۔ ۴۰۵۔ ۴۰۶۔ ۴۰۷۔ ۴۰۸۔ ۴۰۹۔ ۴۱۰۔ ۴۱۱۔ ۴۱۲۔ ۴۱۳۔ ۴۱۴۔ ۴۱۵۔ ۴۱۶۔ ۴۱۷۔ ۴۱۸۔ ۴۱۹۔ ۴۲۰۔ ۴۲۱۔ ۴۲۲۔ ۴۲۳۔ ۴۲۴۔ ۴۲۵۔ ۴۲۶۔ ۴۲۷۔ ۴۲۸۔ ۴۲۹۔ ۴۳۰۔ ۴۳۱۔ ۴۳۲۔ ۴۳۳۔ ۴۳۴۔ ۴۳۵۔ ۴۳۶۔ ۴۳۷۔ ۴۳۸۔ ۴۳۹۔ ۴۴۰۔ ۴۴۱۔ ۴۴۲۔ ۴۴۳۔ ۴۴۴۔ ۴۴۵۔ ۴۴۶۔ ۴۴۷۔ ۴۴۸۔ ۴۴۹۔ ۴۵۰۔ ۴۵۱۔ ۴۵۲۔ ۴۵۳۔ ۴۵۴۔ ۴۵۵۔ ۴۵۶۔ ۴۵۷۔ ۴۵۸۔ ۴۵۹۔ ۴۶۰۔ ۴۶۱۔ ۴۶۲۔ ۴۶۳۔ ۴۶۴۔ ۴۶۵۔ ۴۶۶۔ ۴۶۷۔ ۴۶۸۔ ۴۶۹۔ ۴۷۰۔ ۴۷۱۔ ۴۷۲۔ ۴۷۳۔ ۴۷۴۔ ۴۷۵۔ ۴۷۶۔ ۴۷۷۔ ۴۷۸۔ ۴۷۹۔ ۴۸۰۔ ۴۸۱۔ ۴۸۲۔ ۴۸۳۔ ۴۸۴۔ ۴۸۵۔ ۴۸۶۔ ۴۸۷۔ ۴۸۸۔ ۴۸۹۔ ۴۹۰۔ ۴۹۱۔ ۴۹۲۔ ۴۹۳۔ ۴۹۴۔ ۴۹۵۔ ۴۹۶۔ ۴۹۷۔ ۴۹۸۔ ۴۹۹۔ ۵۰۰۔ ۵۰۱۔ ۵۰۲۔ ۵۰۳۔ ۵۰۴۔ ۵۰۵۔ ۵۰۶۔ ۵۰۷۔ ۵۰۸۔ ۵۰۹۔ ۵۱۰۔ ۵۱۱۔ ۵۱۲۔ ۵۱۳۔ ۵۱۴۔ ۵۱۵۔ ۵۱۶۔ ۵۱۷۔ ۵۱۸۔ ۵۱۹۔ ۵۲۰۔ ۵۲۱۔ ۵۲۲۔ ۵۲۳۔ ۵۲۴۔ ۵۲۵۔ ۵۲۶۔ ۵۲۷۔ ۵۲۸۔ ۵۲۹۔ ۵۳۰۔ ۵۳۱۔ ۵۳۲۔ ۵۳۳۔ ۵۳۴۔ ۵۳۵۔ ۵۳۶۔ ۵۳۷۔ ۵۳۸۔ ۵۳۹۔ ۵۴۰۔ ۵۴۱۔ ۵۴۲۔ ۵۴۳۔ ۵۴۴۔ ۵۴۵۔ ۵۴۶۔ ۵۴۷۔ ۵۴۸۔ ۵۴۹۔ ۵۵۰۔ ۵۵۱۔ ۵۵۲۔ ۵۵۳۔ ۵۵۴۔ ۵۵۵۔ ۵۵۶۔ ۵۵۷۔ ۵۵۸۔ ۵۵۹۔ ۵۶۰۔ ۵۶۱۔ ۵۶۲۔ ۵۶۳۔ ۵۶۴۔ ۵۶۵۔ ۵۶۶۔ ۵۶۷۔ ۵۶۸۔ ۵۶۹۔ ۵۷۰۔ ۵۷۱۔ ۵۷۲۔ ۵۷۳۔ ۵۷۴۔ ۵۷۵۔ ۵۷۶۔ ۵۷۷۔ ۵۷۸۔ ۵۷۹۔ ۵۸۰۔ ۵۸۱۔ ۵۸۲۔ ۵۸۳۔ ۵۸۴۔ ۵۸۵۔ ۵۸۶۔ ۵۸۷۔ ۵۸۸۔ ۵۸۹۔ ۵۹۰۔ ۵۹۱۔ ۵۹۲۔ ۵۹۳۔ ۵۹۴۔ ۵۹۵۔ ۵۹۶۔ ۵۹۷۔ ۵۹۸۔ ۵۹۹۔ ۶۰۰۔ ۶۰۱۔ ۶۰۲۔ ۶۰۳۔ ۶۰۴۔ ۶۰۵۔ ۶۰۶۔ ۶۰۷۔ ۶۰۸۔ ۶۰۹۔ ۶۱۰۔ ۶۱۱۔ ۶۱۲۔ ۶۱۳۔ ۶۱۴۔ ۶۱۵۔ ۶۱۶۔ ۶۱۷۔ ۶۱۸۔ ۶۱۹۔ ۶۲۰۔ ۶۲۱۔ ۶۲۲۔ ۶۲۳۔ ۶۲۴۔ ۶۲۵۔ ۶۲۶۔ ۶۲۷۔ ۶۲۸۔ ۶۲۹۔ ۶۳۰۔ ۶۳۱۔ ۶۳۲۔ ۶۳۳۔ ۶۳۴۔ ۶۳۵۔ ۶۳۶۔ ۶۳۷۔ ۶۳۸۔ ۶۳۹۔ ۶۴۰۔ ۶۴۱۔ ۶۴۲۔ ۶۴۳۔ ۶۴۴۔ ۶۴۵۔ ۶۴۶۔ ۶۴۷۔ ۶۴۸۔ ۶۴۹۔ ۶۵۰۔ ۶۵۱۔ ۶۵۲۔ ۶۵۳۔ ۶۵۴۔ ۶۵۵۔ ۶۵۶۔ ۶۵۷۔ ۶۵۸۔ ۶۵۹۔ ۶۶۰۔ ۶۶۱۔ ۶۶۲۔ ۶۶۳۔ ۶۶۴۔ ۶۶۵۔ ۶۶۶۔ ۶۶۷۔ ۶۶۸۔ ۶۶۹۔ ۶۷۰۔ ۶۷۱۔ ۶۷۲۔ ۶۷۳۔ ۶۷۴۔ ۶۷۵۔ ۶۷۶۔ ۶۷۷۔ ۶۷۸۔ ۶۷۹۔ ۶۸۰۔ ۶۸۱۔ ۶۸۲۔ ۶۸۳۔ ۶۸۴۔ ۶۸۵۔ ۶۸۶۔ ۶۸۷۔ ۶۸۸۔ ۶۸۹۔ ۶۹۰۔ ۶۹۱۔ ۶۹۲۔ ۶۹۳۔ ۶۹۴۔ ۶۹۵۔ ۶۹۶۔ ۶۹۷۔ ۶۹۸۔ ۶۹۹۔ ۷۰۰۔ ۷۰۱۔ ۷۰۲۔ ۷۰۳۔ ۷۰۴۔ ۷۰۵۔ ۷۰۶۔ ۷۰۷۔ ۷۰۸۔ ۷۰۹۔ ۷۱۰۔ ۷۱۱۔ ۷۱۲۔ ۷۱۳۔ ۷۱۴۔ ۷۱۵۔ ۷۱۶۔ ۷۱۷۔ ۷۱۸۔ ۷۱۹۔ ۷۲۰۔ ۷۲۱۔ ۷۲۲۔ ۷۲۳۔ ۷۲۴۔ ۷۲۵۔ ۷۲۶۔ ۷۲۷۔ ۷۲۸۔ ۷۲۹۔ ۷۳۰۔ ۷۳۱۔ ۷۳۲۔ ۷۳۳۔ ۷۳۴۔ ۷۳۵۔ ۷۳۶۔ ۷۳۷۔ ۷۳۸۔ ۷۳۹۔ ۷۴۰۔ ۷۴۱۔ ۷۴۲۔ ۷۴۳۔ ۷۴۴۔ ۷۴۵۔ ۷۴۶۔ ۷۴۷۔ ۷۴۸۔ ۷۴۹۔ ۷۵۰۔ ۷۵۱۔ ۷۵۲۔ ۷۵۳۔ ۷۵۴۔ ۷۵۵۔ ۷۵۶۔ ۷۵۷۔ ۷۵۸۔ ۷۵۹۔ ۷۶۰۔ ۷۶۱۔ ۷۶۲۔ ۷۶۳۔ ۷۶۴۔ ۷۶۵۔ ۷۶۶۔ ۷۶۷۔ ۷۶۸۔ ۷۶۹۔ ۷۷۰۔ ۷۷۱۔ ۷۷۲۔ ۷۷۳۔ ۷۷۴۔ ۷۷۵۔ ۷۷۶۔ ۷۷۷۔ ۷۷۸۔ ۷۷۹۔ ۷۸۰۔ ۷۸۱۔ ۷۸۲۔ ۷۸۳۔ ۷۸۴۔ ۷۸۵۔ ۷۸۶۔ ۷۸۷۔ ۷۸۸۔ ۷۸۹۔ ۷۹۰۔ ۷۹۱۔ ۷۹۲۔ ۷۹۳۔ ۷۹۴۔ ۷۹۵۔ ۷۹۶۔ ۷۹۷۔ ۷۹۸۔ ۷۹۹۔ ۸۰۰۔ ۸۰۱۔ ۸۰۲۔ ۸۰۳۔ ۸۰۴۔ ۸۰۵۔ ۸۰۶۔ ۸۰۷۔ ۸۰۸۔ ۸۰۹۔ ۸۱۰۔ ۸۱۱۔ ۸۱۲۔ ۸۱۳۔ ۸۱۴۔ ۸۱۵۔ ۸۱۶۔ ۸۱۷۔ ۸۱۸۔ ۸۱۹۔ ۸۲۰۔ ۸۲۱۔ ۸۲۲۔ ۸۲۳۔ ۸۲۴۔ ۸۲۵۔ ۸۲۶۔ ۸۲۷۔ ۸۲۸۔ ۸۲۹۔ ۸۳۰۔ ۸۳۱۔ ۸۳۲۔ ۸۳۳۔ ۸۳۴۔ ۸۳۵۔ ۸۳۶۔ ۸۳۷۔ ۸۳۸۔ ۸۳۹۔ ۸۴۰۔ ۸۴۱۔ ۸۴۲۔ ۸۴۳۔ ۸۴۴۔ ۸۴۵۔ ۸۴۶۔ ۸۴۷۔ ۸۴۸۔ ۸۴۹۔ ۸۵۰۔ ۸۵۱۔ ۸۵۲۔ ۸۵۳۔ ۸۵۴۔ ۸۵۵۔ ۸۵۶۔ ۸۵۷۔ ۸۵۸۔ ۸۵۹۔ ۸۶۰۔ ۸۶۱۔ ۸۶۲۔ ۸۶۳۔ ۸۶۴۔ ۸۶۵۔ ۸۶۶۔ ۸۶۷۔ ۸۶۸۔ ۸۶۹۔ ۸۷۰۔ ۸۷۱۔ ۸۷۲۔ ۸۷۳۔ ۸۷۴۔ ۸۷۵۔ ۸۷۶۔ ۸۷۷۔ ۸۷۸۔ ۸۷۹۔ ۸۸۰۔ ۸۸۱۔ ۸۸۲۔ ۸۸۳۔ ۸۸۴۔ ۸۸۵۔ ۸۸۶۔ ۸۸۷۔ ۸۸۸۔ ۸۸۹۔ ۸۹۰۔ ۸۹۱۔ ۸۹۲۔ ۸۹۳۔ ۸۹۴۔ ۸۹۵۔ ۸۹۶۔ ۸۹۷۔ ۸۹۸۔ ۸۹۹۔ ۹۰۰۔ ۹۰۱۔ ۹۰۲۔ ۹۰۳۔ ۹۰۴۔ ۹۰۵۔ ۹۰۶۔ ۹۰۷۔ ۹۰۸۔ ۹۰۹۔ ۹۱۰۔ ۹۱۱۔ ۹۱۲۔ ۹۱۳۔ ۹۱۴۔ ۹۱۵۔ ۹۱۶۔ ۹۱۷۔ ۹۱۸۔ ۹۱۹۔ ۹۲۰۔ ۹۲۱۔ ۹۲۲۔ ۹۲۳۔ ۹۲۴۔ ۹۲۵۔ ۹۲۶۔ ۹۲۷۔ ۹۲۸۔ ۹۲۹۔ ۹۳۰۔ ۹۳۱۔ ۹۳۲۔ ۹۳۳۔ ۹۳۴۔ ۹۳۵۔ ۹۳۶۔ ۹۳۷۔ ۹۳۸۔ ۹۳۹۔ ۹۴۰۔ ۹۴۱۔ ۹۴۲۔ ۹۴۳۔ ۹۴۴۔ ۹۴۵۔ ۹۴۶۔ ۹۴۷۔ ۹۴۸۔ ۹۴۹۔ ۹۵۰۔ ۹۵۱۔ ۹۵۲۔ ۹۵۳۔ ۹۵۴۔ ۹۵۵۔ ۹۵۶۔ ۹۵۷۔ ۹۵۸۔ ۹۵۹۔ ۹۶۰۔ ۹۶۱۔ ۹۶۲۔ ۹۶۳۔ ۹۶۴۔ ۹۶۵۔ ۹۶۶۔ ۹۶۷۔ ۹۶۸۔ ۹۶۹۔ ۹۷۰۔ ۹۷۱۔ ۹۷۲۔ ۹۷۳۔ ۹۷۴۔ ۹۷۵۔ ۹۷۶۔ ۹۷۷۔ ۹۷۸۔ ۹۷۹۔ ۹۸۰۔ ۹۸۱۔ ۹۸۲۔ ۹۸۳۔ ۹۸۴۔ ۹۸۵۔ ۹۸۶۔ ۹۸۷۔ ۹۸۸۔ ۹۸۹۔ ۹۹۰۔ ۹۹۱۔ ۹۹۲۔ ۹۹۳۔ ۹۹۴۔ ۹۹۵۔ ۹۹۶۔ ۹۹۷۔ ۹۹۸۔ ۹۹۹۔ ۱۰۰۰۔ ۱۰۰۱۔ ۱۰۰۲۔ ۱۰۰۳۔ ۱۰۰۴۔ ۱۰۰۵۔ ۱۰۰۶۔ ۱۰۰۷۔ ۱۰۰۸۔ ۱۰۰۹۔ ۱۰۱۰۔ ۱۰۱۱۔ ۱۰۱۲۔ ۱۰۱۳۔ ۱۰۱۴۔ ۱۰۱۵۔ ۱۰۱۶۔ ۱۰۱۷۔ ۱۰۱۸۔ ۱۰۱۹۔ ۱۰۲۰۔ ۱۰۲۱۔ ۱۰۲۲۔ ۱۰۲۳۔ ۱۰۲۴۔ ۱۰۲۵۔ ۱۰۲۶۔ ۱۰۲۷۔ ۱۰۲۸۔ ۱۰۲۹۔ ۱۰۳۰۔ ۱۰۳۱۔ ۱۰۳۲۔ ۱۰۳۳۔ ۱۰۳۴۔ ۱۰۳۵۔ ۱۰۳۶۔ ۱۰۳۷۔ ۱۰۳۸۔ ۱۰۳۹۔ ۱۰۴۰۔ ۱۰۴۱۔ ۱۰۴۲۔ ۱۰۴۳۔ ۱۰۴۴۔ ۱۰۴۵۔ ۱۰۴۶۔ ۱۰۴۷۔ ۱۰۴۸۔ ۱۰۴۹۔ ۱۰۵۰۔ ۱۰۵۱۔ ۱۰۵۲۔ ۱۰۵۳۔ ۱۰۵۴۔ ۱۰۵۵۔ ۱۰۵۶۔ ۱۰۵۷۔ ۱۰۵۸۔ ۱۰۵۹۔ ۱۰۶۰۔ ۱۰۶۱۔ ۱۰۶۲۔ ۱۰۶۳۔ ۱۰۶۴۔ ۱۰۶۵۔ ۱۰۶۶۔ ۱۰۶۷۔ ۱۰۶۸۔ ۱۰۶۹۔ ۱۰۷۰۔ ۱۰۷۱۔ ۱۰۷۲۔ ۱۰۷۳۔ ۱۰۷۴۔ ۱۰۷۵۔ ۱۰۷۶۔ ۱۰۷۷۔ ۱۰۷۸۔ ۱۰۷۹۔ ۱۰۸۰۔ ۱۰۸۱۔ ۱۰۸۲۔ ۱۰۸۳۔ ۱۰۸۴۔ ۱۰۸۵۔ ۱۰۸۶۔ ۱۰۸۷۔ ۱۰۸۸۔ ۱۰۸۹۔ ۱۰۹۰۔ ۱۰۹۱۔ ۱۰۹۲۔ ۱۰۹۳۔ ۱۰۹۴۔ ۱۰۹۵۔ ۱۰۹۶۔ ۱۰۹۷۔ ۱۰۹۸۔ ۱۰۹۹۔ ۱۱۰۰۔ ۱۱۰۱۔ ۱۱۰۲۔ ۱۱۰۳۔ ۱۱۰۴۔ ۱۱۰۵۔ ۱۱۰۶۔ ۱۱۰۷۔ ۱۱۰۸۔ ۱۱۰۹۔ ۱۱۱۰۔ ۱۱۱۱۔ ۱۱۱۲۔ ۱۱۱۳۔ ۱۱۱۴۔ ۱۱۱۵۔ ۱۱۱۶۔ ۱۱۱۷۔ ۱۱۱۸۔ ۱۱۱۹۔ ۱۱۲۰۔ ۱۱۲۱۔ ۱۱۲۲۔ ۱۱۲۳۔ ۱۱۲۴۔ ۱۱۲۵۔ ۱۱۲۶۔ ۱۱۲۷۔ ۱۱۲۸۔ ۱۱۲۹۔ ۱۱۳۰۔ ۱۱۳۱۔ ۱۱۳۲۔ ۱۱۳۳۔ ۱۱۳۴۔ ۱۱۳۵۔ ۱۱۳۶۔ ۱۱۳۷۔ ۱۱۳۸۔ ۱۱۳۹۔ ۱۱۴۰۔ ۱۱۴۱۔ ۱۱۴۲۔ ۱۱۴۳۔ ۱۱۴۴۔ ۱۱۴۵۔ ۱۱۴۶۔ ۱۱۴۷۔ ۱۱۴۸۔ ۱۱۴۹۔ ۱۱۵۰۔ ۱۱۵۱۔ ۱۱۵۲۔ ۱۱۵۳۔ ۱۱۵۴۔ ۱۱۵۵۔ ۱۱۵۶۔ ۱۱۵۷۔ ۱۱۵۸۔ ۱۱۵۹۔ ۱۱۶۰۔ ۱۱۶۱۔ ۱۱۶۲۔ ۱۱۶۳۔ ۱۱۶۴۔ ۱۱۶۵۔ ۱۱۶۶۔ ۱۱۶۷۔ ۱۱۶۸۔ ۱۱۶۹۔ ۱۱۷۰۔ ۱۱۷۱۔ ۱۱۷۲۔ ۱۱۷۳۔ ۱۱۷۴۔ ۱۱۷۵۔ ۱۱۷۶۔ ۱۱۷۷۔ ۱۱۷۸۔ ۱۱۷۹۔ ۱۱۸۰۔ ۱۱۸۱۔ ۱۱۸۲۔ ۱۱۸۳۔ ۱۱۸۴۔ ۱۱۸۵۔ ۱۱۸۶۔ ۱۱۸۷۔ ۱۱۸۸۔ ۱۱۸۹۔ ۱۱۹۰۔ ۱۱۹۱۔ ۱۱۹۲۔ ۱۱۹۳۔ ۱۱۹۴۔ ۱۱۹۵۔ ۱۱۹۶۔ ۱۱۹۷۔ ۱۱۹۸۔ ۱۱۹۹۔ ۱۲۰۰۔ ۱۲۰۱۔ ۱۲۰۲۔ ۱۲۰۳۔ ۱۲۰۴۔ ۱۲۰۵۔ ۱۲۰۶۔ ۱۲۰۷۔ ۱۲۰۸۔ ۱۲۰۹۔ ۱۲۱۰۔ ۱۲۱۱۔ ۱۲۱۲۔ ۱۲۱۳۔ ۱۲۱۴۔ ۱۲۱۵۔ ۱۲۱۶۔ ۱۲۱۷۔ ۱۲۱۸۔ ۱۲۱۹۔ ۱۲۲۰۔ ۱۲۲۱۔ ۱۲۲۲۔ ۱۲۲۳۔ ۱۲۲۴۔ ۱۲۲۵۔ ۱۲۲۶۔ ۱۲۲۷۔ ۱۲۲۸۔ ۱۲۲۹۔ ۱۲۳۰۔ ۱۲۳۱۔ ۱۲۳۲۔ ۱۲۳۳۔ ۱۲۳۴۔ ۱۲۳۵۔ ۱۲۳۶۔ ۱۲۳۷۔ ۱۲۳۸۔ ۱۲۳۹۔ ۱۲۴۰۔ ۱۲۴۱۔ ۱۲۴۲۔ ۱۲۴۳۔ ۱۲۴۴۔ ۱۲۴۵۔ ۱۲۴۶۔ ۱۲۴۷۔ ۱۲۴۸۔ ۱۲۴۹۔ ۱۲۵۰۔ ۱۲۵۱۔ ۱۲۵۲۔ ۱۲۵۳۔ ۱۲۵۴۔ ۱۲۵۵۔ ۱۲۵۶۔ ۱۲۵۷۔ ۱۲۵۸۔ ۱۲۵۹۔ ۱۲۶۰۔ ۱۲۶۱۔ ۱۲۶۲۔ ۱۲۶۳۔ ۱۲۶۴۔ ۱۲۶۵۔ ۱۲۶۶۔ ۱۲۶۷۔ ۱۲۶۸۔ ۱۲۶۹۔ ۱۲۷۰۔ ۱۲۷۱۔ ۱۲۷۲۔ ۱۲۷۳۔ ۱۲۷۴۔ ۱۲۷۵۔ ۱۲۷۶۔ ۱۲۷۷۔ ۱۲۷۸۔ ۱۲۷۹۔ ۱۲۸۰۔ ۱۲۸۱۔ ۱۲۸۲۔ ۱۲۸۳۔ ۱۲۸۴۔ ۱۲۸۵۔ ۱۲۸۶۔ ۱۲۸۷۔ ۱۲۸۸۔ ۱۲۸۹۔ ۱۲۹۰۔ ۱۲۹۱۔ ۱۲۹۲۔ ۱۲۹۳۔ ۱۲۹۴۔ ۱۲۹۵۔ ۱۲۹۶۔ ۱۲۹۷۔ ۱۲۹۸۔ ۱۲۹۹۔ ۱۳۰۰۔ ۱۳۰۱۔ ۱۳۰۲۔ ۱۳۰۳۔ ۱۳۰۴۔ ۱۳۰۵۔ ۱۳۰۶۔ ۱۳۰۷۔ ۱۳۰۸۔ ۱۳۰۹۔ ۱۳۱۰۔ ۱۳۱۱۔ ۱۳۱۲۔ ۱۳۱۳۔ ۱۳۱۴۔ ۱۳۱۵۔ ۱۳۱۶۔ ۱۳۱۷۔ ۱۳۱۸۔ ۱۳۱۹۔ ۱۳۲۰۔ ۱۳۲۱۔ ۱۳۲۲۔ ۱۳۲۳۔ ۱۳۲۴۔ ۱۳۲۵۔ ۱۳۲۶۔ ۱۳۲۷۔ ۱۳۲۸۔ ۱۳۲۹۔ ۱۳۳۰۔ ۱۳۳

- ۵۰ بوقت فجر دوشنبہ بروز استحضار
۵۱ بے نماز جاگت برفت تاسجد
۵۲ ہنارہ دست زیکجانی بدوش علی
۵۳ زپیش خواست ابو بکر ابصفت آید
۵۴ نبی یسار ابی بکر رفت بنشستہ
۵۵ اذن رفت ابی بکر اندرین رفت
۵۶ کہ بنت فارجه جفتش مقیم بد آجبا
۵۷ خطاب کردہان روز پیش استحضار
۵۸ بگفت پارہ قرطاس سوئے من آید
۵۹ کہ بعد ازان نہ رود کس براہ گراہی
۶۰ عمر کہ کن مکن ادب بار گاہ نبی
۶۱ بگفت منع کنان حبنا کتاب اللہ
۶۲ تن مبارکش آمد زتب آسانی
۶۳ کہ اذافا قہ در آمد دلش بفرحانی
۶۴ بشانہ بن عباس جانب ثانی
۶۵ اشارہ کرد نبی تا بجائے خود دانی
۶۶ نشستہ کرد امت بقول رجحانی
۶۷ بخانہ کہ بدش از مینہ پانی
۶۸ دگر کسان نبی را بد جبرانی
۶۹ بالغات سوئے جمع خویش اخوانی
۷۰ بے شانہ یوسیم سطور چندی
۷۱ اقتضای طبعی و میل نفسانی
۷۲ پسند بود و موید بوحی متراکی
۷۳ نبی ز شدت حمی است در سخن رانی

۱۳۰ ثعلبی صاحب سیرت ابنی ص ۱۳۰ کے حاشیہ میں کہتے ہیں۔ جن صحابی نے قلم و دات لائے میں گفتگو کی، بخاری میں ان کا نام نہیں لیکن حدیث کی روایتوں میں مثلاً صحیح مسلم، تصحیح حضرت عمر کا نام ہے صحیح مسلم میں ان کے یہ الفاظ ہیں قد غلب علیہ الوجع و عند کسر قرآن حبنا کتاب اللہ صحیح مسلم کی دوسری روایتوں کے یہ الفاظ ہیں انا و رسول اللہ و سائر صحابہ تو لوگوں نے کہا رسول اللہ صلی علیہ وسلم بے عواسی و جبر کی باتیں کرتے ہیں۔ اور القادری کے ص ۱۳۰ میں رجحان کے معنی بیان ہیں بخاری و مسلم کی بعض روایتوں میں ایسے صاف الفاظ ہیں جن میں اس کا وہی کا احتمال نہیں مثلاً جبر اللہ و دفعہ کے معنی سمجھیں بخاری و مسلم کے سب روایتیں حضرت عمر کا نام ملتا ہے۔

طلب قرطاس فرامان کی روایت تاج المہاری شریح صحیح بخاری حافظ ابن حجر عسقلانی کے جز ۱۰ ص ۱۰۰ مطبوعہ انصاری دہلی ص ۱۰۰ باب کہ تہ اختلاف سے بخاری کی یہ حدیثیں حسین بن علی و حضرت عمر کا نام ہے کہ جاتی ہیں۔ حدیث ابو اہدید بن موسیٰ قال اخبرنا ہشام بن مہر عن الزہری عن عیبت ابن عبد اللہ عن ابن عباس قال لما حضر النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال و لی البیت و قال فیہم عمر بن الخطاب قال علم اکتب لکم کتابا ان تقرأوا بصدہ قال عمران النبی صلی علیہ وسلم و بعد کہ مر القراء حبنا کتاب اللہ و اخلف اعل البیت و اخضعوا انفسهم من یقول فزوا بکتب لکم رسول اللہ صلی علیہ وسلم کتابا ان تقرأوا بصدہ و منہم من یقول ما قال عمر فلما اکتروا و الافظ و الاختلاف عند النبی صلی علیہ وسلم قال فو مواعنی الخ۔

بخاری کہتے ہیں حدیث کی خبر ہے ابو ہریرہ بن موسیٰ نے کہا خبر دی مجھ کو ہشام نے سمر سے اسے زبیر سے اس نے عبید اللہ بن عبد اللہ سے اس نے حضرت ابن عباس سے کہ جب جناب رسا ثناب صلی علیہ وسلم پر حالت احتضار طاری ہوئی تو بیت سے لوگ آپ کے پاس گھر میں حاضر تھے آپ نے ارشاد فرمایا اے ما ان کنت لا ادرک بن ہار سے لے الیک تحریر فقہ دون کہ تم میرے بعد گمراہ نہ ہو حقیت عمر نے فرمایا کہ رسول اللہ پر عرض نے غلبہ کیا ہے ہم لوگوں کے اس قرآن موجود ہے اور ہمارے لئے خدا کی کتاب کافی ہے اس بات پر حضار علیہ من اختلاف واقع ہوا بعض تو کہتے تھے کہ رسول اللہ کے حکم کی تعمیل کرنا ضروری ہے اگر حضرت جو کہ جائیں ہمارے لئے تحریر فرمائیں اور بعض حضرت عمر کے ہم زبان تھے جیسا اس بات پر بیت شور اور اختلاف ہونے لگا تو حضرت مسلم نے فرمایا کہ میرے پاس سے اللہ جاؤ الخ۔ ایاقی حدیثیں آگے بڑھ چکی ہیں کہ نبی صلی علیہ وسلم میں ایک ایک

القادری ثعلبی کے ص ۱۳۰ میں ہے (نمود اللہ) روایت میں جسے کالفاظ ہے جس کے معنی زبان کے ہیں یہ طریقہ یہ کہ بعض روایتوں میں ہے کہ حضرت عمر کا آنحضرت کے اس ارشاد کو نہ بیان سے تعبیر کیا تھا (نمود اللہ)

آخر ص ۱۳۰ میں ہے کہ نام روایتوں میں مذکور ہے کہ جب آنحضرت کا غلہ و قلم باگما تو لوگوں نے کہا کہ رسول اللہ بھی ہوئی باتیں کر رہے ہیں

مرادش آنکہ غمخوای آپیکسیل ۶۹
برائے مصلحت باکھن کہ اندیشہ ۷۰
ازین سخن جو دین کار اخلاص افتاد ۷۱
نبی ہم از شغب مردان برنج آمد ۷۲
برآمد جو مردان از حسرت بنوی ۷۳
اسامہ کش نبی آن روز کردہ بدخصت ۷۴
عمر جم از بر سر در میان شکرقت ۷۵
بر آن بند کہ بند درخت کو چو آن رُ ۷۶
کہ ام ایستہ اقم اسامہ کس بفرست ۷۷
اسامہ با عمر آمد دینہ شبند ۷۸
با خیال در آمد شنیدہ ہوش عمر ۷۹
بیدار دے نبی را دقت در غشی است ۸۰

نامد و اجبی الرواجبات ایمانی
کجاست طامش اندر تو لے جسمانی
نہ کرد کار کے جسے بند افغانی
بدون روید از زینبا گفت سرخانی
بجہر عایشہ بنہار سر پہ نگلانی
نہ لے کو چو بداد او بجمع عیانی
کہ ابہم ہی او گند شتابانی
پرشت شکر دایم و بعیر نوبانی
بر اسامہ کہ سر در ہی شود وفانی
کہ بہت بخت قامت بملک عانی
درون حبسہ در آمد باذن نسوانی
نزدہ است و میرد رسول ربانی

و مشیر حضرت کہ شترہ ۱۰۰ مہر قریش نے یہ تادیل کی ہے اور اس پر انکو ناز ہے کہ یہ لوگوں نے یہ لفظ (مہر قریش) انکار و متحاب کے طور پر کہلاتا
یعنی یہ کہ انحضرت کے حکم کی تعمیل کرنا چاہئے خدا تو آستہ انحضرت کا قول ہدیان تو نہیں ہے کہ اس پر خاندان کیا جائے یہ خبر یہ کہ نبی صاحب کھنے
ہیں یہ تادیل لکھتی ہوئی ہے لیکن غلامی و مسلم کی بعض روایتوں میں ایسے صاف الفاظ ہیں جس میں اس تادیل کا احتمال نہیں
مثلاً جبرہ جبرہ دور و نہ

مہر کہنے ہیں یہ اس عام مہر ۱۴ دن (جاری بن انحضرت کا نسبت اور کوئی واقعہ انقال میں اس کا کسی روایت میں نہیں ہے)
حضرت شہابی ۱۰۰ مہر میں ہی غزوات میں گزر چکا ہے کہ حضرت زید بن عمارہ کو مد و شام کے مہر میں نے شہید کر ڈالا تھا انحضرت اور اس کا قصہ
بنا چاہئے تو انکا زعلات کے بکر و زچلے (یعنی شہید ہوئے حضرت سلمہ) ایچہ اسامہ بن زید کو امیر کا وہ فوج لیکر جائیں اور ان میں سے ایک ایک کا انعام لینا
حضرت سلمہ میں رسول اللہ نے اسامہ بن زید کو سردار بنا کر شام کی مہم پر بھیجا اور چونکہ ایک عظیم الشان سلفیت کا مقابلہ تھا حضرت ابو بکر
اور برٹے برٹے نامہ صحابہ اور ہوتے کہ فوج کے ساتھ جائیں اسامہ بھی رواد نہ ہوئے تھے کہ رسول اللہ نے یار ہو کر انقال فرمایا (اللہ و رسول
ہیں اول حکم ہے جو ۱۰۰ مہر (خیشہ) کو ہاجرین کو ہر کا اسامہ بن زید کی انتم میں اور ہر اسے میکے بعد ۱۰۰ مہر (خیشہ) کو جو ۱۰۰ مہر کا دواں رفتہ
رسول اللہ نے لوگوں کے امن میں رکھتے تھے انکا غرض تھا کہ خدا سے غلبہ فرمائیے اور بار و مگر اسامہ کی ہر ای میں جانے کے لئے تاکید کی کہ جبکہ ہی تعمیل
نہیں کی گئی (۱۰۰ مہر میں وفات کے دن کہ (تو مواضعی) حضرت کا درشاہ مگر حضرت کو کا لشکر گاہ تک آیا ہوا جسکو ہی شہل صاحبہ قبول نہیں کرتے اور کہتے ہیں
لیکن حضرت عمر وفات کے وقت تک موجود رہے لیکن ابن اسحاق اور واقعی و غیرہ اسامہ کے ہمراہ حضرت کو کی واپس لشکر گاہ حرت سے کہتے ہیں کہ بجز
ابن اسحاق بجزہ واقعی (اور دیکھو سیرت و مایطی اور منطقی) مہر مطبوعہ مصر ۱۲۸۰ اور جواب لغزہ ان سب گناہوں میں ۱۲ مہر (۱۰۰ مہر) کی روایت ہے
اسی وفات کی صحیح حضرت نے یہ حدیث ارشاد کی ہے چنانچہ بیابیع المودۃ شیخ سلیمان قد دہی طوی کی حدیث نمبر ۱۰۰ نقل ہے میکہ ترجمہ آگے
نیز صحیح ترمذی میں آگیا۔

۱۰۰ مہر سید ابو الحسن عیسیٰ بن الحسن فی کتابہ اخبار المحدثین عن محمد بن عبد الرحمن بن حنبلہ عن جابر بن عبد اللہ قال
أخذ الناس من رسول الله عليه وسلم بيد علي والفضل ابن عباس في مرض وفاته فبعثوا عليهما عليهما فقالا لهما انما هما قد
فرقت فيكم ما ان تمسكتم به لن تمسكوا الا باله وخرقوا اهل بيتي فلا تمسكوا ولا تحاسدوا ولا يباغضوا وكونوا احواءا
كما امركم الله ثم اوصيكم بقرقي اهل بيتي سر من وفات کے دن حضرت کا بن عباس و جابر علی کے پاس سے فرمایا اور دیکھو حضرت کے کتاب تھا

۱۰۰ مہر سید ابو الحسن عیسیٰ بن الحسن فی کتابہ اخبار المحدثین عن محمد بن عبد الرحمن بن حنبلہ عن جابر بن عبد اللہ قال
أخذ الناس من رسول الله عليه وسلم بيد علي والفضل ابن عباس في مرض وفاته فبعثوا عليهما عليهما فقالا لهما انما هما قد
فرقت فيكم ما ان تمسكتم به لن تمسكوا الا باله وخرقوا اهل بيتي فلا تمسكوا ولا تحاسدوا ولا يباغضوا وكونوا احواءا
كما امركم الله ثم اوصيكم بقرقي اهل بيتي سر من وفات کے دن حضرت کا بن عباس و جابر علی کے پاس سے فرمایا اور دیکھو حضرت کے کتاب تھا

۱۰۰ مہر سید ابو الحسن عیسیٰ بن الحسن فی کتابہ اخبار المحدثین عن محمد بن عبد الرحمن بن حنبلہ عن جابر بن عبد اللہ قال
أخذ الناس من رسول الله عليه وسلم بيد علي والفضل ابن عباس في مرض وفاته فبعثوا عليهما عليهما فقالا لهما انما هما قد
فرقت فيكم ما ان تمسكتم به لن تمسكوا الا باله وخرقوا اهل بيتي فلا تمسكوا ولا تحاسدوا ولا يباغضوا وكونوا احواءا
كما امركم الله ثم اوصيكم بقرقي اهل بيتي سر من وفات کے دن حضرت کا بن عباس و جابر علی کے پاس سے فرمایا اور دیکھو حضرت کے کتاب تھا

۸۱ بدین سادہ ہی گفت من حوالہ کنم
 ۸۲ بشنیدہ ابو بکر شد بر اسپ سوار
 ۸۳ بگفت این ست عمر تیغ کشیدہ بدست
 ۸۴ بچرخہ زنت در زری نبی نقاب کشود
 ۸۵ بگفت با عمر ای مرد تیغ را انگن
 ۸۶ بگفت ہر کہ پرستند محمد را
 ۸۷ بدانند آنکہ پرستند خدا باشد
 ۸۸ بخواند آیت موت نبی و جملہ بشر
 ۸۹ شنیدہ گفت عمر ای مال من چون شد
 ۹۰ درم غزہ ماہ ربیع الاول بود
 ۹۱ و لے دوازدهم شہر شد آن تاریخ

بہر کہ گفت نبی مرد تیغ بر آلی
 رسید دگر دز سالم چو حال پرسانی
 چگونه با تو شوم حرف موت گویانی
 بید و بوسہ ز حسرت ز دوش چہیشانی
 بیار بنغمہ گوش مار تادانی
 بدانند آنکہ محمد برد شد فانی
 کہ اوست زندہ نیرد بصرف ازمانی
 کہ خواہ نخواہ تو میرد زندہ دایشانی
 تو گوئی این ہمہ نشنیدہ ام الی الا
 کہ یافت است ز اہل حدیث و حمانی
 باختلاف روایات عنینہ و دعانی

۱۵۔ رقی رداۃ ان سالم بن عبید فہب ورام الصدیق الی الخ فاعلم موت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اسیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ۳۵۔ یعنی سالم بن عبید نے جا کر ابوبکر کو موت رسول کی خبر دی۔ اور حضرت ابوبکر مقام منیٰ (مکہ) میں پہنچے۔

[illegible]

فی المنازی لان معشر عن محمد بن قیس قال استک رسول الله یوم الاربعاء لاحد عشره مائه من سفر و هذا موافق لقول سلیمان
الیقین المقضی لان اول سفر کان السبت یعنی منازی ابن مشر بن محمد بن قیس سے روایت ہے کہ رسول اللہ کریم ﷺ کا ایک دن جب گیا رہ
گذرے سفر کے اور موافق قول سلیمان یقین کے ہے اس لئے کہ اول سفر شنبہ تھا نہ جمعہ ہوا۔

۱۵ ذی قعدہ (شعبہ) ۶ ہجری جبکہ ابن عباسؓ نے روایت کیا ہے کہ وہ روز قعدہ (جمعہ) کے چارے یوم شعبہ
 اور انور یوم شعبہ ۱۵ صفر کو ہجرا شعبہ لائے ہیں جس سے دوسری بھی الاولیٰ کو یوم شعبہ کہتا ہے اور مراجعت میں ۶ ذی قعدہ (ہجرا شعبہ) و یکونفثہ خبری حرف
 الف کا دوسرا کلمہ ہیں گیارہویں اولیٰ (روشنی) وفات اور مدت خاکست حضرت ابوبکرؓ دو سال تین مہینے دس راتین حدیث کے مطابق شیک شیک ہیں لہذا پہلا تا
 نفثہ خبری حرف الف اور حرف میم دونوں غلط اور باطل ہیں اور دوسرا خانہ صحیح ہے جسکی صحیح روایت سے تاہد ہوتی ہے ۔

۳۰ ترمذی نے اپنے شیخ محمد بن اسماعیل بغدادی سے روایت کی ہے کہ ابن ابی شیبہ نے روایت نہیں لیکن (رح - اول صحیح ترمذی)

اب ہم نعمانی صاحب کے بیان سیرت النبی - حجراتی کے مطالعہ سے استفادہ کرتے ہیں۔

قال

آنحضرت صلوات اللہ علیہ نے ہجرت کے زمانہ سے اب تک فریضہ حج اور انہیں فرمایا تھا ایک مدت تک قریش سدنا رہے
صلوات اللہ علیہ کے بعد موقع ملا لیکن صلوات اللہ علیہ کے متفقہ تھے کہ یہ فرض آخرین ادا کیا جائے۔

بہر حال ذوق قدہ میں اعلان ہوا کہ انحضرت حج کے ارادے سے کہ تشریف لے جا رہے ہیں یہ خبر رشتہ جلیل
اور شریف ہر کابی کے لئے تمام عرب اُسٹڈ کیا رہنچہ کے دن ذوق قدہ کی اطلاع پہنچ گئی کہ آپ نے غسل فرمایا اور
چادر تہہ اندہ ہی نماز تہہ کے بعد پیشے کے باہر نکلے تمام ازدواج مطہرات کو ساتھ چلے گا مگر دایرہ سے چھریں کے بغیر
پردہ الحلیفہ ایک مقام ہے جو اہل مدینہ کی منقبات ہے جہاں چونکہ در شب حجامت، نرالی اور دیگر روز و دوبارہ
غسل نہرا حضرت عائشہ نے اپنے انتہ سے آپ کے جسم مبارک پر عطر ملا اسکے بعد آپ نے دو رکعت نماز ادا کی پھر
نصو پر سوار ہو کر اسرام آباد اور بوند آواز سے یہ الفاظ کہے۔

لبيك لبيك اللهم لبيك لا شريك لك وإن الحمد والنعمة والم الملك لك لا شريك لك

اے خدا ہم تیرے سامنے حاضر ہیں ایخدا تیرا کوئی شرک نہیں ہم حاضر ہیں تعریف و ثناء سب تیری ہے اور
سلطنت میں تیرا کوئی شرک نہیں حضرت جابرؓ جو اس حدیث کے راوی ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے نظر
اڑھا کر دیکھا تو آگے پیچھے دائیں بائیں جہاں تک نظر کام کرتی تھی آدمیوں کا جھل نظر آتا تھا حضرت مسلم
جب بلیک نہراتے تھے تو ہر طرف سے ایک صدائے غلغلہ انگیز کی آواز بازگشت آتی تھی اور تمام پشت
بہل گونج اٹھتے تھے۔

سُرت ہو چکر غسل فرما! دوسرے دن اتوار کے روزِ جمعہ کی ہر تاریخ کو صبح کے وقت کہ منظر داخل ہوئے۔ یہ سب
کہ ایک یہ سفر نو دن میں طے ہوا۔

لے بغل صاصر کے سینچہ روز قعدہ کا قلع غلا اندور رہا ہے تمام محدثین اور مورخین نے اس روز قعدہ کی روایت کی ہر ملادہ کے ایسی ۱۵ روز قعدہ سے
نوبارہ روز چار تو کج کی نتیجہ تک ہونے میں جسکو طور و فاطمہ نے بیان کیا ہے تاریخ روز قعدہ لکھا جا رہا ہے کسی ۱۵ صلا میں ہے بروایت روز قعدہ بہت چوم قعدہ
اور قبولہ روز قعدہ و شبہ از ہر شہر و دیار آگے۔

۲ کتاب معارج النبوة مولانا حسین الدین فراہی مطبوعہ مطبع نور لاہور ۱۲۹۳ھ وکن چارم ص ۱۶۳ میں ہے نسبت دیکھیں نقیضہ روزہ دو شنبہ ویر وایام وروزہ شنبہ

۱۲۷
۱۲۸
۱۲۹
۱۳۰
۱۳۱
۱۳۲
۱۳۳
۱۳۴
۱۳۵
۱۳۶
۱۳۷
۱۳۸
۱۳۹
۱۴۰
۱۴۱
۱۴۲
۱۴۳
۱۴۴
۱۴۵
۱۴۶
۱۴۷
۱۴۸
۱۴۹
۱۵۰
۱۵۱
۱۵۲
۱۵۳
۱۵۴
۱۵۵
۱۵۶
۱۵۷
۱۵۸
۱۵۹
۱۶۰
۱۶۱
۱۶۲
۱۶۳
۱۶۴
۱۶۵
۱۶۶
۱۶۷
۱۶۸
۱۶۹
۱۷۰
۱۷۱
۱۷۲
۱۷۳
۱۷۴
۱۷۵
۱۷۶
۱۷۷
۱۷۸
۱۷۹
۱۸۰
۱۸۱
۱۸۲
۱۸۳
۱۸۴
۱۸۵
۱۸۶
۱۸۷
۱۸۸
۱۸۹
۱۹۰
۱۹۱
۱۹۲
۱۹۳
۱۹۴
۱۹۵
۱۹۶
۱۹۷
۱۹۸
۱۹۹
۲۰۰
۲۰۱
۲۰۲
۲۰۳
۲۰۴
۲۰۵
۲۰۶
۲۰۷
۲۰۸
۲۰۹
۲۱۰
۲۱۱
۲۱۲
۲۱۳
۲۱۴
۲۱۵
۲۱۶
۲۱۷
۲۱۸
۲۱۹
۲۲۰
۲۲۱
۲۲۲
۲۲۳
۲۲۴
۲۲۵
۲۲۶
۲۲۷
۲۲۸
۲۲۹
۲۳۰
۲۳۱
۲۳۲
۲۳۳
۲۳۴
۲۳۵
۲۳۶
۲۳۷
۲۳۸
۲۳۹
۲۴۰
۲۴۱
۲۴۲
۲۴۳
۲۴۴
۲۴۵
۲۴۶
۲۴۷
۲۴۸
۲۴۹
۲۵۰
۲۵۱
۲۵۲
۲۵۳
۲۵۴
۲۵۵
۲۵۶
۲۵۷
۲۵۸
۲۵۹
۲۶۰
۲۶۱
۲۶۲
۲۶۳
۲۶۴
۲۶۵
۲۶۶
۲۶۷
۲۶۸
۲۶۹
۲۷۰
۲۷۱
۲۷۲
۲۷۳
۲۷۴
۲۷۵
۲۷۶
۲۷۷
۲۷۸
۲۷۹
۲۸۰
۲۸۱
۲۸۲
۲۸۳
۲۸۴
۲۸۵
۲۸۶
۲۸۷
۲۸۸
۲۸۹
۲۹۰
۲۹۱
۲۹۲
۲۹۳
۲۹۴
۲۹۵
۲۹۶
۲۹۷
۲۹۸
۲۹۹
۳۰۰
۳۰۱
۳۰۲
۳۰۳
۳۰۴
۳۰۵
۳۰۶
۳۰۷
۳۰۸
۳۰۹
۳۱۰
۳۱۱
۳۱۲
۳۱۳
۳۱۴
۳۱۵
۳۱۶
۳۱۷
۳۱۸
۳۱۹
۳۲۰
۳۲۱
۳۲۲
۳۲۳
۳۲۴
۳۲۵
۳۲۶
۳۲۷
۳۲۸
۳۲۹
۳۳۰
۳۳۱
۳۳۲
۳۳۳
۳۳۴
۳۳۵
۳۳۶
۳۳۷
۳۳۸
۳۳۹
۳۴۰
۳۴۱
۳۴۲
۳۴۳
۳۴۴
۳۴۵
۳۴۶
۳۴۷
۳۴۸
۳۴۹
۳۵۰
۳۵۱
۳۵۲
۳۵۳
۳۵۴
۳۵۵
۳۵۶
۳۵۷
۳۵۸
۳۵۹
۳۶۰
۳۶۱
۳۶۲
۳۶۳
۳۶۴
۳۶۵
۳۶۶
۳۶۷
۳۶۸
۳۶۹
۳۷۰
۳۷۱
۳۷۲
۳۷۳
۳۷۴
۳۷۵
۳۷۶
۳۷۷
۳۷۸
۳۷۹
۳۸۰
۳۸۱
۳۸۲
۳۸۳
۳۸۴
۳۸۵
۳۸۶
۳۸۷
۳۸۸
۳۸۹
۳۹۰
۳۹۱
۳۹۲
۳۹۳
۳۹۴
۳۹۵
۳۹۶
۳۹۷
۳۹۸
۳۹۹
۴۰۰
۴۰۱
۴۰۲
۴۰۳
۴۰۴
۴۰۵
۴۰۶
۴۰۷
۴۰۸
۴۰۹
۴۱۰
۴۱۱
۴۱۲
۴۱۳
۴۱۴
۴۱۵
۴۱۶
۴۱۷
۴۱۸
۴۱۹
۴۲۰
۴۲۱
۴۲۲
۴۲۳
۴۲۴
۴۲۵
۴۲۶
۴۲۷
۴۲۸
۴۲۹
۴۳۰
۴۳۱
۴۳۲
۴۳۳
۴۳۴
۴۳۵
۴۳۶
۴۳۷
۴۳۸
۴۳۹
۴۴۰
۴۴۱
۴۴۲
۴۴۳
۴۴۴
۴۴۵
۴۴۶
۴۴۷
۴۴۸
۴۴۹
۴۵۰
۴۵۱
۴۵۲
۴۵۳
۴۵۴
۴۵۵
۴۵۶
۴۵۷
۴۵۸
۴۵۹
۴۶۰
۴۶۱
۴۶۲
۴۶۳
۴۶۴
۴۶۵
۴۶۶
۴۶۷
۴۶۸
۴۶۹
۴۷۰
۴۷۱
۴۷۲
۴۷۳
۴۷۴
۴۷۵
۴۷۶
۴۷۷
۴۷۸
۴۷۹
۴۸۰
۴۸۱
۴۸۲
۴۸۳
۴۸۴
۴۸۵
۴۸۶
۴۸۷
۴۸۸
۴۸۹
۴۹۰
۴۹۱
۴۹۲
۴۹۳
۴۹۴
۴۹۵
۴۹۶
۴۹۷
۴۹۸
۴۹۹
۵۰۰
۵۰۱
۵۰۲
۵۰۳
۵۰۴
۵۰۵
۵۰۶
۵۰۷
۵۰۸
۵۰۹
۵۱۰
۵۱۱
۵۱۲
۵۱۳
۵۱۴
۵۱۵
۵۱۶
۵۱۷
۵۱۸
۵۱۹
۵۲۰
۵۲۱
۵۲۲
۵۲۳
۵۲۴
۵۲۵
۵۲۶
۵۲۷
۵۲۸
۵۲۹
۵۳۰
۵۳۱
۵۳۲
۵۳۳
۵۳۴
۵۳۵
۵۳۶
۵۳۷
۵۳۸
۵۳۹
۵۴۰
۵۴۱
۵۴۲
۵۴۳
۵۴۴
۵۴۵
۵۴۶
۵۴۷
۵۴۸
۵۴۹
۵۵۰
۵۵۱
۵۵۲
۵۵۳
۵۵۴
۵۵۵
۵۵۶
۵۵۷
۵۵۸
۵۵۹
۵۶۰
۵۶۱
۵۶۲
۵۶۳
۵۶۴
۵۶۵
۵۶۶
۵۶۷
۵۶۸
۵۶۹
۵۷۰
۵۷۱
۵۷۲
۵۷۳
۵۷۴
۵۷۵
۵۷۶
۵۷۷
۵۷۸
۵۷۹
۵۸۰
۵۸۱
۵۸۲
۵۸۳
۵۸۴
۵۸۵
۵۸۶
۵۸۷
۵۸۸
۵۸۹
۵۹۰
۵۹۱
۵۹۲
۵۹۳
۵۹۴
۵۹۵
۵۹۶
۵۹۷
۵۹۸
۵۹۹
۶۰۰
۶۰۱
۶۰۲
۶۰۳
۶۰۴
۶۰۵
۶۰۶
۶۰۷
۶۰۸
۶۰۹
۶۱۰
۶۱۱
۶۱۲
۶۱۳
۶۱۴
۶۱۵
۶۱۶
۶۱۷
۶۱۸
۶۱۹
۶۲۰
۶۲۱
۶۲۲
۶۲۳
۶۲۴
۶۲۵
۶۲۶
۶۲۷
۶۲۸
۶۲۹
۶۳۰
۶۳۱
۶۳۲
۶۳۳
۶۳۴
۶۳۵
۶۳۶
۶۳۷
۶۳۸

قینیسہ راضی ہو کر اس طرح لادول روئینہ سے ہار دینے اور صفر (مہینہ) کے چلنے سے ہار دینے و روئینہ آ آ کر دیکھ ساقون نقشہ بنی عربی لہو و لہو کا ہر نقشہ

۸۱. بعد از آن سواره همی گفت من حواله کنم
 ۸۲. خبر شنیده ابو بکر شد بر اسب سوار
 ۸۳. بگفت این ست عمر تیغ کشیده بدست
 ۸۴. بچهره رفت و ز روی نبی نقاب کشود
 ۸۵. بگفت با عمر ای مرد تیغ را انگن
 ۸۶. بگفت هر که پرستنده محمد را
 ۸۷. بداند آنکه پرستنده خدا باشد
 ۸۸. بخواند آیت موت نبی و جمله بشر
 ۸۹. شنیده گفت عمر ای مال من چون شد
 ۹۰. در دم غزه راه رسید اول بود
 ۹۱. و در دوازدهم شهر شد آن تاریخ

بهر که گفت نبی مرد تیغ بر آن
 رسید و کرد ز سالم چو حال پرسائی
 چگونه با تو شوم حرف موت گو یابی
 بید و بوسه ز دست زدش پیشانی
 بیا بر من خم گوشه دار تا دانی
 بداند آنکه محمد مرد و شد فانی
 که دست زنده نیر و بصرت از مانی
 که خواه نخواه تو میسر زنده داریشانی
 تو گوئی این همه شنیده ام الی الا فی
 که یانت است ز اهل حدیث و جفائی
 باختلاف روایات عین سر او دعائی

قال

بہر حال ذوقندہ بن اعلان ہوا کہ آنحضرت حج کے ارادے سے مکہ تشریف لے جا رہے ہیں۔ یہ خبر دفعتاً پھیل گئی اور شہر عمر کمانی کے لئے تمام عرب اُسٹا یا رسیچر کے دن ذوقندہ کی اطلاع پہنچ گئی کہ آپ نے غسل نہ کیا اور چادر تھکد بانہ ہی نماز تہم کے بعد مدینہ سے باہر نکلے تمام ازواج مطہرات کو ساتھ چلنے کا حکم دیا۔ مدینہ جہیل کے پہلو پر ذوالحلیفہ ایک مقام ہے جو اہل مدینہ کی میقات ہے جہاں چونکہ رشب جہر اقامت، نماز کی دوسرے روز دوبارہ غسل فرمایا حضرت عائشہ نے اپنے اپنے جسم مبارک پر عطر ملا اسکے بعد آپ نے دو رکعت نماز ادا کی پھر نقو اب سوار ہو کر اسرارم باندھا اور بلند آواز سے یہ الفاظ کہے۔

نہایت پہونچکر غسل فرمایا دس دن اتوار کے روز نیکمہ کی ہم تاریخ کو صبح کے وقت کہ منظر داخل ہوئے۔ یہاں سے
ایک یہ سفر نو دن میں طے ہوا۔

۲ کتاب معارج الجنوة مولانا حسین الدین فراہی مطبوعہ نولہادر ۱۲۹۳ھ دکن چارم ص ۲۳ میں ہے کہ یہ کتاب دہلی میں تالیف ہوئی۔

۱۰۰
۱۰۱
۱۰۲
۱۰۳
۱۰۴
۱۰۵
۱۰۶
۱۰۷
۱۰۸
۱۰۹
۱۱۰
۱۱۱
۱۱۲
۱۱۳
۱۱۴
۱۱۵
۱۱۶
۱۱۷
۱۱۸
۱۱۹
۱۲۰
۱۲۱
۱۲۲
۱۲۳
۱۲۴
۱۲۵
۱۲۶
۱۲۷
۱۲۸
۱۲۹
۱۳۰
۱۳۱
۱۳۲
۱۳۳
۱۳۴
۱۳۵
۱۳۶
۱۳۷
۱۳۸
۱۳۹
۱۴۰
۱۴۱
۱۴۲
۱۴۳
۱۴۴
۱۴۵
۱۴۶
۱۴۷
۱۴۸
۱۴۹
۱۵۰
۱۵۱
۱۵۲
۱۵۳
۱۵۴
۱۵۵
۱۵۶
۱۵۷
۱۵۸
۱۵۹
۱۶۰
۱۶۱
۱۶۲
۱۶۳
۱۶۴
۱۶۵
۱۶۶
۱۶۷
۱۶۸
۱۶۹
۱۷۰
۱۷۱
۱۷۲
۱۷۳
۱۷۴
۱۷۵
۱۷۶
۱۷۷
۱۷۸
۱۷۹
۱۸۰
۱۸۱
۱۸۲
۱۸۳
۱۸۴
۱۸۵
۱۸۶
۱۸۷
۱۸۸
۱۸۹
۱۹۰
۱۹۱
۱۹۲
۱۹۳
۱۹۴
۱۹۵
۱۹۶
۱۹۷
۱۹۸
۱۹۹
۲۰۰
۲۰۱
۲۰۲
۲۰۳
۲۰۴
۲۰۵
۲۰۶
۲۰۷
۲۰۸
۲۰۹
۲۱۰
۲۱۱
۲۱۲
۲۱۳
۲۱۴
۲۱۵
۲۱۶
۲۱۷
۲۱۸
۲۱۹
۲۲۰
۲۲۱
۲۲۲
۲۲۳
۲۲۴
۲۲۵
۲۲۶
۲۲۷
۲۲۸
۲۲۹
۲۳۰
۲۳۱
۲۳۲
۲۳۳
۲۳۴
۲۳۵
۲۳۶
۲۳۷
۲۳۸
۲۳۹
۲۴۰
۲۴۱
۲۴۲
۲۴۳
۲۴۴
۲۴۵
۲۴۶
۲۴۷
۲۴۸
۲۴۹
۲۵۰
۲۵۱
۲۵۲
۲۵۳
۲۵۴
۲۵۵
۲۵۶
۲۵۷
۲۵۸
۲۵۹
۲۶۰
۲۶۱
۲۶۲
۲۶۳
۲۶۴
۲۶۵
۲۶۶
۲۶۷
۲۶۸
۲۶۹
۲۷۰
۲۷۱
۲۷۲
۲۷۳
۲۷۴
۲۷۵
۲۷۶
۲۷۷
۲۷۸
۲۷۹
۲۸۰
۲۸۱
۲۸۲
۲۸۳
۲۸۴
۲۸۵
۲۸۶
۲۸۷
۲۸۸
۲۸۹
۲۹۰
۲۹۱
۲۹۲
۲۹۳
۲۹۴
۲۹۵
۲۹۶
۲۹۷
۲۹۸
۲۹۹
۳۰۰
۳۰۱
۳۰۲
۳۰۳
۳۰۴
۳۰۵
۳۰۶
۳۰۷
۳۰۸
۳۰۹
۳۱۰
۳۱۱
۳۱۲
۳۱۳
۳۱۴
۳۱۵
۳۱۶
۳۱۷
۳۱۸
۳۱۹
۳۲۰
۳۲۱
۳۲۲
۳۲۳
۳۲۴
۳۲۵
۳۲۶
۳۲۷
۳۲۸
۳۲۹
۳۳۰
۳۳۱
۳۳۲
۳۳۳
۳۳۴
۳۳۵
۳۳۶
۳۳۷
۳۳۸
۳۳۹
۳۴۰
۳۴۱
۳۴۲
۳۴۳
۳۴۴
۳۴۵
۳۴۶
۳۴۷
۳۴۸
۳۴۹
۳۵۰
۳۵۱
۳۵۲
۳۵۳
۳۵۴
۳۵۵
۳۵۶
۳۵۷
۳۵۸
۳۵۹
۳۶۰
۳۶۱
۳۶۲
۳۶۳
۳۶۴
۳۶۵
۳۶۶
۳۶۷
۳۶۸
۳۶۹
۳۷۰
۳۷۱
۳۷۲
۳۷۳
۳۷۴
۳۷۵
۳۷۶
۳۷۷
۳۷۸
۳۷۹
۳۸۰
۳۸۱
۳۸۲
۳۸۳
۳۸۴
۳۸۵
۳۸۶
۳۸۷
۳۸۸
۳۸۹
۳۹۰
۳۹۱
۳۹۲
۳۹۳
۳۹۴
۳۹۵
۳۹۶
۳۹۷
۳۹۸
۳۹۹
۴۰۰
۴۰۱
۴۰۲
۴۰۳
۴۰۴
۴۰۵
۴۰۶
۴۰۷
۴۰۸
۴۰۹
۴۱۰
۴۱۱
۴۱۲
۴۱۳
۴۱۴
۴۱۵
۴۱۶
۴۱۷
۴۱۸
۴۱۹
۴۲۰
۴۲۱
۴۲۲
۴۲۳
۴۲۴
۴۲۵
۴۲۶
۴۲۷
۴۲۸
۴۲۹
۴۳۰
۴۳۱
۴۳۲
۴۳۳
۴۳۴
۴۳۵
۴۳۶
۴۳۷
۴۳۸
۴۳۹
۴۴۰
۴۴۱
۴۴۲
۴۴۳
۴۴۴
۴۴۵
۴۴۶
۴۴۷
۴۴۸
۴۴۹
۴۵۰
۴۵۱
۴۵۲
۴۵۳
۴۵۴
۴۵۵
۴۵۶
۴۵۷
۴۵۸
۴۵۹
۴۶۰
۴۶۱
۴۶۲
۴۶۳
۴۶۴
۴۶۵
۴۶۶
۴۶۷
۴۶۸
۴۶۹
۴۷۰
۴۷۱
۴۷۲
۴۷۳
۴۷۴
۴۷۵
۴۷۶
۴۷۷
۴۷۸
۴۷۹
۴۸۰
۴۸۱
۴۸۲
۴۸۳
۴۸۴
۴۸۵
۴۸۶
۴۸۷
۴۸۸
۴۸۹
۴۹۰
۴۹۱
۴۹۲
۴۹۳
۴۹۴
۴۹۵
۴۹۶
۴۹۷
۴۹۸
۴۹۹
۵۰۰
۵۰۱
۵۰۲
۵۰۳
۵۰۴
۵۰۵
۵۰۶
۵۰۷
۵۰۸
۵۰۹
۵۱۰
۵۱۱
۵۱۲
۵۱۳
۵۱۴
۵۱۵
۵۱۶
۵۱۷
۵۱۸
۵۱۹
۵۲۰
۵۲۱
۵۲۲
۵۲۳
۵۲۴
۵۲۵
۵۲۶
۵۲۷
۵۲۸
۵۲۹
۵۳۰
۵۳۱
۵۳۲
۵۳۳
۵۳۴
۵۳۵
۵۳۶
۵۳۷
۵۳۸
۵۳۹
۵۴۰
۵۴۱
۵۴۲
۵۴۳
۵۴۴
۵۴۵
۵۴۶
۵۴۷
۵۴۸
۵۴۹
۵۵۰
۵۵۱
۵۵۲
۵۵۳
۵۵۴
۵۵۵
۵۵۶
۵۵۷
۵۵۸
۵۵۹
۵۶۰
۵۶۱
۵۶۲
۵۶۳
۵۶۴
۵۶۵
۵۶۶
۵۶۷
۵۶۸
۵۶۹
۵۷۰
۵۷۱
۵۷۲
۵۷۳
۵۷۴
۵۷۵
۵۷۶
۵۷۷
۵۷۸
۵۷۹
۵۸۰
۵۸۱
۵۸۲
۵۸۳
۵۸۴
۵۸۵
۵۸۶
۵۸۷
۵۸۸
۵۸۹
۵۹۰
۵۹۱
۵۹۲
۵۹۳
۵۹۴
۵۹۵
۵۹۶
۵۹۷
۵۹۸
۵۹۹
۶۰۰
۶۰۱
۶۰۲
۶۰۳
۶۰۴
۶۰۵
۶۰۶
۶۰۷
۶۰۸
۶۰۹
۶۱۰
۶۱۱

اقول

شبلی صاحب نے ۲۶ ذوقعدہ کو حضرت کا سفر حجۃ الوداع فرانا نماز ظہر کے بعد فرمایا ہے
یعنی ۱۷ ذوقعدہ کی چار راتیں باقی تھیں جس میں بھی اس ۲۶ ذوقعدہ کو صرف حج میل یعنی تین کوس کا سفر ذوقعدہ
تک کا ہوا اور ۲۷ ذوقعدہ کو ظہر کے بعد سے سہل روانگی اور چار ذیجہ کی صبح تک ایک ہفتہ کوہ دن میں
ٹپے ہونا بتایا ہے۔ اگر ۲۶ تاریخ کے سفر کو جو صرف حج میل کی مسافت کا تھا شامل کر لیا جائے تو آٹھ روز ہوتے
ہیں جیسا کہ امین اللہ صاحب جو شبلی صاحب کے رفیق سفر ہیں ۸ دن میں یہ سفر طے ہونا لکھا ہے پس یہ سفر
ایک ہفتہ میں طے ہونا بالکل ناممکن ہے اگر ۲۵ تاریخ سے یہ سفر ہو تو نو شبائے نکی مدت ہوگی اسلئے شبلی صاحب
اور ان کے رفیق سفر کا ۲۶ ذوقعدہ تاریخ سفر بالکل غلط اور ہرگز صحیح نہیں ہے چنانچہ حضرت جابرؓ کی یہ صحیح
روایت سنن نسائی کی جو آخر کتب صحاح ستہ سے لکھی جاتی ہے

اخبرنا یعقوب بن ابراہیم قال حدثنا یحییٰ بن سعید قال حدثنا جعفر بن محمد حدثنی ابی

عبد الوہاب حضرت جابرؓ اور جناب ام محمدؓ باقر علیہ السلام جن کے سند کی حدیث ام نسائی نے ۱۵ ذوقعدہ کی وارد کی ہے۔ یہ تہ شبلی صاحبؒ کی حدیث میں ہے
اور اور ابو داؤد صحیح مسلم میں ہے اور او را ح کا واقعہ نہایت تفصیل سے مذکور ہے جس کا شان نزول یہ ہے کہ حضرت امام الشافعیؒ حضرت جابرؓ سے جو وقت آیا ہو گئے تھے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کا حال پوچھا حضرت جابرؓ نے آل رسولؐ کی محبت سے امام الشافعیؒ کی زبان کے کلمے کہوئے اور ان کے بچنے پر محبت سے اہم رکھ کر کہا بیٹے پوچھ
کیا پوچھتا ہے پھر تفصیل سے صحیح نبوی کے تمام حالات بیان کئے۔

اخرج ابن حبیر فی تاریخہ عن ابی جعفر علیہ السلام قال جابر بن عبد اللہ فقال لی اکشف لی عن بطنک
فکشف لی عن بطنی فقبلہ ثم قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ان اقرب شاک السلام (حاصل ترجمہ) تاریخ ابن جریر میں ام
محمد است علیہ السلام سے روایت ہے کہ ایک دن جابر بن عبد اللہؓ سے اس کے پاس آکر کہا کہ اپنا سینہ کھولو میں نے کہو لہ یا وہ ہوں نے یہ سیکھ
سینہ پر پوس دیکر کہا کہ رسول اللہؐ نے تم کو سلام کہا ہے۔

وفی الصواعق من جابر قال کنت عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والحین فی حجرہ فقال یا جابر یولد لانی الحین ابن یقال لہ علی
فاذا کان یوم القیامۃ ینادی منا و یقبلہ سید العابدین فیقوم علی بن الحنین ابن یقال لہ محمد یا جابر
ان اذ رکتہ فاقرا بسم اللہ (حاصل ترجمہ) صواعق حرقہ ابن حجرؒ کی میں جابر بن عبد اللہؓ سے مروی ہے کہ میں ایک دن جناب رسول اللہؐ
کے خدمت میں حاضر ہوا حسین بن علیؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی گود میں بیٹھے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا اے جابر میں کا ایک نر نر ہو گا علیؓ اور جب بروز قیامت منادی
نرا کرے گا کہ اؤ اٹھ اے بنی العابدین تو وہ اٹھ جائے گا اور اس کا ایک نر نر ہو گا محمدؐ اے جابر اگر تم اس سے مناد تو یہ اسلام کہنا۔

وروزتہ الاحباب ذام محمد باقر مروی است کہ گفت روزہ پیش جابر بن عبد اللہؓ را کہم ما و مکفوف البصر یوم کرم و جواب سادرت نودہ پرید
کہ تو کیستی گفت محمد بن علی بن الحنین ام گفت نزد یک ای پیش اور فتم دست مرا پرید و چون خواست کہ اسے مرا پرید و در غم نہم گفت حضرت رسول صلی
تر اسلام می رساند گفت علیہ السلام درختہ السدر برکاتہ این صورت مجوزہ بود یا جابر و کی کیفیت مرا یاد کردہ گفت نہم درختہ است حضرت رسول اللہ صلی اللہ
فرمود۔ یا جابر لعلک یبقی حق خلق دجا لہن ولدی یقال لہ محمد بن علی بن الحنین یقبلہ لہ النور والحکمۃ فاقرا بسم اللہ
(حاصل ترجمہ) روزتہ الاحباب میں ام محمد است علیہ السلام سے مروی ہے کہ ایک روز میرا گدڑ جابر بن عبد اللہؓ کے پاس ہوا جبکہ وہ ابلیا ہو گئے تھے میں نے
انکو سلام کیا وہ ہوں نے میرا نام پوچھا میں نے کہا محمد بن علی بن الحنین جابرؓ نے مجھے اپنے قریب بلکہ میرے اہم کو پوس دیا اور جابا کہ ہوں کو بھی پوس دینا

قال اتينا جابر بن عبد الله فسالناه عن حجة النبي صلى الله عليه وسلم فحدثنا ان رسول الله صلى الله عليه وسلم
 ملك بالمدينة تسع حجة شرا ذن في الناس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم حاج في هذا العام فزال المدينة
 بشركهم فليس ان يات رسول الله صلى الله عليه وسلم يفعل ما يفعل فخرج رسول الله صلى الله عليه وسلم بخمس بقايا
 من ذي القعدة وخرجنا معه

احمل ترجمہ خبر دی ہم کو یغریب بن ابراہیم نے کہا حدیث کی ہم سے یحییٰ بن سعید نے کہا حدیث کی ہم سے احمد بن حنبلہ
 انہوں نے اپنے باپ ام عبد القیس سے کہا انہوں نے کہ میں جابر بن عبد اللہ کے پاس گیا ان سے رسول صلعم کے حج کا حال
 دریافت کیا انہوں نے کہا آپ نو سال تک مدینہ میں زائر حج میں رہے پھر لوگوں اطلاع کی گئی کہ رسول اللہ ص
 سال حج کیلئے تشریف لیجائیں گے تو کثرت سے لوگ مدینہ میں آئے اس خیال سے کہ آپ کی پیروی کریں پھر
 آپ ذیقعدہ کی ۵ تاریخ (جبکہ وقعدہ کے ہیثمہ کی تاریخ راقین باقی تھیں)۔

(بقیہ جائزہ صفحہ گذشتہ) میں اون سے طلحہ ہو گیا انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ص کو سلام کہا ہے میں نے کہا علیہ السلام رحمۃ اللہ علیہ کا
 پھر بارے اسکی تصریح دیانت کی انہوں نے کہا کہ میں اب اس رسول قبول کھدست میں حاضر ہوا تو انصرفتے فرمایا کہ اسے باہر مکن ہے
 کہ تو ایسے وقت تک زندہ رہو کہ میرے ایک فرزند کو دیکھو جبکہ ام محمد بن علی بن الحسین ہو گا اور خدا انکو نور و ملک عطا کرے گا اگر تم اس سے
 تو میرا سلام کہنا (تاریخ احمدی)

یہ ام محمد ابی عبد اللہ السلام آل محمد بن بن ہاشم بن عبد مناف سے ہے اور وہی صالحین سے ہیں کیونکہ یہی زوات مصطفیٰ بنی ہاشم واریث
 کتاب اس میں قولہ تعالیٰ ضرار و ثنائی کتاب الذین اسلفینا من صیادنا۔ پھر وراثت کیا ہم خدا نے کتاب کا ان بندہ کو جن کو
 مصطفیٰ کیا ہے اس وجہ سے ان حضرات کے نام کیا ہے علیہ السلام ہونا چاہئے قرآن میں یہ حکم ہے قوله تعالیٰ قل للہما سلام علی عباده
 الذین اصطفیٰ۔ خدا فرماتا ہے ہم کو جس کے ساتھ اور بندگان مصطفیٰ کو سلام کے ساتھ مخاطبت کرو۔
 تفسیر خازن میں شواہد فی موسوعۃ الفکر پر سورہ الصافات میں قولہ تعالیٰ سلام علیکم لیسین کے تفسیر میں ہے قال اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 آل محمد۔

ایضا تفسیر سنن بیہقی ج ۱۰ صفحہ ۳۱۲ کے ۲۸۵ کے ماثب پر سلام علی آل یاسین علیہ السلام لکھا ہے اور آخر صفحہ ۲۸۵ پر ہے
 وخرج ابن ابی حاتم والطبرانی وابن مرددیین ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما عن علی بن یاسین قال قال علی بن یاسین
 ابن عباس سے اس آیت سلام علی آل یاسین کے تفسیر میں مروی ہے کہ سلام ہمارا آل یاسین کے اس سے مراد ہم آل محمد ہیں۔

یہاں سورۃ الحج میں ان سے فرمائی کہ۔ اول صفحہ میں ہے۔ صاحبہ ابو نعیم الحافظ و جامعہ المفردین من جامعہ ابن عباس قال
 آل یاسین آل محمد و یاسین من اسماء محمد صلی اللہ علیہ وسلم (حافظ ابو نعیم اور ایک جامعہ تفسیر میں قرآن نے) ابوالابن عباس لکھا ہے کہ آل
 یاسین سے مراد آل محمد ہے اور یاسین بھی حضرت کا ایک نام ہے ام محمد بابت علیہ السلام اور سب ابا و اجداد جناب علی علیہ السلام کے سب مصطفیٰ
 ہیں اس لئے کہ ان کو یہ سلام علیہما علیہ الذین اس مصطفیٰ علیہ السلام کے ساتھ خطاب کیا جاتا ہے یہی بنا ہے صحیح بخاری باب فی الشیخۃ والارواح میں ہے
 عن ابن عباس عن علی بن حسین ان حسین بن علی علیہما السلام (لکھا ہوا ہے)

اور خاص اس شائی حدیث میں ہے عن ابن عباس قال قال علی علیہ السلام کان لی من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غلطان مدخل باللیل و مدخل
 بالنهار یعنی امن گئی سے روایت ہے کہ علی علیہ السلام نے فرمایا میرے لئے حضرت صلعم کے پاس آئیے دو وقت کے لئے ایک وقت رات کے ایک اور ایک
 وقت دن کے آئے گا۔

ایضا حدیث میں ہے عن عبد اللہ بن بکر عن ابیہ قال من علی علیہ السلام فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما صیرتہ فظیفاً علی
 علیہ السلام فشر رجلاً منہ یعنی عبد اللہ اپنے باپ پر یہ روایت کی ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ علیہا السلام
 کے ساتھ حضرت کے فرمایا وہ چھوٹی ہے پھر حضرت علی علیہ السلام نے ان کا پیغام پہنچا پس صحیح بخاری حضرت کے فاطمہ علیہا السلام کا علی علیہ السلام کیساتھ
 سر الشما و میں شاہ عبد الستار زبیری میں ہے۔ جو تفسیر میں اس حدیث کے ساتھ فرمایا انما صیرتہ فظیفاً علی علیہ السلام علیہ وسلم و علیہما

طریق سے روایت کی ہے لیکن فقرات مذکورہ کو حذف و اسقاط کر کے یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کو اپنے نقطہ نظر کے مطابق اخراج کی ہے جسکو شبلی صاحب نے عم فقیر ختم میں آگے لکھیں گے جس میں مذکورین کے اور فقرات کے ہونے کا ترمذی میں قبول کرینگے۔ اور حدیث ثعلبیین صحیح مسلم میں لفظ کتاب اللہ کے بعد الہیاتی ہے جس سے شبلی صاحب نے لفظ و مناقب حضرت علی کی روایت کی ہے لکھا ہے اور حدیث مذکورہ صحیح ترمذی میں عسقرانی الہیاتی ہے اور لفظ عسقرہ سے بھی علی علیہ السلام ہی مراد ہیں چنانچہ کنز العمال ۵: ۶۷۲ مطبوعہ حیدرآباد دکن میں ہے۔

اسند الصدیق عن معقل بن یسار المزنی
قال سمعت ابا بکر الصدیق یقول
علی بن ابی طالب عترۃ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم۔

ابن سعد صدیق بن معقل بن یسار مزنی سے
روایت ہے کہ ابو بکر صدیق کہتے تھے کہ علی بن
ابی طالب عترت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

ترمذی نے جس حدیث کا حضرت ابوذر کی جانب اشارہ کیا ہے وہ یہ ہے جسکو حضرت صلعم نے حجۃ الوداع میں فرمایا ہے
یابیع المودۃ شیخ سلیمان قندوزی یعنی مطبوعہ اسلامبول الشرح اول ص ۲۱ میں ہے۔

والسمعانی ایضاً عن سلیم بن قیس الہلالی
قال بیننا انا وحش بن المعقر بمکہ
اذ قام ابوذر واخذ بحلقہ باب الکعبۃ
فقال ما عرفنی فقد عرفنی ومن لم
یعرفنی فانا جندب بن جادة ابوذر
فقال ایہا الناس انی سمعت نبیکم صلعم
یقول مثلاً ہلبیتی فیکم کمثل سفینۃ
نوح علیہ السلام من رکبہا نجوا ومن ترکھا
ہلک ویقول مثلاً ہلبیتی مثل باب
حطۃ بنی اسرائیل من دخلہ غفرلہ
ویقول انی تارک فیکم ما ان تمسکتم
بہ لن تصلوا کتاب اللہ وعترتی ولن
یفترقا حتی یرد اعلیٰ الحوض۔

اور سمعانی نے بھی سلیم بن قیس ہلالی سے روایت
کیا ہے اور لکھا ہے کہ میں حش بن المعقر مکہ میں تھے
اور حضرت ابوذر نے بخیرہ خانہ کعبہ کو چکر لگا کر کہ اے حاضرین
جو مجھے جانتا ہے وہ جانتا ہے لیکن جو مجھے نہیں جانتا
وہ اب جان لے کہ میں جندب بن جادة ابوذر ہوں
اور کہ اے جماعت حاضرین میں رسول خدا صلعم کو
یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میرے ہلبیت تم لوگوں میں
مثل کشتی حضرت نوح علیہ السلام ہیں اور کہ تم میں سے جو اس کشتی میں
سوار ہو گیا وہ بچ گیا اور جسے ترک کیا وہ ہلاک ہوا اور یہ بھی
فرماتے تھے کہ میرے ہلبیت مثل باب طہ بنی اسرائیل ہیں
تم میں سے جو اس عاظمین داخل ہوا وہ بچا گیا اور یہ بھی
فرماتے تھے کہ تم لوگوں کے درمیان ایسی چیزیں چھوڑنا ہوں
کہ اگر تم انکی پیروی کرتے ہو تو میرے بعد ہرگز گمراہ نہ ہو گے
و کتاب خدا یعنی قرآن اور میری عترت یعنی علی اور
دو نواک اس سے وابستہ ہیں کبھی اللہ علیہ وسلم ہوں گے
آئیکہ وہ حوض کوثر پر پہنچے گے لیکن۔

ایضا جواہر عقیدین سمودی میں ہے۔

وعن ابی اسحاق السبئی عن حنظل بن
المختار الصنعانی عن ابی ذر رضی اللہ
عنہما عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بقول مثل
اہلبیتی فیکم مثل سفینۃ نوح فی قوم
من رکبہا نجا ومن تخلف عنہا
غرق مثل باب حطہ الذی فی اسرائیل۔
ابی اسحاق السبئی نے حضرت بن مسعود رضی اللہ عنہ کے
طریق اور ابو ذر کے سند روایت کی ہے کہ
حضرت ابو ذر نے کھا کر میں نے جناب رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کو فراتے ہوئے سنا ہے کہ میری اہلیت کشتی
نوح کے مثال میں ہے جو قوم یعنی اُن کے جو سپر سوار ہوا
نجات پا گیا جو مخالف ہوا وہ ہلاک ہوا اور اہلیت میرے
کی مثال اب حطہ یعنی دروازہ توبہ کے مانند ہیں جو بنی
اسرائیل میں تھا جو اس میں داخل ہوا وہ نجات کیا۔

ایضا جواہر عقیدین سمودی میں سلسلہ حدیث ثقلین ابوسعید خدری کے سند سے احمد اور طبرانی اور ابویہ حلی نے
یہ حدیث اخراج کی ہے۔

واخرج الحافظ ابو محمد عبد الغزیز بن
الاخضر فی معالم العترة النبویة و
فیہ لان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال
ذاک فی حجة الوداع وزاد مثله یعنی
کتاب اللہ کمثل سفینۃ نوح
علیہ السلام من رکبہا نجا ومن تخلف
اہلبیتہ کمثل باب حطہ الذی فی اسرائیل
حافظ ابو محمد عبد الغزیز بن اخضر نے اپنے کتاب معالم العترة
النبویہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ
حجۃ الوداع میں فرمایا کہ کتاب خدا یعنی (قرآن مجید)
مثل کشتی نوح کے ہے جو شخص اس پر سوار ہو نجات پائے
اور میرے اہلیت کی مثال اب حطہ دروازہ توبہ
کے ہے جو شخص اس میں داخل ہوا اسکے صیغہ گناہ
بخشے گئے۔

(منقول از بیعت مینہ مصلح ص ۵۶۶-۵۶۷)

جبکہ تائید کی یہ حدیث تفسیر فتح العزیز سورۃ بقرہ شاہ عبد العزیز محدث دہلوی مطبوعہ مچھاپہ محمدیہ حاجی ولی محمد ۱۲۶۵ھ
ص ۲۷۷ سے تفسیر آئے۔ ادا خلوا الباب سجدا و قولوا حطہ لکھی جاتی ہے۔ ابو بکر بن ابی شیبہ بروایت صحیح از علی
کرم السرحہ آورده انما مثلنا ہذہ الامۃ کسفینۃ نوح و کتاب حطہ فی بنی اسرائیل۔

حاصل ترجمہ یہ یعنی ابو بکر بن ابی شیبہ نے صحیح سند کے ساتھ جناب علی علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ فرمایا آپ نے
ہماری مثال اس امت میں مثل سفینۃ نوح اور مثل باب حطہ یعنی توبہ کا دروازہ بنی اسرائیل کے ہے۔

اور اسی حجۃ الوداع میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حدیث بھی ارشاد فرمائی ہے جس میں ترمذی اور نسائی نے لفظ (حجۃ الوداع)
کو نہیں لکھا کہ یہ حدیث ایک سال قبل ۹۸ھ کے واقعہ تبلیغ سورۃ بقرہ کی بھی جائے جسکو امام احمد بن حنبل نے
اپنے مندرجہ لفظ حجۃ الوداع سے روایت کی ہے۔

چنانچہ ریاض النضرہ محب الدین لمیری ج ۱۳۱۳ طبع ۱۳۲۶ء کے صفحہ ۱۰ میں ہے اور سند احمد بن حنبل
مطبوعہ مصر ۱۳۱۳ء ج ۴ ص ۱۱۵ اور صفحہ ۱۱۵ میں ہے جسکو آگے لکھا جائیگا۔

عن حبشی بن جنادہ کان قد
شهد حجة الوداع قال قال رسول
الله صلعم علی منی وانا منه ولا یجوز
عقلی الا انا وعلی اخیر الحافظ السلف
اتنی مدینہ من حضرت صلعم نے خطبہ عزت سے لیکر ۱۲ ذیحجہ تک فرمایا چنانچہ ۱۲ ذیحجہ کے خطبہ کے ثبوت میں یہ بیان
شبلی صاحب لیتے ہیں۔

قال

بقیہ آیام شریقی یعنی ۱۲ ذیحجہ تک آپ نے مستقل اقامت منیٰ میں فرمائی ہر روز زوال کے
بعد رمی جمار کی غرض سے تشریف لیجاتے رہے پھر واپس آجاتے ابو داؤد رباب الخطیبہ منیٰ میں ایک حدیث ہے
جس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے ۱۲ ذیحجہ کو منیٰ میں بھی ایک خطبہ دیا تھا جس کے الفاظ مختصر ادبی ہیں جو پہلے خطبوں میں
گزر چکے ہیں۔ ۱۳ ذیحجہ شنبہ کے دن زوال کے بعد آپ نے بیان سے نکل کر وادی مخصب میں قیام کیا
اور شب کو اُسی مقام پر آرام فرمایا پھر اٹھ کر مکہ منظر تشریف لے گئے اور فناء کعبہ کا آخری طواف کر کے صبح کی
نماز ادا کی اُس کے بعد قافلہ اُسی وقت اپنے مقام کو روانہ ہو گیا یعنی ۱۴ ذیحجہ صبح چار شنبہ اور آپ نے تمام مہاجرین انصار
کے ساتھ مدینہ کی طرف مراجعت فرمائی۔

ہور صفحہ ۱۲۲ میں لکھتے ہیں شہر حال صحاح ستہ اور مسانید کے تمام روایات کو یکجا کرنے سے یہ ثابت ہوا ہے کہ آپ نے
اس حج میں تین دفعہ خطبہ دیا ۹ ذیحجہ عرفہ کو ۱ ذیحجہ یوم النحر کو اور تیسرے خطبہ آیام التشریق ۱۱ یا ۱۲ میں۔

اقول

صحاح ستہ صحیح ترمذی کی حدیث خطبہ عرفہ والی حضرت جابر اور ابو ذر و ابو سعید و زید بن ارقم کے
اسناد کی گندہ مکی اور مسانید کی حدیث حبشی بن جنادہ والی سند امام احمد بن حنبل سے صفحہ ۱۱۵ کی یہ ہے۔

حدثنا عبد الله بن محمد بن فضال عن ابي اسحاق عن

ابن عمر بن الخطاب عن ابي اسحاق عن

۱۲ ذیحجہ کا خطبہ میرے کے دن کا تھا۔ دیکھو فقرہ منبری حروف الف کثیر و وقوع کا دوسرا مانہ جسکو حضرت نے سید خیف رحمہ اللہ بیان
واقع ہے میں فرمایا تھا اسی خطبہ میں رسول اللہ نے بار دیگر حدیث ثعلبیین ارشاد کی ہے دیکھو بندہ ۱۱ صبح صلعم

حبشی بن خذافہ السلولی دکان قد
 محمد حجۃ الوداع قال قال رسول اللہ صلی
 علی منی وانا منہ ولا یؤدی عنی الا انا
 علی مجھ سے ہے اور میں علی سے ہوں کوئی نہیں
 ادا کر سکتا مجھ سے مگر میں خود ہی یا رسول
 علیہ السلام۔

اد علی۔

حدیث مذکورہ کو رسول مقبول نے اس حجۃ الوداع کے موقع پر کیوں ارشاد فرمایا کیونکہ اس سے پہلے سورہ برآء
 کے تبلیغ پر اسکا اظہار اس وقت فرما چکے تھے جبکہ حضرت نے پہلے ابوبکر کو بھیجا پھر جبریل علیہ السلام کے نازل ہونے
 اور فرمانے سے کہ خدائے تعالیٰ کا حکم ہے کہ تبلیغ تمہارا کام ہے یا اس کا جو تم سے ہوا اور حضرت ابوبکر ذوالخلیفہ تک
 یعنی چھ میل تک گئے تھے کہ واپس بلائے گئے جیسا کہ ابواب تفسیر القرآن صحیح ترمذی میں ہے۔

حدثنا بندار نافعان بن مسلم
 وعبد الصمد قالنا حماد بن سلمہ
 عن سماک بن حرب عن انس بن مالک
 قال بعث النبی صلی اللہ علیہ وسلم بہاۃ مع ابی بکر
 ثم دعاه فقال لا ینبغی لاحد ان
 ینبغی هذا الا رجل من اہل ذی القعدۃ
 علیاً فاعطاه ایاہ هذا حدیث حسن
 بائنا مذکورہ انس بن مالک سے مروی ہے کہ
 نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سورہ برآء کے ساتھ حضرت
 ابوبکر کو مکہ میں بھیجا پھر حضرت نے ابوبکر کو بلایا
 اور فرمایا کہ کسی کو لائق نہیں کہ اسکی تبلیغ کرے
 سوائے اس مرد کے جو میرا دل سے ہو پس بلایا
 حضرت علی کو تو اذکورہ سورت دیدی یہ حدیث
 حسن ہے غریبے طریق انس سے۔

غریب من حدیث انس۔

اس ثبوت میں کہ ذوالخلیفہ تک جو میں کوں مدینہ سے ہے حضرت ابوبکر گئے تھے کہ بلائے گئے چنانچہ تاریخ کامل
 ج ۳ - ثانی مطبوعہ مصر ۱۳۰۳ھ ص ۱۱۱ میں ہے۔

وفیہا حج ابوبکر بالناس ومعہ عثرون
 بدلتہ لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 بدلتہ لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کاف بذی الخلیفۃ ارسل رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم فی ثلثۃ اہل
 برآۃ علی المشرکین فعاد ابوبکر
 وقال یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انزل فی
 شیء قال لا ولیک لا ینبغی
 الا انا ورجل منی۔
 اسی سال میں ابوبکر نے لوگوں کے ساتھ حج
 کیا۔ اور ان کے ساتھ بیش از پانچ عسکر تھے رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم کے لئے اور خود پانچ اونٹ اپنے لئے اور وہ تین
 آدمیوں کے ہمراہ گئے جب مقام ذوالخلیفہ میں پہنچے
 تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے پیچھے علی کو بھیجا اور انکو سورہ
 برآء کے پڑھنے کا شرکین پر حکم دیا پس ابوبکر اپنے
 اور کہا کہ یا رسول اللہ کیا میرے بارے میں کوئی چیز نازل
 ہوئی۔ فرمایا نہیں لیکن میری طرف سے نہیں ہو چکا تھا
 ہے کوئی مگر میں یا کوئی ایسا شخص جو مجھ سے ہو۔

حدیث مذکورہ براءۃ کے تبلیغ کی ہے جس کے لئے اول حضرت ابوبکرؓ اس کام کے لئے متعین ہوئے۔ لیکن خدا کے حکم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکرؓ کو واپس بلا لیا اور جناب علیؓ علیہ السلام کو اس تبلیغ پر مامور فرمایا اور یہ کہ جبریلؑ علیہ السلام نے ازل جو کہ گہرا رسالت کی تبلیغ تمہارا کام ہے یا اس کمزور کا جو تم سے بوجہ اپنے حضرت جناب علیؓ علیہ السلام کو بھیجا اسی حکم خدا کی تعمیل میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے خطبہ میں اس حدیث سے اعلان فرمایا کہ علیؓ مجھ سے ہے اور میں علیؓ سے ہوں کوئی مجھ سے زیادہ کرے گا مگر میں خود ہی یا علیؓ علیہ السلام یا اس کے لئے فرمایا تاکہ لوگوں کو خوب طرح سے معلوم ہو جائے کہ وہ حکم سورہ براءۃ کے موقع پر اختیار فرماتے ہیں بلکہ دائمی تھا اور یہی وجہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ عرفہ میں حدیث ثقلین کتاب اللہ اور عترتی البقیۃ یعنی علیؓ علیہ السلام کی راہ پر چلنے کا اعلان عام فرمایا ہے اور یہ بھی ظاہر ہے کہ یہی البقیۃ وغیرہ کفر و بدعت اور بدعتیں ہیں اور وہ عترت البقیۃ مع کتاب اللہ ایک جہل اللہ (خدا کی رسی) ہیں جو باہم ایک دوسرے سے قیامت تک بلکہ اس وقت تک کہ میرے راس حوض (کوثر) پر وارد ہوں جدا نہیں ہو سکتے اور اسی لئے جناب علیؓ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ میں قرآن اطلاق ہوں۔

جیسا کہ کتاب منصب امامت محمد سفیل شہید نمبرہ شاہ ولی اللہ محدث مطبوعہ فاروقی دہلی کے صفحہ ۱۷۱ میں لکھتے ہیں اسکا ترجمہ اسی کتاب مطبوعہ کا ہے مثل انچہ حضرت امیر المومنین علیؓ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

انا الصديق الاكبر لا يقولها بعدى	میں بڑا سپاہی ہوں میرے پیچھے نہیں گئے گا
الاكبر ذاب وانا القرآن الناطق	اسکو مگر جھوٹا اور میری باتیں قرآن کے موافق ہیں
ايضا ص ۳۴ قال النبي صلعم لعلي اللهم	فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ کے حق میں اے
ادد الحق معه حيث دار وقال النبي	اللہ تعالیٰ حق جاری کر اس کے ساتھ جس جگہ وہ جائے
القران مع علي على مع القرآن و	اور نہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قرآن علیؓ کے ساتھ
قال النبي صلعم اني تارك فيكم الثقلين	علیؓ کے اور علیؓ کے ساتھ قرآن کے اور فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
كتاب الله وعترتي اهل بيتي	میں جھوٹے جاتا ہوں تمہارے اللہ و تمہاری
ولن يتفرقا حتى يردا علي الحوض	جبریلؑ قرآن شریف اور البقیۃ اپنے اور جدا
	نہیں ہونگے وہ بیان تک کہ حوض پر آویں۔

یہ آخری حدیث ثقلین جسکو صحیح ترمذی سے خطبہ عرفہ میں ناقہ نقوا پر حضرت جابرؓ اور ابوسعیدؓ اور زید بن ارقمؓ کے بیان میں ہے لیکن نعمانی صاحب قبل اس کے کہ حضرت صلعم اصولی احکام کا اعلان فرمائیں۔ حدیث ثقلین کا ایک ٹکڑا بلا سند حسین صرف لفظ (صحاح) ہے وارد کی ہے۔

وانى قد تركت فيكم ما لن تضلوا
میں تم میں ایک چیز جھوٹے ہاں ہوں اگر تم

بعد وہ ان اعتراضات پر کتاب اللہ
اسکو ضبط پکڑ لیا تو گراہ نہ ہو گئے اور نہ چیز کیا ہے
کتاب اللہ

حدیث مذکورہ میں کوئی سند نہیں ہے اور نہ لفظ صحاح سے کسی جلد کا پتہ چلتا ہے کہ صحاح سے
بخاری۔ مسلم۔ ترمذی۔ ابوداؤد ابن ماجہ نسائی سے کوئی صحاح مراد ہے۔
اب اس کے بعد شبلی صاحب قمر ازہین

قال

اس کے بعد چند اصولی احکام کا اعلان کر دیا۔ جس کے بعد عین اس وقت جب آپ یہ فرض
نبوت ادا کر رہے تھے۔ یہ آیت اتری۔

اليوم اكملت لكم دينكم
واقممت عليكم نعمتي ورضيت
لكم الاسلام ديناً۔
آج میں نے تمہارے لئے دین کو مکمل کر دیا
اور اپنی نعمت تمام کر دی اور تمہارے لئے
مذہب اسلام کو انتخاب کر دیا۔

اقول

یعنی خطبہ کے سلسلہ میں آیہ موصوفہ کا نزول ہو گیا جو اسی نکتہ پر نازل ہوا یا یا جاتا ہے۔ اس میں بھی
سند نہیں دی گئی معلوم نہیں کہ انہوں نے کہاں سے لکھا ہے۔

قال

خطبہ سے فارغ ہو کر آپ نے حضرت بلال کو اذان کا حکم دیا ظہر اور عصر کی نماز ایک ساتھ ادا کی پھر ناقہ پر
سوار ہو کر موقف النبی سے لائے اور وہاں کھڑے ہو کر دیر تک قبلہ رو دعائیں مصروف سے جب آفتاب نے
لگا تو آپ نے وہاں سے چلنے کی تیاری کی۔

اقول

غرض ظہر اور عصر کے نماز کے بعد سے مغرب کے قریب تک اب مطلع صادق سے جس میں مفسرین ثعلبی
واعلیٰ معالم التفسیر لغوی۔ لباب التاویل خازن۔ مدارک التنزیل حنبلی۔ سراج المنیر حطیب شریفی

وغیرہ آیہ موصوفہ کا نازل ہونا بعد اس کے کہ لکھتے ہیں جس کے بعد کیا سی یوم رسول اللہ کا زندہ رہنا دوسری
یا ۱۲ بیچ الاول میں پر منحصر کرتے ہیں۔ جس سے دونوں بیان ایک دوسرے کو باطل کرتے ہیں جو کہ ہر دو بیانات
الکمال دین اور اقامت پر رسول اللہ معلوم کا کوئی شکریہ نہیں ہے جس سے کہ الکمال دین کا عرفہ کے روز نازل
ہونا کسی طرح صحیح نہیں آتا کیونکہ یہ امر بالکل ناممکن تھا اور ہے کہ خداوند تعالیٰ اپنے رسول پر الکمال دین اور اقامت
نعمت فرمائے اور رسول اللہ خاموش رہیں اور اس کے روز آیت موصوفہ کا نزول یقیناً نہیں ہوا اور یہی بحکمیر
حمد و ثناء کا نہ ہونا اس آیت کے عدم نزول کیلئے کافی دلیل ہے۔

حالانکہ مراجعت میں جبکہ سوادینہ پر نظر پڑی تو یہ الفاظ فرمائے "جس کے زیر عاشرہ ص ۱۳ میں ہے حجۃ الوداع کے
واقعات تمام ترجمہ صحیح بخاری صحیح مسلم سنن ابوداؤد اور نسائی سے لئے گئے ہیں۔

اللہ اکبر لا اله الا الله وحده
لا شریک له له الملك والحمد
هو علی کل شیء قدیر ائبون تابون
عابدون ساجدون لربہ اعلمون
صدق الله وعده ونصر عبده
وهزم الا حزابہ حده۔

نذ بزرگ برتر ہے اس کے سوا کوئی خدا نہیں
کوئی اس کا شریک نہیں پس وہی کی ملط ہے
اُنکی کیلئے مدد و تائید ہے وہ ہر بات پر قادر
کوئے آرہے ہیں توبہ کرتے ہوئے فرمانبردار ہیں
پیشانی رکھ کر اپنے پروردگار کی مدد و تائید میں
مصر و ہو کر خدا نے اپنا وعدہ سچا کیا اپنے بند کی
نصرت کی اور تمام قبائل کو تمنا شکست دی۔

عبارت مذکورہ جو شکریہ کے لکھ کر پڑھ کر کتب اربعہ صحیح بخاری و مسلم و ابوداؤد و نسائی سے لیکھی ہے لیکن الکمال میں
جس میں اصل آیت کے عین خطبہ میں نازل ہونیکا کوئی شکریہ نہیں ہے۔
شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اپنے تفسیر فتح الرحمن میں یہ تفسیر آیت الیوم اکملت لکم دینکم کے
یہ عبارت لکھتے ہیں۔

این آیت آخر آیت قرآن است بعد از این صحیح آیت نازل نہ شد۔ یعنی یہ آیت آخر آیت قرآن سے ہے
جس کے بعد کوئی آیت نہیں اتری اور ان کے بیٹے شاہ عبدالقادر تفسیر وضع القرآن پر تفسیری حاشیہ دیتے ہیں
کہ یہ آیت آخر کو اتری ہے کہ سب احکام اللہ کے نازل ہو چکے تھے اس کے بعد حضرت عیسیٰ نے زندہ ہوئے ہیں
اور پڑھا گیا ہے کہ تفسیر میں کل کیا سی دن حضرت زندہ رہے جسکی دوسری یا ۱۲ بیچ الاول سے
دونوں کے مدت یہ دن میں کچھ تغیر نہیں کیا گیا۔ شاہ عبدالقادر تین مہینے ۹۰ دن زندہ رہنا بتاتے ہیں اس
کی بارہ بیچ الاول کو ۹۰ دن ہوتے ہیں جس کے مراجعت سے عرفہ ۹ ذیحجہ کو (شعبہ) اور ۱۰ ذیحجہ کو (نخشبہ) ہوا۔ کچھ عرصہ
خجری حرم الف مرتبہ شبلی کا درہ راخانہ۔

جس میں ۸ روزہ سے ۱۰ روز تک (۱۰ دن) اور گیارہ سوچ الاول تک کیا سی دن کامل ہوئے یہ صحیح حدیث کے
 سند کے مطابق ہے اسلئے آیہ موصوفہ کا نزول ۸ روز تک غدیر خم میں تھا ورنہ ثابت ہو گیا۔
 اب ہم پھر اپنے مسئلہ بیان پر آگئے پہلی صاحب کھتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ۸ روز تک کی
 صبح ناز کے بعد تمام ہاجرین و انصار کے ساتھ مدینہ کی طرف رجعت فرمائی تھیں جبکہ بعد پانچویں دن ۸ روز تک کو
 نیکر کو قوت غدیر خم میں داخل ہوئے جو کہ سخطہ سے تیسری منزل پر ہے۔ بیان سے ذرا تحلیف سات منزل پر ہے۔

قال

راہ میں ایک مقام خم بڑا چھوٹے تین سیل پر ہے یہاں ایک تالاب ہے عربی میں تالاب کے غدیر
 کہتے ہیں اور اس لئے اس مقام کا نام غدیر خم آتا ہے۔

اقول

اس عبارت سے محض کا دل راستہ پر واقع ہوا پایا جاتا ہے جو ایک قریب یعنی ایک ادا ہے
 جو مہقات الی شام ہے یہ قافلہ کے گھرنے کی جگہ ہے جس کے علاقہ میں غدیر خم کا میدان ہے جو راستہ سے
 علیحدہ ۱۰ کوس پر واقع ہے یہ مقام ٹھہرنے کی جگہ نہیں ہے جہاں اُدھر اور شدید گرم جگہ ہے چنانچہ علامہ حاضریؒ
 لکھا ہے۔ ہذا دین مکہ والمدینۃ عند الحفۃ غدیر و ہذا الوادی موصوفہ بکثرة الوخامة و
 شدة الحر یعنی وہ غدیر ایک میدان بیابان جنگل ہے درمیان مکہ اور مدینہ اور حفہ کے قریب دروہ جنگل موصوفہ
 ایک قسم گھاس سے اور شدت گرمی سے بسوختا صلی اللہ علیہ وسلم جب حفہ کے قریب پہنچے تو وہاں سے تین سیل جا کر غدیر خم کے
 میدان میں تمام صحابہ کو روک کر یا جو آگے بڑھ گئے تھے ان کو واپس بلایا اور جو چھپے آ رہے تھے ان کا انتظار ہوا کیونکہ یہ
 مجمع ایک لاکھ بیس ہزار حجاج کا تھا جس کے لئے وسیع میدان کی ضرورت تھی تاکہ یہ مجمع سما سکے۔

قال

”آپ نے یہاں تمام صحابہ کو جمع کر کے ایک مختصر خطبہ دیا۔“

علیہ التعلیٰ علماء السیران قصۃ الغدیر کات بعد رجوع النبی صلی اللہ علیہ وسلم من حجة الوداع فی الثامن عشر من ذی الحجۃ لجمع الصحابة وکانوا ما
 وعشرين الفا۔ (۱) (مذکرہ خواص الائمة سبط ابن جوزی علی ذمہ سلفہ رحمہ اللہ) (۲)

علیہ تاریخ عالمین کثیر علی جبکہ کتابت سلفہ کتب غازی کی پرشہ ذی ۱۳۹۰ ہجری ہے۔ ما تفرع علیہ السلام من بیان المناسک ورجوع الی المدینۃ
 من ذلک فی تمام الطرق فخطب خطبۃ عظمت فی لیلیم الثامن عشر من شہر ذی الحجۃ۔
 ص ۱۲ کتاب چہار باب مولا شاہ اہل اہل مطہرہ محمد مصطفیٰ خان ۱۳۸۵ھ میں ہے۔ ذرا تحلیف وہ منزل اولیٰ من ذلک مہقات مہقات۔

اقول

یہ مختصر خطبہ نہیں تھا بلکہ ایک بڑا عظیم الشان خطبہ تھا دیکھو ماشیہ میں جہین مقام اور تاریخ اور تعداد و صحت جس کے انہماک سے آپ نے گزیر کیا ہے صرف ۳۲ فقرات تک تاویخ بقید دن کے بتایا ہے اب مختصر خطبہ کے داخلہ میں سورۃ اک تا پنج اور دن دونوں ندارد ہیں۔

وہ مختصر خطبہ صحیح مسلم کے حوالہ کا جو زید بن ارقم کے سند سے ہے جس کا ابتدائی حصہ چھوڑ کر مولف نے لکھا ہے وہ یہ ہے جس کی ابتدائی عبارت لکھنے کے بعد سیرت ثانی سے نقل کیا گیا جس میں اصل حدیث صحیح مسلم کے بعض الفاظ سا قضا کر کے لکھا ہے نیز اول بیان میں لفظ (تقلین) ہے۔ دوسرے بیان زید بن ارقم میں نقل کیا ہے جس کے بعد عبارت (ادھما) کے کتاب اللہ ہو حبل اللہ من اتبعہ کان علی الہدی فمن ترکہ کان علی الضلالۃ ہے اور اول حدیث میں بعد لفظ تقلین کے (ادھما) کے کتاب اللہ وفيہ الہدی والنور فخذوا بکتاب اللہ واستمسکوا به فحث علی کتاب اللہ وادغب فیہ ثم قال واهل بیتی الخ) اور دونوں حدیث کے درمیان میں (قال سلم) حدیث ابو بکر بن ابی شیبہ ثنا محمد بن فضیل رحمہما عنی ہے یعنی سلم بن الجراح صاحب صحیح نے لکھا حدیث کی ہم سے ابو بکر بن ابی شیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے محمد بن فضیل نے اسی حدیث محمد بن فضیل کو ترمذی نے علی بن المنذر کوئی کے واسطے اور ابوسعید اور زید بن ارقم کے یہ خطبہ عرفۃ حجۃ الواقع کے حدیث میں وارد کیا ہے جس کو ہم نقل کر آئے ہیں۔

مولف مخاطب نے لاپرواہی کیساتھ حدیث پیغمبر کو غلط نقل کیا ہے۔

قال زید بن ارقم قام رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یومنا فینا خطیباً بآباء ویدعی خما
بین مکہ والمدینۃ فحمد اللہ واثنی
علیہ و ذکر ثم قال۔

اما بعد الا ایہا الناس فانما انا بشر
یوشک ان یاتی رسول ربی فاجیب
وانا تارک فیکم ایہا الناس ادھما کتاب
اللہ فیہ الہدی والنور فخذوا بکتاب اللہ
واستمسکوا به واهل بیتی اذکرکم اللہ
فی اہل بیتی

کہا زید بن ارقم نے کہ قیام فرمایا رسول خدا سلم نے
ایک روز ہم میں دعا کیا خطبہ پڑھا حضرت نے
بقام خیر ثم درمیان مکہ و مدینہ پس بعد حمد
و ثناء سے خدا اور دعا و پند کے فرمایا۔
معدنا کے بعد اسے لوگوں میں میں بھی بشر ہوں مگر
کہ خدا کا فرشتہ جلد آجائے اور مجھ پر قول کرنا پڑے
یعنی رسول میں تمہارے درمیان دو ہماری چیزیں
چھوڑا چون ایک خدا کی کتاب جس کے اندر ہدایت
اور روشنی ہے خدا کی کتاب کو مضبوطی سے پکڑو اور دوسری
چیز میرے اہل بیت میں اپنا پیغمبر کے اہل میں تمہیں یاد دلاؤ جن

آخری جلد کو اپنے تین بار مکرر فرمایا یہ صحیح مسلم (مناقب حضرت علی) کی روایت، سنائی، سند امام احمد - ترمذی -
طبرانی - طبری - حاکم وغیرہ میں کچھ اور فقرے بھی ہیں جنہیں حضرت علیؑ کی منقبت ظاہر کی گئی ہے۔
محمد بن فضیل نے عموماً کے واسطے ابو سعید خدری اور زید بن ارقم کے سند سے جو حدیث وارد کی ہو وہ خطبہ حجة الوداع
عرفہ میں نقل ہو چکی جس میں وہ فقرے جو مسلم کے مخربہ حدیث مذکورہ سے ٹکرائے گئے اہم لفظ (الثقلین) جس میں ایک قرآن
دوسرے البیت نبی جو عرفہ والی حدیث میں کتاب اللہ و سنتی البیت ہیں جن ہر دو لفظوں سے ایک حضرت علی علیہ السلام
مراویہ ہیں جنکے منقبت کی حدیث تسلیم کی گئی ہو جبکہ خود ان پہلے وہ زکوٰۃ کو خطبہ عرفہ میں حدیث مذکورہ مع اون فقرات کے جنکو
مسلم نے نہیں لکھا تو پھر اسی حدیث (الثقلین) کو عین شدت گرا جنکل بیابان میں مکرار ادا فرماتے کی کوئی ضرورت نہ
پیش آئی کیونکہ وہی ساسین صحابہ عرفہ کے روز دالے ہا تہرین و انصار وغیرہ تھے
البتہ شکر کہ خطبہ اور اسکے اطراف کے اپنے اپنے وطن کی طرف سے ہون گے اور کہ منظر سے شمال کی
عانب مدینہ منورہ جاتے ہوئے اکتائش کو جس پر جحفہ کا مقام بود در میان کہ و مدینہ کے واقع ہے کہ حضرت مسلم آگے
گئے ہوں کہ واپس بلوایا اور عقب آنوالے قافلہ کا انتظار فرمایا اور پھر جحفہ سے تین میل آگے جا کر میدان میں صفائی کرا کے
منبر تیار کیا گیا۔

جسکی وہ ہم علامہ عینی حنفی کے شرح صحیح بخاری - ۵ - مطبوعہ مصر ۱۲۰۸ھ ۱۷۹۴ء باب تفسیر سورہ المائدہ
سے لکھتے ہیں۔

وذكر ابو عبدة عن محمد بن كعب	بني ابو عبدة نے محمد بن كعب سے روایت
القطبي قال نزلت سورة المائدة على	کی ہے کہ سورہ المائدہ رسول اللہ پر حجة الوداع میں
سيدنا رسول الله صلى الله تعالى	در میان کہ و مدینہ نازل ہوا جبکہ حضرت اپنے ناقہ پر
عليه وسلم في حجة الوداع في عماين	سوار تھے پس بلدی کی اس ناقہ نے اپنے گھٹنے
مكة والمدينة وهو على ناقته فابتد	ٹپکنے میں پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتر پڑے
ركبتها فنزل عنها صلى الله تعالى عليه	

وسلم
وقال السخاوي ذهب عن ابن الما
ليس فيها منسوخ ولا بها متأخر النزول
اور علامہ شیخ علم الدین سخاوی نے کہا ہے کہ ایک عت
اس طرح گئی ہے کہ سورہ المائدہ میں کچھ منسوخ نہیں ہے اسلئے
کہ آخر نزول سے ہے۔

یہی سورہ المائدہ آخر عمر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حجة الوداع میں در میان کہ اور مدینہ کے نازل ہوا چنانچہ اسی سورہ المائدہ کی
آخری آیت یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک جو آخر نزول سے ہے جسکے بارے میں عمدة القاری شرح بخاری میں ہے

لے کشف الظنون میں ہے۔ شیخ علم الدین ابی الحسن علی بن محمد بن عبد الصمد السخاوی مستثلاث داربعین دستاویز

ذکر الواحدی من حدیث الحسن بن
 محمد قال حدثنا علی بن عیاس عن
 الامام عن ابی الجراح عن علی بن
 سعید قال نزلت هذه الاية يا ايها الرسول
 بلغ ما انزل اليك الا في يوم غدیر خم في
 علی بن ابی طالب -

پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا درمیان مکہ و مدینہ متصل موضع جحہ کے ناتھ سے اُترنا اسی فرمان باری عز و جل سے ہوا
 اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام غدیر خم پر ٹھہر گئے اور تمام صحابہ کو دے ان پر ہاتھ رکھ کر ان کے سر سے تیار کرایا اور سب سے پہلے
 جو عمل کیا گیا وہ جناب علی علیہ السلام کے سر مبارک پر عمار بن عبدی ہے جس کو سو خدا اسلام نے خود اپنے دست مبارک سے
 جناب علی علیہ السلام کے سر پر باندھا۔

جیسا کہ ریاض النضر فی مناقب لدین طبری المکی - ج ۲ ثانی مطبوعہ ۱۳۲۱ھ کے نشیبن ہے
 عن عبد الا علی بن عادی النضر دانی
 ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا
 علیاً یوم غدیر خم فممسوا برخی عذبة
 عبد الا علی سے مروی ہے کہ حضرت علی کے سر پر
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بروز غدیر تمام باندھا اور ان کا
 شلوچے کے جانب لٹکا دیا۔
 العمامة من خلفه۔

اور کتاب الاصابہ فی تمیز الصحابة - ج ۲ ثانی حافظ ابن حجر مصلانی میں ہے۔

اخرجه البغوی عن علی قال عمی رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غدیر خم فممسوا
 اطرفهما طر فیہا علی منکلی حدیث
 ام بنی کے حضرت علی سے روایت کی ہے
 کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بروز غدیر میرے سر پر ایک
 سیاہ عمامہ باندھا اور اس کے دونوں کناروں کو
 دوش پر ڈال دیا۔

پس سورہ مائدہ کا نزول ہوا میں کہ و مدینہ اور اس کی آیت یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک کا
 نزول یوم غدیر یعنی درمیان مکہ و مدینہ (زکریہ بخیشینہ) کے در در کچھ فتنہ خیزی حرف الف مرتبہ علامہ شبلی کا وہ اسرار تھیں جو

۵۔ حدیث مذکورہ اسباب النزول دہلی مطبوعہ ۱۳۳۱ھ کے سفرہ ابن اسناد مذکورہ ابو سعید خدیجی سے چکی توفیق شاہ ولی اللہ صاحب دہلی
 نے از انظار مقصد دوم ص ۱۱۱ کی ہے وہ صحیح ہے۔ وہم نہیں قرار دینے کے لئے ابو الحسن اشعری در علم کلام دہلی و دہلی دہلی و دہلی
 محمد بن اسحاق و سیرت ۱۱
 جب کہ ۱۱ زکریہ کو یہ موصوفہ کا نزول دہلی کے اسباب النزول سے ثابت ہو گیا تو شاہ ولی اللہ کے مطابق آیہ الیوم اکملت لکم دینکم
 کے بعد کوئی آیت نہیں آئی پس اسی یوم غدیر خم میں اس کی یہ اکیال دین کا نزول بعد آیہ طے کے ثابت ہو گیا۔ جہاں سے اس طرح الا دل کے پاسی دونوں
 شاہ ولی اللہ کے سرور المیزان کے مطابق ہو گئے۔

وَاتَّقِنِ عَلَيْهِ شَمًّا قَالَ يَا النَّاسُ
إِنِّي وَلِيُّكُمْ قَالَوَا صَدَقْتَ يَا رَسُولَ
اللَّهِ شَمًّا خَذِبِدَ عَلَى فَرْعِهَا فَقَالَ
هَذَا وَلِيِّي وَالْمُؤَدَّى عَنْهُ إِنْ أَمِنَ
مَوَالِي مِنْ ذِكَاكِهِ وَمَعَادٍ مِنْ عَادَاهِ

پڑا اور خدا کی تعریف اور شام کی بھر فرا ایا کہ لوگو
میں ہمارا ولی ہوں لوگوں نے عرض کیا کہ کیا ہے
آپ نے فرمایا کہ اور بھر مولیٰ خدا تم نے نبی علی کا
پڑا کر لیا اور فرمایا کہ یہ میرا ولی ہے اور میرے
لڑنے کے احکام ہو چکا خواہ اسے جو علی کو دوست رکھے
اسکو اور دوست رکھتا ہے اور جو اسکو دشمن رکھے
خدا اسکو دشمن رکھتا ہے۔

اور اسی عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری ج ۱ - ۵۵۵ میں تفسیر ثعلبی کے حوالہ سے منقول ہے
قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ حُسَيْنٍ
مَعْنَاهُ بَلَّغَ مَا أَنْزَلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ
فِي فَضْلٍ عَلَى بَنِي أَبِي طَالِبٍ فَلَمَّا أَنْزَلَتْ
هَذِهِ آيَةُ خَذِبِدَ عَلَى فَرْعِهَا مِنْ كَنْتِ
مَوَالِيَهُ نَعْلَى مَوَالِيَهُ -

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے
کہ آیت کا مقصود شان نزول یہ ہے کہ اے علی
جو پیادہ میں مرکوب تھا اسے رب نے علی بن ابی طالب
فصل میں نازل فرمایا پس جب آیت نازل ہوئی
تو آنحضرت علی علیہ السلام کا ہاتھ پکڑ کر لوگوں سے فرمایا
کہ جبکہ میں مولا ہوں اسکو مولا علی علیہ السلام میں

اور آنحضرت صلعم نے سورہ آمدہ اور اسی آخری آیت یا ایہا الرسول بلغ ما أنزل إليك من ربك فان لم تفعل
فما بلغت رسالتہ واللہ یعصمک من الناس کے نازل ہونے پر منزل جحفہ سے تین میل میدان خرم غدیر میں یہ خطبہ ارشاد
فرمایا چکو کتاب وضعہ ذیہ مولفہ علامہ سید محمد بن اسماعیل امیر حسینی صنعانی مطبوعہ انصاری دہلی کے ص ۶۹-۷۰ سے لکھا جا تا ہے

وَاخْرَجَ الْخُطْبَةَ بِطَوَّلِهَا الْفَقِيهَ الْعَلَامَةَ
حَمِيدًا لِشَهِيدًا وَحَمْدًا لِلَّهِ فِي الْحَاسَنِ
فِي شَرْحِ قَوْلِهِ لَا مَامَ لِلنَّصْرِ بِاللَّهِ -

روایت کیا ہے خطبہ غدیر خم کو پورا فقیر علامہ حمید
رحمہ اللہ نے کتاب محاسن میں امام مصنف کے
اس شعر کی شرح میں۔

۱۱ ایہما نض بہما العجل - لعلی الملکی الیہ
بسنده الی زید بن ارقم قال اقبل انبی
صلی اللہ علیہ وسلم من حجة الوداع حتی نزل
بعذیر البطحاء بن مکہ والمدینۃ فامر بالخطبة
فقمر ما حتم من شوق ثم نادى الصلوات
جامعة فخرجنا الی رسول اللہ صلعم فی يوم
شديد الحر ان مثلین یضمر بعض ردائہ

ایہما نض بہما العجل - لعلی الملکی الیہ
زید بن ارقم کہنا زید بن ارقم نے رجعت فرمائی
آنحضرت حجۃ الوداع سے اور بائیں کو دیکھ کر
مقام غدیر خم میں نزل فرمایا پس حکم دیا کہ ہر
بچہ بگمات لگی بھر دے گی۔

کہ الصلوۃ جامعہ یعنی سب جماعت کو حاضر ہون پس
ہم سب آنحضرت کی طرف سے بڑی شدت کی گئی

فَمَا قَالَ فَاغْتَل عَلَيْكَ مَا تَدْرِي مَا
الْمَقْلَانِ حَتَّى قَامَ رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ
قَالَ يَا ابْنَ آدَمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا
الْمَقْلَانِ قَالَ الْكِبْرُ مِنْهُمَا كِتَابُ
إِلَهِ سَبَبِ طَرَفٍ بَيْنَ اللَّهِ وَطَرَفٍ
بَابُ دِيكَ فَتَكُونُ بَابُهُ وَلَا تَقُولُوا وَلَا
تَقُولُوا وَلَا تَعْرِفُونَهُمَا عَرَفْتُمْ مِنْ
اسْتَقْبَلُ قَبْلَتِي وَاجَابَ عَوْفٌ فَلَا
تَقُولُوا وَلَا تَقُولُوا وَلَا تَقُولُوا
عَنْهُمْ فَإِنَّ قَدَسَاتِ لَهُمُ الطَّيِّبَاتِ
الْمُهَاجِرِينَ عَظَمَاتُ ذُرَاهِلِي مَا تَخَذَلُهَا الْخَوَلُ
وَدَلِيهِمَا لِي وَلِي وَعَدُ وَهَمَالِي
عَدُ وَلَا فَافَانِ نَهَلَتْ أُمَّ قَبْلَكَ
حَتَّى تَدِينُ بَاهُوتِهَا وَتَظَاهِرَ عَلَى
بُوتِهَا وَتَقْلُ مِنْ قَامٍ بِالْقِسْطِ ثُمَّ
أَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ -

نکاح ہو کر مین بہار بہشت و بہون اور میرے
بیچے ہو کر میرے کہ میرے پاس خوش کوثر ہو
دارد ہو گئے ہیں جب تم مجھ سے ملتی ہو گے
تو میں تم سے عقین کی بابت سوال کروں گا
کہ تم نے میرے بعد ان دونوں کیساتھ
کیا عمل کیا (راوی) کہ کتاب ہے کہ ہم نہ جھے کہ
عقین سے انصرت کی کیا مراد ہے حتی کہ
مہاجرین میں سے ایک شخص اٹھا اور اس نے
کہا کہ میرے ان باب آپ نے فدا ہوں یا
ہول اشد عقین سے کہ کی کیا مراد ہے کہ میرے
نہ یا نقل اگر ان دونوں میں کتاب خدا ہے
وہ ایک نین ہے جکا ایک طرفہ کے ہاتھ میں
اور دوسرا سر انہار سے ہاتھ میں ہے پس اس کے
ساتھ تمسک مجھ اور نہ پھر دار نہ خلافت اختیار کرو
اور نقل میری قبر سے جس نے وہاں سے خدا
کیلئے میرے قبیلہ کی طرف نہ کیا اور میری دعوت
قبول کی ہے یا ہے کہ نہ نقل کرے اور نہ ہول کرے
انکو اودہ تفسیر کرے ان کے حقوق میں کیوں
میں نے ان کے عقین حضرت یحییٰ بن یسریہ سے سنت کی اور تب الغری نے اس میری سنت کو قبول فرمایا
جو کتاب ہے اور میری سنت کی نہ کر نہ والا ہے وہ میرا نص ہے اور جو انہیں چھوڑ نہ والا ہے وہ چھوڑ
چھوڑ نہ والا ہے اور انکا دست میرا دست ہے اور انکا دشمن میرا دشمن ہے ہاتھ یہ کہ نہ ہاں ہے
اس وقت تاک کی تو ہم ہرگز لاک نہیں ہوئی جبکہ اس نے بظان حکام شیعہ اپنی بولے نفس کا اتباع اور اپنی سچے بہناؤں اور پیٹوں کو قتل نہیں کیا
فرغہا وقال من كنت مولاه فهذا
مولاه من كنت مولاه فهذا وليه اللهم
وال من ولاه دعا من عاداه قالها
ثلاثا -

اسی حکم کا بیان ہے کہ اس نے

کا ہاتھ پکڑا اور بند کیا اور فرمایا کہ جکا میں ہوں
ہوں اُسکا یہ مولاء ہے جکا میں ملی ہوں اُسکا یہ ہے
پھر میں سر پہ خباب علی علیہ السلام کے حق میں ہے
دعا فرمائی کہ خدا یا دوست کھا اسکو جو علی کو ہر سچے
اور دشمن رکھا اسکو جو علی کو دشمن رکھے۔

اور کتاب برادر العقیدین مولفہ علامہ ہودی مین ہے

عن عامر بن لبیع وخذیفہ بن اسید
رضی اللہ عنہما قال لما سئل رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن حجة الوداع
ولم یحج غیرہا قبل حتی اذا کان
بالحجۃ نفی صحابہ عن شجرات البطلہ
مقاربات لا تنزلوا فتمتن حتی اذا نزل
القوم واخذوا منار لہم سواہن اوسل
الیہن فقم ما تمتمن من شذ بن عن
رسول لقوم حتی اذا ودی للصلوۃ افلا
الیہن فصلی تمتمن ثم انصرف الی الناس
وذلك یوم غدیر خم وخمر من الحجۃ
ولہا مسجد معروف فقال لہا الناس
انہ قد نبأ فی الطیف الخیر انہ لیرجع
فجی لانصف عمر الذی یلیلہ من قبلہ
والی لظن ان ادعی فاجیب فی سؤال
وانتم مستولون هل بلغت فما انقم
قالون قالوا نقول قد بلغت فجدت
ونصحت فجزا اللہ خیرا قال لستم
تشهدون ان لا الہ الا اللہ وان محمدا
عبدہ ورسولہ وان جنت حق وان
نارہ حق والبعث بعد الموت حق قالوا
بلی شہد قال اللہ شہد ثم قال
ایہا الناس الا تسمعون الا فانا اللہ
مولا وانا اولی بکم من انفسکم الا
ومن کف مولاہ فہذا مولاہ

کہ عامر بن لبیع اور خذیفہ بن اسید سے مروی ہے
کہ جب آنحضرت صلعم نے حجۃ الوداع سے مراجعت
فرمائی اور مقام غدیر مین پہنچے تو اس میں سیدائین
جہان چند شجرات پر تھے آنحضرت کے صحابہ سے
کہا کہ ان کے نیچے اتار دینا پنج صحابہ نے ان سے
میلہ قیام کیا بعد ازاں آنحضرت نے حکم فرمایا
اور ان شجرات کے نیچے صاف کیا گیا اور جو شخص
ایسی جگہ پر ہوئی تھیں جو سر زمین پر لگین نہ چھاٹ
ڈالیں یہاں تک کہ اذان نماز دینگے اور لوگ
ان شجرات کے نیچے جمع ہو گئے پس آنحضرت نے
نماز پڑھی پھر لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور یہ دونوں
غدیر خم تھا اور خم تعلقات جمع سے ہے اور اس
زمین یادگار مین ہاں ایک مسجد بنائی گئی ہے جو
شہود معروف ہے ہاں اور فرمایا کہ تحقیق حضرت
لطیف خمیر نے مجھے خبر دی ہے کہ ہر نبی نے
اوس نبی سے جو اس سے پہلے گذرا نصف عمر
پائی ہے پس مین گمان کرتا ہوں کہ میرا زاد
رحمت قریب ہے اور مجھ سے سوال کیا جائیگا اور
تم سے بھی کہ آیا مین نے احکام الہی کو پورا کیا یا نہیں
تم کیا کہنے والے ہو سب نے کہا کہ ہم اس کے قائل مین
کہ اس نے کلمہ یعنی بالادع رسالت کیا اور سعی الخج کی
پس کہ جو خدا عزوجل نے خبر عطا فرمائی آنحضرت نے فرمایا
ایک تم ایسی گواہی نہیں دیتے کہ نہیں ہے کوئی کہہ دے
سوائے کہ اور محمد اسکا بندہ اور رسول ہے اور شہد
دو دفع حق مین اور بعث بعد موت حق ہے سب نے

واخذ بيد علي فرفعا حتى عروقه القوم
اجتمعون ثم قال اللهم وال من الاده
وعاد من عاداه شرفك ايها الناس
اني فرطكم وانتم واددوني على اعدائي
اعرض مستجابين بصري وطمعنا وفيه
عدد نجوم السماء وقلعتان من فضة الاله
واني سائلكم حين تزدون علي عن
المقلدين كيف تختلفوني بينهما
حين تلقوني قالوا وما الثقلان يا
رسول الله قال الثقل الاكبر كتاب الله
سبب طرفه بيد الله وطرفه بأيديكم
فاسمكوا به لا تضلوا ولا تبدلوا
الا وعترتي فاني قد نبأني اللطيف
الخبير ان لا يفرق احدي يلقيا في ر
مثالت الله ربي لهم ذلك فاعطاني
فلا تسبقوهم فتصدكوا ولا تعلوهم
فهم اعلم منكم۔

جسکا ایک سر اٹھا رہے ہاتھوں میں ہے۔

پس اُس سے تسک کرو تبدل اور ضلالت سے محفوظ رہو گے اور ثقل اصغر میری عترت ہے تحقیق کہ حضرت لطیف و خبیر نے مجھے
خبر دی ہے کہ یہ دونوں ایک دوسرے سے جدا نہ ہونگے یہاں تک کہ مجھے ملاتی ہوں اور میں نے اپنے عترت کے حق میں خدائے سلت کی تھی
چنانچہ اللہ تعالیٰ نے میری التجا کو ان کے حق میں قبول فرمایا پس میری عترت پر سبقت کرنا نہ ہاں کہ جانو گے اور انکو تعلیم نہ دینا کیونکہ وہ تم سے علم میں

وعن أم سلمة رضي الله عنها قالت
أخذ رسول الله صلى الله عليه وسلم
بيدي علي رضي الله عنه بعد يوم فرفعه
حتى رأيت أباياض بطنه فقال من كنت مولاه
فصلي مولاه الحمد لله قال يا أيها الناس لئن
مخلف فيكم المقلدين كتاب الله وعترتي و

ابو حضرت ام سلمہ سے مروی ہے کہ فرمایا انہوں نے
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے غدیر خم میں علی کا ہاتھ پکڑ کر
اتنا بلند کیا کہ سفیدی زیر بغل مشاہدہ ہوئی پس
فرمایا جسکا میں مولا ہوں اس کا علی مولا ہے محدث
اور اسی حدیث میں ہے کہ فرمایا آنحضرت نے ایہا
میں تم میں دو عظیم القدر چیزیں چھوڑ دیوں اللہ اور ایک

نہ متغیر تاحق بیرون اعلیٰ
کتاب خدا اور دوسری اپنی شہرت اور یہ دونوں
ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں گے یہاں تک کہ
میرے پاس حوض کوثر پر وارد ہوں۔

وفي المشكوة قال خرج احمد بن حنبل
في مسند من البراء بن عازب وزياد بن
ارقم قال كنا مع رسول الله صلى
سفر فاذ لنا بعذر خمر فؤد في
الصلاة فاجتمعوا وكثر لرسول الله صلى
تحت شجرتين فضلى الظاهر واخذ بيد
عافيا قال لم تعلمون اذ لي بالمؤمنين من
قالوا بلى قال لم تعلمون اذ لي بهم من منفس
قالوا بلى فقال من كنت لاه فعلى هذه اللطم
من الاله وعاد من عامه قال فلقية عمر بعد ذلك
فقال له هنيئا لك يا ابن ابي طالب اصحت
واصيت مولاه كل صوم من ومو من.

اور مشکوة میں بروایت مسند احمد بن حنبل بروایت
بن عازب اور زیاد بن ارقم سے مروی ہے کہ ہم
لوگ جناب رسول خدا کے ساتھ سفر میں تھے جب
غذیر خم میں وارد ہوئے تو منافقوں نے ندا کی
کہ الصلوۃ جامعہ اور پیغمبر صاحب کے لیے درختوں کے
نیچے زمین صاف کیگئی پس آنحضرت نے بعد نماز
خمر علی بن ابیطالب کا ہاتھ پکڑ کر لوگوں سے ارشاد
کیا کہ ایسا الناس کیا تم نہیں جانتے کہ میں مومنین
کیسے اؤں کے نفوس سے اولی ہوں سب نے
فرمایا و حقیقت یا رسول اللہ آپ ہر مومن کیسے
اس کے نفس سے اولی ہیں تب آپ نے ارشاد
کیا جسکا میں مولی ہوں علی بھی اسکا مولی ہے

اگلی دوست رکھا اسکو جو علی کو دوست رکھے اور دشمن رکھے اسکو جو علی کو دشمن رکھے اسکا بعد حضرت عمر نے علی علیہ السلام سے ملکر فرمایا کہ
مبارک ہو تم کو اسے فرزند ابوطالب کہ آج تم ہر مومن اور مومنہ کے مولا ہوئے۔

در معارج النبوة گفته گویند کہ بیشتر اصحاب سنی
امہات المؤمنین امیر المؤمنین علی را تمیزیت
بجا آورند۔
اور کتاب معارج النبوة میں ہے کہ اس روز اکثر
اصحاب حتی کہ امہات المؤمنین نے حضرت
علیؑ کی خدمت میں مبارک باد عرض کی۔

(تاریخ احمدی مطبوعہ احمد حسین خان پریانوں)

چونکہ مولف مشکوة نے امام احمد بن حنبل کے خضرہ روایت براء بن عازب کے سند سے واقعہ غدیر میں حضرت عمر کا جناب
امیر المؤمنین علی علیہ السلام کو تمیزیت دینا نقل کیا ہے اس لئے براء بن عازب کے سند سے آیہ بلغ ما انزل الیک من
ربک کے نزول کا ثبوت لکھا جاتا ہے۔ جس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وقت درمیان مکہ اور مدینہ کے عین دوپہر
کے وقت پستی زمین پر فروکش ہونا اور تمام مہاجرین و انصار کے ساتھ غدیر خم پر ایک خاص ہتمام سے قیام فرمانا معلوم ہو جائے
چنانچہ تفسیر مغازی الثیب المشتملہ بالتفسیر البکیر امام فخر الدین الرازی ج ۲ مطبوعہ مصر ش ۱۳۰۵ میں تفسیر آیہ یا ایہا الرسول
بلغ ما انزل الیک اور جناب علی کو علیہ السلام سے لکھا ہے دیکھو ص ۳۳۵

ثابت الآیة فی فضل علی بن ابی طالب
 علیہ السلام ولما نزلت هذه الآیة
 اخذ بیدہ وقال من کنت مولاه فعلی
 مولاه اللهم وال من والاه وعاد من
 عاداه فلیعمر رضی اللہ عنہ فقال
 هنیئاً لک یا ابن ابی طالب أصبحت مولائی
 ومولی کل مؤمن ومؤمنة وهو قول
 ابن عباس والبراء بن عازب وعقبة
 بن علی۔

یہ آیت جناب علی بن ابی طالب علیہ السلام کے
 فضیلت میں اتری ہے جسوقت اسکا نزول ہوا
 تو پیغمبر صاحب نے علی کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا کہ میں
 کنت مولاه فعلی مولایں مانتا ہوں کہ
 جناب علی علیہ السلام سے حضرت عمرؓ اور کہا
 کہ مبارک ہوئے ابن ابی طالب کیج تم نے ایسی
 صبح کر میرے اور چلے مومنین اور مومنات کے
 مولائے اور یہ قول ابن عباس اور برادر بن
 عازب ورامام محمد بن علی علیہ السلام کا ہے

اور رسالہ مودۃ القربل سید علی ہمدانی مطبوعہ بیروتی شام کے مودۃ خامسہ کے صفحہ ۱۸۱ پر ہے۔

عن البراء بن عازب قال اقبلت مع
 رسول الله صلعم من حجة الوداع فلما
 كان بغدير ختم فودی الصلوة جامعة
 فجلس رسول الله صلعم تحت الشجرة واخذ
 بید علی وقال الست اهل بالمؤمنين من
 انفسهم قالوا بلى يا رسول الله فقال الا
 من انا مولاه فعلى مولاه اللهم وال من والاه
 وعاد من عاداه فلیعمر رضی اللہ عنہ فقال هنیئاً لک
 یا ابن ابی طالب أصبحت مولائی ومولی کل
 مؤمنة وفيه نزلت یا ایها الرسول بلغ ما
 انزل لیک من ربک۔

براء بن عازب سے مروی ہے کہ مراجعت کی میں نے ہمراہ
 پیغمبر خدا کے حجۃ الوداع سے جب آنحضرت مقام غدیر
 خم پر پہنچے تو حکم آنحضرت نداد گئی کہ الصلوة جامعہ
 چنانچہ سب لوگ جمع ہوئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 کے سایہ میں تشریف فرما ہوئے اور حضرت علی کا ہاتھ
 پکڑ کے فرمایا کہ کیا میں مومنین پر ان کے نفسوں کی اولین
 ہوں تو لوگوں نے کہا ہاں کیا یا رسول خدا تو فرمایا کہ جبکہ میں
 مولا ہوں اسکا علی مولا ہے انجدا درست کہ اسکو جو علی
 کو درست رکھے اور دشمن کہ اسکو جو علی کو دشمن رکھے
 اسکا بعد حضرت عمرؓ نے جناب علی علیہ السلام سے مانتا
 کی اور کہا کہ اے ابن ابی طالب مبارک ہو تم سے

اس حال میں صحیح کی کہ میرے اور تمام مومنین و مومنات کے مولا ہوں اور اس بارے میں آیہ یا ایها الرسول بلغ ما انزل لیک من ربک نازل ہوا۔

اور تفسیر درمشور سیوطی حصہ ثانی مطبوعہ مصر صفحہ ۲۹۸ اور تفسیر فتح القدر قاضی شوکانی حصہ اول اور تفسیر فتح البیان
 نواب صدیق حسن خان مطبوعہ مصر ج ۳ صفحہ ۹۹ پر ہے۔
 اخراج ابن مردودہ عن ابن مسعود
 ابن مردودہ نے ابن مسعود سے روایت کی ہے

قال كنا نقراء على محمد رسول الله
صلی اللہ علیہ وسلم یا ایہا الرسول
بلغ ما انزل الیک من ربک ان علیا
مولی المؤمنین وان لم تفعل فلما
بلغت سال الله و الله يعصمک من الناس
کہ ہم رسالت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اس آیت کو اس طرح
پڑھتے تھے کہ اے رسول ہو چا دے اوس چیز کو کہ میرے
رب کی طرف سے تیرے طرف اوماری گئی یہ کہ علی کل
مؤمنین مولی ہے اور اگر اسکا اہراج تو اوروں کو تھے میری سادہ
یہ کہ وہ ہیں ہو چا یا اور اللہ تجھے لوگوں سے بچا دے گا۔

عبد اللہ بن مسعود کی روایت مذکورہ میں ابتدائی آیت میں یا ایہا الرسول الخ اور آخر حصہ اللہ یعصمک من الناس یہ ہے جسکے
فرد آخر حصہ سے خواہ اول حصہ آیت کا خواہ آخر حصہ آیہ موصوفہ کا ذکر کیا جائے اوس سے پوری آیت مذکورہ مراد ہوگی
اور یہ آیت سورہ مائدہ کی ہے اور یہ سورہ مائدہ پورا نازل ہوا جسکے نازل ہونے کے ذکر میں تین الفاظ ہیں۔ اے کلہا
جمعاً۔ کاملاً اور جسکا نزول ناقہ پر سواری کی حالت میں رسول اللہ پر ہوا صرف آیہ الیوم اکملت لکم دینکم کا مع
اسکے جز کے ناقہ پر نہیں ہوا۔

روایت مذکورہ سے واللہ یعصمک من الناس آیہ یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک الخ کا آخری جز ثابت و متحقق ہے اور
یہ آیت یوم غدیر خم میں نازل ہوئی اور غدیر خم ایک مقام ہے جو درمیان مکہ اور مدینہ کے ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واپسی
حجۃ الوداع سے اسی دن دفعتہ راہ میں ٹہر گئے اور یہ کہ آیہ موصوفہ سورہ مائدہ کا آخری جز ہے اور جس سورہ کا نزول
سفر میں درمیان مکہ اور مدینہ کے اور حجۃ الوداع میں ہوا پس آیہ بلغ ما انزل الیک بھی درمیان مکہ و مدینہ کے حجۃ الوداع
میں سواری ناقہ پر نازل ہوا اور اسی وجہ سے حضرت کو اترنا پڑا وہ خم غدیر کا روز تھا نہ تھیں ذیکہ تھی۔

اور یہ کہ آیہ واللہ یعصمک من الناس جو سورہ مائدہ کا جز ہے جسکا نزول سفر میں ہوا جو سورہ
مائدہ کے نزول سفر حجۃ الوداع کی تالیف میں ہے چنانچہ کتاب التقان فی علوم القرآن میوطی منطبقہ مع مشرقات کے ج ۱ اول
منہ تفسیر سورہ مائدہ کے نزول میں ہے۔

واللہ یعصمک من الناس فی صحیح
ابن حبان عن ابی ہریرۃ انہا
نزلت فی سفر
صحیح ابن حبان میں ابو ہریرہ سے مروی ہے
کہ آیہ واللہ یعصمک من الناس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر
بحالت سفر نازل ہوا۔

خطہ ہرثم بن شیبہ نے اول میں ہے عبد اللہ بن مسعود مشہور صحابی اور مجتہد میں صحابہ میں داخل ہیں۔ اور جلد ثانی میں ہے حضرت عبد اللہ بن مسعود مشہور صحابی
ابن نقضہ غطفی کے بانی اول گویا وہی ہیں امام ابو حنیفہ کے فقہ کا سلسلہ ان ہی کی روایات اور استنباطات پر مبنی ہوتا ہے کہ عظیمہ میں قرآن مجید کی اشاعت
اس حضرت کے اہل ان زمانہ میں ان ہی نے کی سر سوتین خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے سکر یاد کیں تھیں۔ الفاروق میں ہے۔ فقہ کا بہت بڑا
حصہ جو منقح ہوا اور جو فقہ عمری کہلاتا ہے ان ہی علمی مجلسوں کے بدست ہوا اس مجلس کے بڑے ارکان ابی بکر بن زید بن ثابت۔ عبد اللہ بن
مسعود۔ عبد اللہ بن عباس۔ عبد الرحمن بن عوف۔ حزن بن قیس عبد اللہ بن مسعود کی بھی نہایت قدر کرتے تھے سند میں انکو کوفہ کا مفتی اور افسر
خزانہ مقرر کر کے بھیجا تو اہل کوفہ کو لکھا کہ میں انکو معلم اور وزیر مقرر کر کے بھیجتا ہوں۔

أخرجه الثعلبي عن أبي صالح عن ابن عباس عن عبد الله بن قيس عن عطاء بن رباح عن أنس بن مالك عن النبي صلى الله عليه وسلم قال قلت لرسول الله صلى الله عليه وسلم ما أحب إلي من أن يكون علي ثوبان أحدهما من حرير والآخر من صبر فقال نعم.

نوری نے ذکر کیا ہے۔

اور تفسیر معالم التنزیل بغوی اور تفسیر لباب التاویل علاء الدین خازن اور تفسیر سراج النیر خطیب بن عینی وغیرہ میں مذکور آئے
واللہ یعلم من الناس من قوم ہے کہ سورۃ المائدہ میں آخر ما نزل من القرآن یعنی سورہ المائدہ از دلی
تنزیل قرآن کا آخری سورہ ہے۔

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

پس ان مجموعی روایات کے کل سورہ آمدہ اور اسکی آخری آیت یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک و
ان لم تفعل فاعلم انک رسالتہ و انک لا یصلک من الناس - ۱۸ نیز کچھ غدیر خم کے روز نازل ہونا متحقق
ہستین ہو گیا جس سورہ آمدہ میں اشارہ فریضہ (احکام) میں

علہ و ثقیل علیہم الذابین شیخ عبد القادر جیلانی ^{رحمہ اللہ} میں اسی سند سے یہ روایت ہے و عن ابی صالح عن ابن عباس قال انا سمعنا نزیلہ و عرفۃ لان ابراہیم ^{رحمہ اللہ} وای اللیلۃ التدریجۃ فمناجیہ ان لو شرب ذہب جو ابے ۔ ابو صالح نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ ترویج اور عرفہ اس کے تمام رکھا گیا کہ ابراہیم نے ترویج کی رات کو خطاب میں دیکھا کہ وہ حکم کے لئے اپنے بیٹے کو دنگ کر رہے ہیں ۔

اب رہ گئی دوسری آیت الیوم اکملت لکم دینکم اس کے اثبات کی ضرورت نہ تھی جبکہ کل سورہ کا سورہ دائدہ، امین کہ دینہ حجۃ الوداع میں نازل ہوا لیکن چونکہ شبلی صاحب نے اسلاف کی تقلید کرتے ہوئے بلکہ دس قدم آگے بڑھ کر آیہ اکمال دین کا نزول ۱۸ ذیحجہ سے ۹ دن پہلے قبل از ادائے حج اور پہلے ہی خطبہ عرفہ کے دوران میں یوم جمعہ کے قید کے ساتھ لکھا ہے تاکہ عید غدیر ہو جائے۔ اس لئے ہم کو وضاحت کے ساتھ اس حقیقت کے اختلاف کی ضرورت ہوئی جیسا کہ ظاہر کیا گیا اور آگے بھی پوری توضیح ہوگی انشاء اللہ۔

سورخ یعقوبی جو تیسری صدی کے سورخ بن جنکلی دوسری جلد ۲۵۹ پر ختم ہے جس سے اُن کا سنہ وفات ۲۶۹ھ ہوتا ہے جس تاریخ کے سند سے شبلی صاحب نے الامون اور الفاروق بن بکرت اور اس سیرت نبی میں متعدد جگہ خصوصاً خطبہ حجۃ الوداع کے ایک فقرے کے سند میں زیر حاشیہ ص ۱۲۱ لکھتے ہیں۔

۱۲ البتہ سورخ یعقوبی نے جو تیسری صدی ہجری میں تھا، یہ فقرہ خطبہ حجۃ الوداع میں نقل کیا ہے
(مستطاب طبع یدب)

چنانچہ اس کتاب کے ص ۱۴۲ میں آیہ اکمال دین کا ذکر بھی ہے

وقد قيل انه انزل عليه اليوم الملت	یعنی تحقیق کہا گیا کہ ہر دین صحیحہ ثابتہ صریحہ
لكم دينكم وامتت عليكم نعمتي	رسول اللہ صلی علیہ وسلم پر جو آیت سب کے آخر میں نازل
ورضيت لكم الاسلام دينا وهدى	ہوئی وہ الیوم الملت لکم دینکم وامتت علیکم
الراية الصالحة الثابتة الصريحة و	نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا ہے اور یہ
كان نزولها في امير المؤمنين علي	آیت غدیر ختم میں در باب امیر المؤمنین علی
بن ابي طالب صلوة الله عليه بعدد	بن ابی طالب علیہ الصلوٰۃ والسلام نازل
حقاً۔	ہوئی۔

(سورخ یعقوبی ج ۱، مطبوعہ مکتبہ)

ناسخ التواریخ ج ۱۔ اول از کتاب دوم مطبوعہ طهران ص ۵۱۲ میں ہے۔ ۱۸ ذیحجہ غدیر ختم کے روز یکصد و سبست ہزار تن بشمار میرفت یعنی ایک لاکھ تیس ہزار آدمیوں کا مجمع تھا، جبریلؑ نزل فرمادین آیت مبارک بیاورد و جبریل علیہ السلام نازل ہوئے اور یہ آیت لائے، الیوم یثقل للذین کفروا من دینکم فلا یختصموا و اختون الیوم اکملت لکم دینکم و امتت

عہ شبلی صاحب الامون میں لکھتے ہیں ۱۲ امین کا تعلق ۱۲ محرم ۱۲۱۲ میں ہوا، امون الرشید کی مستقل خلافت اس تاریخ سے شروع ہوتی ہے ابن واضح کا تب عباس جو امون الرشید سے ترب ترزانیہ میں تھا اس نے اپنی تاریخ یعقوبی، امون کی خلافت مستقل کا اس تاریخ سے حاکم ہے اور نجوم کے قاعدہ سے کے موافق سند نشین کا ایک تاریخ نقل کیا ہے

امون الرشید کے زمانے سے خیانت ترب ترزانیہ تاریخ جو آج دستیاب ہو سکتی ہے ابن واضح عباس کی تاریخ ہے یحییٰ امون کے زمانے سے کہ روایت ان لوگوں کی زبانی روایت کرتا ہے جو خود امون کے عہد میں موجود تھے

(ص ۱۳۲، ۱۳۳ مطبوعہ کالج میس پریس، دہلی بار چارم)

علیکم نعمتی ورضیت لکم اسلام دینا

جس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

الحمد لله على كمال الدين وتعام النعمة ورضي لرب برسالتي والولاية لعلی من بعدی۔

پس مردان فوج فوج برآنحضرت مد آمد
و بدینگوئے سلام دادند و گفتند السلام علیک
یا امیر المؤمنین۔
پس صحابہ کے گروہ کے گرد جناب امیر علیہ السلام
کی خدمت میں آئے اور السلام علیک
یا امیر المؤمنین کہتے

عمر بن الخطاب برین تہنیت سخنے چند برانزد
گفت بخیرک اصبحت مولای و مولی
کل مؤمن و مؤمنة
اور حضرت مسکین اس تہنیت میں چند کہ
اور اضافہ کر کے کہا مبارک ہو مبارک ہو ایسی
صبح کی کہ مولا ہوئے مسکین اور تمام مؤمنین
اور مؤمنات کے۔

اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

انہ سید السالین و امام المتقین و
قائد الغر المحجلین و هذا ولی کل مؤمن
بعدی و ان علیاً منی انا منہ و هو
ولی کل مؤمن و مؤمنة
بخیق تو مسلمانوں کا سردار اور تقویوں کا
امام ہے اور سفید منہ والوں کا قائد ہے اور
میرے بعد کل مؤمنین اور مؤمنات کا ولی ہے
اور خلیفہ علی مجبور اور میں علی مجبور اور وہ علی مجبور
میں کا اور میرے کا

کتاب مفتاح النجا مولفہ علامہ مرزا محمد بن سید محمد خان بخاری میں ہے۔

اخرج عبد الرزاق الرسعی عن ابن عباس قال لما نزلت هذه الآية
يا ايها الرسول بلغ ما انزل اليك من ربك
من ربك اخذ النبي صلعم بيد علي فقال من كنت مولا فاعلى مولا
اللهم وال من واكله و عاد من عاد
واخرج ابن مردويه عن ابي سعيد الخدري مثله و قال خرو ف نزلت اليوم
اقلت لكم دينكم كالاية فقال النبي
الله اكبر على اكمال الدين و انام
النعمة و رضيت لرب برسالتي والولاية
عبد الرزاق الرسعی نے ابن عباس سے روایت
کی ہے کہ جب نازل ہوئی یہ آیت یا ایہا
الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک
تو پیغمبر صاحب نے علی علیہ السلام کا ہاتھ پکڑا اور
فرمایا کہ جس کا میں مولا ہوں اس کا علی مولا ہے
اے خدا دوست کہ اس کو جو علی کو دوست رکھے
اور دشمن رکھے اس کو جو علی کو دشمن رکھے اور
مثلاً اس حدیث کے ابن مردویہ نے ابو سعید
خدری سے روایت کی ہے جس کے آخر میں یہ ہے
اور ہے کہ جب آنحضرت نے من كنت مولا
فعلى مولا فرمایا تو یہ آیت نازل ہوئی

لعلى بن ابى طالب - اليوم اكملت لكم دينكم ولا يرضى عنكم حتى تصنعوا لى
 کہا اللہ صبر و تحکم کرتا ہوں، اکیں دین اور اقامت نعمت پر راضی ہونے خداوند عالم کے میری رسالت اور
 علی کی ولایت کے۔

اور کتاب نزل من القرآن فی علی بن حنظل ابو نعیم احمد بن عبد اللہ اصفہانی نے یہ روایت
 اخراج کی ہے۔

عن قیس بن الربیع عن ابی ہارون العبدی عن ابی سعید الخدری ان
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا الناس لی علی
 غدیر خم و امر بان تحت الشجرة من
 شوك فقم و ذلك فی یوم الخمس
 فذاعلیاً فاحذ بنو نعیم فرغوا
 حتی نظر الناس بیاض علی رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ففترقوا حتی نزلت
 هذه الآية اليوم اكملت لكم
 دينكم و انمقت علیکم نعمتی و
 رضیت لکم الاسلام دینا فقال
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی اکیں
 الدین و اتمام النعمة و رضی الرب
 برسالتی و بالولاية لعلى من بعدی
 باسناد مذکورہ ابو سعید خدری سے مروی ہے
 کہ حجۃ الوداع کے واپسی میں خیشنبہ کے دن
 غدیر خم میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خیر منکر
 نیچے سے کانٹے وغیرہ صاف کر کے ہاتھ میں بھر دو ان
 لوگوں کو جمع کر کے سب کو علی کی ولایت کی گواہی
 بلایا اور حضرت علی کے دونوں بازو پکڑ کر انھیں
 اس قدر بلند کیا کہ لوگوں نے رسول خدا کے
 بدنوں کی سفیدی مشاہدہ کی پس لوگ ابھی
 متفرق نہ ہوئے تھے کہ آیہ اليوم اکملت لکم
 دینکم آیت نازل ہوئی انحضرت کے فرمایا کہ
 اللہ اکبر خدا کا شکر ادا کرتا ہوں اکیں
 الدین اور اتمام نعمت پر اور اس امر پر کہ
 خداوند کریم میری رسالت اور میرے بعد
 علی کی ولایت کو بخشنے والا ہے۔

اور سند مذکورہ سے حافظ ابن کثیر نے اپنے تفسیر ج ۲ مطبوعہ مصر ۱۲۸۵ھ جو مائتہ فتح البیان مولوی صدیق حسن خان
 طبع ہے جس کے ص ۲۸۰ میں تفسیر آیہ اليوم اکملت لکم دینکم کی ہے۔

وقد روی بن مردويه عن طريق
 ابی ہارون العبدی عن ابی سعید
 الخدری انہما نزلت علی رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم غدیر خم حين قال لعلى
 حافظ ابن مردويه نے ابی ہارون عبدی
 فریق ابو سعید خدری کے سند سے روایت
 کی ہے کہ آیہ اليوم اکملت لکم دینکم غدیر خم
 کے روز اس وقت نازل ہوا جبکہ حضرت

عہ ابن مردويه کی توثیق خود تفسیر ابن کثیر مذکورہ کے ص ۲۸۰ مطبوعہ مصر ۱۲۸۵ھ میں ہے وقد اعاد حافظ ابو جعفر بن مردويه في
 سورة طه والفاطمة و كذا ابن جرير والخزرج في كتاب الاحكام الکبریٰ و انشا اللہ و بہا المقتدر - حاصل ترجمہ
 حافظ ابن مردويه نے اپنے فرقہ کے علم اہل اللہ کو بہت ہی کیا ہے۔ اسی طرح ابن جریر بھی حکیم کتاب الاحکام الکبریٰ میں تفسیر کرتا ہے اللہ ہی خدا پرست ہے

من كنت مولا ففعل مولا ثم
رواه عن ابی هريرة و فيه انه
اليوم الثامن عشر من ذي الحجة
مرجعہ علیہ السلام من حجة الوداع
وفي تاريخ البداية والنهاية للحافظ ابن كثير (کتاب غانہ باکی پور پرنٹنگ سٹیشن لاہور میں ہے)

رواه صمرة عن ابن شاذان عن مطر الوراق عن شهر بن حوشب عن ابی هريرة قال
لما اخذ رسول الله صلى الله عليه وسلم على قال من كنت مولا ففعل مولا فانزل الله عز وجل اليوم
اكملت لكم دينكم قال ابو هريرة وهو غدير خمر من صام يومه ثمانى عشرة من ذى الحجة كتب له
صيام ستين شهرا

ترجمہ۔ صمرہ نے ابن شاذان سے اس نے مطر الوراق سے اس نے شهر بن حوشب سے اس نے ابو ہریرہ کے سنی
روایت کی ہے کہ ابو ہریرہ نے جبکہ کچھ ائمہ علی کا رسول اللہ نے اور فرمایا من كنت مولا ففعل مولا تو
اليوم اكملت لكم دينكم نازل ہوا کہ ابو ہریرہ نے یہ دن غدیر کا تھا۔ (یعنی ۱۸ ذی الحجہ) تھی۔ جو اٹھارہویں ذی الحجہ کو روزہ
لکے تو اس کے واسطے ساٹھ مہینہ کے روزہ کا ثواب لکھا جائے گا۔

اور حدیث مذکورہ کے تائید کی یہ حدیث کتاب مودۃ القربیٰ علی ہمدانی
مودۃ خاصۃ مطبوعہ مکتبۃ النبیؐ نقل کی جاتی ہے

عن ابی هريرة قال من
صام يوم الثامن عشر من ذي الحجة كان
له كصيام ستين شهرا وهو اليوم الذي
اخذ فيه رسول الله صلى الله عليه وآله
ابو هريرة سے مروی ہے کہ جو شخص اٹھارہ
ذی الحجہ کو روزہ لکے تو اس کا ثواب ساٹھ مہینہ
کے روزہ کے برابر ہوگا اور وہ دن غدیر خم
جس میں رسالت آگئے حضرت علی کا ہاتھ پکڑا کر

لے تو بن (صمرہ) طبقات برہم فہم میں ہے۔ صمرہ بن ربیعہ بن ابی عبد اللہ کان ثقفا مامونا لنبیہما لیکن هذا افضل من۔ عات ثانیہ مطبوعہ
ایضاً روایت مذکورہ کے کل رواۃ کی تو بن یحیٰ بن عبد اللہ بن شاذان نے بیان بطور طبع صدیقی لاہور میں ہے کہ ابو ہریرہ
صمرہ بن ربیعہ القری بن ابی شاذان عن مطر الوراق عن شهر بن حوشب عن ابی هريرة عن النبي ﷺ قال من صام يوم الثامن عشر من ذي الحجة كتب له
صيام ستين شهرا اول يوم نزل فيه جبريل عليه السلام على النبي ﷺ بالرسالة ايضا۔ فی سیرۃ النبی (ج ۱) ص ۲۰۰ مطبوعہ مصر شریف نقلاً عن رواۃ
الاصحاب فی سیرۃ علی ابی هريرة قال من صام يوم سبعة وعشرين من وجب كتبه الله تعالى له صيام ستين شهرا وهو اليوم الذي نزل فيه جبريل
على النبي ﷺ بالرسالة اول يوم مضى فيه جبريل عليه السلام على النبي ﷺ بالرسالة ايضا۔ فی سیرۃ النبی (ج ۱) ص ۲۰۰ مطبوعہ مصر شریف نقلاً عن رواۃ
حوشب سے روایت کی ہے فرمایا آگئے کہ جو شخص روزہ لکے گا تو لکھا جائے گا کہ اس نے ۱۸ ذی الحجہ کو روزہ
کا اور وہ پناہ دن ہو جس میں نزول فرمایا جبریل علیہ السلام نے بنی ہاشم پر ساتھ پیغمبر کے واسطے روایت کو عاقلاً دیکھا ہے
اور حافظ ابن کثیر ۱۲ رجب الاول و ثانیہ کو قبول کرتے ہوئے یہ روایت مذکورہ کے ثانیہ کے شام غیب سے کہم و آٹھ ذی الحجہ جبہ ذی الحجہ کو ثانیہ ۱۸ ذی الحجہ کو ثانیہ
روایہ حاشیہ ص ۱۰۰ میں ہے اور دیکھو فقہ فخریٰ بن مبارک کا بیضا خانہ و لا اور فقہ فخریٰ بن مبارک کا دوسرا خانہ ص ۱۰۰ کتاب ہذا
اور حضرت ابن عباس کی ہدایہ کے آیہ اليوم اكملت لكم دينكم کا نزول بر روزہ و ثانیہ ہوا جو ۱۸ ذی الحجہ یوم غدیر میں واقع ہوتا ہے (دیکھو ص ۱۰۰ کتاب ہذا)

وسلم بید علی فی غدیر
 خمر فقال علیہ الصلوٰۃ والسلام
 من كنت مولاه فعلي مولاه اللهم
 وال من و آلاه وعاد من عاداه
 واخذل من خذله وانصر من
 نصره وعن الامام الباقر عليه
 السلام مثل ذلك بل يروى
 عن كثير الصحابة في اماكن مختلفة
 هذا الخبر -

ارشاد فرمایا کہ جبکہ میں مولا ہوں اس کا
 مولا علی ہے اسی دوست کہ اسکو جو دوست
 رکھے علی کو اور دشمن کہ اسکو جو دشمن رکھے علی
 کو اور چھوڑے اسکو جو چھوڑ دے علی کو
 اور نصرت کر اسکی جو نصرت کرے علی کی اور
 مثل اس حدیث کے امام محمد باقر علیہ السلام
 سے بلکہ کثیر صحابہ سے اور مختلف مقامات سے
 یہ حدیث مروی ہے -

اور اسی مودۃ فاسمہ شہید علی مدانی کے صفحہ ۱۸ میں ہے -

عن فاطمة عليها الصلوة والسلام قال
 رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم من كنت
 وليه فعلي وليه ومن كنت امامه فعلي امامه
 اور تاریخ مذکورہ حافظ ابن کثیر رحمتہ اللہ علیہ نے عبد الباری رحمۃ اللہ علیہ کی نوشتہ ۲۵۸ میں ہے -

جناب فاطمہ علیہا السلام سے مروی ہے کہ فرمایا
 رسول خدا صلعم نے کہ جبکہ میں ولی ہوں اور مولا
 علی ولی ہوں اور جبکہ میں امام ہوں اور مولا علی امام ہے -

توفي صلى الله عليه وسلم يوم الاثنين ثاني عشر ربيع الاول على المشهور وذلك سنة احدى عشرة من الهجرة ذلك في
 ذلك اليوم فاشغل الناس بعد الصلوة في سقيفة بني ساعدة ثم في المسجد النبوي كانت لبيعة العامة في بقبنة يوم
 الاثنين وكانت خلافة الصديق ستين ثلاثة اشهر و عشر ايام وكانت وفاة الصديق يوم الاثنين ثمان بقاين
 من جمادى الاخرة سنة ثلاث عشرة - ترجمہ - یعنی وفات فرمایا رسول مدنی ۱۲ ربیع الاول ۱۱ھ و دشنبہ کے دن چٹھے
 اسی دن لوگوں کا سقیفہ بنی ساعدہ میں مشعلہ بیت ابو بکر کا ہوا پھر مسجد نبوی میں بحیث تمام باقی یوم و دشنبہ میں واقع ہوئی اور خلافت ابو بکر صدیق
 کی دو سال تین مہینہ دس دن ہوئے اور وفات ابو بکر صدیق کی ۲۲ جمادی ثانی ۳۱ھ میں واقع ہوئی -

روایت صحیح سے مدت خلافت ابو بکر دو سال تین مہینے دس آئین ہیں اور بخاری کی روایت انس سے وفات النبی
 آخر یوم و دشنبہ کے آخر وقت میں واقع ہوئی جس سے ۱۲ ربیع الاول کو وفات النبی کے بعد سی بارہویں شعبہ ۲۲ جمادی الاخرہ کا
 حساب آج تک درست اتون کا ہوتا ہے -

شاہ ولی سرمد انتباہ فی سلاسل دیار السمرین لکھتے ہیں ثم الامیر السید علی الخدی فی هذا المطبقه عن الشيخ شرف المدين محمود بن
 عبد الله المؤدقانی والشیخ تقی الدین الدوستی السمرانی کا لکھا ہے علی الخدی علاء الدین احمد بن محمد السمرانی الخ -
 لا عبد الرحمن حامی لغات الانس میں لکھتے ہیں کہ امیر سید علی شہاب الدین بن محمد الحمدانی قدس سرہ جامع بروہہ است بیان علوم ظاہری باطنی ویراد عموم
 اہل باطن مصنفات شہودہ است سر نویت بیچ سکون در اسیر کرد و صحبت مرزا و جہاد صدوی را دریافت کرد و پکار صدوی را ایک مجلس
 در اینست سادس ذی الحجہ شصت و ثمانین و بیست و نہ نزدیک بولایت کبر و ساد فوات شد و از انجا بختلاش نقل کرد و نہ -

جب یہ امر حدیث سے یعنی ابوسعید خدری کے بیان سے ثابت ہو گیا کہ ۱۰ ذیحہ غدیر خم کے دن پنجشنبہ کے آخر روز آیت ا کمال دین نازل ہوا اور یہی پنجشنبہ آگے گیم ۸۰ ۵۰ ۴۰ ۳۰ ۲۰ ۱۰ صفر تک ابن ابی حاتم و اقدی ابن سعد کے بیان سے مطابقت کرتا ہے۔

اور گیارہ ربیع الاول کو (دوشنبہ) کے دن ۱۱ یوم بھی ہوتے ہیں اور ۲۰ صفر و چار شعبان کے تیرہویں دن گیارہ ربیع الاول (دوشنبہ) اور ۱۲ ربیع الاول (دوشنبہ) جو دو چار دن روز ہوتا ہے تو آیت ا کمال دین کا مثل سورہ آمدہ اور اسکی آخری آیت آیہ بلغ کا مدنیہ ہونا بالکل عجیب و غریب ثابت ہو گیا

حافظ ابن کثیر اپنے تفسیر ج ۲ صفحہ ۲۹۹ میں تفسیر آیہ یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک تحریر فرماتے ہیں

والصیحة ان هذه الآية مدنية
بل هي من اواخر ما نزل بها
او صحيح او متفق عليه
الرسول بلغ ما انزل الیک مدنی ہے
بلکہ آیہ موصوفہ بحسب تریل زمان کی آخری
آیتوں سے ہے۔

یہ امر بالاتفاق مسلم ہے کہ آیت ا کمال دین کا نزول تکمیل تبلیغ کے بعد ہوا صرف بحث اس بات کی ہے کہ آیا دین اسلام اور تبلیغ رسالت کی تکمیل بروز عرفہ ہوئی یا بروز غدیر خم اور آیہ موصوفہ البیوم اکملت لکم دینکم خطبہ عرفہ میں نازل ہوا یا خطبہ غدیر خم کے بعد۔۔۔۔۔ آپ کا بیان ہے کہ آیت ا کمال دین کا نزول عین عرفہ میں ہوا۔

لیکن ہم عرض کرتے ہیں کہ اگر خطبہ عرفہ میں تبلیغ رسالت کی تکمیل ہو چکی تھی تو پھر اسکی کیا وجہ ہوئی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس خطبہ کے تمام مقاصد و معارف کو خطبہ غدیر خم میں دوبارہ ادا فرمایا اور جو کلمات و احکام اصولی کے انصرت خطبہ عرفہ میں فرمائے تھے انکا اعادہ پھر خطبہ غدیر خم میں کیا چنانچہ

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله الذي هدانا لهذا
ما كنا لنهتدي لولا ما
أنزل من ربنا

بعد از قطع منازل بندیر خم
کہ نوحی جحف است رسیدہ در آن
مرحبت فرما کر منزل غدیر خم علامہ جحفہ
میں پہنچے تو وہاں قیام پذیر ہو کر
ناز ظہر اول وقت اذان پڑائی پھر اپنے
اپنے اصحاب کی جانب مخاطب ہو کر ارشاد فرمایا
کہ جب رسول مقبول حجۃ الوداع سے

من انفسهم آیتهم من اولی ہون
 انفسہائے ایشان و بقولے فرمود کہ
 گوئی از عالم بقا استدعا نمودند من
 اجابت کردم معلوم شما باد کہ من در میان
 شما و امیر عظیم ہی گزارم کہ یکے از دیگرے
 اعظم است قرآن و الہیت من بہینید
 کہ بعد از من بگویند بچہ کیفیت بآن دو
 امر سلوک خواہید کرد و رعایت آن
 دو امر بچہ نوع بجائے خواہید آورد و
 آن دو امر از ہم متفرق نخواہند گشت تا
 در کنار حوض کوثر امن رست بعد از آن
 بر زبان بھرنیان گزارانید کہ بدستیکہ
 خداے تعالی مولاے من است و من
 مولاے سونان آنگاہ دست علی را
 گرفتہ فرمود من کہنت مولاہ فعلی جگاہ
 اللہ وال من داکاہ و عاد من عادلہ
 و اخذ من خذ لہ و انصر من
 نصرہ و اد الحق معہ حیث کان

کہ گویا میں کل مومنین کہنے لگے انفسہم کی اولی
 نہیں ہوں اور دوسری روایت میں یوں
 ہے کہ آنحضرت نے فرمایا کہ میں عالم بقا کی طرف
 بلایا گیا ہوں اللہ میں نے اس حکم الہی کو
 قبول کیا ہے۔ پس آگاہ ہو کہ میں تم میں
 دو امر عظیم و عظیمہ ہیں جو ایک دوسرے
 سے بزرگ ترین قرآن مجید اور الہیت
 میرے یہ رقم دیکھو اور اعتقاد کرو کہ میرے
 بعد ان دونوں سے کیا سلوک کرو گے
 اور ان کے حقوق کی رعایت کس طرح
 ملحوظ رکھو گے اور یہ دونوں جب تک میرے
 پاس حوض کوثر پر دار و ہون ایک دوسرے
 سے جدا نہ ہوں گے۔ بعد از ان فرمایا کہ
 خدا تعالی میرا مولا ہے زمین کل مومنین
 کا مولا ہوں یہ فرما کر پیغمبر صاحبے حضرت
 علی کا ہاتھ پکڑ کر ارشاد کیا کہ جبکہ میں مولا
 ہوں اسکا علی مولا ہے خدا یا دوست کہ
 اسکو جو علی کو دوست رکھے اور دشمن رکھے

اس کا ثبوت کہ ۲۵۔ ذہ قعدہ ۱۱۵۰ سفر حجۃ الوداع میں یہ مہینہ ۱۱۵۰ اور ۱۱۵۱ تک جو عہدہ میں رہا
 تھا ہی پچیسویں مہینہ پر ۲۹ صفر ۱۱۵۰ کو پہنچا ہے جس کا دسویں دن ۹ ربیع الاول ۱۱۵۰ کو یہ مہینہ پہنچا تھا جو وقایع ۱۱۵۰ و ۱۱۵۱
 الصفحہ ۲۔ مسئلہ ۱۔ در ذہ ۱۱۵۰ مہینہ سادس عشرین سفر فرات زاد کہ ملائحتہ از مسلمانان قبیلہ اسباب مغالیہ و مناقب لشکر دوم بہادریہ و غیرہ
 اسامہ بن زید و طلحہ زید کہ تو را امیر این لشکر ساختہ ام۔ بروای بخامی سوتہ کہ چہت را کشتہ اند و بر سر آن جماعت آفتن کن۔ در انک
 را متہ ایشان زن و در وقتن تعبیل نائی آپیش از وصول خبر بر سر آنقوم رس و اگر خدا کے تقاسے تو را برایشان ظفر و بہ زیادہ کشت
 ستائی و دود باز آئی و جاسوسان آپیش بدان کن و راہ بران ہمراہ خویش گردان و در مذہب چارہ شنبہ نام من چتر من۔ زبان سر و را
 تب و در دوسرے عظیم وری نمود و در چتر چترہ بین ماہ بار و داغوان مزاج مبارک لای بہت زخماہ چترہ اسامہ بہتہ با اول گفت افزیم ہم شدہ
 ر فی سبیل اللہ فاعل من کفر بامیر و اسامہ و از ابرگر رفتہ و بہرین رفتہ بہریدہ بن الحصیب را صاحب لواء آن لشکر او پر شد و اسامہ
 موضع جوت را منزل ساختہ اسبابہ را کتبیا بجمع کر مذہب و موقف بہت زمان و جبہ لہ زمان صادر گشت کہ صدیق و قادر و ذکا
 و فہیم انامیان صحابہ و شہر انصار را کن سوار اسامہ و طاقت نمایند بہ خاطر بعضے از یاران گران آمدہ زبان طعن صادر کردہ
 گفتہ دحل اسد این ظلم را بہر ہاجرین اربعین و چارے این چنین حاکم گردانیدہ سخن طامعان بسجیب لک نشان رسیدہ عظیم خشناک
 شد و مصاحب پر سر مبارک بہت با وجود صداع از منزل مقدس بیرون آمد بر ہنر رفتہ بعد از شکر و سپاس فرمود کہ یا معشر الناس
 یا مایہ صلا

مصلحت نچہ کہ کتاب علامہ الودعی بیچ الابرار
 دین باب بطورہ مذکور شدہ این است
 کہ حضرت مقدس بنوی در وقت مراجعت
 از کہ چون بندیر غم رسیدہ فرمود تا ذیر
 در خان انوضع را اسفا و او نہ و پالہاے
 شتران را جمع کردہ بر زبر کجہ بگرہا رند
 آنگاہ با شادت کمضرت بلال موزن ندا
 کرد الصلوۃ جامعہ و بر دیتے ندا کرد حتی
 قلی خیر العمل فلیق یجمع شتر رسول
 اللہ بر بالائے آن پالہا ہا بر آمد غسل
 نیز با مران سرور بر آن موضع بر آمد در
 پہلوے راست او بایستاد و حضرت
 خنقی بناہ زبان خیمہ بشکر و سپاس حضرت
 عزت کشود و فلیق را نصیحت فرمود و
 از مرگ خویش ایشان را خبر دادہ فرمود کہ
 مرا بدار باقی میخوانند و زود بایست کہ
 اجابت کند۔

اسکو جو علی کو غمزدل کر دے اسے اور نصرت
 کر اسکی جو علی کی نصرت کرے اور ہر
 حق کو علی کی جانب جہ علی پھر جائے
 اس باب میں علامہ الودعی اور بیچ الابرار
 میں جو کچھ ہے اسکا مصلحت یہ ہے کہ جناب
 رسول جب کہ سے ملتے وقت غدیر غم
 میں ہوئے تو ارشاد فرمایا کہ ان دختوں
 کے نیچے صفائی کی جائے اور بالان
 شتر کو ایک دوسرے پر رکھ کر منبر بنایا
 جاوے اسوقت حضرت کے حکم سے
 بلال نے الصلوۃ جامعہ سے ہدایت
 دی گئی علی خیر العمل کی ندادی جب
 سب گن جمع ہو گئے تو رسول اللہ بالائے
 منبر فوق افراد ہوئے۔ اور حضرت علی
 بھی داسے جانب کھڑے ہو گئے اور خنقی
 قریب سے حمد و سپاس اسی سے اب کثائی فرمایا

اور حضار کو دعا و نصیحت کی اور اپنی رحلت کی پیشنگوی فرمائی اور ارشاد فرمایا کہ عالم جاودانی سے میری طبیعت
 جو رہی ہے مغرب میں قبول دعوت کر لون گا۔

بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ۔ این چہ من است کہ در باب امارت اسامہ از شاہما بن رسیدہ اگر امر و وطن وہ امارت سے ہی کند البتہ لعین
 و امارت پد دے منی و سریرہ موتہ من کردہ اید بنی داسو گند کہ زید شاستہ امارت بود بعد از و پسرش غیر شاستہ امارت است
 اکزن و صیت مرا دشان بخیر و نیکوئے قبول کنید کہ اود جملہ اخبار شاستہ چون حضرت مقدس بنوی از بن عدیث فادہ شاستہ انہر
 فردا کہہ بجانب حجرہ ہا یون شستافہ داین قضیہ وہ دوشنبہ عاشق شایع الاول دست داد و دین و فضل اللہ کہ اسوہ شستہ بود کہ
 با اسامہ ہر روز فوج فوج بمنزل اللہ کسی آید ہر شخص حضرت را دوا دہ کردہ بشکر گاہ می شافند و در آن روز مرض بر رسول اللہ
 است تیز آید پذیرستہ روز یکشنبہ باز دہم ماہ مذکور اسامہ از شکر فریش بزم دواے آنحضرت بر بدن آید و بر این مبارک شاستہ
 سر دست آنحضرت را بوسیدہ و مرض رسول اللہ و آن روز چنان استنداریافت کہ وقت حکم داشت اما دستہاے مبارک بر آسمان
 ہی داشت و بر اسامہ فریدی آید و اسامہ گوید کہ معلوم کردیم کہ مراد عا سیکند بعد از آن اسامہ از حجرہ رسول اللہ بر بدن آید و بشکر گاہ
 رفت و شب و آفتاب رفت کردہ صباح دوشنبہ بار دیگر بکند ملک آنحضرت مبارکت نمود و در آن زمان رسول اللہ غرضی دی نودہ بود
 و اسامہ دوا دہ کردہ فرمود اعظم علی برکتہ الصلوۃ
 بنابر فرمودہ پیغمبر صلوۃ و دعا و شکر آن کو چ کہند چون خواست کہ فرود سازد و او ششام وین باو پیغام داد کہ رسول اللہ

و از میان شما میردن مردم و در میان
 شما دو چیز میگذرد که اگر دست بران
 زید گمراه نشوید و آن دو چیز
 کتاب خدا است و عترت من و این هر دو
 جدا نشوند تا بر لب جوی کوفت بنشینند
 آنگاه فرمود که ای گروه مردم کیست
 ادلی شما از نفسهای شما مجموع جواب
 دادند که خدا را عزوجل و رسول او
 فرمود که هر که من بداد ادلی ام از نفس
 ادلی بداد ادلی است از نفس او
 و دست علی را گرفته از بالا نهاد
 شتر برداشت چنانچه قدم امیر
 بر سر زانوهای پیغمبر رسید و فرمود هر که را
 من مولا میگویم علی مولا من است
 بار خدایا دست دار آنرا که او را دوست
 دارد و دشمن دار آن را که او را دشمن
 دارد و یاری ده آنکس را که او را
 یاری دهد و مخدول گردان آنکس که
 او را مخدول دارد و فرود گذارد پس
 فرمود آمد و در خیمه خاص نشست و فرمود
 که امیر المومنین علی بن ابی طالب
 بعد از آن طبقات خلایق را امر کرد
 که بخیمه علی رفتند و زبان تنبیت
 آنحضرت کشادند و چون مردم

او را تبار داد و میان من و او
 عالم کاغذم چون گاه و رقم بین دو
 چیز چون کوچه و دریا و گاه و دریا
 کتاب خدا و میری عترت من است
 یہ دونوں جوی کو شریک ایک دوسرے
 کا ساتھ نہ چھوڑیں گے اس کے بعد
 ارشاد ہوا کہ اے حاضرین وقت تمہارے
 نفوس سے تمہارے نزدیک ادلی
 کون ہے سب نے اتفاق لفظ جواب
 دیا کہ خدا اور اس کا رسول۔ ارشاد
 فرمایا کہ ہر وہ شخص جس کے نفس
 میں ادلی ہوں علی بھی، اس کے نفس
 ادلی ہے اور علی کا ہاتھ پکڑ کر بالان شتر
 اٹھایا اتنا بلند کیا کہ علی کے قدم
 رسول کے زانو تک پہنچ گئے اور
 ارشاد فرمایا جس شخص کا میں مولا
 ہوں علی بھی، اس کے مولا میں مجھ
 انکو دوست رکھ جو علی کو دوست رکھے
 اور اوسے دشمن رکھ جو علی کو دشمن رکھے
 اور اسکی نصرت کر جو علی کی نصرت
 کرے اور انکو چھوڑ دے جو علی کو چھوڑ دے
 اس کے بعد خیمہ خاص میں فرودکش ہوئے
 اور حکم دیا کہ امیر المومنین علی و دیگر
 خیمہ میں نشست فرمایا میں اس کے

بقیہ تاریخ غزوہ کربلا۔ در حالت نزاع است لاجرم امام باقر (ع) اصحاب نیز صحبت کردند ۲۰ تن بزرگ خلافت حضرت ابوبکر مرقوم ہے۔
 و کائنات خلافت حضرت عتیم و ثلاث اشھار و مشہور میں دکان مولدہ بعد عام الفضل ثلاث سنین۔ یعنی مدت خلافت حضرت ابوبکر
 دو سال تین مہینے و ۱۰ راتیں انکی وہ رات سنہ قبل کے تین برس بعد واقع ہوئی۔

ازین امر فارغ شدند اموات
بفرموده خواجہ کائنات نذر
علی رفتہ اور اہمیت گفتند و از
جملہ اصحاب عمر بن الخطاب گفت
خوشحال تو ای علی کہ صباغ کردی
مولا سے من و مولا کے جمیع مومنین
و مومنات۔
گردہ فلاح کو نامزد فرمایا کہ علی کے
خیمہ میں جا کر تہنیت دین جب لوگ
اس سے فارغ ہو گئے تو اموات
(مومنین) کو حکم دیا کہ علی کے پاس
جا کر تہنیت ادا کریں اور جملہ نام صحابہ
کے عمر بن خطاب نے کہا ای علی
خوشحال آپ پر آپ کو میرے
اور تمام مومنین اور مومنات کے مولا ہو کر

مولیٰ خلیفہ میرا اپنے تاریخ حشریم جلد اول مطبوعہ کتب سنہ ۱۲۵۵ھ

کے صفحہ ۷۷، ۷۸ میں لکھے ہیں

در کشف الغمہ مطبوعہ است۔ این آیہ نازل شد یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک یعنی فی
استخلاص علی و انصر علیہ بالامان فان لم تفعل فما بلغت رسالتی واللہ یعصمک من الناس بال
بشارت آنحضرت ند کر کہ الصلوۃ جامعہ و بردایت آوردہ اند کہ حتی علی خیر العسل و خلائق مجتمع گشتہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم بر بالائے آن پالایشا برآمد علی رضی نیز فرمودہ آنحضرت سر بالائے بریین بید المرسلین بایستادگان
سرور بعد از حمد و ثنائے باری تعالیٰ از انتقال خویش بعالم بقا مردم را آگاہ گردانید و فرمود کہ من در میان شما دو امر
عظیم میگذارم اگر دست بر آن زنید گمراہ نہ شوید و یکے از آن دو بزرگ تراست از دیگرے و آن دو چیز گرانیہ
تر آن است اول بیت من و این ہر دو از یکدیگر جدا نشوند تا دلرب عوض کوثر من رسد پس فرمود کہ ایہا الناس
البیت اولی بکم من انفسکم آیا ایستم من اولی بشما از انفسہاے شما از اطراف جوانب و از برآمد کہ
بلے آنحضرت فرمود ہر کہ من اولی ام یا انفس اولی بد و اولی است از نفس و آنگاہ دست شاہ ولایت پناہ را
گرفتہ گفت من کنت مولا فہذا علی مولا اللهم وال من اوالہ و عاد من عادہ و انصر من
نصرہ و اخذ من اخذہ و ادر الحق معہ حیث کان۔

پس امیر المومنین کرم اللہ وجہہ بموجب فرمودہ حضرت رسالت صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم در پیش نشست
تا اطراف فلاحی بلال است رفتہ لوازیم تہنیت تقدیم رسانیدند و از جملہ اصحاب امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ
جناب ولایت آب را گفت بچ بچ یا ابن ابی طالب اصبح مولای و مولا کل مومن و مومنۃ خوشحال تو

عہ ترجمہ کشف الغمہ، فی تاریخ الامم علی بن عباس الاربعین المتوفی ۱۲۵۵ھ

(کشف الغمہ)

اے پیر ابوطالب! یاد کر دی درود قتیکہ مولاے من و مولاے ہر مومن و مومنہ بودی بعد از آن اتہبات
مومنین بر حسب اشارت پید المرسلین بخیمہ امیر المومنین رفتہ شریعت بنیت بجا آید و نہ در وایت علماء مذہب
امامیہ آیہ کریمہ الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی و رضیت
لکم الاسلام دینا۔ درین روز نازل گشت حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمود۔

اللہم انک علی الاموال الذین انزلت علی النبی و علی اہل البیت و علی اہل بیت النبی و علی اہل بیت النبی

حاصل ترجمہ۔ مؤرخ حبیب السیر تاریخ کشف الغمہ کے حوالہ سے لکھتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی یعنی
اے رسول! پہونچا دو اس امر حکم، کو جو تم پر تمہارے خدا کی طرف سے نازل ہوا یعنی رجاہ علی علیہ السلام کے خلاف
اور امامت کے نفس میں، پس اگر ایسا نہ کیا پس نہ پہونچا یا تم نے ہماری رسالت کو اور خدا تم کو لوگوں کے شر سے بچا دیا۔
پس حضرت رمال نے الصلوٰۃ جامعہ سے بروایت لفظ صحیح علی خیر العمل سے موافق اشارہ حضرت رسول
صلعم کے ندادی اصحاب جمع ہوئے اس کے بعد رسول مقبول بالا سے منبر تشریف فرما ہوئے اور علی مرتضیٰ موافق
فرمان کے حضرت صلعم کے داہنے جانب کھڑے ہو گئے اسوقت رسول خدا صلعم حمد و ثنائے الہی کے بعد اپنے رحلت خیر
لوگوں کو آگاہ فرمایا اور ارشاد کیا کہ میں تم میں دو اعظم چھوڑا ہوں جو ایک دوسرے سے بزرگ تر ہے اگر دونوں چیزوں کو
چھڑا دے تو گمراہ نہ ہو گے۔ وہ دونوں نفیس چیزیں قرآن اور المہبت ہمارے ہیں اور وہ دونوں ایک سر کے
میرے پاس حوض کوثر پر وارد ہونے تک جمدانہ ہوں گے۔

پھر یہ آیا کہ دایچا الناس کیا میں کل مومنین کے لئے اُن کے نفوس سے اولی نہیں ہوں، ہر جانب
آواز آئی کہ سچ فرمایا آپ نے انحضرت نے فرمایا جس کے نفوس سے میں اولی ہوں علی اولی ہے اور ان کے نفوس کے
اسوقت جناب علی علیہ السلام کا ہاتھ پکڑ کر کہا کہ جبکہ میں مولا ہوں پس یہ علی بھی اور کا مولا ہے خدا یا دست رکھ اسکو
جو علی کو دست رکھے اور دشمن رکھ اسکو جو علی کو دشمن رکھے اور مخدول فرما اسکو جو علی کو مخدول گردانے اور نصرت
کر اسکی جو علی کی نصرت کرے اور پھر بے حق کو علی کی جانب جہد ہر علی پھر جائے۔

پھر علی علیہ السلام موافق فرمانے رسول مقبول صلعم کے خیمہ میں بیٹھے اور گروہ خلایق کا حضور ولایت
آب میں بھونچ کر مراسم تہنیت بجالایا منجملہ اصحاب کے امیر المومنین عمر بن خطاب نے جناب لایت آپ کے کہا کہ مبارک ہو
اے فرزند ابوطالب تم نے اس حال میں صبح کی کہ میرے اور تمام مومنین اور مومنات کے مولا ہوئے، بعد اس کے
امہات مومنین موافق اشارہ سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خیمہ جناب امیر المومنین علی علیہ السلام میں
جا کر مراسم تہنیت بجالائیں علماء انامیس کے روایت کے آیہ الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت لکم دینکم

سے ترجمہ (تاریخ حبیب السیر) حبیب السیر فی اخبار ازار البشر) فادوی لغیاث الدین بن حمام الدین المدعو بخیر و مدیر وہ قاری بخیر
مختصر من تاریخ الدہ المسمی ہر صفة الصفیاء و و حوثک مجلدات کہا من الکتاب المتفقہ المصنوعۃ الخ المتوفی
رکشف الظنون

اور رسول مقبول نے ارشاد فرمایا کہ کبیر کرتا ہوں اکمال دین اور اتنا مہمت پر اور اس میں سب کو خداوند عالم میری رسالت اور علی ابن ابی طالب کی ولایت سے راضی ہوا

پوشیدہ ترجمہ ہے کہ خطبہ بن من کفٹ مولانا فیضانِ اعلیٰ مولانا کے بعد اصحاب کیا را اور ازواج رسول فقہار کا حضرت علی علیہ السلام کو مولانا کے مومنین ہونے کی مبارک باد دینا اور قریب مدبرم کو یوم عید و دو تہنیت گردانا واضح طور پر حضرت علی علیہ السلام کی ولایت کا جو عظیم المرتبت مقصود ظاہر کرتا ہے وہ ارباب بصیرت کے لئے ہرگز محتاج شرح نہیں ہے علی الخصوص حضرت ابو بکر اور حضرت عمر کا کہ تہنیت اور ازواج میں حضرت عائشہ اور حفصہ دختران حضرت ابو بکر و عمر کا انحضرت مسلم کے اشارہ سے خیر السیر المؤمنین میں جا کر تعمیل حکم رسول مقبول سے تہنیت ادا کرنا اس بات کو واضح کرتا ہے کہ یہ جناب علی علیہ السلام کے ولایت اور خلافت کے باب میں عہد لیا گیا ہے

فی تاریخ حبیب السیر - ج ۱ ص ۱۰۰ مطبوعہ مجلس مطبوعہ

دکشف الغمہ مطبوعہ است کہ محمد بن اسحاق رافضیہ کہتے کہ واقعہ ابی بکر حضرت خیر البر علیہ السلام والقیہ
روادہ ہم ریح الاول صحت وقوع پذیرفت۔ روایت اشہر اکثر انکو روادہ ہم بدو۔

تاریخ کشف الغمہ میں ہے کہ محمد بن اسحاق و صاحب سیرت کا اعتقاد ہے کہ واقعہ وفات رسول خدا بارہ ریح الاول کو واقع ہوئی۔ زیادہ تر مشہور یہی بارہ ریح الاول کی ہے۔

ایضاً مک و کتاب رد و فتۃ الاحباب صحت تحریر پذیرفت کہ وفات فاطمہ و شب شنبہ یوم ۱۰ رمضان وقوع یافت پس از فوت بغیر شش ماہ۔

کتاب رد و فتۃ الاحباب رجال الدین میث میں نقل کر کے قبول کیا ہے کہ وفات جناب فاطمہ علیہا السلام میری شب ۱۰ رمضان میں ہوئی وفات رسول خدا کے چھ مہینے پر واقع ہوئی۔

بیگ بن اسحاق نے بارہ ریح الاول وفات انبی جوہ صفر کا جو وہاں رد ہے اختیار کیا ہے۔ اسی کو سترہ ریح و فتۃ الصفا پر سیرت بالکل اسی بیچ سے لکھا ہے کیونکہ حاشیہ صحت کتاب ہذا

فی عدة القاری شرح صحیح بخاری للعلامة ابن حنبل جلد ۱ ص ۱۰۰ مطبوعہ مطبعہ باب بیت النبی امامہ بن زید فی مرضہ الذی توفی فیہ

قال ابن اسحاق لما کان یوم الاربعاء ثلثین یوماً من صفر بدی برسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فجاءہم وضع فلما اجمع یوم الخمیس فقد کما صمد لواء صیدہ الیہ۔ ابن اسحاق نے کہا ہے کہ ۲۸ صفر چار شنبہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چل در در دوسرے آغاز ہوا ۱۱ صفر (پنجشنبہ) کو حضرت نے اسامہ کے لئے اپنے دست مبارک کو لا جنگ دست فرمایا۔ ابی قحیل آگے بڑھ کر ابن اسحاق میں لکھی اسی ۱۱ صفر (پنجشنبہ) کے راجح ہے ۱۰ رجب یوم غدیر کو (پنجشنبہ) اور ۹ رجب کو (شنبہ) ۲۵ (ذی قعدہ) کو (شنبہ) یا (شنبہ) ۱۱ ریح الاول اور تیسری ماہ رمضان میں واقع ہوتا ہے۔ (دیکھو نقشہ دوم)

لیکن تمام ارباب سیرت نے غلط طبع سے ریح الاول و دو شنبہ کی جگہ بارہ ریح الاول و دو شنبہ لکھا ہے اور دوسری حدیث کے نزدیک جو مدت خلافت حضرت ابو بکر و دو سال تین مہینے دس دن تو لکھی ہے وہ اسی ۱۱ ریح الاول سلمہ کے شام یعنی بارہمیں شنبہ (شنبہ) سے ۲۲ جمادی الآخرہ سلمہ تک س داہن شہیک ہوتی ہیں۔

اور نواب محمد علی خان والی ٹوکان نے قرۃ العیون شرح سرمد الخیر ان در شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے حصہ ششم ص ۱۰۰ میں انھیں آریجنون کے حساب سے لکھا ہے ۱۱ اسی گیا دہرین سال صفر ۱۰۴۰ تاریخ دو شنبہ کے روز حضرت نے فرمایا کہ دوسری سالان لشکر کے واسطے لڑائی دوم کی کریں ۱۱ صفر دن ۱۰ صفر (شنبہ) اسامہ بن زید کو بلا کر فرمایا کہ تم کو میں اس لشکر کا امیر کرتا ہوں۔
اور حضرت اسی ہجری کی ۲۰ صفر تاریخ کو مجاہد ہوئے اور عارضہ تپ اور وہ دوسرے کا تھا اور دوسرے دن ۱۰ صفر بارہمیں جمادی کے آگے اپنے (بائی آئندہ)

چنانچہ زرقانی کے الموصوف جلد ہفتم میں ہر

وروی الدار قطنی عن سعد بن ابی وقاص قال لسمعت ابا بکر
وعمر ذلك قال اصبحت يا ابن ابی طالب مولی کل مؤمن ومؤمنة
فافظ دار قطنی نے سعد بن ابی وقاص سے روایت کی ہے جبکہ حضرت ابو بکر
اور حضرت عمرؓ نے حضرت کا ارشاد (من كنت مولاه فعلي مولاه) سنا تو کہا کہ اے
فرزند ابی طالب تم نے اس حال میں شام کی کہ تمام مومنین مرد و عورت تمام مومنات
عورت کے مولا ہو گئے۔

نیز کتاب ارجح المطالب بولوی عبید اللہ سہیل امت سری مین مودة القربی سید علی ہمدانی کے حوالہ سند سے یہ
حدیث مرقوم ہے

عن عمر بن الخطاب قال نضب رسول	جناب عمر بن خطابؓ کے روایت ہے کہ سرِ رسول
الله علما فقال من كنت مولاه فعلي مولاه	معلم نے علی علیہ السلام کو کھڑا کر کے
الاصح قال من واه وعاد من عاداه	ارشاد کیا کہ جبکہ میں مولا ہوں پس اس کا
واخذل من خذله واضر من	علی مولا ہے اے میرے پروردگار و دست
نضوه اللهم انت شهيد عليهم قال	رکھ لئے جو اے دست رکھے اور دشمن رکھ
عمر و كان في جنبي شاب حسن	لئے جو اے دشمن رکھے اور چھوڑ دے اے
الوجه طيب الریح فقال لي يا عمر لقد	جو اے جوڑ دے اور نصرت دے اے
عقد رسول الله صلواته عقد الايمل	جو اے نصرت دے اے میرے پروردگار
الا منافق فاحذر ان تخله قال عمر	ترسیر ان پر گواہ ہے عمر رضی اللہ عنہ کہتے
قلنا يا رسول الله انك حيث قلت	ہیں میرے پہلو میں ایک زوجان خوبصورت

بقیہ حاضریہ صفحہ گذشتہ۔ دست مبارک سے ایک لوار میں نشان اسامہ کے واسطے بنایا اور بڑے بڑے سرداروں مہاجرین و انصار کو مثل صدیق
اور فاطمہؓ بن علیؓ اور عقیلہؓ بن ابی وقاص اور ابو عبیدہؓ بن الجراح اور سیدہ بن زید اور قتادہؓ بن نفعان اور طلحہؓ بن سلم
بن حشیش رضی اللہ عنہم کو حکم کیا کہ اس لشکر میں ہمراہ اسامہ کے چاروں یہ بات بعضوں پر شاق و دشوار ہوئی۔ اور ان کے دل سے طعن کے کھنکھانے لگے کہ
اس غلام کو حضرت نے مہاجرین اولین اور انصار حضرت شہداء پر امیر کیا ہے رفتہ رفتہ یہ بات حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گوش گزشتہ اور ہوئی آپ
کال غضب میں گئے تو شکریہ معاملہ ارشاد حضرت کا دسویں تاریخ آہ و بچہ الادل کو ہوا کہ

فوق۔ یہ دسویں تاریخ الادل نہیں تھی بلکہ وہ تاریخ الادل یوم شعبہ تھا جو ۱۰ صفر شعبہ ۱۰ کا دسواں دن تھا جبکہ حضرت نے صحابہ کے کلمات طعن کے عت
فرار کر کال غضب میں آئے تو یہ جلد ہی فرمایا ہے جو دا جیش سامت من الله من تخلف عنها

فی علی کان فی جنہی شاب
 حسن الوجه طیب الریح قال
 کذا و کذا قال نعم
 یا عمر انہ لیس من ولد آدم
 لکنہ حیرثیل اراد یوگد
 علیہم ما قلنا فی علی -
 کہ چہرہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ جبکہ حضور نے
 علی علیہ السلام کے حق میں ارشاد کیا تھا میرے پہلو میں ایک نوجوان خوبصورت
 سونہری بورالا موجود تھا۔ اُس نے مجھ سے ایسے اللہ ایسے کہا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
 فرمایا اے عمر وہ شخص آدم کے اولاد میں سے نہیں تھا۔ وہ جب حیرثیل علیہ السلام تھے
 اور یہ کہنے کی تائید کرنے کیلئے آئے تھے جو کہ چہرہ میں نے تم سے علی کے بارہ
 میں کہا تھا۔

(صحیح اربعہ الطالب اچھا پڑھ)

حدیث مذکورہ سے صاف صاف خود حضرت عمر کا بیان واضح کرتا ہے کہ واقعہ غدیر خباب امیر المومنین علیہ السلام کے
 دلائل کے مقدمہ میں عہد و قرار کا تھا جیسے جناب مہدی علیہ السلام کے آخر عمر میں اسی ۱۸ ذیحجہ کو جناب شیخ علیہ السلام
 کے وصایت خلافت کے عہد و قرار میں تھا جس کے ثبوت میں شاہ عبدالقادر محدث دہلوی بتفسیر آیہ احذ الله
 میثاق بنی اسرائیل وبعثنا منہم اثنتی عشر نقیباً میں تفسیری حاشیہ تفسیر موضع القرآن ۱۴۳۳ھ میں لکھتے
 ہیں :-

یہ بیان فرمایا بنی اسرائیل سے عہد لینے کا حضرت موسیٰ کے آخر عمر میں یہ قرار لے رہے ہیں۔
 یہ سورت مائدہ حضرت کے آخر عمر میں نازل ہوئی شاید ہم کو نیا اس واسطے ہم کو بھی تفسیر ہے ایک عہد اُس امت سے تھا کہ جو رسول
 بعد پیدا ہونے انکی مدد کردہ اسکی بدل ہم سے یہ ہے کہ خلفا کی اطاعت کر دو۔ یہ مذکور بارہ سرداروں کا بیان فرمایا
 اسی اشارہ کو حضرت نے بتایا ہے کہ میری امت میں بارہ خلیفہ ہوں گے قوم قریش سے اور فرمایا جو خرابی ہوئی پہلے

علیہ تفسیر فتح البیان ذاب صدیق حسن خان ج ۳ ص ۲۷ مطبوعہ مطبعہ دار الفکر بیروت ۱۴۰۰ھ مدینہ منورہ میں جو کہ عمر رسول اللہ میں
 نازل ہونے کی تائید و تصدیق کرتی ہیں عن محمد بن حبيب القرظی قال انما نزلت فی مجتہد الدواع ونبایین مکہ والمدینۃ - محمد بن کعب
 قرظی نے روایت کی ہے کہ سجدہ مائدہ حجة الوداع میں وہ میان مکہ مدینہ وہ انکیجوریم غدیر خم کے نازل ہوا۔

ما شریع ابو عبیدہ عن ضمیر بن عقیب عقیب بن قیس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم المائدۃ من امر القرآن نزلت
 ابو عبیدہ نے ضمیر بن عقیب بن عقیب بن قیس سے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قرآن کا آئینہ ہے
 مکہ میں بتفسیر آیت کمال دین یہ روایت مرقوم ہے - قال ابن عباس نمکث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بعد نزول هذه الاية
 (الکتاب)

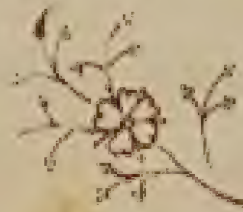
حضرت نے فرمایا جسکو جو بات یاد ہی اُس نے اُسکی روایت کر دی۔

چنانچہ تاریخ وفيات الاعيان قاضی ابن قسطلکان حصہ ثانی مطبوعہ مصر صفحہ ۴۰۲ میں مذکور
مستفہیہ باللہ یہ مرقوم ہے۔

كانت ولادته المستفہیہ صبیحة
يوم الثلاثاء ثلاث عشرة
بقیت من جمادی الآخرة سنة
عشرين واربعمائة و توفی ليلة
الخمیس کا ثنتی عشرة ليلة بقیت
من ذی الحجة سنة سبع وثمانین
واربعمائة و حمله الله تعالى
(قلت) وهذه الليلة هي ليلة
عيد الغدير اعنی ليلة الثامن عشر
من ذی الحجة وهو غدیر خضراء بنم الحاء
وتشديد الميم و رأيت جماعة
كثيرة يألون عن هذه الليلة تنق
كانت من ذی الحجة وهذا المكان
بين مكة والمدینة وفيه قدیر ماء
يقال له انه غیضة هناك ولما
رجع النبی صلعم من مكة شرفها
الله تعالى عام حجة الوداع و وصل
الی هذا المكان و انشی علی
بن ابی طالب رضی الله عنه قال
علی منی كهرون من موسى
اللهم وال من واکاه و عاد من
عاده و انصر من نصره و اخذ
من خذله قال الحارثي هو الحسين
مكة والمدینة عنده الحجة غدیر

مستفہیہ کی ولادت شب بنبی کی صبح جبکہ
ماہ جمادی الآخرة ۴۰۲ء کی تیرہ رات میں
باقی تین اور وفات باقی شب بنبی میں
جبکہ بارہ رات میں باقی تین ماہ ذی الحجہ ۴۰۲ء
کی رحمت کرے اللہ تعالیٰ قاضی ابن
قسطلکان کہتے ہیں کہ یہ شب بخیر ہے
شب عید غدیر یعنی شب ۱۸ ذی الحجہ یعنی اور یہ
غدیر خم جس کے حرف فاکو ضمہ اور حرف سین کو
تشدید ہے دیکھائیں نے صبح کثیر کر
سوال کرتے اس شب ۱۸ ذی الحجہ سے جبکہ
وہ شب غدیر ۱۸ ذی الحجہ میں واقع ہو اور
غدیر خم ایک جگہ ہے درمیان مکہ اور مدینہ کے
اُنہیں تالاب پانی کا ہے کہا جاتا ہے اس کیلئے
کہ وہ اس جگہ ایک جھاڑی ہے جبکہ پس
ہوئے رسول کہ شریعت رحمة الوداع
میں اور ہونچے اس مقام غدیر خم پر
تو حضرت علی علیہ السلام کو اپنے اخوت
کا شرف عطا کر کے ارشاد فرمایا
کہ علی میرے لئے اُسی منزلت پر ہیں
جس منزلت پر موسیٰ کیلئے ہارون تھے
اُسی درست کہ اسکو جو علی کو درست رکھے
اور دشمن رکھ اس سے جو علی سے دشمنی
رکھے اور عدوت فرمائی اسکی جو علی کی نصرت
کرے اور جوڑ دے اُس کو

عندہ خطب النبی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم۔
جو چھڑنے علی کو
کہا ہے حافظ عائشہ نے کہ یہ غدیر میں
ہے وہاں کہ اور مدینہ کے علاقہ جحفہ میں
جس کے نزدیک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
خطبہ دیا تھا۔



اس حدیث منزلت کو یوم غدیر میں فرمانے کی تصدیق اس قول جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا سے ہوتی ہے جو
۱۸۔ یحییٰ غدیر غم کے روز اپنے پدر جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ موجود تھیں۔
چنانچہ ارجح الطالب مولوی عبید اللہ سبیل رتسری شمس الدین صاحب اسنی الطالب حصین
کے سندے لکھتے ہیں۔

عن امر کلثوم بنت فاطمة ان
فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قالت
انہ یتم قول رسول اللہ یوم غدیر
ختم من کفتم مولاہ فعلی
مولاہ وقولہ انت منی بمنزلہ
ہارون من موسیٰ۔

اسنی الطالب شمس الدین جزری میں
برایت ام کلثوم بنت فاطمہ مروی ہے
کہ حضرت فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
ارشاد کیا کہ کیا تم لوگ رسول اللہ کا وہ
قول بہول گئے جو آنحضرت کے روز غدیر غم
علی کے باب میں فرمایا تھا کہ من کفتم

مولاہ فعلی مولاہ بمنزلہ ہارون من موسیٰ۔

ایضاً

اور کتاب المواقف والاعتبار بذکر الخطط والآثار میں ہے
قال ابن زولاق دفی یوم ثمانیۃ
عشر من ذی الحجۃ سنۃ اثنین ستین
وثلثمائۃ وهو یوم الغدیر یجمع
خلق من اهل مصر والمغرب
ومن تبعہم لادعائہ یوم عید
لان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
عبداللہ امیر المؤمنین علی بن
ابی طالب بنیہ واختلفہ فاجتمع
ذلک من تعلمہ وکان

ابن زولاق کہتے ہیں کہ روز ثمانیۃ
اثنین ستین وثلثمائۃ کو جو یوم عید اہل مصر اور
مغرب اور ان کے تبعین دعا کیلئے
جمع ہوئے تھے اس لئے کہ اس روز رسول اللہ
امیر المؤمنین کو اپنا خلیفہ و جانشین بنایا
تھا اور عید خلافت ان سے نطق کیا تھا
پس سفر اہل مصر کے اس فضلے
اور اس روز دعا کرنے اور عید منانے
سے نہایت شہب ہوا اور یہ اہل

هذا اول ما عمل بمصر - مصر کا پہلا عمل تھا -

مرئوی عبید اللہ بن ابی اسیر نے اپنے اربع المطالب جلد - ثانی باب چارم میں سب سے تفسیر آیہ کریمہ
یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک - حافظ ابو عبد اللہ محمد بن یوسف ابوبکر نقاشی کے کفایت
المطالب کے حوالہ سے لکھتے ہیں -

مکذا ذکرہ شیخ محمد بن علی بن ابی اسیر
نوری فقال ابوبکر النقاش
انہ انزلت فی بیان الولاية لعلی
ایسے ہی شیخ محمد بن ابی اسیر نے ذکر
کیا ہے اور ابوبکر نقاشی لکھتے ہیں کہ
یہ آیت حضرت علی کی ولایت میں نازل
ہوئی - اربع المطالب ابی اسیر نے آیت نبویہ باب چارم

حسان بن ثابت کا قصیدہ غدی

جناب امیر المومنین علی ابن ابیطالب علیہ السلام کی اس تفسیر ولایت (دوسری) کے موقع
پر دوبار رسالت کے ملک اشعر حضرت حسان بن ثابت نے ذیل کا قصیدہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اجازت سے
اشعار کریمین جلسہ غدیر میں پڑھا -

حکما حفظ ابوبکر ابن مردویہ نے مناقب میں حافظ ابونعیم نے ما تزل من القرآن فی علی میں
خطب غازیہ نے مناقب میں - سبط ابن جوزی نے تذکرہ خواص لائے میں امام سیوطی نے اپنی کتاب اذہار فیہ
عقدہ اشعر اسن الاشعار میں تحریر فرمایا ہے -

بناد یهم یوم عند یر فیہم ۱۱ بخم فاصم بالرسول منادیا
نذراتے تھے رسول بقول برز غدیر خم پس کقدر قابل سماعت حضرت کی ندا
وقال فمن مولاکم و دلیکم ۱۲ فقالوا ولعبد و اهلک التعلیم
دراخی ایکے آنحضرت نے لوگوں سے ہتھیار فرمایا کہ تمہارا ولی اور مولا کون ہے
الہک مولا ناد امت دلینا ۱۳ و مالک منافی الولاية ماصیا

سے ترجمہ ابوبکر نقاشی اور اس کا حافظہ حدیث ہونا - نوری قال - ج - ۳ - مطبوعہ مصر میں نوری نقاشی حافظ ابوبکر محمد بن الحسن
محمد بن زیاد الموصل ثم البغدادی المقرئ المفسر لاهل اعلام صاحب التصانیف
مرئوی عبد اللہ بن ابی اسیر نے لکھے ہیں کہ یوسف بن زبیل سبط الحنفی ابن ابی اسیر نے
ذکر سنتہ ۸۱ ہ بعد از تفتتہا و برع و جمع من بدہ ابن ابی اسیر نے ذکر کیا ہے نصاریٰ و کائنات
تبعوا و اعلیٰ بعد از تاریخ ابن ابی اسیر نے ذکر کیا ہے کہ یوسف بن زبیل سبط الحنفی ابن ابی اسیر نے ذکر کیا ہے
الاصول ذکر مناقب لائے -
سے گفت بظن میں ہے کہ ان کا رخسار عقدہ الشہداء من انما قالہ لعلی لعلی لعلی -

جنانچہ سب نے اجناد اوقف نہ تھے، عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ کا بیورو ہمارا رسول
اور آپ ہمارے ولی ہیں اور ہم میں سے کوئی شخص باب ولایت آپ کا نامزد نہ
ہو سکتا ہے۔

فقال له فتم يا علي فاشق ۴۱، فضيلا من بعدى ما ما دها ديا
پس آنحضرت نے فرمایا کہ اے علی! تم کہ میں نے پسند کیا تم کو اپنے بعد امام اور ہادی
میں کنت مولاہ فہذا دلیہ (۵) فکونوا انصارا صدق موالیا
پھر فرمایا کہ جب کا میں مولا ہوں علی اور مکاروں سے لہذا تم سب کو لازم ہے کہ علی کے
پچھے مددگار اور فرمان بردار رہو۔

فقال رسول اللہ صلعم یا احسان لا تزال مؤتیدا بروح القدس (یعنی) رسول مقبول نے ان اشخاص
کو سن کر فرمایا کہ اے احسان ہمیشہ روح القدس تیرا توید ہے۔

حسان بن ثابت کے تیسرے شعر کے لفظ ولایت کے تائید میں یہ دہرست

ابوسعید خدری کی تفسیر درمنثور سیوطی جلد ثانی صفحہ ۲۵۹ سے نقل کی جاتی ہے

واخرج ابن مردويه وابن عساكر ابوسعید خدری سے روئے ہے کہ جب
عن ابی سعید الخدری قال لما رسول خدا نے جناب علی کو غدیر خم کے
نصب رسول صلی اللہ علیہ وسلم روز نصب کیا اور علی ابن ابیطالب کے
علیاً یوم غدیر خم فنادی بالولایۃ ولایت کی ندا کی تو جبریل آیہ مبارکہ
ھبط جبریل علیہ ھذہ الایۃ الیوم اکملت لکم دینکم
والیوم اکملت لکم دینکم۔ وامتت علیکم نعمتی ورضیت لکم
الاسلام دیناً لیکر نازل ہوئے۔

۱۔ عقد الغریہ شہاب الدین احمد ابن عبد ربہ اندلسی مطبوعہ مصر ۱۲۹۲ھ جلد ۲ ص ۴۷ میں ہے
اجتہاج امون الرشیدین ہے۔ ہامون الرشید نے کہا اے اسحاق
قال العامون یا اسحاق هل تروی کیا تم حدیث ولایت بھی روایت کرتے
حدیث الولایۃ قلت نعم یا ہوا اسحاق نے کہا ہاں یا امیر المؤمنین۔
امیر المؤمنین۔

۲۔ الفداء لے اپنی تاریخ میں واقعہ ۳۳ھ میں لکھا ہے۔ دینا ابو عمر احمد بن عبد ربہ بن حبیب القرطبی مولیٰ مشام بن عبد الرحمن الدخلی ل
الاندلس الاموی وکان من العلماء المکثرین من المحفوظات کتاب الفہرہ وروعن السکتب المنفیہ ومولدہ فی سنۃ ۳۳ھ واربعمائین

قال اروه ففعلت قال يا اسحاق
ارایت هذا الحديث فقال رسول
الله صلعم من كنت مولاه فعلى
مولاه اللهم دال من داله
وعاد من عاداه۔

امون الرشید۔ اجماعاً بیان کرد
اسحاق کہتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث
موصوف پڑھی۔

قال يا اسحاق ارایت هذا الحديث
هل اوجب على بن بكر وعمر ما لم
يوجب لهما عليه

ترجمہ امون نے کہا کہ اسحاق تمہارے
نزدیک یہ حدیث اس بات پر دلالت
ہمیں کرتی کہ حضرت ابو بکر اور عمر پر
جو حق علی کو حاصل ہے وہ ابو بکر اور عمر
کو علی پر نہیں ہے۔

اسحاق ان الحديث انما كان
بسبب يد بن حارثة لشي جرى
بينه وبين علي وانكره اولاء
علي فقال رسول الله من كنت
مولاه فعلى مولاه الحديث۔

اسحاق کہتے ہیں کہ اس حدیث کا باعث
تو وہ امر ہے جو زید بن حارثہ اور علی کے
درمیان واقع ہوا اور زید نے دلائر علی
سے انکار کیا زید کے انکار پر رسول
اللہ نے فرمایا میں کنت مولاه فعلی
مولاه الحدیث۔

قال المأمون في ثي موضع قال
هذا ليس بعد منصوره من
حجة الوداع
قلت اجل

امون نے کہا کہ رسول اللہ نے یہ
حدیث کہاں فرمائی کیا واقعہ حجۃ الوداع
سے مراجعت کے وقت کا نہیں ہے۔
اسحاق نے کہا ہاں۔

قال رمأمون فان قتل زید بن
حارثة قبل العذیر کیف رضیت
لنفسك بهذا۔

امون نے کہا زید تو حجۃ الوداع سے
پہلے شہید ہو چکے تھے اسحق تم نے یہ
نویات کس طرح پسند کئے۔ الخ۔



اب ہم پھر اپنے سلسلہ بیان پر آگئے

قال

ان روایتوں میں ایک فقرہ اکثر مشترک ہے من كنت مولاه فعلى مولاه اللهم
وال من ولاءه وعاد من عاداه۔
امادیت میں خاص صریح تصریح نہیں کہ ان الفاظ کے کہنے کی کیا ضرورت پیش آئی

اقول

پیشی صاحب کا بعد یہ سوال نہیں ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حیات میں خود تصریح سے
ایسا ہی سوال کیا گیا ہے یہ وہی دلائل ہیں جسکو حضرت خدا کے حکم سے آیہ تبلیغ کے نازل ہونے کے بعد فرمایا جس کے
بغیر تکمیل دین کا اظہار موقوف تھا اسی کے بعد خدا نے دین کو کامل کر کے اتمام نعمت رسالت و ولایت فرمادیا
یہ وہی دلائل ہیں جسکا سوال موقوف حشر میں اُس کے ہوگا۔

جیسا کہ صواعق محرقة ابن حجر مکی آیہ رابعہ وقفوا عنہم مسئلون اور بیابح المودة شیخ سلیمان
تندوزی حنفی کے کتاب میں ہے

اخرج الديلمي عن ابي سعيد الخدري ان النبي صلى الله عليه وآله وسلم قال وقفوا عنہم مسئلون عن ولاية
على واهل بيته۔

ايضا

صالح بیابح المودة میں ہے۔ ابو نعیم اخرج بسند عن الشعبي عن سعيد بن جبیر عن ابن عباس عن
النبي صلى الله عليه وآله وسلم قال عن ولاية على بن ابي طالب۔

اور جسکو محمد اسماعیل شہید دہلوی نے کتاب منصب است مطبوعہ فاروقی دہلی کے ص ۱۱۱ میں لکھتے ہیں

قال النبي صلى الله عليه وآله وسلم تعلمون

افلا دلی بالمومنین من انفسهم

قالوا بلى فقال اللهم من كنت

مولا فعلى مولا قال الله تعالى

ويومئذ نعوذك اناسا بامانهم

وقفوا عنهم مسئلون قال النبي

هم سب کو ان کے الامون کے ساتھ

صامعہ انہم رسولون من
ولایۃ علی۔

اور کہہ کر وہ ان کو ان سے دریافت
ہو گا۔ فرمایا رسول اللہ نے حضرت علی
کی ولایت کے بابت دریافت ہو گا۔

یہ وہی ولایتِ امامت ہے جو خلفاء کے خلافت کے معنوں میں محدثین نے بیان کیا ہے۔ چنانچہ
ابن اسحاق اور ابن واضح کاتب عباسی صاحب تاریخ یعقوبی اور صاحب ساریت ابن قتیبہ درام ابن جریر طبری
اور صاحب تاریخ روضۃ المناظر اور صاحب سیرت انسان یعقوبی وغیرہ نے اپنے اپنے تصنیفات میں ذکر
کیا ہے۔

ساریت ابن قتیبہ مدظلہ منہم حضرت ابو بکر میں ہی
قال ابن اسحاق فکان کت خلافت
سنتین وثلاثۃ اشھر و تسع لیل
اور صفت خلافت حضرت عمر بن خطاب میں ہے۔

قال ابن اسحاق کانت لایۃ
عشر سنین وستۃ اشھر و خمس
لیال۔

(جس کو ثعلبی صاحب نے الفاروق میں دس برس چھ مہینہ چار دن لکھا ہے)
اور تاریخ ابن واضح کاتب عباسی المعروف بیهقوبی میں مدت خلافت حضرت ابو بکر یہ ہے
دکانت ولایۃ سنتین و
اربعة اشھر۔

اور تاریخ الرسل والملوک طبری جلد اول ص ۱۲۱ طبعہ لیدن۔ مدت خلافت حضرت ابو بکر میں ہی
کانت ولایۃ ابی بکر سنتین و
ثلاثۃ اشھر و عشرین یوماً و لیل
عشرۃ ایتام۔

اور تاریخ روضۃ المناظر ابن شمرہ میں معاویہ اور بنی امیہ کے خلافت میں ہے۔
(و استقل معاویۃ بالخلافۃ و
ولی بعده من بنی امیۃ ثلاثۃ عشر
نفرًا مدۃ ولایۃ الجمعۃ الف
شہرا۔)

(جس ترجمہ) مستقل نبلافت ہوا معاویہ اور
حاکم مجھے بعد اس کے بنی امیہ میں ۱۳
اشخاص مدت ولایت یعنی خلافت کل
ہزار مہینہ رہی۔

اور شیخ علیہ جلد ۳ ص ۲۰۰ میں ہے۔
 دعات ام سلمہ فی دلائیۃ یزید
 کی وفات، ولایت و حکومت یزید بن
 معاویہ میں واقع ہوئی۔

پس حدیث غدیر (ولایت) مذکور کئی ناقتین صحابہ نے رسول اللہ کے غار و دروہہ کھا جس کو ہم سراج المشرع شرح
 جاسع الصغیر شیخ علی بن شیخ احمد الشہیر الزیری کے حاشیہ شیخ محمد بن سالم حنفی شامی مطبوعہ مصر ۱۳۰۵ھ جلد ۲
 ص ۲۳۵ سے حدیث من کنت مولاه فلی مولاه کے شرح سے لکھتے ہیں۔

ولما سمع ذلك بعض الصحابة قال
 اما یکنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم ان ناتی بالشہادۃ افتام
 الصلوة وایئلا الرکوة حتی یرفع علینا
 ابن ابی طالب فحل هذا من عندک
 ام عند اللہ فقال صلی اللہ علیہ وسلم
 والله الذی لا اله الا هو انه من
 عند اللہ فهو دلیل عظم فضل علی
 سوا کوئی مبرور نہیں یہ امر خدا کے جانب سے ہے (علامہ حنفی فرماتے ہیں) یہ امر حضرت علی کی
 عظیم الشان فضیلت پر دال ہے۔

اور ایسے ہی علامہ زرقانی شرح مواہب لدنیہ کے جلد ہفتم ص ۱۰۰ میں لکھتے ہیں
 وفي تفسير الثعلبي عن ابن عيينة ان
 النبي صالما لما قال ذلك من كنت
 حوالہ سے ابن عیینہ سے روایت کی ہے

عہ سیرت النبی ص ۱۰۰۔ اول میں ہے شیخ ابن شہر آشوب سند اول ہے

عہ سیرت النبی ص ۱۰۰۔ اول میں ہے شیخ ابن شہر آشوب سند اول ہے
 عہ سیرت النبی ص ۱۰۰۔ اول میں ہے شیخ ابن شہر آشوب سند اول ہے
 عہ سیرت النبی ص ۱۰۰۔ اول میں ہے شیخ ابن شہر آشوب سند اول ہے

عہ سیرت النبی ص ۱۰۰۔ اول میں ہے شیخ ابن شہر آشوب سند اول ہے
 عہ سیرت النبی ص ۱۰۰۔ اول میں ہے شیخ ابن شہر آشوب سند اول ہے

عہ سیرت النبی ص ۱۰۰۔ اول میں ہے شیخ ابن شہر آشوب سند اول ہے
 عہ سیرت النبی ص ۱۰۰۔ اول میں ہے شیخ ابن شہر آشوب سند اول ہے

مولاہ فعلی مولاہ طارق الا فاق
 فبالم الحارث ابن النعمان فانی
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا محمد
 امرت ان الله بالشهادتين فطبا
 وبالصلوة وبالزكاة والسيام
 والحج فقبلت انتم لم ترضي حتى فت
 بضبعي بن عمارك تفصل علينا
 فهذا شئ منك ام من الله فقال
 والذی لا اله الا هو ان الله
 فونی وهو يقول اللهم ان كان
 ما يقول محمد حقا فامطر علينا
 حجارة من السماء واثبتنا بعدك
 اليم فمادصل الى راحلة حتى راه
 الله عجز فمقط على هامته فخرج
 من دبره فقتله -

عادت یہ کہتا ہوا واپس ہوا کہ خداوند بوجہ محمد نے کہا حق ہے۔ تو پھر پر آسمان سے پتھر برسایا ہم پر کوئی دیکھ
 عذاب نازل نہیں وہ اپنی سواری تک نہیں پہنچا کہ خداوند تعالیٰ نے آسمان سے ایک پتھر گرایا جو اس کے سر پر
 بے نکل گیا اور وہ دھل جہنم ہوا۔



واقعہ حدیث غدیر جو حدیث ولایت کے نام سے ہے اور جو آیہ یا ایہا الرسول بلغ ما انزل
 الیک کے نازل ہونے پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔
 اور جس تبلیغ رسالت کے تکمیل پر آیہ اکمال دین اور وقت نازل ہوا جبکہ حضرت رسالت مآب نے
 جناب علی علیہ السلام کے ولایت کا اعلان عام فرمایا اور جو ابوسعید خدری کے روایت سے محقق ہو چکا ہے
 اور جبکہ شکر یہ رسول اللہ نے ادا فرمایا اور حسان بن ثابت کی نظم جو عین جلسہ غدیر میں ایک لاکھ بیس ہزار صحابہ کے
 عین میں پڑھی گئی اور جو عین لفظ ولایت اور امام ہادی جناب علی علیہ السلام کے لئے وارد ہیں اور جو صحابہ اور
 اہل بیت سر زمین نے رسول اللہ کے زمانے کے بموجب خیمہ جناب امیر میں جا کر تہنیت دلائی ہے۔

ان تمام مجموعی واقعات پر نظر ڈالتے ہوئے صحابہ کا حضور نبوی میں عرض کرنا کہ یہ امر حضور کی جانب سے ہوا یا خداوند عالم کے حکم سے خیر رسالت آپ علیہ السلام کا بہ تمام ارشاد فرماتا کہ یہ مولائیت وغیرہ رب العزت کے حکم سے کیا گیا۔

چنانچہ رسالت آپ علیہ السلام نے جیسا کہ مقام غدیر خم میں عام تبلیغ فرما کر تمام حاضرین سے ان الفاظ کے ساتھ اعلان فرمایا کہ حاضرین غائبین کو اس خبر کو پہنچا دیں۔
اور پھر حضرت صلعم نے خاص تبلیغ مدینہ منورہ میں فرمائی ہے یعنی حدیث غدیر کو دوہرایا ہے
حکمر رسول اللہ نے نہایت وضاحت کے ساتھ بیان فرمایا ہے۔ وہ یہ ہے

کتاب مودۃ القربی (تبدیل علی ہمدانی) کے مودۃ قاسمہ سے حکمر مولوی عبید

بسم اللہ شری نے بھی اپنے کتاب راجح المطالب باب چہارم میں نقل کیا ہے

مودۃ قاسمہ مطبوعہ علی شری (لکھی جاتی ہے) راجح المطالب باب چہارم

عن ابی الحمراء خادم رسول اللہ
صلعم قال بعد کعب بنہ لواء
من رفقاء کاحد مثاک ما سمعت
اخذای ورات عینای اقبل رسول
للہ صلعم حتی دخل علی عائشہ
فقال لھا ادعی لی سید العرب فبعثت
الی ابی بکر فدفعتہ فجاء حتی کان
کرای العین علم ان غیرہ دعی
فخرج من عندہا حتی دخل علی
حفصہ فقال لھا ادعی لی سید
العرب فبعثت الی عمر فدفعتہ حتی
اذا صا رکرای العین علم
ان غیرہ دعی فخرج من عندہا
حتی اذا دخل علی ام سلمہ کانت
من خیر من وقال ادعی لی سید

ابو حمزہ خادم رسول اللہ سے منقول ہے
اس نے اپنے زمانہ پیری میں بعض نقا
سے کہا کہ میں تم سے وہ واقعہ بیان کرتا ہوں
جسے میرے کانوں نے سنا اور انھوں نے
دیکھا (ایک دن) رسالت آپ عائشہ کے
پاس آئے اور فرمایا کہ یہ العرب کو بلو اور
انہوں نے ابو بکر کے پاس آدمی بھیجا اور
بلوایا اور وہ آئے بیان کیا کہ جس وقت وہ
سائے آئے تو حضرت نے جانا کہ حکمر بلوایا
گیا تھا یہ شخص وہ نہیں ہے پس آپ ان
کے بیان سے پس ہوئے اور حفصہ کے
پاس تشریف لائے اور ان سے کہا کہ
یہ العرب کو بلو اور انہوں نے عمر کے
پاس آدمی بھیجا اور بلوایا جس وقت وہ
سائے آئے تو حضرت نے دیکھا کہ یہ بھی وہ

سید العرب فیشت الی علی فدعته
ثم قال لی یا ابا الحمرار ورحمہ وامنہ
بعائتہ من قریش وثمانین من
العرب مستائین من الموالی واربعمائین
من اولاد الجشت فلما اجتمع الناس
قال ائتونی بصحیفۃ من ادیعہ فاتیتمہ
بہا ثم اقامہم مثل صف الصلوۃ
فقال یا معشر الناس لیس امہ اولی
بی من نفسی یا مرف وینہانی مالی
علی اللہ امر ولا نفی قالوا بی یا
رسول اللہ فقال الست اولی بکم
من انفسکم امرکم واثاکم
لیس لکم علی امر ولا نفی قالوا
بی یا رسول اللہ قال من کان
اللہ وانا مولا فہذا علی مولا یا مکرہ
ویناکم مالکم علیہ من امر ولا
نفی اللہم وال من دالہ وعا د
من عا دہ وافرہ من نصرہ واخذل
من خذلہ اللہم انت شہیدی
علیہما فی قد بلغت رخصت شمر
امر فقراؤت الصحیفۃ علینا ثلاثا
ثم قال من شاء ان یقلہ ثلاثا
فقلنا نعوذ باللہ ورسولہ ان
نستقلہ ثلاثا ثم ادرجہ الصحیفۃ
وخمہا بخواتیمہم ثم قال یا علی
خذ الصحیفۃ الیہا فہن نکث
لک فاتی بالصحیفۃ فاصکون

تہیں ہیں پس حضرت کے پاس سے بھی رہیں
ہوئے اور ام سلمہ کے پاس آئے اور یہ
حضرت کے بہترین اولاد سے تھیں
اور فرمایا کہ سید العرب کو بلو اور انہوں نے
علی کے پاس آدمی بھیجا اور بلو یا پھر حضرت نے
فرمایا کہ اے ابو الحمرار جاؤ ایک سو آدمی قریش
کے اور اسی عرب کے اور ساٹھ غلام اور
چالیس حبشیوں کو لاؤ پس جو وقت سب لوگ
جمع ہوئے تو حضرت نے فرمایا کہ چڑھے والا صحیفہ
لاؤ میں نے لاکر حاضر کیا پھر حضرت نے
ان لوگوں کو مثل صف نماز کرایا اور
فرمایا اے مکرہ مردم کیا خبر میری جان پر
مجھے بہتر و فضل نہیں ہے سب مجھے
امر کرتا ہے اور نفی کرتا ہے اور مجھے خدا
پر نبی اور امر کرنے کا کوئی حق نہیں ہے
لوگوں نے کہا ہاں یا رسول اللہ پھر حضرت نے
فرمایا کہ کیا میں تمہارے نفسوں کے بہتر و فضل
نہیں ہوں کہ میں امر کرتا ہوں تمہیں اور نفی
کرتا ہوں اللہ تمہیں مجھ پر امر و نفی کرنے کا کوئی
حق نہیں ہے لوگوں نے کہا ہاں یا رسول اللہ
پھر حضرت نے فرمایا کہ خدا، اور میں، اور مکرہ
مولی و ادلی بالتقرن، ہوں یہ علی بھی اس کے
مولی و ادلی بالتقرن، ہیں یہ امر کرینگے
تہیں اور نفی کرینگے اور تہیں ان پر نفی و
امر کرنے کا کوئی حق نہ ہوگا بار المادوست
کہ اسکو جوئے درست رکھے اور دشمن
کہ اسکو جو اس سے دشمنی رکھے اور مدد کرے

www.f

انحصار تملامذہ الایۃ
والانقصوا الایمان بعد نوکیدھا
وقد جعلتہ اللہ علیکم کفیلاً
فتکونوا کعبۃ لیسر امیل اذ اشدوا
علی انفسہم فیئدد اللہ علیہم
تمت لافین نکث فائمانیکث
علی نفسہم الایۃ

اور مکی جو اس کی مدد کرے اور چھوڑے اسے اگر
جو اس کو چھوڑے بار الہا تو گواہ ہے میرا
ان لوگوں پر کہین نے تیرے حکم کو پورا کیا دیا
انحصار تملامذہ الایۃ
حکم دیا اور وہ عہدہ پڑھ کر ہم لوگوں کو تین مرتبہ
سنا یا گیا پھر حضرت نے تین مرتبہ فرمایا جس کا
دل چاہے وہ اپنے اقرار دین کو واپس لے

پس ہم نے تین بار کہا کہ ہم ناہ مانگتے ہیں خدا اور رسول سے اس امر میں کہ ہم ایسی جان بچھڑھڑنے والی اس عیضہ کو لپیٹ دیا اور حضرت نے نہر لگائی ان سب کی ہر دن سے بھر زایا کہ اے علی لو اس عیضہ کو پس جو شخص ہاتھ لگائی کرے پس اس پر اس عیضہ کو پڑھ دینا پس میں اس کے مقابلہ میں مدعی ہوں گا۔ پھر یہ آیت تلاوت فرمائی ولا تقضوا الا ما آتتکم من قبلہ فاما ما لم یضربکم اللہ فیہ فاما ما لم یضربکم اللہ فیہ۔

اور روایت مذکورہ کو علامہ عبدالقادر ابن عسکالطبری کتاب حسن السیرۃ فی حسن السیرۃ میں بھی وارد کیا ہے

آخر اس روایت طریقیہ کا یہ ہے۔ فقال استأذنکم من فضلیکم انکم اعدتم لکم امر ولا حق قالوا بلی یا رسول اللہ فقال کان اللہ وانامولہ فہذا علی مولاہ یا مکرہ وینہاکم وصالحکم علی امر ولا حق الحدیث۔ پس یہ روایت مع امور مذکورہ ولایت و اشعہ رکھتی ہے خلافت اور ولایت علیؑ پر بعد رسولؐ اسی کو خلافت بلا فصل رکھتے ہیں۔ ۴۰ (اس کا ترجمہ دیکھو صفحہ ۳۸)

یہاں سے ابتدائے سفر حجۃ الوداع کی تاریخ بقید یوم کے تحقیق کیجاتی ہوگی

شبلی صاحب اعظم گرامی ادرائے کے رفیق سفر مولانا امین اللہ تالیخ سفر کی ۲۶۔ ذوقدہ سنچر کا دن بیان کرتے ہیں جس سے
۲۹۔ ذوقدہ (شعبہ) ۳۰۔ ذوقدہ (چهار شعبہ) ۳۱۔ ذوقدہ (کچنبہ) داخلہ کہ مظہر اور ۹۔ ذوقدہ عرفہ کو (یوم جمعہ) لائے ہیں
یہی جمعہ ۲۵۔ ذوقدہ اور ۱۲۔ پہلے الاول دتیری ۱۵ رمضان آتا ہے۔ ردیکو نقشہ خبری حرن والہ کہہ وقوع در شبلی صاحب کا بیان ہے
نزدیک عرفہ کو جمعہ کا دن لائے کیسے ۲۶۔ ذوقدہ کو سنچر کا دن لایا گیا ہے چنانچہ شبلی صاحب اعظم گرامی
اپنے سیر میں اس طرح بیان کرتے ہیں۔

نہجہ شیریں اسرار بیان کر رہے ہیں۔
 (منیجر) کے دن ذوقعدہ کی ۲۶ تاریخ کو آپ نے غسل فرمایا اور چادر محمد باندہی نماز ظہر کے بعد پڑھنے سے باہر
 بھر لکھتے ہیں ذیچہ کی جابر تاریخ کو صبح کے وقت کہ معظمہ میں داخل ہوئے۔ مدینہ سے مکہ تاک یہ سفر نو دہنیں طے ہوا
 چوکہ رسالت اکبر علیہ السلام نے دوسرے وقت سفر فرمایا ہے اس لئے آنیوالی شب سے حساب کیا گیا ہے لہذا کہ
 اس دن صحت ذوالحلیفہ تک ۶ میل کا سفر ہے شب کو ذوالحلیفہ میں قیام رہا منیجر کے بعد حرام وغیرہ سے فارغ ہو کر روانگی
 مسلسل ہوئی اور ۲۸۔ ذوقعدہ کی صبح کو ۸ و ۹ بجے ایک منزل پر پہنچے جو ۲۵ و ۲۶ ذوقعدہ تک تین روز اور چوتھی ذیچہ کی

صحبہ کرامات دن ہوتے ہیں جسکو نعمانی صاحب دن کا سفر اردو مولانا امین اللہ آٹھ روز کا سفر لکھتے ہیں
 دیکھنا یہ ہے کہ یہ مسافت کتنے دنوں کی ہے اور محدثین نے کس تاریخ سے اس سفر کا ہونا بیان کیا ہے
 اور اونٹ کی سواری سے قافلہ کے ساتھ یہ سفر کتنی مدت میں طے ہوتا ہے یہ ہو سکتا ہے۔
 ثعلبی صاحب باوجود تیسرے دن لاکھ عرب کا نقشہ دینے کے میلون کا بیان نہ نہیں لکھا۔ ہم نے تین دن عرب
 مترجم علی بلگرامی میں نہایت عمدہ صحیح نقشہ دیکھا ہے جس کے حساب سے مدینہ کا فاصلہ تخمیناً ۲۵۶ میلون کا آتا ہے۔
 اور اسی اسکول میں جو عربی کی دوسری کتاب مولفہ شمس العلماء قاضی میر احمد شاہ رضوانی مطبوعہ لاہور ۱۳۹۲ھ
 ہے جس کے صفحہ ۵۵ میں یہ عبارت ہے

المدينة المنورة هي المشهورة بدارنة النبي
 صلوات الله عليه وموتها الى جانب
 الشمال من مكة بمسافة نحو ثلثي
 عشرة مرحلة -
 یعنی مدینہ منورہ جو مدینۃ النبی معلوم سے
 مشہور ہے اور جو کہ معلوم سے جانب شمال
 بارہ مرتبہ پڑاؤں سے ہے۔

اور قرۃ العیون شرح سر در المحدثون ذاب محمد طبعان والی ٹونک کے صفحہ ۵۵ میں ہے: "ابن فضل کرمانی نے
 لکھا ہے کہ ذوالخلیفہ مکہ سے دس منزل ہے اور مدینہ سے دو فرسخ ہے"۔
 اور کتاب چار باب مولفہ شاہ اہل اندر برادر شاہ دلی اللہ محدث دہلوی مطبوعہ مطبع محمد مصطفیٰ خان مدینہ ۱۳۵۰ھ
 صفحہ ۱۲۱ میں ہے۔ "ذوالخلیفہ وہ منزل از مکہ میقات مدینان ۱۲۔"
 اور اردو ترجمہ صحیح ترمذی حصہ اول مطبوعہ نو کشتہ صفت کے حاشیہ میں ہے: "ذوالخلیفہ ایک جگہ ہے
 پچھلے پہل سے مدینہ سے اور دس منزل سے کہ ہے"۔
 ایضا حضرت فہر کی نماز پڑھ کر یہ کہہ کر دوانہ ہوئے اور عصر کی نماز ذوالخلیفہ میں کہ میقات اہل مدینہ ہے
 یہ بھی اور دات کو وہاں سے ہے اور جسکو احرام باندھا۔

اور قرۃ العیون شرح سر در المحدثون شاہ دلی اللہ محدث دہلوی حصہ ثلثم جلد اول مطبوعہ کھنوت مدینہ ۱۳۵۰ھ
 میں ہے: "غرض کہ جب حضرت نماز ظہر پڑھ کر اور احرام باندھ کر اور لبیک کہہ کر اپنی اونٹنی پر سوار ہوئے پھر اونٹنی اٹھی تب دسری اونٹنی
 اپنے لبیک کہی پھر جب پہلے پرگہ برابر بیدار کے ہی چڑھے تب پھر لبیک کہا اور ابتدا لبیک کہنے کی بعد نماز ظہر کے تھی"۔
 غرض کہ ظہر اور عصر کے درمیان سے مسلسل روانگی ہوئی۔ چنانچہ در السالیم یعنی مفتل حالات سفر حرمین شریفین مع
 ادعیہ ثورہ مروجہ از وقت روانگی تا آخر سفر مولفہ حاجی علیم الدین صاحب نسیم جلدہ (عرب) بار اول مطبوعہ نامی پریس کھنوت
 ۱۳۹۲ھ میں ہے۔

مدینہ منورہ کا سفر اگر گیارہ دن میں طے ہوتا ہے بعض منزلیں بہت سخت ہیں فہر سے سوار ہوتے ہیں اور تمام
 رات چلتے ہیں اور دو سے دن آٹھ تک بچے جاتے قیام پر پہنچتے ہیں۔ مٹھ میں ہے۔ شغرت کے اوپر دی یا کپڑا

جیسا کہ ہم پہلے لکھ چکے ہیں لگنا لازم ہے کیونکہ بیان گیارہ دن کا سفر ہو گا دن کی دوپہر و رات کی شبیہ سے پہنچنا
تہایت ضروری ہے۔

بیان تک کہ منظر سے مدینہ منورہ تک یہ سفر گیارہ دن میں طے ہوا صلعم ہو گیا تقریباً یہی مدت حج کے زمانہ میں
جو صرت و زمین شخصوں سے کیا گیا اور حضرت صلعم بارہویں روز بارہ ربیع الاول (دو شنبہ) کے دن صبح کو دن چڑھے مدینہ
منورہ پہنچے اور یہ بارہ ربیع الاول دو شنبہ کا ہونا متفق علیہ ہے۔ اور حضرت شب دو شنبہ میں گھر سے نکل کر غار میں
داخل ہوئے اور زمین شبانہ روز غار میں ہے۔ اور پچیس شنبہ تک یہ ربیع الاول غار سے نکل کر مدینہ منورہ کو روانہ ہوئے۔

تیسری جلد ثانی ص ۱۱۱ میں ہے

«فی النصول المهمة واقام رسول اللہ ﷺ نضول المہاجرین ہے کہ رسول خدا صلعم غار
صلعم ثلاثۃ ایام بلیا لیلھا فی الغار» میں تین شب اور دو دن ہوئے۔

تفسیر جامع البیان طبری جلد ۶ ص ۱۱۱ میں ہے۔
عن ابن عباس و لد بیکم صلعم یوم
الاثنين و خرج من مکة و دخل
المدينة یوم الاثنين۔
ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت صلعم
دو شنبہ ہی کو کہ منظر سے نکل کر دو شنبہ ہی کے
دن مدینہ منورہ میں داخل ہوئے۔

ایضاً تفسیر حانظ ابن کثیر جلد ۳ ص ۱۱۱ میں ہے۔

عن ابن عباس قال ولد النبي صلعم
یوم الاثنين و خرج مهاجراً من
مكة الى المدينة یوم الاثنين و
قدم المدينة یوم الاثنين۔
حضرت ابن عباس نے کہا ہے کہ رسول اللہ
صلعم دو شنبہ کے روز پیدا ہوئے اور دو شنبہ ہی
کو کہ منظر سے ہجرت کیا دو شنبہ کے روز مدینہ
منورہ میں داخل ہوئے۔

تفسیر معالم التنزیل بغوی ص ۱۱۱ میں ہے

و كانت هجرة في الثاني عشر
ربیع الاول۔
۱۲ ربیع الاول سالہ کو ہجرت کر کے
بھرنے

اور تاریخ کامل ابن اثیر جزری جلد ثانی ص ۱۱۱ میں ہے۔

فتزل علی عمر بن عوف لا ثقی عشرة
لیلۃ خلت من ربیع الاول
قال ابو الہند اقدم رسول اللہ ﷺ
لا ثقی عشرة لیلۃ خلت من
ربیع الاول سنة احدى۔
رسول اللہ صلعم ربیع الاول کے بارہ
راتوں گئے عمر بن عوف کے بیان شریف
آری ابو الفداء میں ہے کہ رسول خدا صلعم
بارہویں ربیع الاول سالہ ہجرت کو مدینہ
منورہ پہنچے۔

جبکہ بارہ ربیع الاول دوشنبہ کو ہجرت کر کے مدینہ منورہ پہنچے تو یکم ربیع الاول دوشنبہ تھا اور ۲۷ صفر شب دوشنبہ کو حضرت مسلم کہ معتبر سے ٹکڑا داخل غار ہوئے۔

چنانچہ معارج النبوة رکن چہارم مطبوعہ لاہور ۱۹۶۲ء ص ۵۷ میں ہے۔

در شب دوشنبہ بشت و منقش صفا ذرا در یکم شب دوشنبہ شامیوسین صفر حضرت صلوات علیہ

خانہ بیرون رفتند و متوجہ غار ثور شدند۔ دروازه سے ٹکڑا غار ثور کے جانب روانہ ہوئے۔

ہر حال یہ سفر ہجرت کا بارہ روز میں طے ہوا جو گیارہ دن حال کے مدت سفر کی تائید میں ہے جسکو شبلی صاحب نے نو دن میں طے ہونا لکھا ہے جو حساب سے کل ایک ہفتہ ہوتے ہیں جسکو مولوی امین الدین اپنے سیرت منظوم (قصیدہ عقلی) میں آٹھ دن کا سفر لکھا ہے جس میں ادخون سے ۲۶ ذیقعدہ کا مدینہ منورہ سے ذوالحلیفہ تک ۶ میل والا سفر بھی شامل کیا ہے جس سے آٹھ دن ہوتے ہیں اور چوتھی ذیحجہ صبح داخلہ کہ معتبر ہے۔

پس شبلی صاحب کے نو دن ۲۵ ذیقعدہ سے ہو سکتے اسلئے اوتکا ۲۶ ذیقعدہ خود اونہین کے قول سے باطل اور غلط ہو گیا گو یہ مدت اس سفر کے طے ہونے کی کافی نہیں ہوتی لیکن محدثین نے پانچ راتوں باقی پر حضرت مسلم کا سفر زمانہ لکھا ہے اسلئے ہم اسی ۲۵ ذیقعدہ کو سفر زمانہ ماننے لیتے ہیں جو شبلی صاحب کے ماہ ذیقعدہ کامل بہ دن سے ہے کیونکہ ۲۵ کی رویت سے وہی حساب سات آٹھ دن کا ہو گا جیسا کہ ۲۶ ذیقعدہ میں گزر چکا۔ اور محدثین نے کامل ۳۰ دن کا لیا ہے جسکو ہم تفصیل سے بیان کرتے ہیں۔

ذیل میں مختصر جمیع حدیث سفر حجۃ الوداع اور وفات النبی کے روایت کنندگان کی فہرست نمبر وار دی جاتی ہے یہی وہ محدثین اور مورخین و مفسرین و ارباب سیر سے ہیں جن میں آرا کین قوم و اساطین اور حفاظ حدیث بھی داخل ہیں جنہر دار و مدار مذہب اسلام ہے۔

- (۱) امام ابن شہاب محمد بن مسلم الزہری المتوفی ۱۲۵ھ (۲) موسیٰ بن عقبہ امام مغازی المتوفی ۱۳۵ھ (۳) محمد بن اسحاق امام
- درئس مغازی المتوفی ۱۵۵ھ (۴) امام مالک بن انس المتوفی ۱۷۵ھ (۵) محمد بن عمار بن صاحب مغازی قاضی بغداد المتوفی ۱۸۵ھ
- (۶) امام عبد الملک بن ہشام المعروف بابن ہشام تلمیذ سیرت ابن اسحاق المتوفی ۱۹۵ھ (۷) محمد بن سعد کاتب اقدی صاحب طبقات المتوفی ۲۰۵ھ
- (۸) امام احمد بن حنبل اشعری صاحب مسند المتوفی ۲۴۱ھ (۹) امام و الحافظ ابو عبد اللہ محمد بن اسمعیل جامع صحیح بخاری المتوفی ۲۵۵ھ
- (۱۰) احمد بن ابی یعقوب بن واضح کاتب عباسی صاحب تاریخ یعقوبی (۱۱) امام و الحافظ مسلم بن الحجاج صاحب صحیح مسلم المتوفی ۲۶۱ھ
- (۱۲) صاحب معارج ابن قتیبة ابی محمد عبد اللہ بن مسلم الدینوری المتوفی ۲۷۵ھ (۱۳) امام و الحافظ محمد بن عیسیٰ صاحب جامع صحیح
- ترمذی المتوفی ۲۸۵ھ (۱۴) امام و الحافظ ابی عبد الرحمن احمد بن شعیب صاحب و خصائص المتوفی ۲۹۵ھ (۱۵) امام و الحافظ و مجتہد مطلق ابو جعفر بن
- بربر طبری المتوفی ۳۲۰ھ (۱۶) امام و ناقد و حافظ ابن حنفی ابو محمد عبد الرحمن بن محمد الشہیر بن ابی حاتم المتوفی ۳۴۰ھ (۱۷) شہاب الدین
- احمد المعروف بابن عبد ربہ الاندلسی المالکی المتوفی ۳۵۵ھ (۱۸) حافظ ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد صاحب الصحیح المتوفی ۳۵۷ھ (۱۹) عبد الرحمن
- حافظ ابوالقاسم سلیمان بن احمد الطبرانی المتوفی ۳۲۰ھ (۲۰) ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ الحاکم المتوفی ۴۰۵ھ (۲۱) ابوبکر احمد بن محمد بن

شيرازي المتوفى سنة ٢٢٠ (٢٢٠) حافظ ابو بكر احمد بن موسى بن مرويه الاصمبهاقي المتوفى سنة ٢٢٠ (٢٢٠) ابو اسحاق احمد بن ابي عبد الله الشيبلي
 صاحب تفسير كشف والبيان عن علوم القرآن المتوفى سنة ٢٢٠ (٢٢٠) تاج الحافظ حافظ ابو نعيم احمد بن عبد الله الاصمبهاقي المتوفى
 سنة ٢٢٠ (٢٢٠) امام حافظ ابو بكر احمد بن الحسين البيهقي المتوفى سنة ٢٢٠ (٢٢٠) امام حافظ ابو عمر ابن عبد البر صاحب سبب
 المتوفى سنة ٢٢٠ (٢٢٠) حافظ ابو بكر احمد بن ثابت الخطيب المتوفى سنة ٢٢٠ (٢٢٠) امام ابو الحسن علي بن احمد احمدي نيشابوري صاحب
 تفسير اسباب نزول المتوفى سنة ٢٢٠ (٢٢٠) ابو الحسن علي بن محمد بن الخطيب الكلابي المعروف بابن المغازلي المتوفى سنة ٢٢٠ (٢٢٠) امام
 محمد بن محمد ابو حامد غزالي صاحب كتاب سر العالمين المتوفى سنة ٢٢٠ (٢٢٠) حسين بن مسعود بنجوي امام بني ابي حنيفة صاحب تفسير معالم التنزيل
 المتوفى سنة ٢٢٠ (٢٢٠) امين الدين ابو علي فضل بن حسن طبرسي صاحب تفسير مجمع البيان المتوفى سنة ٢٢٠ (٢٢٠) ابو الفتح محمد بن علي
 بن ابراهيم النظري (٢٢٠) ابو المؤيد موفق بن احمد بن اسحاق المعروف باخطب خوارزم المتوفى سنة ٢٢٠ (٢٢٠) حافظ الكبير ابو القاسم
 علي بن الحسن المعروف بابن عساكر دمشق المتوفى سنة ٢٢٠ (٢٢٠) صاحب روض الانفت امام عبد الرحمن السبيل شاذلي سمرقاني
 اسحاق المتوفى سنة ٢٢٠ (٢٢٠) صاحب كتاب لوفال الحافظ جمال الدين ابو الفتح ابن جوزي المتوفى سنة ٢٢٠ (٢٢٠) الشيخ قاسم محمد الدين
 صاحب نهاية وجامع الاصول المعروف بابن ابي حمزة المتوفى سنة ٢٢٠ (٢٢٠) امام فخر الدين محمد بن عمر السمرقاني صاحب تفسير كبر وفيه
 المتوفى سنة ٢٢٠ (٢٢٠) صاحب تاريخ الكامل راسد الغابة في الصحابة امام علامه عز الدين ابو الحسن علي بن محمد ابن الاثير جزري المتوفى
 سنة ٢٢٠ (٢٢٠) صاحب تاريخ مظفر قاضي شهناي الدين ابراهيم بن عبد الله بن ابي الدم المتوفى سنة ٢٢٠ (٢٢٠) صاحب مطالب
 السؤل في مناقب آل الرسول محمد بن طلحة شافعي المتوفى سنة ٢٢٠ (٢٢٠) علامه سبط ابن الجوزي صاحب تاريخ معرفة الزمان
 وتذكره خواص الامه المتوفى سنة ٢٢٠ (٢٢٠) صاحب كفاية الطالب في مناقب علي بن ابي طالب الشيخ الحافظ ابي عبد الله محمد بن
 يوسف بن محمد الكشي الشافعي المتوفى سنة ٢٢٠ (٢٢٠) تاريخ وفيات الاعيان امام قاضي شمس الدين ابو العباس المعروف
 بابن فلكان المتوفى سنة ٢٢٠ (٢٢٠) دياض النفوس في فضائل العشرة للحافظ عبد الدين احمد بن عبد الله بن محمد الطبري الشافعي الكشي
 المتوفى سنة ٢٢٠ (٢٢٠) حافظ ابو محمد عبد المومن بن خلف الديلمي المتوفى سنة ٢٢٠ (٢٢٠) صاحب تفسير مدارك التنزيل وحقائق
 التاويل شيخ الاسلام حافظ الدين عبد الله بن احمد بن محمود النعني المتوفى سنة ٢٢٠ (٢٢٠) صاحب فراد السطيين شيخ ابو الجايع
 صدر الدين ابراهيم بن محمد بن المؤيد الحموي المتوفى سنة ٢٢٠ (٢٢٠) صاحب تاريخ المختصر في اخبار البشر المعروف بتاريخ ابي الفداء المتوفى
 سنة ٢٢٠ (٢٢٠) عيون الاثر للحافظ فتح الدين محمد المعروف بابن سيد الناس المتوفى سنة ٢٢٠ (٢٢٠) صاحب تفسير لباب التاويل
 في معاني التنزيل المعروف بتفسير خازن امام علاء الدين علي بن محمد بن ابراهيم خازن المتوفى سنة ٢٢٠ (٢٢٠) حافظ شمس الدين
 ابو عبد الله محمد بن احمد ذهبي المتوفى سنة ٢٢٠ (٢٢٠) صاحب تاريخ تكملة المختصر للشيخ ولام زين الدين ابن عمر بن الوبري المتوفى سنة
 ٢٢٠ (٢٢٠) صاحب كتاب نظم دسطين للشيخ والامام والطاهر جمال الدين محمد بن يوسف محدث الحرم المتوفى سنة ٢٢٠ (٢٢٠) صاحب
 كتاب منتقى من سيرة المصطفى سعيد كازري المتوفى سنة ٢٢٠ (٢٢٠) كتاب لاشارة في سيرة المصطفى للحافظ علاء الدين عبد الله مغلطاي
 المتوفى سنة ٢٢٠ (٢٢٠) صاحب تاريخ بداية والنهاية وتفسير لحافظ علاء الدين اسمعيل بن عمر المعروف به حافظ ابن كثير الدمشقي
 الشامي المتوفى سنة ٢٢٠ (٢٢٠) علامه سيد علي همداني صاحب كتاب سورة القرآن وغيره المتوفى سنة ٢٢٠ (٢٢٠) قاضي عبد الرحمن

بن محمد انصاری المالکی مویخ ابن خلدون المتوفی سنہ ۸۰۶ (صاحب کتاب حیوة النبوة و سیرت شافعی المتوفی سنہ ۸۴۲) صاحب
روضۃ المناظر ابن شحنة حنفی المتوفی سنہ ۸۴۳ (صاحب تصحیح المصابیح و اسنی الطالب شیخ الاسلام قاضی القضاة شمس الدین محمد
ابن جزری المتوفی سنہ ۸۴۴) صاحب فتح الباری شیخ صحیح بخاری علی الفاہ بن جریر عسقلانی شافعی المتوفی سنہ ۸۵۰ (صاحب
عمدة القاری شیخ صحیح بخاری علامہ عینی حنفی المتوفی سنہ ۸۵۴) صاحب کتاب فصول المرید ابن مبارک المالکی المتوفی سنہ ۸۵۵
(۸۶) مویخ روضۃ الصفا فارسی گویا و قد شاہ المتوفی سنہ ۸۶۸ (صاحب معارج النبوة فارسی مولانا سعید الدین فرہی المتوفی
سنہ ۸۶۹) صاحب روضۃ الشہداء فارسی و تفسیر مواہب علیہ المعروفہ ب تفسیر حسینی مسین بن علی الکاشغری و داغ علیہ بقی المتوفی
سنہ ۸۷۰ (صاحب تاریخ الخلفاء سیوطی و تفسیر و رشود و اتقان و غیرہ للشیخ جمال الدین سیوطی المتوفی سنہ ۸۷۱) صاحب
مواہب اللدنیہ و ارشاد السامی شیخ صحیح بخاری للشیخ شہاب الدین احمد قسطلانی المتوفی سنہ ۸۷۲ (صاحب تاریخ حبیب السیر
فارسی غیاث الدین بن ہمام الدین المتوفی سنہ ۸۷۳) سبیل الہدی و الارشاد فی سیرت خیر العباد و محمد بن یوسف الشافعی الدمشقی
سنہ ۸۷۴ (صاحب تاریخ الخمیس شیخ حسین بن محمد بن الحسن الدیار کبری المتوفی سنہ ۸۷۵) صاحب تفسیر سراج النیر للامام
محمد بن احمد الخطیب الشربینی المتوفی سنہ ۸۷۶ (صاحب کتاب اربعین و روضۃ الاحباب فارسی جمال الدین عطاء اللہ بن
فضل اللہ محدث شیرازی المتوفی سنہ ۸۷۷) انسان العیون فی سیرۃ الامین و المامون المعروفہ ب سیرت علی بن نور الدین علی بن
ابراہیم الجلی الشافعی المتوفی سنہ ۸۷۸ (صاحب النبوة للشیخ عبد الحق دہلوی المتوفی سنہ ۸۷۹) مناقب مرقی بن علی
الحسینی الترمذی کشفی فارسی (۸۸) نسیم اریاض شیخ شفاء قاضی عیاض شہاب الدین خفاجی حنفی المتوفی سنہ ۸۸۱ (زر قانی
شرح علی المواہب للشیخ محمد بن عبد الباقی الزرقانی المتوفی سنہ ۸۸۲) سرور المحزون شاہ ولی اللہ محدث دہلوی المتوفی
سنہ ۸۸۳ (شیخ محمد بن سالم حنفی شافعی المتوفی سنہ ۸۸۴) سید محمد بن اسمعیل یمنی صاحب روضۃ القدیہ المتوفی
سنہ ۸۸۵ (مولوی امین اللہ صاحب سیرت منظوم قصیدہ عظمی المتوفی سنہ ۸۸۶) شاہ عبد العزیز صاحب تحفہ
اثناعشریہ و تفسیر عزیزی المتوفی سنہ ۸۸۷ (شاہ عبد القادر صاحب موضح القرآن اردو مع تفسیر المتوفی سنہ ۸۸۸)
تفسیر فتح القدیر للشوکانی المتوفی سنہ ۸۸۹ (صاحب تاریخ حبیب کرمیہ محمد عنایت احمد کاکوروی مولفہ سنہ ۹۰۱) سیرۃ نبویہ
و آثارہ للمحمد بن سید احمد دہلوان مفتی کرمیہ مولفہ سنہ ۹۱۱ (صاحب یمنایع المودۃ شیخ سلیمان بن قندوزی المتوفی سنہ ۹۱۲)
(۹۲) صاحب تفسیر فتح البیان نواب مولوی صدیق حسن خان بھولہ علی المتوفی سنہ ۹۳۲ (صاحب تاریخ التوارخ
پہرستونی لسان الملک ظہرائی (۹۴) تاریخ الاسلام علامہ ابو الفضل محمد بن احسان اللہ گورکھپوری (۹۵) خاتم
فہرست مذکورہ میں ان چار فہرستوں کا استعمال اکثر آیا ہوا ہے۔

حافظ، امام، شیخ، محدث وغیرہ جنکی اصطلاح میں رجال و محدثین میں یہ ہے جسکو جمع الوسائل میں شرح اشمال
نور الدین علی بن سلطان محمد القاری سے نقل کیا جاتا ہے۔ تم الحافظ فی اصطلاح المحدثین میں حافظ علیہ ثناء الصدیقین متنا
و اسناد و الطالب ہو البقیہ الراغبیہ و المحدث الشیخ و الاہل علم ہوا و اسناد کامل و الخیر من الرجال و علیہ ثناء الصدیقین و اسناد و
احوال و مناقب و تارخ و احکام و الٰہی حافظ علیہ جمیع الاحادیث المرویہ و کذا۔

(۱) ابن شہاب محمد بن مسلم الزہری المتوفی ۱۲۴ھ

ابن شہاب زہری کے بیان سے سفر حجۃ الوداع فرمائی کی ابتدا کیجاتی ہے کہ حضرت صلعم ۲۵ ذیقعدہ ۱۲۴ھ کو مدینہ منورہ سے حج کے لئے روانہ ہوئے۔

چنانچہ ارشاد الساری شرح صحیح بخاری علامہ قسطلانی مطبوعہ مصر ۱۲۸۵ھ ج ۶ باب حجۃ الوداع ص ۲۹۱ میں ہے۔

قال حدثنا اسمعيل بن عبد الله، الكوفي
قال (حدثنا مالك) هو ابن انس، امام الكوفة
عن ابن شهاب (محمد بن مسلم الزهري) عن
عروة بن الزبير (بن العوام) عن عائشة (رض)
انها رأت خراجا من المدينة (مع
رسول الله صلعم) في حجة الوداع
لخمس بقين من ذي القعدة -

کہا حدیث کی مجھے اسمعیل بن عبد اللہ ادرسی نے
کہا حدیث کی مجھے امام مالک بن انس نے ابن
شہاب یعنی محمد بن مسلم زہری سے اونہوں نے عروہ
بن زبیر بن عوام سے اونہوں نے حضرت عائشہ
سے روایت کی ہے کہ نکلے ہم لوگ ساتھ
رسول اللہ صلعم کے مدینہ منورہ سے واسطے حجۃ الوداع
کے جبکہ پانچ (راہین) یا تین مہینہ ذیقعدہ کی

یعنی ۲۵ ذیقعدہ ۱۲۴ھ کو

حدیث مذکورہ میں (۲۵ ذیقعدہ) تاریخ سفر حجۃ الوداع کا یوم نہیں ہے جس سے معلوم ہوتا کہ رسول اللہ صلعم نے
کس دن سفر فرمایا جس کے تحقیق کے لئے رسول اللہ صلعم کے تاریخ ابتدا مرض اور تاریخ وفات ہر دو سے مراجعت کر کے صحیح پتہ
لگایا جائے گا کہ دراصل حضرت نے کس دن سفر کیا۔ (صحیح بخاری ج ۱، اول باب وفات ابنی)

قال البخاري حدثنا ابو نعيم حدثنا شيبان
عن يحيى عن ابي مسلمة عن عائشة
وابن عباس (ان النبي صلعم
بعث بمكة عشرين يذول عليه
القرآن وبالمدينة عشرين -

کہ بخاری نے حدیث کی ہم سے ابو نعیم نے
کہا حدیث کی ہے شیبان نے یحییٰ سے اوس نے
ابن سلمہ سے اونے عائشہ اور ابن عباس رض سے کہ
رسول خدا صلعم مکہ معظمہ میں قرآن نازل ہونے کے بعد
دس برس اور مدینہ میں دس برس پڑھے۔

حدثنا عبد الله بن يوسف قال حدثنا
الليث عن عقيل عن ابن شهاب عن عروة
بن الزبير عن عائشة (ان رسول الله صلعم
توفي وهو ابن ثلث وستين) قال
ابن شهاب (واخبرني سعيد
بن المسيب مثله -

حدیث کی ہے عبد اللہ بن یوسف نے کہا حدیث
کی ہے لیث نے عقیل سے اونہوں نے ابن شہاب
زہری سے اونہوں نے عروہ بن زبیر سے اونہوں نے
عائشہ رض سے تحقیق رسول اللہ صلعم نے وفات پائی
اور وہ تیسٹھ سال کے تھے اور مثل اسکے ابن شہاب
زہری نے سعید بن مسیب سے روایت کی ہے۔

تاریخ مع غیر تجارتی مطبوعہ مطبعہ احمدیہ آباد دہلی ۱۳۵۰ھ میں ہے

اخبرنا اسمعيل بن ابي اويس - حدثنا اسمعيل
بن ابراهيم بن عقیبة عن موسی بن عقیبة قال
ابن شهاب اخبرني عروة بن الزبير عن
عائشة زوجة النبي صلى الله عليه وسلم وقالت توفي النبي صلى
الله عليه وسلم في ثلاث وستين وقال ابن شهاب
حدثنا ابراهيم بن عقیبة بن المسعود حدثنا
بن فليح عن موسی بن عقیبة عن ابن
شهاب عن عروة عن
عائشة مثله -

نہیں ہوا کہ ابو اسید بن ابی اسید نے کہا کہ حدیث
کی مجھے آئیں بن ابراہیم بن عقیبة نے موسی بن
عقیبة سے کہا انہوں نے ابن شہاب زہری سے
خبر دی کہ عروہ بن زہری نے انہوں نے حضرت
عائشہ زوجہ النبی سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے تیس سال پر وفات فرمائی اور نسل
حدیث کے کہا ہے ابن شہاب زہری نے کہ حدیث
کی مجھے سعید بن مسیب نے اسی طرح اور حدیث
کی مجھے ابراہیم بن المنذر نے اون سے محمد بن
فلیح نے موسی بن عقیبة سے انہوں نے ابن
شہاب زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں
نے حضرت عائشہ سے مثل حدیث مذکورہ کے

روایت کی ہے۔

صحیح مسلم ج ۲ ثانی ص ۱۱۱ باب قدر عمرہ مطبوعہ انصاری دہلی ۱۳۳۲ھ میں ہے۔

حدثني عبد الملك بن شعيب
بن الليث قال حدثني ابي عن جدي
قال حدثني عقيل بن خالد عن ابن شهاب
عن عروة عن عائشة ان رسول الله
صلى الله عليه وسلم توفي في ثلاث
 وستين سنة وقال ابن شهاب
اخبرني سعيد بن المسيب بمثل
ذلك -

حدیث کی مجھے عبد الملک بن شعیب
نے کہا حدیث کی مجھے میرے باپ شعیب نے
اون سے میرے دادا لیث نے کہا حدیث کی مجھے
عقیل بن خالد نے ابن شہاب زہری سے انہوں
نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ سے تحقیق
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی اور وہ حضرت عمر
تھے تیس سال کے اور نسل اس حدیث کے ابن
شہاب زہری نے سعید بن مسیب سے روایت کی ہے

صحیح ترمذی ج ۲ ثانی ص ۱۱۱ باب فی صلعم کے عمر کے بیان میں اور جب آنحضرت فوت ہوئے تو کتنی عمر کے تھے۔

حدثنا العباس بن العنبري والحسين بن

سید ابی عبد اللہ رحمہ اللہ نے صحیح مسلم النووی میں ہم انوار ثانی عشر کی روایت کی ہے کہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات فرمائی اور وہ تیس سال کے تھے اور وہ حضرت عمر کے ساتھ تھا میں نے سعید بن مسیب سے روایت کی ہے کہ حدیث مذکورہ کے

مہدی البصری قال نا عبد الرزاق
عن ابن جریج قال انبأ عن
ابن شهاب الزہری عن عروہ
عن عائشہ وقال الحارث بن محمد
فی حدیث ابن جریج عن الزہری عن
عروہ عن عائشہ النبی صلی اللہ
علیہ وسلم مات وهو ابن ثلاث وستین
سنا۔ ا حدیث حسن صحیح و قد رواہ
ابن اسحاق الزہری عن الزہری عن
عروہ عن عائشہ مثل هذا یعنی
حدیث حسن صحیح ہے۔

بصری نے کہا دونوں حدیث کی ہم سے عبد الرزاق
نے ابن جریج سے کہا اوسنے مجھے ابن شہاب زہری
سے خبر ملی ہے اوسنے روایت کی عروہ سے اوس نے
عائشہ سے اور کہا حسین بن مہدی نے اپنی حدیث
میں یہ روایت ہے زہری سے اوسنے روایت کی
عروہ سے اوس نے عائشہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ
اس حالت میں کہ ترستھ سال کے ستے یہ حدیث حسن
صحیح ہے اور روایت کیا اسکو زہری کے بھتیجے یعنی
ابن اسحاق الزہری (محمد بن عبد اللہ) نے زہری سے
اوس نے عروہ سے اوس نے حضرت عائشہ سے
مثل اس کے۔

احادیث مذکورہ سے زہری نے عروہ کے طریق اور عائشہ کے سند سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ترستھ سال کی عمر میں فوت
ہونا واضح ہو گیا جسکو موسیٰ بن عقبہ نے زہری اور عروہ کے طریق اور عائشہ کے سند سے روایت کی ہے اور زہری
نے سعید بن مسیب کی سند سے یہی روایت اخراج کی ہے۔ لیکن یہ وفات ابی سلمہ کس تاریخ کو واقع ہوئی جسکے
تحقیق کے بعد تاریخ سفر حجۃ الوداع کا یوم استخراج کیا جاتا ہے۔

چنانچہ طبقات البکیر ابن سعد جز دوم قسم دوم مطبوعہ لیدن یورپ ۱۳۳۲ھ کے صفحہ ۵۸ پہلی سطر سے پانچ
سطر تک یہ حدیث وارد ہے۔

اخبرنا محمد بن عمرو حدثني ابراهيم بن زياد
عن ابن طاووس عن ابيه عن ابن عباس قال
وحدثني محمد بن عبد الله يعني ابن اسحاق
الزهري عن الزهري عن عروة عن عائشة
قالت توفي رسول الله صلى يوم الاثنين
لا ثلثي عشرة مضت من ربيع الاول
سیرت المختصر من سیرة سید البشر حافظ دیلمی کے
جزء ثامن ہے۔

خبر دی ہیکو محمد بن عمر نے کہ حدیث کی مجھے
ابراہیم بن یزید نے عبد اللہ ابن طاووس سے اور
سے انکے باپ طاووس نے حضرت ابن عباس سے
کہا حضرت ابن عباس نے اور حدیث کی مجھے محمد
بن عبد اللہ (ابن اسحاق) الزہری اور زہری کے بھتیجے نے
زہری سے اور ان سے عروہ نے اور ان سے حضرت عائشہ
نے کہا کہ وفات پائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ۱۲ ربیع الاول کے
روایت مذکورہ کو حافظ دیلمی نے اپنے سیرت المختصر میں سیرۃ
سید البشر کے جزء ثامن میں وارد کیا ہے۔

وعن ابن عباس وعائشة قال توفي رسول الله

ابن عباس اور عائشہ نے روایت کی ہے کہ وفات

ایضا: نسخ انجمن سیدو، مطبوعہ مصر ۱۳۰۵ء صفحہ ۶۸ میں ہے

تاریخ کبیر ابن جریر طبری ج - اول حصہ چارم ص ۱۲۳ امین ہے۔

طبقات کبیر ابن سعد جز دوم قسم دوم منطبقہ لیدن ۱۲۴ھ ۱۸۰۷ء میں ہے۔

۱۰۰ اسد الغابہ فی النسخۃ ابن الخیر جزری مستطابہ اولیٰ میں ہے۔

ابو عمر کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص چار شنبہ جمعہ کو ہر ایک کے درمیان ماہ صفر سالہ کی بات کہیں۔

فَنظَرْتُ إِلَى دَجْهَةٍ كَأَنَّهَا
وَرَمَتْهُ مَصْحَفٌ ثُمَّ انْصَحَى
الْحَجَفُ وَتَوَفَّى مِنْ أَحْمَدَ
ذَلِكَ الْيَوْمِ -

پیدا ہوا حضرت نے اور انہیں اشارہ کیا کہ اپنے
جاکر پڑھتے رہو انہیں کہتے ہیں اور سبقت میں رہو
حضرت کے چہرہ کو دیکھا گو یا کہ وہ قرآن مجید کو دیکھتا
ہے بعد اوس کے حضرت نے پردہ ڈال دیا اور اسی
دن کے آخر دن میں حضرت نے وفات پائی۔

الْإِسْنَاءُ تَارِيخٌ تَفْسِيرٌ لِّبُخَارِيِّ مَطْبُوعُهُ آدَارُجُ الْأَوَّلُ كَيْفَ مَشَاهِيرُ
عَنْ ابْنِ شَهَابٍ أَخْبَرَ فِي مَنْ قَالَ وَ
تَوَفَّى أَحْمَدَ ذَلِكَ الْيَوْمِ
اور عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری ج۔ ۱ ص ۳۱۱ میں ہے۔

وَفِي حَدِيثٍ أَبِي بَعِيلٍ بِإِسْنَادِهِ
عَنْ ابْنِ أَنَسٍ أَنَّهُ تَوَفَّى أَحْمَدَ نَهَارَ
يَوْمِ الْأَثْنَيْنِ -

اور حدیث میں ابو بیل نے اپنے اسناد کے ساتھ انس سے
روایت کی ہے کہ وفات فرمائی اس شخصیت صلعم نے روز
کے آخر یوم پر یعنی شام کے وقت۔

اور اسد الغابہ فی الصحابة فی اثیر جزری حصہ اول ص ۳۳ ذکر وفات و مبلغ عمرہ صلعم میں ہے۔
سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ الْهَلَالِيُّ عَنْ الزُّهْرِيِّ
عَنْ ابْنِ تَوَفَّى أَحْمَدَ ذَلِكَ الْيَوْمِ
سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ الْهَلَالِيُّ عَنْ الزُّهْرِيِّ
عَنْ ابْنِ تَوَفَّى أَحْمَدَ ذَلِكَ الْيَوْمِ
سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ الْهَلَالِيُّ عَنْ الزُّهْرِيِّ
عَنْ ابْنِ تَوَفَّى أَحْمَدَ ذَلِكَ الْيَوْمِ
سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ الْهَلَالِيُّ عَنْ الزُّهْرِيِّ
عَنْ ابْنِ تَوَفَّى أَحْمَدَ ذَلِكَ الْيَوْمِ

اور تاریخ صغیر بخاری ج۔ ۱ ص ۳۱۱ میں حضرت ابوبکر کے ذکر میں ہے۔
قَالَ أَبُو عُبَيْدٍ تَوَفَّى أَبُو بَكْرٍ لَمَّا كَانَ
بِأَيَّامِ بَقِيَّةِ مِنْ حِمَادٍ الْأَخْزَرَةِ
سَنَةِ ثَلَاثِ عَشْرَةٍ -

ابو نعیم نے روایت کی ہے کہ وفات حضرت ابوبکر کی
آٹھ راتوں ماہ جمادی الثانی ۱۳ھ کے باقی پر
واقع ہوئی یعنی ۲۲ جمادی الثانی ۱۳ھ کو۔

اور اسد الغابہ فی الصحابة ج۔ ۳ مطبوعہ ۱۲۸۶ھ کے ص ۲۲۳ و ۲۲۴ میں ہے۔

قَالَ وَابْنُ أَبِي بَسْمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدٍ
حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَأَى
أَخِي الزُّهْرِيَّ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ
كَانَ أَوَّلَ مَرَضِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّهُ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْأَثْنَيْنِ
سَبْعَ خُلُوفٍ مِنْ جَمَادَى الْآخِرَةِ وَكَانَ يَوْمًا بَارِدًا
فَحَمَّ خُمُسَ عَشْرٍ يَوْمًا مَخْرُجًا إِلَى صَلَاةٍ وَكَانَ
كَمَا رَأَى نِيَّةً كَيْفَ خَبَرَدِي الْأَبِي نِيَّةً اسْتَأْذَنَ مُحَمَّدُ بْنُ سَعْدٍ
كَمَا أَوْفَى نِيَّةً كَيْفَ بَيْتِ كَيْفَ مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ كَمَا حَدَّثَ
كَيْفَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَأَى أَخِي الزُّهْرِيَّ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ
أَوَّلَ مَرَضِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّهُ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْأَثْنَيْنِ
سَبْعَ خُلُوفٍ مِنْ جَمَادَى الْآخِرَةِ وَكَانَ يَوْمًا بَارِدًا
فَحَمَّ خُمُسَ عَشْرٍ يَوْمًا مَخْرُجًا إِلَى صَلَاةٍ وَكَانَ

یَا مَعْزُومِ صِلْ بِالْإِنْسَانِ وَبِذِئْبِ الْإِنْسَانِ عَلَيَّ عَوْنُ اللَّهِ
 وَهُوَ يَقْتُلُ كُلَّ يَوْمٍ دُكَّانَ حُثَّانِ الرَّحْمِ لَمْ يَكُنْ فِي مَرْحَلَةٍ
 تَوَفَّى أَبُو بَكْرٍ رَحِمَهُ اللَّهُ مِائِلَةَ ثَلَاثِينَ لَيْلًا فِي بَيْتِ
 بَقِيعٍ مِنْ جُمَادَى الْآخِرَةِ سِتَّةَ ثَلَاثِينَ عَشْرًا مِنْ حَاجِزِ
 النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ خِلَافَتُهُ سِتِينَ ثَلَاثًا وَخَمْسِينَ عَشْرًا
 لَيْلًا وَدُكَّانَ أَبُو مَعْنٍ يَقُولُ سِتِينَ وَارْبَعًا وَخَمْسًا
 أَرْبَعًا لَيْلًا وَتَوَفَّى رَحِمَهُ اللَّهُ وَهُوَ بِنِ ثَلَاثِينَ
 سَنَةً جَمَعَ عَلَى ذَلِكَ فِي لُحُوفِ رِوَايَاتٍ كَلَّمَاسْتَوِي
 سَنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دُكَّانَ أَبُو بَكْرٍ
 وَلَدًا بَعْدَ الْغَيْلِ ثَلَاثَ سِنِينَ۔



پس پناہ میں ملتا ہے پندرہ روز تک نماز پڑھانے
 نہیں جاتے تھے اور عمر کو حکم دیتے تھے کہ وہ لوگوں کو
 نماز پڑھائیں اور لوگ آتے تھے ان کے پاس انعامات
 کرنے کے لئے اور ان کی حالت روز بروز خراب ہوتی
 جاتی تھی اور عثمان ان کے پاس ہر وقت رہتے تھے اور
 وفات پائی ابو بکر نے شبِ شنبہ کی شام کو ۶۳ جُمادى الآخر
 ۶۳ میں تھی اور مدتِ خلافت حضرت ابو بکر کی دو سال
 تین مہینے دس شبانہ روز ہوئے اور ابو معشر کہتا ہے کہ
 دو سال چار مہینے چار دن تین کم اکل مدتِ خلافت ہے
 اور وفات پائی اور آٹھ ایک وہ ۶۳ سال کے تھے تمام
 روایتیں اس بات پر متفق ہیں کہ ابو بکر نے سن رسول کو
 پورا کیا اور حضرت ابو بکر واقعہ فعل کے تین سال بعد
 پیدا ہوئے

احادیث وفاتِ نبوی ۱۲ ربیع الاول یومِ دوشنبہ کی ہیں جن سے یکم ربیع الاول کو (بخشبہ) کا روز اور ۹ ذی الحجہ عرفہ اور
 ۲۵ ذیقعدہ کو (دوشنبہ) کا دن آتا ہے جسکی تائید میں مورخِ روضۃ الصفا اپنے تاریخِ مطبوعہ مدنی ۱۲۶۶ھ ص ۱۷۱ میں
 لکھتے ہیں بروایتِ روزِ شنبہ بست و نجم (ذیقعدہ) اور یقوے روزِ دوشنبہ از مدینہ بیرون آمد یعنی ایک روایت سے
 یومِ شنبہ ۲۵ ذیقعدہ اور ایک سے دوشنبہ کے روز حضرت کا سفر حج کیلئے برآمد ہونا محقق ہوتا ہے۔

ایضاً اور معارج النبوة مولانا معین الدین فراہی المتوفی ۱۳۹۹ھ مطبوعہ مطبعہ نولامہور ۱۳۹۹ھ کے رکن چہارم
 ۱۳۳۳ھ ص ۱۷۱ میں ہے۔ بست و نجم ذیقعدہ روزِ دوشنبہ و بروایتِ روزِ شنبہ از مدینہ بیرون آمد یعنی ۲۵ ذیقعدہ یومِ
 دوشنبہ یا بروایتِ روزِ شنبہ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) مدینہ سے باہر نکلے۔

ایضاً اور عین البیون ترجمہ سرور المحزون شاہ ولی اللہ محدث دہلوی معروف بہ نور علی نور مترجمہ ابو القاسم بن
 عبدالعزیز ہنسوی مطبوعہ مطبعہ مصطفائی محمود زکریا ۱۳۰۷ھ کے ص ۶ میں ہے۔ اور آپ حجۃ الوداع میں دوشنبہ کے دن
 بالون میں کنگھی کئے ہوئے اور بدن مبارک پر تیل اور خوشبو طے ہوئے اپنے در دولت سے تشریف لائے آخر شرفِ ذوالحلیفہ میں
 فروکش ہوئے۔ اور رات کو وہیں قیام فرمایا ائمہؒ

اور ۲۷ میں ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب ۶۳ برس کے ہوئے بارہویں ربیع الاول (دوشنبہ) کے دن چاشت کے
 وقت وفات پائی اور آپ جو ۱۱ روز بیمار رہے۔

اور تحفۃ الثناء شریب شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی بابِ دہم مطبوعہ نولکشمور ۱۲۹۶ھ ۱۸۷۹ء کے آخر صفحہ ۲۷ میں

مثل روضۃ الصفا اور معراج النبوة کے ہے کہ روز چار شنبہ بست و ششم صفر مذکور آنحضرت راضی شادی روز چار شنبہ
۲۸ صفر کو مرض رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پڑھا ہوا جس سے ۲۹ صفر (چوتھا شنبہ) اور ۲۹ صفر (پنجمی شنبہ) دو یوم آخریاد صفر کے اور بارہ روز
ماہ ربیع الاول کے کل چودہ دن حضرت بیمار رہے جیسا کہ اوپر شاہ ولی اللہ محدث پدشاہ عبدالعزیز کے رسالہ سرور المحزون
اور اد کے ترجمہ عین العیون میں ہے۔

لیکن مواہب لدنیہ علامہ قسطلانی کے مقصد عاشر (دہم) میں ہے۔

قال الحافظ ابن رجب نے کہا ہے کہ حضرت صلعم اخیر صفر
فدا صفر و کانت مدۃ مرضہ ثلث عشر یوماً

واضح ہو کہ ۲۸ صفر چار شنبہ اکابر عنوان روز گیارہ ربیع الاول (دو شنبہ) اور چودھویں روز ۱۲ ربیع الاول
(سہ شنبہ) ہوتا ہے۔ جو بدیہی ہے۔ گیارہ ربیع الاول کے آخریوم پر وفات الہی ہے یہ تاریخ ۹۔ ذی الحجہ سے نوے یوم پر اور دیکھ
سے کیا ششی یوم پر پہنچتی ہے اور ۱۲ ربیع الاول کو یا سیوان روز یا عرفہ کے بعد سے اکا نوے یوم اور اسی ۱۲ ربیع الاول کی
شب سے پہلی تاریخ حضرت ابوبکر کی خلافت کا حساب کیا گیا ہے کیونکہ حضرت عائشہ کی روایت میں ہے کہ کل مدت
خلافت حضرت ابوبکر کی دو سال تین مہینے دس راتیں۔ جو گیارہ ربیع الاول کی شام سے بعد وفات الہی کے ۱۲ ربیع الاول
سلسلہ یوم سہ شنبہ لغایت ۱۲ ربیع الاول سلسلہ دو سال ۱۲ جمادی الآخرہ تین مہینے تا ۲۲ جمادی الثانی سلسلہ دس راتیں
کامل ہوئیں۔

۱۲ ربیع الاول کو دو شنبہ اقرار دینے سے ۲۹ صفر کا پنجشنبہ اکبر ربیع الاول کو ہو جاتا ہے اور مدت خلافت
کا حساب ۱۳ ربیع الاول سے ہوگا جس سے بچائے دس دن کے نو دن ہونگے جیسا کہ معارف ابن قتیبہ جلد ۲ صفحہ ۲۵۷ میں
بحوالہ ابن حقائق جو کائنات خلافت نبوی ﷺ ثلاثا عشر تسع لیل یعنی مدت خلافت (حضرت ابوبکر) دو سال تین مہینے نو راتیں تین
جو حضرت عائشہ کی روایت کے معارض ہے۔ اور علاوہ اسکے ۱۲ ربیع الاول کے (دو شنبہ) سے تیسری ماہ رمضان کو گذرے
آئیک سالانہ تیسری ماہ رمضان کو (سہ شنبہ) تاریخ وفات جناب فاطمہ علیہا السلام مسلمات ارباب محدثین و سیرہ
جسکو ہم آگے بیان کریں گے اور آخر عمر کی مدت میں حدیث کے خلاف ایک دن کا اضافہ ہو جاتا ہے۔

اور شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اپنے اصلی رسالہ سرور المحزون مطبوعہ چھاپہ محمدی ۱۲۵۵ھ کے صفحہ ۳۴۷ میں لکھتے ہیں

وفات یافتند روز دو شنبہ و قتیقہ گرم شد
چاشت بتاریخ دوازدهم از ربیع الاول و بیمار ماند
چهار روز روز۔

فرمائی۔

اور قرۃ العیون شرح سرور المحزون حصہ ششم ج اول کے صفحہ ۱۴ میں ہے۔ اور اسی کیا رھوین سال صفر کی چھبیسویں
تاریخ دو شنبہ کے روز آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ دوستی سامان لشکر کی واسطے رطالی روم کے کریں۔ اور اسی مہینہ کی اٹھارہ
تاریخ کو آنحضرت صلعم بیمار ہوئے عارضہ تب اور درد سر کا تھا اور دوسرے دن باوجود بیماری کے آپ نے اپنے دست مبارک

ایک یو اے یعنی نشان اسامہ کے واسطے بنایا آئے

اور روضہ الاحیاء ج ۱ اول مطبوعہ انوار محمدی لکھنؤ مسئلہ کے تحت میں ہے۔

در روز دوشنبہ ۱۳ ششم ماہ صفر مذکورہ حضرت امیر مود مردم را که ساختگی لشکر کنید چہ حرب روم روز دیگر اسامہ بن زید را طلبید و فرمود ترا امیر لشکر میکردم آنچہ

یعنی ۲۶ صفر دوشنبہ کے روز سوختی صلح منہ لوگوں کو جنگ روم کے لئے تیاری کا حکم دیا۔ اور ۲۷ صفر رشتہ (کو اسامہ بن زید کو بلا کر امیر لشکر فرمایا۔

در روز چہار شنبہ ۱۳ ششم ماہ مذکورہ آنحضرت را مرض طاری شد در روز دیگر با وجود مرض بدست مبارک خود لو اے برای وے عقد فرمود۔

یعنی ۲۸ صفر چہار شنبہ کے دن آنحضرت صلح کو مرض لاحق ہوا اور دوسرے دن (۲۹ صفر پنجشنبہ) کو باوجود مرض کے اپنے دست مبارک سے اسامہ بن زید کے لئے جھنڈا درست فرمایا۔

غرض کہ آخر ماہ صفر کے دو دن ۲۸ و ۲۹ صفر اور بارہ روز ماہ ربیع الاول کے سرورالمعزین والے یہ کل چودہ دن ہو جو ۲۸ صفر چہار شنبہ کا چودہواں روز (سہ شنبہ) ہوا اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دوشنبہ کو وفات فرمایا ہے جو تیرہواں روز گیارہ ربیع الاول کو ہوتا ہے جسکی آخر یوم پر رخصت ہے اور حضرت ابو بکر غیر حاضر تھے چونکہ ۱۲ ربیع الاول کی صبح کو دن چڑھے اپنے مکان سے جو مدینہ سے دو میل پر تھا تشریف لائے اور تھوڑی دیر کے بعد طلب خلافت میں سقیفہ بنی ساعدہ کو گئے ہیں اسلئے عام رواتیوں میں وفات انہی گیارہ ربیع الاول کے بجائے ۱۲ ربیع الاول لکھا ہے جو تاریخ مرض النبی سے ایک روز کا فرق ہو جاتا ہے یہی نکتہ تحقیق سے صحیح آتا ہے۔ کیونکہ شاہ عبد العزیز محدث اور شاہ عبد القادر محدث سیران شاہ ولی اللہ محدث دہلوی عرفہ ذیحجہ سے حضرت صلح کا زندہ رہنا تین مہینے یعنی نوے روز (۹۰ دن) فرماتے ہیں جو حدیث نہیں کیا تھی یوم آخر عمر کے ہیں چنانچہ نقشہ مرتبہ اور مسلمہ حضرت نعمانی کے مطابق ۹ ذیحجہ سے ۲۹ ذیحجہ تک (۲۰ شبانہ روز) ماہ محرم (۲۰ شبانہ روز) ماہ صفر (۲۹ شبانہ روز) ماہ ربیع الاول (گیارہ شبانہ روز) جسکی میزان (۹ شبانہ روز) یعنی گیارہ ربیع الاول تک تین مہینے ہو گئے جس کا دوسرا حساب ۸ ذیحجہ سے ۲۹ ذیحجہ تک (گیارہ شبانہ روز) اور ماہ محرم (۲۰ شبانہ روز) ماہ صفر (۲۰ شبانہ روز) ماہ ربیع الاول (گیارہ شبانہ روز) یہ کل میزان (۸۱ شبانہ روز) کی ہوئی جو صحیح حدیث کے مطابق ہے جس مدت کو جمہور مفسرین نے اختیار کیا ہے۔

اور ۱۲ ربیع الاول کو پہلے حساب سے (۹۱ روز) اور دوسرے حساب سے (۸۲ روز) ہوتے ہیں جو خلافت کے پہلی تاریخ

میں داخل ہے

اب ہم حضرت عائشہ کی تخریج روایت کی جانب توجہ کرتے ہیں جس میں سات جمادی الثانی یوم دوشنبہ کو فصل کرنے سے اور سردی کی وجہ سے حضرت ابو بکر بیمار ہوئے اور ۲ جمادی الثانی کی شام کو بعد مغرب کے شب رشتہ میں وفات فرمائی جس روز کی مدت خلافت کی دو سال تین مہینے دس شبانہ روز کے بنائے گئے ہیں۔ یہ آخر کے دس شبانہ روز اسی ۱۲ تاریخ کی شب سے یعنی

گیارہ تاریخ کی شام سے محسوب کئے گئے ہیں ورنہ دس شبانہ یوم نہیں ہو سکتے۔

جب غیر صاحب کی وفات گیارہ ربیع الاول ۱۱۳۵ھ (دوشنبہ) کے آخریوم پر واقع ہوئی تو شب ۱۲ ربیع الاول ۱۱۳۵ھ کی شام سے ۲۲ جمادی الثانی ۱۱۳۵ھ تک دو سال تین مہینے دس راتیں ہوئیں۔

چنانچہ مورخ ابوالفدا وغیرہ اسی حدیث حضرت عائشہ کے مطابق اپنی اپنی تاریخ میں لکھتے آئے جیسا کہ تاریخ مختلف فی اخبار البشر میں ہے۔

قال ابو الفدا ثم توفي (ابوبکر) مسام ليلة الثلاثاء
بين المغربين بقيت من جمادى الاخرى
سنة ثلاث عشرة فكانت خلافة سنتين
وثلاث اشهر وعشرين يال
مورخ ابوالفدا کہتے ہیں کہ ۲۲ جمادی الثانی ۱۱۳۵ھ کو درمیان مغرب اور عشا کی شب سہ شنبہ میں حضرت ابوبکر نے وفات پائی اور مدت خلافت کی دو سال تین مہینے دس راتیں ہیں۔

روایت حضرت عائشہ اور مورخ ابوالفدا وغیرہ ۲۲ جمادی الآخرہ کو (دوشنبہ) جسکی آینوالی شب (سہ شنبہ) میں وفات ابوبکر بیان کرتے ہیں حالانکہ روایت حضرت عائشہ میں سات جمادی الآخرہ کے دوشنبہ کے روز حضرت ابوبکر کو غسل کرنے سے سردی کی وجہ سے بیماری لاحق ہوئی۔ تو آٹھ جمادی الآخرہ کو (سہ شنبہ) پس ۱۵ و ۲۲ جمادی الآخرہ کو (سہ شنبہ) ہوا جسکی آینوالی شب (چار شنبہ) درمیان مغرب و عشا کے رطلت ابوبکر ثابت ہوتی ہے۔

جسکی تائید میں علامہ ابن شحہ حلبی حنفی روضۃ المناظر مطبوعہ مصر ۱۳۳۱ھ ۱۱۳۱ھ میں ۱۳۵ھ کے حال میں صحیح حساب وفات حضرت ابوبکر لکھتے ہیں۔

وتوفي ابو بكر ليلة الاربعاء لثمان بقين من جمادى
الاخرة سنة ثلاث عشرة فكانت خلافة سنتين
وعشرة اشهر وعشرين يال
وفات فرمائی ابوبکر نے شب چار شنبہ ۲۲ جمادی الآخرہ ۱۱۳۵ھ کو اور دو سال تین مہینے دس دن خلافت کی

علامہ موصوف کا یہ حساب از روی حساب کی روایت سے ملتا ہے جس میں مدت خلافت کو بجائے دس راتوں کے دس دن کئے ہیں یعنی ۱۲ ربیع الاول کے دن سے شمار کیا ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جگہ امامت یا خلافت ۱۲ ربیع الاول کی شام سے اور ۵ و ۱۰ بجے دن تک خالی رہی کیونکہ ابھی سقیفہ نبی ساعدہ میں داخلہ نہیں ہوا۔ غرض کہ وفات حضرت ابوبکر دوشنبہ اور سہ شنبہ کے درمیان میں ہونا اسی حدیث حضرت عائشہ سے غلط ہو گیا۔ اور صحیح شب چہدہ ہے۔

چنانچہ روضۃ الاحباب ج ۱ ثانی آخر ص ۵۵ مطبوعہ مطبعہ نائیج بہادر ۱۳۵۵ھ میں ہے۔

ارباب سیر و تواریخ رحمہم اللہ آورہ اند کہ ابوبکر
صدیق رضی اللہ عنہ بعد از واقعہ فیل بدو سال و چار ماہ متولد
شد و در آخر روز دوشنبہ و بقیوے شب سہ شنبہ صبح
انیمست و بقیوے روز جمعہ بست دوم یا سوم جمادی الآخرہ
سال سیزدہم از ہجرت وفات یافت۔
یعنی ارباب و تواریخ نے بیان کیا ہے کہ ابوبکر صدیق بعد واقعہ فیل کے دو سال چار ماہ پر پیدا ہوئے اور آخریوم دوشنبہ اور بقیوے شب سہ شنبہ اور صبح یہ ہے اور بقیوے روز جمعہ ۲۲ یا ۲۳ جمادی الآخرہ ۱۱۳۵ھ کو وفات فرمائی۔

اور مرآۃ البیان یافعی اور مرآۃ المفاتیح شرح مشکوٰۃ الصالحی لا علی قاری میں ولادت حضرت ابوبکر کی ابو معشر کی مدت خلافت کے لحاظ سے ہے۔ (مالک ابو بکر کی ولادت سنہ قبل کے تین سال بعد ہوئی۔ دیکھو تامل کتاب ہمام)

ولم یولد فی عام الفیل بسنتین و
اربعة اشهر کلا یتاما۔

یعنی حضرت ابوبکر بعد واقعہ قبل دو سال
کچھ دن کم چار مہینے پر پیدا ہوئے۔

اور حضرت عائشہ کی روایت میں بسلسلہ روایت کہے کہ حضرت ابوبکر بعد واقعہ قبل کے تین سال پر پیدا ہوئے جس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے وقت حضرت ابوبکر کچھ مہینے کم ۴ سال کے تھے اور وفات پر بائیس سال کے قرار پاتے ہیں اور المال فی سماء الرجال صاحب مشکوٰۃ میں ہے

ابوبکر صدیق کان مولده بکفة بعد الفیل
سنتین واربعة اشهر کلا یتاما۔ مات بالملیئة

یعنی المال فی سماء الرجال مشکوٰۃ میں ہے۔

کہ ابوبکر صدیق بعد واقعہ قبل کے دو سال کچھ دن کم
چار مہینے پر مکہ معظمہ میں پیدا ہوئے اور ۲۲ جمادی الثانی

سنة المثلث لثمان بقین من جمادی الاخریئة
سنة ثب سہ شنبہ کو مدینہ منورہ میں رحلت کی خلافت

ثلاث عشرة کانت خلافتہ سنتین واربعة
کا زمانہ دو سال چار مہینے ہوئے جسکو ابو معشر نے دو سال

چار راتوں کم چار مہینے کی کل مدت خلافت بیان کی ہے

جس سے ابو معشر کا قول ۲۶ صفر (دو شنبہ) سے مدت خلافت حضرت ابوبکر کا حساب اس طرح آتا ہے۔
۲۶ صفر ۱۱ لغایت ۲۶ صفر ۱۲ دو سال ۲۶۱۔ ربیع الاول ۱۱ سلسلہ ایک ماہ اور ۲۶ جمادی الآخرہ کل چار ماہ
ہوئے چونکہ وفات ابوبکر کی آٹھ راتوں باقی ماہ جمادی الآخرہ کو واقع ہوئی یعنی ۲۲ جمادی الثانی ۱۱ جسکی ایک رات
۲۳ دوسری ۲۴ تیسری ۲۵ چوتھی ۲۶ جمادی الآخرہ کی یہ چار راتیں چوتھے ماہ کی پورے ہونیکو باقی رہ گئیں تھیں۔

حاصل مقصود ابو معشر کے قول سے یہ نکلا کہ ۲۶ صفر (دو شنبہ) تھا اسی تاریخ میں حضرت صلعم نے لوگوں کو جنگ روم پر
جانے کی تیاری کا حکم ارشاد فرمایا ہے اور ۲ صفر (سہ شنبہ) کو حضرت نے اسامہ بن زید کو طلب فرما کر تین ہزار کے لشکر کا امیر
مقرر فرمایا۔ اور ۲ صفر (چہار شنبہ) کے روز حضرت کے درو سرا در بخارا کا آغاز ہوا ۲۹ صفر (پنج شنبہ) کی صبح کو حضرت
علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے دست مبارک سے اسامہ بن زید کے لئے علم بنا کر مرحمت کیا اور اکابرین صحابہ کو جن میں
ہاجرین و انصار سب کے سب داخل تھے اسامہ کی ماتحتی میں جنگ روم پر جانے کے لئے مامور فرمایا۔

سیرت ابنی شہابی کے جلد اول میں ہے کہ اس زمانہ میں امام زہری نے غازی بابک مستقل کتاب لکھی اور جیسا کہ امام ہیثمی نے روض الافق میں تصحیح کی
ہے یہ اس کتاب کی پہلی تصنیف تھی امام زہری اس زمانہ کے علم العلماء فقہ و حدیث میں انکا کوئی ہمسرہ تھا امام بخاری کے شیخ الشیوخ میں زہری
کے تلامذہ میں سے دو مخصوص لے اس فن منازعی میں نہایت شہرت حاصل کی اور یہی دو شخص ہیں جن پر اس فن کا سلسلہ ختم ہوتا ہے
موسیٰ بن عقبہ اور محمد بن اسحاق۔

سلسلہ قدح ابو معشر صحیح ترمذی ج۔ اول باب ما بین المشرق والمغرب قبلہ کہ ہے۔ قال ابو عیسیٰ قدح حکم بعض اہل العلم فی ابی معشر من قبل حفظہ
واسمہ بن موی بن ہاشم قال محمد بن عیسیٰ ترمذی نے کہا کہ بعض اہل علم نے ابو معشر کے حافظہ کی نسبت کہا کہ کیا ہے اور نام اسکا
کچھ مولا بنی ہاشم کا ہے کہ محمد بن ابی نعیم بخاری نے میں اس سے کوئی روایت نہیں کرتا۔

جس کے بعد یکم ربیع الاول (جمعہ) لغایت ۸ ربیع الاول (جمعہ) اکابرین صحابہ اسامہ مذکور کے سردار ہوئے متعلق
 چہ میگوئیان کرتے رہے۔ ۹ ربیع الاول یوم (شنبه) کو کہ دسواں روز ۲۵ صفر (پنجشنبہ) کا گزرا کہ حضرت صلعم کو غیر طعن صحابہ
 مامورین کی معلوم ہوئی یہ خبر سماعت فرماتے ہی حضرت کمال غضب میں آئے اور ویسے ہی سر میں چٹی باندھے ہوئے خبر
 تشریف لاکر خطبہ ارشاد فرمایا جسکی تفصیل آگے آئیگی پھر بیت الشرف میں داخل ہو گئے اور دس ربیع الاول (یکشنبہ) کے
 روز حضرت پر تپ و درد کی شدت رہی جس سے حضرت بالکل کام تک نہیں کر سکے گیارہ ربیع اول (دوشنبہ) کی صبح کو
 اتفاق ہوا اس روز کا غالب حصہ ہدایت و وصیت و طلب قرطاس وغیرہ میں صرف ہوا آخر یوم پر حضور سرور کائنات
 لے رحلت فرمائی اور موقت حضرت ابو بکر وغیرہ جو اسامہ کی ماتحتی میں مامور ہوئے وہ سب غیر حاضر تھے۔ ۱۲ ربیع الاول
 (سہ شنبہ) کی صبح کو دن چڑھے اطلاع ہونے پر سب سے پہلے حضرت عمر و ابو عبیدہ وغیرہ اور پھر حضرت ابو بکر آئے اور
 تھوڑی دیر کے بعد سقیفہ بنی ساعدہ انصار کے مجمع میں تشریف لے گئے جنگی خلافت کا آغاز اسی بار ۱۲ ربیع الاول (سہ شنبہ) کے
 روز سے شمار کیا گیا ہے جس میں وہ وقت جو غیر حاضری میں گزرا وہ بھی محسوب کر لیا گیا ہے۔ کیونکہ حضرت عائشہ کی روایت
 جو پہلے لکھی گئی ہے اس سے کل مدت خلافت دو سال تین مہینے دس راتیں ہیں۔ یہ دس راتیں گیارہ ربیع الاول (دوشنبہ)
 کی ختم پر بارہویں ربیع الاول کی شب (سہ شنبہ) سے شروع ہوتی ہے اور جو بارہ ربیع الاول سترہ تک دو سال تمام
 جمادی الآخرہ سترہ تین مہینے تمام ۲۲ جمادی الآخرہ دس راتیں ہوئیں۔

قبر (۲) امام موسیٰ بن عقبہ

یہ امام موسیٰ بن عقبہ ابن شہاب زہری کے تلامذہ سے ہیں جن سے امام مالک کو تلمذ ہے اور جو زہری کے بھی شاگرد ہیں
 بخاری نے اپنے صحیح میں انہیں موسیٰ بن عقبہ کے واسطہ اور ابن عباس کی سند سے ۲۵ ذیقعدہ کو سفر حجۃ الوداع فرمانے اور چوتھی ذیقعدہ
 داخلہ مکہ معظمہ کی روایت کی ہے۔

چنانچہ صحیح بخاری باب ما یلبس المحرم میں ہے۔

حدثنا محمد بن ابی بکر المقدادی حدثنی افضیل
 بن سلیمان قال حدثنی موسیٰ بن عقبہ قال اخبرنی
 کریم عن عبد اللہ بن عباس قال انطلق النبی ﷺ
 علیہ وسلم من المذینہ ۲۵ ذیقعدہ فخرجت
 من ذی القعدہ فقدم مکہ لا ریح و بال خلون من
 ذی الحجۃ۔

بیان کیا مجھے محمد بن ابی بکر مقدادی نے بیان کیا افضیل
 بن سلیمان نے کہا حدیث کی ہم سے موسیٰ بن عقبہ نے کہا
 خبر دی مجھ کو کریم نے عبد اللہ بن عباس سے کہا اور انھوں نے
 کہ جب رسول اللہ صلعم مدینہ منورہ سے چلے تو وہ دن
 ۲۵ ذیقعدہ (پانچ راتیں ذیقعدہ کی باقی تھیں)
 کا تھا پس مکہ میں آپ پہنچے کہ ذیقعدہ کی چار راتیں گزر
 چکی تھیں۔

روایت مذکورہ میں ۲۵ ذیقعدہ کا دن نہیں بتایا گیا لوگوں نے یوم (شنبه) یا (دوشنبہ) فرض کیا ہے۔ یہ موسیٰ بن عقبہ

اور شبلی صاحب نے حضرت صلعم کا سفر حجۃ الوداع فرمایا ۱۲۰۶ھ فی قعدہ (دسبچہ نماز ظہر کے بعد مدینہ سے باہر نکلنا قرار دیا ہے جس سے ۲۵ فی قعدہ کو (جمعہ) اور ۹ ذی الحجہ (جمعہ) اور ۲۲ ربیع الاول (جمعہ) اور ۱۰ ذی الحجہ (یکشنبہ) اور ۲۹ سفر (یکشنبہ) اور یکم ربیع الاول (دوشنبہ) اور ۵ ربیع الاول (دوشنبہ) لائے ہیں۔ (دیکھو نقشہ مفروضہ شبلی مدظلہ العالی باب ۱۲ ص ۲۰۷) لیکن ۲۵ فی قعدہ کو (جمعہ) کا روز نہیں تھا کیونکہ صحیح بخاری میں ابن جریر کے واسطے انس کی سند سے رسول اللہ صلعم نے ظہر کی چار رکعت مدینہ منورہ میں پڑھی اور ذوالحجۃ میں دو رکعت قصر کی گئی۔ چنانچہ صحیح بخاری جلد ثانی باب مذکورہ بالا میں ہے۔

اگر ۲۰ ذیقعدہ کو یوم (دوشنبہ) فرض کیا جائے تو ۹ ذیحجہ اور ۱۲ ربیع الاول کو (دوشنبہ) اور ۱۸ ذیحجہ (دوشنبہ) ۹ صفر (دوشنبہ) اور ۱۴ ربیع الاول (دوشنبہ) اکثر الوقوع سے اور ۱۳ ربیع الاول (دوشنبہ) ممکن الوقوع سے آتا ہے۔
اور ۲۵ ذیقعدہ کو ابن عباس کی روایت میں یوم (دوشنبہ) حافظ ابن سعد اپنے طبقات کبیر میں اور بالکل یہی روایت حافظ میاظمی نے المختصر من سیرۃ سید البشر میں وارد کی ہیں۔

اور حضرت شبل نے جس قول موسیٰ بن عقبہ سے یکم ربیع الاول وفات النبی فتح الباری وفات سے لکھی ہے وہ روایت

لے تو شیخ ابن سعد اسیرت شہل جلد اول ص ۱۸۱ میں ہے ابن سعد مشہور محدث ہیں محدثین نے عموماً لکھا ہے کہ ان کے استاد واقعی قابل اعتبار نہیں لیکن وہ خود قابل سند ہیں خلیفہ بغداد شیخ انکی نسبت یہ الفاظ لکھے ہیں کان من اعداء العلم والمنہل واعلم والود الفلہ کما باکبیر افلا فوفقات الصحابۃ والتابعین اور الفاروق حصہ اول ص ۱۸۱ میں ہے محمد بن سعد کا تعلق واقعی المتوفی ۲۴۰ھ نہایت ثقہ اور مستند یونہی ہے اسکے ثقہ ہونے میں کسی کو کام نہیں آئے ایک کتاب آنحضرت مسلم اور صحابہ اور تابعین و تبع تابعین کے حالات میں نہایت بسط و تفصیل سے دس بارہ جلدوں میں لکھی ہے اور تمام واقعات کو محدثانہ طور پر بہ سند لکھا ہے

یہ ہے جو فتح الباری شرح صحیح بخاری جلد ۸ باب مرض النبی مطبوعہ اندلسی دہلی مسئلہ اور زرقانی جلد ۳ مطبوعہ مصر شریف ۲۸۷ ص ۱۳۱ میں یہ ہے۔

عند موسیٰ بن عقبہ واللیث الخوارزمی
موسیٰ بن عقبہ اور لیث اور خوارزمی وابن زبیر
کے نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات چاند رات کے وقت

یعنی (آخر یوم پر ہولی)

ایضاً عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری جلد ۸ مطبوعہ مصر شریف ۲۸۷ ص ۱۳۱ باب مرض النبی میں ہے
قال ابو نعیم الفضل بن دکین توفی یوم
ابو نعیم فضل بن دکین نے کہا ہے کہ وفات النبی دو
الاشین مستهل ربیع الاول۔
کے روز چاند رات ربیع الاول میں ہوئی۔

لفظ (ہل) برآمدن ہلال (اہلال) برآمدن ماہ نو و لفظ (استہلال) برآمدن ماہ نو (ہلال) ماہ نو دیدن (نمتی الارب)
چونکہ حضرت شبلی اسی روایت موسیٰ بن عقبہ اور امام لیث مصری کی سند اور امام ہیثمی کے بیان "اقرب الی الحق" سے
یکم ربیع الاول کو بتایا ہے جسکو علامہ سیرت طیبہ نے انہیں امام ہیثمی کے قول سے وفات النبی ہونا ۳ یا ۴ ربیع الاول
اپنے سیرت جلد ۲ ص ۳۸۷ مطبوعہ مصر شریف ۲۸۷ ص ۱۳۱ میں وارد کی ہے جس سے امام ہیثمی کا موسیٰ بن عقبہ وغیرہ کے قول کو
چاند رات کے وقت میں وفات النبی کا واقع ہونا یعنی ۲۹ صفر کو (دوشنبہ) ہونا قبول کیا ہے چونکہ وفات النبی ماہ ربیع الاول
میں واقع ہوئی ہے اسلئے امام ہیثمی نے ۳ تا ۴ ربیع الاول قرار دیا۔

پہلی صورت ۴ ربیع الاول (دوشنبہ) اکثر الوقوع سے ہے جس سے یکم ربیع الاول (سہ شنبہ) اور ۲۹ صفر (دوشنبہ)
ہوا اور دوسری صورت اگر ماہ صفر کامل ۳ دن لیا جائے تو ۳ صفر (سہ شنبہ) یکم ربیع الاول (چہار شنبہ) ۴ ربیع الاول
(دوشنبہ) ممکن الوقوع سے ہوا۔

ہر دو صورت سے ۲۹ صفر (دوشنبہ) ۱ ذیحجہ (دوشنبہ) ۹ ذیحجہ (شنبہ) ۲۵ ذیقعدہ (شنبہ) اور حضرت شبلی
کا ۲۶ ذیقعدہ (یکشنبہ) ہوا جو موسیٰ بن عقبہ کی وفات النبی ہلال ربیع الاول سے واقع ہو گیا اور ۹ ذیحجہ عرفہ کا (جمعہ)
اور آجہ الیوم اکملت لکم دینکم کا نزول باطل اور غلط ہوا۔ دیکھئے شبلی صاحب کبھی دروغ کو فروغ نہیں ہوتا
آجہ مبارکہ الیوم اکملت لکم دینکم واقمت علیکم نعمتی و رضیت لکم الاسلام دینا کا نزول ۱۸ ذیحجہ یوم غدیر میں جناب
علی علیہ السلام کی ولایت کے اظہار اور حضرت ابوبکر اور حضرت عمر اور حاضرین حلبہ اور امہات المؤمنین کے مبارکباد
ادا کرنے کے بعد آخر دن پر نازل ہوا جس کے تاثر کی یہ روایت ہے جو ابن عباس کی سند سے ہے۔

چنانچہ فتح الباری شرح صحیح بخاری جلد ۸ ص ۱۳۱ باب قولہ الیوم اکملت لکم دینکم میں ہے۔

ما اخرجہ الطبری بسند فیہ ابن حبیب عن ابن
طبری نے ابن ابیہ کے طریق اور ابن عباس کی

سند ۱۸ ذیحجہ کے روغن الانف مطبوعہ مصر جلد ثانی کے ص ۳۷ میں خوارزمی کے حوالہ سے یکم ربیع الاول کو "هذا اقرب فی القیاس"
کہا ہے نہ کہ اقرب الی الحق کا غلط لفظ جسکو شبلی صاحب تصنیف کر کے بڑا یا ہے۔ اور ہیثمی کے جانب نسبت دی ہے۔

عباس ان هذا کتاب نزلت يوم
الاثنين -

سند سے روایت کی ہے کہ تحقیق یہ آیت

دوشنبہ کے دن نازل ہوئی۔

حدیث مذکورہ سے اور ۲۵ ذیقعدہ یوم (دوشنبہ) کے فرض کرنے سے ۸ ذی الحجہ کو دوشنبہ آیا جس سے اس تاریخ میں آیت
موصوفہ کا نزول متحقق ہو گیا لیکن ۸ ذی الحجہ سے اکیاسی یوم پر جمعہ ہوتا ہے اسلئے یوم جمعہ نہیں ہے اور ۱۲ ربیع الاول کو چوراسی دن ہوتے
ہیں علاوہ مدت کے خلاف ہونے کے خلاف اصول بھی ہے، کیونکہ شبلی صاحب نے اپنے سیرت النبی میں بڑے کر دیا ہے کہ تمام یومین
اور اباب سیر کا اجماع عام ہے کہ یکم ربیع الاول سے بارہ ربیع الاول تک کوئی تاریخ تھی نا اور دوشنبہ کا دن تھا
اور سیرت حلبیہ میں ۱۲ ربیع الاول (دوشنبہ) تک ۴۳ دن یعنی تین مہینے تین دن کی مدت حضرت کے آخر عمر کی کہی ہے
جس کا ذکر آگے آگیا جس سے ۲۹ صفر تک ۷۹ دن یکم ربیع الاول کو ۸۰ روزہ ہوتے۔

اگر ۹ ذی الحجہ عرفہ کو جمعہ کا دن بالفرض قرار دیا جائے تو یکم ربیع الاول تک ۸۰ شبانہ روز ہونے سے غلط ہے اسی یکم ربیع الاول
کو شبلی صاحب نے ۸۱ یوم کا حساب دکھایا ہے جو قطعاً غلط ہے۔ دیکھو نقشہ جنسی حرف (الف) کثیر الوقوع میں درج ہے کہ پہلے ۸۰
۹ ذی الحجہ عرفہ سے ۲۹ ذی الحجہ تک ۲۰ شبانہ روز ماہ محرم ۳۰ شبانہ روز ماہ صفر ۲۹ شبانہ روز تک ۷۹ دن یکم ربیع الاول کو
۸۰ روز ہوتے اس یکم ربیع الاول سے مدت خلافت حضرت ابوبکر کا حساب ۲۲ جمادی الثانی ۱۲ھ تک دو سال تین مہینے
اکیس دن ہوتے ہیں جس کے تائید کی کوئی روایت نہیں ہے اسلئے بھی یکم و دوم غلط ہے۔

جو کہ موسیٰ بن عقبہ کے ۲۵ ذیقعدہ سفر حجۃ الوداع کے یوم شنبہ سے ۹ ذی الحجہ عرفہ کو (دوشنبہ) ۸ ذی الحجہ کو (دوشنبہ)
۲۹ صفر کو (دوشنبہ) ہوتا ہے اور وفات النبی ہلال ربیع الاول یعنی ۲۹ صفر کے آخر روز میں ہونے سے یکم ربیع الاول (دوشنبہ)
۱۲ ربیع الاول (دوشنبہ) صرت ۷ ربیع الاول کو دوشنبہ واقع ہوتا ہے اور اس تاریخ میں وفات النبی کے تاریخ کی تاریخ اسلام
مدعی نہیں ہے اسلئے تاریخ سفر حجۃ الوداع کا یوم غلط ہے جو محض عرفہ ۹ ذی الحجہ میں یوم جمعہ لانے کے اختلاف کیا گیا ہے۔
اور حافظ ابن جریر مسطلانی نے جس حدیث مخریجہ ابن جریر طبری کے حوالہ سے آیہ اکمال دین کا نزول یوم دوشنبہ کو کہا ہے
اور جو ۸ ذی الحجہ یوم غدیر خم میں واقع ہوتا ہے اس کی اصل حدیث یہ ہے جس میں پورا سورہ مائدہ آیہ الیوم اکملت لکم دینکم
نازل ہوا۔

قال ابن جریر حدثني المثنی قال ثنا اسحاق	کہا ابن جریر نے حدیث کی مجھے شعی نے کہا حدیث
قالا خابرا یلعنہما بن حرقان ثنا ابن لیث عن	کی ہم سے اسحاق نے کہا خبر دی ہو کہ محمد بن حرب نے
خالد بن ابی عمران عن حنظل عن ابن عباس التی	کہا حدیث کی ہم سے ابن ابیہ نے خالد بن ابی عمران
سورة المائدة يوم الاثنين اليوم اكملت لكم	سے اونے حنظل سے اونے حضرت ابن عباس سے کہ
دينکم	سورہ مائدہ الیوم اکملت لکم دینکم روز دوشنبہ نازل

جس کا تائید سیرت مغلطامی سے بھی ہوئی ہے۔

یعقوب نے ابن عباس کے نام سے ذکر کیا ہے کہ

ذكر يعقوب عن ابن عباس ولدا عليهما السلام

یوم الاثنين وخرج من مكة يوم
الاثنين و دخل المدينة يوم الاثنين
دفن مكنه يوم الاثنين ونزلت سورة
الاحقاف يوم الاثنين۔

رسولہ علیہ السلام دو شنبہ کے دن پیدا ہوئے
اور دو شنبہ ہی کو مکہ معظمہ سے ہجرت کی اور دو شنبہ ہی کو
مدینہ منورہ میں داخل ہوئے اور دو شنبہ ہی کو مکہ معظمہ
نہج ہوا اور سورہ مائدہ کا نزول دو شنبہ کو ہوا۔

یہ علاء الدین غلامی بھی شائع صحیح بخاری میں یہ بھی اپنی کتاب سیرت المصطفیٰ امین حجۃ الوداع کا سفر ۲۵ ذیقعد
شنبہ کے ساتھ وارد کیا ہے وہ یہ ہے۔

ثم حج الوداع قال ابن الجوزي
وتعمد لبلاغ وحج الاسلام يوم السبت
لخمس سبيل بقين من ذي القعدة
ابن الجوزي نے کہا کہ پھر حجۃ الوداع جس کا نام
البلاغ اور حجۃ الاسلام ہے اس کے لئے سبچر کے دن جبکہ
پانچ راتیں ذیقعدہ کے خاتمہ کو باقی تین یعنی ۵ ذیقعدہ
(تو حضرت پیغمبر علیہ السلام نے سفر فرمایا یہی ۲۵ ذیقعدہ

کا سبچر تھا

۵ ذیقعدہ کے دن اور بارہ ربیع الاول کو آتا ہے۔ دیکھو نقشہ جنبری نمبر ایک ابن سعد کا پہلا خانہ جس میں ۸ ذیقعدہ
(دو شنبہ) اور ۹ صفر ۱؎ (دو شنبہ) واقع ہے۔ یہی ۲۵ صفر کا (دو شنبہ) اور یکم ربیع الاول کا (سہ شنبہ) ۲۲ و ۲۳ جمادی الثانی
۱؎ وفات حضرت ابوبکر دو شنبہ اور سہ شنبہ آتا ہے۔ دیکھو نقشہ (اول) جو پہلے خانہ نقشہ جنبری نمبر (ایک) کی تائید میں
۱؎ آتا ہے۔ دیکھو وصف (پہلا)

اسی ۲۵ صفر ۱؎ (دو شنبہ) کی شام کو وفات امینی موسیٰ بن عقبہ کے قول کے مطابق یکم ربیع الاول ۱؎ سے
۲۲ جمادی الثانی ۱؎ تک حضرت ابوبکر کی مدت خلافت دو سال تین مہینے بائیس دن ہوئے جس کی تائید میں یہ دو قول نقل
کئے جاتے ہیں۔

بنا نفعہ قال الحاكم خلا متدرک (جلد ۳) تو فی ابوبکر وختلف عمر علی راس سنتین وثلثه اشهر واثني عشر من يومه۔
یعنی حاکم نے مستدرک میں کہا ہے کہ وفات حضرت ابوبکر اور خلافت عمر دو سال تین مہینے بائیس دن پر ہوئی۔
ایضاً ترجمہ تاریخ اعظم کو فی زبان اردو مطبوعہ مطبع یوسفی دہلی ۱۹۱۷ء کے ص ۳۳ میں ہے۔

صدیق نے عاریشہ کو اپنے پاس بلایا، اور کہا اے میری بیٹی میرا آخر وقت آچکا ہے، عمر کا کوئی لمحہ باقی ہے جب میں شربت
مرگ پی چکوں مجھے اچھی طرح غسل دینا، احتوط رکھن دیکر نماز جنازہ پڑھوانا، اے ابی اس قال: اس دن یہ وصیت کی وہ اتوار کا دن تھا
اور دوسرے دن پیر کو وفات پائی۔ پھر مقرر رسول کے پہلو میں دفن کیا اور سوت ۱؎ تھا، جمادی الآخر کی ساتویں تاریخ
گذر کر بواہی لاحق ہوئی چند روز بیماری میں گذرے اور بائیس سو برس، باویں آخر کو وفات پائی ترستھو برس کی عمر تھی مدت
خلافت دو برس تین مہینے بائیس دن یہ مدت با سند ہے۔

پس موسیٰ بن عقبہ کا قول کہ نمبر کی وفات ہائے جن الاول نے وفات واقع ہوئی وہ ۲۵ صفر دو شنبہ کی شام کو

ہونا ثابت ہو گیا جس کے ساتھ لیث، خوارزمی اور ابن زہری ہیں۔

لیکن امام سیوطی نے اس قول کو بھی ۲۵ صفر نوروز و شنبہ کا ہونا قبول کرتے ہوئے وفات میں ۳ یا ۱۳ ربیع الاول قرار دیا ہے کیونکہ اس پر اجماع ہے کہ آنحضرت کی وفات (دوشنبہ) کے دن اور ۲۵ صفر ۱۳ ربیع الاول میں واقع ہوئی۔ چونکہ ۲۵ صفر دوشنبہ کے بعد ۱۳ ربیع الاول کو (دوشنبہ) اکثر الوقوع سے اور ۲۵ صفر اسے شنبہ کے بعد ۱۳ ربیع الاول (دوشنبہ) ممکن الوقوع سے ہوتا ہے اسلئے دونوں تاریخیں قرار دی گئیں جس کے تائید کی مدت خلافت حضرت ابو بکر کی دو سال تین مہینے آٹھ دن محسوب کئے گئے ہیں۔

چنانچہ حیوۃ الحيوان کمال الدین محمد بن عیسیٰ الدیلمی الشافعی جلد اول مطبوعہ مصر کے ۱۲۴۰ میں ہے۔

توفي أبو بكر رضي الله عنه الثلاثاء بين المحرم

یعنی وفات پانی حضرت ابو بکرؓ کی شب

والعشاء الثمان بقين من جمادى الآخرة

میں درمیان مغرب اور عشا کے جبکہ آٹھ ماہ

سنة ثلاث عشرة من الهجرة۔

جمادی الآخرة ۱۲۴۰ کی باقی ختم میں ۱۲ جمادی الثانی

سنة تھی۔

و كانت خلافة رضي الله عنه

اور خلافت حضرت ابو بکرؓ کی دو برس تین مہینے

سنتين وثلاثه اشهر و ثمانية

آٹھ دن ہوئے یہ مدت بھی بلا سند ہے یعنی اسکے تائید

کی کوئی روایت نہیں ہے۔

لیکن یہ دونوں مدت خلافت حضرت ابو بکرؓ کی اس حدیث حضرت عائشہ کے معارض ہے جس حدیث کو امام زہری و اسحاق و شیخ موسیٰ بن عقبہ نے حضرت عائشہ کی سند سے دو سال تین مہینے اور دس راتوں تک بیان کیا ہے۔

ابن اسحاق نے اسی مدت خلافت کو دو سال تین مہینے و راتیں بیان کی ہیں۔ یہ دونوں آخری مدت امام زہری اور

ابن اسحاق کے سند کی اس روایت کے مطابق صحیح لگاتی ہے جس میں ہے کہ آیہ البومرأ کملت لکم دینکم کے نازل ہونے کے

بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ۸ یوم زندہ رہے۔ کیونکہ ۲۵ صفر کو ۵ ذی قعدہ سے ۵ دن اور ۵ ذی قعدہ سے شتر دن تک

ہوتے ہیں اور موسیٰ بن عقبہ کی رو سے ۱۲ ربیع الاول (دوشنبہ) نہایت ۱۲ ربیع الاول (دوشنبہ) میں صرف ۱۲ ربیع الاول کو دوشنبہ

ہوتا ہے۔ اور سات ربیع الاول کی وفات انہی کے لئے تاریخ اسلام خاموش ہے اسلئے یہ امر متحقق ہو گیا کہ ۲۵ ذی قعدہ سفر

حجۃ الوداع کا ۱۲ ربیع الاول غلط ہے نیز اس تاریخ کے ایک یا دو روز قبل اور بعد کو جمعہ کا دن نہیں تھا۔

نمبر (۳) امام محمد ابن اسحاق رئیس اہل المغازی لمؤنی رحمہ اللہ

محمد ابن اسحاق نے بننا ہے ساتھ اب مسلم کا سفر حجۃ الوداع فرماتا ۲۵ ذی قعدہ کی روایت کی ہے اسی روایت کو صحیح بخاری

صحیح مسلم ابن یحییٰ بن سعید کے طریق حضرت عائشہ کی سند سے بیان کیا گیا ہے جبکہ ۵ ذی قعدہ کی پانچ راتیں باقی ختم تو رسالت اب

مسلم سفر حجۃ الوداع کے لئے مدینہ منورہ سے باہر نکلیے سکون سیرت ابن ہشام ج ۲ مطبوعہ مصر ۱۲۹۵ کے ۵۷ سے نقل کرتے ہیں۔

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱
 ۴

صلح في شهر ربيع الأول في سنة
عشرة مائة مائة من شهر ربيع الأول
يوم الاثنين ودفن ليلة الأربعاء

أيضا عمدة القاري شرح صحيح بخاري علامه عيني حفظه
قال ابن اسحاق توفي لاثنتي عشرة
ليلة خلت من ربيع الاول في اليوم الذي
قدم فيه المدينة تمهيدا

ایضاً تالیف الرسائل والملوک جلد اول حصہ چہارم

عن ابن اسحاق عن صالح بن كيسان
عن الزهري عن عبيد الله بن عبد الله عن عائشة
قالت توفي رسول الله صلى الله عليه وسلم لاثني عشرة
ليلة مضت من شهر ربيع الاول في يوم
الذي اقدم فيه المدينة مهاجرا واسكن كل
في هجرة عشر سنين كواحد -

صحیح ترمذی جلد ثانی ریاب بنی سلم کے ولادت کے
بیان میں محمد بن بشار العبدی ثمالی وھب
بن جریر ثمالی قال سمعت محمد بن اسحاق
یحدث عن المطلب بن عبد الله بن قیس بن
مخزوم عن ابيه عن جدّه قال ولدت

عليه السلام محمد بن اسحاق بن عيون الاثر حافظ ابن سيد الناس بلداول سنة في نسخة كتبها
بن يسار بن كوتان المغربي مولى قيس بن خزيمة بن اطلب بن عبد مناف ابو بكر
بن ابي بكر الصديق وابان بن عثمان بن عفان وحمزة بن علي بن الحسين بن علي بن
وقيل هو جد حمزة عنه ائمة من العلماء منهم يحيى بن سعيد الانصاري وسفيان الثوري وا
سفيان بن عيينة ومن بعدهم ذكر ابن المديني عن سفيان بن عيينة انه سمع من شهاب

اور اسد الغابۃ فی سیرۃ الصحابہ ابن اسحاق

جزری کے جلد ۲ میں ابن اسحاق سے مروی ہے کہ
ابو بکر یوم جمعہ میں جبکہ سات راتیں ماہ جمادی الآخرہ
میں کن بانی تھیں وفات فرماں۔

قال ابن اسحاق توفی بکرمہ رضی اللہ

یوم الجمعۃ لسبع لیلال یقین من جمادی الآخرہ
سنۃ ثلاث عشرۃ۔

یہاں سے اس امر کا ثبوت لکھا جاتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کس تاریخ اور دن میں بیمار ہوئے اور کب وفات
پائی اور حضرت ابو بکر کی خلافت کس تاریخ سے شروع ہو کر وفات تک دو سال تین مہینے دس یوم ہوتے ہیں تاکہ
پوری صحت تاریخ اور روایات کے مطابق ثابت ہو جائے۔ اور تاریخ سفر حجۃ الوداع کا یوم محقق آجائے۔

چنانچہ عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری للعلامة بدر الدین محمد بن احمد العینی الخفی جلد ۴ مطبوعہ مصر سنہ ۱۲۵۲ھ میں
یہ عبارت مرقوم ہے۔

ص۔ باب بعث النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم السامۃ

بن زید فی مہرۃ الذی توفی فیہ ش۔ ای ہذا

باب بیان بعث النبی صلی اللہ علیہ وسلم بن زید بن جابر

مولی النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان تجلیز اسامۃ یوم

السبت قبل موت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یومین لافتمات

یوم الاثنین وکان بعثہ الی الشام۔

قال ابن اسحاق لما کان یوما الاربعاء لیلۃ

بقینا من صفر بدی برسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم وجعہ فم وضع فلما اصبح یوم المنین

عقد لاسامۃ لواء مبدۃ ثم قال لغزبہ لیلۃ فقا

من کفر باللہ و سالی موضع مقنل بیک فقد

ولیتک علی ہذا الجیش فاغز صلی اللہ علیہ وسلم

یہ بات اس بیان میں ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے اسامہ بن زید بن حارثہ کو جو غلام زادہ تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اور اسامہ کی تیاری شنبہ کے روز وفات پہنچے تو روز

قبل تھی اسلئے کہ آنحضرت نے دو شنبہ کے روز وفات

فرمائی۔

ابن اسحاق لکھتے ہیں کہ ۲۰ صفر چار شنبہ کے

دن شروع ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو درد پھر بخار اور درد

ہوا ۲۹ صفر پنج شنبہ کی صبح حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اپنے

دست مبارک سے جھنڈا اٹھایا اور اسامہ کو جو الہ کیا

اور کے بعد فرمایا کہ جاؤ اور خدا کا نام لیکر اور جنگ کرو

کافروں سے اور جاؤ اپنے باپ کے مقام قتل پر تحقیق کہ

میں نے مردار بنایا ہے تمکو اس لشکر پر پس جنگ کرو

لے (ابن اسحاق) سیرت شبل جلد ۱ ص ۳۰۹ میں ہے۔ محمد بن اسحاق تابعی ہیں۔ متعدد صحابہ کو دیکھا تھا علم حدیث میں کمال تھا۔ امام بخاری
رسالہ جز الفراء میں انکی سند سے روایتیں نقل کرتے ہیں۔ اور ابوداؤد بھی سمجھتے ہیں۔ انہیں تاریخ میں تو اکثر واقعات انھیں سے پتے ہیں۔ شعبہ بن الحجاج جنگ بخاری
شعبہ بن الولید میں فی الحدیث کہا ہے دیکھو صحیح ترمذی کتاب الغلل۔ اور شعبہ مذکور نے محمد بن اسحاق کو میر المومنین فی الحدیث کہا ہے چنانچہ علامہ یاقوتی نے (مراۃ الجنان)

میں لکھا ہے واللہ امام محمد بن اسحاق بن یسار مطلق مولانا محمد بن صاحب السیرۃ وکان جلیس ہجو والعلیہ لکھا تھا اخبار اتانہ ثینا فلما
عند اکثر العلماء واما ابن المغازی واما سیر فلا یجہل احاطۃ قال ابن شہاب الذہری من اراد المغازی فلیعلم بان ابن اسحاق ذاک وہ القاری فی تاریخہ
روی عن الشافعی انہ قال من اراد یجہز فی المغازی فلیعلم ان علی محمد بن اسحاق وقال سفیان ابن عیینہ ما درکت احدی من اصحاب ابن اسحاق
فی حدیثہ قال شعبہ بن الحجاج محمد بن اسحاق امیر المؤمنین یمین فی الحدیث وحکی عینی بن معمر بن احمد بن حنبل و
عینی بن سعید القطان انہم وثقوا محمد بن اسحاق ورجحوا جلد ثانی

ابن دعلی دخل شراة ناصية البلقاء فخرج بالواحدة
معقودا وقد فعل الى بريدة بن الحصباء الاسلمی
وعسكر بالبحوف فلم یبق احد من المهاجرین الا ولین
والانصار الا الامد بن ثعلبة الخزومی منهم ابو بکر و
عمر بن الخطاب ابو عبیدة بن الجراح رضی اللہ
تعالی عنہم وغیرہم فمن صلحهم قوموا قالوا نستعمل
هذا الغلام علی المهاجرین الاولین فغضب
رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم غضبا
شدیدا فخرج وقد حصرت علی راسه عصابة
قطیفة فصعد المنبر فحمد اللہ واثن علیہ
ثم قال ایہا الناس فمما قالہ بلغتنی
عن بعضکم فی تلمیزی اسامہ وان
طعنتم فی تلمیزی اسامہ فقد طعنتم
فی امارۃ ابیہ من قبلہ دایم اللہ ان
کان خلیقا بالامارة وان ابنہ بعدہ
الخالق للامارة ثم نزل فدخل بیتہ و
ذلک یوم التبت لشر خلون من

صبح تک اہل انبی سے دیر اطراف بلقا کے اشراف کی
زمین ہے پس نکلا اسامہ جھنڈے کو لیکر اور اس جھنڈے
کو بیدہ بن حبیب اسلمی کو دیدیا اور مقام حرت میں لشکر
جمع کیا پس نہیں باقی رہا کسی مہاجرین اور انصار سے
لیکن زیادہ اس خزوہ میں انہیں سے ابو بکر و عمر بن خطاب
اور ابو عبیدہ بن الجراح وغیرہ تھے پس گفتگو کی تو
نے اور کہا کہ کیا سردار بناتے ہیں آنحضرت صلعم اس
لڑاکے کو مہاجرین اولین پر بیکر رسالت اب صلعم بہت
غضبناک ہوئے پس نکلی آنحضرت صلعم در آنحالیکہ
باندہ رکھی تھی اپنے سراقہ میں پر ایک بیٹی اور منبر پر
تشریف لے گئے اور خدا کی حمد و ثنا کی اسکے بعد فرمایا
پس اے لوگو کیا گفتگو ہے تمہاری کہ جو بعض لوگوں کی
مجھ تک پہنچی ہے اسامہ کو سردار بنائیکے بارے میں
اگر تم طعنہ زنی کرتے ہو میرے سردار بنانے میں اور قسم
بجداوہ قابل سرداری تھا، اور اس کے بعد اسکا بیٹا
اسامہ سرداری کے لائق ہے اسکے بعد آپ منبر پر سے
اترے اور بیت الشرف میں داخل ہوئے یہ شنبہ کا دن

ملہ ترمذی نے اپنے مجمع جلد ۱ مناقب زید بن حارثہ میں تاریخ الاول یوم شنبہ کا یہ خطبہ حضرت کے فرمانے کی وارد کی ہے اسی کو بخاری نے بھی اپنے مجمع میں
لکھا ہے اسکے بعد یکشنبہ کے دن اسامہ شکرگاہ سے سردار عالم تہ تخت ہو نیکو آیا ہے جسکی روایت دوم ہے جو محمد بن اسحاق کے طریق اور اسامہ بن زید کے
حدیث کی حدیث ہے حدیثنا محمد بن الحسن شاعبد اللہ بن مسلم عن ملائک بن انس عن عبد اللہ بن جابر عن عثمان بن عفان عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم
واقر علیہم اسامہ بن زید فطعموا الناس امانہ فقال ان قطعوا فی مارتہ ففکتم قطعون فامارة ابیہ من قبل ام اللہ اھان لخلیفة الامارة وان کان من
احد الناس لانی ان هذا من احب الناس لی بعد هذا شیخ حسن صحیح۔ اسناد ذکورہ ابن عمر سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے ایک لشکر بھیجا اور اسامہ بن زید کو
اوپر حاکم کیا لوگوں نے اسکی حکومت پر طعن کیا، پس فرمایا آنحضرت صلعم نے اگر تم اسکی حکومت میں من کرتے ہو تو تو نے اسکے باپ کی حکومت میں بھی پہلے اس طعن
کیا تھا حالانکہ قسم ہے خدا کی تحقیق کہ وہ لائق حکومت کے تھا اور وہ مجھے سب سے زیادہ پیارا تھا اور یہ بعد اس کے سب لوگوں سے مجھے پیارا ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے
یہ خطبہ فرما کر آپ منبر سے اتر گئے اور بیت الشرف میں داخل ہوئے یہ شنبہ کا دن اور تاریخ الاول تھی پھر یوم الاحد یعنی یکشنبہ کے دن تاریخ الاول کو اسامہ بن زید
اپنے لشکر سے آیا پس روز حضرت صلعم شدت مرض سے کلام نہیں کرتے تھے جسکی یہ حدیث صحیح ترمذی مناقب اسامہ بن زید میں یہ ہے۔ حدیثنا ابو کریم
نا یوش بن بکر عن محمد بن اسحاق عن سعید بن عبید بن السباق عن سعد بن اسامہ بن زید عن ابیہ فقال لما قتل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
صلی اللہ علیہ وسلم صلی اللہ علیہ وسلم فخلت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاحمدہ فلم یکن فعل رسول اللہ یضع یدہ فی فمہ فخلت یدہ فی فمہ فاحمدہ
ترمذی کہتے ہیں حدیث کی جہ سے ابو کریم کہ امدت کی جہ سے یونس بن بکر محمد بن اسحاق سے اسنے سعید بن عبید بن سباق سے اسنے محمد بن اسامہ بن زید
اسنے ہے ایسا سامہ سے کہا اسامہ نے رسول اللہ صلعم جب بیمار ہوئے تو میں اور دو لوگ بھی مینہ میں داخل ہوئے پھر میں رسول اللہ کے پاس آیا اور حالت میں کہ آپ موش
تھے اور بات نہ کرتے تھے پس جب اللہ علیہ وسلم مجھ پر موت مبارک کھٹے تھے اور دو مٹاتے تھے سو میں نے ملو کہ کیا کہ آپ میرے لئے دعا کرتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے

ربیع الاول سے اسی عشرہ قال
ابن حشام انما طعنوا فی سامة لانه ابن
مولى وكان حفيد السن وقيل انما
قال ذلك المنافقون ولما كان يوم
الاحد اشتد برسول الله صلعم وجعل يخل
اسامة من معسكره والنبي صلعم مضور
فطأ طأ اسامة راسه فقبله النبي صلعم
لا يتكلم ودعا اسامة معسكره ثم
دخل يوم الاثنين فاصبح رسول الله
صلعم مفيقا وامر اسامة الناس بالرحيل
فبينما هو يريد الركوب اذا رسول ام
ايمين قد جاءه يقول ان رسول الله صلعم
موت فاقبل اسامة واقبل معه عمر ابو عبيدة
فانتهوا الى رسول الله صلعم فتوفي
حين زاعت الشمس يوم الاثنين لاثنتي عشرة
ليلة فخلت من ربیع الاول۔

اسی دن پہلے دن اول عشرہ تھی۔ ابن حشام نے کہا کہ
اسامة کے پاس میں جو لوگوں نے مسند لائی وہ اسلئے کہ
وہ عدم زادہ تھا اور صغیر السن تھا اور کہا گیا ہے کہ یہ
منافقین نے بیان کیا۔ اور کیشنبہ کے دن رسول اللہ
صلعم کے دروین شہرت ہو گئی پس اسامة حاضر ہوا
اور رسول اللہ صریض میں سرشار و غرق تھے پھر اسامة
نے سر اقدس کو بوسہ دیا، آنحضرت کا منہ زمین کرتے
تھے پس اسامة اپنے لشکر کاہ کی طرف رت گیا پھر
دوشنبہ کے دن حاضر ہوا اور رسول اللہ صلعم کو
صبح کے وقت افاقہ ہوا اور کہہ گیا لوگوں کو اسار
نے کوچ کرنے کا پس اس اثنا میں قاصد ام ایمن
پہونچا اور کہنے لگا کہ رسول اللہ کی حالت نرس ہے
پس لوٹے اسامة اور ان کے ساتھ عمر اور ابو عبیدہ
بھی تھے پس پہونچے رسول اللہ کے پاس اور
رسول اللہ فوت ہو چکے تھے بعد دو پر دوشنبہ کے
دن بارہ رات میں گذرے ماہ ربیع الاول کے۔

ابن اسحاق کے بیان مذکورہ کے مطابق ۲۸ صفر چہار شنبہ ۲۹ صفر پنج شنبہ ۳۰ صفر جمعہ
ربیع الاول (شنبہ) یہ شنبہ ۲۹ صفر پنج شنبہ کا دسواں دن جس کے بجائے ۱۰ ربیع الاول ہو گیا۔ حضرت نے خطاب فرمایا کہ
اسامة کی امارت پر طعن کے کلمات سماعت فرما کر نہایت غیظ و غضب میں آیا ہے اس خطبہ یعنی حدیث کو بخاری اور ترمذی نے
اپنے صحیح میں وارد کیا ہے بخاری کی حدیث مع شرح آگے نمبر (۳۸) میں اور ترمذی کی حاشیہ ص ۱۱ میں نقل ہو چکی۔

پس ۹ ربیع الاول (شنبہ) کے بعد اس بیچ الاول (یکشنبہ) گیارہ ربیع الاول (دوشنبہ) ہوا جس سے کل ۱۳ دن
حضرت باہر رہے یعنی ۲۸ صفر چہار شنبہ کا ایک دن اور اس کی شام شب ۲۹ صفر اور گیارہ شنبہ بیچ الاول کی یہ بارہ دن حضرت باہر رہے
وفات فرمائی۔ ۱۰ ربیع الاول کو (سہ شنبہ) خود ابن اسحاق کے بیان سے آتا ہے۔

چونکہ ابن اسحاق کے استاد شیخ امام زہری وفات انہی کو انس بن مالک کی سند سے دوشنبہ کے آخر وقت یعنی شام کو بتائے گئے ہیں
زہری کے طریق اور حضرت عائشہ کے سند کل مدت علالت ابوبکر دو سال تین مہینے دس شبوں کی نمبر ایک بن شہاب زہری بن ابی

اول الاسلام معاذ ابو عبدہ زہری میں ہے۔ محمد بن اسحاق بن یسار اللہ کے صاحب السیرۃ الذی یقول فیہ شعبۃ
ذات ابن اسحاق امیر المؤمنین فی الحدیث۔

اور معارف ابن قتیبہ میں ابن اسحاق کی روایت سے مدت خلافت حضرت ابو بکر دو سال تین مہینے نو راتیں ہیں اور
تاریخ صغیر بخاری اور حضرت عایشہ کی سند سے حضرت ابو بکر ۲۲ جمادی الآخرہ ۳۱ھ کا دن گذر کر بعد مغرب حالت کی ہے
اس لئے مدت خلافت کا حساب ۱۲ ربیع الاول کا دن گذر کر شب ۱۳ ربیع الاول ۳۱ھ سے ۱۴ ربیع الاول ۳۲ھ تک وصال
۱۳ جمادی الآخرہ کو تین مہینے ۲۲ جمادی الآخرہ کو نو راتیں ہوں ہیں۔ اور ۲۲ جمادی الآخرہ ۳۱ھ کو (بخشبہ شبہ) اور ۲۳ جمادی الآخرہ
۳۱ھ کو (جمعہ) کا دن بھی قاعدہ سے آتا ہے۔ (دیکھو نقشہ دوم ص ۱۸ کتاب ۱۰)

یہ ۲۴ صفر کا (بخشبہ شبہ) جمعہ میں ۱۰ ذی الحجہ (بخشبہ شبہ) ۹ ذی الحجہ عرفہ کے روز اور ۲۵ ذی الحجہ سفر حجۃ الوداع کو (بخشبہ
کا دن آتا ہے یہی (سہ شنبہ) ۱۲ ربیع الاول کو واقع ہوتا ہے۔ دیکھو نقشہ چہتری لہر ایک کا دو سرا خانہ جس کا مؤید نقشہ دوم ہے۔
چونکہ ابن جبرئیل جو ابن اسحاق کا معاصر ہے اپنے تفسیر میں آیا کہ میرا یوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم
نقصی و رضیت لکم الاسلام دینا کے نازل ہونے کے بعد اکیاسی شبوں تک سوال شد صلعم کا پڑنا اور اکیاسی شبوں روزِ رحلت فرما
اپنی تفسیر میں وارد کیا ہے جس کا مساباس طرح سے ٹھیک مطابق اور صحیح آتا ہے کہ ۱۰ ذی الحجہ (بخشبہ شبہ) سے ۲۹ ذی الحجہ (اربعین)
ماہ محرم ۱۳ راتیں ماہ صفر ۹ راتیں یہ ستر راتیں ہوں ہیں جس میں گیارہ راتیں شامل ہونے سے اکیاسی شبانہ روز پر سوال شد
صلعم کا رحلت فرما نامذہب مذکورہ کے موافق صحیح صحیح آگیا۔

اور گیارہ ربیع الاول (دو شنبہ) کے دن حضرت کے وفات کی صحیح تاریخ ابن اسحاق کے استاذ ابن شہاب زہری کے
اوس حدیث کے مطابق ہے جس کو وہ فہون نے حضرت عایشہ کی سند سے حضرت ابو بکر کی کل مدت خلافت دو برس تین مہینے دس راتیں
تاریخ ابن جو گیارہ ربیع الاول کے شام شب بیکو ربیع الاول ۳۱ھ سے شب ۱۲ ربیع الاول ۳۲ھ دو سال ۱۲ ماہ ۱۲ راتیں
۳۱ھ تین مہینے ۲۲ جمادی الآخرہ (دس راتیں) ہیں۔

اس مدت خلافت سے یہ لازم آتا ہے کہ رسول اللہ صلعم کو ایک روز قبل وفات فرما نا مان لیا ہے یا ۲۵ صفر کا (بخشبہ
یکم ربیع الاول میں لایا گیا ہے اور ایسا ہونا ناممکن ہے۔ پھر چونکہ دن بخاری کے بھی ہوتے ہیں یعنی ۲۸ و ۲۹ صفر و دن ۱۰ ربیع
۱۲ دن ۱۳ دن ہوئے اور ہر چہ ۱۰ شنبہ کا چودھواں روز (سہ شنبہ) اور تیسرے دن (دو شنبہ) پس گیارہ ربیع الاول (دو شنبہ)
حضرت کے وفات کی صحیح تاریخ ہے۔

نمبر (۴) امام مالک بن انس المتوفی ۱۷۹ھ

یہ امام مالک بن انس المذہب اربعہ میں داخل میں جنکی تقلید ایک مخصوص فرقہ اسلام (مالکیون) ہے جس کا سر
کے ہیں کہ بخاری نے انکی سند سے اپنے صحاح کو مرتب کیا ہے۔ یہ بھی جناب رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کا سفر حجۃ الوداع فرما کر ۲۵ ذی الحجہ (اکیاسی
راتیں) ماہ ذی الحجہ کے گذرنے کی بات تین مہینے یعنی آنوالی رات ۲۰ ذی الحجہ تا ۲۱ ذی الحجہ اور سوت حضرت صلعم سفر کیلئے مدینہ منورہ پہنچے
دھن لاف پہلی ص ۱۰۰۔ اول ص ۱۰۰۔ مطبوعہ ۱۳۳۱ھ۔ قال ابن شہاب الزہری عن اداء المغازی فعابہ بن ابی اسحاق ذکرہ البخاری
فلا یزید ۸۰۰۔ ذکرہ ابن شہاب عن شعبۃ بن الحجاج (انقال ابن اسحاق) امیر المؤمنین یعنی فی الحدیث۔
کشف القناعین ص ۱۰۰۔ اول من صنف فیہ الامام المعروف بجمہد ابن اسحاق (ابن شہاب) المتوفی ۱۷۹ھ احدی وخبیین و ما اثنہ۔

میں اس حدیث کے امام مالک نے اپنے شیخ امام زہری کے طریق سے نمبر ۱۱۸ میں بیان کیا ہے۔
نیز صحیح بخاری - جلد ۱۱ باب ۱۱۲ ص ۱۱۲ آخر اثر میں ہے۔

عن مالک بن عیسیٰ بن سعید عن حماد بن عمار بن عبد الرحمن انما سمعت عائشة تقول ان رسول الله صلى الله عليه وسلم يراى بقين من ذى القعدة قال يحيى فلا كرت هذا الحديث القاسم بن محمد هكذا للمسلم۔

مالک بن عیسیٰ بن سعید عن حماد بن عمار بن عبد الرحمن انما سمعت عائشة تقول ان رسول الله صلى الله عليه وسلم يراى بقين من ذى القعدة قال يحيى فلا كرت هذا الحديث القاسم بن محمد هكذا للمسلم۔

یہ آخری حدیث جس کے اشارہ محمد بن عیسیٰ نے کیا ہے وہ نمبر (۱۳) ابن اسحاق میں نقل ہے۔
مناسب معلوم ہوتا ہے کہ یہاں پر امام مالک اور امام ابو یوسف کا وہ مکالمہ نقل کیا جائے جو ہارون الرشید کے مواجد میں عرفہ ۹ فریقہ کے نماز یوم جمعہ یا قسہ ثلث کی بابت عین زمانہ حج میں بمقام مکہ معظمہ واقع ہوا۔
سیرت حلبی - جلد ۳ ص ۲۹۳ میں ہے۔

وقد رایت ان مالکاً رضى الله تعالى عنه
سأل ابا يوسف وقد كان مجمعاً هارون
الرشيد وذلك بحضور الرشيد فقال لهما
تقولان في صلاة النبي صلى الله عليه وسلم يوم
الحجة أصلي جمعاً أم صلي لظاهر منقورة
فقال ابو يوسف صلي جمعاً لا ندر خطب بها
قبل الصلاة فقال مالک ان خطبات لا ندر لو وقف
يوم السبت لخطب قبل الصلاة فقال ابو
يوسف ما الذي صلي فقال مالک صلي
الظاهر منقورة لا ندر أم بالقرآن فحبوبه
هارون في حقله على ابي يوسف۔

(روای کہتا ہے) میں نے مالک کو ابو یوسف سے
سوال کرتے ہوئے دیکھا اور ان کا ایک ابو یوسف نے
ہارون الرشید کے ساتھ حج کیا تھا۔ اور یہ سوال جواب
ہارون الرشید کے روبرو ہوا۔ مالک نے ابو یوسف
سے پوچھا کہ مقام عرفات میں یوم جمعہ رسول اللہ صلی
نے نماز جمعہ پڑھی تھی یا نماز ظہر قصر ابو یوسف نے کہا
کہ نماز جمعہ پڑھی کیونکہ آپ نے نماز سے پہلے خطبہ پڑھا
تھا۔ مالک نے کہا کہ آپ غلطی پر ہیں اس لئے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ہفتہ کے روز بھی ٹہرتے جب بھی نماز کے قبل خطبہ
پڑھتے ابو یوسف نے کہا کہ ہر کون سی نماز پڑھی تھی
مالک نے کہا نماز ظہر قصر پڑھی کیونکہ آپ نے آہستہ
پڑھی تھی مالک کے اس استدلال کو ابو یوسف کے
مقابلہ میں ہارون الرشید نے پسند کیا اور اللہ اعلم۔

قال دنا بن احمد بن محمد ثنا عبد الرحمن
بن عمر بن نافع بن ابن عمر قال بويك ابو بكر
الصديق يوم قبض رسول الله صلى الله عليه وسلم

کہا اور خبر دی بلکہ محمد بن عمر نے کہا کہ حدیث کی

لے الخاروقی حنبلی حصہ ثانی میں ہے۔ نافع جو امام مالک کے استاد تھے اور انکی روایت کے سلسلہ کو محدثین سلسلہ اللہ اب یعنی سونیلی زکیر سے منسوب کرتے
ہیں یہ بزرگ غلام تھے اور اسی عہد حضرت عمر کے اقربیت یافتہ تھے۔

الاثنین لاثنتی عشرة ليلة
خلت من ربيع الاوّل سنة
احدی عشرة وکان منزل لہا بالخ
عذرة وجہ جیبۃ بنت خادجة
بنت زید۔

ہم سے عبد الرحمن بن عمر نے بیان کیا کہ وہ وفات نے ابن
عمر سے کہا انہوں نے کہا ابو بکر صدیق پر وفات النبی
ودشہ بارہ و بیچ ان دن سالہ کے روز بیعت کی گئی
اور ابو بکر اپنے مکان میں اپنے زوجہ جیبہ بنت
خادجہ بیعت کر دئے یہاں تھے۔

یوم وفات النبی صلعم سے دو یوم قبل یوم شنبہ جو ۲۹ صفر پنجشنبہ کا دسواں روز تھا جس پنجشنبہ کے روز اسامہ بن
زید کے ماتحتی میں مہاجرین اولین و انصار تغنات کئے گئے اور عدم امتثال امر پیغمبر سے وہ سب غضب رسول اللہ صلعم میں
آگئے جیسا کہ نمبر ۱۲۰ ابن اسحاق سے معلوم کر چکے ہیں دسواں روز ۲۹ صفر پنجشنبہ کا تھا جسکو یوم شنبہ اربع الاول لا کر
۱۲ ربیع الاول وفات النبی روایات میں لایا گیا ہے چنانچہ اس واقعہ کو علامہ قسطلانی ارشاد الساری شرح صحیح بخاری میں
بخاری کے اسی حدیث کی شرح میں بیان فرماتے ہیں جسکو امام موسی بن عقبہ اور امام مالک نے عبد اللہ بن عمر کی سند
سے وارد کیا ہے۔ اور ہر دو صاحب (ابن شہاب زہری) کے تلامذہ سے ہیں جنہوں نے عروہ کے طرق اور حضرت عائشہ کی سند
سے ۱۲ ربیع الاول کی روایت اور دو سال تین مہینے دس جنون مدت خلافت کی روایت کی ہے جسکو ہم نیز ایک ابن شہاب
میں بیان کر آئے ہیں۔

ارشاد الساری شرح صحیح بخاری جلد ۶ باب بعث النبی صلعم اسامہ بن زید فی مرضہ الذی توفی فیہ (۱) یہ مطبوعہ مصر
۱۲۶۵ھ سے ماخوذ ہے۔

قال حدثنا ابو العاصم الضحاك بن
عقلد بفتح ميم وسكون الحاء المعجمة
عن الفضل بن سليمان بن عبد الله بن مسعود
الضحاك المعجم قال حدثني موسى بن
عقبة (۱) الامام المغازي عن سالم عن ابي
عبد الله بن عمر بن الخطاب انه قال
لاستعمل النبي صلعم اسامه ابن زيد
اميرا (۲) فقالوا فيها اي طعنوا
امارتا وقالوا يستصل هذا الغلام
اميرا على المهاجرين (۳) فقال النبي صلعم
بعد ان صعد المنبر خطيبا رقا بالعني
انكم قلتم في اسامه ما قطعوا يد فيه
كما روایت کی ہم سے ابو عاصم ضحاك بن محمد نے
اور اس نے فضل بن سليمان سے اور اس نے کہا
کہ مجھے روایت کی موسی بن عقبہ نے اس سے
روایت کی سالم سے اور اس نے اپنے باپ عبد اللہ
بن عمر بن الخطاب سے اس نے کہا امیر بنایا نبی صلعم
نے اسامہ بن زید کو پس لوگوں نے اونکے بارے میں
کہا یعنی اونکی امارت (۲) میں طعن کیا اور کہا
کہ یہ وہ گلام مہاجرین پر امیر بنایا جاتا ہے پس نبی صلعم نے
منبر پر تشریف لیا کہ خطیبہ پڑھا اور یہ فرمایا کہ مجھ کو خبر ہو چکی
ہے کہ تم لوگوں نے اسامہ کے بارے میں وہ باتیں
کہیں جس سے لوگوں کے بارے میں طعن مقصود ہے
حالانکہ وہ تمام اون لوگوں سے کہ جنہوں نے ادھر

و انزلنا القرآن الذي فيه آياتنا و انزلنا
وحدثنا اسمعيل بن ابي اويس قال حدثنا
ولا في ذلك حديثي بالافراد

بمالك، الامام عن عبد الله بن دينار عن عبد الله
بن عمر رضي الله عنهما ان رسول الله صلى

بعث بعثا، الطائفة من الروم مكان قل
زيد بن سارية فيه وجوه المهاجرين والانصار
منهم ابو بكر وعمر و امير عليهم السلام بن زيد

فلما كان يوم الاربعاء بدأ رسول
الله صلى الله عليه و آله و سلم و جمع فحمد و صلح يوم

الخميس عقد له اموال بيده الثمنية
فخرج فله فعه الى برية الاساس

و عن كبريا حفرة فطعن الناس في
امارتهم فقام رسول الله صلى الله

عليه و سلم لما بلغ ذلك و خرج
وقد عصب داسه و عليه قطيفة على

النبر خطيباً (فقال) بعد ان
حمد الله و اثنى عليه ان تظفوا

في امارته فقد كنتم تعطون
في اماره ابيه زيد من قبل و ايم الله

بهمزة وصل (ان كان زيد (خلقاً) بالحاء
المجتمعة و القاف ايم الله (لا اماره و

ان كان لمن ايم الله اس الى وان) ابنه
و هذا لمن ايم الله اس الى بعده) زاد

اهل السيرة ما ذكره في عيون
الاثر و غيره ما فاستوا صوابه خيرا

فانه من خياركم ثم قل عن النبر قد دخل

ما من من عمن كبرية و انزلنا
امام مالك عن عبد الله بن دينار عن عبد

عبد الله بن عمر عن ابي اويس عن عبد الله بن دينار
عن ابي بكر و عمر و امير عليهم السلام بن زيد

فلما كان يوم الاربعاء بدأ رسول
الله صلى الله عليه و آله و سلم و جمع فحمد و صلح يوم

الخميس عقد له اموال بيده الثمنية
فخرج فله فعه الى برية الاساس

و عن كبريا حفرة فطعن الناس في
امارتهم فقام رسول الله صلى الله

عليه و سلم لما بلغ ذلك و خرج
وقد عصب داسه و عليه قطيفة على

النبر خطيباً (فقال) بعد ان
حمد الله و اثنى عليه ان تظفوا

في امارته فقد كنتم تعطون
في اماره ابيه زيد من قبل و ايم الله

بهمزة وصل (ان كان زيد (خلقاً) بالحاء
المجتمعة و القاف ايم الله (لا اماره و

ان كان لمن ايم الله اس الى وان) ابنه
و هذا لمن ايم الله اس الى بعده) زاد

اهل السيرة ما ذكره في عيون
الاثر و غيره ما فاستوا صوابه خيرا

فانه من خياركم ثم قل عن النبر قد دخل

ما من من عمن كبرية و انزلنا
امام مالك عن عبد الله بن دينار عن عبد

عبد الله بن عمر عن ابي اويس عن عبد الله بن دينار
عن ابي بكر و عمر و امير عليهم السلام بن زيد

بیتہ یوم السبت عشر خلون من ربيع الاول حادی عشر
ایضاً ارشاد ہماری شرح صحیح بخاری ص ۱۲۱ میں ہے۔
وہ قال (حدثنا خالد بن مخلد) بفتح الميم
وسكون المعجمة وفتح الاء ابو الهيثم البجلي اقطا
بقسم القاف والمهمل قال (حدثنا سليمان بن
بلال) قال حدثني باخراذ (عبد الله بن يمان)
العمدوني مولاهم ابو عبد الرحمن المدني موفى
بن عمر عن عبد الله بن عمر رضي الله عنهما اذ قال
قال بعث النبي صلى الله عليه وسلم بعثا الى
الطراف الروم حيث قتل زيد بن حارثة
والله اسامه المذکور وهو المبعث
الذي امر بحج بنه عنده موته عليه الصلوة
والسلام وانفذه أبو بكر رضي الله عنه بعده
رواؤهم اسامه بن زيد) بتشديد الميم
من أمر فطعن بعض الناس في ما روي بكسر
المهزلة وكان ممن انتدب مع اسامة كبار
المهاجرين والانصار فيهم أبو بكر وعمر وعبد
وسعد وسعيد وقادة بن النعمان وسلمة
بن سالم فتكلم قوم في ذلك كلاما عياش بن أبي سفيان
الهمزوي فقال يقول هذا الكلام على المهاجرين فلهذا
مقاله في ذلك فسمع عمر بن الخطاب رضي الله عنه من ذلك
فردده على من تكلم وجاءوا الى النبي صلى الله عليه وسلم فأنفذه
صلى الله عليه وسلم غضبا شديدا فخطب (فقال النبي صلى الله عليه وسلم)
كبر المهزلة رطلتموا في ما رددت فقد كنتم تطفنون
فلما رآه زيد من قبل ان يغزوه موته

وسون ربيع الاول سنة ثمان مائة وخمسة عشر
عاشا في ربيع الاول كروم جند تھا
روایت کی ہے ہم سے خالد بن مخلد نے اس سے
یہاں روایت کی ہم سے سلیمان ابن بلال نے اس سے کہا کہ
مجھے روایت کی عبد اللہ ابن یمنار عمادی نے اور
اس سے عبد اللہ بن عمر سے اس سے کہا کہ بھائی بھائی صلوات
علیہ نے ایک لشکر کو اطراف روم کے جانب جس مقام
پر کہ زید بن حارثہ انصاری اسامہ مذکور کے والد قتل
کئے گئے تھے اور وہ وہی لشکر تھا کہ حضرت نے جس کی
روائی کا حکم اپنے موت کے وقت دیا اور اس کو ابو بکر
نے بعد حضرت کے بھیجا اور میر بنایا اسامہ بن زید کو
پس بعض لوگوں نے اس کی امارت میں طعن کیا اور
منجملہ ان لوگوں کے کہ اسامہ بن زید کے ساتھ بھیجے
گئے بزرگان مہاجرین و انصار تھے جن میں ابو بکر و عمر و
ابو سعید و سعید و قاتدہ ابن نعمان و سلمہ بن
اسلم تھے پس ایک قوم نے یعنی عیاش بن ابی ربيعة
غزوہ میں اسے اس بارے میں کچھ کلام کیا اور کہا کہ یہ لوگ
مہاجرین پر حاکم بنایا جاتا ہے پس اس بارے میں گفتگو
بہت ہوئی پس عمر بن الخطاب نے کچھ سنا اور ان کو کہنے
والو کی زد کی اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور حضرت
کو اس واقعہ کی خبر دی پس حضرت نہایت شدید غصہ و غضب
میں آئے اور خطبہ پڑھا اور ارشاد فرمایا اگر تم لوگ اس کی
امارت میں طعن کر رہے ہو تو کوئی عجب نہیں اس سے
کہ تم لوگ ان کے باپ زید کی امارت میں اس سے پہلے
غزوہ موتہ میں طعن کرتے تھے۔

اور حضرت صحیح بخاری کی شرح میں علامہ زرقانی ہامکی
میں خطبہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو یوم شنبہ و سون ربيع الاول تحریر کرتے ہیں۔ اور نوادی ۲۶ صفر (دوشنبہ) اور ۲۷ صفر (چار شنبہ) بیان

کرتے ہیں جس سے ۹ ربیع الاول (شعبہ) ہوتا ہے جو ۹ صفر پنجشنبہ کا دسواں دن ہے۔

أوردہ اهل المغازی یحضر روی امام مالک فمن
طریقہ المغازی عن ابن عمر انہ صلی اللہ علیہ وسلم
بعث بعثا وامر علیہم اسامہ بن زید فطعن الناس
فی مادته فقام صلی اللہ علیہ وسلم فقال قال ان
قال وان هذا من احب الناس فی بعده فاستو
صوابه خيرا فانه من خياركم وفيه منقبة
الظاهرة لاسامہ بن زید علی انہ من الخیار و ان
قرئ عن المنابر فدخل بئیم وذلك اليوم السبت
لغیر خلون من ربيع الاول سنة احدى عشرة
وجاء المسلمون الذين يخرجون مع
اسامہ يوم دعون رسول الله صلعم و
يخرجون الى العسكر وهو ثلاثة الاف
فيهم سبعمائة من قریش كما عند الواقدي

(زر قانی - ج - ۳ - ص ۱۲۱)

وكانت يوم الاثنين لاربعة نياں بقين
من صفر سنة احدى عشرة من الهجرة
الحاجت ان لا مربيها ففي اليوم الثالث
يوم الاثنين لاربعة بقين من صفر سنة احدى
عشرة امير صلعم بالناس بالخيول لغزو الروم فلما كان
من الغد دعا اسامه فقال لروالي موضع مقتل
ايك فاوطهم الخيل فقد ديتك هذا
الجيش فاغز صباحا على اهل ابي

الخ -

وارد کیا ہے اور باب سیرتہ روایت صحیحہ سے
روایت کی امام مالک نے اونہیں کے طریقہ سے
بخاری نے بھی روایت کی ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ روایت کیا
صلعم نے ایک لشکر بھیجا اور امیر بنایا اور ہر اسامہ بن
زید کو پس لوگوں نے طعنہ زنی کی اور ان کے امیر نے انہیں
پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہرے اور میان فرماتے
ہوئے یہاں تک پہنچے کہ یہ (اسامہ بن زید) میرے
نزدیک پہنچے آپ کے بعد محبوب تر ہے پس اس کے تعلق
جو ابھی وصیت ہے اس کو قبول کر واسنے کہ تم لوگوں
سے بہتر ہے اس حدیث میں منقبت ظاہر ہے ہمارے
کیسے اور نس ہے رسالت اک صلی اللہ علیہ وسلم کی اس بات پر
کہ وہ برگزیدہ لوگوں سے ہے آپ سیرتہ اترے اور
بیت الشرف میں داخل ہوئے اور یہ شعبہ کا روز
۹ ربیع الاول شعبہ تھی آئے وہ مسلمین جو نکلے تھے
اسامہ کے ساتھ و داع کر رہے تھے رسول اللہ کو اور
لشکر کا وہ جا رہے تھے اور یہ تین ہزار آدمی تھے جن میں
سات سو قریشی تھے جیسا کہ واقعہ کے نزدیک ہے۔
اور زر قانی جلد ۳ میں ہے۔ اور تھا دو شعبہ کا
دن ۹ صفر شعبہ ابتدا ہوئی اس امر کی جیسا کہ بیرون کا
ابن سعد الناس میں ہے کہ کما انھوں نے کہ جب
دو شعبہ ۹ صفر ہوا تو صلعم دیار رسول اللہ نے لوگوں کو
وہ تیار ہو جائیں غزوہ روم کے لئے جبکہ دوسرا دن
۱۰ صفر ہوا تو بنایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور
فرمایا کہ اپنے آپ کے قتل کی طرف جاؤ اور ان کو گھوڑوں
سے پائمال کرو اور میں نے تم کو اس لشکر پر حاکم مقرر کیا
پس روز تم صبح کے وقت اہل انہی سے۔

ول فی جہزہ ابو بلرہ وقد انکرانی تمیذہ آپ نے اس باب میں خطبہ پڑھا جو اس حدیث میں

و کتاب لرد علی بن مطهران یكون ابو بکر و
 عمر کان فی بعث اسامہ و مستند ما ذکره
 ما اخرجہ الواقدي باسانیدہ فی المغازی
 و ذکرہ ابن سعد فی و اخر المزیجۃ النبویہ
 بغیر اسناد و ذکرہ ابن اسحاق فی السیرۃ
 المشہورۃ و لفظہ ابو بکر و لا یتصلح
 و جمعہ یوم الاربعاء فاصبح یوم الخمیس ففقدہ
 لاسامہ فقال اغز فی سبیل اللہ و سرالی موضع
 مقتل امیک فقد و لیک هذا الجيش فذكر
 الفقه و فیہا لم یبق احد من المهاجرین
 الا قلیل الا انت فی تلك الغزوة منهم
 ابو بکر و عمر و لما جہزہ ابو بکر بعد ان
 استخلف سألہ ابو بکر ان یاذن لعمربا الا فاف
 فاذن ذکر ذلک کلہ ابن الجوزی فی
 المنظمر جازما بہ و ذکر الواقدي و اخرجہ
 ابن عساکر من طریقہ مع ابو بکر و عمرو
 اباعبیدہ و سعد و سعید و سلمۃ بن اسلم
 و قنادة بن النعمان و الذی باشر القول
 من نذہل الجیم الطعن فی امانة عیاش بن
 ربيعة و عند الواقدي ایضا ان عدة ذلک
 الجيش كانت ثلاثة آلاف منهم
 سبع مائة من قریش و فیہ عن ابی ہریرۃ
 كانت عدة الجيش سبع مائة۔

نذکر ہا اسکے بعد آنحضرت کے مرض میں شدت ہو گئی
 پس فرمایا یہ حکم میرا جو دربارہ روایں اسامہ ہے جاری
 کرو پس اسکا نظارہ ابو بکر نے وقت خلافت کے بعد کیا پس
 سفر کیا اسامہ نے جس باتوں کا اوس جانب جہم کو
 حکم ہوا تھا اور اپنے باپ کے قاتل کو مارا اور لشکر صحیح و سالم
 لیکر واپس ہوئے اور مال غنیمت بھی اتمو آیا اور رباب
 سیرنے اس قصہ کو تلوانی بیان کیا ہے جسے اسکے صاحب
 درج کیا ہے ماور یہ آنحضرت کا آخری مرید تھا جسکے
 ساز و سامان رسالت کا علم فرمایا تھا اور یہ پہلا لشکر
 کشی تھی جسکو ابو بکر نے افذ کیا۔ اور ابن تیمیہ نے انکار
 کیا ہے اوس کتاب میں جو رد علی بن مطہر بن لکھی ہے اس
 مسئلہ کے کہ ابو بکر و عمر جیش اسامہ کے ساتھ نہیں تھے لیکن
 مستند و جرح و مرجع اور پر ذکر ہو چکا اور جسکو واقدی
 نے اپنے اسناد کے ساتھ لکھا ہے اور ابن سعد نے اور آخر
 ترجمہ نمبر ۱۴۴۱ میں بغیر سند ذکر کیا ہے اور ابن اسحاق نے
 اپنے سیرۃ مشہورہ میں لکھا ہے اور ان کے الفاظ یہ ہیں کہ
 چار شنبہ کے روز آنحضرت صلعم کے درد شروع ہوا
 تو آپ نے صبح پنجشنبہ کو اسامہ کو تیار کیا اور فرمایا کہ جاؤ
 فی سبیل اللہ جہاد کرو اور اپنے باپ کی قتلگاہ کی
 طرف جاؤ مجھے تمکو اس لشکر کا ذلی روائی حاکم سرور
 مقرر کیا پس تمام قصہ کو بیان کیا یہاں تک کہ ہاجرین
 اور انصار کے طبقہ میں کوئی تنفس ایسا نہیں بچا جو اس
 لشکر کے ہمراہ نہ بھیجا گیا ہو جن میں حضرت ابو بکر و عمر بھی تھے
 اعد جب حضرت ابو بکر نے اپنے وقت میں اس لشکر کو بھیجا تو
 اسامہ بن زید سے حضرت عمر کے رہ جانگی اجازت چاہی
 اسنے اجازت دیدی ان تمام باتوں کو ابن جوزی نے کتاب
 فخر کے ایک علیحدہ باب میں لکھا ہے اور واقدی نے

ذکر کیا ہے اور ابن عساکر نے اپنے واقعہ سے اخراج کیا
ہے کہ ابو بکر و عمر و ابو عبیدہ و سعد و سعید و سلمہ بن اسلم
و قتادہ بن نعمان سمیت آوردہ لوگ جنگی طرقت امارت
اسامہ بن ملعم و تشلیع منسوب کیا گیا ہے اور ان میں سے
جس نے زبانی ملعم و تشلیع کی ہے وہ عیاش ابن ابی
ربیعہ ہے اور واقدی کے نزدیک تعداد لشکر تین ہزار کی
تھی جن میں سات سو قریشی تھے اور ابو ہریرہ نقل ہیں
کہ سات سو تھے۔



ایضاً سیرت حافظ مقلطای علاء الدین بن قلیچ مطبوعہ مصر ۱۳۲۶ھ ۷۸۷ھ میں ہے۔

تقریرتہ اسامہ الى هل أبي بالرة
ناحية البلقا يوم الاثنين لاربعة ليال
بقين من صفر سنة احدى عشرة لغزو والرقم
مكان قتل ابنة ومعد ابو بكر وعمر وعبدة و
سعد وسعيد ورضوان الله عليهم اجمعين
فلما كان يوم الاربعاء بدأ بالنبي صلعم
وجعد فحم وصدع فلما كان يوم السبت
لشرحلون من ربيع الاول ودع
المسلمون النبي صلى الله عليه وسلم ومطوولي
الجوف ثقل النبي صلعم فقبل يقول الله انجبت اسامة

پھر سر ہے اسامہ کا اہل ابی پر مقام سراۃ میں جو
بلقا کے گوشہ میں واقع ہے ۲۶ صفر و شنبہ ۱۳ھ
کے دن واسطے غزوہ روم کے اپنے باپ کے قتل گاہ تک
اور اسامہ کے ساتھ ابو بکر و عمر و ابو عبیدہ و سعد و سعید
تھے پس جب چہار شنبہ کا دن ہوا تو رسالت اب صلعم کو
درد اور بخار اور درد سر شروع ہوا اور جب ہفتہ کا
دن دس ربیع الاول ہوا تو وداع کیا مسلمان نے
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور مقام جرن کی طرف
روانہ ہو چکے اور نبی صلعم پر گرانی ہوئی پس آپ نے
فرمانا شروع کیا کہ حیش اسامہ کو روانہ کرو۔

نمبر (۵) علامہ محمد بن عمر واقدی حیات معارفی المتنوی ۲۷ھ

علامہ واقدی نے جناب رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سفر حجۃ الوداع فرمانا (۲۷ھ ذیقعدہ) بیان کیا
ہے اسی کو ابن سعد کا تب واقدی نے بھی اختیار کیا ہے چنانچہ علامہ سطلانی ارشاد الساری شرح صحیح بخاری جلد ۴ ص ۳۷۸ مطبوعہ
مصر ۱۳۲۶ھ کے باب ما لبس الحرم من الثياب میں بشرح اس حدیث ابن عباس کے لکھتے ہیں۔

رواقدی ایمان الاثر ابن سید الناس حصہ اول میں ہے۔ واما الواقدي فهو محمد بن عمرو بن واقد ابو عبد الله المدني في سيرة أبي ذيب و
معمر بن راشد و مالك بن انس و محمد بن عبد الله بن ابي الزهرى و محمد بن جابر و دحيه بن عثمان و ابن جرير و اسامة بن زيد و
عبد الحميد بن جعفر و الثوري و ابان مشر و جماعة دون ان كانه كاتبة محمد بن سعد و ابو حسان الرازي و محمد بن اسحاق الساعاني و احمد بن حنبل
البرجلافي و عبد الله بن الحسن الحاشي و احمد بن عبد بن ناسم و محمد بن شعيب و اسحق و الحارث بن ابي اسامة و غيرهم الخ۔ مطبوعہ۔

(امام بن عقیل) یضمر العین وسكون القاف

(قال اخبرني) بالا فراما ايضا كريب

مولانا بن عباس عن عبد الله بن عباس قال

انطلق النبي صلعم من المدينة بين الظفر المعو

يوم السبت كما صرح به الواقدي المان قال

لخبرني من خي القعدة (فقال) علي الصلوة والسلام

مكنا من علاها (لا بدع ليا لخلون من ذك الحجز)

موسیٰ بن عقیل سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ

نے عبد اللہ بن عباس سے کہا کہ وہ ان کے چلنے کی

طریقہ دیکھ کر دیکھ کر دیکھ کر دیکھ کر دیکھ کر

سینچ کر دن بیٹا کہ واقعی نے صراحت کی ہے یہاں تک

کہ پانچ راتیں باقی تھیں ماہ ذیقعدہ کی پس داخل

ہوے آنحضرت صلعم کہ معطرہ میں ۲۴ فریجہ کو رہی

جبکہ چار راتیں گزریں ماہ فریجہ کی۔

اور نقشہ خبری نمبر ایک ابن سعد میں ۲۵ ذوقعدہ (یوم شنبہ کے حساب سے نقشہ خبری نمبر ایک کا پہلا خانہ

ہے جو عرفہ ۹ فریجہ سے ۲۹ صفر (دو شنبہ) تک اناسی یوم پر پڑتا ہے جبکہ بعد کثیر الوقوع سے ۱۲ ربیع الاول (دو شنبہ) اور

مکمل الوقوع سے ۱۳ ربیع الاول (دو شنبہ) جو تراویح یوم پر ختم ہوتا ہے اسی مدت کو سیرت جلیبی نے اختیار کیا ہے چنانچہ

سیرت جلیبیہ جلد ۳ ص ۲۹۲ مطبوعہ مصر شنبہ فی کلام بعضهم نزلت املت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی

یوم الجمعة بعد العصر یعنی بعضوں نے کہا کہ آج اے اللہ ما املت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی یوم جیمہ کو بعد عصر کے نازل ہوا

و كانت هذه الاية یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فأنزلهم بعثبعدها الا ثلاثه اشهر وثلاثه ايام۔

اور یہ آیت خیر ذقات حضرت رسول اللہ صلعم کی تھی اسلئے کہ رسول اللہ صلعم بعد نزول اس آیت کے فقط تین مہینے

تین دن یعنی (۹۳ روز) زندہ رہے یہ مدت ۹ فریجہ عرفہ سے ۲۹ فریجہ تک (۲۴ دن) ماہ محرم (۳۰ دن) ماہ صفر (۲۹ دن)

یہاں تک (۹۴ دن) ہوئے اسکے بعد یکم ربیع الاول (دو شنبہ) سے ۱۲ ربیع الاول (دو شنبہ) تک ۹۳ دن ہوئے کیونکہ

۹۴ دن میں ۴ دن جمع کرنے سے ۹۳ دن یہ کثیر الوقوع سے اگر ماہ صفر کامل ہو دن کا لیا جائے تو ممکن الوقوع ہوگا جس سے یہ صفر شنبہ

یکم ربیع الاول (چار شنبہ) ۶ ربیع الاول اور ۱۳ ربیع الاول (دو شنبہ) ممکن الوقوع ہوگا جس سے ۱۳ ربیع الاول تک ۹۳ دن

ہوئے یعنی ۳ صفر تک (۲۸ دن) پھر بھی منگل آیا۔ اور یکم ربیع الاول چار شنبہ سے ۱۳ ربیع الاول کو دو شنبہ ۹۳ دن پر ہوا۔

اور ص ۳ اسی جلد ۲ سیرت جلیبیہ میں ہے

یعنی ذقات فرما رسول اللہ صلعم نے صدر

عائشہ پر اور وہ یوم دو شنبہ بعد دو پہر کے جبکہ بارہ

راتیں گزریں ماہ ربیع الاول کی اسی طرح ذکر کیا

بعض لوگوں نے اسے صحیح کہتے ہیں تھیں صحیح ہے کہ ہو

توفي رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو في

صدا عائشة وذلك يوم الاثنين من شهر

الشمس لثنتي عشرة ليلة خلت من ربيع الاول

هكذا اذكر بعضهم وقال التمهيلي لا يصح ان

مروى ابن سعد الطبعات عن علي بن الحسين قال قبض رسول الله وانه في حجر علي وفيه ايضا في جوفه لسان قال سئل ابن عباس

ارأيت رسول الله في وراسه في مسجد واحد قال توفي رسول الله صلعم وهو مستند الى مسجد الامام بن مسعود طبعات من حضرت علي

بن حسين عليه السلام سے روایت کی ہے کہ نبوت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آخروں میں تھا اور میرے پاس کو میں نے وہ طاقان مروی ہے کہ میں نے

طہر بن عباس سے سنا کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آخروں میں تھا اور میرے پاس کو میں نے وہ طاقان مروی ہے کہ میں نے

وفات ۱۲ ربیع الاول دو شنبہ کو مگر ۱۲ یا ۱۳ ربیع الاول دو شنبہ کو اجماع مسلمین سے

نقشہ ختیری نمبر ایک میں ۲۵ ذیقعدہ (یوم شنبہ اور عرقہ ۹ ذی الحجہ شنبہ) سے ۲۹ صفر (دو شنبہ) تک (۷۹ دن)

یکم ربیع الاول (سہ شنبہ) سے ۱۴ ربیع الاول (دو شنبہ) تک کل ۹۳ دن کثیر الوقوع سے ہوئے۔

اور عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری معنی خفی باب مرض النبی ج ۸ مطبوعہ مصر شتاء ۱۲۸۰ھ میں لکھتے ہیں

قال لواقدي قالوا بدي برسول

الله صلعم يوم الاربعاء ليلتين بقيتا

من صفر وتوفي يوم الاثنين لثنتي عشرة

ليلة من ربيع الاول۔

یعنی ۲۸ صفر (چار شنبہ) ۲۹ صفر (پنج شنبہ)۔ دیکھو نقشہ ختیری نمبر ایک کا دوسرا خانہ جس میں ۲۹ صفر (پنج شنبہ) جس کے

مراجعت سے ۲۵ ذوقعدہ (سہ شنبہ) واقع ہوا پس ہر دو خانوں میں چار یوم کا فرق ہوتا ہے (کنز العمال جلد ۵ ص ۳۱۲ و ۳۱۳ مطبوعہ

حیدرآباد میں ہے)۔

الواقدي حدثني عبد الله بن جعفر بن

عبد الرحمن بن ابراهيم عن عوف بن الزهري

عن عروة عن اسامة بن زيد النبي صلعم امره

ان يغير على اهل ابني صباحا وان يحرق

قالوا ثم قال رسول الله صلعم لا سامه

امض على اسم الله فخرج بلوائه معقوما

فدفعه الى بريدة بن الحصيب الاسلمي

فخرج به الى بيت اسامة وامر رسول الله

لنه فتح الباري شرح صحيح بخاری معنی خفی جلد ۸ باب مرض النبی میں ہے۔ واما رواہ ابن سعد من طريق عمر بن علي بن ابي طالب

يوم الاربعاء ليلتين بقيتا من صفر يعني ابن سعد عن عمر بن علي بن ابي طالب عن ابي جابر عن ابي جابر عن ابي جابر عن ابي جابر

يعني ابن سعد عن طريق عمر بن علي بن ابي طالب عن ابي جابر عن ابي جابر عن ابي جابر عن ابي جابر عن ابي جابر

صفر چار شنبہ کے دن جبکہ ایک شنبہ صفر کی اپنی حق واقع ہوئی۔ پس ۲۸ صفر چار شنبہ ۲۹ صفر (پنج شنبہ) ہوا۔ ۱۰ صفر اسی یوم کا حدیث کا

مطابق ہے جبکہ جمہور مؤرخین دوسرے نے اختیار کیا ہے جس سے اس ماہ صفر میں ۱ - ۸ - ۱۵ - ۲۲ - ۲۹ - ۱۱ میں پانچ پنج شنبہ واقع

ہوئے۔ اس کے بعد ربیع الاول میں پانچ جمعہ ۱ - ۸ - ۱۵ - ۲۲ - ۲۹ میں ہوتے ہیں جس سے ماہ صفر میں بارہ صفر کو (دو شنبہ) اور ماہ

ربیع الاول میں گیارہ ربیع الاول کو (دو شنبہ) بارہ ربیع الاول (سہ شنبہ) ہوا۔ (دیکھو نقشہ ختیری نمبر ۱ ص ۱۵ کا دوسرا خانہ)

صلعم اسامہ فعمک بالحبیب و صروب
 عکرہ فی موضع الی ان قال اولہ
 یمق احد من المهاجرین اکا ولین الا
 انتکب فی ذلک الغزوۃ عمر بن الخطاب
 ابو عبیدہ وسعد بن ابی وقاص ابو اکحول
 وسعد بن زید بن عمرو بن نفیل فی رجال
 المهاجرین و اکا نصرا عدۃ قائمہ بن النعمان
 وسلیم بن اسلم بن حریش فقال رجال المهاجرین
 وکان اشہم فی ذلک قول عیاش بن ابی
 ربیعہ یتعل هذا الغلام علی المهاجرین الا لیر
 فکثرت المقالة فی ذلک فسمی عمر بن الخطاب
 بعض ذلک القول من قال فغضب لعلہ
 صلعم غضباً شدیداً فخرج قد عصی علی
 راسه عصا بنہ وعلیہ قطیفۃ ثم صعد
 المنبر فحمد اللہ واثن علیہ ثم قال اما
 بعد ایہا الناس فاما انزل بلغت عن بعضکم
 فی تأمیری اسامہ واللہ لئن طعنتم فی
 امارتی اسامہ لقد طعنتم فی ما رقی باہ
 من قبلہ واثم اللہ ان کان للامارۃ
 الخلیق وان ابنہ من بعدہ الخلیق
 للامارۃ وان کان لمن احب
 الناس الی وان هذا لمن
 احب الناس الی واثم
 الخیلات لکل خیر فاستوا
 صوابہ خیرا فانہ من خیارکم
 ثم نزل رسول اللہ صلعم

اسامہ کو حکم دیا پس اونہوں نے مقام جنت میں شرف
 میں کرا تا شروع کیا بعد اسکے کہا ہے کہ کوئی مہاجرین و انصار
 میں سے باقی نہیں رہا مگر یہ کہ سب اس امر الی میں جانتے
 کہ نے تیار ہوئے پھر ان کے عمر بن خطاب ابو عبیدہ
 اور سعد بن ابی وقاص بن ابی اکحول و سعد بن زید بن
 عمرو بن نفیل مردان مہاجرین سے اور انصار کے لوگوں
 میں قیام میں نعمان و سلم بن اسلم بن حریش پس مردان
 مہاجرین نے کہتا شروع کیا اور سب سے زیادہ شدید سے
 عیاش بن ابی ربیعہ کہہ رہا تھا کہ یہ لوگ مہاجرین و انصار
 پر حاکم بنایا جا رہا ہے اس بارے میں گفتگو بہت زیادہ
 ہوئی اور کچھ اس میں سے عمر بن خطاب نے سنا اونہوں نے
 ان کے کہنے والوں کی روئی اور جناب سرور کائنات صلعم کے
 پاس آکر حضرت کو خبر دی کہ لوگ یہ کہہ رہے ہیں رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہت شدید غضبناک ہوئے اور
 اس حالت میں برآمد ہوئے کہ سر مبارک پر پٹی بندھی
 ہوئی تھی اور چادر اوڑھے تھے بعد اسکے منبر پر تشریف
 لے گئے اور حمد و شامی اٹھی بجا لاکر ارشاد فرمایا کہ اے
 گروہ مردم یہ کیسی باتیں ہیں کہ تم لوگوں میں سے بعض
 کے متعلق جھگو خبر ہو چکی ہے کہ وہ اسامہ کو میرے حاکم
 بنانیکے متعلق طعن کر رہے ہیں قسم خدا کی اگر تم لوگوں نے
 اسامہ کو میرے حاکم بنائیکے بارے میں طعن کیا تو کوئی
 عجب نہیں ہے اسلئے کہ تم نے اس سے قبل اسکے باپ
 کو میرے امیر بنانے پر طعن کیا تھا اور قسم خدا کی وہ ضرور
 امانت کے لائق تھا اور اسکا بیٹا اسکے بعد ضرور وہ
 قابل امانت ہے اور وہ تم لوگوں میں سب سے زیادہ
 مجھ کو محبوب تھا اور یہ بھی سب لوگوں سے محبوب ہے اور

لے بہت اہم شئی علیہ السلامی حاشیہ میں ہے واقعی اور ابن ہمام کا بیان ہے کہ اس غزوہ میں آنحضرت صلعم حضرت ابو بکر صدیق کو بھی جانی حکم دیا تھا

فدخل بیت وذلك يوم
التبت لعشر ليال خلون
من ربيع الاول
فلما أصبح يوم الاثنين عذا
من معكرو واصبح رسول
الله صلعم مفيقا فباراه
اسامة فقال اعز علي بركة
الله فودعه اسامة ورسول
الله صلعم مفيق مريه و
جعلت ناعه يتما شطن
سرودا براحت و دخل ابو بكر الصديق
فقال يا رسول الله اصبح مفيقا
عبد الله واليوم انبت خارجة فاذن
لي فاذن له فذهبا لي السخ وركب
اسامة الى معكرو وصاح
في اصحابه بالحق الى المعكرو
فانتهى الى معكرو ونزل
وامر الناس بالرحيل و
قد منع النهار فبينما
اسامة بن زيد يريده ان
يركب من البحر اتاه رسول الله
صلعم يموت فاقبل اسامة الى المدينة
مع عمر و ابو عبدة بن الجراح فانتهوا الى
رسول الله صلعم يموت فتوفي صلعم
حين زاعت الشمس يوم الاثنين لاثني
عشر ليلة خلت من ربيع الاول -

یہ دونوں ہر شکل کے اہل ایمان کے ساتھ چھاسلوگ
کروا سنے کہ یہ تمھارے پسندیدہ لوگوں میں سے ہے
یہ فرما کر حضرت صلعم منبر سے اترے اور دوست سرزمین
تشریف لے گئے اور وہ دن وہم ربیع الاول یوم شنبہ
تھا زال ان قاتل جب بروز دوشنبہ صبح ہوئی تو اسامہ
اپنے لشکر کے نکلے اوس روز رسول اللہ صلعم کو افاقہ
تھا اسامہ حضرت صلعم کے پاس آئے حضرت نے فرمایا
خدا سے برکت کے طالب ہو کر لانے جاؤ یہ فرما کر اسامہ
کو نصرت کر دیا اور رسول اللہ صلعم اوس روز افاقہ
اور راحت کی حالت میں تھے اور امہات المؤمنین حضرت
کے افاقہ کے خوشی کی وجہ سے سردن میں کنگھیاں کر رہی
تھیں ابو بکر صدیق حضرت کے پاس آکر عرض کیا کہ
یا رسول اللہ شکر ہے خدا کا کہ آج آپ کو افاقہ ہے اور
بنت خارجہ کا دن ہے لہذا آپ مجھ کو اجازت مرحمت
فرمائیے حضرت نے اجازت دی وہ مقام سخ میں گئے
اور اسامہ اپنے لشکر گاہ میں روانہ ہوئے اور اپنے
ساتھیوں کو آواز دی کہ لشکر میں آکر جمع ہوں جب
لشکر گاہ میں پہنچے تو گھوڑے سے اترے اور
لوگوں کو کوچ کرنے کا حکم دیا پس اسامہ ابن زید
جوف سے روانگی کا قصد کر رہے تھے کہ اتنے میں
ام امین کا قصد یہ خبر ہو کر آیا کہ رسول اللہ صلعم کی حالت
اخیر ہے یہ سنا اسامہ اور عمر اور ابو عبیدہ بن جراح کے
ہمراہ مدینہ میں آئے اور رسول اللہ صلعم کو دیکھا کہ حضرت
کی حالت نزع ہے بعد اسکے جس وقت آفتاب دال
کی حد تک پہنچا تو حضرت صلعم بروز دوشنبہ بارہویں
ربیع الاول کو رحلت فرمائی۔

۱۲ ربیع الاول تک چودہ دن اور ۱۳ ربیع الاول تک پندرہ روز ہونے پس ۲۸ صفر کی چند حوین تاریخ ۱۳ ربیع الاول ہوی اور چہار شنبہ ہوا ۱۲ ربیع الاول (سہ شنبہ) جو ۲ صفر (سہ شنبہ) کا پندرہ صوان دن اور ۲۸ صفر چہار شنبہ کا چودہ دن روز ہوا اور ۲۸ صفر کا تیرہ صوان دن ۱۱ ربیع الاول (دو شنبہ) وفات النبی کی صحیح تاریخ ہوتی جس کے چودہ ہون روز یا بارہ ربیع الاول جو خود واقعی کے قول سے غلط ہے یہ غلطی دس ربیع الاول سینچ کے لانے سے ہوی جو ۲۹ صفر (چہار شنبہ) کا دسواں روز (شنبہ) ۹ ربیع الاول کے بجائے دس ربیع الاول شنبہ لکھا گیا۔

روایت مذکورہ میں حضرت ابو بکر کا نام نہیں ہے حالانکہ اول نام اونہیں کا حدیث میں آیا ہے جگہ بعد حضرت عمر پھر ابو عبیدہ بن الجراح وغیرہ ہیں جو اسامہ بن زید کے سرداری میں مامور کئے گئے تھے جیسا کہ ہم لکھ آئے ہیں حافظ ابن حجر عسقلانی نے فتح الباری شرح صحیح بخاری میں واقعی اور حافظ ابن عساکر کے سند سے یہی لکھا ہے یہاں تک کہ ذرقانی علی المواہب مطبوعہ مصر ص ۲۷ جلد ثالث ص ۱۲ میں ہے۔

ر فلم یبق احد من وجوه المهاجرين	پس نہیں باقی رہا کوئی سردار ان مہاجرین
والا نصار الا انتدب ای قام بسرعه	و انصار سے مگر یہ کہ جلدی سے اوٹھ کر کھڑا ہو گیا انہیں
المراد سرعه الخرج و فهم ابو بکر و عمر	لوگوں میں حضرت ابو بکر اور عمر اور ابو عبیدہ و سعد
و ابو عبیدہ و سعد و سعید و سلمہ بن اسلم	و سعید و سلمہ بن اسلم و قتادہ بن النعمان تھے جیسا کہ
و قتادہ بن النعمان کما ذکرہ الواقدي و	واقعی نے ذکر کیا ہے اور ابن عساکر نے بھی اپنے حرق
الخروج ابن عساکر من طریقہ۔	سے روایت کی ہے۔

یہ تعناتی ۲۹ صفر پنجشنبہ کے دن واقع ہوئی جسکے دسویں روز ۹ ربیع الاول یوم شنبہ کو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوگوں کا طعن سماعت فرما کر نہایت غضبناک ہو کر خطبہ فرمایا ہے اس ۹ ربیع الاول (سینچر) کے روز کو واقعی نے دس ربیع الاول یوم شنبہ لکھ کر ۱۲ ربیع الاول وفات النبی لائے ہیں ۱۲ ربیع الاول کو (دو شنبہ) قرار دینے سے یکم ربیع الاول (پنجشنبہ) ہوتا ہے جسکو ۲۹ صفر میں لاپکے ہیں اور یہ کہ ۲۹ صفر (پنجشنبہ) کے مراجعت سے ۸ ذی الحجہ (پنجشنبہ) اور ۹ ذی الحجہ عرفہ و ۲۵ ذی الحجہ سفر حجۃ الوداع کو (سہ شنبہ) وہی (سہ شنبہ) بارہ ربیع الاول کو اور آگے تیسری ماہ رمضان وفات جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا میں واقع ہوتا ہے یہ لکھو نقشہ خیمہ نمبر ایک کا دوسرا خانہ ص ۱۹ اور نقشہ دوم مسئلہ کتاب ہذا۔

غرض کہ گیارہ ربیع الاول سال ۱۱ (دو شنبہ) کو گیارہ روز اور آخر ماہ صفر کے ۲۸ و ۲۹ صفر دور روز یہ کل ۱۳ دن اور ۹ گجے سے ۱۱ ربیع الاول تک (۹ یوم) اور ۸ ذی الحجہ سے ۱۱ ربیع الاول تک (۸ یوم) کامل ہونے۔

اسکے بعد واقعی سے وفات النبی کی دوسری روایت دوم ربیع الاول کے وفات کی وضع کی گئی ہے وہ یہ ہے جسکو ہم طبقات ابن سعد جز دوم قسم دوم سنہ ۱۱ کے ص ۵۷ سے نقل کرتے ہیں۔ اور جمہور مفسرین نے اپنے اپنے تفاسیر میں دوسری اور بارہ ربیع الاول وفات النبی اور مدت وفات کی بدنازل ہونے آئیہ الیوم المکمل لکھ دینکے کے ایکائس یوم لکھا ہے جس میں ہر دو نامہ بخون کے کاغذ سے کوئی تغیر نہیں کیا گیا ہر دو صورت میں (۸ یوم) اپنی جگہ پر بحال ہے۔

ابن سعد نے کہا ہے کہ خیروسی بجا و محمد بن عمر

اخبرنا محمد بن عمر حدثني ابو معشر

واقعی نے کہ بیان کیا مجھے ابو معشر نے محمد بن قیس

عن محمد بن قيس بن رسول الله صلى الله عليه وآله

سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چار شنبہ کے دن کہ گیارہ

يوم الاربعاء احدى عشرة ليلة

راتین ماہ صفر ۱۱۰۰ھ کی باقی تحقین یعنی ۹ صفر ۱۱۰۰ھ

بقيت من صفر سنة احدى عشرة واثني

یوم چار شنبہ کو شکایت ہوئی اور یہ شکایت تیرہ

ثلاث عشرة ليلة

راتوں تک رہی۔

توفي صلعم يوم الاثنين لليلتين خلتا من شهر ربيع الاول سنة احدى عشرة كه وفات ياقى رسول خدا صلعم

نے دو شنبہ کے روز کہ دو راتیں گزریں ماہ ربیع الاول ^{۱۴۴۰ھ} یعنی دوسری ربیع الاول ^{۱۴۴۱ھ} کو رحلت ہوئی

اس دوسری برج الاول کے (دوشنبہ) سے ۲۹ و ۲۲ و ۱۵ و ۹ و یکم صفر کو (سنچر) ۳ محرم کو (جمعہ) ۲۹ و یکم محرم (پنجشنبہ)

۲۹ و کیر و کیم (چهارشنبه) ۳ ذیقعدہ (شنبه) ۲۹ و ۳۰ ذیقعدہ (دوشنبه) ۲۳ ذیقعدہ (سه شنبه) ۲۴ ذیقعدہ (چهارشنبه)

۲۵ ذیقعدہ (پنجشنبہ) ۲۶ ذیقعدہ (جمعہ) ہوا اسی تاریخ کو شاہی صاحب نے حضرت صلعم کا سفر حج فرمانا لکھا ہے اس روز

یوم تبعہ واقع ہوتا ہے۔

سیرت النبی جلد ثانی ص ۱۳۷ میں ہے (۱۸ یا ۱۹) صفر ۱۱۸۷ میں آدھی رات کو آپ جنبۃ البقیع تشریف لے گئے وہاں

سے واپس تشریف لائے تو مزاج ناساز ہوا یہ حضرت میمونہ کے باری کا دن تھا اور یوم چہار شنبہ تھا ۴۴ دن مدت خلافت صحیحہ

واضح ہو کہ حدیث میں صرف ایک تاریخ ہے یعنی ماہ صفر کی گیارہ راتیں باقی تین جب حضرت بیمار ہوئے یعنی ۱۵ صفر ۱۱۰ھ

یہ (۱۸ یا ۱۹) کی تصنیف کردہ عبارت آگے اسی سیرت جلیلہ ثانی کے ص ۱۲۲ سے صاف ہو جاتی ہے۔ وہ عبارت یہ ہے۔

”تجذیر و تکفین“ تجذیر و تکفین کا کام دوسرے دن سہ شنبہ ۳ ربیع الاول کو شروع ہوا۔

گیارہ روز ماہ صفر کے اور دو دن ماہ ربیع الاول کے یہ کل ۳۴ دن بلکہ راتیں ہوئیں۔ اور ۲۵ یقعدہ و ۵ ذی الحجہ

و ۲۰ بیج الاول و تیسری ماه رمضان الحشر (بخشنید) واقع ہوتا ہے ویکھو نقشہ خبری حرف (میم) مسلم و حرف (ن) نووی شام

مسلم کا پہلا خانہ جسکی تائید مولوی امین اللہ کے سیرت منظوم قصیدہ غنیمتی جو رفیق سفر شبلی صاحب ہین۔ نیز تفسیر معالم التنزیل مولوی

اور لیاب التاویل خازن اور تفسیر سراج المنیر خطیب شریفی اور تفسیر فتح البیان مولوی صدیق حسن خان بھوپالی سے ہوتی ہے جنہوں نے

بعد نزول آیہ اكمال دین کے کیا سنی دن ٹہرنا حضرت صلعم کا دوسری ربیع الاول یا ۱۲ ربیع الاول ۱۱۰ھ کو مثل واقعی کے اپنے

اپنے تفاسیر میں وارد کیا ہے اور ہر دو صورت میں یہ یوم میں کوئی تبدیلی نہیں کی ہے۔ بالآخر شبلی معاصی نے واقعہ کی ضمیمہ

السند حدیثی دوسری بیچ الاولیات انہی کو قبول کر لیا کیونکہ اسی تاریخ کا دوسرا دن تیسری بیچ الاول کو تجزیہ و تکفین کا کام شروع ہوا

ہونا لگتا یا ہی دوسری جمع الاول (دوشنبہ) ۹ صفر (چار شنبہ) کا تیرھواں دن تھا۔ اسی کے متعلق سیرت النبی میں ہے۔

یہ روایت واقدی سے بھی ابن سعد و صریح فی نقل کے ہے بلکہ روایت کے مشہور ترین روایت جسکو اس نے نقل

۱۔ محمد بن یحییٰ کی تدبیر تقریب التہذیب حافظ ابن حجر عسقلانی، ابن جریر طبرستان، محمد بن قاسم شافعی، ابو نعیم اصفہانی، ابوالفضل اور ابو حنیفہ وغیرہ۔

ابن جریر بن عمرو بن دینار عن ابی جعفر قال سے اُنہی ابی جعفر سے کہ وفات فرما لی جناب فاطمہ علیہا السلام
توفیت فاطمہ بعد النبی صلعم ثلاثہ اشھر۔ نے بعد وفات النبی صلعم کے تین مہینے پر

۲۔ تاریخ الرسل الملوك ابن جریر طبری جلد اول حصہ چہارم ۱۹۹۹ مطبوعہ لیدن پورپ مین ہے۔ مائت فاطمہ ائمہ
رسول اللہ صلعم فی لیلة الثلاثاء ثلاث خلون من شھر رمضان وہی یومئذ ائمہ تسع عشرین سنہ او شھرا
۳۔ استیعاب حافظ ابو عمر ابن عبد البرج ثانی مین بذکروفات فاطمہ علیہا السلام ہے۔

و قال المدین لیلة الثلاثاء ثلاث خلون من شھر رمضان سنہ احدى عشرة۔
مدین نے کہا ہے کہ وفات فاطمہ علیہا السلام تیسری

۴۔ حافظ ابن جوزی فی تاریخ الصفوة۔ تاریخ تیس دیا ربکری جلد اول مطبوعہ مصر سنہ ۱۲۱۴ مین ہے۔

فی الصفوة توفیت فاطمہ بعد وفات رسول اللہ صلعم بسنہ اشھر فی لیلة الثلاثاء ثلاث
خلون من رمضان سنہ احدى عشرة من الهجرة وہی بنت ثانی و عشرین سنہ ونصف۔

تاریخ صفوة الصفوة ابن جوزی مین ہے۔ کہ وفات فاطمہ علیہا السلام بعد وفات النبی صلعم کے چھ مہینے پر شب سہ شنبہ
تیسری ماہ رمضان سنہ پر ہوئی اور وہ جناب ۲۸ سالہ و شش ماہ تھیں جسکی تائید اوسی ۱۲ ربیع الاول سے جو ۲۸ صفر کا
چودھواں روز (سہ شنبہ) تھا حافظ ابن جوزی کے قول سے ہوتی ہے۔

جیسا کہ اشعة اللمعات ترجمہ مشکوٰۃ شریف جلد ۴ شیخ عبدالحی محدث دہلوی مطبوعہ نو لکھنؤ ۱۳۶۶ھ سنہ ۱۹۶۹ء کے صفحہ ۱۶۶ مین ہے

ابن جوزی در کتاب الوفا گفته کہ ابتدای مرض یعنی ابن جوزی نے اپنے کتاب نو فائین کہا ہے کہ

در شھر صفر بودہ کہ دو شب از ان ماندہ بود وفات ابتدای مرض النبی صلعم صفر کے مہینہ مین کہ دو رات مین باقی تھیں

وے دو از دہم ربیع الاول بود۔ وفات بارہ ربیع الاول کو ہوئی۔

آخر ماہ صفر کے ۲۸ و ۲۹ صفر کے دن کی تصدیق تاریخ مرآۃ الزمان بسط ابن جوزی سے جسکا قلمی نسخہ بانگی پور پٹنہ مین خستہ کا لکی
ہوا ہے جسکے صفحہ ۲۱۶ مین ہے۔

فلما کان یوم الاربعاء للہدین بقینا من صف پس جب ۲۸ صفر چار شنبہ کا روز کہ دو رات مین

بدئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ المرص فصیح ماہ صفر کی باقی تھیں آیا تو حضرت صلعم کے مرض شروع ہوا

و حمر فلما اصبح یوم الحنئین دعا اسماء فعدا پس درد سر اور بخار ہوا صبح ۲۹ صفر پنج شنبہ کو اسامہ

لعلوا و بیلاہ الخ۔ مین نزدیک کو بلا کر اپنے دست مبارک سے اوکے لئے جھنڈا

باندھ کر عنایت کیا۔

لہ کشف الظنون حصہ اول مطبوعہ مصر ۱۲۶۶ مین ہے۔ (تاریخ ابن جوزی السی بالمشتمل) یا فی المیو لہ اثار الایمان و صفوة الصفوة
و تلخیص المفہوم کلہما فی تاریخ و سبط مرآۃ الزمان۔

تاریخ ابن الوردی مین ۱۲۵۷ھ کے واقعہ مین ہے۔ تو فی الشیخ غسلا لدین یوسف سبط ابن الجوزی و اعظا قاضی لہ مرآۃ الزمان
تاریخ و جامع و لہ تذکرۃ الخواص من الامة فی مناقب الائمة۔

جس کے بعد یکم ربیع الاول جمعہ سے ۱۲ ربیع الاول اسے شنبہ ایک چودہ دن برسے ہی اسے شنبہ اربعیت میں ۱۵ ذیقعد
سفر حجۃ الوداع میں اور ۹ ذی الحجہ عرفہ میں اور یہی اسے شنبہ آگے چھ ماہ پر تیسری ماہ رمضان وفات جناب فاطمہ علیہا السلام میں واقع
ہوتا ہے دیکھو نقشہ (دوم) مسئلہ کتاب تھا

۵۔ تذکرہ خواص الائمة علامہ ابن جوزی جسکے تہذیب عمدة قلی نسخہ بالکی پور پرنٹ کے کتب خانہ میں ہے جسکے کتابت مسئلہ
ہے ذکر فاطمہ علیہا السلام میں ہے۔

وفات جناب فاطمہ زہرا علیہا السلام	وفات رسول خدا میں چند
اقوال میں	اقوال میں
۱۱۔ دس دن کہ حج میں اسلئے کہ فاطمہ زہرا کی وفات شب	سنة الثمان عشرة ايام لانها توفيت
سے شنبہ بیوم ماہ رمضان سال ۱۱ اور رسول اللہ صلی علیہ وسلم نے	ليلة الثلاثاء خلون من شهر رمضان
بارہ ربیع الاول سال ۱۱ وفات پائی (۱۲) عمرو بن دینار	سنة احدى عشر ورسول الله مہلہ توفی
نے کہا ہے کہ بعد وفات رسول خدا کے تین مہینے زندہ رہیں۔	فی ربيع الاول فلان فی ثانی عشر منہ فی هذه
(۱۳) دو مہینے دس دن یعنی (۱۴) دن بعد وفات رسول اللہ	السنة والثانی ثلثة اشهر قالہ عمرو
صلی علیہ وسلم کے زندہ رہیں۔	بن دینار والثالث شهران وعشرة
	ایام۔

۶۔ اصحاب فی تمیز اصحابہ حافظ ابن حجر عسقلانی مطبوعہ مکتبۃ المدینہ جلد ۳ ص ۱۱۱ میں ہے۔

قال الواقدي توفيت فاطمة ليلة	واقدی نے کہا ہے کہ وفات فاطمہ علیہا السلام تیسری
الثلاث خلون من شهر	ماہ رمضان سال ۱۱ کو واقع ہوئی یعنی چھ مہینے پر جبکہ عمرو بن
رمضان سنة احدى عشرة	دینار نے تین مہینے کی مدت روایت کی ہے جسکا حوالہ سبط
	ابن جوزی نے بھی لکھا ہے

ابن سعد نے واقدی کے طریق اور عمرو بن دینار کے واسطے سے جناب امام باقر علیہ السلام کے سند سے بیان کیا ہے۔
اور عمرو بن دینار جو زہری سے عمر میں بڑے ہیں اور جو حضرت عائشہ سے بھی روایت کرتے ہیں چنانچہ اصحابہ مذکورہ کے
ملک ۲۷ میں ہے

قال يزيد بن زريع عن روح بن	کہا یزید بن زریع نے روح بن
القاسم عن عمرو بن دينار قالت عائشة	عمرو بن دینار کا اوت حضرت عائشہ کی سند سے کہ کہا
ما رايت قط احدا افضل من فاطمة	اور انہوں نے کہ میں نے کوئی کو جو افضل تر نہ

ابن نور الدین علی بن شہاب الدین شافعی نے تاریخ خلاصۃ الوفا میں لکھا ہے ولا بن الجوزی فی التوفی عائشة قالت ما افضل مني
فقد فطال علی بن ابی نیس فی الارض بقعة اکرم علی الله من بقعة قبض فيها نفس نبیة۔
ابن کشف الطنون میں ہے روضة الشهد افاری عین بن علی لکھا فی المعرف بالوافی المتوفی سنة عشر و تسعمائة
تفسیر عین بن علی لکھا فی الوفا المتوفی فی حد و تسعة تسعمائة وهو تفسیر فارس سنة اولی فی مجلد ماہ بانہ اصاب علیہ

جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا سے سوار پدر صل اللہ علیہ
وآلہ وسلم کی شہداء شہیدین کے مطابق شہر دین و دینار کی حیات
صحیح ہے۔

عن ابیہا صحیح علی شرط
الشیخین ابی عمرو

وقد ثبت الصحیح عن عائشہ عن عائشہ عن عائشہ عن عائشہ
عائشہ بعد النبی سئل عن فاطمہ لولا
وہو الثبت عندنا۔
وروی الحمیدی عن
سفیان عن عمرو بن دینار انہا بقیت
بعد ثلاث ایتام وقال غیرہ بعد اربعۃ
تھرو قیل شہرین وعند الدلائل فی
الذریۃ الطاہرۃ بقیت بعد خمسۃ
وسبعین یوماً
اور حضرت عائشہ سے صحیح میں جناب فاطمہ سلام اللہ
علیہا کا بعد وفات النبی کے چھ مہینہ زندہ رہنا ثابت
ہے اور واقعہ میں نے کہا ہے کہ یہ مدت میرے نزدیک صحیح
حمیدی نے سفیان کے طریق ابی عمرو بن دینار کی
سند سے روایت کی ہے کہ بعد حضرت صلعم کے تین دن
(غالباً تین مہینے کی جگہ غلط لکھ گیا) حضرت فاطمہ زندہ
رہیں اور دوسروں کا قول ہے کہ چار مہینے اور کہا گیا ہے
دو مہینے اور دولابی کے کتاب ذریعہ الطاہرۃ میں بعد حضرت
صلعم کے (۹۵ روز) باقی رہیں یعنی زندہ رہیں۔

۷۔ روضۃ الشہد اکمال الدین حسین صاحب تفسیر حسینی مطبوعہ بیروت ۱۳۸۵ھ اور ان کے ترجمہ گلزار الشہداء مطبوعہ بیروت
روضۃ الشہداء ۱۳۸۵ھ میں ہے۔ در شب چار شنبہ بستہ ششم ماہ صفر در سال یازدہم از ہجرت زیارت گورستان
بقیع رقتہ روز دیگر آنحضرت صلعم را صداع طاری گشتہ۔ ۱۳۸۵ھ میں ہے بروایات اہل بیت وفات آنحضرت شب سہ شنبہ پور
سیوم ماہ مبارک رمضان اللہ اعلیٰ شرم من الحجۃ

گلزار الشہداء ترجمہ روضۃ الشہداء کے ص ۱۲۶ میں ہے۔ آپ چار شنبہ کی رات اٹھائیسویں تاریخ ماہ صفر گیارہویں سال
ہجری میں زیارت جنہ البقیع کو تشریف لے گئے دوسرے روز آنحضرت صلعم کے در دسرا حق ہوا۔ ۱۳۸۵ھ میں بروایت اہلبیت وفات
فاطمہ کی شب سہ شنبہ تاریخ تیسری ماہ رمضان اللہ میں ہوئی۔

۸۔ مورخ حبیب السیر مطبوعہ بیروت ۱۳۸۵ھ جلد اول جز سیم ص ۱۹۹ میں ہے۔

در تلخیص ابن جوزی مذکور است کہ ولادت فاطمہ بیچ سال قبل بعثت وقوع یافتہ در روضۃ الاحباب درین باب و
روایت مذکور است روایت اول موافق آنچہ از تلخیص نقل کردہ شد و قول ثانی در سال چہل و یک از واقعہ قبل آن اختراہ بہر نہایت
از اتفاق ولادت طلوع نمود۔

ایضاً در کتاب مذکور سمت تحریر پذیرتہ کہ وفات فاطمہ در شب سہ شنبہ سیوم ماہ رمضان وقوع یافتہ۔

یعنی ابن جوزی نے تلخیص میں ولادت جناب فاطمہ بعثت سے پانچ سال پہلے ہونا مذکور ہے اور روضۃ الاحباب میں روایت
لکھی ہیں روایت اول موافق تلخیص کے ہے جو نقل کی گئی اور دوسرے واقعہ قبل کے اکتالیسویں سال اور یہ بھی کتاب روضۃ الاحباب
میں ہے کہ وفات جناب فاطمہ شب سہ شنبہ تیسری ماہ رمضان میں واقع ہوئی۔

این دو روایت کہ از روضۃ الاحباب در باب ولادت فاطمہ نقل کرده شد عمر آنجناب بست و ہشت سال یا بست و دو سال بودہ روایت روضۃ الاحباب والی جو ولادت جناب فاطمہ میں نقل کی گئی عمر حضرت فاطمہ کی ۲۸ سالہ یا ۲۴ سالہ ہوتی ہے اور کشف الغمہ میں لکھا ہے کہ علامہ ابن خشاب

تاریخ موالید اہلبیت علیہم السلام میں اپنی اسناد میں جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ ولادت جناب علیہا السلام کی ہشت روز و دو گھنٹہ بعد از عمر شریفش گذشتہ بود از عالم رحلت فرمود۔

۹۔ تاریخ خمیس دیار بکری جلد اول ص ۳۱ مطبوعہ معرۃ ص ۱۳۲ تاریخ صفحہ ابن جوزی کے حوالہ سے ہے قال الدیاربکری فی تخمیس توفیت فاطمہ

بعد وفات رسول اللہ بستہ استمر فی لیلۃ الثلاثہ ثلاث خلون من رمضان سنۃ ثمانیۃ عشرۃ من الهجرة فی ثمان و عین سنۃ و نصف من الرخوی ما فی الخلف بعد رسول اللہ صلعم ثلاثہ اشھر و عن عائشہ قالت کان بین النبی صلعم و بین فاطمہ ثمان۔

ذکر اکامام ابو بکر احمد بن نصر بن عبد اللہ الدراع فی کتاب تاریخ موالید اہل البیت انہا توفیت فی ابتداء ثمان عشرۃ سنۃ و خمسۃ سبعین یوماً سنۃ ثمان سنین و الباقی بالمداینہ و عاشت بعد اہلہا خمسۃ و سبعین یوماً۔

۱۰۔ زرقانی جلد ۱ ص ۱۲۷ مطبوعہ معرۃ ص ۱۳۲ میں ہے۔

و توفیت بعد علیہ الصلوٰۃ والسلام بستہ اشھر) یعنی وفات فاطمہ علیہ السلام کی بعد وفات النبی صلعم کے چھ مہینے پر ہوئی جیسا کہ صحیح میں حضرت عائشہ سے مروی ہے واقعہ نے کہا ہے کہ یہی ثابت ہے اور وہ تیسری ماہ رمضان سال ۱۱ قمری اور وہ فاطمہ علیہا السلام ۲۵ سالہ تھیں یعنی حضرت کی وفات پر ۸۶ سالہ قمری ۲۵ سالہ ہجری تھیں۔

۲۹ سال ہوئیں۔

واقدی کی تحقیق کہ جناب فاطمہ وفات کے وقت ۲۹ سالہ تھیں جسکی تقلید اکثر مورخین و محدثین نے کی ہے جو اس حدیث کی رو سے غلط ہے جس میں نبوت سے پانچ سال قبل ولادت ہونا فارسیہ کیونکہ پانچ سال قبل نبوت والے اور ۴ سال کے اور دس سال مدینہ منورہ کے بن ہجرت کے یہ اٹھائیس سال ہوئے اور تیسری ماہ رمضان تک کچھ دن کم چھ ماہ سے ۲۸ ۱/۲ سال ابن جوزی کے حساب کے مطابق ہو گئے پس زرقانی کا قبول کر لینا بالکل غلط ہو گیا حالانکہ یہ ۲۸ ۱/۲ سال بھی غلط ہیں جس سے حضرت فاطمہ کا حضرت عائشہ سے دس سال بڑا ہونا لازم آتا ہے حالانکہ وہ جناب ایک سال حضرت عائشہ سے عمر میں چھوٹی تھیں سیرت ابنی شہلی جلد ثانی ص ۳۲۷ و ۳۲۵ میں ہے کہ حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہا) یشت کے چار برس بعد پیدا ہوئیں منسلک نبوی میں آنحضرت کے ساتھ نکاح ہوا اوسوقت شش سالہ تھیں نکاح کے بعد کہ میں آنحضرت کا قیام تین سال تک رہا اوسوقت حضرت عائشہ تین سالہ تھیں) اوسوقت زرقانی وغیرہ کے مطابق حضرت فاطمہ (۹ برس کی ہو گئیں) حالانکہ امام ابو بکر احمد بن نصر بن عبد اللہ نے تاریخ موالید اہل بیت سے لکھا ہے کہ اسوقت آٹھ سالہ تھیں یعنی حضرت عائشہ سے ایک سال چھوٹی تھیں پس وفات ابنی صلعم کے وقت حضرت عائشہ ۱۹ سالہ اور حضرت فاطمہ ۸ سالہ تھیں۔

غرض کہ واقدی کا تیسری ماہ رمضان کو (سہ شنبہ) ہونا حساب سے ضرور صحیح آتا ہے جو ۲۵ ذوقعدہ ۳۱ھ سفر حج ۱۰ھ اور ۹ ذی الحجہ عرفہ اور ۱۲ ربیع الاول ۳۱ھ (سہ شنبہ) کے مطابق تیسری ماہ رمضان (سہ شنبہ) واقع ہوتا ہے اور آگے ۲۲ جمادی الثانی ۳۱ھ کو (پنج شنبہ) جس کے بعد شب جمعہ ۲۳ جمادی الثانی میں رحلت ابو بکر ہے جو ۲۹ صفر (پنج شنبہ) اور یکم ربیع الاول ۳۱ھ (جمعہ) کے مطابقت میں ہے جیسا کہ

عمدة القاری شرح صحیح بخاری عینی حنفی مطبوعہ مصر جلد چہارم ص ۲۷۲ میں ہے۔

یعنی وفات پائی حضرت ابو بکر نے یوم جمعہ یا شب جمعہ کو۔ جو ابن اسحاق کے قول سے ۲۲ جمادی الثانی ۳۱ھ کو جمعہ ہوتا ہے۔

توفی ابو بکر رضی اللہ عنہ یوم

الجمعة لیل یال یقین من جمادی

الآخر سنة ثلاث عشرة

ابن اثیر جزری میں ہے کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ ۲۳ جمادی الثانی

۳۱ھ یوم جمعہ کو وفات کی۔ دیکھو نقشہ دوم کتاب

سے واقدی قاضی بغداد تھے جسکی قدر اور درج دونوں ہمارے مفید ہے لیکن یہ اس رتبہ کے ہیں کہ تاریخ بقید یوم وفات فاطمہ علیہا السلام میں حفاظ حدیث نے اتفاق کیا ہے یہاں تک کہ امام محمد بن اسماعیل بخاری نے تفسیر معالم التنزیل میں فطر ظلمت والنور جو آیت الکرسی اور سورہ النعام میں (جعل الظلمت والنور) ہے کی تفسیر واقدی کی سند سے بیان کی ہے۔ اور قرۃ العیون شرح سرور الخرون نواب محمد علی خان میں ہے۔ حدیث قدیرہ کو اگرچہ روایت نہیں کیا اسکو اہل حفظ و اتقان نے اگر طلب حدیث میں ادھون نے شہدوں کا دورہ کیا مثل بخاری و مسلم و واقدی وغیرہم کے اکابر محدثین سے۔

”اور اگرچہ نقل محض حدیث کو نہیں ہے مگر دعویٰ تو اتر کا اس کے مثل میں کرنا نہایت تعجب ہے۔“

تنبیہ (۶) صاحب سیرۃ ابن ہشام ابی محمد عبد الملک بن ہشام المتوفی ۳۱۵ھ

یہ ابن ہشام بھی حضرت کا سفر حجۃ الوداع فرما ۲۵ ذیقعدہ (یا پانچ یا تین ماہ ذیقعدہ کی بات) بخین کی روایت کی ہے جلد ۳ مطبوعہ مصر ۱۲۹۵ھ ۱۸۷۷ء میں ہے۔

قال ابن اسحاق حدثني عبد الرحمن

بن القاسم عن أبي القاسم بن محمد

عن عائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم قالت خرج

رسول الله صلى الله عليه وسلم إلى البحر حتى أميال يمين

من ذوي القليل

اور مسلمان ہیں۔

قال ابن اسحاق ابتدای رسول الله صلعم

شکوہ . . . فی بیال بقین من صفر .

ابن اسحاق نے بیان کیا کہ شروع ہوئی شکایت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ اے صفر کی ایک بات تھی۔

بن قاسم نے اپنے باپ قاسم بن محمد سے اذان پڑھنے

عالمی شہرہ آفاق رسول اللہ ﷺ سے کہا اے اللہ کے رسول!

تھے رسول اللہ ﷺ کی طرف سے کہہ کر آئے تھے۔

در تفسیر کلمات یا تفهیم معنی و در تفسیر و تفسیر

نمبر (۷) محمد ابن سعد کا ترجمہ قادی صاحب طبقات المتوفی ۳۷۰ھ

یہ علامہ ابن سعد مورخ اور محدث ہیں جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سفر حجۃ الوداع فرمانا (۵ ذیقعد) یوم شنبہ کی روایت وارد کی ہے اور چوتھی ذریعہ داخلہ مکہ معظمہ باسند روایات سے بیان کیا ہے جو نقل کجاتی ہیں۔

طبقات الکبیر جلد ثانی قسم اول مطبوعہ لیدن ۱۳۲۵ھ ۱۹۰۷ء میں ہے۔

کان ابن عباس یکرہ ان یقال حجۃ الوداع ابن عباس (لفظ) حجۃ الوداع کہنے سے

وَيَقُولُ حَبِطَ الْإِسْلَامُ فُجُوزَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

من المدینہ مغتسل و ستدھنا و منرجلا

ہے وہ نہایت قہرور اور عداوت پروردگار و مومنین کے ساتھ

اسی کتاب کو ابن ہشام نے زیادہ منظم اور اضافہ کر کے مرتب کیا ہے۔

قدر و لحسب بنایا کہ خلقا اعبا یہ جو زیادہ تر اور قسم کے تصنیف

۱۰۔ اس طرح پروردگار یہ ہے ابن عدی کے یہ ہی مطلب ہے کہ

۱۔ سیرت النبی شبلی جلد اول ص ۱۸۱ میں ہے ابن ہشام کا نام امام عبد الملک ہے وہ نہایت تقواور تاملور محمد اور یحییٰ علیہ السلام کے من و نجات پائی
محمد ابن اسحاق کی کتاب فترت سے پہیلی اور بڑے بڑے محدثوں نے اس کے نسخے مرتب کئے اسی کتاب کو ابن ہشام نے زیادہ مستخرج اور اضافہ کر کے مرتب کیا جو سیرت ابن
ہشام کے نام سے مشہور ہے۔ اور ابن اسحاق نے فن مغازی میں اس قدر ترقی دی اور اس قدر دلچسپ بنایا کہ خلفاء اعیانہ جہز زیادہ تر اس قسم کے تصنیفات کا مذاق
رکھتے تھے ان میں مغازی کا مذاق پیدا ہو گیا چنانچہ ابن عدی نے ابن کے اصل حسان کا ناقص طرح پرزور کیا ہے ابن عدی نے یہ بھی لکھا ہے کہ اس فن میں کوئی
تصنیف ان کے تصنیف کے رتیبہ کو نہیں پہنچا۔ ۲۔ حاشیہ تہذیب التہذیب ۱

امام حسن شہلی، بطور حکماء و فاضلین دہلی کے صلاۃ میں ہے۔ تاریخ میں اگر کوئی زمانہ اہل کمال کے پیش کرنے پر تیار کر سکتا ہے تو امام حسن کا عہد ہوگا۔
اس فخر میں سب سے مرتفع ثابت ہوگا۔ فقہ و محدثین میں کچھلی بن حسین، امام بخاری، محمد بن سعد، کاتب و آقادی، ابن علیہ، سفیان ابن عیینہ
عبد الرحمن بن ہمدانی، یحیی القطان، یونس بن بکر، ابو یوسف، ابی ہنی، حافظ ابن ہشام، روح بن عبادہ، ابو داؤد الطیالسی، غازی بن
قیس شاگرد امام مالک، امام واقدی، کچھ وغیرہ ہیں۔

اور کنگھی کئے ہوئے زیر جامہ اور رو اپنے ہوئے باہر
تشریف لائے اور وہ دن ہفتہ کا تھا اور ماہ ذیقعد
کی پانچ شبیں باقی تھیں حضرت نے نماز پڑھ کر
ذوالحلیفہ میں دو رکعت ادا فرمائی۔

خبر دی ہم کو عمر و حکام بن ابی الوضاح نے
کہا اس نے کہا ہم سے بیان کیا شعبہ نے ایوب
سے اس نے ابو العالیہ برکے سے اس نے ابن عباس سے
فرمایا ابن عباس نے کہ بلیک کئی رسول اللہ صلیم
نے ساتھ حج کے پس تشریف لائے جو تھی ذیجرجہ
اور ہمارے ساتھ نماز پڑھی صبح کی پہلی میں۔

خبر دی ہکو عصفان بن مسلم نے اس نے کہا کہ
بیان کیا ہم سے حماد بن سلمہ نے اس نے کہا کہ ہم سے
بیان کیا قیس بن سعد نے عطاء سے انہوں نے
جابر بن عبد اللہ سے جابر کہتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے چار ذیجرجہ کو۔

عبد الوہاب بن عطاء نے کہا خبر دی ہم کو
ہشام بن ابی عبد اللہ نے قتادہ سے انہوں نے
ابی حسان سے انہوں نے ابن عباس سے کہا
انہوں نے کہ نبی صلیم نے حج کے لئے بلیک شریع
فرمائی نظر کے وقت (مقام) ذوالحلیفہ سے۔

پھر شکر اسامہ بن زید بن حارثہ اہل ابی
کی طرف اور وہ سرزمین سراقہ ہے جو کنارے بلقا
کے ہے اور کہا ہے کہ جب یوم (روشنیہ) ۲۶ صفر
سال ۱۱ ہوا تو رسول اللہ صلیم نے حکم دیا لوگوں کو
آبادگی جنگ روم کے لئے پس جب صبح ہوئی تو
اسامہ بن زید کو بلایا اور فرمایا اپنے باپ کے قتل
گاہ کی طرف جاؤ اور ان لوگوں کو گھوڑوں سے

متجرڈا فی ثوبین صحارین اذ اردوا
وذلك السبت خمس لیل بقین من ذی
القعدة فصلی الظہر بذی الحلیفہ
رکعتین۔

متین: اخبارنا عمر و حکام بن ابی الوضاح نا
شعبہ عن ایوب عن ابی العالیہ البراء عن
ابن عباس قال اھل رسول اللہ صلیم بالبحر
فقدیم لاربعة مضایین من ذی الحجۃ فصلی
بنا الصبح بالبطحاء

احمد نا عصفان بن مسلم نا حماد بن
سلمہ نا قیس بن سعد عن
عطاء عن جابر بن عبد اللہ
قال قدم رسول اللہ صلیم لاربعة
خلون من ذی الحجۃ۔

متین: عبد الوہاب بن عطاء نا ہشام بن علی
عبد اللہ عن قتادہ عن ابی حسان عن ابن
عباس ان النبی صلیم اھل
عند الظہر من ذی الحلیفہ۔

متین: ثمریہ اسامہ بن زید بن حارثہ
ال اھل ابی وہی ارض التمرات
ناحیۃ البلقاء قالوا الما سکان
یوم الاثنین لاربعة لیل بقین من
صفر سنة الم احدى عشرة من ہجری
رسول اللہ صلیم امر رسول اللہ صلیم
القاس بالحق لفرز الروم فلما کان
من القعدة ما اسامہ بن زید فقال

سرای موضع قتل امیك فاد طهم
انفیل فند وینك هذا الخبیش فاغزو
صباحا علی حل ابی و حرق علیهم و
اسرع المیر تسبق الاخبار فان ظفرك
الله فاقلل اللبث فیهم وخذ معك
دلاء و قد مر العیون و الطلایع امامك
فلما كان یوما الاربعاء بدی برسول الله
صلام فحمر و صدع فلما اصبح یوم الخمیس
عقد كاسا من لواء بیده ثم قال اغزبم الله
فی سبیل الله فقاتل من كفر بالله فخر
بلوائه معقودا فدفعه الی بریدة بن
الحصیب لاسالی و عسكر بالجوف فاسر
بق احد من وجوه المهاجرین الاولین
والانصار الا انتداب فی تلك الغزوة
فیهم ابوبكر الصدیق و عمر بن الخطاب
وابو عبیدة بن الجراح و سعد بن ابی
وقاص و سعید بن زید و قنادة بن النعمان
وسلمة بن اسلم بن حدیث فتكلم
قوم و قالوا يستعمل هذا الغلام علی
المهاجرین الاولین فغضب رسول الله
غضباً شدیداً فخرجه و قد عصب علی راسه

بائمال کرو میں نے تلو اس لشکر سے سرفرازا کیا پس
جنگ کر سح کے وقت ایسا ہی پرانہ تختی کرو اور
بہت جلد جاؤ فخر ہو گئے سے قبل پہرہ پور ہمایان
کوئے ایسا اور دید بان اور نگہبانوں کو اسے
جسید بنا پس جب ۲۴ فروری یا شبہ کا دن بنا
تو رسالت آپ صلعم کو بخار اور در و سر شریع ہوا
پس جب (۲۹ صفر) صبح بخشیدہ ہوا تو اسامہ کو
رسول مقبول نے اپنے دست مبارک سے نشان نوبی
بنا کر عطا فرمایا خدا کے نام سے خدا کی راہ
میں جنگ کرو مشرکوں کو قتل کرو پس اسامہ
نشان مذکورہ لئے ہوئے نکلے اور بریدہ بن
الحصیب اسکی کو دید یا اسوقت لشکر مقام
جرین میں تھا پس کوئی شخص مہاجرین و انصار
سے ایسا نہ تھا جو اس غزوہ کے لئے جلد آمادہ
نہوا ہوا دن میں ابوبکر صدیق و عمر بن خطاب
اور ابو عبیدہ بن جراح وغیرہ تھے پس آپس میں
گفتگو ہونے لگی کہ یہ لوکا مہاجرین اولین پر سردار
لشکر بنایا جائے رسالتا صلعم اس خبر سے سخت
غضبناک ہوئے اور سر میں پٹی باندھے ہوئے اور
دوش پر پردہ کمانی ڈالے ہوئے باہر تشریف لائے
اور مشرک تشریف لے گئے خدا کی حمد و ثنا کے بعد

سہ ابن سعد کا فقہاء اور محدثین سے ہوتا۔ (امامون شلی صدۃا مطہرہ کا ذکر پس بریں مہذا) ابن ہے تاریخ میں اگر کوئی زمانہ اہل کمال کے پیش نظر
تاز کر سکتا ہے تو امامون کا عہد حکومت اس فخر میں مرجع ثابت ہوگا فقہاء اور محدثین میں یحییٰ بن یحییٰ امام بخاری محمد بن سعد کا تیب و اقدی ابن عیینہ
سفیان ابن عیینہ عبد الرحمن بن ہمدانی یحییٰ القطان یونس بن کثیر ابویسع علیہ السلام شاذانام ابو حنیفہ اسحاق بن نفقات قاضی متر حسن بن زیاد اللؤلؤی شاذانام
ابو حنیفہ حماد بن اسامہ حافظ ابن ہشام ریح بن عبادہ ابو داؤد الطیالسی قاضی بن قیس شاذانام مالک امام و اقدی۔ ابوحسان زیادہ
عبد بن نوح ابی علی بن ابی قاتل یہ لوگ ہیں کہ آج مذہبی علوم کے ارکان انہیں کی رہائیوں پر قائم ہیں خصوصاً امام شافعی اور امام احمد
بن حنبل کا تودہ پایہ ہے کہ اسلامی دنیا کے بڑے حصوں میں انہیں کے اجتہادی مسائل کی راہ سو برس سے آج تک مذہبی قانون بنے ہوئے ہیں
ان فقہاء و محدثین کی تصنیفات امامون کے عہد خلافت کی وہ علمی یادگار ہیں جن کی نظیر کوئی دوسرا زمانہ بشکل لا سکتا ہے۔

امارت کے قابل ہیں اور اسامہ میرے نزدیک
محبوب ترین مردم سے ہے آگاہ ہو جاؤ کہ
میں تمہیں اسامہ کے ساتھ نیکی کی وصیت
کرتا ہوں۔



۲۸ صفر (چهار شنبہ) کے دن حضرت کے در و شروع ہوا ۲۹ صفر (پنجشنبہ) کے دن صبح کو اسامہ بن زید کی
ناختی میں حضرت ابوبکر و عمر و ابو عبیدہ بن الجراح وغیرہ مامور کئے گئے اسی ۲۹ صفر (پنجشنبہ) کا دسواں روز یوم (شنبه)
۹ ربیع الاول کو تھا اسی تاریخ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسامہ بن زید کی سرداری سے صحابہ کا طعن سماعت فرما کر غضب
شدید اسے خطبہ فرمایا ہے جسکو مورخین و محدثین نے ۱۰ ربیع الاول لکھ کر ۱۲ ربیع الاول (دو شنبہ) لکھ میں ۱۱ لکھ (سہ شنبہ)
تھا طبقات جز ثانی قسم ثانی مطبوعہ لیدن ۱۳۵۷ھ سے حضرت صلعم کا بیمار ہونا ۲۸ صفر (چهار شنبہ) سے اور مدت مرض النبی صلی اللہ علیہ وسلم تیرہ یوم لکھا جاتا
ہے جس میں محدثین نے ۱۱ ربیع الاول (دو شنبہ) کی جگہ ۱۲ ربیع الاول (دو شنبہ) غلط لکھ دیا ہے کیونکہ ۱۲ ربیع الاول کو (سہ شنبہ) تھا
مدت مرض النبی کی روایت صلا سطر ۵ کی یہ ہے۔

اخبرنا محمد بن عمرنا ابو محسن عن محمد بن قیس قال
حدثني الحسن بن عبد الله بن محمد بن عمرو بن علي
عن ابيه عن جدّه قال اول ما بدا رسول
الله صلعم شكوه يوم الاربعاء فكان شكوه
الى ان قبض صلعم ثلاثة عشر يوما۔
خبر دی ہم کو محمد بن عمر (واقفی) نے کہا خبر دی ہم کو
ابو محسن نے محمد بن قیس سے کہا محمد بن عمر (واقفی) نے کہ خبر دی ہم کو
عبد اللہ بن محمد بن عمرو بن علی نے اپنے باپ سے کہا اول ابتدای
مرض رسول اللہ صلعم بروز چہار شنبہ تھی پس مدت مرض حضرت
کی تا وقت وفات ۱۳ دن ہے۔

ایضاً ۱۵۷۵ھ سے یہ حدیثیں نقل کی جاتی ہیں جو اول حدیث کی تاریخ مرض النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے تحت میں ہیں
اخبرنا محمد بن عمرو حدیثی عن عبد الله بن محمد
بن عمر بن علي بن ابي طالب عن ابيه عن جدّه
بیان کی ہم سے عبد اللہ بن محمد بن عمرو بن علی بن ابی طالب نے

حدیث اول کے روایت کی توثیق خلاصہ تہذیب تہذیب لکال بطورہ مصر ۱۳۵۷ھ میں یہ ہے
لے ترجمہ (عبد اللہ) عبد اللہ بن محمد بن عمرو بن علی بن ابی طالب لما شمی ابو محمد الدی لقبہ و اخن ابيه و خاله جعفر الباق و عنه ابن المبارك و ابو
اسامہ و ثقات ابن سنان قال ابن سعد و فی فی سلفہ المنصور۔
لے ترجمہ (محمد بن عمر) محمد بن عمرو بن علی بن ابی طالب لما شمی عن ابيه و عنه ابن جبر و الثوری و ثقات ابن سنان۔
لے ترجمہ (عمر بن علی) عمر بن علی بن ابی طالب لما شمی الاکبر عن ابيه و عنه محمد و عبید اللہ و علی و ثقات الجلی قتل بالعراق مع مصعب
ایضاً تہذیب تہذیب حافظ ابن حجر میں ہے عمر بن علی بن ابی طالب لما شمی الاکبر امد اللہم ہما وقت ربیعہ من بن تغلب و ی عن ابيه عن اولاده محمد
و عبد اللہ و علی و ابو نذر عن عمرو بن جابر الحضرمی عن زکریا بن زکریا عن ابن عمر بن الخطاب و ساء و قال مصعب کان اخو رسول اللہ بن ابی طالب لما شمی
و قال الجلی ثلثہ کوفہ (ابن حبان) فی ثقات لہذا سیر ما تفرمایا علی میں تیرن حدیث کی توثیق (ابن حبان) محمد بن عمرو بن عبد اللہ بن محمد بن عمرو بن علی بن ابی
عن عبیدہ قال اشکى رسول الله صلعم يوم الاربعاء ليلة بقيت من صفر سنة إحدى عشرة و توفي صلعم يوم الاثنين اثنتي عشرة صفة من تفرم بمصر لاول
و عن ابن عباس و عائشة قالوا في رسول الله صلعم يوم الاثنين لاثنتي عشرة صفة من ربيع الاول (المختصر من سيرة سيد البشر ص ۱۵۷)

المجلد الثاني

اخبرنا محمد بن عبد الله بن ابي الفوارس (الوهري) محمد بن عبد الله بن ابي الفوارس (الوهري)

عن الزهري عن عمرو بن عاصم قال واكان
 في اوسنة عروہ سے اونے مابشر سے کہا او انون نے

اول بدو موضع ای بجای انداختن غسل بپوشد که شروع هوا مرض ابو بکر کو، جمادوی انسانی کو در شبیه

الامتنين لسبع خلون من جمادى الاخره کے روز غسل کرنے سے او میں دن سردی تھی پس

دکان یوما باردا مفتخر خدمت بخشی یوما لا یتخرج چند روز روز یک بخار رہا جسکی وہیہ سے نماز کے لئے

الی صلاۃ الی ان قال وتوفی ابو بکر رحمہ اللہ ع۔ نہیں نکل سکے یہاں تک کہ وفات پائی ابو بکر رحمہ

سار ملکہ اللہ شاعر لہا فی بیال یقین من جگہ

الفترة من ثلاث عشرة من محالير القبط الحرام كانت خلافة ستين و
 تسعاً كويس هو في خلافت ورسال أمين صهي ورس أمين

حدیث اول سے ۲۸ صفر (جوار شنبہ) ۲۵ صفر (چنبشہ) متفق ہو گیا جس کے مراجعت سے کمر صفر (چنبشہ) ۳ محرم (۲۸ شنبہ)

۲۵ و کرم (سه شنبه) ۲۶ و شاه و کرم (دوشنبه) ۳ و قندهار (یکشنبه) ۴ و ۲۶ و قندهار (شنبه) ۵ و قندهار (یکشنبه)

[illegible]

سنة ٢٠٠٠ مرقاة المفاتيح لأبي قاري شيخنا. عروة بن الربيع بن العوام من كبار التابعين واحداً من السبعة من أهل المدينة.
 مؤلف من كتب الواقدي صاحب كتاب كرم الثورين. طبقات الرواة لخليفة بن خياط ومسلم بن حجاج. ومحمد بن سعد الزهري البصري وأخيه
 لأخيه ومما كان له من كتب ما حنف في الصحابة والتابعين والمخلفاء.

خلاصة من حديث أبي الحسن محمد بن سعيد بن أبي عمير عن أبي عبد الله البجلي قال لما قدم في نزل بغداد وحسن الطيفات ولحسن الحظاظ الكفايات
المستوفى عن الوليد بن مسلم وحشيم ومعين بن عيسى ابن علي بن خلق وعنه ابن أبي الدنيا واسم بن يحيى بن لا ذى قال اعطيت من هذا العلم والفهم والفضل العباد
وسعد بن زيد على صدقه فانه يخبرني في رواية انه توفي بغداد امه والراشدين وسكون مسند

عبر ذی من ہے الامام الحبر ابو عبد اللہ محمد بن سعد الحافظ کا قبل الواقدی حجتہ العلیات و التاريخ محمد بن زکریا الثانی و ستون سنہ دی عن صفیان بن عیینہ و ہشیم و حلی و شرف الیہما رحمہما علیہ۔

الحافظ الفیاض ابو بکر صدیق حسن خان امین ہے۔ محمد بن سعد بن ذریعہ الترمذی کا کتاب قدی نشاۃ الثانی بلای جلاست والی لان قال کتاب کبیر وارد در لطیفات صحابہ و تابعین و خلفائے اوقات خود غیلے خوب و جیدہ واقع شدہ پانزویہ مجلد است صدوق ثقہ بود کثیر العالم عزیز العلم و الحدیث و روایت کثیر الکتب حکیم الحدیث و الفقه و غیرہما و فائز شمس السیرت النبوی شمس النبوی علیہ السلام -

انہی سلسلہ مشہور میں شہین خلیفہ بغدادی نے اُنکی سبست یہ الفاظ لکھے ہیں کہ ان میں اہل العلم والفضل والعدل اوصفت گناہا کبیرا فی طبقات
والطباہین اقلی تھے واجادہ فیما بین یہ کتاب قریناً تائید ہو چکی تھی یعنی دنیا کے کسی کتب خانہ میں اس کے پورا نسخہ نہ تھا شہنشاہ جرمین کو اسکی اطلاع اور شہادت کا خیال ہوا چنانچہ
لاکھ روپیہ جیب خاص سے دئے اور پروفیسر ساخو کو اس کام پر مامور کیا کہ ہر ملک سے اس کے اجزاء فراہم کر کے لائبریری پروفیسر مومون نے مصر قسطنطنیہ اور
یورپ جاکر جا بجا سے تمام جلدیں جمع ہو بخامین یورپ کے بارہ پروفیسروں نے الگ الگ جلدوں کی تصحیح اپنے ذمہ لی چنانچہ نہایت اہتمام اور صحت کے ساتھ
یہ نسخہ لبریری ہالند میں چھپ کر شائع ہوا ۱۹۰۷ء

۲۴ وبقعدہ (دوشنبہ) ۲۵ وبقعدہ (سہ شنبہ) ہوا جس سے ۹ ذی الحجہ عرفہ کو (سہ شنبہ) ۸ ذی الحجہ (پنجشنبہ) ہوا۔ (اس ۸ ذی الحجہ پنجشنبہ سے ۲۹ صفر پنجشنبہ تک شریوم ہوتا) اسی ۲۹ صفر (پنجشنبہ) کا دھوان روز (پنچرا) اور بارہواں روز (دوشنبہ) جو اربعہ الاول سلسلہ کو (کیا) اسی روز پر وفات نبی صلعم واقع ہوئی جیسا کہ حدیث میں وارد ہے کہ آج مبارک الیوم اکملت لکم دینکم کے ازل ہوئے بعد حضرت صلعم ۸ یوم گھرے جسکا ذکر آگے آیا گا۔ چونکہ بیاسوین روز ۱۲ ربیع الاول کو (سہ شنبہ) خلافت ابو بکر کی پہلی تاریخ یا سنہ خلافت کا پہلا روز جیسا کہ اوپر کی حدیث سے مدت خلافت کا اطلاق ہوتا ہے اسلئے ۸ ذی الحجہ پنجشنبہ اور ۲۸ صفر (چہار شنبہ) اور تیرھواں روز اربعہ الاول (دوشنبہ) اور چودھواں روز ۱۲ ربیع الاول (سہ شنبہ) صحیح ہے۔

اول حدیث سے چہار شنبہ کو رسول خدا کا آغاز مرض ہونا اور تیرہ دن مدت مرض کے اور دوسری روایت سے ۲۸ صفر (چہار شنبہ) ابتدائی مرض نبی روایت کے اندر بارہ ربیع الاول سلسلہ (دوشنبہ) کے عبارت سے وفات نبی مرقوم ہے جسکے تحت میں سلسلہ وار حضرت ابن عباس اور حضرت عائشہ کی سند سے بارہ ربیع الاول وفات نبی ہے

انتباہ روایت مذکورہ میں ۲۸ صفر (چہار شنبہ) ۲۹ صفر (پنجشنبہ) ہے اور بارہ ربیع الاول تک کل چودہ دن ہوئے (محدثین سے جس طرح اول حدیث میں تیرہ دن کل مدت مرض نبی اور دوسری روایت میں حساب سے چودھویں روز (دوشنبہ) غلط لکھا ہے اسی لحاظ سے ابن عباس اور حضرت عائشہ کی روایت میں بھی ۱۲ ربیع الاول (دوشنبہ) غلط لکھا ہوا ہے۔ حالانکہ تیرھواں دن (دوشنبہ) اور چودھواں دن (سہ شنبہ) ہوتا ہے جس سے گیارہ ربیع الاول (دوشنبہ) آیا۔

چنانچہ طبقات جز سیوم قسم اول مطبوعہ لیدن سلسلہ کے ص ۲۷ میں یہ تفصیل مکرر دی گئی ہے جس میں بھی غلطی موجود ہے۔

قالوا بدأ وجع رسول الله صلعم في كتهن ابن اشرع هو اور رسول خدا کو حجرہ

بيت ميمونة زوج رسول خدا امين چہار شنبہ کے دن

لليلتين بقينا من صفر وتوفي صلوات الله عليه يوم الاثنين ثلثي عشرة ليلة خلت من شهر

ربيع الاول سنة احدى عشرة من الهجرة دفن يوم الثلاثاء رايغت الشمس

جسکے ماہ صفر کی دو راتیں باقی تھیں یعنی ۲۸ صفر (چہار شنبہ) ۲۹ صفر (پنجشنبہ) اور رحلت فرمائی رسول خدا نے جسکے بارہ راتیں گذرین ربیع الاول کے مہینہ کی۔

اور سہ شنبہ کے دن بعد دوپہر دفن ہوئے۔

چونکہ ۱۲ ربیع الاول تک چودہ دن ہوئے اور پہلا دن (چہار شنبہ) تھا پس چودھواں دن بارہ ربیع الاول کو (دوشنبہ) ہوا اسی تاریخ میں رسول خدا دفن ہوئے اور گیارہ ربیع الاول (دوشنبہ) کے آخری یوم پر وفات ہوئی۔ اور سہ شنبہ کے دن حضرت کے دفن ہوئی صحیح روایت یہ ہے۔

طبقات جز دوم قسم دوم مطبوعہ سلسلہ

قال بن سعد اخبرنا عبد الله بن مسلم بن

عقبة سعيد بن منصور قال عبد العزيز بن

عن شريك بن ابی نعيم عن ابی سلمة بن

کما ابن سعد نے خبر دی کہ عبد الصمد بن سلم بن

انسب اور سعید بن منصور نے کہا دونوں نے عبد العزیز

بن محمد سے اسے شریک بن ابی نعيم سے اسے ابی سلمہ

عبد الرحمن

بن عبد الرحمن سے

واخبرنا ابو بکر بن عبد اللہ بن ابی

اور خبر دی ہکو ابو بکر بن عبد اللہ بن ابی

ادیس و خالد بن خالد بن سلیمان بن

ادیس اور خالد بن خالد بن سلیمان بن بلال سے

بلال بن عبد الرحمن بن حروملہ بن معمر سعید

اونے عبد الرحمن بن حروملہ سے کہ تحقیق سنا ہم نے

بن السیب و اخبرنا محمد بن عمرو حدیثی عبد اللہ

سعید بن السیب سے اور خبر دی ہکو محمد بن عمرو نے

بن محمد بن عمر بن علی بن ابیہ عن جدہ

کہ حدیث بیان کی مجھے عبد اللہ بن محمد بن عمرو بن علی

عن علی قالوا توفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم

نے اپنے باپ اور دادا سے اور انہوں نے جناب علی

الاثین و دفن یوم الثلاثاء

علیہ السلام سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دن

وفات کی اور سہ شنبہ کے دن دفن ہوئے۔

ایضاً اسی طبقات جز الثانی قسم الثانی ص ۱۶ میں ہے

قال ابن سعد اخبرنا الاسود بن عامر ثنا

کہنا ابن سعد نے خبر دی ہکو اسود بن عامر نے کہا

حماد بن سلمہ عن عمرو بن دینار عن یحییٰ بن

حدیث کی ہم سے حماد بن سلمہ نے عمرو بن دینار سے

سعد ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یا فاطمہ انہ لم یبعث

اونے یحییٰ بن سعد سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ اسے فاطمہ

نبی الا عصر الذی بعدہ نصف عمرہ

نہیں بھیجا گیا کوئی نبی مگر یہ کہ بعد واسے کو اس کے پہلے

وان عیسیٰ بن مریم یبعث اربعین

کے نصف مدت دی گئی ہے اور حضرت

و ان یبعث لعشرین۔

عیسیٰ بن مریم چالیس سال کے لیے بھیجے گئے ہیں اور

میں بیس سال کے لیے۔

نمبر ۱۳۱ ابن اسحاق میں حضرت عائشہ کے صحیح اسناد کے ساتھ ہجرت میں داخلہ مدینہ منورہ ۱۲ ربیع الاول (دو شنبہ) کو

ہوا جسکی پہلی تاریخ کو (دو شنبہ) تھا اور بارہ ربیع الاول کو دس سال مکہ معظمہ کے اور حضرت ترپن سال کامل کے تھے۔

چنانچہ طبقات البکیر جز اول قسم اول مطبوعہ ۱۳۲۲ء سے دس برس مکہ معظمہ کے اور دس برس مدینہ منورہ کے کل

بیس برس کی یہ حد شین لکھی جاتی ہیں۔

قال ابن سعد اخبرنا انس بن عیاض بن یزید

کہنا ابن سعد نے خبر دی ہکو انس بن عیاض

بن ہارون و عبد اللہ بن نمیر قالوا

اور یزید بن ہارون اور عبد اللہ بن نمیر نے یمنوں

یحمی بن سعید عن سعید بن السیب ان

نے کہا کہ یحییٰ بن سعید نے سعید بن السیب سے روایت کی ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انزل القرآن و هو ابن ثلاث

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن نازل ہوا جبکہ وہ حضرت

داربعین سنہ و اقام بکثر عشرين سنین۔

تینتا ایس سال کے تھے اور تیس مکہ معظمہ میں تین سو

ایضاً قال ابن سعد اخبرنا عبد اللہ بن مویہ

کہنا ابن سعد نے کہ خبر دی ہکو عبد اللہ بن مویہ

اور فضل بن وکیعہ دونوں نے کہا خبر دے دو یہ کہ وہ
نے بھیجی بن ابی کثیر سے اس نے ابی سلمہ سے اس نے
عائشہ اور ابن عباس سے کہ تحقیق رسول خدا صلعم کہ
مغفرہ میں دس سال پھر سے قرآن نازل ہونے
پر اور مدینہ منورہ میں دس برس۔

والفضل بن وکیعہ قال انما سئيات من
یحيى بن ابی کثیر عن ابی سلمة عن عائشة
ابن عباس ان رسول الله صلعم مکت بمكة
عشر سنين ياتزل عليه القرآن وبالمدينة
عشر سنين۔

مؤیدات

صحیح بخاری جلد ۳ باب وفات انہی۔

کہا بخاری نے حدیث کی ہم سے ابو نعیم نے
کہا حدیث کی ہم سے شیبان نے بھیجی سے اس نے
ابی سلمہ سے اس نے حضرت عائشہ اور حضرت ابن
عباس سے تحقیق رسول خدا کہ مغفرہ میں قرآن نازل
ہونے پر دس سال پھر سے اور مدینہ منورہ میں
دس سال۔

قال البخاری حدثنا ابو نعیم حدثنا شیبان
عن یحیی عن ابی سلمة عن عائشة بن عباس
ان النبی صلعم لبث بمكة عشر سنين ياتزل
عليه القرآن وبالمدينة
عشر

حدیث کی ہے عبد اللہ بن یوسف نے کہا
حدیث کی ہے یث نے عقیل سے اس نے ابن شہاب
سے اس نے عروہ بن زبیر سے اس نے عائشہ سے کہ
رسول خدا صلعم نے وفات پائی ترستہ سال کی عمر میں
کہا ابن شہاب زہری نے اور خبر دی بلکہ سعید بن مسیب
نے نقل اسکے یعنی ۶۳ سال پر۔

حدثنا عبد الله بن يوسف حدثنا الليث
عن عقیل عن ابن شهاب عن عروة بن
الزبیر عن عائشة ان رسول الله صلعم
توفي وهو ابن ثلث وستين قال ابن
شهاب وخطبوني سعيد المستقب
مشهد۔

اور تاریخ الرسل والملوک ابن جریر طبری کے جلد اول حصہ چہارم ۵۳۵ھ سے بھی ان احادیث سے تائید
ہوتی ہے۔

کہا ابن جریر نے کہ حدیث کی ہے ابن ابی شیبہ نے کہا
حدیث کی ہے حجاج بن یوسف نے کہا حدیث کی ہم سے
حماد بن ابی حمزہ سے اس نے اپنے باپ سے کہا اس نے کہ
رسول خدا صلعم ۶۳ سال زندہ رہے۔

قال ابن جریر ثنا ابن المثنی قال حجاج بن المنهال
قال ثنا حماد عن ابی حمزة عن ابیہ قال
عاش رسول الله صلعم ثنتين
سنة۔

کہا حدیث کی ہم سے ابن ثنی نے کہا حدیث کی

ثنا ابن المثنی قال ثنا عبد الوهاب

قال ثمالی بن سعید قتال سمعت
سعید بن المسیب یقول انزل
علی رسول اللہ صلیام وهو ابن ثلث
واریعین سنة اقام بمكة عشر
او بالمدينة عشر او توفي وهو
ابن ثلث وستین سنة۔

تفسير عام التنزيل امام محمد بن ابي اسحق بن عيسى بن يوسف بن تقي الدين آية الله عليه السلام و قد افاض الله على هذا المحدث الصالحات
ليست خلفهم في الارض الاية بن

قالوا ابو العالى في هذه الاية
 مكث النبي صلعم مائة بعد الوحي بمشعر
 سنين -
 سیرت مغلطای میں ہے -

ابو العالی نے آیہ موصوفہ کی تفسیر میں کہا ہے کہ
 آنحضرت صلعم مکہ معظمہ میں بعد از نزول وحی کے
 دس سال ٹھہرے -

قال الواقدي مكث عليه الصلاة والسلام
 ثلث سنين من اول بنو قله مستغفيا
 ثم اعلن في الرابعة فذاع الناس
 الى الاسلام عشرين -

یعنی واقعی نے کہا کہ رسول خدا اول نبوت کے تین
 سال تک پوشیدہ طور پر اسلام کی دعوت دیا چوتھے
 سال سے اعلان کے ساتھ دس برس تک (مکہ میں)
 لوگوں کو دعوت اسلام دیتے رہے ۔

تاریخ ابوالفاجل ثانی ص ۳۳ و ۳۴ میں ہے۔
 (مطبوعہ لیون یو۔ پ)۔
 تین سال تک رسول خدا نے مخفی طور پر دعوت
 اسلام فرماتے رہے۔ بعد اسکے امد جاشانہ نے انہما
 دعوت کا حکم فرمایا۔
 فكانت دعوة رسول الله الى الاسلام سرّاً
 ثلاث سنين ثم بعدها امر الله رسولہ باظهار
 الدعوة ولما نزل وانذر غيرك الاقربان۔

اے آپ موصوفہ کی تفسیر طاعنہ ہر تفسیر و تشویش علی جلد پنجم ص ۹۹ مطبوعہ مکتبہ سورۃ اشعراء اخراج ابن اسحاق و ابن حجر و ابن الجعفی و ابن مردودہ و ابوالفتح
 البیہقی فی الکامل من طریق عن علی قال لما نزلت هذه الآية على رسول الله و انزلت شعرك الا ترحم و عافى رسول الله صلبه فقال يا علي ان الله عز وجل
 ان انزل شعرك الا ترحم فان فضحت بذلك ذرعا و عرفت اني مما انا فيهم هذا الاثر اذ فيهم ما اكره فضحت عليه حتى جاءني جبرئيل فقال
 لك ان لم تفعل ما توعد بعد ذلك رجحنا منكم في صاغات من طعام و اجعل عليه
 رجل شاة و اجعل لنا صان لبن ثم اجتمع لي بنو عبد المطلب ابن اسحاق و ابن جبريل و ابن ابی حاتم و ابن مردودہ و ابن ابو نعیم و ابی یونس
 اپنے دلائل میں جناب علی سے روایت کی ہے کہ جب آجہ و اندر عشر تک الا ترحم نازل ہوا تو پیغمبر صلیب نے مجھ بلایا۔ اور فرمایا کہ علی خداوند عالم نے حکم فرمایا کہ قرأت
 دارون کو اس کے خطاب سے قرأتین کیکن اس امر کے سر انجام میں میری قوت ضعیف ہو گئی اور میں نے معلوم کیا کہ جب میں اون لوگوں کو اسلئے جمع کر دیکھا تو اون سے بیفنا
 حرکات ناملائم دیکھ کر مجھ کو اسلئے میں نے سکوت اختیار کیا یا نہ تک کہ جبرئیل علیہ السلام نازل ہوئے۔ اور کہا کہ اے محمد اگر موجب حکم خدا ایسا نہ کر دے تو
 خطاب آئی ہوگا لہذا اسے علی تم ایک صلح طعام اور ایک لان بکری کی اور ایک بٹا پیالہ و دودھ کا تیار کر کے بنی عبد المطلب کو میرے پاس جمع کرواؤ
 حدیث مذکورہ کے جواب میں یہ حدیث وضع کی گئی جسکو ترمذی و بیہقی و بخاری نے اپنے صحیح میں داخل کر کے حسن صحیح سے تصدیق کی ہے۔

چنانچہ جب آیا واند دے شیرک الاقربان یعنی ڈرا اپنے بیٹے والون کو نازل ہوا اس حدیث کا آخری حصہ یہ ہے۔

فایکرموا ذر فی علی هذا الامر علی ان
 یكون اخي وصي وخليفتي فيكم فاحمد
 القوم جميعا قال علی فقلت (وای کا حق)
 سنا دارمهم عینا واعظمهم بطنا واحمهم
 ساقا انایا نبی الله اکون وزیرک علیهم
 فاحذر رسول الله برقة علی قال ان هذا
 اخي وصي وخليفتي فاسمعوا له واطيعوا
 فقام القوم بضاحکون ویقولون
 لا بیطالب فتدامرک ان نسمع
 لا نبتک و تطیع

پس تم میں کون ہے کہ اس امر میں میری مدد
 اور وزارت کرے اور وہ میرا بھائی اور وصی اور خلیفہ
 ہو۔ سب حاضرین یہ سن کر دگر دان ہوئے کچھ جواب
 نہ دیا مگر علی رضی نے باوصف صغریٰ عرض کیا کہ یا نبی
 میں اس امر میں آپ کی وزارت کو موجود ہوں اور
 آپ کے مقابلہ میں مدد کے لئے حاضر ہوں۔ آنحضرت
 صلعم نے حضرت علی کے گلے میں باہن ذالین اور فرمایا
 کہ اسی قوم (فی الحقیقت یہ میرا بھائی اور وصی اور خلیفہ
 ہے تم لوگ اسکا حکم سنو اور فرمانبرداری کرو اس پر
 حاضرین ہنستے ہوئے اٹھ کھڑے ہوئے اور ابوطالب
 سے کہنے لگے کہ تمہیں حکم دیا ہے کہ علی کی اطاعت کرو۔

اسی واقعہ کے متعلق سیرت شبلی حصہ اول ص ۱۵۳ میں ہے۔

تین برس تک آنحضرت (صلعم) نہایت ہار داری کے ساتھ فرض تبلیغ ادا کیا لیکن اب آفتاب رسالت بلند
 ہو چکا تھا، صاف حکم آیا فاصدع بما توامر اور تجکو جو حکم دیا گیا ہے و اشکات کمدت نیز حکم آیا واند دے شیرک
 الاقربان اور اپنے نزدیک خاندان والون کو خدا سے ڈرا۔

چند روز کے بعد آپ نے حضرت علی سے کہا کہ دعوت کا سامان کر دے یہ درحقیقت تبلیغ کا پہلا موقع تھا تمام خاندان
 عبد المطلب مدعو کیا گیا۔ حمزہ، ابوطالب عباس سب شریک تھے آنحضرت صلعم نے کھانے کے بعد کھڑے ہو کر فرمایا کہ میں وہ
 چیز لیکر آیا ہوں جو دین و دنیا دونوں کی کفیل ہے، اس بارگراں کے اوتھانے میں کون میرا ساتھ دینگا۔ تمام مجلس میں سنا تھا۔
 دفعہ حضرت علی نے اٹھ کر کہا گو مجکو آشوب چشم ہے گو میری ٹانگیں تپتی ہیں، اور گو میں سب سے نو عمر ہوں تاہم آپ کا ساتھ دوں گا۔
 قریش کے لئے یہ حیرت انگیز منظر تھا کہ دو شخص (جن میں ایک سترہ سالہ نوجوان ہے) دنیا کی قسمت کا فیصلہ کر رہے ہیں
 حاضرین کو میا خستہ ہنسی آگئی، لیکن آگے چل کر زمانے نے بتا دیا کہ یہ سراپا پتا تھا۔

بقیہ صفحہ ۱۵۲
 قال ابوہریرۃ حدثنا ابو الاسود عن محمد بن القحطانی عن عبد الرحمن بن عوف عن عبد اللہ بن مسعود عن عائشہ بنت ابی بکر عن رسول اللہ
 الاکبر واند دے شیرک الاقربان قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یطیع من یطیع فاطمۃ بنت محمد یا بن عبد المطلب فی لا املک لکم من اللہ
 شیئا سلوف من مالی ما شئتم هذا حدیث حسن صحیح و فی باب عن علی فاجاب عنہا۔

یہ حدیث اس وقت کی ہے کہ نہ حضرت عائشہ پیدا ہوئیں تھیں اور نہ فاطمہ اور بچہ نبوت اسکی تبلیغ کے مفہوم سے ظاہر ہے نیز جبکہ خود بچہ صوم عبد اللہ موجود تھیں
 تو حضرت کا فائدہ ملنے سے ہوا اور یہ موجودہ کے تفسیر کے خلاف رسول اللہ انور صلی اللہ علیہ وسلم کو ظاہر کرنا جسکی روانہ دین کو ثابت ہوتے ہیں۔ آخر حاشیہ

لیکن ترمذی کے مطابق جناب علیؑ کا سن گیارہ برس کا تھا اس لئے کہ ترمذی میں ہے واسطہ علیؑ وهو من آل سیدنا
یعنی حضرت علیؑ اسلام لائے اُس حالت میں کہ آٹھ برس کے تھے۔

اسی آیت مبارکہ کے نازل ہونے پر نزول قرآن کا حساب محدثین نے کیا ہے جسکے بعد دس برس تبلیغ کے اور مکہ معظمہ کے
اقامت کے بارہ ربیع الاول ۱۰ ہجری تک جس میں پہلی ربیع الاول کو چہشتہ تھا محسوب کیا ہے۔ اور دس سال اقامت مدینہ منورہ
کے جو گیارہ ربیع الاول ۱۰ (دو شنبہ) وفات پائی پر ختم ہے اور جس میں پہلی ربیع الاول کو (جمعہ) تھا یہی ابن اسحاق
واقعی کا بیان ہے جسکو بارہ ربیع الاول (دو شنبہ) غلط لکھ گئے ہیں۔ کیونکہ ۲۹ صفر و کم کو چہشتہ اور ۱۲ صفر دو شنبہ تھا۔
اب ہم طبقات جز، ثالث قسم اول سے حضرت علیؑ علیہ السلام کا اول نبوت کے وقت کا حال اور جناب موصوف کے
اسلام لانا بیان کرتے ہیں۔ اس وقت حضرت صلعم چالیس سال پر مبعوث ہوئے اور جناب علیؑ علیہ السلام دس سال کے تھے اس وقت
بھی کم عمر تھے اور اس وقت وزارت کے وقت بھی کم سن تھے۔

قال ابن سعد اخبرنا وكيع
بن الجراح ويزيد بن هارون وعفان
بن مسلم عن شعبه عن عمرو بن مرة
عن ابي حمزة (طلحة بن زيد) مولى
الا نصار عن زيد بن ارقم قال
من اسلم مع رسول الله صلعم على
قال عفان بن مسلم اول من صلى
قال ابن سعد اخبرنا يحيى بن عمرو قال
نا ابراهيم بن نافع واسحاق بن حاتم
عن ابي يحيى عن مجاهد قال اول
من صلى على وهو عشر سنين۔
کہا ابن سعد نے خبر دی ہکمو و کعب بن جراح اور
یزید بن ہارون اور عفان بن مسلم نے شعبہ سے اسے
عمرو بن مرہ سے اسے ابی حمزہ (طلحہ بن زید) مولى
انصار سے اسے زید بن ارقم سے کہا انہوں نے کہ جو
شخص رسول اللہ کے ساتھ اسلام لایا وہ علیؑ علیہ السلام
ہیں اور عفان بن مسلم نے یہ بھی کہا ہے کہ اول جس
شخص نے حضرت پیغمبر کے ساتھ نماز پڑھی وہ علیؑ ہیں
کہا ابن سعد نے خبر دی ہکمو محمد بن عمر نے کہا
خبر دی ہکمو ابراہیم بن نافع نے اور اسحاق بن حاتم نے
کہا انہوں نے ابی یحییٰ سے انہوں نے مجاہد سے کہا
اسے اول جس شخص نے نماز پڑھی وہ علیؑ علیہ السلام
ہیں اس وقت ان کا سن دس برس کا تھا۔

قال ابن سعد اخبرنا يحيى بن حماد
البصري قال نا ابو عوانة عن ابي بلج
عن عمرو بن ميمون عن ابن عباس قال
من اول من اسلم الناس بعد
خديجة على۔
کہا ابن سعد نے خبر دی ہکمو یحییٰ بن حماد
بصری نے کہا خبر دی ہکمو ابو عوانہ نے ابی بلج
اور انہوں نے عمرو بن میمون سے اسے ابن عباس
ابن عباس سے کہا انہوں نے جو شخص سب سے
پہلے اسلام لایا وہ خدیجہ کے بعد علیؑ علیہ السلام

ایضا اسطر ۱۵۱ تا ۱۵۲ اس حدیث ہے۔ البیقات جز ثانی قسم اول معلومہ (۱۳۳۵ھ) وانیہ جیب سے مندرجہ ۱۱۸

کہ ابن سعد نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبادہ

سے کہا خبر دی کہ عوف نے میں نے اس سے براہ بن

عازب الدین بن ارقم سے دونوں حضرات کہتے ہیں

کہ جب جناب رسالت اکرم صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ جیفسل المعصرہ

کو جسے بنوک بھی کہتے ہیں، تشریف لے کر بنو یاسر

اور شاد کیا کہ ہم بیان ٹھہریں یا تم ٹھہرو پس حضرت

ان کو بھی چھوڑ گئے۔

قال ابن سعد اخبرنا دوسر بن عبادہ

ناعوف عن یحییٰ عن الہمام بن عازب

وزید بن ارقم قال لقا کات

عند غزوہ جیفسل المعصرہ وہی

تو کہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

علیہ وسلم لعلی بن ابی طالب

انکہ لا بد من اقم او تقیم فخلد الخ۔

ما فظ ابن حجر عسقلانی فتح البای شرح صحیح بخاری۔ جلد ۱۱۸ مطبوعہ انصاری دہلی میں اس حدیث مندرج

کو بطرق متعددہ نقل کیا ہے اور آٹھ اور بھی اوس میں لکھا ہے

یعنی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ چاہئے کہ یا میں مدینہ میں رہوں یا تم رہو۔ پس حضرت امیر علیہ السلام نے

جب یہ سلام دینے میں رہے۔

پس یہ حدیث مخرجه ابن سعد دلیل صریح ہے اس امر پر کہ جناب علی مرتضیٰ بنزیر بنزیر خدا کے حق پر فضیلت

کسی کو حاصل نہیں ہوئی۔ سوائے علی علیہ السلام کے۔

اور رسلہ حجتہ الوداع میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث نقلین کو ارشاد فرمایا ہے چنانچہ ابن سعد کی مخرجه حدیث

بہ تفسیر احمد و ابی جہل اللہ جمیعاً تفسیر در شوری سیدی جلد ثانی ص ۱۱۸ مطبوعہ مصر ۱۳۱۵ھ سے نقل کی جاتی ہے۔

واخر ج ابن سعد واحمد والطبرانی

عن ابی سعید الخدری قال قال رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایما الناس اتی

تاریک فیکم ما ان اخذتم بہ لن تضلوا

بعد ی اصرین احدھما اکبر

من الآخر کتاب اللہ جلد معدود

ما بین السماء والارض وعترتے

یہ دونوں آپس سے جدا ہوں گے یہاں تک کہ میرے

ابن سعد اور امام احمد و طبرانی نے ابوسعید خدری

سے روایت کی ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایما الناس میں

تم میں دو امر چھوڑتا ہوں اگر تم اس کی پیروی کرو گے

تو ہرگز گمراہ نہ ہو گے وہ دونوں ایک دوسرے سے

بڑی ہیں، ایک کتاب اللہ مضبوط رہتی ہے جو دنیا میں

آسمان اور زمین ہے اور دوسری میری عترت اہلبیت

یہ دونوں آپس سے جدا ہوں گے یہاں تک کہ میرے

میں سے کسی شے نہ بچے اور قیامت میں واقعہ تبلیغ سورہ براہ ہے۔ اس میں بھی اندر حدیث حفظ اللاحۃ و درود ہے۔ آخر احمد عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایما الناس اتی تاریک فیکم ما ان اخذتم بہ لن تضلوا بعد ی اصرین احدھما اکبر من الآخر کتاب اللہ جلد معدود ما بین السماء والارض وعترتے

یہ دونوں آپس سے جدا ہوں گے یہاں تک کہ میرے میں سے کسی شے نہ بچے اور قیامت میں واقعہ تبلیغ سورہ براہ ہے۔ اس میں بھی اندر حدیث حفظ اللاحۃ و درود ہے۔ آخر احمد عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایما الناس اتی تاریک فیکم ما ان اخذتم بہ لن تضلوا بعد ی اصرین احدھما اکبر من الآخر کتاب اللہ جلد معدود ما بین السماء والارض وعترتے

یہ دونوں آپس سے جدا ہوں گے یہاں تک کہ میرے میں سے کسی شے نہ بچے اور قیامت میں واقعہ تبلیغ سورہ براہ ہے۔ اس میں بھی اندر حدیث حفظ اللاحۃ و درود ہے۔ آخر احمد عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایما الناس اتی تاریک فیکم ما ان اخذتم بہ لن تضلوا بعد ی اصرین احدھما اکبر من الآخر کتاب اللہ جلد معدود ما بین السماء والارض وعترتے

یہ دونوں آپس سے جدا ہوں گے یہاں تک کہ میرے میں سے کسی شے نہ بچے اور قیامت میں واقعہ تبلیغ سورہ براہ ہے۔ اس میں بھی اندر حدیث حفظ اللاحۃ و درود ہے۔ آخر احمد عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایما الناس اتی تاریک فیکم ما ان اخذتم بہ لن تضلوا بعد ی اصرین احدھما اکبر من الآخر کتاب اللہ جلد معدود ما بین السماء والارض وعترتے

یہ دونوں آپس سے جدا ہوں گے یہاں تک کہ میرے میں سے کسی شے نہ بچے اور قیامت میں واقعہ تبلیغ سورہ براہ ہے۔ اس میں بھی اندر حدیث حفظ اللاحۃ و درود ہے۔ آخر احمد عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایما الناس اتی تاریک فیکم ما ان اخذتم بہ لن تضلوا بعد ی اصرین احدھما اکبر من الآخر کتاب اللہ جلد معدود ما بین السماء والارض وعترتے



رسول مقبول صلعم سے کہ فرمایا حضرت نے کہ تو یہ ہے
کہ بلایا جانا تھا میں اور قبول کروں میں تحقیق کہ حضور
میں اے رسول خدا و اگر اللہ کا مقبس ہنرمند خدا کی بات ہے اور
اپنی قدرت خدا کی کتاب ایک ایسی دینی ہے جو آسمان سے
نرمین تک ایسی ہے اور قدرت اہل بیت میرے تحقیق کہ
پروردگار عالم لطیف و خبیر نے مجھ کو خبر دی ہے کہ دونوں
رکن ب خدا اور حضرت اہل بیت اجداد ہو گئے ہاں تک کہ
میرے پاس کوئی رکوشا بہ نادر و ہون ہنس نظر کر کے میرے
بعد دونوں کے ساتھ کیا برتاؤ کرے۔

حدیث ثقلین کے مذکورہ بالا الفاظ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے یوم انتقال گیارہ بیج الاول بروز و ثبوتہ ارشاد فرمایا ہے۔ یہ ۲۰ صفر ہجری ۱۰ کا تیر ہواں دن اور یکم بیج الاول جمعہ کا گیارہواں روز اور ۱۰ ذیحجہ و ثبوتہ یوم غدیر خم کا گیارہواں دن ہے دیکھو نقشہ نمبر سی و کا و سرخانہ صفحہ ۱۵۲ اور تبلیغ رسالت کے بیسویں سال کا آخر دن ہے۔ دیکھو خبیہ اول اسی یوم غدیر خم و ثبوتہ ائمہ و معروہ و بیگہ ۱۵۵ و ۱۵۶ و ۱۵۷ اسی غدیر خم ۱۰ ذیحجہ کی وہ حدیث ثقلین بھی ہے جسکو خود ابن سعد نے ابو سعید خدری کی سند سے یہ لفظ (امین) اخراج کی ہے جو قبل کے صفحہ ۱۵۲ میں نقل ہو چکی ہے جس کے تائید کی یہ روایت اذالۃ الخفا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے صفحہ ۲۹ مطبوعہ مطبع صدیقی بہاولپور سے نقل کی جاتی ہے۔

واخرج الحاكم من طريق ابن كميل عن ابيه عن ابي الطفيل انه سمع زيدا بن ارقم يقول نزل رسول الله صلعم بين مكة والمدينة ثم فصل ثم قام خطيبا فحمد الله واشتغل في ذكره وعظمه ثم قال ايها الناس اني تارك فيكم امرين لن تضلوا ان اتبعتموهما وهما كتاب الله واهل بيتي وصوتي ثم قال اتعلمون اني اولى بالمومنين من انفسهم ثلاث مرات قالوا نعم فقال رسول الله من كنت مولاه فعلي مولاه.

نجمبر۔ حاکم نے سلمہ بن کھیل کے طریق سے انون نے اپنے باپے انون نے ابو طفیل سے روایت کی ہے کہ میں نے
 زید بن ارقم سے کہ جناب سالت مآکفے در میان کہ مدینہ (مقام غدیر خم) نزول ابدال فرما کر نازاد افزائی پھر کھڑے ہو کر خطبہ
 ارشاد کیا۔ اور بعد حمد و ثناء اسے اکی فرمایا کہ ایما الناس میں تم میں دو امر حضور اکہون آراں میں اور اپنی خست و طبیعت اگر تم ان
 دونوں کا اتباع کر دے گے تو ہرگز گمراہ نہ ہو گے پھر فرمایا کہ کیا تم لوگ جانتے ہو کہ میں حج مومنین کیلئے ان کے نفس سے ملی ہوں
 اس لفظ کی تین مرتبہ تکرار فرمائی سب نے کہا بیشک پس آنحضرت سے ارشاد کیا کہ جبکایں مولا و صاحب اختیار ہوں اور کا علی مولا و
 صاحب اختیار ہے۔ اور لفظ ثقلین کیلئے دیکھ مدہ اور لفظ ثقلین، جو زید بن ثابت کی خبر حدیث ہے دیکھ مدہ مآکفے کتاب فیذا
 اور آخر لوم (دوشنبہ) کے آخر وقت وفات النبی کی صحیح حدیث ان سعد کی خبر دیکھ آؤ ص ۹۹ و ۱۰۰ نمبر ایک بن شهاب ہری۔

نمبر ۸ امام احمد بن محمد بن حنبل الشیبانی المروزی متوفی ۲۴۱ھ

یہ امام احمد بن حنبل امام الدین ائمہ اربعہ سے ہیں جنہوں نے بھی تاریخ سفر حجۃ الوداع کی ۲۵ ذی قعدہ کو جبکہ ماہ ذیقعدہ کی پانچ تین باقی تھیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز ظہر کی چار رکعت پڑھ کر مدینہ منورہ سے باہر نکلنے کی روایت کی ہے۔

چنانچہ تاریخ صافحہ عماد الدین ابن کثیر کے باب تاریخ خروج علیہ السلام من المدینۃ بحجۃ الوداع ابن ابی روادیت ہے

رواہ اکامہ احمد عن عبد اللہ بن مسعود
ابن مسعود عن یحییٰ بن سعید عن اکامہ احمد
عن عمرۃ عن عائشۃ قالت خرجنا مع رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خمس بقین
من ذی القعدۃ

قال حماد بن عبد الرحمن عن سفیان
عن محمد بن المنکدر عن ابراہیم بن
میسرۃ عن انس ان رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم صلی لظہر بالمدينة ثم رجا
والعصر بالمدينة الخلیفۃ رکعتین

کما امام احمد نے حدیث کی ہم سے عبد الرحمن
ابن ہدی نے سفیان سے اونہوں نے محمد بن
منکدر اور ابراہیم بن میسرہ سے دونوں نے انس بن
مالک سے کہا اور انس کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ
میں چار رکعت ظہر کی اور دو الخلیفہ میں عصر کی دو رکعت

پڑھی۔

مسند امام احمد جلد ۳ مطبوعہ مصر ۱۳۰۵ھ میں یہ حدیث ہے جس میں امام احمد بن حنبل نے سفیان ابن عیینہ سے روایت
کی ہے جو نوید ہے کہ حدیث مذکورہ بالا میں امام احمد نے عبد الرحمن ابن ہدی کے واسطے سے جو روایت سفیان سے کی ہے وہ بھی
ابن عیینہ سے اور دیکھو نمبر ۱۳۱ ترمذی

حدثنا عبد الله حدثني أبي
حدثنا سفیان قال سمعت ابراہیم
بن میسرۃ و محمد بن المنکدر یقولان
سمعنا انہ یقول صلیت النبی صلیم
بالمدينة ثم رجا و بذی الخلیفۃ رکعتین

حدیث کی عبد اللہ نے اپنے باپ امام احمد سے
اونہوں نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان نے کہا امام
ابراہیم بن میسرہ اور محمد بن منکدر سے دونوں نے
کہا کہ سنا ہم نے انس سے کہا اونہوں نے کہ نماز پڑھی پھر رجا
نے مدینہ میں چار رکعت اور دو الخلیفہ میں دو رکعت۔

حدیث سفر حجۃ الوداع میں تاریخ ۲۵ ذی قعدہ کا دن نہیں بتایا گیا اور حدیث دیگر سے حضرت کا سفر فرماتا بعد نماز ظہر کے ہوا۔
اسلئے تاریخ مذکورہ میں ہم حجتہ نہیں قرار دیتے کہ ابن الحاق صاحب سیرت والمغازی نے جبکہ ذکر نمبر ۱۳۱ میں گذر چکا اور جن کے توجہ

ثابت ہے کہ امام احمد موسوی الذکر نے امام ابن اسحاق کی توثیق کی ہے جن کے بیان میں ۲۵ ذیقعدہ کا یوم (سہ شنبہ) ثابت ہو چکا ہے۔ نیز نسائی، ابن سعد کے بیان میں بھی جبکہ زمانہ اوچکی مخرجہ روایتیں امام احمد بن حنبل کے نظریے گذر چکی ہیں اور ان کے بیان میں بھی ۲۵ ذیقعدہ کا یوم (سہ شنبہ) تحقق ہو چکا ہے۔ نیز ابن سعد نے ۲۵ ذیقعدہ کا دن پہنچ کر کہا ہے جسکی صحیح تحقیق کے لئے نقشہ جبریٰ نمبر (ایک) کا بنایا گیا ہے جو دو اور دو خانوں سے مرتب ہے۔ ہر دو خانوں سے ۹ ذیقعدہ کے دن (جمعہ) نہیں پڑتا۔ دیکھو ص ۱۹ کتاب ہمارے۔

اور تفسیر حافظ ابن کثیر میں یہ حدیث ہے جس میں یوم عرفہ کو (جمعہ) بیان کیا گیا ہے۔

قال الامام احمد بن حنبل عن
حدثنا ابو العباس عن قيس بن مسلم
عن طارق بن شهاب قال ساء رجل العيون
الى عمر بن الخطاب فقال يا امير المؤمنين
انكم تقرؤن آية في كتابكم لو علينا
معشر اليهود ونزلت لا تخذنا ذلك
اليوم عيد ا قال قولنا اليوم اكملت لكم
دينكم واتممت عليكم نعمتي ففتال
عمر والله اني لاعلم اليوم الا الذي
نزلت على رسول الله صلى الله عليه
التي نزلت فيها على رسول
الله صلى الله عليه وسلم عشية
عرفته في يوم جمعته۔

کما امام احمد نے کہ حدیث بیان کی ہم نے جعفر بن
عمرو نے وہ کہتے ہیں حدیث بیان کی ہم نے ابوالعباس
نے قیس بن مسلم سے اور طارق بن شهاب سے وہ
کہتے ہیں کہ آیا ایک مرد یہودیوں میں سے عمر بن خطاب
کے پاس آکر کہا کہ اے امیر المؤمنین تحقیق تم پڑھتے
ہو ایک آیت کو اپنی کتاب میں کہ اگر وہ آیت ہم
گروہ یہود پر نازل ہوئی تو ہم اوس دن کو عید قرار
دیتے ابن خطاب نے کہا کہ وہ کون سی آیت ہے اسی
یہودی نے کہا کہ وہ آیت اليوم اکملت لکم
دینکم الایہ ہے عمر نے کہا قسم خدا کی میں ضرور جانتا
ہوں اوس دن کو جس دن یہ آیت نازل ہوئی ہے رسول
صلعم پر اور اوس ساعت کو بھی جانتا ہوں جس ساعت
میں رسول اللہ پر نازل ہوئی ہے اور وہ ساعت عرفہ
کی شام اور جمعہ کا دن ہے۔

عرفہ ۹ ذیقعدہ کو جمعہ کا دن ہونے سے ۲۵ ذیقعدہ کو (جمعہ) آتا ہے جو حدیث مذکورہ سفر حجۃ الوداع میں حضرت
عائشہ سے اور حدیث صلوات اللہ علیہا میں چار کثرت نازل ہے جو انس بن مالک سے مروی ہے معارض ہے اسلئے اس تاریخ کا (جمعہ) غلط
ہے نیز یہی جمعہ آگے ۱۲ ربیع الاول وفات انبی میں واقع ہوتا ہے جس سے بھی غلط ہے اور یہ کہ جمعہ کے دن کا دوسرا وقت عشیہ
شنبہ (یعنی پہنچ کر کی شب سے متصل ہے اسلئے یوم جمعہ عید ہونے کی خاطر سے بھی غلط ہے کیونکہ پہنچ کر کا وقت ہوتا ہے اور جس کی
اکا سوین شب (شب سہ شنبہ) اور اکیاسوین روز یوم (سہ شنبہ) اور صحیح حدیث سے یہ امر ثابت ہے کہ آیہ اکمال دین کے
نازل ہونے کے بعد رسالت اکملہ مہم دن زندہ رہے۔ اور ۹ ذیقعدہ سے ۱۲ ربیع الاول تک کثیر الوقوع سے اکا نوے (۹۱) دن ہوتے
ہیں اور پھر ۱۲ ربیع الاول کو جمعہ بھی اور اکا نوے دن بھی اس سے بھی غلط۔ نیز یہی (جمعہ) تیسری ماہ رمضان تاریخ وفات

1892

است رسولی پر نجات دلاؤ جس امر کو جو تم پر نصرت

ہر ایک جاننے سے نازل کیا گیا ہے اگر تم نے ایمان لیا

پس گوی، ایستغفر الله، بر خیزان تو من خست و از راه تو گوی که

مکتبہ

چنانچه نیازمندی الموده شیخ سلیمان قندوزی فی جلد اول م ۴۲ مطبوعه دفتر اسناد ملی است که بهین و احدیث الساندر

انجمنوں کی اور اس طرح المظالم مولوی عبید اللہ علی قاسمی نے بطور ضمیمہ باب چہارم میں یہ حوالہ پیش کرتے ہوئے ہے۔
جو نقل کیا جاتا ہے۔

پرواقین غائب سے روایت ہے کہ اسے رسول

پہنچا دے جو کچھ کہ نازل ہوا ہے تیری طرف سے رہے

کہ جناب علیؑ کے فضائل کو جو یہاں سے غور پر قلم کیے ہیں انہیں

ہوا انحضرت معلوم ہے خطبہ شہداء اور فرمایا جس کا کہ میں

مولانا ہون پس علی اور سکا مولانا ہے پس جناب عمر بن الخطاب

رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت امیر علیہ السلام سے کہنے

لگے آفریں ہو گئے اے امین امین اب کہ تو میرا ایدہ رہا

مومن مرد اور مومنہ عورت کا آقا بن گیا ہے۔

آیہ موصوفہ کے غدیر ختم میں نازل ہوئے اور سورہ مائدہ کامل نازل ہونے سے یہ امر حتمی ثابت ہو گیا کہ سورہ مائدہ اوسى غدیر ختم کے روز نازل ہوا اور رسول اللہ کے خطبہ فرمائی یا سر راہ دفعۃً قیام فرمائی یہی وجہ ہوئی جس کے بعد حضرت نے خطبہ فرمایا ہے جس کا ایک جز یہ ہے

پیشانیچہ اوسی مسند امام احمد جلیلہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

حدیث کی عبد الصمد نے اپنے باپ سے دیکھتا ہے کہ

مجھے روایت کی میری باپ نے کہا حدیث کہ ہم سے عثمان

١٠٠
 ١٠١
 ١٠٢
 ١٠٣
 ١٠٤
 ١٠٥
 ١٠٦
 ١٠٧
 ١٠٨
 ١٠٩
 ١١٠
 ١١١
 ١١٢
 ١١٣
 ١١٤
 ١١٥
 ١١٦
 ١١٧
 ١١٨
 ١١٩
 ١٢٠
 ١٢١
 ١٢٢
 ١٢٣
 ١٢٤
 ١٢٥
 ١٢٦
 ١٢٧
 ١٢٨
 ١٢٩
 ١٣٠
 ١٣١
 ١٣٢
 ١٣٣
 ١٣٤
 ١٣٥
 ١٣٦
 ١٣٧
 ١٣٨
 ١٣٩
 ١٤٠
 ١٤١
 ١٤٢
 ١٤٣
 ١٤٤
 ١٤٥
 ١٤٦
 ١٤٧
 ١٤٨
 ١٤٩
 ١٥٠
 ١٥١
 ١٥٢
 ١٥٣
 ١٥٤
 ١٥٥
 ١٥٦
 ١٥٧
 ١٥٨
 ١٥٩
 ١٦٠
 ١٦١
 ١٦٢
 ١٦٣
 ١٦٤
 ١٦٥
 ١٦٦
 ١٦٧
 ١٦٨
 ١٦٩
 ١٧٠
 ١٧١
 ١٧٢
 ١٧٣
 ١٧٤
 ١٧٥
 ١٧٦
 ١٧٧
 ١٧٨
 ١٧٩
 ١٨٠
 ١٨١
 ١٨٢
 ١٨٣
 ١٨٤
 ١٨٥
 ١٨٦
 ١٨٧
 ١٨٨
 ١٨٩
 ١٩٠
 ١٩١
 ١٩٢
 ١٩٣
 ١٩٤
 ١٩٥
 ١٩٦
 ١٩٧
 ١٩٨
 ١٩٩
 ٢٠٠
 ٢٠١
 ٢٠٢
 ٢٠٣
 ٢٠٤
 ٢٠٥
 ٢٠٦
 ٢٠٧
 ٢٠٨
 ٢٠٩
 ٢١٠
 ٢١١
 ٢١٢
 ٢١٣
 ٢١٤
 ٢١٥
 ٢١٦
 ٢١٧
 ٢١٨
 ٢١٩
 ٢٢٠
 ٢٢١
 ٢٢٢
 ٢٢٣
 ٢٢٤
 ٢٢٥
 ٢٢٦
 ٢٢٧
 ٢٢٨
 ٢٢٩
 ٢٣٠
 ٢٣١
 ٢٣٢
 ٢٣٣
 ٢٣٤
 ٢٣٥
 ٢٣٦
 ٢٣٧
 ٢٣٨
 ٢٣٩
 ٢٤٠
 ٢٤١
 ٢٤٢
 ٢٤٣
 ٢٤٤
 ٢٤٥
 ٢٤٦
 ٢٤٧
 ٢٤٨
 ٢٤٩
 ٢٥٠
 ٢٥١
 ٢٥٢
 ٢٥٣
 ٢٥٤
 ٢٥٥
 ٢٥٦
 ٢٥٧
 ٢٥٨
 ٢٥٩
 ٢٦٠
 ٢٦١
 ٢٦٢
 ٢٦٣
 ٢٦٤
 ٢٦٥
 ٢٦٦
 ٢٦٧
 ٢٦٨
 ٢٦٩
 ٢٧٠
 ٢٧١
 ٢٧٢
 ٢٧٣
 ٢٧٤
 ٢٧٥
 ٢٧٦
 ٢٧٧
 ٢٧٨
 ٢٧٩
 ٢٨٠
 ٢٨١
 ٢٨٢
 ٢٨٣
 ٢٨٤
 ٢٨٥
 ٢٨٦
 ٢٨٧
 ٢٨٨
 ٢٨٩
 ٢٩٠
 ٢٩١
 ٢٩٢
 ٢٩٣
 ٢٩٤
 ٢٩٥
 ٢٩٦
 ٢٩٧
 ٢٩٨
 ٢٩٩
 ٣٠٠
 ٣٠١
 ٣٠٢
 ٣٠٣
 ٣٠٤
 ٣٠٥
 ٣٠٦
 ٣٠٧
 ٣٠٨
 ٣٠٩
 ٣١٠
 ٣١١
 ٣١٢
 ٣١٣
 ٣١٤
 ٣١٥
 ٣١٦
 ٣١٧
 ٣١٨
 ٣١٩
 ٣٢٠
 ٣٢١
 ٣٢٢
 ٣٢٣
 ٣٢٤
 ٣٢٥
 ٣٢٦
 ٣٢٧
 ٣٢٨
 ٣٢٩
 ٣٣٠
 ٣٣١
 ٣٣٢
 ٣٣٣
 ٣٣٤
 ٣٣٥
 ٣٣٦
 ٣٣٧
 ٣٣٨
 ٣٣٩
 ٣٤٠
 ٣٤١
 ٣٤٢
 ٣٤٣
 ٣٤٤
 ٣٤٥
 ٣٤٦
 ٣٤٧
 ٣٤٨
 ٣٤٩
 ٣٥٠
 ٣٥١
 ٣٥٢
 ٣٥٣
 ٣٥٤
 ٣٥٥
 ٣٥٦
 ٣٥٧
 ٣٥٨
 ٣٥٩
 ٣٦٠
 ٣٦١
 ٣٦٢
 ٣٦٣
 ٣٦٤
 ٣٦٥
 ٣٦٦
 ٣٦٧
 ٣٦٨
 ٣٦٩
 ٣٧٠
 ٣٧١
 ٣٧٢
 ٣٧٣
 ٣٧٤
 ٣٧٥
 ٣٧٦
 ٣٧٧
 ٣٧٨
 ٣٧٩
 ٣٨٠
 ٣٨١
 ٣٨٢
 ٣٨٣
 ٣٨٤
 ٣٨٥
 ٣٨٦
 ٣٨٧
 ٣٨٨
 ٣٨٩
 ٣٩٠
 ٣٩١
 ٣٩٢
 ٣٩٣
 ٣٩٤
 ٣٩٥
 ٣٩٦
 ٣٩٧
 ٣٩٨
 ٣٩٩
 ٤٠٠
 ٤٠١
 ٤٠٢
 ٤٠٣
 ٤٠٤
 ٤٠٥
 ٤٠٦
 ٤٠٧
 ٤٠٨
 ٤٠٩
 ٤١٠
 ٤١١
 ٤١٢
 ٤١٣
 ٤١٤
 ٤١٥
 ٤١٦
 ٤١٧
 ٤١٨
 ٤١٩
 ٤٢٠
 ٤٢١
 ٤٢٢
 ٤٢٣
 ٤٢٤
 ٤٢٥
 ٤٢٦
 ٤٢٧
 ٤٢٨
 ٤٢٩
 ٤٣٠
 ٤٣١
 ٤٣٢
 ٤٣٣
 ٤٣٤
 ٤٣٥
 ٤٣٦
 ٤٣٧
 ٤٣٨
 ٤٣٩
 ٤٤٠
 ٤٤١
 ٤٤٢
 ٤٤٣
 ٤٤٤
 ٤٤٥
 ٤٤٦
 ٤٤٧
 ٤٤٨
 ٤٤٩
 ٤٥٠
 ٤٥١
 ٤٥٢
 ٤٥٣
 ٤٥٤
 ٤٥٥
 ٤٥٦
 ٤٥٧
 ٤٥٨
 ٤٥٩
 ٤٦٠
 ٤٦١
 ٤٦٢
 ٤٦٣
 ٤٦٤
 ٤٦٥
 ٤٦٦
 ٤٦٧
 ٤٦٨
 ٤٦٩
 ٤٧٠
 ٤٧١

فقتربنا صغيرا الخلد يشجبنا الخ -
 فينا الجفان الفاظ يرمي فيهم عثمان بن مسلم عبد الله العنابي أبو ثعلبة الجعفي أحد الأعلام تولى في داره من مشيخة الحارث بن عاصم شقيق وعنه الجعفي وهاذا في
 الدنيا أبو الحارثي وأبو زعيرة وأبو حاتم وخلق قال العجلي فقتربت صغيرة وقال أبو حاتم إنه لم يفتق من عذراء ماتت مسلمة -

بن ثابت عن البراء بن عازب قال كنا مع
رسول الله صلى الله عليه وسلم في سفر فقلنا يا محمد يا محمد
فقد دى فينا الصنواة جاعلة وكحل رسول
الله صلى الله عليه وسلم تحت شجرتين فصلى لظهور واحدة
بيد على فقال لستم تعلمون الواحدة
بالمؤمنين من انفسهم قالوا بلى قال
الستم تعلمون اني ولي بكل مؤمن من
نفسه قالوا بلى قال فاخذ بيدك فقال
من كنت مولاه فعلي مولاه
اللهم وال من وakah وعاد
من عاداه قال فلقية عمر بعد ذلك
فقال له هنيئك يا ابن الخطاب
اصبحت وامليت مولى كل
مؤمن ومومنة -

ہمارے بن صلوات کہا اسے حدیث کی ہم سے علی بن زید نے روئی
بن ثابت سے اسے براء بن عازب سے کہا انہوں نے کہ ہم نے
میں جناب رسالت اکرم کے رکاب سعادت میں تھے ہم
ہم غدیر خم پر جا کر تھے ہم میں نماز جماعت کی منادی کر رہی تھی
اور حضرت صلوات کے لیے زمین پر بچھا ڈال دی گئی پس حضرت صلوات
نے ظہر کی نماز پڑھی اور علی علیہ السلام کا ہاتھ پکڑ کر ارشاد فرمایا
آیا تم نہیں جانتے ہو کہ میں سب مومنوں کی جانوں سے اولی
ہوں سب نے عرض کیا بیشک آپ اولی ہیں پھر فرمایا
کیا تم نہیں جانتے کہ میں ہر مومن کے نفس سے اولی ہوں
سہو نے کہا بیشک پھر پکڑا ہاتھ علی کا اور فرمایا جس کا
کہ میں مولا ہوں پس اس کا علی مولا ہے اسے پروردگار دوست
رکھے اور اس کو جو علی کو دوست رکھے اور دشمن رکھے اور اس کو جو
علی کو دشمن رکھے حضرت عمر نے علی علیہ السلام سے ملکر
کہا کہ مبارک ہو اسے ابن ابیطالب ایسی صبح اور شام کی
کہ مولا ہوے کل مومن اور مومنہ کے -

قال ابو عبد الرحمن الرازي ثنا عبد الله بن احمد بن حنبل

کما ابو عبد الرحمن (عبد الله بن احمد بن حنبل) بنک

بن خالد ثنا حماد بن سلمة عن علي بن زياد
زيد بن علي بن ثابت عن البراء بن عازب
عن النبي صلى الله عليه وسلم -

اس آخری حدیث میں ہر بن خالد واقع ہے جو شیوخ حدیث (بخاری و مسلم) بھی ہے اسی حدیث کو حافظ عیاض
ابن کثیر نے اپنے تاریخ بدایہ والنہایہ کے مشکک میں (جو کتب خانہ بانک کی پورٹینہ میں ہے) وارد کی ہے -

وقال الحافظ ابو يعلى الموصلي والحن
بن سفيان شاهده به ثنا حماد بن سلمة
عن علي بن زياد وابي هارون عن

اور کہا حافظ ابو یعلیٰ موصلی اور حسن بن سفیان نے

کہ حدیث بیان کی ہم سے ہدیہ نے کہا حدیث کی ہم سے حماد بن

سلمہ نے علی بن زید اور ابی ہارون سے اسے علی بن ابی

سلف (حدیث) انساب معالی میں ہے - ابو خالد ہدیہ بن خالد القیس من (ابو البصرہ) بروی عن ہام بن یحییٰ روى عنه البخاری و مسلم و جماعة الخ
ایضاً تراجم الحافظ زاهد بن محمد بن محمد خان میں ہے - ہدیہ بن خالد القیس البصری احد الائمة وقال بعد ذكره ذكر السعدي قلت مات سنة خمس وثمانين
والمئتين آخرها غير واحد وقد روى ايضاً حماد بن زيد وحماد بن سلمة وبارك بن فضالة وابان بن يزيد الطمار وجرير بن عازم وغيرهم وروى عنه ابو داود
السجستاني والبيهقي وابن عاصم وابو بكر البزار وابو يعلى الموصلي وغيره -

اوتے ہوا سے کہا اوتے کو ہم تھے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
حجۃ الوداع میں پس جب ہم جایا اترے غدیر خم میں تو نہ
اور تھوکن کے نیچے سوال شد کہ تھے زمین صاف کی گئی اور
نماز جماعت کی نماز گئی اور بلایا علی علیہ السلام کو اور کہا
اتھ پکڑ کر اپنے واسطے جانب کھڑا کیا پس فرمایا آیا میں
نہیں ہوں اولیٰ ہر آدمی سے اوس کے نفس سے سب سے
کہا کیوں نہیں تب حضرت نے کہا کہ یہ علی مولا اوس کا
تھے جس کا میں مولا ہوں اسے خدا دوست رکھو اوس شخص کو
جو دوست رکھے علی کو اور دشمن رکھو اوس کو جو دشمن
رکھے علی کو اس کے بعد عمر بن خطاب نے علی بن ابیطالب
سے ملاقات کی اور اون سے کہا کہ مبارک ہو آپ کو ایسی
خبر صبح اور شام کی کہ کل مومنین اور مومنہ کے مولا ہوئے۔

حدیث کی عبد اللہ نے اپنے باپ سے وہ کتاب کہ
مجھے روایت کی میرے باپ نے کہا حدیث کی ہم سے
ابو عوانہ نے کہا اوسے مغیرہ سے اوسے ابی عبیدہ سے اوسے
میسون ابی عبد اللہ سے کہا اوسے کہ زید بن ارقم نے بیان
کیا اور میں سن رہا تھا کہ ہم رسالتاب کے ساتھ مقام
وادعی شرمین اترے پس آپ نے نماز پڑھنے کا حکم دیا
نماز جلتی دھوپ میں پڑھی اوسکے بعد حضرت نے ہم سے
خطبہ میں خطاب کیا حالانکہ آپ کے لئے درخت سرور پر
ایک کپڑا سایہ کے لئے تان دیا تھا آپ نے فرمایا کہ کیا
تم اس بات کے شاہد نہیں ہو کہ میں ہر مومن کے نفس
سے اولی ہوں اسکے ساتھ لوگوں نے کہا کیون نہیں تو
پ نے فرمایا جسکا میں مولی ہوں اوسکے علی مولی ہیں

[illegible]

ایسا بو نعیم نے کہا کہ دونوں نے کہ حدیث کی ہے فطر نے
ابو الطفیل سے کہ حضرت علی علیہ السلام نے لوگوں کو کہہ
دیا کہ میں لوگوں میں اس میں جسے کیا پھر خدا کی قسم وہاں کہتے ہیں
کہ جہنم غدیر خم میں رسول اللہ کو کھڑے ہو کر کہہ فرماتے ہیں
سنا جو وہ یہاں کہتے ہیں پھر تیس مسلمانوں نے رسول بو نعیم
کا قول سنا کہ میت لوگوں نے اٹھ کر ہو کر گواہی دی کہ
غدیر خم میں رسول اللہ نے حضرت علی کا ہاتھ پکڑ کر سب سے
فرمایا کہ آیا جانتے ہو تم اس بات کو
کہ میں مومنین کے لئے جہنم کے آگے فطرس کے اولی ہیں
لوگوں نے عرض کیا کہ بیشک یا رسول اللہ یہ ستر حضرت
نے فرمایا کہ میں کسٹ سولہ نعلی بولادہ اعظم وال میں لادہ
و عا د من عا د اہ ابو الطفیل کہتے ہیں کہ جب میں دامن سے
باہر آیا تو میرے دل میں شک تھا چنانچہ میں زید بن ابی وقیم
سے ملا اور ان سے کہ کہ حضرت علی ایسا فرماتے تھے
زید بن ابی وقیم نے جواب دیا کہ تم اس بات سے انکار کر رہے ہو کہ
میں نے رسول اللہ کو ایسا فرماتے ہوئے سنا ہے

له كوفي و ابو شيبه الشاه سمعاني عن جده و ابو نعيم القمي بن وكيع و ابي كين القمي و اسمعيل بن كاد بن سهر بن ابي طالب ابو دى من العنبر و سمع
 كدام و ذكره ابن الناجي و الشوري و مالك و شيبه و فطر بن خليفة و غيرهم روى عنه محمد بن اسمعيل البزازي و احمد بن حنبل و ابو بكر و عثمان ابنا ابن
 شيبه و ابو زرعة و ابو حاتم الرازيان و اسحاق بن راهويه و كان مولده سنة ثمانين و مائة و مائة و ثمانين و مائة و ثمانين و مائة و ثمانين
 و كان اصغر من و كعب بنه و كان فيه و عاتبة و مزاج و لكن ثمة اماه

واخرج احمد بن محمد بن سعيد
عنه صلعم انه قال اني اوشك

ان ادعى فاجيب وانى تارك

صلعم نے میں غرقرب بلایا جاؤ گا اور میں قبول کروں گا

ببین تجوڑے جاتا ہوں دو بھاری چیزیں ایک خدا کی

کتاب ورد و صری میری قدرت کتاب شریک الیسی رسی ہے

و دراز چہ آسمان کے زمین تک و عسرت میری میرے

میں بیت میں تحقیق کہ خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ وہ دونوں

راہوں گے یہاں تک کہ واپس ہوں وہ دونوں میرے

س حوض کوثر پر پس نظر کر دو تم کہ بہتر بعد از ان

نوں کیساتھ کیا رہتا دیکھتے ہو۔

فليمثقلين كتاب الله

و عترتی کتاب الله حبل

ممدود من السماء الى الارض

عترني هل بيتي وان اللطيف الخبير اخبرني

فما لم يفترا حتى يردا على الخوض فانظروا

مِنْ خَلْقِي فِيهَا

مسند احمد جلد ہجتم ۱۴۱۶ھ میں ہے۔

حدّ ما عبد الله حدّتي أبي

١٠٠٠ سودين عامرنا توريك

الركاب من القاسم بن حسان بن

پیامد بابی حال قتال رسول
شمارا از تو ای مومنان

عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وآله وسلم قال: من أحب حبيباً
فأحب الله

الارض واما اهل البيت

وَقَدْ تَرَكْنَا فِي هَذِهِ لَكَ آيَاتٍ لَّئِنْ رَأَيْتَ مُدَارًا مِّنَ الْمَاءِ جَارٍ فَاتَّبِعْهُ يَكُونُ لَكَ أَجْرٌ كَثِيرٌ

تَعَالَى عَالِمُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ

یہ ہے ان کی خوشی۔

حدیث کی عبد اللہ نے کہا حدیث کی مجلس سے میرے

ماننے لگا کہ حدیث کی بہم سے اسوہ بن عامر نے کہا حدیث

ہم سے شریک نے رکین سے اسے قاسم بن حسان سے

تھے ترمیم بن ثابت سے کہا اوشے کے فرمایا رسول اللہ نے

نہ تم میں دو چیزیں (جانشین) چھوڑے جاتا ہوں

انہیں سے قرآن مجید اور دوسرے عشرت اہل بیت

بمضبوط درسی امین درمیان آسمان اور زمین کے

ہاں سے زمین تک اور یہ دونوں چیزیں ایک

ہے اس وقت تک جدا ہو گئی جب تک کہ میرے

عوض (کوثر) پرواز دهنون۔

سند احمد کے حصے ۱۸۹ اور ۱۵۰ میں یہ حدیث ہے۔

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبِي

۱۰۱

في الزماني ثقل حافظا قال سمعت من اد يقول

لا

النسائی عن ابی بکر بن علی المرزوقی عنه و غیرهم روی عنه البخاری ثلثه و مسلم و ابی یوسف و ابی داود

عمر الوکیع ثم اذین انصاب ثنا
 الولید بن عقیق بن نزار ان افضی حدیثی
 بن عبید بن الولید العنسی قال قلت
 علی عبد الرحمن بن ابی لیلة فحدثنی
 انه سمع علیاً رضی الله عنه قال لرجلة
 قال انشد الله رجلاً مع رسول الله
 صلعم وسمعت يوم غدیر خمر الاقام
 ولا یقوم الا من فندراه فقام
 اثنا عشر رجلاً فقالوا قد
 رأیناه وسمعناه حیث اخذ
 بیده یقول اللهم وال من
 والاه وعاد من عاداه وانصر
 من نصره واخذل من خذله
 فقام الاثلاثة لم یقوموا
 ندعاهم فاصابنهم
 دعوتهم -

احمد بن محمد بن حنبل نے وہ کہتے ہیں حدیث بیان کی ہم سے نہیں
 حباب نے وہ کہتے ہیں حدیث بیان کی ہم سے ولید بن عقیق
 بن نزار انسی نے کہا حدیث کی مجھے سہاک بن عبید بن
 ولید انسی نے سہاک کہتے ہیں کہ داخل ہوا میں بعد الرحمن
 ابن ابی لیلة پر اس حدیث بیان کی مجھے عبد الرحمن نے کردہ
 حاضر تھا علی بن ابیطالب کے پاس رجب (مہینہ) کو نہ میں
 میں کہا حضرت علی نے قسم دیکر اس کی جس آدمی نے
 رسول اللہ صلعم کو سنا ہوا اور حاضر رہا ہو غدیر خم میں وہ کہتا
 ہو جائے اور نہ کہتا ہو مگر وہی شخص جسے دیکھا ہو حضرت کو
 پس کہے ہو گئے بارہ آدمی پس انہوں نے کہا کہ ہم نے
 دیکھا ہے رسول اللہ کو اور سنا ہے رسول اللہ سے جبکہ کرا
 تھا انہوں نے ہاتھ کو علی کے اور فرما رہے تھے رسول اللہ
 کہ خداوند اوست رکھ اوس شخص کو جو دست رکھے
 علی کو اور دشمن رکھ اوس کو جو دشمن رکھے علی کو اور نصرت
 کر اوس کی جو نصرت کرے علی کی اور رسول کو تو اوس کو جو
 کرے علی کو پس کہے ہو گئے مگر میں آدمی نہ کہے ہو سے
 پس بد دعا کی اول پر علی نے پس اتر کر گئی بد دعا ان پر

اور کنز العمال جلد ۲۹ مطبوعہ حیدرآباد میں امام احمد بن حنبل کے حوالہ سے یہ حدیث مرقوم ہے۔

(مسند زبید بن ابی و فی) اسامی
 النبی صلعم بن اصحابہ قال
 علی لقد ذهب وحی وانقطع ظہری
 حین رأیتک فعلت اصحابک ما
 فعلت غیری فان کان هذا من
 سخط علی فلیک العنسی والکرامہ
 فقال رسول الله صلعم والذي
 بعثت بالحق ما اختلف الا لفسنہ
 وانت منی بمنزلہ ہارون من موسی
 زبید بن ابی و فی سے مروی ہے کہ جب آنحضرت صلعم نے
 صحابہ کے درمیان میں یہاں چارہ بتایا جناب علیؑ نے گمیری
 جان نکل گئی اور پیسے ٹوٹ گئی جب میں نے آپ کو دیکھا کہ
 آپ میرے سوا اپنے اصحاب میں رشتہ اخوت قائم کر رہے
 ہیں۔ اگر یہ امر مجھے کسی آپ کی ناراضگی کی وجہ سے ہے تو
 اچھا جیسی آپ کی مرضی ہے جناب رسالتا صلعم نے فرمایا
 قسم ہے اوس ذات پاک کی کہ جس نے مجھے حق کے ساتھ مروت
 کیا ہے۔ ہم نے تجھے مجھے چھوڑا تھا مگر خاص اپنی ذات کیسے
 تو مجھے بمنزلہ ہارون کے ہے موسیٰ سے مگر نبی میرے بعد ہیں

قال لفاطمة انتن بزوجك وابنيك
فجاءت بجمع فاطمة عليه السلام فذكرها قال
ثم وضع يده عليه ثم قال اللهم
ان هؤلاء ال محمد فاجعل
صلواتك وبركاتك على محمد وع
ال محمد انك حديد عجيب
قالت امر سلمة فرفعت الكساء
لا تدخل معهم فخذ به من يداي وقل
انك على خير

اوتے حضرت ام سلمہ سے کہا اور دونوں نے کہ رسول مقبول نے
فرمایا فاطمہ سے کہ اور میرے پاس اپنے شوهر اعلیٰ کو اور دونوں
کو لے کر حسن حسین کو پس لائیں سیدہ اوتی گئیں ذوالحجہ
السنہ پر چار ہند لک پھر انھوں نے کھار رسول اللہ سے ان سب پر
پھر کہ حضرت سلمہ نے اسے پروردگار عالم ہی آل محمد میں
پس قرار دے تو رحمت اور برکت انبی اور مرسلین کے تحقیق
کہ تو لائیں حمد و ثناء ہے کہ ام سلمہ نے پس اڑھایا میں نے
چارہ کو ناک داخل ہوتی میں اون کے ساتھ پس کھینچ لیا چارہ کو
میرے ہاتھ سے اور حضرت نے فرمایا تو خبر ہے۔

حدیث مذکورہ سے یہ امر بوجہ کامل تحقیق و مبین ہو گیا کہ کل امت جس میں کل صحابہ شامل ہیں انہیں محمد وآل محمد پر درود
بھیجنے کے لئے ناز میں فرض کیا گیا ہے اور وہ مردوں میں رسول اللہ کے بعد علی علیہ السلام ہیں پھر امامین کما میں جناب حسین علیہما السلام
ہیں پھر جناب علی بن الحسین پھر ان کے بیٹے جناب امام محمد باقر علیہ السلام ہیں جن سے حضرت جابر صہابی نے موافق فرماتے رسول اللہ کے
حضرت کا سلام پہنچایا تھا۔ پھر ان کے بیٹے جناب امام جعفر صادق علیہ السلام ہیں۔

اب ہم ہر مومن کو خیر النذکر امامین سے سورہ المائدہ کا کامل نازل ہونا اور بخشنہ کے روز نازل ہونا دکھاتے ہیں۔
مجمع البیان علامہ طبرسی علیہ الرحمۃ مطبوعہ طهران ص ۲۷۸ میں ہے۔

عن ابی حفرة الثماني قال
سمعت ابا عبد الله (امام جعفر صادق)
يقول نزلت المائدة كعلاء ونزل
معها سبعون الف ملك - عن ابی
جعفر محمد بن علی قال من قرء سورة المائدة
فی کل یوم خمیس لم یلبس ایا ذل ظمیر لا یشک ابدا
الی حمزہ ثمانی سے مروی ہے کہ اس میں نے ابامیر اللہ
امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ فرمایا حضرت نے کہ نازل ہوا
سورہ المائدہ کامل جبکہ ساتھ ستر ہزار فرشتے آتے تھے۔
جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے کہ جو شخص سورہ
مائدہ کی تلاوت ہر خمیس کرے گا اس کا ایمان ظلم اور شرک سے
کبھی دور نہ ہوگا۔

اور ص ۲۸۱ تفسیر مذکور دین اور ص ۳۸۸ کتاب تشیید المطاعن جلد اول مطبوعہ مجمع البحرین بود ہیائہ سنہ ۱۲۸۵ ھ میں تفسیر آیہ
الیوم اكملت لکم دینکم مرقوم ہے (البتہ تفسیر مجمع البیان ص ۸۱ راتون والی عبارت سے ابتدا کی گئی ہے
وانه صلعم مضی بعد ذلک باحد و
بالتحقق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گذرے بعد نازل ہوئے آیہ یوم کے

لے نہ قال جلد مغنم مطبوعہ مصر کے ص ۳ پر امام شافعی کا یہ شعر مرقوم ہے کہ اباجا تا ہے کہ امام شافعی امام احمد بن حنبل کے اسامی و نسب الامام الشافعی یا الی بیت
رسولک ملکہ حکمہ فرض من اللہ فی القرآن انزلہ ۱۰ کیسے کہ من عظیم الفرائد من لہ فیہ اعلیٰ کلام لصلوۃ اللہ
امام شافعی کہتے ہیں کہ اسے اہل بیت رسول اللہ تعالیٰ سے محبت کہ خدا نے فرض کیا ہے۔ اور قرآن شریف ان کے لئے نازل کیا ہے۔ تمام اس مرتبہ کی بڑائی کے لئے ہی
کافی ہے کہ جو شخص شہر و در و در سے ہر کسی ناز نہیں ہوتا ۱۲

فیبر ۹) جامع صحیح بخاری محمد بن اسماعیل بن یزید بن ابی حمزہ بن ابی نعیم بن ابی خذیمہ السوفی ۲۵۷

بخاری نے اپنے صحیح میں محدّد حدیث میں رسول اللہ کے سفر حج قرآنہ کی وارد کی ہیں قبول کے لیے ایک، نہ ہر میں عروہ کے طریق حضرت عائشہ کی سند سے اور نمبر ۱۲، موسیٰ بن عقبہ میں حضرت ابن عباس کی سند سے ۲۵ ذوقعدہ کو سفر حجہ الوداع کی نقل ہو چکی ہیں۔ یہاں دیگر طرق کی حضرت عائشہ کی سند نقل کی جاتی ہیں جس سے بھی حضرت کا سفر حج قرآنہ ۲۵ ذوقعدہ کو ایذا نظر کے جبکہ پانچ آئین ذوقعدہ کی باقی تعیین ثابت ہوتا ہے یعنی ۲۵ ذوقعدہ کی آخری شب ۲۶ ذوقعدہ سے ۳ ذوقعدہ تک پانچ آئین ہوں گے۔ باب المخرج اخر الشعر

باب الخروج آخر الشعر

ایک آغواہ کے کھنکے کے بیان میں

قَالَ الْحِجَارِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ

کہا تھا کہ میری زندگی صرف میری ہی ہے، میری ہی ہے، میری ہی ہے۔

مسألة: عن مالك عن يحيى بن سعيد

ہالک سے اور س نے محسن بن سعید سے اور قمر بنی ہاشم سے

عن عمرة بن عبد الرحمن الخاضع عاصم

مے اور مجھے حضرت عائشہ سے کہا اور مجھے سنا میں نے حضرت

تقول خرجنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم

عائشہ سے کہ کچھ تم لوگ سوال سنانے کے ساتھ جگہ نہ بچھو

لما بقيت من ذي القعدة قال يحيى

کی پانچ راہیں باقی تھیں اور مجھے لگا جاکر من نے

فلذلك رتب هذا السوريات المقاسم في السجل -

اصح حدیث کو قاسم بن محمد کے واسطے سے نقل کیا کہ

(Faint bleed-through from the reverse side)

ابن دُرّان کا یہ قصہ میں نے شب بھر کر کے بیان کیا

قال النبي صلى الله عليه وسلم

کئی نجات دہی نے حدیث بیان کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے

حد ثا هشام بن عبد الله عن ابن جبريم

کما حدیث بیان کرتی ہے کہ ہر شام میں یہ سنت ہے کہ

حدثنا محمد بن المنذر عن ابن

...

بن مالك قال صلى الله عليه وسلم يا ابا عبد الله

نئے انس بن مالک سے کہا اوتھئے کہ نماز پڑھیں رسول اللہ

اربعاً و يذى الحليفة ركعتين .

تشریف منورہ میں چار رکعت اور ذوالکلیفہ میں دو رکعت

باب الخروج بعد الظهر

باب بعد ظہر کے بکھنے کے بیان میں

قال الخوارى حدثنا سليمان بن

کہا انھوں نے حدیث بیان کی ہم سے سلیمان بن حرب

حرب شجاع دین زید بن ایوب عن ابی

نے کہ حدیث بیان کی ہرمت حلاوت میں نہ دیتے ایوب سے

قَلَابَةٌ عَنْ اَبْنِ اَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بِالْحَدِيثِ

اوسنے الی قلابہ سے اوس نے اس سے کہیں رسول اللہ

الظهر اربعاً والعصير يدى

درین بین نماز ظهر چهار رکعت اور ذوالکلیفہ میں قنصل کی

الحليفة وكعنان

1892

روایات مذکورہ میں تاریخ سفر ۲ ذوقعدہ کا دن نہیں بتایا گیا لیکن اس کی روایت سے اس تاریخ میں یوم جمعہ نہیں تھا

کہا بخاروں سے خیر خیال ان کی مجھے مومنین ملتا

کہا کہ یہ بیانیہ کہ ہم سے عجب الرحمن نے کہا کہ بیانیہ

ہم کے سفیاء اور بے قیاس حصارِ خلافت پر آسمان سے کہا

اور سنے کہ ہودی نے عمر سے کیا کم ایسی آیت پڑھتے ہو گورو

آہستہ آہستہ میں نانا نال اہل ان لوگوں کو مقررہ وقت کو عید قرار دیتے

پیشگوئی کیا گیا معلوم ہے کہ کیوں یہ آیت نازل ہوئی ہو

[illegible]

حضرت زکریاؑ کو ان کے والدین نے کہا کہ تم لوگ جو کچھ چاہو اسے مانگو، لیکن یہ کہہ کر ان سے الگ ہو گئے۔

[illegible]

عاشقِ ساقی کی عمر عینِ حدیث لکھنا شروع کیا ہے اور قیس بن مسلم کی وفات کے وقت سفیان بن عیینہ کا قتل اور سفیان و قیس بن مسلم کی وفات کا حال

و غلام قبض الہی صلعم و السائب ابن سیمین اور السائب بن یزید کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعتیں کی گئیں ان کی حالت میں سنا ہے کہ حضرت عقیقہ

[illegible]

بن مہدی نے نزدیکی سفیان ابن عیینہ کے مصنفت بالقرآن اور تفسیر حدیث سے وہ مقدر ہے ہر توری کے پاس نہیں ہے

ابن تیمیہ رحمہ اللہ جلد اول کتاب النکاح میں ہے: سمعت محمد بن المنشی يقول سمعت عبد الرحمن ابن مهدی يقول ما قالني الذي قال تنبي
عن أبيه في الثوري: كما قرأني في سماعين في محمد بن منشي في كتابها سماعين في عبد الرحمن ابن مهدی في كتابها كما قرأني في سماعين في محمد بن منشي

فوت ہوئی حدیث ثورثی سے اور اہل بیت کی حق حدیثوں سے عبدالرحمن بن مہدی اصحاب کوفہ اور سنیان و مجرہ اپنے اپنے عین سے علماء کوفہ و حدیثیہ اہل بیت سے روایت کیا ہے۔
 ۱۔ اور صحیح ثورثی ابواب الحدود و زمین ہے۔ حدیثنا محمد بن بشیر ثنا عبدالرحمن بن مہدی ثنا صفیان الثورثی کہ مرقوم ہے۔

میت از هیچ بخاری باب علامات النبوت میں ہے۔ حدیثی محمد بن عباس حدیث ابن ہدی حدیثنا سفیان عن محمد بن القاسم عن
ابن النعمان مر قومی ہے۔

۱۰۰
۱۰۱
۱۰۲
۱۰۳
۱۰۴
۱۰۵
۱۰۶
۱۰۷
۱۰۸
۱۰۹
۱۱۰
۱۱۱
۱۱۲
۱۱۳
۱۱۴
۱۱۵
۱۱۶
۱۱۷
۱۱۸
۱۱۹
۱۲۰
۱۲۱
۱۲۲
۱۲۳
۱۲۴
۱۲۵
۱۲۶
۱۲۷
۱۲۸
۱۲۹
۱۳۰
۱۳۱
۱۳۲
۱۳۳
۱۳۴
۱۳۵
۱۳۶
۱۳۷
۱۳۸
۱۳۹
۱۴۰
۱۴۱
۱۴۲
۱۴۳
۱۴۴
۱۴۵
۱۴۶
۱۴۷
۱۴۸
۱۴۹
۱۵۰
۱۵۱
۱۵۲
۱۵۳
۱۵۴
۱۵۵
۱۵۶
۱۵۷
۱۵۸
۱۵۹
۱۶۰
۱۶۱
۱۶۲
۱۶۳
۱۶۴
۱۶۵
۱۶۶
۱۶۷
۱۶۸
۱۶۹
۱۷۰
۱۷۱
۱۷۲
۱۷۳
۱۷۴
۱۷۵
۱۷۶
۱۷۷
۱۷۸
۱۷۹
۱۸۰
۱۸۱
۱۸۲
۱۸۳
۱۸۴
۱۸۵
۱۸۶
۱۸۷
۱۸۸
۱۸۹
۱۹۰
۱۹۱
۱۹۲
۱۹۳
۱۹۴
۱۹۵
۱۹۶
۱۹۷
۱۹۸
۱۹۹
۲۰۰

و روایت مذکورہ باب تفسیر میں ہے۔ اور سفیان ابن عیینہ اصحاب تفسیر میں ہے اور سفیان ثوری اصحاب تفسیر میں ہے اور سفیان بن عیینہ ہے۔ جس کے ثبوت میں کشف الظنون جلد اول مطبوعہ مصر کے صفحہ ۱۳۷ سے اصحاب تفسیر کا نام لکھ کر ہے۔

[illegible]

سید البرزاق و آدم بن ابی ایاس و اسحاق بن راهویه و روح بن عبادة و عبد السمیع بن سعید و ابو یونس بن ابی سعید و ابی اسحاق
میانی الخ.

قتال سفیان و اشک
 کان یوم الحجة امرا
 ایوم اکملت لکم
 دینکم
 کیونکہ نازل ہوئی اور مسوختہ اس وقت کہات پر
 جب یہ آیت نازل ہوئی وہ دن عرفہ کا تھا اور شیطان
 عرفہ میں تھا سفیان کہتا ہے کہ مجھ کو اس بات میں شبہ ہے
 کہ آیا ایوم اکملت لکم دینکم میں جو ایوم ہے وہ ایوم
 تھا یا نہیں تھا۔

صحیح بخاری سے تین روایتیں نقل ہوئیں۔ جس میں قیس بن مسلم واقع ہے اول حدیث میں سفیان (مجرد) مسرک ہوا
 سے یوم عرفہ جمعہ کا رادی ہے اور دوسری حدیث میں صرف یوم عرفہ ہے تیسری حدیث میں سفیان (مجرد) یوم عرفہ جمعہ میں مشکوک
 ہے یعنی یوم عرفہ جمعہ ہونے میں شک کرتا ہے کہ یوم عرفہ کو جمعہ قایمانہ تھا اور یہ سفیان (مجرد) بلا نسبت کے ہے
 چونکہ عبد الرحمن ابن ہمدی ہر دو سفیان سے روایت کرتا ہے اور محدثین نے ہر دو سفیان کے شناخت کے لئے قیامی
 فرق رکھا ہے بلکہ خود عبد الرحمن ابن ہمدی نے سفیان الثوری کو لفظ ثوری کی نسبت سے نیز فقط ثوری سے استعمال کیا ہے
 جیسا کہ حاشیہ کی حدیثوں میں گذرا

اور دوسرا سفیان ابن عیینہ جس کا نام مجرد (سفیان) سے اور مع ولایت کے بھی آتا ہے۔ علاوہ اسکے جہان ابن ی
 کی روایت سفیان سے ہے ان سب روایتوں میں سفیان (مجرد) ہے صرف بعض روایت سفیان ثوری سے ہے اس لئے صریح ثابت
 ہوتا ہے کہ سفیان مجرد سے مراد (ابن عیینہ) ہے

اول حدیث میں بھی سفیان مجرد ہے جس نے مسرک واسطہ اور قیس بن مسلم سے روایت کی ہے یہ سفیان ابن عیینہ
 ہے اور باقی ہر دو مسلم و سیوم کے حدیثوں میں سفیان نے قیس ابن مسلم سے روایت کی ہے یہ سفیان بھی مجرد مذکور ہے جسکو بعض شیعین
 نے ثوری گمان کیا ہے لیکن تفسیری روایات میں سفیان ابن عیینہ مخصوص ہے جیسا کہ کشف الظنون سے معلوم کر چکے اس لئے ہر دو مسلم کی
 حدیث جو باب تفسیر سورہ مائدہ میں ہے اور عبد الرحمن ابن ہمدی جس سفیان سے روایت کرتا ہے وہ مجرد واقع ہے جس کے لئے کوئی
 امتیازی فرق نہیں کیا اس لئے یہ سفیان بھی ابن عیینہ تصور کیا جاتا ہے جس نے اول حدیث میں یوم عرفہ کو جمعہ کا دن روایت کی
 ہے اور اس تیسری حدیث میں وہی سفیان مجرد عرفہ کے دن یوم جمعہ ہونے میں شک کرتا ہے۔

یوم عرفہ یعنی ۹ ذی الحجہ کو جمعہ کے مشکوک ہونے کی وجہ ۲۵ ذی قعدہ کی روایت حضرت کے سفر حجۃ الوداع فرمانے کی ہے
 جس کو بخاری نے حضرت عائشہ کی سند سے تعد و طریقوں کے ساتھ نیز حضرت عبداللہ ابن عباس کی سند سے اور جو تھی ذی الحجہ
 داخلہ کہ مسئلہ کی روایت کی ہے۔

اور روایت سفر حج میں ذی قعدہ کا ل ۲۵ دن محسوب کیا گیا ہے کیونکہ حضرت نے پانچ شعبوں باقی ۱۰ ذی قعدہ پر
 سفر فرمایا جس میں ایک شب چھ میل ذوالحلیفہ میں جو یسقات ابلی مدینہ ہے بسفر فرمائی یہاں سے ظہر کے بعد مسلسل روانگی ہے اور
 ۱۰ یوم منزل پر کہ مسئلہ ہے یوم عرفہ جمعہ والی روایت سے یکم ذی الحجہ کو (چشمہ) ہوتا ہے اصل میں یہی پنجشنبہ مشکوک ہے جسکی مراجعت سے
 ۲۵ ذی قعدہ یوم سفر حجۃ الوداع میں جمعہ کا دن ہوتا ہے اور حضرت نے ظہر کی چار رکعت کے بعد سفر فرمایا ہے تو لوگوں نے ۲۵ ذی قعدہ کو

یوم (شنبه) فرض کر کے ۲۵ ذوقعدہ (چہار شنبہ) کے شام شب بخشنہ کو رویت ہلال قرار دیکر ذوقعدہ (چہار شنبہ) سے ۵ ذیکچہ عرفہ کو جمعہ بیان کیا ہے چونکہ جو تہی ذیکچہ صبح و محلہ کے منظر سے ہو ۲۶ ذوقعدہ یعنی پھر کے مسلسل روانگی سے ۲۵ و ۲۶ و ۲۷ ذوقعدہ کل تین شبانہ روز اور جو تہی ذیکچہ صبح کو کل سات شبانہ روز ہوں پس یہ سفر دس منزروں کی ایک ہفتہ میں طے ہونا بالکل ناممکن ہے اسلئے یہاں عرفہ جمعہ ہونے میں شک کرتا ہے اور حضرت عائشہ اور ابن عباس کی روایت کامل ذوقعدہ سے ۳۰ ذوقعدہ (چہار شنبہ) کی شام شب جمعہ میں ہلال واقع ہوتا ہے اسی کو شیخ ارزلی اور حافظ ابن کثیر نے اختیار کیا ہے (دیکھو حاشیہ ص ۱۱ کتاب مذا) اور حافظ ابن حجر عسقلانی نے فتح الباری شرح بخاری میں نقل کیا ہے چنانچہ یکم ذیکچہ (جمعہ) سے ۵ ذیکچہ عرفہ کو یوم (شنبه) اور ۸ ذیکچہ کو (دوشنبہ) مواجس سے تین سینے ذیکچہ محرم صفر اکمل ۳۰ دن کا لیکر یکم ربیع الاول (چہار شنبہ) ۱۲ ربیع الاول (دوشنبہ) الیٰ ہین دیکھو نقشہ جنتری حرف (ج) جس میں ۲۸ صفر (دوشنبہ) اور ۱۲ ربیع الاول (دوشنبہ) واقع ہوتا ہے۔ اور ۵ ذیکچہ عرفہ سے ۱۲ ربیع الاول تک ۹۳ دن اور ۸ ذیکچہ سے ۱۲ ربیع الاول تک ۸۴ دن ہوتے اسلئے ۲۵ ذوقعدہ کا یوم شنبہ غلط ہے۔ لیکن شارحین صحیح بخاری مثلاً علامہ عینی نے اپنے عمدة القاری شرح صحیح بخاری میں اور حافظ ابن حجر عسقلانی نے اپنے فتح الباری شرح صحیح بخاری میں اور علامہ قسطلانی نے ارشاد السانک شرح صحیح بخاری میں اور حافظ منطاسی (یہ بھی شایع صحیح بخاری میں) نے اپنے سیرۃ المستطیٰ المعروف بہ منطاسی میں ۲۸ صفر (چہار شنبہ) کو حضرت کا بیمار ہونا اور ۲۵ صفر (چہار شنبہ) کو اسامہ بن زید کے لئے خود حضرت کا اپنے دست مبارک سے نشان علم بنا کر عطا فرمانا لکھا ہے۔

چنانچہ عمدة القاری شرح صحیح بخاری جلد ۸ ص ۵۵۵ باب بعثت نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسامہ بن زید فی مرضہ الذی توفیہ

وکان فیہ یوم السبت قبل موت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یومین لانه مات یوم الاثنين۔

قال ابن اسحاق لما کان یوم الاربعاء ^{۵۳} ابن اسحاق نے کہا ہے کہ جب یوم چار شنبہ (۵۳) ہوا

۵۳ اور علامہ قسطلانی نے مرآۃ البیہار میں وارد کیا ہے۔ سیرۃ الاساتید ذیل الخلفاء وکان یوم الاثنين الاربع لیلال یقین من صفر سنۃ احد عشر مائۃ کان یوم الاربعاء وکان یوم الاربعاء یوم الاربعاء فلما اجمع یوم الاثنين عقد کا سامنے ہوا ویدہ

یعنی اسامہ بن زید کے اہل انبی کے جانب اور وہ ۲۵ صفر (دوشنبہ) تک صحابہ ۲۵ صفر (چہار شنبہ) ہوا اور سو فیہ تہا اور اس میں مبتلا ہوئے پس جب صبح ۲۶ صفر (پنجشنبہ) ہوا تو حضرت نے اسامہ کیلئے علم رنگ درست فرمایا ۵۳ سیرۃ منطاسی المعروف بہ منطاسی میں ہے۔ سیرۃ اسامہ بن زید الیٰ اہل البیت یوم الاثنين الاربع لیلال یقین من صفر سنۃ احدى عشرة لغزو الروم مکان قتلی امیر دھرم ابو بکر و عمرو ابو عبد اللہ و سعد و سعید و امیر کان یوم الاربعاء وکان یوم الاربعاء یوم الاربعاء فلما اجمع یوم الاثنين عقد کا سامنے ہوا ویدہ

ابن اسحاق نے اسامہ بن زید کے اہل انبی کے جانب اور وہ ۲۵ صفر (دوشنبہ) تک صحابہ ۲۵ صفر (چہار شنبہ) ہوا اور سو فیہ تہا اور اس میں مبتلا ہوئے پس جب صبح ۲۶ صفر (پنجشنبہ) ہوا تو حضرت نے اسامہ کیلئے علم رنگ درست فرمایا ۵۳ سیرۃ منطاسی المعروف بہ منطاسی میں ہے۔ سیرۃ اسامہ بن زید الیٰ اہل البیت یوم الاثنين الاربع لیلال یقین من صفر سنۃ احدى عشرة لغزو الروم مکان قتلی امیر دھرم ابو بکر و عمرو ابو عبد اللہ و سعد و سعید و امیر کان یوم الاربعاء وکان یوم الاربعاء یوم الاربعاء فلما اجمع یوم الاثنين عقد کا سامنے ہوا ویدہ

ایسیات بقیتا من صفر مذی برسول
 اللہ صلعم وجعل فمردع قلما
 اصبح یوم الخفیس عقیلا سامه لواء
 کہ دو تین اسفر کی ہفتی مانگین، کیا تو سوچتا ہے
 اور سر اور تپ کا آغاز ہوا اور ۲۹ سفر بخشبہ کو حضرت
 نے سامہ لے لے اپنے رست بیان کرتے ہوئے جانا
 بتایا۔

بیاہ

پس یکم ربیع الاول ۱۱۰۰ھ کو یوم جمعہ تھا جسکو تین مہینے کامل سے بخشبہ لایا گیا ہے یہ ۲۹ سفر کا (بخشبہ) یکم ربیع اور
 بین آنا محالات سے ہے۔ اسی ۲۹ سفر بخشبہ کے مراجعت سے ۱۸ ذی الحجہ کو (بخشبہ) واقع ہوتا ہے اور ۹ ذی الحجہ اور ۵ ذی الحجہ
 کو (سہ شنبہ) پر ۹ ذی الحجہ کا جمعہ بالکل غلط اور باطل ہے کیونکہ جمعہ سے منگل تک پانچ دن اور منگل سے جمعہ تک چار روز کا
 فاصلہ واقع ہوتا ہے۔

ابن جریر جو معاصر ابن اسحاق اور بخاری کے شیوخ حدیث میں داخل ہیں جنہوں نے بعد نزول آید الیوم المکملت لکم
 ویکم کیا تھی شب ٹھہرا اور کیا سیوین دن وفات النبی ہونا اپنے تفسیر میں روایت کی ہے جس میں کسی خاص تاریخ و دن کی قید
 نہیں ہے۔ لیکن بعض محدثین نے روایت مذکورہ میں تصرف کر کے یوم عرفہ چاہا ہے چنانچہ علامہ عینی حنفی ایسے محدثین کی
 شرح صحیح بخاری جلد ہشتم کے صفحہ ۵۰۰ باب قولہ الیوم المکملت لکم ویکم میں تحریر فرماتے ہیں۔

قال ابن جریر وغیرہ واحدات رسول اللہ

اللہ وعلیہ السلام یوم عرفہ واحداتین یوما

اور ۹ ذی الحجہ عرفہ سے ۲۹ سفر بخشبہ تک انا تھی دن اور دوم ربیع الاول (سینچرا) کو کیا تھی دن ہوتے ہیں
 جسکو خود علامہ عینی نے ابن اسحاق کی سند سے بیان کیا ہے پس دو شنبہ کا دن نہ آنے سے عرفہ کا نزول آید اکمال وین غلط اور
 باطل ہو گیا۔

اور ۱۸ ذی الحجہ (بخشبہ) سے ۲۹ سفر بخشبہ تک شرف دن یکم و ۲ ربیع الاول (جمعہ) ۹ ربیع الاول (سنبہ)
 ۱۰ ربیع الاول (یکشنبہ) گیارہ ربیع الاول (دو شنبہ) کل کیا تھی دن کامل ہو گئے جس سے حدیث ابوبکر کی حدیث
 عائشہ کے مطابق مٹی ہے۔

اباصل حدیث ابن جریر کے تفسیر کی تفسیر جامع البیان طبری سے نقل کی جاتی ہے جس میں کسی خاص تاریخ و دن
 کی قید نہیں ہے یہی روایت ابن عباس والی معلوم ہوتی ہے کیونکہ ابن جریر کو مجاہد تابعی سے پہونچی اور مجاہد اسحاق بن
 عباس سے ہیں اور ابن جریر حضرت ابن عباس سے بھی روایت کرتے ہیں اس لئے کہ ان کے باپ (عبد العزیز بن ابن عباس)
 سے روایت کی ہے انہوں نے اپنے باپ سے۔

آخر عمر رسول اللہ کی مدت والی روایت تفسیر جامع البیان طبری جلد ۲ صفحہ ۱۰۰۰ میں ہے۔

قال ابن جریر حدثنا القاسم قال ثنا الحارث

قال شجاع عن ابن جهم قال مکث النبی صلعم

قاسم نے کہا حدیث ہم سے حسین نے کہا حدیث ابن جهم سے

بعد ما تولى هذه الآية احدى و

ثاني ليلة فله اليوم اكلت لكم ينكر

حدیث مذکور ابن جریر کو مجاہد سے اور ابوبکر بن عباس سے پہنچی جس کا تاہد کی یہ روایتیں اسی تفسیر جامع البیان طبری سے روایت مذکورہ کی اسی جلد ششم سے نقل کی جاتی ہیں۔

اول حدیث جلد ۶ حصہ پارہ ۶ سورۃ النصار حدیثنا القاسم قال ثنا الحسن قال ثنا حجاج عن ابن جریج

عن مجاهد الا من ظلم الاية - ايضا القاسم بن الحسن قال حدثنا الحسن قال حدثنا حجاج عن ابن جریج عن مجاهد قوله واذا استغنى لقومه قال خافوا النصارى في يثرب حين فاضوا ففجروا محسرا شني عينا فزوه موسى قال ابن جریج قال بن عباس لا سباط بنو يعقوب كانوا ثمانا عشر رجلا كل واحد منهم ولد سبطا۔

ايضا القاسم ثنا الحسن قال حدثني حجاج عن ابن جریج قال قال ابن عباس لوط العجل لذي النول عليه عيسى عليا موحى النوراة وكانت بنو اسرائيل اسفل منه۔

اور اسی تفسیر جامع البیان طبری میں یہ حدیث ہے جس کو ابن جریر (مذکور اسے مجاہد) نے اپنی ایک سند سے آیت کریمہ **اليوم يسئ الذين كفروا من دينكم اليوم اكملت لكم دينكم** کو ان الفاظ تک بیان کیا ہے جس سے ہمارے ثبوت میں مزید اضافہ ہوتا ہے کہ مجاہد کی روایت ذیل جو غدیر خم کی ہے اسی روز پوری آیت مذکورہ نازل ہوئی۔ قال بن جریج حدثنا القاسم قال ثنا الحسن قال حدثني حجاج عن ابن جریج قال مجاهد اليوم اكملت لكم دينكم هذا حين فعلت ذلك قوله قال بن جریج كذا افلا تنفخ ولم يذكو القول ولعله سقط من قلم النسخ وبعثت الزيادة فاندر المنقول للملحد احاديث موصوفه میں روایت مذکورہ سے ابن جریر کو مجاہد اور ابن عباس سے پہنچنا واضح ہو گئی پس آیت **اليوم اكملت لكم دينكم** کے نازل ہونے کے بعد اکیاسی شب ٹھہرنے کی روایت جو ابن جریر کی ہے وہ مجاہد اور ابن عباس کے سند کی مستحق ہو گئی۔ اور ابن عباس سے آیت مبارکہ یا ایہا الرسول تلق ما نزل الیک من ربک کا نزول یوم غدیر خم (مذکورہ) کو ثابت ہو چکا ہے۔

اور اسی ۸ ذیحجہ سے گیارہ۔ بیچ الاول تک اکیاسی یوم کامل ہوتے ہیں اس لئے آیت اکمال دین کا نزول غدیر خم میں بعد نزول آیت تبلیغ یا ایہا الرسول تلق ما نزل الیک من ربک وان لم تفعل فمألفک رسالہ لایہ کے متعلق آتا ہے جیسا کہ مجاہد تابعی کی یہ روایت مع تکبیر اور شکر کے نقل کی جاتی ہے جس روایت کو سید شہاب الدین احمد نے توضیح الدلائل میں امام صاحبانی کی سند سے وارد کیا ہے جو حقیقات الانوار غدیر کے جلد ثانی اور اربع الطالب مولوی عبید اللہ ام تسری مطبوعہ لاہور کے صفحہ ۵۶ سے نقل ہے

لست وثیق ر حجاج طبقات ابن سعد جلد ۲ میں ہے۔ اکابر ابن جریر بن محمد الا عور و یحییٰ ابی احمد مولا السیاح بن جلال اسیرانی حبیہ فی النصوص لکھنؤ ص ۱۰۰ ص ۱۰۱ و ص ۱۰۲ و ص ۱۰۳ و ص ۱۰۴ و ص ۱۰۵ و ص ۱۰۶ و ص ۱۰۷ و ص ۱۰۸ و ص ۱۰۹ و ص ۱۱۰ و ص ۱۱۱ و ص ۱۱۲ و ص ۱۱۳ و ص ۱۱۴ و ص ۱۱۵ و ص ۱۱۶ و ص ۱۱۷ و ص ۱۱۸ و ص ۱۱۹ و ص ۱۲۰ و ص ۱۲۱ و ص ۱۲۲ و ص ۱۲۳ و ص ۱۲۴ و ص ۱۲۵ و ص ۱۲۶ و ص ۱۲۷ و ص ۱۲۸ و ص ۱۲۹ و ص ۱۳۰ و ص ۱۳۱ و ص ۱۳۲ و ص ۱۳۳ و ص ۱۳۴ و ص ۱۳۵ و ص ۱۳۶ و ص ۱۳۷ و ص ۱۳۸ و ص ۱۳۹ و ص ۱۴۰ و ص ۱۴۱ و ص ۱۴۲ و ص ۱۴۳ و ص ۱۴۴ و ص ۱۴۵ و ص ۱۴۶ و ص ۱۴۷ و ص ۱۴۸ و ص ۱۴۹ و ص ۱۵۰ و ص ۱۵۱ و ص ۱۵۲ و ص ۱۵۳ و ص ۱۵۴ و ص ۱۵۵ و ص ۱۵۶ و ص ۱۵۷ و ص ۱۵۸ و ص ۱۵۹ و ص ۱۶۰ و ص ۱۶۱ و ص ۱۶۲ و ص ۱۶۳ و ص ۱۶۴ و ص ۱۶۵ و ص ۱۶۶ و ص ۱۶۷ و ص ۱۶۸ و ص ۱۶۹ و ص ۱۷۰ و ص ۱۷۱ و ص ۱۷۲ و ص ۱۷۳ و ص ۱۷۴ و ص ۱۷۵ و ص ۱۷۶ و ص ۱۷۷ و ص ۱۷۸ و ص ۱۷۹ و ص ۱۸۰ و ص ۱۸۱ و ص ۱۸۲ و ص ۱۸۳ و ص ۱۸۴ و ص ۱۸۵ و ص ۱۸۶ و ص ۱۸۷ و ص ۱۸۸ و ص ۱۸۹ و ص ۱۹۰ و ص ۱۹۱ و ص ۱۹۲ و ص ۱۹۳ و ص ۱۹۴ و ص ۱۹۵ و ص ۱۹۶ و ص ۱۹۷ و ص ۱۹۸ و ص ۱۹۹ و ص ۲۰۰ و ص ۲۰۱ و ص ۲۰۲ و ص ۲۰۳ و ص ۲۰۴ و ص ۲۰۵ و ص ۲۰۶ و ص ۲۰۷ و ص ۲۰۸ و ص ۲۰۹ و ص ۲۱۰ و ص ۲۱۱ و ص ۲۱۲ و ص ۲۱۳ و ص ۲۱۴ و ص ۲۱۵ و ص ۲۱۶ و ص ۲۱۷ و ص ۲۱۸ و ص ۲۱۹ و ص ۲۲۰ و ص ۲۲۱ و ص ۲۲۲ و ص ۲۲۳ و ص ۲۲۴ و ص ۲۲۵ و ص ۲۲۶ و ص ۲۲۷ و ص ۲۲۸ و ص ۲۲۹ و ص ۲۳۰ و ص ۲۳۱ و ص ۲۳۲ و ص ۲۳۳ و ص ۲۳۴ و ص ۲۳۵ و ص ۲۳۶ و ص ۲۳۷ و ص ۲۳۸ و ص ۲۳۹ و ص ۲۴۰ و ص ۲۴۱ و ص ۲۴۲ و ص ۲۴۳ و ص ۲۴۴ و ص ۲۴۵ و ص ۲۴۶ و ص ۲۴۷ و ص ۲۴۸ و ص ۲۴۹ و ص ۲۵۰ و ص ۲۵۱ و ص ۲۵۲ و ص ۲۵۳ و ص ۲۵۴ و ص ۲۵۵ و ص ۲۵۶ و ص ۲۵۷ و ص ۲۵۸ و ص ۲۵۹ و ص ۲۶۰ و ص ۲۶۱ و ص ۲۶۲ و ص ۲۶۳ و ص ۲۶۴ و ص ۲۶۵ و ص ۲۶۶ و ص ۲۶۷ و ص ۲۶۸ و ص ۲۶۹ و ص ۲۷۰ و ص ۲۷۱ و ص ۲۷۲ و ص ۲۷۳ و ص ۲۷۴ و ص ۲۷۵ و ص ۲۷۶ و ص ۲۷۷ و ص ۲۷۸ و ص ۲۷۹ و ص ۲۸۰ و ص ۲۸۱ و ص ۲۸۲ و ص ۲۸۳ و ص ۲۸۴ و ص ۲۸۵ و ص ۲۸۶ و ص ۲۸۷ و ص ۲۸۸ و ص ۲۸۹ و ص ۲۹۰ و ص ۲۹۱ و ص ۲۹۲ و ص ۲۹۳ و ص ۲۹۴ و ص ۲۹۵ و ص ۲۹۶ و ص ۲۹۷ و ص ۲۹۸ و ص ۲۹۹ و ص ۳۰۰ و ص ۳۰۱ و ص ۳۰۲ و ص ۳۰۳ و ص ۳۰۴ و ص ۳۰۵ و ص ۳۰۶ و ص ۳۰۷ و ص ۳۰۸ و ص ۳۰۹ و ص ۳۱۰ و ص ۳۱۱ و ص ۳۱۲ و ص ۳۱۳ و ص ۳۱۴ و ص ۳۱۵ و ص ۳۱۶ و ص ۳۱۷ و ص ۳۱۸ و ص ۳۱۹ و ص ۳۲۰ و ص ۳۲۱ و ص ۳۲۲ و ص ۳۲۳ و ص ۳۲۴ و ص ۳۲۵ و ص ۳۲۶ و ص ۳۲۷ و ص ۳۲۸ و ص ۳۲۹ و ص ۳۳۰ و ص ۳۳۱ و ص ۳۳۲ و ص ۳۳۳ و ص ۳۳۴ و ص ۳۳۵ و ص ۳۳۶ و ص ۳۳۷ و ص ۳۳۸ و ص ۳۳۹ و ص ۳۴۰ و ص ۳۴۱ و ص ۳۴۲ و ص ۳۴۳ و ص ۳۴۴ و ص ۳۴۵ و ص ۳۴۶ و ص ۳۴۷ و ص ۳۴۸ و ص ۳۴۹ و ص ۳۵۰ و ص ۳۵۱ و ص ۳۵۲ و ص ۳۵۳ و ص ۳۵۴ و ص ۳۵۵ و ص ۳۵۶ و ص ۳۵۷ و ص ۳۵۸ و ص ۳۵۹ و ص ۳۶۰ و ص ۳۶۱ و ص ۳۶۲ و ص ۳۶۳ و ص ۳۶۴ و ص ۳۶۵ و ص ۳۶۶ و ص ۳۶۷ و ص ۳۶۸ و ص ۳۶۹ و ص ۳۷۰ و ص ۳۷۱ و ص ۳۷۲ و ص ۳۷۳ و ص ۳۷۴ و ص ۳۷۵ و ص ۳۷۶ و ص ۳۷۷ و ص ۳۷۸ و ص ۳۷۹ و ص ۳۸۰ و ص ۳۸۱ و ص ۳۸۲ و ص ۳۸۳ و ص ۳۸۴ و ص ۳۸۵ و ص ۳۸۶ و ص ۳۸۷ و ص ۳۸۸ و ص ۳۸۹ و ص ۳۹۰ و ص ۳۹۱ و ص ۳۹۲ و ص ۳۹۳ و ص ۳۹۴ و ص ۳۹۵ و ص ۳۹۶ و ص ۳۹۷ و ص ۳۹۸ و ص ۳۹۹ و ص ۴۰۰ و ص ۴۰۱ و ص ۴۰۲ و ص ۴۰۳ و ص ۴۰۴ و ص ۴۰۵ و ص ۴۰۶ و ص ۴۰۷ و ص ۴۰۸ و ص ۴۰۹ و ص ۴۱۰ و ص ۴۱۱ و ص ۴۱۲ و ص ۴۱۳ و ص ۴۱۴ و ص ۴۱۵ و ص ۴۱۶ و ص ۴۱۷ و ص ۴۱۸ و ص ۴۱۹ و ص ۴۲۰ و ص ۴۲۱ و ص ۴۲۲ و ص ۴۲۳ و ص ۴۲۴ و ص ۴۲۵ و ص ۴۲۶ و ص ۴۲۷ و ص ۴۲۸ و ص ۴۲۹ و ص ۴۳۰ و ص ۴۳۱ و ص ۴۳۲ و ص ۴۳۳ و ص ۴۳۴ و ص ۴۳۵ و ص ۴۳۶ و ص ۴۳۷ و ص ۴۳۸ و ص ۴۳۹ و ص ۴۴۰ و ص ۴۴۱ و ص ۴۴۲ و ص ۴۴۳ و ص ۴۴۴ و ص ۴۴۵ و ص ۴۴۶ و ص ۴۴۷ و ص ۴۴۸ و ص ۴۴۹ و ص ۴۵۰ و ص ۴۵۱ و ص ۴۵۲ و ص ۴۵۳ و ص ۴۵۴ و ص ۴۵۵ و ص ۴۵۶ و ص ۴۵۷ و ص ۴۵۸ و ص ۴۵۹ و ص ۴۶۰ و ص ۴۶۱ و ص ۴۶۲ و ص ۴۶۳ و ص ۴۶۴ و ص ۴۶۵ و ص ۴۶۶ و ص ۴۶۷ و ص ۴۶۸ و ص ۴۶۹ و ص ۴۷۰ و ص ۴۷۱ و ص ۴۷۲ و ص ۴۷۳ و ص ۴۷۴ و ص ۴۷۵ و ص ۴۷۶ و ص ۴۷۷ و ص ۴۷۸ و ص ۴۷۹ و ص ۴۸۰ و ص ۴۸۱ و ص ۴۸۲ و ص ۴۸۳ و ص ۴۸۴ و ص ۴۸۵ و ص ۴۸۶ و ص ۴۸۷ و ص ۴۸۸ و ص ۴۸۹ و ص ۴۹۰ و ص ۴۹۱ و ص ۴۹۲ و ص ۴۹۳ و ص ۴۹۴ و ص ۴۹۵ و ص ۴۹۶ و ص ۴۹۷ و ص ۴۹۸ و ص ۴۹۹ و ص ۵۰۰ و ص ۵۰۱ و ص ۵۰۲ و ص ۵۰۳ و ص ۵۰۴ و ص ۵۰۵ و ص ۵۰۶ و ص ۵۰۷ و ص ۵۰۸ و ص ۵۰۹ و ص ۵۱۰ و ص ۵۱۱ و ص ۵۱۲ و ص ۵۱۳ و ص ۵۱۴ و ص ۵۱۵ و ص ۵۱۶ و ص ۵۱۷ و ص ۵۱۸ و ص ۵۱۹ و ص ۵۲۰ و ص ۵۲۱ و ص ۵۲۲ و ص ۵۲۳ و ص ۵۲۴ و ص ۵۲۵ و ص ۵۲۶ و ص ۵۲۷ و ص ۵۲۸ و ص ۵۲۹ و ص ۵۳۰ و ص ۵۳۱ و ص ۵۳۲ و ص ۵۳۳ و ص ۵۳۴ و ص ۵۳۵ و ص ۵۳۶ و ص ۵۳۷ و ص ۵۳۸ و ص ۵۳۹ و ص ۵۴۰ و ص ۵۴۱ و ص ۵۴۲ و ص ۵۴۳ و ص ۵۴۴ و ص ۵۴۵ و ص ۵۴۶ و ص ۵۴۷ و ص ۵۴۸ و ص ۵۴۹ و ص ۵۵۰ و ص ۵۵۱ و ص ۵۵۲ و ص ۵۵۳ و ص ۵۵۴ و ص ۵۵۵ و ص ۵۵۶ و ص ۵۵۷ و ص ۵۵۸ و ص ۵۵۹ و ص ۵۶۰ و ص ۵۶۱ و ص ۵۶۲ و ص ۵۶۳ و ص ۵۶۴ و ص ۵۶۵ و ص ۵۶۶ و ص ۵۶۷ و ص ۵۶۸ و ص ۵۶۹ و ص ۵۷۰ و ص ۵۷۱ و ص ۵۷۲ و ص ۵۷۳ و ص ۵۷۴ و ص ۵۷۵ و ص ۵۷۶ و ص ۵۷۷ و ص ۵۷۸ و ص ۵۷۹ و ص ۵۸۰ و ص ۵۸۱ و ص ۵۸۲ و ص ۵۸۳ و ص ۵۸۴ و ص ۵۸۵ و ص ۵۸۶ و ص ۵۸۷ و ص ۵۸۸ و ص ۵۸۹ و ص ۵۹۰ و ص ۵۹۱ و ص ۵۹۲ و ص ۵۹۳ و ص ۵۹۴ و ص ۵۹۵ و ص ۵۹۶ و ص ۵۹۷ و ص ۵۹۸ و ص ۵۹۹ و ص ۶۰۰ و ص ۶۰۱ و ص ۶۰۲ و ص ۶۰۳ و ص ۶۰۴ و ص ۶۰۵ و ص ۶۰۶ و ص ۶۰۷ و ص ۶۰۸ و ص ۶۰۹ و ص ۶۱۰ و ص ۶۱۱ و ص ۶۱۲ و ص ۶۱۳ و ص ۶۱۴ و ص ۶۱۵ و ص ۶۱۶ و ص ۶۱۷ و ص ۶۱۸ و ص ۶۱۹ و ص ۶۲۰ و ص ۶۲۱ و ص ۶۲۲ و ص ۶۲۳ و ص ۶۲۴ و ص ۶۲۵ و ص ۶۲۶ و ص ۶۲۷ و ص ۶۲۸ و ص ۶۲۹ و ص ۶۳۰ و ص ۶۳۱ و ص ۶۳۲ و ص ۶۳۳ و ص ۶۳۴ و ص ۶۳۵ و ص ۶۳۶ و ص ۶۳۷ و ص ۶۳۸ و ص ۶۳۹ و ص ۶۴۰ و ص ۶۴۱ و ص ۶۴۲ و ص ۶۴۳ و ص ۶۴۴ و ص ۶۴۵ و ص ۶۴۶ و ص ۶۴۷ و ص ۶۴۸ و ص ۶۴۹ و ص ۶۵۰ و ص ۶۵۱ و ص ۶۵۲ و ص ۶۵۳ و ص ۶۵۴ و ص ۶۵۵ و ص ۶۵۶ و ص ۶۵۷ و ص ۶۵۸ و ص ۶۵۹ و ص ۶۶۰ و ص ۶۶۱ و ص ۶۶۲ و ص ۶۶۳ و ص ۶۶۴ و ص ۶۶۵ و ص ۶۶۶ و ص ۶۶۷ و ص ۶۶۸ و ص ۶۶۹ و ص ۶۷۰ و ص ۶۷۱ و ص ۶۷۲ و ص ۶۷۳ و ص ۶۷۴ و ص ۶۷۵ و ص ۶۷۶ و ص ۶۷۷ و ص ۶۷۸ و ص ۶۷۹ و ص ۶۸۰ و ص ۶۸۱ و ص ۶۸۲ و ص ۶۸۳ و ص ۶۸۴ و ص ۶۸۵ و ص ۶۸۶ و ص ۶۸۷ و ص ۶۸۸ و ص ۶۸۹ و ص ۶۹۰ و ص ۶۹۱ و ص ۶۹۲ و ص ۶۹۳ و ص ۶۹۴ و ص ۶۹۵ و ص ۶۹۶ و ص ۶۹۷ و ص ۶۹۸ و ص ۶۹۹ و ص ۷۰۰ و ص ۷۰۱ و ص ۷۰۲ و ص ۷۰۳ و ص ۷۰۴ و ص ۷۰۵ و ص ۷۰۶ و ص ۷۰۷ و ص ۷۰۸ و ص ۷۰۹ و ص ۷۱۰ و ص ۷۱۱ و ص ۷۱۲ و ص ۷۱۳ و ص ۷۱۴ و ص ۷۱۵ و ص ۷۱۶ و ص ۷۱۷ و ص ۷۱۸ و ص ۷۱۹ و ص ۷۲۰ و ص ۷۲۱ و ص ۷۲۲ و ص ۷۲۳ و ص ۷۲۴ و ص ۷۲۵ و ص ۷۲۶ و ص ۷۲۷ و ص ۷۲۸ و ص ۷۲۹ و ص ۷۳۰ و ص ۷۳۱ و ص ۷۳۲ و ص ۷۳۳ و ص ۷۳۴ و ص ۷۳۵ و ص ۷۳۶ و ص ۷۳۷ و ص ۷۳۸ و ص ۷۳۹ و ص ۷۴۰ و ص ۷۴۱ و ص ۷۴۲ و ص ۷۴۳ و ص ۷۴۴ و ص ۷۴۵ و ص ۷۴۶ و ص ۷۴۷ و ص ۷۴۸ و ص ۷۴۹ و ص ۷۵۰ و ص ۷۵۱ و ص ۷۵۲ و ص ۷۵۳ و ص ۷۵۴ و ص ۷۵۵ و ص ۷۵۶ و ص ۷۵۷ و ص ۷۵۸ و ص ۷۵۹ و ص ۷۶۰ و ص ۷۶۱ و ص ۷۶۲ و ص ۷۶۳ و ص ۷۶۴ و ص ۷۶۵ و ص ۷۶۶ و ص ۷۶۷ و ص ۷۶۸ و ص ۷۶۹ و ص ۷۷۰ و ص ۷۷۱ و ص ۷۷۲ و ص ۷۷۳ و ص ۷۷۴ و ص ۷۷۵ و ص ۷۷۶ و ص ۷۷۷ و ص ۷۷۸ و ص ۷۷۹ و ص ۷۸۰ و ص ۷۸۱ و ص ۷۸۲ و ص ۷۸۳ و ص ۷۸۴ و ص ۷۸۵ و ص ۷۸۶ و ص ۷۸۷ و ص ۷۸۸ و ص ۷۸۹ و ص ۷۹۰ و ص ۷۹۱ و ص ۷۹۲ و ص ۷۹۳ و ص ۷۹۴ و ص ۷۹۵ و ص ۷۹۶ و ص ۷۹۷ و ص ۷۹۸ و ص ۷۹۹ و ص ۸۰۰ و ص ۸۰۱ و ص ۸۰۲ و ص ۸۰۳ و ص ۸۰۴ و ص ۸۰۵ و ص ۸۰۶ و ص ۸۰۷ و ص ۸۰۸ و ص ۸۰۹ و ص ۸۱۰ و ص ۸۱۱ و ص ۸۱۲ و ص ۸۱۳ و ص ۸۱۴ و ص ۸۱۵ و ص ۸۱۶ و ص ۸۱۷ و ص ۸۱۸ و ص ۸۱۹ و ص ۸۲۰ و ص ۸۲۱ و ص ۸۲۲ و ص ۸۲۳ و ص ۸۲۴ و ص ۸۲۵ و ص ۸۲۶ و ص ۸۲۷ و ص ۸۲۸ و ص ۸۲۹ و ص ۸۳۰ و ص ۸۳۱ و ص ۸۳۲ و ص ۸۳۳ و ص ۸۳۴ و ص ۸۳۵ و ص ۸۳۶ و ص ۸۳۷ و ص ۸۳۸ و ص ۸۳۹ و ص ۸۴۰ و ص ۸۴۱ و ص ۸۴۲ و ص ۸۴۳ و ص ۸۴۴ و ص ۸۴۵ و ص ۸۴۶ و ص ۸۴۷ و ص ۸۴۸ و ص ۸۴۹ و ص ۸۵۰ و ص ۸۵۱ و ص ۸۵۲ و ص ۸۵۳ و ص ۸۵۴ و ص ۸۵۵ و ص ۸۵۶ و ص ۸۵۷ و ص ۸۵۸ و ص ۸۵۹ و ص ۸۶۰ و ص ۸۶۱ و ص ۸۶۲ و ص ۸۶۳ و ص ۸۶۴ و ص ۸۶۵ و ص ۸۶۶ و ص ۸۶۷ و ص ۸۶۸ و ص ۸۶۹ و ص ۸۷۰ و ص ۸۷۱ و ص ۸۷۲ و ص ۸۷۳ و ص ۸۷۴ و ص ۸۷۵ و ص ۸۷۶ و ص ۸۷۷ و ص ۸۷۸ و ص ۸۷۹ و ص ۸۸۰ و ص ۸۸۱ و ص ۸۸۲ و ص ۸۸۳ و ص ۸۸۴ و ص ۸۸۵ و ص ۸۸۶ و ص ۸۸۷ و ص ۸۸۸ و ص ۸۸۹ و ص ۸۹۰ و ص ۸۹۱ و ص ۸۹۲ و ص ۸۹۳ و ص ۸۹۴ و ص ۸۹۵ و ص ۸۹۶ و ص ۸۹۷ و ص ۸۹۸ و ص ۸۹۹ و ص ۹۰۰ و ص ۹۰۱ و ص ۹۰۲ و ص ۹۰۳ و ص ۹۰۴ و ص ۹۰۵ و ص ۹۰۶ و ص ۹۰۷ و ص ۹۰۸ و ص ۹۰۹ و ص ۹۱۰ و ص ۹۱۱ و ص ۹۱۲ و ص ۹۱۳ و ص ۹۱۴ و ص ۹۱۵ و ص ۹۱۶ و ص ۹۱۷ و ص ۹۱۸ و ص ۹۱۹ و ص ۹۲۰ و ص ۹۲۱ و ص ۹۲۲ و ص ۹۲۳ و ص ۹۲۴ و ص ۹۲۵ و ص ۹۲۶ و ص ۹۲۷ و ص ۹۲۸ و ص ۹۲۹ و ص ۹۳۰ و ص ۹۳۱ و ص ۹۳۲ و ص ۹۳۳ و ص ۹۳۴ و ص ۹۳۵ و ص ۹۳۶ و ص ۹۳۷ و ص ۹۳۸ و ص ۹۳۹ و ص ۹۴۰ و ص ۹۴۱ و ص ۹۴۲ و ص ۹۴۳ و ص ۹۴۴ و ص ۹۴۵ و ص ۹۴۶ و ص ۹۴۷ و ص ۹۴۸ و ص ۹۴۹ و ص ۹۵۰ و ص ۹۵۱ و ص ۹۵۲ و ص ۹۵۳ و ص ۹۵۴ و ص ۹۵۵ و ص ۹۵۶ و ص ۹۵۷ و ص ۹۵۸ و ص ۹۵۹ و ص ۹۶۰ و ص ۹۶۱ و ص ۹۶۲ و ص ۹۶۳ و ص ۹۶۴ و ص ۹۶۵ و ص ۹۶۶ و ص ۹۶۷ و ص ۹۶۸ و ص ۹۶۹ و ص ۹۷۰ و ص ۹۷۱ و ص ۹۷۲ و ص ۹۷۳ و ص ۹۷۴ و ص ۹۷۵ و ص ۹۷۶ و ص ۹۷۷ و ص ۹۷۸ و ص ۹۷۹ و ص ۹۸۰ و ص ۹۸۱ و ص ۹۸۲ و ص ۹۸۳ و ص ۹۸۴ و ص ۹۸۵ و ص ۹۸۶ و ص ۹۸۷ و ص ۹۸۸ و ص ۹۸۹ و ص ۹۹۰ و ص ۹۹۱ و ص ۹۹۲ و ص ۹۹۳ و ص ۹۹۴ و ص ۹۹۵ و ص ۹۹۶ و ص ۹۹۷ و ص ۹۹۸ و ص ۹۹۹ و ص ۱۰۰۰

یوم نواف الیوم اکملت لکم دینکم و ما رغب
 علیکم بعتق و ذنوبکم و دنیا باسناد
 الحد کورہ عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال نزلت
 هذه الآية بعد یوم ففقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 اللہ یوفی و سلم اللہ اکبر اکمال الدین و اتمام
 النعمة و رضی الرب جبریل و الوکلاء علی
 رواہ الصالحانی۔

یعنی آج کے روزگار کیا میں نے تمہارے لئے تمہارا
 دین اور پوری کر دی تم پر نعمت اپنی انگوٹھا کو
 ماقبل مجاہد سے مروی ہے کہ یہ آیت تمام حدیث غریبہ میں نازل
 ہوئی پس فرمایا رسالت اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ اللہ اکبر (اکمال)
 اکمال دین اور اتمام نعمت پر اور اس امر پر کہ خداوند
 عالم میری رسالت اور علی کی ولایت سے راضی ہوا
 روایت کیا ہے اس کو امام صالحانی نے

اور علامہ نظام نیساپوری تفسیر غرائب القرآن و غامض الفرقان مطبوعہ مصر ۱۳۲۱ھ جو تفسیر جامعہ الیوم بطبری کے
 حاشیہ پر طبع ہے ص ۱۰۰ پر لکھتے ہیں۔

یا ایہا الرسول بلغ عن ابی
 سعید الحدری ان هذه الآية نزلت
 فی فضل علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ و کرم
 اللہ وجہہ یوم غدیر خمر فاخذ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم بیدہ و قال من کنت مولاه
 فعلی مولاه اللهم وال من والاه و عاد من
 عاداه پس حضرت عمر نے حضرت علی علیہ السلام کو مبارکباد دی

ابو سعید حدری سے مروی ہے کہ آیا یا ایہا الرسول
 بلغ ما نزل الیک الایہ جناب علی بن ابی طالب علیہ السلام
 و السلام کی فضیلت میں بروز غدیر خم نازل ہوا اور اس کے
 نزول پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا
 من کنت مولاه فعلی مولاه اللهم وال من والاه و عاد من
 عاداه پس حضرت عمر نے حضرت علی علیہ السلام کو مبارکباد دی

لہ تو شین (مجاہد) امام مجاہد تفسیر معجم الترمذی میں فرماتے ہیں۔ ما نقلت فیہ من التفسیر من عبد العبد بن عباس بن جبریلہ الامت
 و من بعدہ من التابعین امتہ السلف مثل جابر و عطاء بن رباح و الحسن البصری و قتادہ و ابی العالیہ و محمد بن کعب القزازی
 و زید بن اسلم و کلثوم و عطاء بن قریب بن حیان و مقاتل بن سلیمان۔ (ترجمہ) میں نے اپنے کتاب تفسیر معجم الترمذی میں جو احادیث تفسیر
 نقل کی ہیں۔ وہ روایت ہیں کہ جو جبرائیل نے حضرت عبداللہ بن عباس اور ان کے بعد تابعین آئمہ سلف مثل مجاہد و عطاء بن ابی کعب
 و حسن بصری و قتادہ و ابی العالیہ و محمد بن کعب و زید بن اسلم و کلثوم و عطاء بن قریب بن حیان و مقاتل بن سلیمان و غیرہم سے
 مروی ہیں۔ ایضاً طبقات جلد پنجم میں ہے۔ قال یحییٰ بن سعید القطان مات مجاہد اربع و مائتہ و ثلاثہ و کان فقیہاً عالمًا فقیہ
 کثیر الحدیث ایضاً کشف الظنون جلد اولی ص ۲۰۰ میں ہے اما المفسرون من التابعین فمنهم الصحاب ابن عباس و ہم علماء الامت
 المکرمة و منهم مجاہد التوفی ثلاث و مائتہ سنۃ قال عزت القرآن علی ابن عباس بن ثلاثین مرة اعتمد علی تفسیرہ الشافعی
 و البخاری۔

اس کے امام صاحبان نے ساتویں صدی کے اعلام اخبار سے ہیں چنانچہ علامہ سید شہاب الدین احمد توضیح الدلائل میں انکی نسبت فرماتے ہیں۔
 الامام العالم الاریب الاریب المملی بسما یا المکارم الملقب بمین الاجلۃ الامتۃ الاعلام مجاہد السنۃ و ناصر الحدیث و مجدد الاسلام العالم
 الزبانی العارف السبعانی سعد الدین ابو حامد محمد بن محمد بن حسین بن یحییٰ الصالحانی یعنی امام عالم اویب صاحب کتابہم باجہ حق عالم ربانی
 عارف سبحانی و احسانانی جو مائین ائمہ اعلام القاب ناصر الحدیث مجاہد السنۃ مجدد الاسلام سے ملقب کئے جاتے ہیں انہم
 اور شاہ سلامت اسیر الیونی تم کا چہرہ ہی اپنے کتاب (معرکۃ الامامین) میں مخاطب شیعہ کی طرف فرماتے ہیں کہ روایت صالحانی کہ از توضیح
 الدلائل سید شہاب الدین بخشش نقاش ہر وقت مصداق ہل منت و مکتبہ موعوم شیعہ است چہ از روایات مذکورہ چون آفتاب نمرود
 و دشان است کہ سفیان از مناقب و مدائح شاہ مروان زیادہ تر از شیعیان روایت کردہ اند (منقول از طبقات عذیری)
 مکتبہ کشف الظنون میں ہے۔ غرائب القرآن و غامض الفرقان فی التفسیر للعلامہ نظام الدین حسن بن محمد بن حسین الشافعی نیساپوری المعروف بنظام الحجج آئمہ

التوفیق

عادہ فلقہ عمرہ و فتنال

ہنیاً لک یا ابن الخطاب صحت

مولای و مولای کل مؤمن و مؤمنہ و مؤمن

ابن عباس والبراء ابن عازب و علی بن علی

امام محمد باقر سے مروی ہے۔

اور براہین عازب نے حدیث غدیر کو بقید تاریخ و دن و مہینہ و مقام کے روایت کی ہے

جسکو شیخ جمال الدین محمد بن یوسف زرنندی نے اپنے کتاب نظم حدیث اسمعین فی فضائل المصطفیٰ علیہ السلام و البتول علیہا السلام میں وارد کیا ہے اور جو حقائق الانوار قدیر علیہ السلام سے نقل ہے۔

روى الاسلام الحافظ ابو بكر محمد بن الفضل

البيهقي رحمه الله بسنده الى البراء بن عازب

قال قبلنا مع النبي صلى الله عليه وسلم في حجة الوداع

حقا اذا كنا بعد يومنا الخميس ثامن عشر

من ذي الحجة فودى قينا الصلوة فاجلسنا

للنبي صلى الله عليه وسلم تحت شجرة من فاحش النوى

صلى الله عليه وسلم بعد طه قال است اولى

بالمو من ابن من انفسهم قالوا

بل قال است اولى رجل من مو من

نفسه قالوا بل قال اليسوا زواجلى ما نكر

قالوا بل فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم فان ائمت

من ائتنا مولاة اللهم وال من

واكاه دعاء من عاداه فلقية

عمر بن الخطاب رضي الله

عنه بعد ذلك فقال له هنيأ

يا ابن ابي طالب صحت واميت

مولاي كل مؤمن و مؤمنہ

اللہ کیا کہ مبارک ہو اسے ابن ابیطالب کے نام کے آج

سے تین مومنین و مومنات کے مولیٰ آگئے اور

یوں ہی عبد اللہ بن عباس اور البراء ابن عازب و

امام محمد باقر سے مروی ہے۔

روایت کی ہے کہ ہم لوگ نبی مسلم کے ساتھ تھے اوطاع

سے چلے تھے کہ غدیر خم میں ۱۰ ذی الحجہ پنجشنبہ کے روز وارد

ہوئے پس الصلوة جامعہ کی دعا کی اور آنحضرت کے لئے

دو درختوں کے بیچ صفائی کی گئی جس پر فرمایا گیا کہ میں آنحضرت

مسلم نے حضرت علی کا ہاتھ پکڑ کر لوگوں سے ارشاد کیا کہ

کیا میں مومنین کے لئے اور ان کے نفوس سے اولیٰ نہیں ہوں

سب نے عرض کیا بیشک پھر فرمایا کیا میں ہر مومن کیلئے

اور اسے نفس سے اولیٰ نہیں ہوں سب نے عرض کیا کہ

بیشک پھر فرمایا آنحضرت نے کیا میری بیایا تمہاری

مان نہیں ہیں سب نے کہا بیشک ہیں پس فرمایا

آنحضرت نے کہ یہ کامین مولا ہوں اور سب یہ راضی ہوئے

ہے خداوند دوست اور سکور رکھ جو علی کو دوست رکھے

اور دشمن رکھ اسکو جو علی کو دشمن رکھے اسکا بعد

ہی حضرت عمر بن خطاب نے حضرت علی سے ملکر مبارکباد

دی اور کہا کہ خوشی ہو تمکو اسے ابو طالب کے بیٹے صبح

کی تمہارے اور شام کی تمہارے و آخرا یہ کہ کل مومن و مومنہ

کے مولا ہوئے۔

میں ۱۸ ذی الحجہ کا پنجشنبہ آگئے کہ ۱۵ و ۱۶ و ۱۷ و ۱۸ صفر کو ستر دن پر مشتمل ہوتا ہے اور چلتے سے ۹ ذی الحجہ اور ۲۵ ذی الحجہ کو

ملتوا کرتے ہیں انشت الظنون میں ہے۔ ورنہ مسطور فی انسابی المصطفیٰ و آلہ المصطفیٰ شیخ جمال الدین محمد بن یوسف زرنندی

حدیث الحرم النبوی المتوفی حسین علیہ السلام ۱۰۵۰ (۱۰۵۰)

(سہ شنبہ) اور سہ شنبہ ۱۰ رجب الاول کو آئی روایت ہے یعنی ۱۸ ذی الحجہ سے گیارہ رجب الاول تک ۱۰ دن اور ۱۰ رجب الاول تک ۱۰ دن ہوتے ہیں اس ۱۰ روزہ میں جو کچھ شنبہ کے دن آئے بلکہ انزل الیک کے بعد آئے الیوم اکملکم لکم ما نزل ہوا بیسا کہ
نہایت نامی کی روایت سے ثابت ہو کر سلطان ہو گیا اور ۹ فریاد کو سہ شنبہ ہوا جس سے یوم جمعہ کئی روز کے فاصل سے غلط
اور باطل ہو گیا۔

اور مشرین نے جو یوم عرفہ یوم جمعہ بعد عصر کے نازل ہوئی روایت کی ہے جس سے عید جمعہ قرار دیتے ہیں وہ وقت بعد
عصر کے شب شنبہ سے اتصال کرتا ہے جبکہ ریشہ شنبہ کہیں گے جبکہ کیا شنبہ شب شب سہ شنبہ اور کیا سیولان روز شنبہ
ہوا اگر عرفہ کے دن رجب شنبہ ہو تو اب عصر کے ریشہ جمعہ ہوتا اسلئے بھی سفیان اس عرفہ جمعہ میں شک کر گیا جو ہوا بھی چاہا
اور یہی وجہ ہے کہ رسول اللہ کے وفات کی تاریخ میں پیچیدگی ان والی کہیں اور صحیح روایتوں کو اسی یوم عرفہ جمعہ کہہ رہے ہیں
کہ اگر بہت ضعیف و لا رجحان تفسیر و مشورہ سیوطی وغیرہ کہا گیا جیسا کہ اتفاقاً فی علوم القرآن سیوطی جلد اول مطبوعہ مصر
کے ص ۱۸۰ میں ہے۔

والخرج ابو عبیدہ عن محمد بن کعب	ابو عبیدہ نے محمد بن کعب سے روایت کی ہے کہ
قال نزلت سورة الصافات في	سورۃ صافات نزلت فی روزان مکہ اور مدینہ یوم
حجۃ الوداع ضیاء بانی مکہ والمذینۃ	غدير خم میں مکہ نازل ہوا اسی روزہ میں آئے الیوم اکملت
(منها) الیوم اکملت لکم دینکم	لکم دینکم جو صحیح (بخاری) میں حضرت عمر سے مروی
فی الحجۃ عن عمر انا نزلت عشیرۃ	ہے کہ اسکا نزل عشیرہ عرفہ جمعہ کے دن سال حجۃ الوداع
یوم الحجۃ عام حجۃ الوداع	میں ہوا جو بہت طریقوں سے مروی ہے لیکن ابن ہریرہ
لہ طرق کثیرۃ لکن اخرج	نے ابو سعید خدری سے روایت کی ہے کہ آئے الیوم اکملت
ابن مرد وید عن ابی سعید	لکم دینکم یوم غدير خم نازل ہوا اور یہی معنوں ابو ہریرہ
الحدادی انا نزلت یوم غدیر	سے بھی مروی ہے اور میں یہ زیادتی ہے کہ وہ اٹھارہویں
خمر و اخرج مثله حدیث	ذی الحجہ بھی زمانہ مراجعت میں حجۃ الوداع کے اوچے دنوں
اب حریرة و غیر انزل الیوم الثامن	صحیح نہیں ہیں اور اسی سورہ میں آئے والحدیث کہ
عشر من ذی الحجۃ موعده عن محمد بن	من الناس یہ جسکی نسبت صحیح ابن حبان میں ابو ہریرہ

لکھنؤ میں ہے۔ امام ابن کثیر نے فی علوم القرآن میں لکھا ہے کہ شیخ جلال الدین عبد الرحمن بن ابی بکر سیوطی المتوفی سنہ ۸۵۱ھ نے مشرور و تصانیف لکھی
تھیں طبعات مختلفہ جلال الدین سیوطی میں ہے۔ ابن مرد وید کا فرقہ الکبیر العلامہ ابو بکر محمد بن موسیٰ بن مرد وید الاصبہانی صاحب التفسیر والتاریخ و المستخرج
منی البخاری صحیح ابی اسلم بن زیاد القطان و تعلقا کان قریباً من الشان جبر الیوم اولی الباع شرح التفسیر و تعلقا کان قریباً من الشان
تعلقا کان قریباً من الشان جبر الیوم اولی الباع شرح التفسیر و تعلقا کان قریباً من الشان جبر الیوم اولی الباع شرح التفسیر و تعلقا کان قریباً من الشان
ایضا ان کمال فی اسرار الیوم میں ہے۔ ابو ہریرہ محمد بن عثمان بن عفان بن ابی سعید خدری سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے تفسیر و تعلقا کان قریباً من الشان
ایضا شیخ جلال الدین عبد الرحمن بن کثیر نے سنن ابن کثیر میں لکھا ہے کہ انھوں نے تفسیر و تعلقا کان قریباً من الشان جبر الیوم اولی الباع شرح التفسیر و تعلقا کان قریباً من الشان
کان من الیوم علم لکھنؤ و تعلقا کان قریباً من الشان جبر الیوم اولی الباع شرح التفسیر و تعلقا کان قریباً من الشان جبر الیوم اولی الباع شرح التفسیر و تعلقا کان قریباً من الشان

و کلا ناکا سے روایت ہے کہ یہ آیت سفر میں اتری
 حیرۃ العزیزات کلا ناکا
 محمد بن کعب قرظی کی روایت سورہ مائدہ کے نزول کی اور ابو سعید خدری اور ابو ہریرہ کی روایت آیہ اکمال دین کے

نزول یوم غدیر خم اور کچھ یعنی درمیان مکہ و مدینہ کے پوری مطالبہ ہو چکی لیکن آیہ اکمال دین کی اسوجہ سے صحیح نہیں ہے کیونکہ صحیح بخاری میں
 حضرت عمرؓ سے اس آیت مبارکہ کا نزول عتشیہ عرفہ مہربین ہونا مروی ہے۔

یہ وہی روایت ہے جو قبل کے نقل ہو چکی اور جس میں یوم غدیر مشکوک بیان کیا گیا ہے جس سے یکم ذی الحجۃ شبہ مشکوک
 ثابت ہو چکا ہے۔

اور حافظ ابن کثیرؒ نے اپنے تفسیر جلد سیوم ص ۲۷۰ مطبوعہ مصر سنہ ۱۳۰۰ھ میں وہی دونوں صحیح روایتیں لکھ کر اسی حدیث حضرت
 عمرؓ سے غیر صحیح کہتے ہیں وہ یہ ہیں۔

اس حدیث میں حضرت عمرؓ کی روایت قابل اہتمام نہیں ہو سکتی کیونکہ فضل شترک شامی نے

وقد روی ابن صود دینہ من طریق ابی	ابن مردودہ نے ابی ہارون عبدی کے واسطہ اور ابو سعید
ہارون العبدی عن ابی سعید الخدری	خدری کی سند سے روایت کی ہے کہ یہ آیت الیوم اکملت
لکم دینکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم غدیر	لکم دینکم رسول اللہ پر اسوقت نازل ہوئی جبکہ حضرت
خضر حین قال من کنت مولاه فلی مولاه	نے من کنت مولی مولی مولی ارشاد فرمایا اور ایسے ہی ابوبکرؓ
ثم رواہ عن ابی ہریرۃ وفيہ انہ الیوم اتممت	سے مروی ہے کہ وہ تاریخ اٹھارہویں ذی الحجہ تھی یعنی
عشر من ذی الحجۃ یعنی مرجع علیہ السلام من حجۃ الوداع	حجۃ الوداع کے مراجعت میں اور یہ صحیح ہے اور نہ وضع
ولا یصح ولا یحذف ولا یحذف بل لا یصح ولا یحذف	ہے بلکہ ایسا حق جبین شک و اشتباہ نہیں ہے وہ
شک فیہ ولا مرۃ انا نزلت یوم عرفۃ	یہ ہے کہ یہ آیت ہر ذی الحجہ نازل ہوئی اور وہ جمعہ کا
وکان یوم جمعۃ	دن تھا۔

حافظ ابن حجر عسقلانی فتح الباری شرح صحیح بخاری جلد ۱۰ باب مرض النبی ص ۹ مطبوعہ انصاری بی بی شمسہ میں جہان
 نام صہیلی کے وفات النبی ۱۳ ربیع الاول کے اشکال کا ذکر کیا ہے کہ عرفہ جمعہ یعنی یکم ذی الحجہ پنجشنبہ سے اگر تینوں مہینے ذی الحجہ، محرم، صفر
 خواہ ۱۳، ۲۹، ۲۹، ۲۹ یا ایک ۳۰ اور ایک ۲۹ نے جائیں تو کسی صورت کسی شکل سے ۱۲ ربیع الاول کو (دو شنبہ) نہیں آتا
 اسکا یہ جواب دیا گیا ہے۔

واجاب لبارزی شراب کشیو باحتال وقوع	علامہ بارزی اور حافظ ابن کثیر نے اسکا یہ جواب یا
الاصول ثلاثۃ کواصل دکان اہل مکہ	ہے کہ ہر سکتا ہے تینوں مہینے پورے ۳۰ دن کے ہوں
والمدینۃ اختلافی رویۃ ہلال	گر اہل مکہ و مدینہ میں اختلاف ہوا ہو باہین طود کہ اہل مکہ
ذی الحجۃ فواہ اہل مکہ نیلۃ الخمیس	نے ۲۹ ذیقعدہ (چار شنبہ) کی شام شب پنجشنبہ میں ذی الحجہ
ولم یواہ اہل المدینۃ الا لیلة الحفصہ	کا چاند دیکھا اور اہل مدینہ نے ۳۰ ذیقعدہ پنجشنبہ کی شام

فحصلت الوقفة بروية اهل مكة ورجعوا
 الى المدينة فارتخا يرويه اهلها وكان
 اول ذي الحجة الجامعة -
 قرار پائی - (باقی تفصیل دیکھو حاشیہ کتاب ہلال)

جب اہالی مدینہ کے رویت سے یکم ذیحجہ (جمعہ) تو ۹ ذیحجہ عرفہ کو (دوشنبہ) اور ۱۸ ذیحجہ یوم غدیر خم مابین مکہ و مدینہ کے
 (دوشنبہ) ہوا جو اسی تاریخ واقع یوم غدیر خم میں محمد بن کعب قرظی کی روایت سے سورہ مائدہ نازل ہوا جسکی یہ روایت
 تائید کرتی ہے۔

سیرۃ المصطفیٰ حافظ علاء الدین مغلیا کی صفحہ ۶ مطبوعہ مصر ۱۲۲۶ھ میں ہے -
 و ذکر یعقوب بن ابن عباس نزلت سورة
 المائدة يوم الاثنين -
 المائدہ بروز دوشنبہ نازل ہوا -

اور حافظ ابن جریر عسقلانی جو اس درجہ کے ہیں کہ انکی شرح صحیح بخاری متن بخاری کا حکم رکھتی ہے اپنی فتح الباری شرح
 صحیح بخاری جلد ۱ ص ۱۶ مطبوعہ انصاری دہلی ۱۳۱۷ھ باب قول الیوم اکملت لکم دینکم میں جو سورہ مائدہ کی تفسیر میں ہے مثل بخاری
 کے سورہ مائدہ کے ذکر کو چھوڑ کر صرف آیہ الیوم اکملت لکم دینکم کو اس طرح وارد کیا ہے (پوری روایت اسکے بعد لکھی جائے گی جس میں
 سورہ مائدہ بھی ہے)

ما اخرجہ الطبری بسند ضعیف عن
 ابن عباس ان هذه الآية نزلت
 يوم الاثنين -
 طبری نے ابن امیہ کے طریق اور ابن عباس کی
 سند سے روایت کی ہے کہ تحقیق یہ آیت الیوم اکملت لکم
 دینکم دوشنبہ کے دن نازل ہوئی -

روایت مذکورہ میں سورہ مائدہ بھی شامل ہے جیسا کہ پہلی روایت ابن عباس سے ثابت ہے جسکی پوری روایت تفسیر
 جامع البیان طبری جلد ۲ صفحہ ۱۷۳ مطبوعہ مصر ۱۳۱۷ھ کی یہ ہے -

قال ابن جریر حدثني المشي قال ثنا اسحاق بن
 اخبرنا محمد بن حرب قال ثنا ابن السبيعة
 عن خالد بن ابي عمران عن جیش عن ابن
 عباس ان نزلت سورة المائدة يوم الاثنين
 الیوم اکملت لکم دینکم
 ابن جریر کہتے ہیں کہ حدیث بیانی کی جیسے نئی نے کہا حدیث کہ میری طرف
 نے کہا اسے خبر دی ہمکو محمد بن حرب نے کہا حدیث بیان
 کی ہم سے ابن امیہ نے خالد بن ابی عمران سے اسے
 جیش سے اسے ابن عباس سے کہ سورہ مائدہ الیوم
 اکملت لکم دینکم بروز دوشنبہ نازل ہوا -

ہر روز روایت کا دوشنبہ خود حافظ ابن کثیر کے یکم ذیحجہ جمعہ سے ۱۸ ذیحجہ کو (دوشنبہ) ہوا پس صحیح بخاری والاعرفہ
 قطعاً غلط اور دروغ ہو گیا ابو سعید خدری اور ابو ہریرہ کے سند والی روایتیں القان سیوطی کی صحیح ہو گئیں -
 اور صحیح بخاری میں صرف آیہ الیوم اکملت لکم دینکم کے نزول کو سورہ مائدہ سے نو دن پہلے مشکوٰۃ جمعہ کے ساتھ لکھا ہے
 لہذا تان محمد بن شاہ عبد العزیز میں ہے فتح الباری شرح صحیح بخاری: ثابت کثرت شریعت و کثرت نقل و ہما در آن حکم متن یعنی بخاری حاصل شدہ

جس سے کل سورہ مائدہ آیہ الیوم یس الذین کفرو الذین یخشون کثرت فی الیوم اکملت لکم دینکم لعل یتقوا ہے۔
 چنانچہ امام عیسیٰ بن ابی جعفر نے اپنی تفسیر معالم التنزیل میں اسی کو اختیار کیا ہے۔ وہ یہ ہے۔
 سورۃ العائدۃ صمدیہ کلھا الیوم
 اکملت لکم دینکم
 یعنی سوائے آیہ الیوم اکملت لکم دینکم کے کل کمال
 سورہ مائدہ مدنیہ ہے۔

جس سے کل سورہ مائدہ الیوم یس الذین کفرو امن دینکم فلا تخشونہم واخلشونہم مدنیہ ہے جو ترجمہ الوداع میں
 درمیان کہ اور مدینہ کے نازل ہوا۔ جب کہ یہ روایت کے مطابق اور روایت کے موافق ہے تو آخر حصہ الیوم اکملت لکم دینکم کا
 نودن پہلے یوم عرفہ کو نازل ہونا کسی شے سے صحیح نہیں ہے اور نہ ہو سکتا ہے
 لیکن علامہ زحشری نے تفسیر کشاف میں اور علامہ شافعی نے تفسیر مدارک التنزیل میں اور صاحب تفسیر مواہب اللعینہ
 نے اپنے تفسیر حسینی میں صحیح بخاری کے خلاصہ الیوم یس الذین کفرو کا نزول بھی یوم عرفہ جمعہ کی قید کے ساتھ بیان کیا ہے جیسا کہ
 خود حضرت عمر کی دوسری روایت جو آگے نقل ہوگی سورہ مائدہ کے عرفہ جمعہ میں نازل ہونے کی ہے علاوہ اسکے صحیح مسلم میں حضرت
 عمر سے دوسری روایت آیہ اكمال دین کے نزول کی لیلۃ الجمعہ کے ساتھ وارد ہے۔

اور اول الذکر ہر دو تفسیروں میں آیہ الیوم یس الذین کفرو امن دینکم فلا تخشونہم واخلشونہم و قد نزلت
 یوم النحر وکان یوم عرفة بعد العصر فاحجز الوداع وارہے

اور یہی مضمون تفسیر مواہب اللعینہ حسین بن علی میں ہے۔ (الیوم) امر و ترجمہ است و یا عرفہ یس الذین کفرو نامید
 شدہ کافران (من دینکم) از بطلان دین شما یا رجوع شما بدین ایشان (فلا تخشونہم) پس مترسید از فتنہ ایشان (واخلشونہم) و ترسید
 از من این آیت نماز دیگر روز عرفہ و رجعت الوداع فرو آید آنحضرت بر ناقہ غضبا سوار بود بعد نزول این آیت ہشتاد و یک روز بیت
 یعنی آج کے دن عرفہ جمعہ کو کفار یا یوس ہوئے تمھارے دین کے باطل کرنے سے یا یا یوس ہوئے تمھارے رجوع ہونے اور ان کے دین
 سے پس ان کے فتنہ سے مت ڈرو اور مجھے ڈرو یہ آیت عرفہ کے دن حجۃ الوداع میں بعد نماز عصر نازل ہوئی اور حضرت ناقہ
 غضبا پر سوار تھے اور بعد نازل ہونے آیہ الیوم یس الذین کفرو کے ۸ دن حضرت زندہ ہے۔ یعنی ۹ ذی الحجہ عرفہ سے کیا یسویں
 دن پردہ شنبہ ہونا چاہیے کیونکہ وفات انہی دو شنبہ کو واقع ہوئی۔ اور ۹ ذی الحجہ کا کیا سوان دن دوسری ربیع الاول کو سپنجر
 کا دن ہوتا ہے۔

چنانچہ روشۃ الشہداء ص ۹۹ مطبوعہ بیروتی سنہ ۱۳۸۵ھ میں ہے۔ تاہر شب چہار شنبہ بہت و ہشتم ماہ صفر در سال یا زعم
 از ہجرت زیارت گورستان بقیع توجہ فرمود روز دیگر آنحضرت را صدم طاری گشت۔ آوردہ اند کہ حضرت چارہ روز ہمار بود۔
 اسی کتاب کے ترجمہ گذار الشہداء مطبوعہ بیروتی سنہ ۱۳۸۵ھ میں ہے۔ "آپ چہار شنبہ کی رات اٹھا یسویں تلخ
 ماہ صفر گیارہویں سال ہجری میں زیارت جنت البقیع کے لئے تشریف لے گئے دوسرے روز آنحضرت صلعم کے دوسرے لاجت ہوا

لے کشف الظنون میں ہے۔ تفسیر حسین بن علی، الکاشفی الوقفۃ الثنونی فی حدود التسمیۃ و تفسیر فارسی متداول فی مجلد ماہ بالموہب اللعینہ ص ۶۰۔
 کشف الظنون میں ہے۔ روایت شہداء از یسویں حسین بن علی، الکاشفی الصدوق بالوقفۃ الثنونی سنہ ۱۳۸۵ھ۔

اور آپ چودہ دن بیمار رہے۔ یعنی ۲۹ و ۳۰ صفر کے دو دن ماہ ربیع الاول کے بارہ دن کل چودہ دن ہوئے اور ۲۸ صفر چار دن کا چودہ حوان دن ۳۰ ربیع الاول کو (مستثنیہ) گیارہ ربیع الاول اور شنبہ یکم ربیع الاول (مجمعہ) ۲۹ صفر (مستثنیہ) ۱۸ ذی الحجہ یوم غدیر (مستثنیہ) یہ اکیاسی دن ہوئے۔

انہیں حسین بن علی و اعوان کا شفی مصنف روئے الشہداء فارسی کے معاصر علامہ جلال الدین سیوطی اپنے تاریخ الخلفاء ص ۲۸ مطبوعہ مصر ۱۳۰۵ھ میں یہ روایت وارد کی ہے۔

والخرج الواحدی من طوقان
واقعدی نے حضرت عائشہ اور عبداللہ ابن عمر
عائشہ و ابن عمر و سعید بن المسیب ان
ابابکر بویع و یزید بن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم مہین
لثنتی عشرة لیلة خلعت من ربیع الاول
وفات نبی کے دن واقع ہوئی۔ (۲۹ ربیع الاول کو)
منہر احدى عشرة من الهجرة -
۲۸ صفر چار شنبہ تاریخ مرض نبی کی قید سے ہے۔

وکیو عمدة القاری شرح صحیح بخاری عنی خفی جلد ۲۲ مطبوعہ مصر ۱۳۰۵ھ۔

قال الواحدی قتالو مدی
واقعدی نے کہا ہے کہ شروع ہوا مرض رسول اللہ
برسوال اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکابر بقاء لایلمین
بقیتا من صفر و توفی یوم الاثنين
لثنتی عشرة لیلة من ربیع الاول
وبہ جرح محمد بن سعد کا قتل۔

چودہ دن ہوئے ہیں۔

اور علامہ سیوطی کے تلامذہ خاص محمد بن یوسف صاحب سئل الہدی والرشاد فی سیرۃ خیر العباد مشہور بہر
شامی باب التاسع والسبعون فی سیرۃ اسامہ بن زید میں لکھتے ہیں۔

لکھتے ہیں کہ: تاریخ الخلفاء جلال الدین محمد الزمین بن ابی بکر السیوطی المتوفی ۸۵۴ھ احدى عشر وثمانین وھو حسن مصنف فیہ۔
محمد بن احمد بن موسیٰ بن احمد بن حسین بن یوسف بن محمد و تلمذ القضاة بدر الدین البیہقی و ابو ہریرۃ محمد بن یوسف بخاری و شرح معانی الآثار
الہادیہ و شرح الکفر و غیر ذلک۔ کان اما عالمًا علامۃ عارفًا بالعربیۃ و الشرعیۃ و الفیہ و قد طالع عمدة القاری شرح صحیح البخاری۔
واللہ اعلم بالصواب فی تراجم الخلفاء و تلامذہ بنو ہاشم و اہل بیت صاحب الکفای

لکھتے ہیں کہ: سئل الہدی والرشاد فی سیرۃ خیر العباد للشیخ محمد بن یوسف الدمشقی العساکری المتوفی ۷۹۰ھ وھو حسن کتب
الماخرین و البیہقی فی السیرۃ النبویۃ و ذکر فی آیاتہ العظیمۃ ان منتخب من اکثر من ثلثمائتہ کتاب واتی فیہ عن القوائد بالعجب العجیب
وقد فادت البیہقی علی سبیلہ ذوات اسمہ سئل الرشاد و انہ۔

ایضاً مولوی حمید علی نے منتخب من ثلثمائتہ میں لکھا ہے۔ و قد قسم ابن حبیبہ شریفہ و سیرت شامی کہ کتابے بس کلان و کتبنا
مشتمل برودہ و ہزار باب است۔

ایضاً مولوی حسن زمان خان حیدر آبادی نے مستحسن میں لکھا ہے۔ قال العلامة البخاری الشامی صاحب السیوطی فی السیرۃ المسماة بیل
الہدی والرشاد فی سیرۃ خیر العباد علی الشہادۃ و سلم الخ۔

پس از آنکه در شنبه یون ۱۳۹۱ سفری بودم

که چنانچه این شعر را در کتابخانه خود داشته باشید

لوگوں کو جیسا کہ ہم چاہتے ہیں اور ان کی اختیار کی کہ ان کو

الحمد لله الذي جعلنا من عباده الصالحين

لکھنؤ میں نور محمد اسلم کوٹلیک پتہ مرستی درہ سہارو

بکار آید پیدا ہونے اور چپ ۲۵ صفحہ چھپنے کی وجہ

ہوئی اور رسول اللہؐ خود اپنے دست مبارک سے

اور (اصحاب) فی تفسیر احیاء واقظا ابن حجر عسقلانی جلد ۱۴ ص ۱۰۰ مطبوعہ مکتبۃ المدینہ

حافظ ابن حجر نے واقفہ کے حوالہ سے لکھا

قیام پناہ علیہا السلام شیب سیدم سشفیہ ما ویشی

السلامت میں ہوتا روایت کی ہے۔

فتح الباری شرح بخاری باب ما سئل عن زید کے

متحدین یونے کے درمیان اور اس مرض البق کے مبین

وفات: واقع ہوئی ابن اسحاق نے اپنی مصنفہ میرت

میں لکھا ہے کہ شریعہ اور عقل اور عوامی شعور کے

دن اور رات روزہ بخشنے کا صحیح اور نصرت ہے

— 10 —

اور اسی بیخ الباری کے واسطے منبر و عمارت جاری دی گئی ہے۔

مارواه ابن سعد من طريق عمر بن الخطاب بن ابي طالب قال اشكى رسول الله يوم الاربعاء لميت من حفرة

وزیر قاتل علی المواب جلد ۳۱ مطبوعہ مدرسہ اسلامیہ مدینہ منورہ

فتح الباری میں عن علی بن ابی طالب کی سند سے اور

۱۔ قالین محمد بن علی کے اپنے باپ علی علیہ السلام

میں نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اپنے

من بعد ذلك اصابه في وقت الغيرة لما كان فيها من الحزن والهم
 من بعد ذلك اصابه في وقت الغيرة لما كان فيها من الحزن والهم
 من بعد ذلك اصابه في وقت الغيرة لما كان فيها من الحزن والهم

کتابخانه

ماہور شہسوار میں کیا ہے (جس سے علم حضرت محمدؐ ۱۲ لغز و شبانہ ہوا ملین پھر علم ربيع الاول ۱۲۰۶ ہجری ۱۸۰۱
در روز چہار شنبہ بست در ششم صفر^{۱۲۰۷} آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تپ و درو سر عظیم روی نمود روز پنجشنبہ ۱۲۰۷ ہجری
ختم بعین ادا و جود انحراف مزاج لوٹے ہر دست مبارک جہۃ اسامہ بن زید نے ترتیب نمود آنحضرتؐ

بروز چہار شنبہ ۲۸ صفر آنحضرت معلّم دردمسراور بخار میں مبتلا ہوئے اور بروز پنجشنبہ ۲۹ صفر (جو ماہ صفر کا آخر روز ہے) اس روز حضرت رسول خدا معلّم باوجود ناسازی مزاج کے امام بن زید کے لئے لوائے جنگ اپنے دست مبارک سے درست فرمایا ہے۔ اسی ۲۹ صفر پنجشنبہ کے پلٹنے سے ۸ ذی الحجہ یوم غدیر خم کو پنجشنبہ ہوا ہے، انہیں دونوں نامہ نچوں کے مابین ششرون کا شمار ہے یعنی ماہ صفر ۲۹ دن، ماہ محرم ۳ دن، ماہ ذی الحجہ ۲۹ سے ۱۸ ذی الحجہ تک گیارہ دن کل ۷ دن ہوئے۔ یہ صفر کے مہینے کا ۵۰ نمبر کا پنجشنبہ پانچون پنجشنبہ ہے جو یکم ۸ و ۵ اور ۲۲ صفر میں ہوتا ہوا ۲۹ صفر میں داخل ہوا جس کے بعد یکم ۱۰ ربیع الاول جمعہ و پنجشنبہ ۱۱ ربیع الاول یکشنبہ گیارہ ربیع الاول دو شنبہ ۱۲ ربیع الاول سے شنبہ جو ۸ ذی الحجہ کا بیاسوان دن ہوا یہ ۸ ذی الحجہ یوم غدیر خم جو مابین مکہ اور مدینہ کے واقع ہے جس دن بروایت محمد بن کعب قرظی سورہ مائدہ نازل ہوا جسکی آخری آیتیں آیتیں اور آیہ الکمال دین ہیں۔

چنانچہ آیہ ائمال دین کے بارے میں تفسیر و مفسرین کی مجلس ثانی ص ۵۹ میں حضرت کے آخر عمر کی بات اور اس

أخرجه ابن جرير عن ابن جريح
 قال مكث النبي ﷺ اثنى عشر يوما
 نزول محمد الزمان احد وعشرين يوما
 ابن جرير في ابن جريح عن ابن جريح
 قال مكث النبي ﷺ اثنى عشر يوما
 نزول محمد الزمان احد وعشرين يوما

اویسی تفسیر و مشورہ سبیل کی صفحہ ۲۹۰، مطلوبہ مصرعہ ص ۱۶، شعر ۳۷ میں ہے۔

واخرج ابن الجوزي وابن مردويه وابن
عساکر عن أبي سعيد الخدري قال نزلت هذه
الآية يا أيها الرسول بلغ ما أنزل إليك
ابن أبي حاتم وادري ابن مردويه وادري ابن عساکر
ابو سعيد الخدري عن أبي سعيد الخدري قال نزلت هذه
الآية يا أيها الرسول بلغ ما أنزل إليك

الحمد لله الذي جعل في سائر العباد ما لا يحصى من النعمان ولا يمكن حصره.

تلك اثنتا عشرة مئة - اليراقون في التفسير بالماثور الشيخ جلال الدين عبد الرحمن بن أبي بكر السيوطي المتوفى سنة احدى عشرة تسعة
سنة تذكرة الكفاية في مئة - ابن أبي حاتم الامام الكافى الثاني قد شيخ الاسلام ابو محمد عبد الرحمن بن الكافى الكبير ابي حاتم محمد بن ادريس
بن المشدق المسمى الفاضل الرازي - كان من افاض العلماء وسعة الرجال صفت في الفقه والفتاوى والحجرات والحجرات وكان له اهل من
الاهل والاقبال في تكميلها وتعدد - في ثمانية مئة بنون مئة - تفسير الامام ابي حاتم عبد الرحمن بن محمد الرازي من افاض المتوفى سنة تسعة وسبع
وتسعة مئة - تذكرة الكفاية في مئة مئة - ابن حيدر الامام الكافى الكبير محدث الشام نحو الائمة في الدين ابو القاسم علي بن الحسين بن
عبد الله بن عبد الله بن محمد بن الشافعي اجم المتوفى سنة تسعة

یہ خدیوہ غم راہ میں کہہ دینے سے از جا اگو

یہ سب باتیں اچھا لکھنے والے کے ہاتھ سے لکھی گئی ہیں۔

شاید میبویا لریک و اعلیٰ کیہ چہ جیساں تائیڈ کیا

عبدالرشاق رستقی نے اپنی جہان منی عیش

سے روایت کی ہے کہ جب آجی بابا ابراہیم علیہ السلام نے

اسلام اور دنیا کے مسائل

ہاں یہ ہے نا! اس ہوا ہے تو یہ مولیٰ کے چہرہ پر

و انچه که از واجه من موعود این عالم است

وہاں پہنچا تو اس کی روایت رکھ کر اس کی روایت رکھ کر

اور دشمنوں کے اوسان و علی و دشمنوں کے

یہ تین اور میان کہ معطل اور بدستور منہ بہ نازا

پس کل سورہ مائدہ آیہ تبلیغ تک ۱۸ ذی الحجہ پچھنیشہ یوم غدیر میں اور میان مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ نازل ہوا تھا اور

جزا و یقیناً ثابت و متحقق ہو گیا جس کے بعد رسول خدا کا دل الگیا شیشیہ روز زندہ رہ کر وفات فرما گئے۔

جبکہ سورہ مائدہ کا تازی ہونا قیامہ الوداع میں درمیان مکہ و مدینہ سے غدر و خرم کے دن میں ایسی ہی جگہ پر

مان کہ تسلیم کیا ہے اور اسی وجہ سے اتقان فی علوم القرآن کی روایت میں سورہ مائدہ کے بعد آیہ تبلیغ کا ذکر نہیں ہوا ہے کہ نہ

آیت سورہ مائدہ کے شمول میں نازل ہوئی بلکہ لفظ (منہا) کے ساتھ آیہ الیوم اکملت لکم دینکم کے نزول کو حضرت عمرؓ کے

دوم عرفہ عشیمہ لوم جمعہ سے اور این مردوسہ کی شب سے ہوا سترہ ابوسعید خدریؓ اور ابوسہرہ لوم غدیر خواتین اور بھوکہ کا بیت

ایسے اور آیت تبلیغ کا نزول ہوا ہر غدر ہر افذ کی اس غدر میں کہ اس وقت صحیح تسلیم تھا کہ ہندو اب اس قدر غریب و کمزور تھے کہ

کیونکہ اہل کفر و شکاک کو اس کا بار خیرہ و ذلیل ہر غدیرہ و حتماً صحیح ہے کہ نہ کہ آری اہل کفر و شکاک کو اس کا بار خیرہ و ذلیل ہر غدیرہ و حتماً صحیح ہے کہ نہ کہ آری اہل کفر و شکاک کو اس کا بار خیرہ و ذلیل ہر غدیرہ و حتماً صحیح ہے کہ نہ کہ آری

وہ شکر کا بحر ہے

چنانچہ: رخِ خمیس دیا رکری جلد اول ص ۱۱۱ مطبوعہ مئیں ۱۳۴۲ھ میں ہے۔

لَكَ تَوَكَّلْ مَا نَزَلَ بِالْمَدِينَةِ) وَاُولَ مَا نَزَلَ بِالْمَدِينَةِ حُورَةُ الْبَقَرَةِ

له طبعات الحفظ بيده على من كتب. الرسمى انما كان الحديث الرجال اى فى المفيد عالم المحاضرة عز الدين ابو محمد عبد الله بن محمد بن عبد الله بن

بلي بكارين فلفلت الكبرياء وليد بر من عين شمسك و صبح الكندي وعدة بهذا الشأن و صحت تفسيره وكان له كما مرقه في كتابه في تفسيره و له في هذا الكتاب

وكان قد قهره مات سنة ٦٩٦ هـ

قبل از رسیدن است از راهی که در نقشه کشیده

[illegible]

(حدیث مذکورہ صحیح بخاری جلد ۳ ص ۹۹ حج اکبر بالناس فی سنۃ تشیع کی ہے)

کے لئے ہے۔

قتال شاجباج بن العنھال قال کہ اندر بی بیان کہ چہ ہے مکان سرور العنھال سے

[illegible]

شاهما من قتادة حال

المائدة المدنية

کما حدیث بیان کی ہے کہ قتادہ سے کہا دے
خود اندہ ایسے ہے۔

اس روایت کے دعات سند میں بلال بن شہال اور ہمام وقتادہ واقع ہیں جن سے بخاری نے اپنے شیخ میں درودین کی ہیں
اور یہ کہ آیت تبلیغ جسکا آخری حصہ والقد یعصمک من الناس ہے جیسا کہ تفسیر رشیدی سیوطی۔ جلد ثانی صفحہ ۲۹ میں پوری آیت
اس طور سے مذکور ہے۔

اخرج ابن مردويه عن ابن مسعود
قال كنا نقراء على عهد رسول الله
صل الله عليه وسلم يا ايها الرسول بلغ ما
انزل اليك من ربك ان علينا مولى
المؤمنين وان لم تفعل فما
ببلغت رسالتك والله
يعصمك من الناس۔

ابن مردويه نے عبد اللہ بن مسعود سے روایت کی
ہے کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں آیت
یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک کو یوں پڑھتے تھے
یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک ان علیا مولی
المؤمنین ان لم تفعل فما ببلغت رسالتک واللہ
یعصمک من الناس یعنی اسے رسول پر چاروں اور اس پر
جو ہم نے تم پر نازل کیا ہے یہ کہ علی کل مومنوں کا مولیٰ ہے
اور اگر اسکا ابلاغ نہ ہوا تو گویا تم نے خدا کی رسالت جو ادا
نہ کی اور اسے دشمنوں سے بخاری حفاظت کر لیا۔

غرض کہ آیت تبلیغ کی پوری آیت جو والقد یعصمک من الناس پر ختم ہے معلوم ہو گئی علامہ سیوطی نے القرآن فی علوم القرآن
میں صحیح ابن حبان کے حوالے سے بسند ابو ہریرہ آیت مذکورہ کا سفر میں نازل ہونا وارد کیا ہے جسکی تائید کی یہ روایت یسنا بن ابی انوفہ
شیخ سلیمان قندوزی بلخی کے صنف مطبوعہ اسناد مبول سند سے ہوتی ہے جو تفسیر آیت یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک کے ہے۔

اخرج الشیخ عن ابی صالح
عن ابن عباس وعن محمد الباقر
قال انزلت هذه الآية في علي
ايضا المحمدي في فرائد المحطين

علامہ شعیبی نے ابی صالح کے طریق ابن عباس کی
سند سے اور امام محمد باقر سے روایت کی ہے کہ یہ
آیت یا ایہا الرسول بلغ جناب علی کے بارے میں نازل
ہوئی اور محمیدی نے فرائد المحطين میں ابو ہریرہ کی

سند خلاصہ تہذیب الکمال میں ہے ہمام بن محیی الازدی الخواری ابو عبد اللہ البصری اصحاب ائمہ من حسن وعلی ونافع دیکھی بن ابی کثیر رحمہم وخلق وبن
الثوری وابن مبارک وابن ہدی قال اسے ثبت فی کل الشیخ وقال ابو حاتم ثقہ فی حفظہ شیخ قال ابن حبان مات سنة اربع وستمائة ونافع مقلدہ۔

سند طبقات ابن سعد جلد ۱ میں ہے۔ قتادہ بن دمانہ السدوسی دکان ثقہ مامونا ثقہ فی الحدیث توفی قتادہ ثمان مئذین مائتہ
سنة قال علی المواہب میں ہے ابو بکر الخازن احمد بن موسی بن مردويه الامام فی الثبوت العلامة ولده سنة ثمان وعشرين وثمانمائة ووصف الشیخ فی التفسیر
والسند والمستخرج علی البغدادی دکان قیما ہذا الشان بصیر بالرجال طویس البارع طبع التصانیف مات عشرين واربعمائة سنة۔

سند ابراہیم الخوینی یہ ساتویں صدی کے مشاہیر فضلاء ہیں۔ چنانچہ بمعجم فہرست دجی میں ہے۔ ابراہیم بن محمد بن الولید بن عبد اللہ بن علی بن محمد بن محمد
الامام الکبیر الحدیث شیخ المشائخ صدر الدین ابو الفتح من اخراسانی الخوینی ہسوی ولد سنة اربع واربعمین وثمانمائة وسمع بخراسان وبعثاد الشام واکتفوا
فراقتا ہذا الشان وعلی یدہ اسلم الملک غازیان توفی بخراسان فی سنة ثمان وعشرين وثمانمائة المتوفی سنة۔

اخرجہ عن ابی ہریرۃ ایضاً
الحاکم الخرج فی فضول المعجز عن ابی سعید
الحذری قال نزلت هذه الآية فی علی فی
عذیر خم هكذا ذکره الشيخ علی الدین النوری
سند سے نیز ابن صباغ الحاکم نے فضول المعجز عن ابی سعید
الحذری کی سند سے روایت کی ہے کہ یہ آیت علی کے
بارے میں عذیر خم میں نازل ہوئی ایسے ہی شیخ ابی الدین
نوری نے ذکر کیا ہے۔

اور تفسیر حافظ ابن کثیر جلد ۳ صفحہ ۳۷۹ مصرعہ ۳۷۹ میں یہ تفسیر آئی ہے یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک کے ہے
والعجم ان هذه الآية مدنیة بل ہی
من اواخر ما نزل بها۔
یعنی صحیح و تحقیق ہے کہ یہ یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک
مدنیہ ہے بلکہ آیت موسوفہ از روی تشریل قرآن کی آخر کی ہے۔

پس آیت تبلیغ جو سورہ مائدہ کا آخر جز ہے جسکا مدنیہ بنو نادر ابو ہریرہ اور ابو سعید خدری کی سند سے واقعہ عذیر خم میں نازل
ہونا ثابت ہے۔ جس سے اتفاق والی روایتیں ابو ہریرہ اور ابو سعید خدری کے سند کی اکمال دین کے نزول اور کچھ
عذیر خم کی صحیح مطابق ہو گئی اور صحابہ میں ابو ہریرہ و ابن عباس و ابو سعید خدری عطیہ بن مسعود و ابن مسعود
تائیدی جلیل اور آل محبت سے جناب امام باقر علیہ السلام جو اہلبیت اطہار سے ہیں یہ تبلیغ کا نزول جناب علی علیہ السلام کے بارے میں
روز روشن کی طرح ثابت و عیان ہو گیا۔ انہیں ہر دو آیتوں کے مقام نزول افتخار نیکے لئے یوم عرفہ جمعہ کے دن نازل ہونے
کی روایتیں گڑھی گئیں۔ یہی ہر دو روایتیں آیت اکمال دین اور سورہ مائدہ والی عمر بن خطاب ہی سے مروی ہیں جو یوم تہ
کی قید کے ساتھ ہیں جس جمعہ کو خود حضرت عمرؓ کے بیٹے عبداللہ بن عمرؓ اربع الاول وفات المہدی کے وقت سے چل کر چکے ہیں۔
اب اسی آیت تبلیغ کی یہ حدیث بخاری کی مخریجہ اسی باب تفسیر سورہ مائدہ میں ملاحظہ کرو۔

قال البخاری حدثنا محمد بن یوسف
حدثنا سفیان عن اسمعیل عن مشعب
عن مسروق عن عائشة قالت من
حدثک ان محمداً (صلی اللہ علیہ وسلم)
کم شیئاً ما انزل علیہ فقد کذباً لہ یقول
یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک الآية
کہا بخاری نے حدیث بیان کی ہم سے محمد بن یوسف
نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے اسمعیل سے
شعبی سے اسے مسروق سے اسے عائشہ سے کہا او ہوں
نے کہ جو کوئی کہے کہ آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) نے کلام منزل سے کچھ
چھپایا تھا تو وہ شخص جھوٹا ہے خدا فرماتا ہے اے رسول
جو کچھ تم پر اترا ہے وہ پورا بخاری سے۔

اور تفسیر حافظ ابن کثیر جلد ۳ صفحہ ۳۷۹ مصرعہ ۳۷۹ کی یہ حدیث مخریجہ حضرت عائشہ جو شرط شیخین کے مطابق ہے جو نہیں
اخراج کی گئی وہ حضرت کے آخر عمر کی ہے اور جسکی مدت ۱۰ شبانہ روز کی حدیث ابن جریر کی پہلی نقل ہو چکی۔

عن جابر بن جابر قال سمعت خذ خلت
علی عائشة فقالت لی یا جابر
نقرأ المائدة فقلت نعم فقالت
اما انما اخر سورة نزلت۔
جابر بن جابر روایت کرتے ہیں کہ میں نے سنا کہ جابر
حضرت عائشہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے
پوچھا کہ اے جابر تم سورہ مائدہ پڑھتے ہو میں نے کہا ہاں
فرمایا کہ یہ سورہ از روی تشریل قرآن کا آخری سورہ ہے۔

عن کشف الظنون ج ۲ صفحہ ۲۰۰ میں ہے الفضول المعجز فی نزول المائدہ و فضائلہ و موثرہ اولا دھیر و شلھور التیہ و الدین علی محمد بن الصباغ الحاکم الملک التوفیق صفحہ ۲۰۰ خمس خمسہ فان ما نزل

اور ارشاد الہی شریعہ صحیح بخاری للعلامة قسطنطینی باب تفسیر سورہ المائدہ کی شرح جلد ۹۵ مشہور عن مصنف رحمہ اللہ کے نازل ہونے کی یہ روایت ہے۔

وقد روى العلم استعمل عن اسماء بنت يزيد
قالت اني اخذت من ماء العضباء ناقة رسول
الله اخترت علي الهادي وكلها وكادت
تعلق بامتي عضد الناقة -

اور عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری المجلد ۵ صفحہ ۵۷۲ میں ہے کہ باب تفسیر کلمہ کی شرح میں ہے
و ذکر ابو عبیدہ عن محمد بن کعب القری
قال نزلت سورة العائد على سيدنا
رسول الله صلى الله عليه وسلم في حجة الوداع
في ايام مكة والحدينة وهو ناقص في ايتار
رکبها فنزل عنها صلى الله تعالى عليه وسلم

پہلی حدیث مخرجا امام احمد سے پورا مسطورہ مائدہ اور دوسری حدیث سے حجتہ الوداع میں درمیان مکہ و مدینہ کے پہی رُہ
مائدہ نازل ہوا پس درمیان مکہ و مدینہ سے غدیر خم کا دن مراد ہے جیسا کہ علی نقیوب لاہوری جو متاخرین شایع بخاری ہیں
اپنی تخریج تعذیب الکلام میں فرماتے ہیں ۔

ولما تواتر من قوله
 صلى الله عليه وسلم من حكت
 مولا فصل مولا وانت هني
 بمنزلة هارون من موسى الا
 انه لا بنى بعدى نفسك بالحديث
 الا دل انه صلى الله عليه وسلم
 جمع الناس يوم غد يوم حتم وعذير
 حتم موضع بيان مكة والمدينة

جسکہ حد تو از تک پہنچ چکی ہے یہ خبر کہ رسالت
 نے ارشاد فرمایا من کنت مولاہ فعلی مولاہ اور فرمایا انت
 منی بمنزلت ہارون من موسی الامامہ لانی بعدی تو موضع
 حدیث اولی یہ ہے کہ جمع کیا رسالت اب نے یہوم غدیر خم
 روز غدیر خم ایک موضع ہے در بیان مکہ اور مدینہ مقام
 حتم میں بعد اپنے چنے کے تہہ الوداع سے پھر چڑھے
 نہروہ در اکھا لیکر خطبہ پڑھے واسے تھے اور خطاب کیا
 تھے تمام حاضرین سے اور فرمایا حضرت نے اے گروہ مسلمین

[illegible]

بالحفۃ و ذلک الیوم بعد رجوعہ
من حجۃ الوداعی ثم بعد المنی صلی
اللہ علیہ وسلم خطباً عظیماً ما شہ المسلمین
الست اولی بکرم انضمت الیہ
قال من کنت مولا فکنت مولاہ اللہم
وال من والیہ و عاد من عادہ وانصر
من نصرہ و احذر من حذرہ و هذا الخ
اور وہ علی رضی اللہ عنہ فوہ الشوری عندما
حادل ذکر فضائلہ و لم ینک وہ احد الخ
ایک نے۔

نیز زید بن ارقم کی مخرجہ حدیث (صحیح مسلم میں رسولی) کے آخر عمر کا خطبہ الوداعی اسی یوم غدیر خم (ماہین مکہ و مدینہ) کا ہے جو آگے نمبر ۱۱۱ میں آئیگا جس میں حضرت نے اپنے وفات کی خبر دی ہے اور خاص طور پر حدیث ثقلین مکرر ارشاد فرمایا ہے۔

اسی روایت زید بن ارقم بن غدیر خم کی تفصیل آجائے سے دیگر کتب میں اس مقام کی تصریح کی گئی ہے۔
چنانچہ ریاض النضرہ محب طبری جلد ثانی ص ۲۸۳ مطبوعہ مصر ۱۳۲۵ھ میں ہے۔

غدیر خم موضع بین مکہ والمدینۃ بالحفۃ یعنی غدیر خم ایک جگہ ہے درمیان مکہ اور مدینہ قریب حفصہ کے۔

اسلئے روایت محمد بن کعب قرظی کی مخرجہ سورہ مائدہ کے نزول کی حجۃ الوداع میں درمیان مکہ اور مدینہ کے مدینہ ہی جو کل قرآن مجید ما بین دفتین میں مدینہ مذکور ہے امام احمد اور عبد بن حمید کی مخرجہ حدیث میں کل کا کل سورہ مائدہ نازل ہوا جس سورہ مائدہ کا آخری جز آیت تبلیغ ہے پس جہاں آیت تبلیغ نازل ہوا وہیں کل سورہ مائدہ نازل ہوا۔ اور آیت تبلیغ یوم غدیر ما بین مکہ و مدینہ نازل ہوا۔

اور آیت تبلیغ کی تفسیر واقع صحیح بخاری کی شرح میں علامہ عینی حنفی عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری ص ۵۵۵ جلد ۱۰ مطبوعہ مصر ۱۳۲۵ھ میں یوں بیان فرماتے ہیں۔

عن باب یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک
عن ابی ہریرۃ عن النضر بن سنان عن ابی ہریرۃ

عن ابی ہریرۃ عن النضر بن سنان عن ابی ہریرۃ
عن ابی ہریرۃ عن النضر بن سنان عن ابی ہریرۃ

عن ابی ہریرۃ عن النضر بن سنان عن ابی ہریرۃ
عن ابی ہریرۃ عن النضر بن سنان عن ابی ہریرۃ

عن ابی ہریرۃ عن النضر بن سنان عن ابی ہریرۃ
عن ابی ہریرۃ عن النضر بن سنان عن ابی ہریرۃ

عن ابی ہریرۃ عن النضر بن سنان عن ابی ہریرۃ
عن ابی ہریرۃ عن النضر بن سنان عن ابی ہریرۃ

عن کشف الظنون میں ہے۔ اسباب نزول الشیخ الامام ابی الحسن علی بن محمد الرازی الفراء التوفی ۳۲۰ھ و مہود اشتر باصنف فیہ ۱۲۔

بلغ ما أنزل اليك من ربك الآية
 يوم غد يوم غد في علي بن ابي طالب
 وقال ابو جعفر محمد بن علي بن حسين
 معناه بلغ ما أنزل اليك من
 ربك في فضل علي بن ابي طالب
 رضي الله تعالى عنه فلما نزلت
 هذه الآية اخذ بيد علي وقال من
 كنت مولاه فعلي مولاه وقيل بلغ ما
 أنزل اليك من حقوق المسلمين فلما
 نزلت هذه الآية خطب عليه السلام
 في حجة الوداع -

اور حضرت ابو جعفر محمد بن علی بن حسین علیہ السلام
 سے روایت ہے کہ آیہ یا ایہا الرسول بلغ ما أنزل اليك
 من ربك کے معنی یہ ہیں کہ اسے رسول ہو جاؤ اس
 امر کو جو تمہارے رب نے علی بن ابیطالب کے فضل
 میں نازل فرمایا ہے چنانچہ جب یہ آیت نازل ہوئی
 تو بزرگوار صاحب نے حضرت علی کا ہاتھ پکڑ کر ارشاد
 کیا کہ من كنت مولاه فعلي مولاه یعنی جس کا میں مولا
 ہوں اس کے علی مولا ہیں۔ اور کہا گیا ہے کہ آیہ بلغ
 ما أنزل اليك مسلمانوں کے حقوق کے بارے میں نازل
 ہوا ہے جب یہ آیت نازل ہوئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 حجة الوداع میں خطبہ پڑھا۔

حدیث مذکورہ سے آیہ تبلیغ کا نزول ۸ ذی الحجہ یوم غدیر میں درمیان مکہ و مدینہ کے حجة الوداع کے مراجعت میں نازل
 ہونا ثابت ہو گیا جس سے کل سورہ مائدہ کا نزول اسی یوم غدیر میں محقق ہوا۔ جس آخری آیہ تبلیغ کے نزول پر رسول اللہ نے
 ایک عظیم الشان خطبہ فرمایا ہے جسکو احمد بن افضل بن محمد باکثر نے وسیلۃ المال میں وارد کیا ہے ایک خطبہ جو عامر بن
 لیث بن ضمرہ اور حذیفہ بن اسید سے ۵۹ کتاب ہذا میں علامہ سمودی کے جو اہل العقیدین سے نقل ہو چکا ہے دوسرا خطبہ ہے
 جسکو عیقات الانوار ثقلین حصہ اول ص ۹۹ کے نقل کیا جاتا ہے۔

حضرت بن اسید غفاری یازید بن ارقم کہتے ہیں
 کہ جب وقت رسالت ابی اللہ علیہ وآلہ وسلم حجة الوداع
 سے فارغ ہو کر آنے لگے تو حضرت نے اپنے اصحاب سے منع فرمایا
 کہ ان درختوں کے نیچے نہ اترنا جو بطحان میں برابر لگے ہوئے
 ہیں اس کے بعد حضرت نے کسی کو یہ کہا کہ وہ جا کر ان
 درختوں کے نیچے جھاڑو دیں اور کانٹے صاف کر دیں اور
 حضرت ان درختوں کے نیچے تشریف لے گئے اور نماز پڑھی
 اسکے بعد حضرت کھڑے ہوئے اور اصحاب کو فنی و کبی کے

وعن حذیفہ بن اسید الغفاری او
 زید بن ارقم رضي الله عنهما قال لما
 صدر رسول الله صلى الله عليه وسلم
 من حجة الوداع في اصحابه عن
 شجرات بالبطحان منقاربات
 ان ينزلوا عنهن فربعت
 اليهن من يقر ما عنهن
 من الشوك وعهد اليهن

۱۔ حضرت بن اسید صحابی ہیں جنکا نام ابی شامہ ہے۔ جسکی تحریر حدیث کو محمد بن بشر بنیدار شیخ بغدادی و ترمذی نے حدیث غدیر کی روایت اخراج کی ہے
 قال الترمذی حدیث محمد بن بشر بنیدار محمد بن جعفر شعبة عن سلمة بن كهيل قال سمعت ابا الطفيل يحدث عن ابي سوكة او زید بن ارقم شك شعبة عن ابی سلم
 قال من كنت مولاه فعلي مولاه + + + + + و ابو سوكة هو حذيفة بن اسيد صاحب التورقہ

وَصَلَّى فَقَضَى ثُمَّ قَالَ يَا أَيُّهَا
النَّاسُ إِنِّي قَدْ بَيَّأْتُ اللَّطِيفَ الْخَبِيرَ
أَنَّهُ لَنْ يَمُوتَ بَعْدَ الْآنَ نَصَفَ عَمْرٍ
الَّذِي يَلْبَسُهُ مِنْ قَبْلِهِ وَأَنِّي لَا ظَنُّ
أَنِّي يَوْشِكُ أَنْ أَدْعِيَ فَأَجِيبُ
وَأَنِّي مُسْتَوٍ وَأَنْكُمْ مُسْتَوُونَ
فَمَاذَا أَنْتُمْ قَاتِلُونَ قَاتِلُوا
شَهِدَاكَ قَدْ بَلَغْتَ وَجْهَكَ
وَلَصَحَّتْ فَجَزَاكَ اللَّهُ خَيْرًا فَقَالَ
الَّذِينَ تَشْهَدُونَ إِنَّكَ لَا إِلَهَ إِلَّا
اللَّهُ وَإِنْ مُحَمَّدٌ عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ
وَإِنْ جَنَّتْهُ وَتَارَهُ حَقٌّ وَإِنَّ
الْمَوْتَ حَقٌّ وَإِنَّ الْبَعْثَ حَقٌّ بَعْدَ
الْمَوْتِ وَإِنَّ السَّاعَةَ آتِيَةٌ لَا رَيْبَ
فِيهَا وَإِنَّ اللَّهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُورِ
فَالْوَالِ بِمَا شَهِدَ بِذَلِكَ قَالَ اللَّهُمَّ اشْهَدْ
ثُمَّ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ اللَّهَ مُوَلَّيٌّ وَأَنَا
مَوْلَى الْمُؤْمِنِينَ وَأَنَا أَوْلَى بِهِمْ مِنْ أَنْفُسِهِمْ
فَمَنْ كُنْتُ مُوَلَّاهُ فَهَذَا أَمْرُ اللَّهِ يَعْنِي عَلِيًّا
اللَّهُمَّ وَالْأَمْرُ مِنَ اللَّهِ وَعَادَ مِنْ عَادَاهُ
ثُمَّ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي فُوطِكُمْ وَأَنْكُمْ
وَأَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ إِلَى الْحَوْضِ فَأَعْرَضَ مَتَابِعِينَ
بَصْرِي إِلَى مَصْنَعَاءَ فِيهِ عِدَّةُ الْجُوفِ قَدْ جَاءَتْ
مِنْ فَضْرِ وَأَنِّي سَأَلْتُكُمْ حِينَ تَمُرُّونَ
بِحَوْضِ الْحَوْضِ عَنْ الثَّقَلَيْنِ فَانْظُرُوا فِي كَيْفِ
تَقْلُبُونِي فِيهِمَا الثَّقَلَ الْأَكْبَرَ كِتَابَ اللَّهِ
عَزَّ وَجَلَّ سَلْبَ طَوْفِ اللَّهِ وَطَوْفَ

ارشاد فرمایا اے گروہ مردم خداوند عالم نے جو کوئی نہیں
ہے کہ ہر نبی نے اوس سے جو اوس سے پہلے گذرا نصرت
عمر پائی ہے پس میں گمان کرتا ہوں کہ میرا زمانہ رحلت
قرب ہے اور مجھے سوال کیا جائیگا اور تم سے بھی پوچھا جائیگا
میں نے احکام الہی کو پوچھا یا پس تم کیا کہتے واسے ہر
سب نے کہا کہ ہم اس کے ناطق ہیں کہ آپ نے مکہ منیٰ اطراف
رسالت کیا اور سعی یثرب کی اور نصیحت کی پس آپ کو خدا
جزائے خیر عطا فرمائے آنحضرت نے فرمایا آیا تم اس کی گواہی
نہیں دیتے کہ تمہیں ہے کوئی معبود سوا اللہ کے اور محمد
اوس کا بندہ اور رسول ہے اور ہشت اور دویس حق
ہیں اور بعثت بعد موت حق ہے سب نے کہا بیشک ہم
ان سب امور کا اقرار کرتے ہیں اس پر آنحضرت نے فرمایا
خدا یا تو شاہدہ پھر فرمایا ایہا الناس آگاہ ہو کہ اس میرا
مولا ہے اور میں مومنین کا مولا ہوں اور میں تمہارے
لئے تمہارے نفسوں سے اولی ہوں پس جبکہ میں مولا
ہوں اوس کا یہ مولا ہے یعنی علیؑ بار الہی اوس کو دوست
رکھ جو علیؑ کو دوست رکھے اور دشمن رکھ اوس کو جو علیؑ کو
دشمن رکھے پھر حضرت نے فرمایا ایہا الناس میں تم سے چلے
پہو بخونگ اور تم میرے پاس حوض رکھو ضرر پر وارد ہو گے
اس کا عرض زیادہ ہوگا فاصلا یا بنی بصری اور صنعاۃ اور
اوس میں ہم عدد دستار ہائے آسمان چاہے کسی کے پیالے ہو گے
اور جب تم میرے پاس دان ہو بخونگے تو میں تم سے ثقلین
کے بارے میں سوال کرونگا کہ میرے بعد تم نے ان دونوں کے
حق میں کیا کیا ثقل اکبر کتاب خدا ہے وہ ایک رس ہے
جس کا ایک سر خدا کے ہاتھ میں ہے اور دوسرا سر اٹھا
ہاتھوں میں پس اوس سے تسک کر و تبدیل و صلوات
سے غرض نہ ہو گے اور ثقل صغیر میری مہرت ہے تحقیق

باید بگویم فاسطکوا وبه لا تغفلوا و

تبدلوا و عتقوا اهل بیت قاتلہ قد بنی

اللطیف الخیر انما یفرق احق یوردا علی

الموضی اخرجہ الطبرانی فی الکبیر والفضی

فی المختارۃ من طریق سلم بن کھیل عن ابی

الطفیل و ہما من رجال الصمیم عنہ بالشک فی

صحابیہ هل هو خدیجہ بن اسید ا و زیاد

بن ارقم و اخرجہ ابو نعیم فی الحلیۃ وغیرہ

حدیث زید بن الحسن الانباطی قد حسنہ الترمذی

اور زید تائی علی الموابب جلد ۱۴ نمبر ۱۲ مطبوعہ مکتبۃ المدینہ

و للطبرانی وغیرہ باسناد صحیح و

صلی اللہ علیہ وسلم خطب بعد یرحمہ و هو

موضع بالحقۃ مرجعہ من حجبہ الوداع ف ذکر

الحدیث و فیہ یا ایہا الناس ان اللہ موک

وانا مولیٰ لہومنین و انا ولی ہر من

انضم من کنت مولاه فعلی مولاه اللہم

وال من واکاہ و عاد من عادہ و احب

من احبہ و ابغض من ابغضہ و انصر

من نصرہ و احذل من حذلہ

و ادرا الحق معہ حیث دار

و زعم بعض ان زیادۃ

اللہم و ال الخ موضوعۃ

مردود بان ذلک حیا

من طرق صحیحہ اند

حضرت لطیف و خیر نے کچھ فرمایا ہے کہ یہ دونوں ایک

اور دوسرے سے جدا ہوں گے بیان تک کہ مجھے طائی ہر

اسکو طبرانی نے معجم کبیر میں اور ضیاء نے مختارہ میں طریق

سلم بن کھیل سے ابو طفیل کی سند سے نقل کیا ہے اور

یہ دونوں رجال صحیح سے ہیں اور انکو شک ہے کہ کون

سے وہ تامل صحابی ہیں خدیجہ بن

اسید بن یزید بن ارقم بن جزا ابو نعیم نے زید وغیرہ

میں حدیث زید بن حسنہ انہی سے نقل کیا ہے اور

ترمذی نے تحفہ میں اسکی آواز

اور زید تائی علی الموابب جلد ۱۴ نمبر ۱۲ مطبوعہ مکتبۃ المدینہ

طبرانی وغیرہ نے صحیح اسناد سے روایت کی ہے کہ خطبہ

ارشاد فرمایا حضرت نے خدیجہ بن اسید وہ ایک مقام

ہے محمد بن یحییٰ نے ہر جہۃ الوداع سے بعد اسکے حدیث

خدیجہ کو ذکر کیا ہے اور اس میں ہے کہ اسے گروہ مردم

تحقیق کہ اسے مولیٰ ہے میرا اور میں مولیٰ مومنین کا ہوں

اور میں انکے لئے اولی ہوں انکے نفسوں سے چہن کابین

مولا ہوں علی اور اسکے مولا ہیں خدا یا دوست رکھے ہو کہ

جو علی کو دوست رکھے اور دشمن رکھے اسکو جو علی کو

دشمن رکھے اور تو دوست رکھے اسکو جو ان سے

دوستی رکھے اور بغض فرما دے اس سے جو ان سے بغض

رکھے اور نصرت فرما دے اسکی جو اسکی نصرت کرے اور نہ

نصرت کرے اسکی جو اسکی نہ نصرت کرے اور حق کو دابر

رکھے انکے ساتھ جس طرف کہ یہ جائیں اور بغض ہو کون

کام گمان کرے تاکہ اللہم وال من واکاہ سے آخر میں جو زیادتی کر

سے کشف الظنون میں ہے معجم الکبیر فی الحدیث للامام ابی القاسم سلیمان بن احمد الطبرانی القاتلۃ التوفیقی

سے اس حدیث کو ترمذی نے اپنے صحیح جلد ثانی مناقب علی علیہ السلام میں ان نظروں سے دیکھ لیا ہے

دارہ یعنی فرمایا کتابہ صلعم نے علی علیہ السلام کے بارے میں اسے اسد علی کے ساتھ حق کو بغیر جس طرف علی چہ جائے

میں دارہ کر کے کہا ہے کہ ہذا حدیث صحیح علی شرطہ یحییٰ یعنی یہ حدیث صحیح اور شرط بخاری و مسلم کے مطابق ہے

حضرت لطیف و خیر نے کچھ فرمایا ہے کہ یہ دونوں ایک اور دوسرے سے جدا ہوں گے بیان تک کہ مجھے طائی ہر اسکو طبرانی نے معجم کبیر میں اور ضیاء نے مختارہ میں طریق سلم بن کھیل سے ابو طفیل کی سند سے نقل کیا ہے اور یہ دونوں رجال صحیح سے ہیں اور انکو شک ہے کہ کون سے وہ تامل صحابی ہیں خدیجہ بن اسید بن یزید بن ارقم بن جزا ابو نعیم نے زید وغیرہ میں حدیث زید بن حسنہ انہی سے نقل کیا ہے اور ترمذی نے تحفہ میں اسکی آواز اور زید تائی علی الموابب جلد ۱۴ نمبر ۱۲ مطبوعہ مکتبۃ المدینہ طبرانی وغیرہ نے صحیح اسناد سے روایت کی ہے کہ خطبہ ارشاد فرمایا حضرت نے خدیجہ بن اسید وہ ایک مقام ہے محمد بن یحییٰ نے ہر جہۃ الوداع سے بعد اسکے حدیث خدیجہ کو ذکر کیا ہے اور اس میں ہے کہ اسے گروہ مردم تحقیق کہ اسے مولیٰ ہے میرا اور میں مولیٰ مومنین کا ہوں اور میں انکے لئے اولی ہوں انکے نفسوں سے چہن کابین مولا ہوں علی اور اسکے مولا ہیں خدا یا دوست رکھے ہو کہ جو علی کو دوست رکھے اور دشمن رکھے اسکو جو علی کو دشمن رکھے اور تو دوست رکھے اسکو جو ان سے دوستی رکھے اور بغض فرما دے اس سے جو ان سے بغض رکھے اور نصرت فرما دے اسکی جو اسکی نصرت کرے اور نہ نصرت کرے اسکی جو اسکی نہ نصرت کرے اور حق کو دابر رکھے انکے ساتھ جس طرف کہ یہ جائیں اور بغض ہو کون کام گمان کرے تاکہ اللہم وال من واکاہ سے آخر میں جو زیادتی کر

وردی الدار قطع عن
سعد قال لما سمع ابو بكر
وعمر ذلك وقال اميت
يا ابن اب طالب مولی كل
مومن ومومنة -
وہ موضوع ہے یہ گمان مردود ہے اسلئے کہ یہ روایت
آئی ہے طرق نہ ہی سے کثرت - اور حافظہ و نقلی
نے سعد سے روایت کی ہے کہ جب حضرت ابو بکر
عمر نے سنا تو لی بغیر من کنت مولاه فعلی مولاه کہا
وہ دونوں نے اسے ابن ابیطالب آپ نے ایسی شام کی
کہ کل مومن اور مومنے کے مولا ہوئے -

اور صحاح النبوة مطبوعہ مطبع نوری لاہور ۱۲۹۲ھ آخر ص ۳۱۱ میں ہے -

آوردہ اند کہ پیشرا صحابہ تابعی کے امہات مومنین رضی اللہ عنہم اجمعین امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ
درین مرتبیت بجا آوردند۔ لائے ہیں کہ زیادہ تر صحابہ نے یہاں تک کہ امہات مومنین نے امیر المومنین علی علیہ السلام
کو اس امر ولایت کی مبارکباد ادا فرمائی -

اور مولوی دلی اسہ لکھنوی نے امراة المومنین میں لکھا ہے - بالکلہ چون این حدیث در غدیر خم واقع شد ہر صحابی
کہ از حضرت امیر ملاقات می کرد مبارکباد میداد -

جو یہ حدیث غدیر رسول اللہ نے ارشاد کی تو صحابہ میں سے جو بھی حضرت امیر سے ملاقات کرتا وہ مبارکباد دیتا
اور تاریخ حبیب السیر جلد اول جز سوم ص ۱۱۷ میں ہے -

پس امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ بوجہ فرمودہ حضرت رسالتاب صلی اللہ علیہ وسلم در خیمہ شست تا طواف
خلاتی بلا زتش رفتہ لازم تنہیت بہ تقدیم رسانیدند و از جملہ صحابہ امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ جناب
ولایت مآب را گفت بخ یا ابن ابیطالب صحبت مولای و سولی کل مومن و مومنتہ یعنی خوشا حال تو ای پسر ابوطالب
باید کردی در وقتیکہ مولای من و مولای ہر مومن و مومنتہ بودی بعد از ان امہات مومنین بر حسب اشارہ سید المرسلین
بچند امیر المومنین رفتہ شرط تنہیت بجا آوردند -

یعنی تاریخ حبیب السیر میں ہے کہ بعد حدیث غدیر کے جناب امیر المومنین علی علیہ السلام موافق ارشاد پیغمبر صلعم خیمہ میں
تشریف فرما ہوئے تاکہ گروہ صحابہ کا حضور امیر المومنین میں جا کر مراسم مبارکباد کی بجائے بغلہ گروہ صحابہ کے حضرت عمر بن خطاب
نے جناب ولایت مآب کو باین الفاظ مبارکبادی کہ مبارک ہو اسے فرزند ابوطالب کہ آج کیا اچھی صبح کی کہ میرے اور کل مومنین اور
مومنات کے مولا ہوئے -

بعد ان حضرات صحابہ کے امہات مومنین نے بوجہ فرمانے رسول صلعم کے خیمہ امیر المومنین علی علیہ السلام میں جا کر صلعم

صلعم فرمایا میں جو تاریخ مشتمل ہے کہ ہے اللہ تعالیٰ ابو الحسن علی بن عمر بن احمد البغدادی اسحاق بن المشهور صاحب التہذیب فی ذی القعدة و لا تاؤن
روی عن النبوی و طبقہ ذکرہ الی کم صار واحد مصرعہ فی الحفظ والفہم والودع و اما فی القراءۃ و النحاة صافہ وقتہ فرق ما وصف لی و نہ صفات بطول ذکرہ
و قال الخطیب کلن فری مصرعہ و قرین مہود و نبع و صہ و امام وقتہ قلن القاضی ابو الطیب بطبری اللہ تعالیٰ امیر المومنین فی الحدیث

اسی واقعہ غدیر میں آیا کہ الیوم اکملت لکم دینکم وانتم صرتم علیکم نعمتی و ما صلیت لکم الا سلام دینا نازل ہوا جس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ اکبر علی اکمال الدین و اتمام النعمۃ و رضی الرب برسالتی و المولایۃ علی ہی حدیث مجاہد کے سند سے پہلے نقل ہو چکی ہے۔ جس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شہانہ روز زندہ رہے۔

عین کیا سیوین روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر حدیث تعلیم کو ارشاد فرمایا ہے دیکھو خبر (۷) ابن سعد ۱۵۴ و ۱۵۵

جس کو رسالت اب صلی اللہ علیہ وسلم نے عین وفات کے دن فرمایا اور اسی روز طلب قرطاس بھی فرمایا ہے۔ اور یہ تاریخ گیارہ ربیع الاول تھی اور یوم دوشنبہ تھا جو ۱۸ ذی الحجہ سے گیارہ ربیع الاول تک کیا اسی دن از رو سی حدیث اور ۱۸ ذی الحجہ عرفہ سے گیارہ ربیع الاول تک ۵ دن یعنی تین مہینے یہ مدت شاہ عبد العزیز اور شاہ عبداللہ اور کافروہ (بلا سند ہے) تا آتم دو تون مدت گیارہ ربیع الاول پر ختم ہے۔ اور ۱۸ ذی الحجہ عرفہ کو دوشنبہ ہوتا ہے۔

چنانچہ تحفہ اشعاع عشر یہ باب دہم طلب قرطاس میں ہے کہ قبل ازین واقعہ بسہ ماہ آیا کہ یہ الیوم اکملت لکم دینکم و انتم علیکم نعمتی و ما صلیت لکم الا سلام دینا نازل شدہ بود و مہر ختم بر آن گزاشتہ۔

یعنی طلب قرطاس کے ۵ دن (تین مہینے) پہلے آیا کہ یہ بوصوفہ اکمال دین نازل ہو چکا تھا۔ عرفہ کا نزول ہرگز صحیح نہیں ہے جو حضرت کے شکر یہ سے خالی ہے۔ نیز تین مہینے کی مدت آخر عمر کی ابن عباس کے روایت کے معارض ہے اور آیہ تبلیغ کے نازل ہونے کے بعد اسی گیارہ ربیع الاول پر کیا شہانہ روز ختم ہیں اسلئے ابن عباس کی روایت کیا شہانہ یوم کی ۱۸ ذی الحجہ یوم غدیر ختم سے حضرت کے آخر عمر کی تمام جزا و بقینا صحیح ہے جس کے چند گھنٹے کے بعد خاص غدیر ختم میں آیا اکمال دین نازل ہوا۔ بہر حال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوم احتضار کو طلب قرطاس فرمایا ہے اور اس روز صبح سے حضرت کو قطعاً اذانہ ہوا تھا چنانچہ انفرادی شبلی صلی اللہ علیہ وسلم مطبوعہ امی بریس کا پیرچرہ ۱۸۴ میں ہے۔

عین وفات کے دن آپ کی حالت اس قدر سہل گئی تھی کہ لوگوں کو باطل سمجھتے گمان ہو گیا تھا اور حضرت ابو بکر اسی خیال سے اپنے مکان کو جو مدینہ منورہ سے دو میل پر تھا واپس چلے گئے لیکن حضرت عمر وفات کے وقت تک موجود رہے۔ آنحضرت نے ۱۲ ربیع الاول ۱۱۰ دوشنبہ کے دن دوپہر کے وقت حضرت عائشہ کے گہرا انتقال فرمایا۔

اور سیرت ابنی شلی حصہ ثانی حاشیہ ۱۳۲ میں ہے۔

ابن اسحاق نے سیرت میں لکھا ہے کہ وفات دوپہر کو ہوئی، لیکن حضرت انس بن مالک سے بخاری و مسلم میں آیت

ہے کہ آخر یوم یعنی دوشنبہ کے آخر وقت میں وفات فرمائی

چنانچہ صحیح بخاری جلد اول باب لوفات فی الصلوۃ میں ہے۔

بخاری نے کہا کہ حدیث کی ہم سے کئی بن کثیر

قال البخاری حدیثنا یحیی بن بکیر قال

کہا اوسے کہ حدیث کی ہم سے یحیی بن یحیی نے یحیی سے اوسے ابن

حدیثنا اللیث عن عقیل عن ابن

شہاب زہری سے کہا اوسے کہ خبر دی مجھ کو انس بن مالک

شہاب حال بخاری انس بن مالک

وتوفي من آخر ذلك اليوم -

اور تیسرا بخاری شرح صحیح بخاری جلد ۴ میں ہے -

قال البخاري حدثنا اسمعيل بن

عبد الله قال حدثني سليمان بن بلال

عن هشام بن عروة قال أخبرني عروة بن

الزبير عن عائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم ان رسول

الله مات وابوبكر بالسيف -

برہم امین تھے -

رسالت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یوم حضور (دوشنبہ) کے دن طلب ترطاس فرماتے کی یہ روایت ولایت کرتی ہے۔

كتاب المرفوع عن عبد الله بن عبد الله عن

ابن عباس قال لما حضر رسول الله وف

البیت رجال فيهم عمر بن الخطاب قال

النبي قد غلب عليه الوجع وعندكم القرآن

حسبنا كتاب الله فاختلف اهل البيت

فاختصموا فمنهم من يقول

قربوا يكتب لكم النبي كتابا

ان تصلوا بعده ومنهم من

يقول ما قال عمر الخ -

كتاب المرفوع عن عبد الله بن عبد الله عن

ابن عباس قال لما حضر رسول الله وف

البیت رجال فيهم عمر بن الخطاب قال

النبي قد غلب عليه الوجع وعندكم القرآن

حسبنا كتاب الله فاختلف اهل البيت

فاختصموا فمنهم من يقول

قربوا يكتب لكم النبي كتابا

ان تصلوا بعده ومنهم من

يقول ما قال عمر الخ -

گمراہ ہوا اور کوئی وہی کہتا تھا جو عمر نے کہا تھا کہ -

اور کتاب لا اعتصام والستہ امین ہے ابن عباس

سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ جب حضرت کا وقت وفات

قرب آیا اور گمراہین کچھ لوگ موجود تھے جن میں حضرت عمر

بھی تھے تو آپ نے فرمایا کہ لاؤ میں تمہیں ایک نوشتہ لکھ دوں

جسکے بعد تم ہرگز گمراہ نہ ہو عمر نے کہا کہ پیغمبر پر عرض نے غلبہ کیا

اور تمہاری پاس قرآن ہے تو ہمیں خدا کی کتاب کافی ہے اور تم

ایضا کتاب الاعتصام بالكتاب والسنة

عن ابن عباس قال حضر النبي وفي البيت

رجال فيهم عمر بن الخطاب فقال لهم

اكتب لكم كتابا ان تصلوا بعده قال

عمر ان الله غلبه الوجع وعندكم

القران تحسبنا كتاب الله الخ -

تیسری روایت صحیح بخاری کی جو یوم حضور کی جگہ (اشتد بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم وجعہ) لایا گیا ہے۔ حالانکہ یوم حضور حضرت

سکون بالکل اقامہ ہو گیا تھا۔

حدثنا يحيى بن سليمان قال حدثنا
ابن وهب قال اخبرني يونس عن ابن
شهاب عن عبيد الله بن عبد الله عن
ابن عباس قال لما اشتد يا لبني
صلى الله عليه وسلم وجعه قال
النفوف ركبنا الكتاب كركنا
لا تضلوا بعده قال عمران بن
صلعم عليه الوجع وعندنا كتاب الله
حبنا فاختاروا وكثر اللقط قوسوا
عنى ولا يصح عنده الشارح مخرج
ابن عباس يقول ان الزبيري
كل الزبيري ما حال بين رسول
الله صلعم وبين كتابه -

کہا بناری نے حدیث کی ہم سے کہی بن سلیمان نے کہا
اونہوں نے حدیث کی تجھے ابن وہب نے کہا اونہوں نے
خبر دی بلکہ یونس نے ابن شہاب سے اور سے عید اللہ
بن عبد اللہ سے اور سے ابن عباس سے کہ انہوں نے کہ
جب حضرت پر مرض دروازے تکلیف کی شدت ہوئی تو
آپ نے فرمایا کہ مجھے کاغذ دو تو میں تمہارے لئے ایک ایسا
نوشتہ لکھ دوں جس کے بعد تم گمراہ نہ ہو مرنے کا کہ پیغمبر پر
مرض نے غلبہ کیا ہے اور ہمارے پاس خدا کی کتاب ہے
وہ ہمیں کافی ہے پس تمنا گھنٹے صحابہ میں اختلاف اور
شور ہونے لگا تو آنحضرت نے فرمایا کہ میرے پاس سے
اٹھ جاؤ اور میرے پاس تمہارا ذکر و شائع کر دو پس سب اٹھ
اٹھ کر بیٹھے حضرت ابن عباس فرماتے تھے سب بڑی
تعبیت وہ نصیبت تھی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی کتاب
کے درمیان حال ہوئی۔

۳۱۳

یہ واقعہ طلب قرطاس کا موت کے قریب میں واقع ہوا جسکی تائید کی یہ حدیث مستدام احمد جلد ۲ ص ۳۱۳ مطبوعہ مصر
سے لکھی جاتی ہے

حدثنا عبد الله حدثني ابى ثناء
بن داود حدثنا ابن طبيعة عن الزبير
عن جابر ان النبي صلعم دعا عند موته
بصحيفة ليكتب فيها كتابا لا يضلون
بعده قال مخالفت عليها
عمر بن الخطاب حتى رفقها -
بمسلسلہ اسناد مذکورہ حضرت جابر سے مروی ہے
تھیں بنی صلی اللہ علیہ وسلم نے مانگا وقت موت کے
صحیفہ جس پر کچھ لکھا سکتے تھے تاکہ لکھیں اس میں ایک
نوشتہ نہ گمراہ ہوں وہ صحابہ بعد اس رضی اللہ عنہ
کہ راوی نے نہیں مخالفت کی اس پر عمر بن الخطاب
نے بیان کیا کہ چھوڑ دیا اس صحیفہ کو یا بازگشت کی
کی اس سے۔

غرض کہ آج گیارہ ربیع الاول (۱۰) شعبہ کو طلب قرطاس کے مقدمہ میں حضرت عمر کا اختلاف اور رسول اللہ
کا اپنی بارگاہ سے الٹنا اور جبکہ بعد حضرت عمر کو حالت حیات میں زیارت رسول اللہ کی نصیب نہ تھی پھر بارہ ربیع الاول
کو وفات رسول اللہ سے انکار کر لیا۔

حقیقت الانوار غفر جلد اول ص ۱۰۱ میں لکھا ہے کہ علامہ صفدی نے اپنی باوفات میں باجمہ بن میاں نظام کے سند نقل کیا ہے

کہ صلاح الدین خلیل بن ابی بکر الصفدی نے کتاب فی البیانات میں ترجمہ ہریم بن متی نقل کیا ہے کہ ابی اسام بن حیان بن ابی البصری
 المؤمن بن نظام المتوفی ۲۲۵ھ نے کہا۔ وقال لقول شہید اللہ علیہ السلام علی الامام علی وعقیدہ وعتقہ وعتقہ وعتقہ وعتقہ وعتقہ وعتقہ
 کتہ عمولہ بن بکر۔ اور کہا نص کی اور بیان صریح فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مر پر کہ امام بن علی مرتضیٰ اور عین کریم
 انگو واسطے امامت اور خلافت کے اور پیمان لیا صحابہ نے ان کو امام امت اور خلیفہ رسول و لیکن چھپایا اس امر کو حضرت
 عمر نے بسبب ابو بکر کے۔

اب بیان پر مناسب ہے کہ بخاری کی صحیح اور تاریخ صحیح سے وہ روایتیں نقل کیا ہیں جن میں رسول اللہ کی وفات کے ساتھ
 ساتھ حضرت ابو بکر کی وفات کو یوم (دوشنبہ) کی قید سے ذکر کیا گیا ہے بلکہ جس طرح وفات انہی دو شنبہ کے آخر وقت یعنی شنبہ رجب
 میں ہوا اسی لحاظ سے وفات ابو بکر دوشنبہ کی شام شب سہ شنبہ میں کہا گیا ہے۔

صحیح بخاری جلد اول کتاب بنیاز باب موت یوم الاثنين ۱۵ مطبوعہ مصر ۱۳۲۵ھ اور تاریخ سنہ بخاری جلد اول ۱۵
 مطبوعہ دار ۱۳۲۵ھ میں ہے۔

قال البخاری حدثنا معاذ بن اسد حدثنا	بخاری کہتے ہیں کہ حدیث کی ہم سے علی بن اسد نے
وهيب عن شام عن ابيه عن عائشة قالت	کہا حدیث کی ہم سے وہیب نے شام سے انہوں نے
دخلت على ابى بكر فقتل في	اچھے باپ (عمرہ) سے انہوں نے عائشہ سے دو بیان
كفنته النجى مسلم قتلت في	کرتی ہیں کہ میں اپنے باپ ابو بکر کی خدمت میں حاضر ہوئی
ثلاثة اوثاب بضع حورية ليس	انہوں نے مجھے دریافت کیا کہ رسول اللہ کو کتنے پوروں
فيها قصيص ولا حمامة و قتال	میں کفن دیا میں نے عرض کی تین پوروں میں جو سفید
لها في اى يوم توفى رسول	روئی کے تھے اس میں حمامہ و قیس داخل نہیں سکتے
الله و قتلت يوم الاثنين قتال	انہوں نے کہا کہ کس روز رسول اللہ نے وفات پائی میں نے
ارجوفيا بيني وبين الليل فليتيون	عرض کیا کہ دوشنبہ کے دن اس وقت ابو بکر نے کہا کہ
حق اصامن ليلة الثلاثاء و	میں بھی امید کرتا ہوں کہ ایسے ہی درمیان دوشنبہ در
دخنت قبل ان يصبحو۔	سہ شنبہ کے میں بھی مروں پس نہیں مرے مگر دوشنبہ کی شام

شب سہ شنبہ میں اور اسی شب شنبہ میں صبح پہلے میں ہو گئے

ان میں سے صفحہ ۱۵۱ میں ایک صفحہ صفحہ ۱۵۲ میں اس عنوان سے بیان کیا ہے جس کے مختصر جز لکھے جاتے ہیں خلیل بن ابی
 بن عبد اللہ بن ابی بکر الصفدی (ما فخر ابن عمر عقیل) نے اپنے درکار میں اس عنوان سے بیان کیا ہے جس کے مختصر جز لکھے جاتے ہیں خلیل بن ابی
 ابن حیان بن نظام المتوفی ۲۲۵ھ نے کہا۔ وقال لقول شہید اللہ علیہ السلام علی الامام علی وعقیدہ وعتقہ وعتقہ وعتقہ وعتقہ وعتقہ وعتقہ
 کتہ عمولہ بن بکر۔ اور کہا نص کی اور بیان صریح فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مر پر کہ امام بن علی مرتضیٰ اور عین کریم
 انگو واسطے امامت اور خلافت کے اور پیمان لیا صحابہ نے ان کو امام امت اور خلیفہ رسول و لیکن چھپایا اس امر کو حضرت
 عمر نے بسبب ابو بکر کے۔

وفي تاريخ صغير بخاري قال

بخاري قال يوم نزل أبو بكر ثمان مائة

تقريباً

یہ روایت ہے کہ ابو بکرؓ نے ثمان مائة سال
لیکن اسے کہا کہ وفات حضرت ابو بکرؓ ۱۱ سال
ہو گیا اس لیے کہ ختم کی گئی تھی اس لیے کہ ابو بکرؓ

دو دنوں روایت ہے حضرت ابو بکرؓ کی وفات ۱۱ جمادی الثانی ۱۱ سال ۱۱ روز و شب کے شام ۱۱ بجے مغرب شب ۱۱ شنبہ میں
برآمد ہوئی قبل اسکے رسول اللہؐ کی وفات ۱۱ سال ۱۱ روز و شب کے آخر وقت میں واقع ہوا بخاری اپنے صحیح میں
بیان کر چکے ہیں۔ چونکہ دو شنبہ کا آخر وقت شب ۱۱ شنبہ میں آتا ہے اس لیے اس وقت کو غلطاً ۱۱ شنبہ سے بھی استعمال کیا جاتا ہے
اور حضرت ابو بکرؓ کا اسی دو شنبہ و ۱۱ شنبہ کے مابین اپنے مرگے کی آواز دے کرنا اس کی روایت وفات ۱۱ شنبہ کا آخریوم پر واقع ہونے کو قوی
نہ کرتا ہے۔

حدیث مذکورہ کی شرح میں حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ بخاری میں صحیح البخاری باب موت یوم الاثنين کتاب الجنائز میں ہے

بیان دیتے ہیں

قبل مكر لها ذلك بصيغة الاستفهام

توطئة لها للصبر على فقدنا مسدداً

لها بما يعلم انه يعظم عليها ذكر

لما قد ايت له ذلك من ادخال

العلم العظيم عليها الا انه بعيد ان يكون

ابو بكر رضي ما سال عنه مع

قرب العهد وحينئذ ان يكون

السؤال عن قد رالكفن على

حقيقته لا شك لم يحضر ذلك

لا شتعاله ناموالبيعة واما

تعيين اليوم فسيان له ايضا محتمل كانه

وفى ليلة الاربعاء فيمكن ان يحصل

الفرد دهل مات يوم الاثنين او

الثلاثاء

شان کہتے ہیں کہ وہ شعیب عایشہ سے مروی ہے

اس کے متعلق بعض لوگوں کا خیال ہے کہ ابو بکرؓ نے جو

یک صیفہ کے ساتھ کفن رسولؐ کے متعلق عایشہ سے سوال

کیا تو وہ عایشہ کے تسلی درد سے کی بنا پر تھا اور اس غم عالم

کی بارگاہ کرنی مقصود تھی یہ عایشہ کو رسولؐ کی وفات

سے ہوا تھا وہ غم سے کہ ابو بکرؓ کا صحابی باوجود زمانہ

رسولؐ میں ہونے کے رسولؐ کے کفن کے متعلق سوال کرے

اس کے علاوہ اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ چونکہ ابو بکرؓ دفن کفن

رسولؐ کے وقت حاضر نہ تھے بلکہ امر بیت میں مشغول تھے

لہذا ان کو کیا خبر کہ کتنے کپڑوں میں رسولؐ کو کفن دیا گیا

اور کیسے دفن ہوئے اور وفات کے دن کے نصین کے

متعلق جو سوال کیا تھا وہ جی ٹھیکہ اس لئے کہ یہاں

شب چہار شنبہ میں دفن ہوئے ہیں۔ لہذا ممکن ہے

کہ ابو بکرؓ کو یہ جمال ہو کہ آپؐ نے دو شنبہ کو انتقال

فرمایا یا نہ شنبہ کو اور پہلی دن کو بھیوں گئے ہوں۔

اسے فضیلت کا مظاہرہ ہو گیا ہے۔ اس میں اگر شیخ ان سلام و امام کاظمی نے ان کا حلف الیہا بالصریح بل حلف الیہا مطلقاً قاضی القضاۃ شہاب الدین
ابو الفضل احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی الکنتانی العسقلانی ثم المصری ثم بغدادی المتوفی ۷۵۰ھ

جبکہ رسول اللہ کی وفات آخر روزہ دوشنبہ کے آخر وقت یعنی تمام کو غور صحیح بخاری ثابت کرتی ہے۔ اس میں یہ بھی ہے کہ حضرت ابوبکر اس وقت نہ تھے بلکہ مدینہ سے باہر دوسری پر موضع سبخ میں تھے۔ اگر دن کا کچھ حصہ باقی رہی تھا تو وہ بھی فراہم ہو کر گزر گیا اور شب آگئی۔ اس لئے لوگوں نے وفات کا وقت دن چڑھنے کا بیان کیا ہے اور اس وقت کو ۱۲ ربیع الاول و مرد روزہ ہجرت کے دن حضرت کے داخل مدینہ سے تطبیق دی ہے۔

www.kitabmart.in

چنانچہ ابن اثیر جزیری نے اسد الغابہ فی سیرۃ الصحابہ جلد اول مطبوعہ ۱۲۸۶ھ ذکر وفات، مسلخ عمرہ و سیرۃ ابن کثیر

سن ان و توفي اخذ ذلك اليوم قال	انس سے مروی ہے کہ وفات رسول اللہ آخر وقت
ابو عمرو عبد أبو رسول الله صلى الله عليه و	دوشنبہ کے دن ہوئی کہا ابو عمرو نے پھر خبر دیا ہوا وہ
سليم مرضه الذي مات فيه يوم الاربعاء	مرضی رسول اللہ جس میں حضرت کی وفات واقع ہوئی
لليلة ثمان بقية من صفر سنة احدى عشرة	وہ چہار شنبہ کا دن تھا جبکہ دو راتیں ماہ صفر سال ۱۱ھ
من وقبض يوم الاثنين من سنة في الوقت	کی باقی تھیں یعنی ۸ صفر چہار شنبہ کو اور وفات ہوئی
دخل فيه المدينة لاثنتي عشرة خلت	دوشنبہ کے دن ہوتی تھی یعنی دن چڑھنے ۱۲ ربیع الاول
من ربيع الاول و دفن يوم الثلاثاء بحین	کو جس میں اس وقت حضرت مدینہ منورہ میں داخل
راعت الشمس و قيل بل دفن	ہوئے اور وہ پہر چڑھے دوشنبہ کے دن دفن ہوئے اور
ليلته الاربعاء۔	یہ بھی کہا گیا ہے بلکہ شب چہار شنبہ میں دفن ہوئے

چونکہ انس کی روایت صحیح بخاری کی ہے اور جبکہ زہری نے روایت کی ہے ہر دو وجہ سے انس کی روایت صحیح روایات سے مانے جانے لاتی ہے نیز وہ وقت شب دوشنبہ سے متصل تھا اسی لئے حضرت ابوبکر نے دوشنبہ اور شب دوشنبہ کے درمیان اپنے مرنے کی تمنا کی تھی۔

لیکن جب لوگوں نے دیکھا کہ انس کی روایت سے وفات کے دن ابوبکر کی خلافت نہیں قرار پاتی کیونکہ وہ غریب تھے اور موسیٰ عمر کی وجہ سے جو کچھ تھوڑا وقت بھی رہا وہ قابل گنجائش نکالنے کے نہیں تھا بالآخر اگر آدمی اطلاع کئے بھیجا جائے تو پود پختے پہنچتے یا ابوبکر کے آنے تک شب کا ہو جانا یقینی ہے۔ اور حضرت ابوبکر اور صحابہ کے پہنچنے کے بعد آئے ہیں مثلاً حضرت عمر اور ابو عبیدہ بن الجراح وغیرہ۔

مگر جانفا ابن کثیر جبکہ اسد الغابہ فی سیرۃ الصحابہ سے اسلئے اوٹھون نے اپنی تاریخ ہدایہ و الہدایہ مجلد ثانی میں تذکر خلافت ابوبکر اسکو اختیار کیا ہے بلکہ جو کچھ باقی تھا وہ سکو بھی پورا کر دیا یہاں تک کہ اسی دوشنبہ کے دن مسجد نبوی میں بیعت عام ہوئی بھی کہہ یاد رہے

یہ بوکر اسدی کے طبقات شافعیہ میں ہے علی بن محمد بن محمد بن عبد الکریم بن عبد الواحد العلماہ عز الدین ابو الحسن الشیبانی المجزی المونی الحافظ
 المعروف ابن الاثیر محمد بن عبد اللہ بن صاحب الزہد + + فتویٰ ثلثین و ستائین سالہ
 ۱۱۸۰ھ فی اواخر سنہ ثلاث و ستین دار الایمان ابو عمر بن عبد البصاحب حافظ القرب (تاریخ ابن النور)
 ۱۱۸۰ھ قال ابن اثیر کان یوم الاربعاء لیلئین بقیتا من سیرۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و جبہ فہم و صبح فلما آج یوم تیسرے بعد لاساتہ لواءیدہ
 ۱۱۸۰ھ دیکھو مسئلہ کتاب تذکرہ اساتوار سنہ ۱۱۸۰ھ
 (عمدة القاری شرح صحیح بخاری جلد ۱)
 باب موتہ

توفي صلى الله عليه وسلم يوم الاثنين

ثاني عشر ربيع الاول على شهر ربيع

سنة احدى عشرون من الهجرة ذلك في سنة

ذلك اليوم فاستعمل الناس بعض المذاهب في

بني ساعد ثم لم يجدوا في ذلك المذاهب في

وفي كذا العمل عن عروة خالان

ابا بكر وعمر رضي الله عنهما في عيد ادر

التي كان في كذا رضاء عند

قبل ان يرجعوا

وفات النبي ودفنه ربيع الاول سنة

بعض ما مشهور من ان دفنه ودفنه في

هو في يوم الاثنين في بيت كذا في

مستوفى في كذا في كذا في كذا في كذا

في يوم الاثنين في كذا في كذا

كذا في كذا في كذا في كذا في كذا

وفاته في كذا في كذا في كذا في كذا

مستوفى في كذا في كذا في كذا في كذا

قبل ان يركبوا في كذا في كذا في كذا

رسول الله ودفن هو كذا في كذا

(ج- ٣ ص ١٢٠ مطبعة محمد باقر)

اگر حافظ ابن حجر عسقلانی کے بیان کے مطابق دفن رسول اللہ شب چہار شنبہ میں ہو تو حضرت ابو بکر اور حضرت عمر کرمو اللہ وجہہ لہما کے دفن میں نہ شریک ہونے کی کیا وجہ ہوئی جس سے یہی سراج معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ شنبہ کے دن بعد دوپہر دفن ہو گئے جیسا کہ ابن اثیر نے بیان کیا ہے اور شب چہار شنبہ کا دفن انفا قیل یعنی ضعیف قول سے ہے نیز ابن سعد کی تحریر روایت ^{۱۲۰} لیسرہ کا ملاحظہ کر دیجیے۔
اول روای عبد اللہ بن سلمہ بن قیس ہے جن سے بخاری و مسلم نے اپنے اپنے صحیح میں تاریخ سفر حجۃ الوداع کی روایت کی ہے اور وہ روایت وفات و دفن کی سعید بن مسیب تک اور اسی میں دوسری روایت ہے جو جابر بن عبد اللہ میر علیہ السلام تک منتہی ہوتی ہے جہاں دو شنبہ کو انتقال اور شنبہ کو دفن ہے یہ عمدہ اور صحیح روایتوں سے ہے چونکہ دوسرا وقت شب چہار شنبہ سے اتصال کرتا ہے اسلئے ابن اسحاق نے مدت خلافت ابو بکر کا تعیین اسی شب ۱۲ ربيع الاول سال سے کیا ہے اور یہ ٹھیک بھی ہوتا ہے۔
چنانچہ معارف ابن قتیبہ چھاپہ فرنگستان ص ۵۵ ترجمہ ابو بکر میں مذکور ہے۔

ابن اسحاق نے کہا ہے کہ مدت خلافت ابو بکر

قال ابن اسحاق وکانت

دو سال تین مہینے نو راتیں ہیں۔

خلافت سنتین وثلاثہ اشھر وتسع لیل

ابن اسحاق کے بیان کے مطابق آخر کی ۹ راتیں بارہ ربيع الاول کی شام تیرھویں شب سے شروع ہوتی ہیں کیونکہ تیرہویں شام جمع کرنے سے باقی رہے ہونگے۔ اور ۱۲ ربيع الاول جو ۲ صفر کا چودھواں دن یعنی چار شنبہ کا چودھواں روز شنبہ ہوا پس تیرھواں دن گیارہ ربيع الاول و شنبہ ہوتا ہے اور وفات نبوی دو شنبہ کے دن ہے جسکی شام کو انتقال اور صبح بارہ ربيع الاول شنبہ کے دن چوتھے کے بعد حضرت ابو بکر وغیرہ کا آنا اور تقیض میں با تا وہاں خلافت کے معاملہ میں انصار سے معرکہ آرائی کرنا جسکے بعد وہی

شہ فیات الاموات میں ہے۔ مستقیماً اترانے پر وہ نہایت کرب پر لکھ ضرور باطل و مانع جی خدند و مجاں مشورہ و تہن و تہوہ و انکس و تہوہ

تہ لیکن معارف ابن قتیبہ طبع یورپ ص ۵۵ میں ہے ربيعة العامرة يوم الثلاثاء یعنی بیت عامر بروز شنبہ ہوتی

سالہ اول الاسلام وہی میں ہے۔ محمد بن اسحاق بن یسار المدنی صاحب المیزان الذی یقول فیہ شنبہ کو ان ابن اسحاق ایسا نو میں فی الحدیث میں ابن اسحاق بن یسار

یہ کہ بارہویں شنبہ کا قول ہے کہ وہ امیر المؤمنین فی الحدیث ہے۔

او وقت ہونی چیکر سوال شدہ دفعہ ہو چکے یہ حساب تیرھویں شب سے موافق میان ابن اسحاق کے معلوم ہو چکے۔

ابہ اور بچے استاد امام لڑھری گلابیان ہے جنہوں نے بارہویں شعبہ کے بعد الاول سے ابتدا ہی خلافت ابراہیم کا شمار کیا ہے۔

www.kitabmart.in

ایسا کہنا شروع ہے۔

چنانچہ طبقات ابھی سہ۔ جز ثانیہ قسم اول جلد ۱۲ مطبوعہ دیوبند ۱۳۲۸ھ سے بحمدِ حق نقل ہے۔

عن ابن سعد عن ابن جابر قال قال عبد الله بن مسعود عن عمر بن الخطاب عن النبي صلى الله عليه وآله وسلم قال من أحب الله وأهله أحب الله وأهله ومن أحب الله وأهله أدخله الله الجنة

اسامہ بن زید البیہقی عن محمد بن عمار بن

بن جبر و عن ایله ذال اخبارنا عمر بن عمر بن

بن عبد الله بن عبد الرحمن بن أبي بكر
بن عبد الله بن عبد الرحمن بن أبي بكر

الصلابي عن عمرو بن حسين مولى آل مصطلق مولى آل مفلحون عن ابي طلحة بن عبد الله بن عبد الرحمن

عن طلح بن عبد الله بن عبد الرحمن ابن أبي بكر صدیق سے کہا اور خبر دی کہ کون ہے عبد اللہ بن

۱۰ اب بکرم قال و اخبرنا محمد بن

عبداللہ زبیر رحمہ اللہ عن الزہری عن ابن عباس

عروہ عن عائتمہ والاولاد بدیعہ مرض

باب اول فی شرح اصول دین و بیان احوال و عیال
اول در بیان احوال و عیال

باید بماند من جماعتی از خدمت ایشان در خدمت ایشان
 حکایتی از حضرت زین العابدین علیه السلام که در خدمت ایشان

الذي صلح فكانت خلافة سليمان وقبائله اثني عشر
لعنه يوم جاء في الدنيا فلهذا لم يرد في تاريخه

[illegible]

نسخہ جمع علیٰ ذلک الروایات کلیہ استوفاس

رسول اللہ کان ابو بکر ولد عبداللہ بن ابی قحافہ
کو اللہ ابو بکر کی پیدائش سنہ قبل کے تین سال بعد ہوئی۔

روایت مذکورہ سے وفات حضرت ابو بکرؓ جمادی الثانی کی شام شب سے شنبہ میں ہونا مطابق تاریخ صحیفہ

در کل حدیث خلافت حضرت ابو بکر دو سال تین مہینے دس دنوں کی ہے جو آخری مدت دس شبوں کی بارگاہ

دس راتوں کی موتی ہے جو گیارہ کی شام کو بارہویں شب کا آغاز ہوتا ہے اور ابن اسحاق کی روایت کے

[illegible]

رسول نے کہا حدیث کی جہ سے عبد اللہ بن ابی الاسود نے کہا حدیث کی جہ سے ابن مسعود نے کہا سائین نے سفیان سے کہہ کر کہا تھا شیعہ ایسا

تخلی جلد اول ص ۳۷۷ میں ہے، ابن اسحاق کی نسبت ائمہ امام مالک اور اصفہانی نے فرمایا کہ یہ تیسرے امام بخاری کے تھے۔

اور یسین فصل کرتے ہیں اور انکو صحیح سمجھتے ہیں اور تاہم میں تو اکثر واقعات انہیں سے سنیے ہیں ۱۱

الموتیٰ

۲۸ صفر چار شنبہ کا دن تھا جس کا شمار عیدین میں کیا جاتا ہے۔ ربيع الاول در شنبہ تھا جبکہ آخریوم پر انتقال رسالت
عالیہ الصلوٰۃ والسلام جبکی شام شب بارہویں ربيع الاول در شنبہ سے شروع ہوئی ہے۔
فی عمدة القاری شرح صحیح بخاری - جلد ۱ ص ۳۳۳ مطبوعہ مصر شنبہ ۱۲۸۰ھ میں ہے۔

وفی حدیث ابو یعلیٰ باسنادہ
عن النبی انہ لقوا آخر غمار
یوم الاثنین۔
ماکان سے روایت کی کہ وفات رسول اللہ آخر
دن یعنی در شنبہ کے آخر وقت میں واقع ہوئی۔

اس حدیث انس کے مطابق جبکہ در شنبہ کے آخر دن پر آفتاب رسالت غروب ہو گیا اور شب در شنبہ آگئی تو پنجب گزر کر
سے شنبہ کے دن حضرت کا دفن ہونا روایت اور درایت دونوں کے مطابق صحیح ہے اور جبکی آنے والی شب چار شنبہ ۱۲
ربیع الاول سلسلہ سے ۳۰ ربيع الاول سلسلہ تک دو سال اور ۲۲ جمادی الآخرہ تک تین مہینے اور ۲۲ جمادی الآخرہ سلسلہ کو
۹ راتیں کامل مدت خلافت حضرت ابو بکر کی ابن اسحق کے قول سے صحیح صحیح آگئی۔

اور بحساب امام زہری نے راتوں کا شمار کیا ہے وہ وفات پانے ہی جناب رسالت کے محسوب کیا ہے حالانکہ
ابو بکر دوسرے دن ۱۲ ربيع الاول کو آئے ہیں۔ اس وجہ سے بعض لوگوں نے وفات النبی بارہ ربيع الاول کو دن چڑھے بیان کیا ہے
تا کہ خلافت ابو بکر وفات رسول اللہ کے دن سے قرار پا جائے۔

جس طرح ۱۲ ربيع الاول (سے شنبہ) کی جبکہ حضرت عائشہ کی روایت میں (در شنبہ) غلط لایا گیا ہے ویسے ہی دوسری
روایت حضرت عائشہ میں ۲۲ جمادی الثانی سلسلہ وفات ابو بکر میں (سے شنبہ) کے بجائے (در شنبہ) غلط ہے۔
پہلے ہم اسی حدیث مخرجه ابن سعد کا ذکر کرتے ہیں جس کے اسناد طویلہ کو محمد ذکر محدثین نے بیان کیا ہے۔
چنانچہ ابن اثیر جزیری نے اسناد الغاب فی معرفۃ الصحابہ جلد ۳ ص ۲۲۲ مطبوعہ شام آخر اسناد سے اس طرح
ذکر کیا ہے

عن محمد بن سعد حدیثنا محمد بن عمر حدیثنا محمد بن عبد اللہ بن اخی الزہری عن الزہری
عن عروۃ عن عائشہ قالت کان اول مرض ابی بکر انہ اغتسل یوم الاثنین لسبع خلون من
جمادی الآخرۃ الخ۔

اور یہی حدیث صرف وفات ابو بکر تک تاریخ الخلفاء سیوطی ص ۳۱ مطبوعہ مصر شنبہ ۱۲۸۰ھ میں عبارت ہے۔
اخرج الواقدي والمجاكع عن عائشة قالت کان اول بدء مرض ابی بکر انہ اغتسل
یوم الاثنین لسبع خلون من جمادی الآخرۃ الخ۔

سلسلہ وسیلۃ النجاة ملا محمد مبین لکھنؤی فرنگی علی کے ص ۲۷ میں ہے۔ در دو موطا و کشفہ کہ وفات آنحضرت روز در شنبہ و دفن اور روز در شنبہ
سے توثیق موطا (سیرۃ النبی مشبلی ج ۱ - اول ص ۲۷ میں ہے۔ لیکن موطاے امام مالک میں جس کی نسبت امام شافعی کا قول ہے کہ اس کے نیچے
(قرآن کے علاوہ) کوئی کتاب اس سے زیادہ صحیح نہیں ہے

نیز حدیث مذکورہ ارشاد ساری صحیح بخاری للعلامة قسطلانی (جلد ۳ ص ۱۱۱) مطبوعہ دار الفکر بیروت - باب نصر

موت يوم الاثنين من سنة

عند ابن سعد من طريق الزهري عن عروة
عن عائشة أول يوم مرض أبي بكر انه اغتسل
يوم الاثنين لسبع خلون من جمادى الآخرة
وكان يومًا باردًا فحضر خمسة عشر يومًا
ومات مساء ليلة الثلاثاء لثمان
بقيين من جمادى الآخرة سنة
ثلاث عشرة -

یعنی ابن سعد نے زہری کے طریق اور عروہ
و عائشہ کے سے روایت کی ہے کہ اول
ابتداء مرض ابوبکرؓ رجاءدی الثانی و دو شنبہ
کے دن تھانے سے پیدا ہوا اور وہ دن سرد
تھا پس چند روزہ دن بخار آیا اور بائیس
جمادی الثانی سب کی شام شب
سے شنبہ میں انتقال فرمایا۔

جسکے معنی یہ ہوتے کہ ۲۲ جمادی الثانی سب کو دو شنبہ تھا جسکی شام کو بعد مغرب شب شنبہ میں وفات حضرت ابوبکرؓ ہوئی
جبکہ ۲۳ جمادی الثانی کو دو شنبہ تھا اور جمادی الثانی سب کو شنبہ جس کی آنے والی
شب چار شنبہ میں رحلت واقع ہونا روایت مذکورہ سے برآمد ہوا جسکا حساب صاحب روضۃ المناظر نے ٹھیک لگایا ہے۔
چنانچہ روضۃ المناظر ابن شمیم حلبی رضی اللہ عنہما کے تاریخ کاف کے گیارہویں جلد کے حاشیہ پر ہے (مطبوعہ مصر ۱۲۸۵ھ) جسکے صفحہ ۱۵۱ پر
وتوفي ابوبكر ليلة الاربع لثمان بقين
من جمادى الآخرة سنة ثلاث عشرة -
ابوبکر کی وفات شب چار شنبہ ۲۲ جمادی الثانی
جبکہ اس مہینے کی آٹھ راتیں باقی تھیں واقع ہوئی
پس روایت مذکورہ ۲۲ جمادی الثانی یوم دو شنبہ کی خود حضرت عائشہ کے بیان سے باطل ہو گئی اور ابن حجر کی روایت
سے ۲۳ جمادی الثانی کو جمعہ کے دن رحلت ابوبکرؓ ہے جس سے ۲۲ جمادی الثانی کو دو شنبہ ۲۳ اور آنے والی شب جمعہ میں انتقال
ہونا پایا جاتا ہے جیسا کہ قبل اسکے ہم لکھ آئے ہیں۔ اور دیکھو نقشہ (دوم)۔

جیسے ابن سعد نے محمد بن عمر سے انھوں نے محمد بن عبد اللہ ابن ابی الزہری سے انھوں نے زہری سے انھوں نے عروہ
اور عائشہ کی سند سے کل مدت خلافت حضرت ابوبکرؓ کی دو سال تین مہینے دس راتوں کی روایت کی ہے دیکھو صفحہ ۱۵۱
ابن سعد نے انھیں اسناد کے ساتھ بارہ ربیع الاول وفات النبی کی روایت کی ہے دیکھو صفحہ ۱۳۵

۱۔ ابن سعد کی روایت اسی ۲۸ صفر (چار شنبہ) کے ساتھ ہے جس سے ۱۱ ربیع الاول دو شنبہ ہوتا ہے۔
اس تاریخ پر رسول اللہؐ کے ۶۳ سال عمر کے اور بیس سال تبلیغ کے اور دس برس مدینہ منورہ میں ٹھہرنے کے ہوتے ہیں
اسی تاریخ پر ۶۳ سال عمر کے صحیح بخاری جلد ۳ باب وفات النبی کی یہ روایت ہے جو ابن شہاب زہری و عروہ و عائشہ سے مروی ہے۔

۲۔ عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہما حضرت زبیر کے بیٹے حضرت ابوبکر صدیقؓ کے فوت سے حضرت عائشہ کے آخری تربیت میں بچے تھے سیرت اور غزوات میں
کثرت سے انکی روایتیں ہیں زہبی نے تذکرۃ الحفاظ میں انکے متعلق لکھا ہے کان عالمًا بالسيرۃ صاحب کشف الظنون نے منادی کے بیان میں لکھا ہے
کہ بعض کی رائے ہے کہ منادی کی پہلی کتاب انھیں نے مدینہ کی - (منقول از سیرت النبی شبلی)۔

التوفی ۲۵ھ

قال البخاری حدثنا عبد الله بن يوسف
حدثنا الليث عن عقيل عن ابن شهاب
عن عروة بن الزبير عن عائشة ان رسول الله
صلعم توفي هو ابن ثلاث وستين قال
ابن شهاب واخبرني سعيد بن
المسيب مثله -

بخاری کہتے ہیں کہ حدیث بیان کی ہم سے عبد اللہ
بن یوسف کہ حدیث بیان کی ہم سے لیث نے
عقیل سے اسے ابن شہاب زہری سے اسے عروہ بن
زہری سے اسے عائشہ سے کہ رسول اللہ صلی علیہ وسلم ۶۳ سال
کی عمر میں فوت ہوئے اور کہا ابن شہاب زہری نے کہ
خزرجی ہم کو سعید بن مسیب نے مثل اس کے

روایت مذکورہ کی تائید میں انجین اسناد نبی زہری کے طریق اور عروہ و عائشہ کی سند سے یہ صحیح حدیثیں
صحیح ترمذی جلد ثانی باب وفات و عمر رسول اللہ سے نقل کی جاتی ہیں -

قال الترمذی حدثنا العباس
الغضیری والحسين بن مهدي البصري
قالا ثنا عبد الرزاق عن ابن جريج قال
اخبرت عن ابن شهاب الزهري عن عروة
عن عائشة وقال الحسين بن مهدي
في حديث ابن جريج عن الزهري عن
عروة عن عائشة ان النبي صلعم مات
وهو ابن ثلاث وستين هذا حديث حسن
صحيح وقد رواه ابن اخي الزهري ومحمد
بن عبد الله عن الزهري عن عروة
عن عائشة مثله -

ترمذی کہتے ہیں کہ حدیث بیان کی ہم سے عباس غزیری
اور حسین بن مہدی بصری نے کہا دونوں نے کہ حدیث
بیان کی ہم سے عبد الرزاق نے ابن جریج سے کہا
اُس نے مجھے ابن شہاب زہری سے خبر ملی ہے اُس نے
روایت کی عروہ سے اُس نے عائشہ سے اور کہ حسین
بن مہدی نے اپنی حدیث میں یہ روایت ابن جریج سے
اُس نے زہری سے اُس نے عروہ سے اُسے عائشہ سے
کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہوئے کہ وہ ۶۳ سال
کے تھے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور روایت کیا اسکو
زہری کے بھتیجے محمد بن عبد اللہ نے زہری سے اُسے
عروہ سے اُس نے عائشہ سے مثل اسکے

اس حدیث کی اسناد سے اوپر والی مثل روایات مدت خلافت حضرت ابو بکر والی اور ۶۳ سال رسول اللہ کے عمر کی اور
بارہ ربیع الاول کے وفات کی حسن صحیح ثابت ہو گئیں جس میں مدت خلافت اول دو سال تین مہینے دس راتوں کی گیا و ربیع الاول
۱۱ھ کے شام بارہویں ربیع الاول کی شب سے متحقق ہوتی ہے جبکہ مراجعت سے یکم ربیع الاول کو جمعہ اور ۲۹ صفر کو
(پنجشنبہ) اور جبکہ پلٹتے ہوئے راستہ میں ۸ اردیجہ یوم غدیر خم کو (پنجشنبہ) شتر دن پر اور ۹ ذی الحجہ عرفہ کو (سہشنبہ)
۷۹ دنوں پر واقع ہوتا ہے جب اس میں گیارہ دن ربیع الاول کے ملائے جائیں تو ۹۰ دن کی مدت ہوتی ہے اور اگر شتر دن میں
(جمعہ) ۸ ذی الحجہ یوم غدیر سے ۲۹ صفر پنجشنبہ تک ہیں گیارہ شبانہ روز ربیع الاول کے ملائے جائیں تو اکیاسی شبانہ روز کی
مدت ہوتی ہے اسی مدت کو حافظ ابن جریج نے آیہ الیوم اکملت لکم دینکم کے نازل ہونے کے بعد رسول اللہ کے زندہ
رہنے کی روایت وارد کی ہے پس گیارہ ربیع الاول ۱۱ھ یوم دو شنبہ کو وفات النبی ۶۳ سال عمر کے دس سال مدینہ

میں قیام کے اور دس سال مکہ میں تاریخ نزول وحی سے جملہ پیش سال تبلیغ کے اور ۱۳ دن مکہ میں قیام کے اور کیا کسی دن آپ اکمال دین کے نازل ہونے کے بعد سے پورے پورے آگے پس صحیح بخاری کی نقل روایتیں عرفہ جمعہ الی جو شکر بھی تھیں وہ روز روشن کی طرح کئی روز کے فاصلہ سے غلط ہو کر باطل اور دروغ ہو گئیں ابوسعید خدریؓ اور بلال بن رباحؓ بیان ۱۸ از کچھ پیش منہ والا صحیح ترین روایت سے ثابت متحقق ہو گیا۔

قبس اسکے اتقان سیوطی سے حافظ ابن مردودہ کی تخریج حدیث ابوسعید خدریؓ والہ ہریرہ کے سند والی جسکو علامہ نے عرفہ جمعہ کے روایت کے وجہ سے لایا تھا وہ بالکل صحیح ہو گئی نیز دوسری حدیث تفسیر درمنثور سیوطی جلد ثانی کے صفحہ ۱۸ کی حافظ ابن مردودہ اور حافظ ابن عساکر کی تخریج ابوسعید خدریؓ کے سند سے اور حافظ خطیب بغدادی اور ابن مردودہ اور ابن عساکر کی ابوہریرہ کی سند والی قطعاً صحیح ثابت ہو گئی جو تین حفاظ حدیث اور دو صحابہ سے مروی ہے اور جو آیہ تبلیغ ریا ایتھا الرسول بلغم ما انزل الیک من ربک وان لم تفعل فلما بلغت رسالتہ والله یعصمک من الناس کے نازل ہونے کے بعد کیا کسی یوم کی مدت سے مطابقت کرتی ہے۔ وہ یہ ہے :-

عن ابی سعید الخدری قال لعاصب	ابوسعید خدری سے مروی ہے کہ جب رسول خداؐ
رسول الله صلى الله عليه وسلم علياً	نے جناب علی علیہ السلام کو غدیر خم میں نصب کیا
يوم غدیر خم فنادی له بالولاية هبط	اور علی علیہ السلام کے ولایت کی ندا کی تو جبرئیل
جبرئیل عليه هبط الآية اليوم املكتم	علیہ السلام آیت اليوم املكتم لکم ویکم لیکرناؤں ہوے
لکم دینکم عن ابی هريرة قال لما كان يوم	اور یہی (مضمون) ابوہریرہ سے مروی ہے کہ جب یوم
غدیر خم وهو يوم ثمانی عشر من ذی الحجة	غدیر خم اور وہ اٹھارہ ٹھہرین ذی الحجہ تھی رسول خداؐ نے فرمایا
قال النبي صلى الله عليه وسلم من كنت	جس کا میں مولا ہوں اس کا علی مولا ہے تو خداوند عالم
مولا فاعلم مولا فانزل الله اليوم املكتم لکم دینکم	نے آیت اليوم املكتم لکم ویکم نازل فرمایا۔

اسی ۱۸ از کچھ کے بعد رسول خداؐ کیا کسی دن زندہ رہے جو گیارہ ربیع الاول (دوشنبہ) کو آخر دن پر رحلت ہے پس وفات پاتے ہی جناب علی علیہ السلام حضرت کے قائم مقام ہو گئے اور جو مثل جناب یوشع بن نون قائم مقام حضرت موسیٰ کے تھے سال زندہ رہے اسی بارے میں صحیح ترمذی باب ماجاء فی الخلافة میں ہے۔

عن سفينة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم	سفینہ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہؐ نے کہ خلافت
الخلافة في امتي ثلاثون سنة ثم ملك بعد ذلك الخ	میری امت میں ۳۰ سال تک میری جگہ لے لے گا

اسی حدیث کی تائید باب ماجاء فی الخلافة کیون بعدی اثنا عشر امیراً۔ یعنی باب خلفاء کے بیان میں کہ میرے بعد ۱۲ امیر یا سردار یا خلفاء ہوں گے۔ ہوتی ہے۔

اور صحیح بخاری مطبوعہ بیروت ص ۵۹ میں جابر بن سمرة	کہا جابر بن سمرة نے کہ میں نے رسول خداؐ سے کہ میرے
مروی ہے قال سمعت النبي يقول اثنا عشر	بعد اللہ ۱۲ امیر ہونگے لہذا اسکے کوئی کلمہ فرمایا کہ میں نے

نہیں سنا پس میرے باپ نے کہا کہ حضرت نے فرمایا وہ سب
لارہ امیر ترشیش سے ہو گئے۔

قال كلهم من قريش -

اصح مسلم جلد دوم ص ۱۱۹ مطبوعہ دہلی میں اثنا عشر خلیفہ ہے۔

اور کتاب مودۃ القریٰ میں علیؑ کے ساتھ میں ہے کہ جابر بن عمرؓ سے منقول ہے کہ میں سمجھا ہوں آپؐ کی خدمت میں جناب رسول اللہؐ کے حضور تھا سمعت یقول بعد انما غلب علیہ پس سارحہ حضرتؐ فرمایا کہ بعد میرے یہ جو غلبہ ہو گئے بعد اس کے کہ باوجود ان غلبہ میں نے اپنے آپ کو چھپا کر یہ صورت غشی کیا فرمایا میرے بایں کہا قال کلید من بنی حاتم یعنی فرمایا حضرتؐ وہ بایں چھپنا میرے بنی حاتم سے ہو گئے اور نیا بیچ الشوقہ ص ۴۴ مطبوعہ استنبول طبع انترنٹ کے بعد میں ہے۔

وَعَنْ عُبَايَةَ بْنِ رِجْلٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

صلواتنا علیہم اجمعین وعلیٰ سید الوصیاء

وَالْأَوْصِيَاءُ بَعْدِي أَتْلُوهُمْ

۴۱

پس تیس سال خلافت سے جناب میر علیہ السلام کا زندہ رہنا ہے عام اس سے کہ خلافت ظاہری کسی وقت ہو حضرت کے حقیقی خلیفہ بن جو عین اکیاسی دین روز رسول خدا کے وفات پاتے ہی ہو گئے علاوہ اسکے اسی مدت تسی سالہ کے بعد بقول ترمذی پھر بادشاہت ہے یہ جنگی بادشاہت ہوئی وہ بھی قریش سے بن لیکن بنی اشتم نہیں بن جو قریش سے منتخب ہو کر آل ابراہیم میں رسالت اور امامت آئی۔ دیکھو حدیث طے تالیخ صغیر بخاری نیز جناب علی علیہ السلام یسوب قریش اور یسوب المسلمین اور یسوب المؤمنین اور یسوب آل المؤمنین اور امام متقین بن جو رسول خدا کے شریک فی الامر بن یہ وہی امر ہے جو کہ واشترکہ فی امری دآیہ اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منہ ہے۔

اب تیس سال کی خلافت جناب میر علیہ السلام کی تائید اس روایت سے ہوتی ہے چنانچہ تاریخ فہرست جلد ۱
صفحہ ۳۱۲ واقعہ ہجرت کے سفر میں پہلے ہی منزل پر واقع ہوا۔ دیکھو تاریخ فہرست جلد اول مطبوعہ مصر ۱۳۲۵ھ

وروی ابوحنسوی فی ربیع الاواریع
علامہ زکحشری اصحاب فیسر کثان ربیع الاواریع

ہند بنت الحکم نزل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں ہند بنت ہون سے روایت کرتے ہیں کہ جب مولانا

علیہ وسلم غیبیہ خالقہ ام معبد فقام
صلو میری خدام معبد کے غیبیہ میں اترے تو حضرت کچھ

من رقدتہ فدعایاء فغسل یدایہ خواب کرنے کے بعد بیدار ہوئے اور پانی غلبہ کے

ثم قد دعوتك اور كفلى كى اور گوشه خيمه كى طرف بولنا

الحیمة فاصبرنا وای کا عظم و حقیقہ

و حاءت ثم کا عظم ما مکون

ملک ارجع الطالب مولوی عبید اللہ لعل، رشتہ میں ہے۔ شایع الحودہ "للامام سیلوان البلقی القندوزی"۔

فی لون الورس ووالخذ العنبر و
 طعم الشهد ما اکل منها حبات
 الا شبع ولا ظمان الا روى ولا مقيم
 الا برى ولا اکل من ورقها
 بعیر ولا شاة الا دت لبنها فکنا
 فمیهما المبارکة وینابنا من
 البوادی من یستشفى بها ویتزود
 منها حتی اصبحنا ذات یوم
 وقد ستا قطن شرها وصغر
 ورقها فقرعنا فما راعنا
 الا نسی رسول الله صلی الله علیه
 وسلم ثم انما بعد ثلاثین سنة
 اصبحنا ذات شوك من اسفلها
 ای اعلاها وستا قطن شرها
 وذهبت نضرها فما شعرنا
 الا بقتل امیر المومنین علی رضی الله
 عنه فما اثمرت بعد ذلك وکنا ننفع
 بورقها ثم اصبحنا واذابها قد نبع
 من ساقها مریبط وقد ذبل ورقها
 فلینا نحن فرعون همهمون اذ اننا ناخبر
 مقتل الحسین بن علی وبعثت الشجرة علی ثودک

درخت ہو گیا اور نہایت بڑے بڑے چل اوس میں گئے
 جو دروں کے رنگ کے تھے اور میں عرب میں مشہور
 گھاس ہوئی ہے اور کچھ ارگنے کے کام آتی ہے اور
 عین کی خوشبو آتی تھی اور اوس کا فطر مثل شہد کے ہوتا
 تھا جسے بھوکھا کھا لیتا تو سیر ہو جاتا تھا اور پیاسا
 سیراب ہو جاتا اور بیمار شفا پا جاتا اور اگر اونٹ یا
 بکری اوس کی پتی کھا لیتی تو اون کے دو وچ کثرت سے
 ہوتا ہم لوگ اوس کو مبارک کہتے تھے اطراف و جواب
 سے لوگ آتے اور اوس سے شفا پاتے اور تبرک کچھ کر لے
 جاتے ایک روز صبح کو مبارک کو کیا دیکھتے ہیں کہ اوس کے
 پھول گرنے لگے اس حالت سے ہم لوگوں کو بڑا غور
 ہوا کہ اتنے میں خبر حلت جناب رسول خدا معلوم ہوئی
 اس کے تیس برس بعد کیا دیکھتے ہیں کہ جڑ سے ڈال ہک
 اور سین کاٹے لگ گئے ہیں اور چیل سب گر گئے ہیں اور
 اوس کی تازگی جاتی رہی اتنے میں خبر شہادت امیر المومنین
 علی آئی پھر اوس کے بعد اوس درخت نے چیل نہیں دیا
 بلکہ صرف اوس کے پتوں سے ہم لوگ فائدہ اٹھاتے
 تھے۔ پھر اوس دنوں بعد کیا دیکھا کہ اوس درخت کے
 سامنے خون تازہ جوش مار رہا ہے اور کل پتے اوس کے
 خشک ہو گئے ہیں اس اثنا میں حضرت امام حسین علیہ
 السلام کی شہادت کی خبر ملی بعد اسکے وہ درخت بالکل خشک ہو گیا

ہدایۃ السعد الشہاب الدین دولت آبادی کے ہدایہ ثانیہ کے جلوہ ثانیہ میں ہے۔ خلافت و وزارت امام کبیر
 شامیت است۔ اول امام علی کرم اللہ وجہہ ودر خلافت او حدیث خلافتی تلاوون سنہ واور است دوم امام شاہ حسین علیہ السلام
 ابنی سید سید بن اسلمین سوم امام شاہ حسین علیہ السلام قال صلعم ہذا ابنی سید سید قتله الباطن شاہ
 حسین علیہ السلام بعد حسین ابن علی کا نام بنیہ تسعة آئمہ آخر ہم القائم وقال جابر بن عبد اللہ الانصاری دخلت علی
 قائمہ بیت رسول اللہ صلعم و میں یدیرہ الراح و فیہا اسماء آئمہ من ولد ہا فعدت احد عشر اسما آخر ہم القائم
 (منقول از حیزہ علامہ سبحان علی خان حاشہ ص ۲۸ بذکر آیت انما دلکم اللہ مطبوعہ نوکشمور ۱۳۴۹ھ)

نمبر ۱۰ تاریخ یعقوبی احمد بن ابی یعقوب بن جعفر بن ہب بن واضح الکاتب البغلی المصنف
 یہ تاریخ یعقوبی مطبوعہ سرورپ لیدن ۱۸۳۷ء کی کل دو جلدیں ہیں دوسری جلد ۱۲۵۰ پر ختم ہے اسلئے ہکا
 سنہ وفات ۱۲۵۰ تصور کیا جاتا ہے جس طرح تاریخ ابن جریر طبری ۱۲۵۰ پر ختم ہے جبکہ سنہ وفات ۱۲۵۰ ہے۔
 کتاب مذکورہ کی جلد ثانی آخر ص ۱۲۴ میں ہے۔

وقد قبل انہ اخرا ما نزل علیہ للیوم املت
 لکم دینکم واتقوا علیکم نفسکم ورضیت لکم الاسلام
 دینا وھو الوایۃ الصحیحۃ الثابتۃ الصحیحۃ وکان
 نزلھا فی امیاء المومنین علی بن ابیطالب
 صلوات اللہ علیہ بعد یرحمہ۔
 اور تحقیق کہا گیا ہے کہ بروایت صحیحہ ثابتہ صریحہ رسول اللہ
 پر جو آیت سب سے آخر میں نازل ہوئی وہ الیوم املت
 لکم دینکم فاتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا
 ہے اندیشہ آیت غدیر خم میں درباب امیر المومنین علی بن
 ابیطالب صلوات اللہ علیہ نازل ہوئی۔

(یوم غدیر خم) یہ اٹھارہویں ذیحجہ ابو ہریرہ کے حدیث سے نہایت مشہور تاریخ ہے اسی تاریخ سے حضرت صلعم کے آخر عمر
 کا حساب یعنی کیا اسی یوم کی مدت کا اصحاب حدیث نے بیان کیا ہے۔

سیرت شبلی ص ۱۲۲ خطبہ حجة الوداع میں ہے۔

”لیر للعربی فضل علی العجی لا للعجی فضل
 علی العربی کلکم ابناء آدم وادم من التراب۔“
 عربی کو عربی پر اور عجمی کو عربی پر کوئی فضیلت نہیں
 تم سب آدم کی اولاد ہو اور آدم خاک سے بنے تھے۔

زیر حاشیہ نمبر ایک مرقوم ہے : یہ فقرہ حدیث و سیر کے کتابوں میں مجھے نہیں ملا ترمذی آخر کتاب الناقب اور ابوداؤد
 باب التفاضل بحساب میں اس کے ہم معنی مفہوم مذکور ہے۔

لیکن اس روایت میں حجة الوداع کا نام نہیں ہے، البتہ

مؤرخ یعقوبی نے جو تیسری صدی ہجری میں تھا، یہ فقرہ خطبہ حجة الوداع میں نقل کیا ہے، ص ۱۲۴ طبع یورپ ۱۸۳۷ء

۱۔ الفاروقی شبلی میں ہے۔ ۲۔ احمد بن یعقوب بن واضح کاتب عباسی یہ تیسری صدی کا مورخ ہے اسکی کتاب خود شہادت دیتی ہے کہ وہ بڑے پایہ کا مصنف
 ہے جو کرا سکو دولت عباسیہ کے دربارت تعلق تھا اسلئے تاریخ کا اچھا سراہہ ہم ہونا سکا ہے اسکی کتاب جو آج تاریخ یعقوبی کے نام سے مشہور
 ہے وہ پمین بقلم لیدن ۱۸۳۷ء چھپ گئی ہے۔ (الامون شبلی مطبوعہ انگریس پریس دہلی کے ص ۱۲۴)
 الامون الرشید کے زمانہ سے نہایت قریب تر تاریخ جو دستیاب ہو سکتی ہے ابن واضح عباسی کی تاریخ ہے یہ مصنف الامون کے زمانہ کے نہایت
 اہل انکسار کے زمانہ کی روایت کرتا ہے جو خود الامون کے عہد میں موجود تھے۔ ص ۱۲۴ میں کا قتل ۲۵ محرم ۱۲۵۰ میں ہوا الامون الرشید کی مستقل
 خلافت اس تاریخ سے شروع ہوتی ہے۔ ابن واضح کاتب عباسی جو الامون الرشید سے قریب تر زمانہ میں تھا اسے اپنی تاریخ میں الامون کی خلافت مستقل
 کا ہی حساب کیا ہے حاشیہ ص ۱۲۴۔

نمبر ۱۱ جامع صحیح مسلم بن الحجاج النیسابوری المتوفی ۲۶۱ھ

جامع صحیح مسلم بھی مثل جامع صحیح بخاری کے تاریخ سفر حجۃ الوداع کی ۲۵ ذیقعدہ کی روایت وارد کی ہے یہ ذیل کی روایت
 وہی روایت ہے جو نمبر ۹۵ صحیح بخاری میں نقل ہے جس میں صرف ایک راوی مالک کے بجائے سلیمان ابن بلال ہے باقی
 کل رواۃ دونوں حدیث میں وہی ہیں۔

چنانچہ دونوں حدیث صحیح مسلم مطبوعہ انصاری دہلی سن ۱۳۸۷ھ کے جلد اول صفحہ ۳۵ کی یہ ہے۔

حدیث شعیب بن عبد اللہ بن مسلم بن قعنب	کہا حدیث کی ہم سے عبد اللہ بن مسلم بن قعنب نے
حدیث سلیمان بن بلال عن عیسیٰ بن سعید	کہا حدیث کی ہے سلیمان بن بلال نے عیسیٰ بن سعید سے
عن عمرہ قالت سمعت عائشة تقول خرجنا	اوسنے عمرہ سے کہا اوسنے سنا میں نے حضرت عائشہ سے
مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فبين من ذى القعدة	کہ نکلتے ہم لوگ ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جبکہ ماہ ذیقعدہ
فقال عیسیٰ فذكرت هذا	کی پانچ راتیں باقی تھیں یعنی ۲۵ ذیقعدہ حتیٰ کہ گئی
الحديث للقاسم بن محمد	ابن سعید مذکورہ نے پس ذکر کیا ہے اسی حدیث کو
	قاسم بن محمد کے واسطے سے۔

اور تاریخ ابن کثیر ہدایۃ والنهاية (باب خروجہ علیہ السلام من المدینۃ بحجۃ الوداع) میں ہے۔

وقد رواه مسلم والنسائی جميعا عن	اور روایت کی ہے مسلم اور نسائی نے قتیبہ سے اوسنے
قتيبة عن حماد بن زيد عن ايوب عن ابي	حماد بن زید سے اوسنے ایوب سے اوسنے ابی قتیبہ سے اوسنے
قلاية عن ابن انس رسول الله صلى	انس (من مالک) سے تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میں نماز فجر
الظهر بالمدينة اربعاء العشر من	چار رکعت اور نماز عصر کی ذوالحلیفہ میں دو رکعت ادا
الخليفة ركنين	فرمائی۔

ہر دو حدیث مذکورہ سے حضرت مسلم کا سفر حجۃ الوداع فرمانا ۲۵ ذیقعدہ کو بعد نماز ظہر کے جو ذوالحلیفہ میں دو رکعت تہ
 سے بدل گئی واقع ہوا جس سے ۲۵ ذیقعدہ کو جمعہ کاروزنہ میں تھا اور یہ امر ثابت ہو چکا ہے کہ جو دن اس ۲۵ ذیقعدہ کو واقع ہو گا
 وہی ۹ ذیقعدہ سنہ ۱۲ھ عرفہ کے روز اور ۲۲ ربيع الاول کو اور چھ مہینہ پڑھیں پڑھیں ۱۰ ذیقعدہ کو واقع ہو گا اور یہ بھی متحقق ہو چکا ہے کہ جو دن
 ۱۰ ذیقعدہ غدر خرم میں ہو گا وہی دن ۲۲ و ۲۹ صفر کو اور جو ۲۲ و ۲۹ صفر کو پڑیگا وہی دو سال تین مہینے دس دن مدت خلافت
 حضرت ابو بکر کے تاریخ وفات ۲۲ جمادی الثانی سنہ ۱۳ھ میں اور جو یکم ربيع الاول سنہ ۱۳ھ میں ہو گا وہی دن ۲۳ جمادی الثانی سنہ
 اول تاریخ خلافت حضرت عمر میں واقع ہو گا۔

(دیکھو نقشہ حشری نمبر ایک) کا پہلا خانہ جسکا تائیدی نقشہ (اول) اور دوسرے خانہ کا تائیدی نقشہ (دوم) صفحہ ۱۹

کتاب ہذا۔

المنزل

چونکہ ۲۵ ذیقعدہ کو اس حدیث کا ذکر ہے میں نہیں بتا سکتا کہ اس حدیث کے دن پر ۹ ذی الحجہ عرفہ کا روز تھقی ہوگا وہی دن ۲۵ ذیقعدہ میں پڑ گیا اور صحیح بخاری کی حدیث میں ۹ ذی الحجہ عرفہ کے روز جمعہ اور دوسری حدیث جو باب تفسیر سورة المائدہ میں ہے اس میں یوم جمعہ مشکوک کہا گیا ہے

یہی روایت صحیح مسلم میں بھی ہے جو صحیح مسلم جلد دوم ص ۱۹۷ سے نقل کی جاتی ہے۔

(حدیث اصل)

کہا حدیث کی جیسے ابو حنیفہ زہیر بن حرب درمحد
بن شعیب نے کہا وہ دونوں نے حدیث کی ہے عبد الرحمن ابن
مہدی نے کہا حدیث کی ہے سفیان نے قیس بن مسلم
سے اسنے طارق بن شہاب سے وہ کہتے ہیں کہ یہ دونوں
نے کہا عمر سے کہ تم پڑھتے ہو ایک ایسی آیت کہ قرآن میں کہ
اگر وہ ہم میں نازل ہوتی تو ہم اس دن کو عید قرار دیتے
پس کہا حضرت عمر نے کہ میں ضرور جانتا ہوں کہ جس
جنت سے نازل ہوئی ہے اور جس دن میں نازل ہوئی
ہے اور کہاں تھے رسول اللہ جب نازل ہوئی ہے
اُتری ہے کہ وہ آیت عرفہ میں اور رسول اللہ کرم
ہوئے تھے عرفہ میں کہا سفیان نے شک ہے مجھے کہ
آیا وہ جمعہ کا دن تھا یا نہ تھا اور وہ آیت الیوم اکملت

حدیث ابو حنیفہ زہیر بن حرب
و محمد بن المثنی قال لا نعبد الرحمن
ابن مہدی ثنا سفیان عن طارق بن شهاب
ان اليهود قالوا لکم تقرؤن آية
لو انزلت فینا لاتخذنا ذلك اليوم
عيدا فقال عمر ان لا علم حیث انزلت
واي يوم انزلت و این رسول الله
صلی اللہ علیہ وسلم حیث انزلت بعرفة
و رسول الله صلعم واقف
بعرفة قال سفیان اشک کان
يوم الجمعة امر لا یعنی اليوم
اکملت لکم دینکم الآية

لکم دینکم ہے

یہ حدیث جس میں سفیان نے یوم جمعہ ہونے میں شک کیا تو صحیح مسلم میں دوسری روایت جو شک کے قصے پاک
تھی وہ یوم پنجشنبہ سے بدل گئی جسکو صحیح مسلم مذکورہ کے ص ۳۲ سے نقل کیا جاتا ہے۔

(حدیث دوم)

قال مسلم حدثنا ابو بکر بن ابی
کہا مسلم نے حدیث بیان کی ہم سے ابو بکر بن ابی

سہ زہیر بن حرب کی مخرج حدیث ثقلین زید بن ارقم کے سند کی خود مسلم نے روایت کی ہے جو اس کے آگے۔ لے محمد بن شعیب کی مخرج حدیث ثقلین آگے فصلاً
نسائی میں لے گی جس میں حدیث غدیر خم بھی ہے۔ اور قال النسائی انبا نا محمد بن المثنی قال حدثنا محمد قال حدثنا شعبة عن ابی اسحاق قال سمعت
سید بن وہب قال قام قمیۃ من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم فشهدوا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من کنت مولاه فلی مولاه (یہ حدیث
قصص کی نمبر ۸۶ کی ہے)۔ کہ نسائی نے خبر دی ہو کہ محمد بن مثنی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبة نے ابی اسحاق
سے کہا اسنے سنا میں نے سید بن وہب سے کہا اس نے کہ کمرے ہوئے یا پچھ صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور گواہی دی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ جس کا میں مولا ہوں اس کا علی مولا ہے۔ لے ابو بکر بن ابی شیبہ جو شیخ جامع صحیح مسلم میں وہ حدیث غدیر اور حدیث سفینہ اور باب طہر کے راوی
ہندہ آخر الذکر حدیث میں بھی حجتہ الوداع عرفہ اور یوم تحفہ غدیر خم میں وارد ہیں چنانچہ کنز العمال مشہور حیدر آباد و مسند جلد ۳ ص ۳۹ میں بھی مذکور ہے

ائیمہ حاشیہ مسئلہ ۱۲ (مسند ابیہ ابن عازب کثانہ) وکیل مدعیہ فی سفر فرستنا بقدر رقم تنودی الصلوة باسنتہ دیکھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تحت الشجرۃ فصلی الخیر فقال استمعوا لکون اقلی بکل مومن قالوا لی فاخذ بید علی فقال من كنت مولاه فعلي مولاه اللہم دال من والاود عاود من عاودہ فلقیہ لم بعدہ ذک فقال جئناک یا ابن ابیطالب آمحت وامیت مولی بکل مومن ومومتہ (دش) ابن ابی شیبہ فی المصنف بہا من عازب سے مروی کہ ہم لوگ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھے جب غدیر خم میں وارد ہوئے تو منادی نے ندا دی کہ الصلوة جامعہ اور پیغمبر صاحب کے لئے وقت کے ختم زمین صاف کی گئی پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد نماز قمر علی بن ابیطالب کا ہاتھ پکڑ کر لوگوں سے ارشاد کیا کیا تم نہیں جانتے کہ میں ولی ہوں بکر بن کاسب نے عرض کیا بیشک آپ ولی ہر مومن کے ہیں تب آپ نے ارشاد کیا جسکا کہ میں مولا ہوں علی بھی اور مسکا مولیٰ ہے اسی درست رکھاد مسکود علی کو دوست رکھے اور دشمن رکھا دمسکود علی کو دشمن رکھیا اسکے بعد حضرت عمر نے حضرت علی سے ملکر فرمایا کہ مبارک ہو تمکو اسے فرزند ابوطالب کہ آج تم ہر مومن مومنہ کے مولا ہوئے۔ تفسیری فتح العزیز شاہ عبدالعزیز دہلوی مطبوعہ مطبعہ محمدی ۱۳۶۷ھ صفحہ ۱۷۱ میں ہے۔ ابو بکر بن ابی شیبہ دال صحیح از حضرت مرتضیٰ علی کریم اللہ وجہہ اور وہ خلیفہ فی ذلہ الاماتہ کسفینہ نوح و کباب حطہ فی بنی اسرائیل یعنی ابو بکر بن ابی شیبہ نے صحیح سند کے ساتھ جناب علی مرتضیٰ علیہ السلام سے روایت کی ہے جناب علی مرتضیٰ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ ہم لوگوں کی مثال اس راست میں مثال سفینہ نوح اور مثل باب حطہ بنی اسرائیل ہے اور حافظ ابوالحسن عبدالعزیز بن الانصاری نے معالم السنۃ القویۃ میں حدیث مذکورہ واقعہ حجۃ الوداع میں وارد کیا ہے۔ ان لفظی معلوم کل ذلک فی بیۃ الوداع و نادر و مشکہ یعنی کتاب الہدیکۃ سفینہ نوح علیہ السلام میں دو گہا بھیجی و تسلیم اسی الہدیتہ کمثل باب حطہ میں دخل غفرت لہ الذنوب۔ (سواعی محرقہ لابن جریر کئی دو سیلۃ الحالی احمد بن الفضل بن محمد باقر کئی دہر والد بن کسہ و دی کجواہر فقیدین)۔

چنانچه صحیح مسلم، مع شرح نووی، مجلد ثانی، منتخب باب قدر عمره مطبوعه انصاری دہلی سنہ ۱۳۸۵ھ

انہ ولد یوم الاثنین من تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

شمس الہدیٰ بیچ الاول و یوم الوفا
ثانی عشر ضی -
در شنبہ کے دن پیدا ہوئے اور بارہ ربیع الاول (خوشہما)
کو دن چڑھے وفات فرمائی۔

جیکہ علامہ نووی بارہ ربیع الاول کو (دوشنبہ) کہتے ہیں تو ۹ ذی الحجہ عرفہ اور ۲۵ ذوقعدہ سفر حجۃ الوداع کو (دوشنبہ) ہوا جس نے ۹ ذی الحجہ اور ۲۵ ذوقعدہ کے یوم (بخشبہ) کو غلط اور باطل کر دیا۔ دیکھو سا تو ان نقشہ خستہ کی کثیر التوقع حرف ہا طبری کا پہلا خانہ۔

اور نقشہ جنتی حوت (میم) مذکورہ کے دوسرے خانہ میں ۲۸ صفر کو (چهار شنبہ) ابتدا مرض البیضا ہے۔

اور آغاز مرض چار شبہ کے دن سے جس کا ایک دن اور بارہ شبہیں ملکر کل مدت مرض النبی میرہ دن ہیں نہ کہ تیرہ یا پندرہ

اور ۲۸ صفر (چہار شنبہ) کے مراجعت سے ۹ ذی الحجہ اور ۲۵ ذیقعدہ کو (سہ شنبہ) اور ۲۸ صفر کا تیرھواں دن گیارہ
ربیع الاول (دو شنبہ) وفات النبی جو ۸ ذی الحجہ (پنج شنبہ) کا کیا سو اُن دن اور ۱۲ ربیع الاول (سہ شنبہ) یا سو اُن دن یعنی ۲۸ صفر
کا چودھواں دن ہوا۔ خلاصہ نقشہ جبری حرف (مسم) مذکورہ کے دونوں خانہ کا یہ ہوا۔

کہ پہلے خانہ کے ۹ ذی الحجہ عرفة کا بیخشبہ دراصل ۱۸ ذی الحجہ کا بیخشبہ تھا جسے ۹ اصفرا کا چار شنبہ دراصل ۲۸ صفر کا چار شنبہ
تھا کیونکہ ہر دو تاریخوں کے درمیان ۹ دن کا فاصلہ ہے۔

ایسے ہی دوسری ربیع الاول کا دو شنبہ اصل میں گیارہ ربیع الاول کا دو شنبہ تھا دوم ربیع الاول اور گیارہ ربیع الاول
میں ۹ دنوں کا فاصلہ ہے۔

عزہ ذی الحجہ دوم ربیع الاول تک ایک سو شانہ روز اور گیارہ ربیع الاول کو ۹۰ شانہ روز یعنی تین مہینے اور ۸۰ ذی الحجہ
گیارہ ربیع الاول تک ایک سو شانہ روز جس کی آٹھ والی شب ۱۲ ربیع الاول ۱۱۷۷ھ سے ۱۲ ربیع الاول ۱۱۷۸ھ تک و سال ۱۱۷۷
۱۲ جمادی الثانی تین مہینے تا ۲۲ جمادی الثانی وفات حضرت ابو بکر ^{رضی اللہ عنہ} ۱۱۷۸ھ شانہ روز ہوئے یہ مدت حضرت عائشہ کی روایت
کے سند سے ہے۔ (دیکھو حدیث صفحہ ۲۰۴)

پھر صحیح مسلم کی یہ تیسری حدیث یوم عرفہ (جمعہ) کی جو نبردوم کی روایت کے معارض ہے یہاں لکھی جاتی ہے اور جو حدیث
نمبر اول میں مشکوک ہے۔

[illegible]

کہا مسلم نے حدیث کی مجلس سے عبد بن حمید نے وہ
 کہتے ہیں کہ حدیث بیان کی ہم سے یعفر بن عون نے وہ کہتے
 ہیں کہ حدیث بیان کی ہم سے ابو حمیس نے قیس بن مسلم سے
 اسنے طارق بن شہاب سے طارق کہتے ہیں کہ آیا ایک
 آدمی یہود سے عمر کے پاس ہوا کہ امیر المومنین تمھاری
 کتاب میں ایک آیت ہے جسے تم پڑھتے ہو اگر ہم گورہ دیلوں
 پر نازل ہوئی تو ہم اسدن کو یم عید بنا لیتے عمر نے کہا
 وہ کون سی آیت ہے اس یہودی نے کہا ایسورہ
 املت لکم دینکم و امت علیکم نفی
 و رضیت لکم الاسلام دینا ہے پس کہا عمر
 نے میں ضرور جانتا ہوں اسدن کو جسدن امری ہر
 یہ آیت اور اس مکان کو جس جانتا ہوں جہان تری
 ہے یہ آیت یہ آیت امری ہے رسول اللہ پر عرفات میں
 جمعہ کے دن ۔

تینوں نبر کے حدیثوں میں قیس بن مسلم دانت ہے جو مقدوح ہے کیونکہ مرجا یعنی خوارج سے ہے۔ اور پہلی حدیث یوم جمعہ کے شکوک ہونے سے دوسری حدیث میں یوم جمعہ یوم پنجشنبہ ہے یہ بیان دیگر بدل گیا کہ آیہ اکمال دین کا نزول شب جمعہ میں ہوا۔ اور شب میں آیہ موصوفہ کا نازل ہونا قطعاً غلط ہے کیونکہ آیہ الیوم اکملت لکم دینکم آخر آیات سورہ المائد سے ہے اور سورہ المائد دن میں نازل ہوا۔

جناحہ عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری علامہ عینی رضی اللہ عنہ باب تفسیر سورۃ المائدہ ص ۵۵ مطر ۲۵ مطبوعہ مصر ۱۳۰۸ھ

ہیں۔

وقال معان حي مدنيته كلوا غنوت بالهزار اور معان نے سورہ امدہ کی تفسیر میں کہا ہے کہ سورہ ان میں مذکور

ملک یہ عبد بن حمید جو شیوخ حدیث مسلم عامہ میں ہیں جنہوں نے حدیث نقیلین کی روایت ان غلوں سے کہ ہے چنانچہ (احیاء الایات یسوی) کی حدیث نقل کمال
 ہے۔ الحدیث الثانی عبد بن حمید بن حنفی مستند عن زید بن ثابت قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتی تکبر فیکرم ما من تسکت بہ من تطلوا کتابا بعدہ عقر الابل یعنی وہ
 انہما ن فیقرقا حتی یردا علی الخوض یعنی احیاء الایات یسوی کے ساتویں حدیث میں عبد بن حمید نے زید بن ثابت سے روایت کی ہے کہ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ
 میں تم میں ایسی چیز پھوڑنا ہوں اگر تم اس سے تمسک کرو گے تو ہرگز گرانا ہوگے وہ کتاب اللہ یعنی قرآن مجید اور میری محنت اہل بیت ہیں اور یہ دونوں ایک جگہ لائے
 سے جدا نہ ہو گئے یہاں تک کہ میرے پاس خوض (کوثر) پر وارد ہوں۔ اور محمد بن حنفی ثانی قادری کے سرطاسوں میں ہے۔ و من زید بن ثابت قال قال رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم اتی تکبر فیکرم ما من تسکت بہ من تطلوا کتابا بعدہ عقر الابل یعنی وہ انہما ن فیقرقا حتی یردا علی الخوض اور چاند
 لا سند و عبد بن حمید سند حمید و لفکۃ الی تبارک فیکرم ما من تسکت بہ من تطلوا کتابا بعدہ عقر الابل یعنی حدیث۔

اور امام محمد بن اسماعیل بن ابی حنیفہ نے اپنے تفسیر معالم السنن میں یہ تفسیر آریہ موصوفہ لکھتے ہیں۔

وكانت هذه اذ بلغ النبى صلوات الله عليه وسلم وحاشا بعد هذا

سنة ثمانين سنة وثمان مائة يوم الاثنين بعد زوال الشمس

في يوم الاثنين من شهر ربيع الاول سنة احدى عشرة من الهجرة وقيل توفي يوم الثانی عشرون من ربيع الاول

دوسری ربيع الاول کی روایت کو علامہ زہری شامی نے بارہ ربيع الاول کے دو شبہ سے باطل کر دیا ہے یہی ابن شہاب زہری

جو مسلم بن حجاج صاحب صحیح کے بہت سے شیوخ حدیث میں انہوں نے بھی وفات النبی ۱۲ ربيع الاول متعدد طریقہ سے بیان کیا ہے

(دیکھو نمبر ایک) ابن شہاب زہری

نمبر ۳ ابن اسحاق ابو امام زہری کے شاگرد رشید اور امام مسلم صاحب صحیح کے شیوخ حدیث میں داخل ہیں اور جن کی سند

سے پانچ حدیثیں انہوں نے اپنے صحیح میں داخل کی ہیں۔ ۱۱۸۸ صفر (چهار شبہ) کو حضرت یار ہوتے جس کے پلٹنے سے ۸ ذی الحجہ

ہے جس ۸ ذی الحجہ (پنج شبہ) سے ۲۹ صفر (پنج شبہ) تک ستر دن (وگیا بارہ ربيع الاول تک) ۸ دن) کامل ہوتے۔ دیکھو نقشہ خبری ہون

(یہم) مسلم کا دوسرا خانہ۔

پس توبخ یعقوبی کا یہ کہنا کہ آریہ کریمہ الیوم اکملت لکم دینکم وینکما آریہ بروز غدیر خم جناب امیر المومنین علی علیہ السلام

روایت کیا ہے (ابن اسحاق بن یحییٰ)

کی شان میں نازل ہوا بالکل صحیح مطابق آگیا۔

اور علامہ سیوطی جو زہری اپنے تذکرہ خواص الامم میں آریہ الیوم اکملت لکم دینکم کے اختلاف نزول کا ذکر فرما کر

برہانے افادہ امام زہری لکھتے ہیں۔

فان رواية حبشون احتملت ان الیوم

نزلت مرتین مرة بصوفة ومرة يوم

العیدیر كما نزلت بسم الله الرحمن الرحيم

مرتبہ بروز غدیر جس طرح بسم الله الرحمن الرحيم دو مرتبہ

روایت حبشون اس بات پر محتمل ہے کہ آیت

نزلت مرتین مرة بصوفة ومرة يوم

العیدیر كما نزلت بسم الله الرحمن الرحيم

مرتبہ بروز غدیر جس طرح بسم الله الرحمن الرحيم دو مرتبہ

روایت حبشون اس بات پر محتمل ہے کہ آیت

نزلت مرتین مرة بصوفة ومرة يوم

العیدیر كما نزلت بسم الله الرحمن الرحيم

مرتبہ بروز غدیر جس طرح بسم الله الرحمن الرحيم دو مرتبہ

لے توفیق محمد بن اسحاق میزان الاعتدال فی نقد الرجال زہری مطبوعہ انور محمدی مکتبہ حسہ ثانی ۳۴۵ میں آخر مرتبہ کی عبارت ہے

ابن اسحاق ثقات ابن اسحاق شہادی وخصین واثمة وقيل بعداينة فالله يظفر لي ابن ابن اسحاق حسن الحديث قال احمد بن عبد الله بن حنبل صالح اهل بيت

والله ربه نفية بحالة فان حفظ شيئا وقد حج به الامة فاصدا علم وقد استشهد به مسلم ثمسة احاديث لابن اسحاق ذكره في صحيحه

سنة شيخ ابن جرير في سنة صواعق من اسند كره من اكثر روايتين اخذ فرماني ابن ازناجيه جناب امام حسين عليه السلام في ذكره بن كلفه من كركلي

سبط ابن الجوزي من انواته ان شيئا مضر قتله فقط نعمي فسل من سببه فقال انذاني اني سلمت ما سراج من ذراعيه وميد وحيث دمن به قطع داني

عشرة من قاتل الحسين بن علي بن ابي طالب ثم لعله وسبه بتكثيره ثم اكمله بروود من دم الحسين فاصح اثنى اتم

سنة مراة ايمان بن ابي من بوقا في سنة ۳۴۵

وفيه الامام العلامة صاحب المصنفات الجليلية كتهذيب اللغة وغيره اللغوي والنحوي الاشاعي ابو منصور محمد بن احمد بن الزهري البردي

الان زهري اتم

الطبقات امام تاج الدين سبكي بن محمد بن احمد الزهري طلبة ابو منصور الزهري + + + + + معجزة من الحسين بن ادریس و محمد بن

عبد الرحمن الاشاعي وطائفة ثم رسل الى ابي عبد الله في ابي القاسم اللغوي وابا بكر بن ابي داود + + + + + كان اماما في اللغة بصيرا با لفظه عارفا بالمذهب

عالي الاسان وخصين الورد في كثير العبادات والاراقبة - (طبقات امام سبكي)

تاریخ ہونی ایک مرتبہ تہمینہ اور دوسری مرتبہ
مذکورہ

حسب افادہ امام ازہری اور حسب تحقیق ابن واضح مورخ یثربی آیہ الیوم اکملت لکم دینکم غدر خرم میں نازل
ہوا اور ہوا ابن عازب اور ابو ہریرہ اور ابو سعید خدری کے بیان کے مطابق ۱۰ ذی الحجہ ۱۰ بخشبہ ایوم غدیر خرم میں واقع ہوا
جو ابن اسحاق اور واقعی اور ابن سعد کا تب واقعی کے بیان کے مطابق ہے۔ دیکھو نقشہ جنبری حزن ارمیم کا دوسرا خانہ اور
نیز نقشہ جنبری نمبر ایک کا دوسرا خانہ جس میں گیارہ رجب الاول (دوشنبہ) کو وفات الہی ہو گیا تھی شیون کے بعد کیا سوئی دن پر خرم
ہے جبکہ بعد حضرت ابو بکر کی خلافت دو برس تین مہینے دس راتیں ۲۲ جمادی الثانی ۳۱ھ کو یوم مغرب شب بخشبہ وفات
ابو بکر ہے جس میں ۲۳ جمادی الثانی کو (جمعہ) کا دن ہے دیکھو نقشہ (دوم) صفحہ کتاب ہذا۔

اور تیسرے مین تیسری ماہ رمضان کو ۲۳ شعبہ جسکی شب مین وفات جناب سیدہ سلام اللہ علیہا واقع ہونا عطا حدیث
کو تسلیم ہے۔ پس وہ کل روایات یوم عرفہ جمعہ یا جمعرات کی قطعاً غلط اور باطل ہو گئیں۔ کیونکہ یہی ۹ ذی الحجہ عرفہ کا جمعہ یا جمعرات
تیسری ماہ رمضان مین آتا ہے۔ دو کچھ نقشہ سیوم ۲۳ اور نقشہ حوت (۱) ص ۱۱۱ کتاب ہزار

امام ازہری نے جس روایت جہشون کا حوالہ دیکر آیہ موعودہ کا نزول دومرتبہ بیان کیا ہے یعنی ایک مرتبہ یوم عرفہ کو اور بار دیگر ۸ ذی الحجہ غدیر خم میں جس سے ہفتہ عشرہ کی مدت میں آیہ اكمال دین کا دومرتبہ نازل ہونا پایا جاتا ہے۔ اور عرفہ کے دن کا نزول یوم جمعہ یا جمعرات کے غلط ہونے سے صحیح نہ رہا۔ لیکن ۸ ذی الحجہ کی روایت جو ابو ہریرہ کی سند سے مروی ہے جس کو حافظ خلیب بغدادی اور حافظ ابن مردودہ اور حافظ ابن عساکر نے اخراج کی ہے وہ صحیح ہو گئی۔

جشنوں والی حدیث یہ ہے جس کے اجراء تک کہ خواص الامۃ اور تالیخ بدایۃ والنہایۃ حافظ ابن کثیر (یہ دونوں قلمی نسخے کتب خانہ بانکی پور شیشہ مین ہیں) سے ملا کر نقل ہی۔

رواہ ابو بکر و احمد بن ثابت الخطیب ادی
عن عبد اللہ بن علی بن محمد بن شیعہ بن علی بن عمر
الدراقطینی عن ابوبکر رضی حبشون بن مہین
ابو الخلال و احمد بن عبد اللہ بن احمد الذہبی (ابو سعد)
عن عثمان بن سعید الوطی عن منقر عن ابن شہید عن مطر
الوراق عن شمر بن شعوب عن ابی حمزہ قال لما اخذ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم من کنت موہ فظہر لہ فامر اللہ عز وجل لیومئذ لکم

باسناد مذکورہ ابو حمزہ سے
مردی ہے کہ جب پیغمبر خدا نے علی علیہ السلام کا
ہاتھ پکڑ کر ارشاد فرمایا کہ جسکے میں مولا اور
آقا ہوں اوسکا یہ علی مولا اور آقا ہے پس خدا
نے آیہ الیوم اکملت لکم دینکم
نازل فرمایا۔

یہی حدیث تفسیر درمنثور سیوطی جلد ثانی باب تفسیر سورہ المائدہ ۲۵۵ مطبوعہ مصر ۱۳۱۶ھ میں اس عبارت کے ہے۔

عن ابی ہریرۃ قال لما کان یوم غدیر
خفف و ضویم ثمانی عشر من ذی الحجۃ قال
النبی صلیم من کنت مولاه فعلی مولاه قال
یعنی ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ جب یوم غدیر خم
ہوا اور وہ اٹھارہویں ذی الحجہ تھی فرمایا رسول اللہ صلیم
نے کہ جسکے میں مولا ہوں پس اوسکے علی مولا ہے پس

اللہ الیوم اکملت لکم دینکم نازل فرمایا خدا نے الیوم اکملت لکم دینکم

یعنی کامل کیا میں نے آج کے دن تمہارے لئے تمہارا دین آج۔

روایت مذکورہ صحیح روایات سے ہے اس لئے کہ تبلیغ رسالت کی تکمیل پر آیا اکیال دین نازل ہوا اور تبلیغ رسالت کی تکمیل ۸ ذی الحجہ یوم غدیر خم میں بعد نزول آیہ تبلیغ کے واقع ہوئی۔ چنانچہ شیخ المسلمین ناضی القضاء علامہ شوکانی اپنے تفسیر فتح القدیر میں لکھتے ہیں۔

اخرج ابن ابی حاتم وابن مردويه ابن
عساکر عن ابی سعید الخدری قال نزلت هذه
الآية يا ايها الرسول بلغ ما انزل اليك من الله
رسولا لله صلى الله عليه وسلم يا ايها الرسول
بلغ ما انزل اليك من ربك -
ابن ابی حاتم اور ابن مردويه اور ابن عساکر
بنے ابو سعید خدری سے روایت کی ہے کہ آیہ یا
ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من اللہ
رسولاً للہ صلی اللہ علیہ وسلم یا ایہا الرسول
بلغ ما انزل الیک من ربک -
اور ابن مردويه نے ابن مسعود سے روایت
کی ہے کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
زمانہ میں آیہ یا ایہا الرسول بلغ ما انزل
الیک من ربک کو یوں پڑھتے تھے۔

ان علیا ولی للمؤمنین وان
لهم تفعل فما بلغت رسالته
وان الله يعصمك من الناس -
کہ یا ایہا الرسول یعنی اے رسول پہنچا دو اہل
امر کو جو ہم نے تم پر نازل کیا ہے یہ کہ علی کل مومنون
کا مولا ہے اور اگر اسکا ابلاغ نہ ہوا تو گویا تم نے خدا
کی رسالت ہذا ادا نہ کی اور خدا لوگوں کے شر سے
تھیں بچائے گا۔

آیہ یا ایہا الرسول بلغ اور آیہ الیوم اکملت لکم دینکم دونوں آخر آیات سورہ مائدہ سے ہیں اور ان
دونوں آیتوں کا نزول ۸ ذی الحجہ غدیر خم کے روز نازل ہونا یکے با دیگر سے ثابت و متحقق ہو گیا اور یہ امر بھی ثابت ہے کہ
کل سورہ مائدہ ایک ہی تاریخ میں نازل ہوا بلکہ حجۃ الوداع میں درمیان مکہ و مدینہ کے نازل ہوا جس سے بھی جو زمانہ کے ساتھ

ملفوظ (امام شوکانی) مولوی صدیق حسن خان کے ابجد العلوم میں ہے۔ محمد بن علی بن محمد اشوکا فی شفا الامام احمد علی بن ابی طالب من النظر الی
امام الائمہ و مفتی الامام بحر العلوم و شمس العلوم شہداء المجتہدین الکفایا فارسی المعانی والالفاظا فریبا معصرا و دالہ ہر شیخ الاسلام قدوة الامام علامہ الزمان
ترجمان الحدیث و القرآن علم الزمادادہ العا و قاصح المبتدعین آخر المجتہدین راس الموعودین تاج المتبحرین صاحب النصایف التی لم یسبق مثلاً -
(ال ان قال) تفسیر الکبیر المسی فتح القدیر الجامع میں فی الروایۃ والدرایۃ من تفسیر آجہ بطورہ التوفی شمس اللہ
الضیاء۔ امام محمد بن علی بن ابی شوکانی متاخرین اہل حدیث میں بہ عالم ہی ایک بے مثل جامع و ماہر جمیع فنون اصول و فروع معقول و مقول اور مجتہد
گورہ ہر ایک تصانیف کمال کی شامہ موجہ میں حکام حدیث میں انکی کئی بسوط اور تحقیقات سے پرکٹا میں ہیں مثلاً نیل الاوطار البیہل البحر و غیر وہ
انکی ایک تفسیر بسوط تفسیر بہ اصول میں ایک بے مثل کتاب ارشاد الفہرل کے ہر ان کا ایک سالہ القول المفید فی رد التکید بھی ہے + + +
مسئلہ میں پیدا ہوتے اور مسئلہ میں انتقال کیا (مقول) از کتاب الارشاد الی سبیل الرشاد فی امر التکید والاجتہاد مولفہ حافظہ حکیم ابو یحیی محمد -

قال لقرطبي هي مدنية بالاجماع
واخرج ابن جرير وابن المنذر عن قتادة
قال المائدة مدنية واخرج احمد
والنسائي وابن المنذر والحاكم
ومحمد وابن مردويه والبيهقي في سننه
عن جابر بن نفير قال حججت فدخلت
على عائشة فقالت لي يا جابر تقري
للمائدة فقلت نعم فقالت اما اني اخبر
سورة نزلت فما وجدتموها من جلال
فاستقلوه وما وجدتم من جوار غرموه
واخرج احمد والترمذي وحسنه و
الحاكم ومحمد وابن مردويه والبيهقي
في سننه عن عبد الله بن عمرو قال
اخبر سورة نزلت سورة المائدة والفتح
واخرج احمد عنه قال نزلت على رسول
الله صلى الله عليه وآله وسلم سورة المائدة
وهو راكب على راحلة فلم تستطع
ان يحمل فترك عنها قال ابن كثير
تفرد به احمد قلت وفي سنده ابن
لهيعة واخرج احمد وعبد بن حميد
وابن جرير ومحمد بن نصر في كتاب
الصلوة والطهارة وابو يعير في
الدلائل والبيهقي في شعب الایمان

عنه توفيقا جبريل بن اليسر البقعات ابن سعد عليه من ختم جبريل بن يونس ابا عبد الرحمن دكون جاليا اسلم في خلافة ابي بكر رضي الله عنه الصديق دكان فقامت
فيما هو على من الحديث واما ما نسب لولم يكن في خلافة علي بن الحسين بن موسى بن حنون

آگاہ ہوا یہاں الناس کہ تین ہوں میں مگر جس راہ
 قریب آیا چاہتا ہے رسول رب میرا یعنی (ملائک موت)
 پس اہمایت کرونگا میں اللہ میں چھوڑ جاتا ہوں تم میں
 ثقلین یعنی دو شے نفیس کو اولیٰ اور تیسرے کتاب اللہ
 ہے کہ اس میں ہدایت اللہ کو ہے پس تو تم کتاب اللہ کو
 اور تمہارے کتاب کو رہو اس کے پس قریب و قریب ہی
 حضرت نے طرف کتاب اللہ کے بعد اس کے فرمایا کہ دوسرے
 اہل بیت میرے ہیں یا درویشا ہوں تم سب کو اہل بیت اپنے
 پس میں بار بار کہتا رہا اپنے اہل بیت اطہار کی یا درویشا کی
 اچھے حصین نے از دنیا سے کہا کہ اے زید اہل بیت
 پیغمبر کون کون ہیں اور کہ کیا ازواج بھی اہل بیت سے
 ہیں کہا اہل بیت وہ ضرور ہیں۔۔۔۔۔ لیکن اہل بیت
 نبی صرف وہ لوگ ہیں جن پر صدقہ حرام ہے حصین نے کہا
 وہ کون کون صاحب ہیں زید نے کہ وہ اولاد علی راویہ
 عقیل راویہ و جعفر راویہ و عباس ہیں حصین نے کہا
 ان سب پر صدقہ حرام ہے کہا کہ ہاں۔

مسلم نے کہا کہ حدیث کی اہمیت ابو بکر بن ابی شیبہ نے کہا
 اس نے حدیث کی اہمیت محمد بن فضیل نے اور کہا مسلم نے
 حدیث کی اہمیت اسحاق بن برہان نے اور کہا کہ چکر پر
 مغل کیا ہے اور کوئی خیانت سے یہ حدیث انہیں اسناد کے
 ساتھ ہو چکی ہے بطور حدیث اسماعیل (ذکورہ) روایت
 کردہ جبریل بن ابی الفدا نے اس نے کہا کہ کتاب خدا
 جس میں ہدایت و نور ہے وہاں ہے جسے کتاب خدا کہ
 منہج الہی کہلائے اور علی کیا وہ ہدایت پا گیا اور جس نے صحیح
 خطا کی وہ گمراہ ہو گیا حدیث کی نعمت محمد بن بکر بن
 ریان نے کہا حدیث کی اہمیت صان بن ابی ابراہیم نے سعید
 بن مسروق سے اور سعید نے زید بن حیا سے اور اس نے

ابن علیہ و عفا و ذکر و معرفت الہی
 بعد الا یا اھیا الناس فانما انا بشر یوشک
 ان یاتی رسول ربی فاجیب انا قارک
 فی کمر ثقلین اولہما کذاب اللہ
 فیہ الھدی والنور عندہ و ابی کذاب
 اللہ و استمسکوا بدفعہ علی کذاب اللہ
 و رعیتہ ثم قال و اھلبیتی اذ کرک
 اللہ فی ہلبیتی ذکر کر اللہ فی ہلبیتی
 اذ کر کر اللہ فی ہلبیتی فقال لہ
 حصیان و من اھلبیتہ یا زید الیسفانی
 من اھلبیتہ قال نساؤہ من اھلبیتہ
 و لکن اھلبیتہ من حرم الصدقۃ
 بعدہ قال و من ہر قال ہر ال علی و
 ال عقیل و ال جعفر و ال عباس قال
 کل ہر ہر حرم الصدقۃ قال نعم
 حدیثنا ابو بکر بن ابی شیبہ ثنا محمد بن فضیل
 و حدیثنا اسحاق بن ابراہیم اننا جریہ
 کلاہما عن ابی حیان فیذا الا سند
 نحو حدیث اسماعیل و زاد فی حدیث جریہ
 کذاب اللہ فیہ الھدی والنور من حدیث
 بہ اخذ بہ کان علی الھدی و من خطہ
 حدیثنا محمد بن بکر بن الریان ثنا
 حسان یعنی ابن ابراہیم عن سعید و
 ہوا بن مسروق عن یزید بن حیان عن زید
 بن ارقم قال و حدیثنا علیہ فقلنا لہ
 لقد رايت خیر القلہ ما حبت موال اللہ
 صلعم و صلیت خلفہ و ما قل حدیث بخو

حدیث ابی حیان عنہ انک
 قال الا وافی تارک فیکم
 الثقلین احدہما کتاب
 اللہ ووحیل اللہ من اتبعہ
 کان علی ہدٰی ومن
 ترکہ علی ضلالۃ و فیہ
 فقلنا من اہلبیتہ نساؤک
 قال لا ایمر اللہ ان العراۃ
 تكون مع الرجل العصر
 من الذہر ثم یطلقھا فترجع
 الی ابیہا وقومہا اہلبیتہ
 املہ وعصبۃ الذین حرموا
 الصدقۃ بعدہ۔

www.kitabmart.in

زید بن ارقم سے کہا اوستہ داخل ہوتے ہیں زید بن ارقم
 کے پاس اور ہم نے اذن سے کہا کہ تم نے بڑی سعادت
 پائی کیونکہ تم نے جناب سائناب صلیبیہ کی سمیت پائی ہے
 اور ان کے پیچھے ناز پڑ رہی ہے تا آخر حدیث کا رد یہ ہیں
 ارقم نے فرمایا حضرت نے ہر شیارہ جو جائزہ میں تھا اسے
 پاس انقلین دو اگر انقدر نفسیں چیزیں چھوئے
 جاتا ہوں اس میں سے ایک تو خدا سے عزوجل کی کتاب
 ہے وہ جبل الصدق یعنی اللہ تعالیٰ کی رسی ہے جو تیار
 کر چکا وہ چار ایت کی راہ پر ہوگا ورنہ گمراہ ہوگا دوسری
 چیز میرے اہل بیت میں پھر زید بن ارقم سے پوچھا گیا
 کہ آپ کے اہل بیت کون ہیں انہیں ازواج داخل ہیں
 انہیں تو فرمایا کہ خدای تعالیٰ کی قسم ان کی عورات
 اس میں شامل نہیں ہیں (کیونکہ زوجہ ایک خاصیت
 ملک دنی سے تعلق رکھتی ہے اور جب عورت کو طلاق
 ہو جاتی ہے تو وہ اپنے والدین اور اپنے قوم میں چلی جاتی
 ہے اور کہ آنحضرت صلیبیہ کے اہل بیت ان کی اولاد نہیں
 اور وہ لوگ میں جن پر صدقہ حرام ہے۔

ادبہ والی بیٹی روایت رکھ کر لا حرم الصدقۃ ایک زید بن ارقم کی سند سے امام احمد سے بھی اخراج کی ہے جسکو جانک
 ابن کثیر نے اپنی تفسیر مطبوعہ مصر کے جلد نمبر ۱۱ میں (تفسیر آیت قل لا اسئلكم علیہ اجر الا المودة فی القربی) اسے رسول اکرم
 کہہ دے کہ میں اس (تبلیغ رسالت) کا اپنے قرابت والدین (اہل بیت) کی نسبت کے سوا تم سے کوئی صلہ نہیں مانگتا) من وعن والدین
 اور لفظ الثقلین ہے یعنی ان لام کے ساتھ ہے۔

اور مشکوٰۃ المصابیح مطبوعہ نظامی دہلی مشتمل میں ہے۔

مشہد امام احمد بن حنبل میں برابرین عازب اور

حنبر احمد بن

زید بن ارقم سے مروی ہے کہ ہم لوگ جناب رسول خدا
 کے ساتھ جب غدیر خم میں وارد ہوئے تو آنحضرت نے

حبیل بن سندہ عن

البراء بن عازب وزید

علی کا ہاتھ پکڑ کر انگوٹھ سے ارشاد کیا کہ کیا تم میں
 جانتے کہ میں مومنین کیلئے ان کے نفوس سے ارادے کرتا

بن ارقم عن رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ

سب نے کہا بیشک پھر آپ نے فرمایا کہ کیا تم نہیں
جانتے کہ عین ہرمومن کے لئے اس کے نفس سے اولی
ہمون سب نے عرض کیا کہ ہر حقیقت بار رسول اللہ
آپ ہرمومن کے لئے اس کے نفس سے اولی ہیں
تب آپ نے ارشاد کیا کہ جب کا عین مولا ہون مائی
اوسکا مولا ہے آگے دست رکھ دو سکو جو علی کو دست
رکھے اور دشمن رکھ اوسکو جو علی کو دشمن رکھے اسکے
بعد حضرت عمر نے حضرت علی سے ملکر فرمایا کہ مبارک ہو
تکو اسے قرظہ ابو طالب کہ آج تم ہرمومن اور مومنہ
کے مولا ہو گے

ختم اخذ بيد علي فقال
 الستم تعلمون اني اولى بالرحمانيين
 من انفسهم قالوا بلى قال الستم
 تعلمون اني اولى بكل مؤمن
 من نفسه قالوا بلى فقال اللهم من
 كنت مولاه فعلى مولاه اللهم وال من
 والاه و عاد من عاداه فلقية عمر بن الخطاب
 فقال له ضياء لك يا ابن ابي طالب اصيحت
 واصييت مولاه كل مؤمن ومؤمنة -

اور کتاب معارج النبوة (مولانا سمیع الدین ہروی مطبوعہ مطلع نور لاہور ۱۳۵۷ھ) رکن چہارم ص ۱۳۱ میں ہے۔
آوردہ اندک، بیشتر اصحاب تا بحدی کہ امہات
مومنین امیرالمومنین علیؑ را تنہیت بجا آوردند
کہ اوس روز اکثر اصحاب یہاں تک کہ امہات مومنین
نے حضرت علیؑ کی خدمت میں مبارکباد عرض کی۔

ابو بکر بن ابی شیبہ شیخ حدیث جامع صحیح مسلم کی مخرجہ گذشتہ حاشیہ میں غدیر خم کی حدیث ولایت نقل ہو چکی۔ اور عروہ کے روز کی حدیث ثعلبیین کو مرزا محمود بن معتمد خان نے مفتاح البخاری میں ترمذی کی مخرجہ حضرت جابر کی روایت یوم عرقہ کے خطبہ کے بعد یہ حدیث لکھی ہے۔

اخوجه ابن الشیبة والخطیب فی ملتقى
 والعشقر عن (یعنی عن جابر) بلفظ
 اف ترکتم فیکم ما لن تضلوا بعدی ان
 اعتصمتم به کتاب الله وعترتی
 اهل بیتی -
 روایت کی ہے کہ وہ ابن ابی شیبہ اور خطیب نے
 حضرت جابر سے اس نکتہ کے ساتھ کہ حضرت نے فرمایا
 جھوٹا ہوں میں تم میں اس چیز کو کہ ہر گز گمراہ نہ ہو
 بعد میرے اگر تم اس کے ساتھ منہمک ہو گے تو کتاب
 خدا ہے اور میری عترت جو میرے اہلبیت ہیں ۔

اور تفسیر حافظ ابن کثیر جلد نہم ص ۱۵۵ میں بذیل تفسیر آیہ مودت کے ہے۔

قال لقرصني حد ثنا نصر بن

ملک سیرت خلیفہ ثانی ۱۱۱۱ھ کے حاشیہ میں ہے۔ صحیح بخاری اور صحیح مسلم دیباچہ یعنی دیباچہ الدیباچہ اور ابو داؤد ابوالقاسم اخروہ و دیگر روایات میں یہ خطبہ حضرت ابن عباس حضرت ابن عمر حضرت ابوالقاسم باہلی حضرت جابر حضرت ابو بکر بن عبد ربیع و سہیل بنی رومیوں سے مذکور ہے ان روایتوں میں بعض باتیں مشترک ہیں مثلاً ان دنوں مکہ حرام علیکم گوشت اچھا اور بعض باتیں الگ ہیں۔ معافی دیر کی کتابوں میں کچھ اور باتیں بھی مذکور ہیں اصل یہ ہے کہ اس خطبہ میں ایک شخص کو نہ ذکر باد رہ گیا اس کی اسے روایت کر دی اس بنا پر مختلف اقداروں سے ان مکرور کو جمع کر دیا گیا

دعا میں ایک اور امکانات ہے حضرت جابر اپنی روایت میں اور ایک روایت میں حضرت ابن عباس خطبہ کا دن یوم عرش یعنی ۱۱ ذی الحجہ اور حضرت ابو بکر اور حضرت ابن عباس دوسری روایتوں میں یوم النحر یعنی ۱۲ ذی الحجہ بتاتے ہیں۔ بعض روایتیں یوم البشیر کے خطبہ کی ہیں۔ بقیہ حاشیہ ۱۱۱۱ھ پر ہے

عبد الرحمن الكوفي حدثنا زيد بن
الحسن عن جعفر بن محمد عن ابيه
عن جابر بن عبد الله قال رأيت رسول الله
الله عليه وسلم في حجة يوم عرفه وهو على قمة
القصور يخاطب فمعه يقول يا أيها الناس
اني تركتكم ما ان اخذتم به فتضلوا كن بالله
وعزوا قال هادي بن الحسن غريب النافع في ذكره وسماه

پیغمبر خدا کو عرفہ کے روز اپنی انسانی تصواب پر تسلیم کر چکے
 دیکھا اور مین نے آپ سے سنا کہ فرشتے تھے کہ لوگو
 مین نے تم میں ایسی چیز چھوڑی ہے کہ اگر تم اسکو پکڑ لو گے
 تو گمراہ بنو گے ایک تو کتاب اللہ اور دوسرے
 عترت یعنی اہل بیت مرثیہ اور اہل بیابین ابو ذر و ابوبکر
 سعید و زید بن ابی وقاص اور حذیفہ بن اسید سے روایت
 کی گئی ہے ۔

پھر مسلم نے حدیث ثقلین کو ابن ابی شیبہ کے بعد محمد بن فضیل کی سند سے بھی ذکر کیا ہے۔ چنانچہ اسی تفسیر ابن کثیر
میں اسی آیہ سورۃ فی القرآن کے تفسیر میں ہے۔

قال ابو عيسى الترمذى عن حدثنا علي بن
المؤذر الكوفي حدثنا محمد بن فضيل حدثنا
الاعمش عن عطية بن سفيان عن
جبيب بن ابي ثابت عن زيد بن ارقم قال قال
رسول الله اف تارك فيكم ما ان تسلكم به
ان تضلوا بعدى احدكم ما اعظم من
الاخر كتاب الله حبل ممدود
من السماء الى الارض وعترتي
اهل بيتي ولن يتفرقا حتى يردوا
على الحوض فانا نظروا كيف
تختلفون فيهما.

کہا ابو علی ترمذی نے حدیث کی ہے علی بن منذر
 کوئی نے کہا حدیث کی ہم سے محمد بن فضیل نے کہا حدیث
 کی ہم سے اعش نے عطیہ سے اس نے ابو سعید سے اور
 اعش نے حبیب بن ابی ثابت سے اس نے زید بن ارقم
 سے کہا اس نے کہ لڑا یا رسول اللہ نے میں تم میں ایسی چیز
 ہوں کہ اگر تم اس کے ساتھ تمسک کرو گے تو میرے بعد
 گمراہ نہو گے جو ایک دوسرے سے بڑا ہے کتابا بعد تو
 ایک لمبی رسی ہے جو آسمان سے زمین تک ہے اور عرضت
 یعنی اہل میت میرے اور دونوں ایک دوسرے سے ہرگز
 علیحدہ نہویں گے یہاں تک کہ حوض پر میرے پاس
 آئیے گے پس کیونکہ میرے بعد ان دونوں کے ساتھ کیونکہ
 تمسک ہوئے ہو۔

یہ دونوں حدیثیں جنتہ الوداع کی زمین پہلی حدیث عرفہ کے روز کی پھر ۱۲ و ۱۳ فریقہ کی ہیں اور مسلم نے حدیث ثقلین میں

بقیہ عاشیہ ص ۳۳۵۔ بہر حال صحاح ستہ و مسانید کی تمام روایات کو یکجا کرنے سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ آپ نے اس حج میں تین دفعہ خطبہ دیا۔ ۹ ذی
حجہ کو، ۱۰ ذی الحجہ کو، اور تیسرا خطبہ ایام بقیہ میں لایا ۱۲ ذی الحجہ کو، اور صحاح میں ہے ابو داؤد و ابی یوسف (یعنی) میں ایک حدیث ہے جس میں
معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے ۱۲ ذی الحجہ کو غزنی میں ایک خطبہ دیا تھا جس کے مختصر الفاظ وہی ہیں جو پہلے خطبوں میں گنبد چلے۔ ہم کہتے ہیں کہ غزوہ حضرت نے قبل
خطبہ دیا۔ ۹ ذی الحجہ عرفہ کو، ۱۰ ذی الحجہ کو، اکبر قربانی کے دن اور ۱۲ ذی الحجہ کو مقام منا میں۔ چنانچہ عرفہ اور عتہ الوداع کے خطبوں میں حدیث ثنائیں کا اور
ذکر صبح فردی سے آؤنگا۔ جسکو خطبات مہ کورد میں کہیں اشارہ بھی نہیں ہے۔ حالانکہ حجۃ الوداع میں امام احمد نے اپنے مسئلہ جلد چہارم میں
میں یہ حدیث وارد کی ہے۔ حدیثنا عبد اللہ حدیثی ابی شامی بن آدم و ابن ابی کثیر قال ثنا اسلم بن علی عن ابی اسحاق عن جابر بن جنادہ قال سمی ابن آدم
و قال قد شہد حجۃ الوداع قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی منی وانا متہ و لا یؤذی عنی الا انما اذ علی و قال ابن ابی کثیر لا یقتضی رضی اللہ عنہما علی

محمد بن فضیل کے بعد اسحاق بن ابراہیم جو ابن راہویہ سے مشہور ہیں روایت کی ہے۔

چنانچہ کتاب تاریخ المودۃ جلد اول مطبوعہ استمبول ۱۳۵۰ء میں ہے

عن علی علیہ السلام ان رسول اللہ

علی علیہ السلام سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میں تم میں ایسی چیز رکھتا ہوں کہ اگر تم اس سے

متکبر رہو گے تو ہرگز گمراہ نہ ہو گے وہ ایک قرآن

ہے جس کا ایک سرا خدا تعالیٰ کے دست قدرت میں

ہے اور دوسرا خود تمہارے ہاتھ میں اور دوسری

چیز میرے پاس ہے یہ اسحاق بن ابراہیم راہویہ یعنی ہما

ابن ابراہیم سے اپنے سند میں یزید بن زید کے واسطے

روایت کی ہے اور اس کی سند جناب علی بن ابیطالب

نکاح پونچالی ہے جس کا زائد حبشہ میں عمر بن عمر بن ثعلبہ

قال قد تركنا فيكم ما ان اخذتموه لن

تضلوا كتاب الله سبب طرفه بيد الله

وطرفه بايد يحكم و اهلبیتی الخریجہ

اسحاق بن راہویہ فی سندہ من طریق کثیر

بن زید عن محمد بن عمر بن علی بن ابیطالب

عن ابيه عن جده وهو سند جيد وری

الد وکافی فی الذریۃ الطاهرة

نیز کنز العمال جلد ۹ صفحہ ۱۰۰ میں ہے۔

عن علی النبی صلعم اخذ بیدہ

یوم غدیر ختم فقال للہم من کنت موکلا

فعلی موکلاہ فقال فرائد الناس

بعده اللہم وال من واکلاہ

وعاد من عاداہ

یہ ابن راہویہ وہی اسحاق بن ابراہیم ہیں یہ بڑے شیوخ حدیث صحیح مسلم میں نیز زید بن ارقم کے سند کی حدیث ثقلین

مع حدیث غدیر کے ایک ہی دن اور تاریخ کی سیرہ، خصائص نسائی کی ہے جو آگے نقل ہو گی جس کو محمد بن ایشی شیوخ حدیث

سلم نے روایت کی ہے

غرض کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث ثقلین مذکورہ کو کم سے کم چار مرتبہ ارشاد فرمایا چنانچہ کتاب تاریخ المودۃ شیخ سلیمان

فخفی سند دوزی لینی کی جلد اول صفحہ ۱۲ میں یہ حدیث ہے۔

وفی المناقب فی کتاب سلیم بن

قیس قال علی علیہ السلام ان الذی قال

رسول اللہ صلعم یوم غدیر علی ناظر القصور

نورالمنیر ج ۱ ص ۱۰۰ میں ہے کہ مسجد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مقدس ہونے میں بہت سی روایات بیان

کی گئی ہیں بشمول ان کے یہ کہ شریعت میں ایک سید تھا جس کا نام محمد تھا

۱۱

دن مسجد خیف و یوم الغدیر و یوم قبض
 فی خطبہ علیہ الذی اہیا الناس فی ترکک فیکم
 الثقلین ان تفضلوا ما ان تسکنکم الا کبر
 منہا کتاب اللہ و اکامہ فی عترتی اہلبیتی
 و ان اللطیف الخبیر علیہ السلام ان یفترقا
 حتی یروا علی الخوض کما ان اشار
 بالسیاتین و ان احدہما لیس
 اقتدم من الاخرۃ فمکوا
 بہما ان تفضلوا و لا تقدموا
 منہم و لا تخلفوا عنہم و لا
 یقللوا فاما علم
 منکر۔

یوم غدیر پر اور پھر اپنی حالت کے دن خبر فرمایا کہ
 ابدا الناس من تم من دو سنگین مگر انقدر عزیز چھوڑنے
 والا ہوں جب تک تم ان سے تمسک رکھو گے طاق
 گمراہ نہ گئے ان میں سے ثقل اکبر کتاب اللہ ہے اور
 ثقل اصغر میری عترت اہل بیت ہیں اور انہیں اس لطیف
 و خیر نے عہد فرمایا ہے کہ یہ دونوں ایک دوسرے سے
 جدا نہ ہوں گے تا آنکہ میرے پاس خوض کوثر پر پہنچ
 جائیں۔ پھر اشارہ کیا آپ نے انگشت شہادت اور
 درمیان کی انگلی کی طرف اور فرمایا کہ ان دونوں میں کوئی
 ایک دوسرے سے مقدم نہیں ہے پس تم ان دونوں
 سے تمسک رہو تا کہ تم گمراہ نہ ہو ان سے بے یقینی نہ کرو
 اور ان سے نہ نہ موڑو اور انکو سبق نہ پڑھاؤ کیونکہ
 وہ تم سے بہت زیادہ جانتے والے ہیں۔

چنانچہ حدیث مذکورہ عین وفات کے دن کی تاریخ المطالب مولوی عبید اللہ بسمل امرتسری باب بیوم منکر

نہی کی حدیث یہ ہے۔

عن امر سلمۃ قالت قال
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 فی مرضہ الذی قبض فیہ وقد امتلأ
 الخبیرۃ من اصحابہ ایہا الناس یوشک
 ان قبض قبضاً سریباً فیطلق وقد
 قدمت الیکم القول معذره
 الیکم فی مختلف فیکم
 الثقلین کتاب ربی عزوجل و عترتی
 و اہلبیتی فماخذ بید علی فقال ہذا مع
 و القرآن مع علی لا یفترقان حتی یروا
 علی الخوض فاما لہما ما خلفتم فہما۔

جناب ام المؤمنین ام سلمہ رضی عنہا سے مروی ہے کہ
 جناب رسول کتاب صلعم نے اپنے مرض میں کہ جس میں
 حضور انتقال فرما گئے فرمایا۔ اور اس وقت صحابہ سے
 حجرہ بھرا ہوا تھا کہ اسے لوگوں میں بہت ہی جلدی دنیا
 سے انتقال کرنا ہوا ہوں اور میں نے عذر کے ساتھ
 بات تمہیں ساری ہے میں تم میں دو بھاری چیزیں
 چھوڑنے والا ہوں اپنے رب جلیل کی کتاب اور اپنے
 عزت اہل بیت پھر علی کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا یہ قرآن
 کے ساتھ ہے اور قرآن اس کے ساتھ ہے۔ یہ دونوں
 جب تک خوض پر نہ پہنچیں ایک دوسرے سے جدا
 نہ ہوں گے۔

مواخرہ میں ہے۔

اول حدیث ثقلین یوم عرفہ کی ناقلہ تصوات کے اوپر والی جناب علی علیہ السلام کی سند کی تصحیح ترمذی سے جناب امام محمد بن

کے طریق حضرت جابر کے سند کی نقل ہو چکی۔ یہ حضرت جابر صحابی کی تخریج حدیث یوم غزوہ دلی وہی حدیث ہے جسکو انھوں نے جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے واقعہ حجة الوداع میں بیان فرمایا تھا۔ اس کے ذوات کا ذکر شیخ مسلم صاحب نے اپنے صحیح مسلم میں کیا ہے لیکن شیخ مسلم صاحب مثل یوم غزوہ کے یوم غدیر کی روایت حضرت جابر کی تخریج (ذیل) کی روایت کا کوئی ذکر اپنے صحیح میں نہیں لائے جسکو ہم بیان کرتے ہیں اور تیسری روایت حضرت جابر کی ذوات الہی کی صفحہ ۴۴ میں لکھی گئی۔

امام قندوزی طبعی اپنی کتاب زیارۃ المودۃ کے صفحہ ۴۴ و ۴۵ میں اور علامہ سخاوی اپنی کتاب استیلاب ارقاب العرف منقول از طبقات الانوار ثقلین حصہ اول صفحہ ۱۴۱ میں وارد کیا ہے۔

رواہ ابو العباس بن خلقدۃ (فی الکلیۃ)
من طریق یونس بن عبد اللہ بن ابی
فریوخ عن ابی جعفر محمد بن علی عن
جابر رضی اللہ عنہ قال کنا مع رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فی حجة الوداع فلما رجع الی الجحفة
(امر انہ یخبرنا ما تحتہن) نزل ثم
خطب الناس فقال اما بعد ایہا
الناس فانی لارانی یوشک ان ادعی
فاجیب فقال ایہا الناس انی مسؤل
وانتم مسئلون فما انتم قائلون قالوا
نشهد انک بلغت ولصحت وادیت قال
انی لکم فرط وانتم وارسدون علی الخوض و
انی محلف فیکم الثقلین انی تسکتہما لن تضلوا
کتاب اللہ وعترتی اهل بیتی واهلنا

روایت کی ابن قتیبہ نے کتاب ولایت میں طریق یونس
بن عبد اللہ بن ابی فریوخ سے انھوں نے ابو جعفر محمد بن
علی سے انھوں نے حضرت جابر سے روایت کیا ہے کہ
ہم لوگ رسول خدا کی ساتھ حجة الوداع میں تھے جب مقام
جحہ تک پہنچے (تو حکیم حضرت دجوانہ نے اپنے صحابی کی گئی)
آپ صبر کی ہر خطبہ ارشاد فرمایا اور کہا ہے کہ وہ درمیان
اپنی حالت دیکھا تو کہ میں بدایا ہوں اور میں اس کے حکم
کو قبول کروں اور کہا ہے کہ اگر خدا تعالیٰ مجھے بھی سوال فرمائیگا
اور تم سے بھی۔ میں تم کی جواب دوں گا۔ تو گونے عرض کیا
کہ ہم یہ شہادت دیجئے کہ حضور نے تبلیغ احکام فرمائی اور ہم کو
نصیحت بھی کی اور حقوق بھی ادا فرمائے اس پر حضرت نے
فرمایا میں اس وقت بھی تمہاری سامنے ہوں اور یقیناً تم جو من پر بھی رہے
ہیں آؤ گے اور میں تمہاری پاس ثقلین چھوڑے گا، ہر ایک
اس کی پیروی کرے گا تو ہرگز گمراہ نہ ہوگا (یہ دونوں کتب میں)

سے توفیق (ابن عقیل) زر قانی علی المواب مجلہ فہرست ۱۲۰۰ میں ہے حافظ العصر لحدث البحر ابو العباس احمد بن محمد
بن سعید الکوفی مولیٰ بنی ہاشم ابوہ خویزمی صاحب طبقات عقدة سمع ابنہ املا یحییٰ بن رجب العالی والنازل حتی عن اصحابہ وکان الیہ المنع فی الحفظ
وکتبہ الحدیث وعنه لفظ ما ثلث الف حدیث باسناد حواجیب فی ثلث مائۃ الحدیث من حدیث اهل بیت وبنی ہاشم الف وجمع وحدث عنہ
الدارقطنی وقال اجمع اهل الکوفة علی انہم برہان من زمن بن سعود الی زمانہ ولد شمع واربعین وثمانین۔

یعنی حافظ العصر محدث بحر ابو العباس احمد بن محمد بن سعید کوفی مولیٰ بنی ہاشم باب ابن کے صراح بخاری تھے کہ جب کتب عقدة ثانیہ کے بیٹے نے گروہ ہائے
تبریز سے سعادت حدیث کی جگہ شامین ہو سکنا۔ سند عالی اور نائل ورون کو کھلے پانچ کتب کے اصحاب سے بھی اور ان کی طرف منشی مکی حنفی عقدة اور کثرت حدیث میں ادا ہوں
سے منقول ہو کہ وہ کہتے تھے کہ مجھے ایک لاکھ حدیثیں موصوفہ دن کے باوجود اور تین لاکھ حدیثوں میں اعادیت الہی بیت اور بنی ہاشم سے ہیں نہ جواہر الایمان کی اور صحیح
کیا حدیث کی ان سے دارقطنی نے اور اس نے کہا ہے کہ تمام اہل کوفہ کا اس پر اہل بیت ہے کہ کوثر بن زائد بن سعود سے اس وقت تک کوئی شخص ایسا نہیں دیکھا جو ان
سے بڑھ کر حافظ تر ہو ۲۲۹ میں ان کی ولادت ہوئی۔

يفترق احثي يردا على الحوض ثم قال السلام
تسلمون ان اوليكم من الفسحة قالوا
بل فقال خذ بيد علي من كنت مولا فاعلموا
ثم قال اللهم وال من وال والا وعاد
من عاداه

اور حضرت اہل بیت ایک دوسرے سے جدا نہ ہو گئے بلکہ ایک
سیرت یا شریعت پر چاہو تھیں۔ بھلا کیا فرق کیا کہ تم میں ہاں نہ
میں تمہارے نفس میں سے بہترین سے علی کا کہ ایک ہر جہت سے
حضرت علی کا اہل بیت کو فرمایا بخدا میں ہر جہت سے علی اور ہر جہت سے
فرمائی یا اہل بیت کو دیکھا اسکو جو دیکھے علی کو۔ اور جس کو دیکھو جس
دیکھے علی کو۔

حدیث مذکور حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری کی غرض علامہ مجتہد یعنی غدیر خم کی معلوم کر چکے ہیں رسول خدا نے حدیث
ثقلین اور حدیث ولایت کو بکلیت بیان فرمایا ہے یہی خطبہ الوداعی کا جز ہے۔ اسی تاریخ (۱۰ ذی الحجہ سنہ ۶) سے رسول خدا کے آخر عمر کا
مساب کیا جاتا ہے۔ محدثین نے بھی اسی غدیر خم کی حدیث ثقلین مخرج صحیح مسلم سے اپنی شرح میں بیان کیا ہے۔ چنانچہ کتاب بیہوشی
شرح شفاء قاضی عیاض ج ۱ ص ۲۵۵ مطبوعہ مکتبہ دارالعلوم دیوبند میں صحیح مسلم کی حدیث ثقلین کا آخر عمر میں وارد ہونا لکھا ہے۔

رواہ مسلم فی فضائل ال البيت فی خطبہ
خطبہ اصابہ اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وهو
راجع من حجة الوداع فی آخر عمرہ قال
فیہا ما بعد ایہا الناس انما انا بشر
مثاکم یوشک ان یتینی رسول ربی
فاجیبہ وان تارک فیکم الثقلین الخ
روایت کی ہے کہ رسول خدا نے فضائل اہل بیت میں اس خطبہ میں کہ ایک
بڑا رسول قبول نے اس وقت جب حضرت بیٹ رہے تھے جو کائنات
سے اپنی آخر عمر میں فرمایا اس خطبہ میں ہے کہ وہ مردم میں ایک بشر
ہوں تمہارے ہی طرح قریب کے سیرے پاس بیجا ہوا سیرے پر درگاہ
کا آدے اور میں اسکو قبول کروں اور میں تمہارے درمیان
دو گراں قدر چیزیں چھوڑتا ہوں۔

روایت مذکورہ کی تائید میں علامہ ابن منظور افریقی نے لسان العرب میں امام ازہری کے تفسیر اللغۃ سے بعد بت وارد کرتے ہیں
وروی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انه
قال فی آخر عمرہ ان تارک فیکم الثقلین
کتاب اللہ وعترتی وقال الان انا ہر علی حمۃ
ولی حدیث مزید بن ثابت قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیکم الثقلین کتاب اللہ
وعترتی فانما ان یفترق احثی یردا علی الحوض
وقال قال محمد بن اسحاق وهذا حدیث صحیح
وسلفہ محموزید بن اسحاق والبوسید الخ
وفی بعضہا انی تارک فیکم الثقلین کتاب اللہ
وعترتی اہل بیتی فجعہل العترت اہل البیت
روایت کی گئی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ حضرت نے اپنے آخر عمر میں فرمایا
کہ میں تم لوگوں میں دو گراں قدر چیزیں چھوڑتا ہوں کتاب خدا اور
عترت اپنی اور کہا ہے امام ازہری نے کہ حدیث مزید بن ثابت میں
ہے کہ انھوں نے کہا کہ فرمایا رسول خدا کے کہ میں تم لوگوں میں اپنے
بعد دو گراں قدر چیزیں چھوڑتا ہوں کتاب خدا اور اپنی عترت
دو ذوق ہرگز جدا نہ ہو گئے ہاں تک کہ سیرے پاس حوض کوثر پہنچیں
اور کہا ہے امام ازہری نے کہ کہا ہے ابن اسحاق نے کہ یہ حدیث صحیح ہے
اور اسکو رفع ینا جو طرقت مزید بن اسحاق اور ابو سعید خدری کے روایت ہیں
روایت میں ہے کہ میں تم لوگوں میں دو گراں قدر چیزیں چھوڑتا ہوں کتاب
خدا اور اپنی عترت جو کہ سیرے طبیعت میں پس عترت کہ اہل بیت کے ذرا

حدیث مذکورہ جس کے مخبرین میں زید بن ثابت اور زید بن ارقم اور ابو سعید خدری تین صحابی ہیں جنہوں نے حدیث نقلیں کر
 کتاب سعد اور حرقی یا عسقلانی سے روایت کی ہے اور بحر صیغہ تنبیہ میں مثل لفظ نقلیں کے خط اخلاص یفتقر قاضی برداعی الموض
 بھی دیکھیں جیسا کہ صحیح ترمذی کی روایت حجتہ الاولیٰ کی سند میں ابو سعید خدری اور زید بن ارقم سے گذری جس میں ہر دو کا جملہ
 ہونا بھی ہے لیکن شیخ مسلم صاحب نے زید بن ارقم کی اس حدیث کو تلاش کر کے اپنے صحیح میں وارد کیا ہے جبکہ زید بن ارقم نے اس حدیث
 کے بعد الفاظ اور سعید فقرات کو اخفا کیا ہے جبکہ ہم نے آخر ص ۱۰۲ سے ص ۱۰۳ تک نقل کیا ہے۔ اس حدیث اور اس حدیث زید بن ارقم سند
 ص ۱۰۲ کتاب ہذا کو ملاؤ تو شیخ مسلم صاحب اور زید بن ارقم کے اختلاف حدیث کا پورا اکتشاف ہو جاتا ہے۔
 غرض کہ صحیح مسلم کی حدیث نقلیں یوم غدیر خم (۱۰ ذی الحجہ) والی آخر عمر کی معلوم ہو گئی جس میں حدیث ولایت مع دیگر الفاظ و فقرات
 کا اخفا کیا گیا ہے جیسا کہ امام دیشی سے آشکارا ہوا ہے۔

فائدہ اسی یوم غدیر یا مہینہ مکہ و مدینہ یعنی ۱۸ ذی الحجہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آخر عمر کا حساب ۱۰ یوم و الاصحیح مطابق ہونا
 اسی ۱۰ کو پڑھئے ۱۰ ہوتے ہیں اگر اسی عدد ۱۰ کو عدد ۶۳ (رسول خدا کی عمر کی تعداد) میں جمع کیا جائے تو ۷۳ ہوتے ہیں۔ اس حدیث
 غدیر خم یعنی حدیث ولایت کو شیخ مسلم صاحب ہی اخفا کنندہ نہیں ہیں بلکہ سب سے اول زید بن ارقم صحابی ہیں۔
 چنانچہ سیرت النبی ص ۱۰۲ مطبوعہ مصر ۱۳۲۷ھ میں ہے۔

وعن زید بن ارقم رضی اللہ عنہ من
 کتم فذہب اللہ بصری و کان علی
 کرم اللہ وجہہ دعا علی من کتم
 زید بن ارقم کہتے ہیں کہ میں اون لوگوں میں تھا جن کو
 چھپا یا مٹا دے جھکو اندھا کر دیا اور علی کرم اللہ وجہہ
 والوں پر بد دعا فرمائی تھی۔

ایضاً الجمع المطاب خواجہ عبید اللہ سیل امرتسری کے مشافیر ۵۵ ج ۱ باب میں یہ حدیث مرقوم ہے۔

وعن زید بن ارقم قال قال علی الشہداء
 رجلًا سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم
 یقول من کنت مولاه فعلی مولاه اللهم
 وال من والہ وعاد من عادہ فقام
 اثنی عشر رجلًا من جانب الایسر
 ومن جانب الایمن فشهدوا بذلك
 قال زید بن ارقم فیمن سمع ذلك
 لکنہ کتم فذہب اللہ بصری کان
 یندم علی ما فاته من الشہادة ویستغفر
 اخرجه ابو یوسف بن مردويه والفقہ المفسر فی
 والطبرانی فی معجم الکبیر

زید بن ارقم کہتے ہیں کہ جناب میرے اُن لوگوں سے قسم دیکر چلا
 جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے سنا تھا کہ جب کا میں
 سوا ہوں اسکا علی سوا ہے اور امیر ہے پروردگار دوست کہے
 اُسے جو علی کو دوست رکھے اور دشمن رکھو مگر جو علی نے دشمن
 پس بآلہ اصحاب بد کرتے ہو گئے چھ دہے عزت کی اور چھ
 بائیں عزت سے۔ اُنھوں نے گواہی دی کہ زید بن ارقم کہتے ہیں کہ میں
 بھی انھیں میں سے تھا جن لوگوں نے اس حدیث کو حضرت
 سے سنا تھا لیکن میں نے چھپا یا مٹا دیا میری بھارت بیگیا
 زید بن ارقم اس شہادت کے دینے سے ناامید ہو کر کہتے تھے اے
 استغفار کیا کرتے تھے۔

اخرجه ابو یوسف بن مردويه والفقہ المفسر فی

والطبرانی فی معجم الکبیر

اور تارخ معارف ابن قتیبة ص ۲۸۲ مطبوعہ یورپ میں اس کے لئے یہ روایت ہے جتنا نام نہیں لکھا گیا ہے پوری حدیث کمی
گئی و ذکر قوم ان علیاً رضی اللہ عنہ سألہ عن قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہم وال
من والہ دعا د من عاداہ فقال کبرت منی ونسیت فقال علی ان کنت کاذباً فضر بک اللہ بیضا
لا توارجھا العامة رجس ترجمہ ایک گروہ نے بیان کیا ہے کہ ابراہیم بن علی علیہ السلام نے اس سے رسالت کتاب صلعم کے اس
قول کے تعلق سوال کیا واللہم وال من والہ دعا د من عاداہ تو اس نے جواب دیا کہ میں بڑھا ہو گیا ہوں مجھے اسکی بات
کچھ یاد نہیں ہے میں ابراہیم بن علی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا اگر تجھ پر ایسا تو خداوند عالم تجھے ایسا بروں کر دے کہ اس بروں کو عمامہ نہ چھپا سکے
ان ہر دو حدیثوں سے حدیث غدیر یعنی حدیث ولایت کی غفلت اور اس کی منسرت و ذر و شن کی طرح معلوم ہو گئی اب یہ تیسری حدیث
روضۃ الندیہ سید محمد بن اسماعیل بن عصفانی کے ص ۱۲۲ مطبوعہ انصاری دہلی ص ۱۲۲ سے نقل کی جاتی ہے جسکو سفیان ابن عیینہ نے اخراج کی ہے یہ
وہ شخص ہے جسکی سند بخاری نے اپنے صحیح کی پہلی حدیث انکی روایت سے داخل کی ہے وفی تفسیر التعلیٰ بقولہ تعالیٰ سال سال
بعذاب واقع قال وسئل سفیان بن عیینہ عن قول اللہ عز وجل سال سال سائل بعد اب واقع فہم نزلت
فقال لقد سالتنی عن مسئلۃ ما سالتنی بہا احد قبک حدثنی جعفر بن محمد عن ابانہ قال لما کان رسول
صلعم بعد یرحم ینادی الناس فاجتمعوا فاخذ بید علی علیہ السلام فقال من کنت مولاه فاعلی مولاه فشاخ
ذلک وطار فی اسبلاد فبلغ ذلک الحارث بن النعمان الفہری قال رسول اللہ

امام قلبی اپنی تفسیر میں نقل کرتے ہیں کہ سفیان بن عیینہ سے کسی نے سوال کیا کہ آیت سال سال سائل بعد اب واقع کس کے حق میں نازل ہوئی
ہے سفیان بن عیینہ سائل سے کہنے لگے تو نے مجھے ایک ایسا سوال پوچھا ہے کہ تجھے پہلے کسی نے نہیں پوچھا مجھے امام جعفر صادق بن محمد باقر علیہما السلام
روایت ہے آپ کے کرام سے بیان فرماتے تھے کہ جب آنحضرت صلعم عذیر خیم کے مقام پر پہنچے اور لوگوں کو جمع کر کے کعبے سامنے جناب امیر کا ہاتھ
پکڑ کر ارشاد فرمایا اے مین مولاء ہوں اسکا علی مولاء ہے اور یہ بات سب لوگوں میں اور تمام جگہ مشہور ہو گئی پس یہ خبر حارث بن نعمان نمری کو پہنچی یہ خبر سننے
پس ہی رسول اللہ کے پاس آیا۔

پورا معنون سیرت طبری ج ۳ ثالث ص ۳۳۲ مطبوعہ مصر شمس سے نقل ہے۔

ولما شاع قوله صلى الله عليه وسلم من	اور جب شایع ہوا رسول اللہ کا قول من کنت مولاه فاعلی مولاه
کنت مولاه فاعلی مولاه في سائر الامصار	تمام شہروں میں اور قریوں میں اور پھیل گیا تمام زمین پر اور
وطار في جميع الاقطار بلغ الحارث بن	پہنچا حارث بن نعمان نمری کو یہ خبر پس آیا وہ مدینہ میں اور
النعمان الفهري فقدم المدينة واناخ	اور بجا دیا اُس نے اپنی اونٹنی کو مسجد کے دروازہ پر اور
راحلة عند باب المسجد فدخل والبنى	داخل ہوا اور بنی صلوٰات اللہ علیہ بیٹھے ہوئے تھے اور گردانے
صلى الله عليه وسلم جالس وحوله اصحابه	انکے اصحاب تھے پس آیا وہ یہاں تک کہ بیٹھ گیا سامنے حضرت
فجاء حتى خشي بين يديه ثم قال يا محمد	کے پھر کہا یا محمد آپ نے حکم دیا کہ گواہی دین اللہ کی نسبت
انك امرتنا ان نشهد ان لا اله الا الله و	اور آپ کی رسالت کی آپ کے اس کہنے کو قبول کیا اور

اس کی تفسیر میں سیرت طبری ج ۳ ثالث ص ۳۳۲

انك رسول الله فقبلنا ذلك منك وانك
امرتنا ان نصلي في اليوم واللييلة خمس
صلوات ونصوم شهر رمضان ونترك
اموالنا ونخرج البيت فقبلنا ذلك منك
ثم لم ترض بهذا احق رفعت بضبي
ابن عمار فضلته وقلت من كنت مولا
فل مولا فهذا اشئ من الله او منك
فاحمر عينا رسول الله صلعم وقال
والله الذي لا اله الا هو انه من الله و
ليس مني قالها ثلاثا فقام الحادث وهو
يقول اللهم ان كان هذا هو الحق من
عندك وفي رعايتك اللهم ان كان ما
يقول محمد حقا فارسل علينا حجارة
من السماء واثنتا بعد اب الميم فوالله ما
بلغ باب المسجد حتى راه الله يحجر من
السماء فوق علي راسه فخرج من دبره ثوبا
وانزل الله تعالى سأل سائل بعذاب
واقم للكا فرب ليس له دافع لاية

آپ نے مکرم زیارات اودون میں بارخ نمازین اور کیا کریں
اور روزہ رکھیں ماہ رمضان کا اور زکوٰۃ دیں اپنے مالوں
کی اور بیچ کرین بیت اسکا پس یہ بھی قبول کیا ہم نے
آپ اس پر بھی راضی نہ ہوئے یہاں تک کہ بلند کیا آپ نے
اپنے ابن عم علی بن ابیطالب کو انکو فضیلت دی اور
کہا آپ نے جسکا میں مولا ہوں اسکا یہ علی مولا ہے۔ آیا
یہ امر آپ کے جانب سے ہے یا اللہ کی طرف سے پس
سرخ ہو گئیں دونوں آنکھیں رسول اسکا اور فرمایا
حضرت نے قسم دے دہ لا شرک کی یہ حکم اللہ ہی کی
طرف سے تھا اور نہ تمہارے طرف سے اس کلمہ کو تین
مرتبہ فرمایا پس یہ سنکر حادث کھڑا ہو گیا اور کہتا ہوا
تھا پروردگار اگر یہ امر حق ہے تو میرے پاس اور دوسری ذات
میں یہ کچھ ایسا جو محمد کہتے ہیں اگر وہ حق ہے تو بھیج تو مجھ کو
آسمان سے یا لا فوہم پر عذاب روزانہ کہ جس قسم خدا کی نہ
چوٹا تھا وہ مسجد کے دروازہ پر یہاں تک کہ ایک پتھر آسمان
سے خدانے پھینکا۔ پس اس کے سر پر گر اور نکل گیا اس کے
مسرز کے مقام سے پس وہ مگیا اسی کے بلے میں خدانے آیت
کی سال سائل بعذاب واقم للکا فربین لیس له دافع لایۃ

اسی حدیث ولایت کو رسول خدا نے مع حدیث ثقلین واقع غدیر خم یعنی ۸ روزی کجھ کو بکوقت بیان فرمایا ہے اسی حدیث ولایت
یعنی امامت کو سن کر بعض صحابہ نے خمین حارث بن نعمان فرسی خدمت حضور صلعم میں نہایت بے ادبانه داخل ہو کر اس اور کا اظہار کر کے
کہ یہ امر (فضیلت) من کنت مولاہ علی مولاہ آجکی طرف سے ہے بائذا کیجاں سے ہے جس پر رسول خدا نے قسم کے ساتھ تین مرتبہ ارشاد فرمایا کہ
یہ امر خدا کے حکم سے تھا جس پر حارث عذاب کا طالب ہو کر دوسرے جہنم ہوا۔ دیکھو صحت و تاء کتاب ہذا۔ اسی مقام غدیر خم واقع ۸ روزی کجھ سے
گیارہ ربیع الاول تک اکاشی دن رسول خدا کے آخر عمر کی روایت ہے جسکو مسلم صاحب کے شیخ الشیوخ امام زہری اور امام ابن اسحاق نے لم ربیع الاول
وفات البنی کی روایت کی ہے اور علامہ نووی شارح مسلم نے اپنے شرح میں ذکر کیا ہے نیز اسی کتاب تہذیب الاسماء واللغات ج۔ ۱۔ اول
صلا میں بھی اس عبارت سے لکھا ہے۔

وفات رسول خدا وان چڑھے دو شعبہ کے دن جبکہ بارہ رتین
غالی ہرین ربیع الاول سال کے پہلے کی واقع ہوئی اور

توفی صلعم ضعی یوم الاثنين لثنتی عشر
لیلة خلت من شهر ربیع الاول سنة احدى

عشرة من الهجرة ودفن يوم الثلاثاء حين

دفع ہوئے رسول محمد اسے شیعہ کے دن ابدی وال شمس اور

نزلت الشمس وقيل ليلة الأربعاء

کہا گیا ہے کہ شبِ چہارم شعبہ میں ۔

منہج یعنی دن پڑھنے کی روایت عمدۃ القاری شرح جامع بخاری باب مرض البیہ ج ۱ ص ۳۷۹ مستدرک حاکم

کتاب

عن عروة توفي يوم الاثنين حين سألت

یعنی عروہ لے وناں البتہ درمختصہ کے دن بعد واپس

کے وقت کی روایت کی ہے۔

الفصل

اس عہدہ کی روایت کو صحیح بخاری کی وہ روایت السن صحابی والی باطل کرتی ہے جس میں آخر یوم دو شنبہ کے آخر وقت دفن

کی نہایت صحیح روایت ہے اور وہ گیارہ ربیع الاول دوشنبہ کے دن واقع ہونے کی توثیق ہے کیونکہ ہائے ربیع الاول کے دوشنبہ سے یکم ربیع الاول

اگر پختہ کا دن ہوتا ہے جبکہ امام ابن اسحاق اور واقعہ اور ابن سعد ۲۹ صفر میں لاکھتے ہیں جس سے یکم صفر (پختہ) ۱۲ صفر (دو شنبہ) اگر

چکا ہے پس یکم ربیع الاول جمعہ گیارہ ربیع الاول (دوشنبہ) صریح ثابت ہوا کہ بین ایک شب انتیسویں صفر کے شب کی مثال کرنے سے

بارہ شبیں خالی ہونے پر وفات البقیہ واقع ہوئی اور ۲۸ صفر (چار شبہ) سے گیارہ ربیع الاول (دو شبہ) تک ۱۳ دن صحت مرض البقیہ میں رہا۔

کے مطابق اور شب بارہویں برج الاول سلسلہ سے ایک یونین جمادی الثانی سلسلہ تک کل مدت دو سال میں مہینے دس راتوں حضرت ابو بکر کے

نزدہ ہستے کی بعد وفات رسول خدا۔ حدیث مندرجہ ص ۱۴۳ کے موافق ٹھیک ٹھیک ملکی جس میں ایک شبانہ روز امام نہ ہر قی نے مدت خلافت

میں غلط شمار کیا ہے جسکو ابن اسحاق نے دو سال تین مہینے نو ذیقین کہا ہے۔ پس گیارہ ربیع الاول (دو شنبہ) کے مراجعت سے یکم ربیع الاول

(جمعه) ۲۵ صفر (شنبه) یکم صفر (پنجشنبه) ۲۰ محرم چهارشنبه ۲۹ و یکم محرم (سه شنبه) ۲۹ و ۳۰ از دیگجه (دوشنبه) ۱۴ از دیگجه (سه شنبه) ۱۵ از دیگجه

پہاڑ بندہ ۱۸ ذی الحجہ ۱۲۸۰ بمطابق ۱۸۶۳ء (۱۸۶۳ء) واقع ہو کر یوم عرفہ جمعہ کو دروغ اور کونب کر دیا اسی ۱۸ ذی الحجہ

یوم غدیر خم کے اکاسوین دن یوم احتضار کو رسول خدا نے بھر حدیث نقلین کا اعادہ فرمایا ہے دیکھو ص ۵۳ و ۱۵۵ و ۲۴۰ اور اسی احتضار کے دن

حضرت نے طلب قرطاس فرمایا جسکی یہ روایت صحیح مسلم مجلد ثانی سے نقل ہے۔

قال مسلم بن الحجاج بن عبد بن

کیا مسلم نے کہ حدیث کی مجھے محمد ابن رافع اور عبد بن حمید نے

حميد قال ابن رافع نا عبد الرزاق قال نا معمر

کھا ابن رافع نے کہ حدیث کی ہے عبدالرزاق نے کہا حدیث کی

عن الزهري عن عبد الله بن عبد الله بن عتبة عن

اہم سے عمر نے زہری سے اُسے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عقیقہ

ابن عباس قال للحضره رسول الله صلعم

عائض ابن عباس سے روایت کی ہے کہ جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

في البيت رجال فيهم من الخطا قال النبي

اختصار ہوا تو دولت مند و بنو تین عمر بن خطاب اور دیگر صحاب

صلوات الله عليكم كتاباً لاتضلون بعده

مہتمم تھے زبیر رسول مقبول نے کہا کہ اوس میں تمھارے لئے کچھ (الطہور و صحت)

فقال عمران رسول الله قد غلب علي الوهم

کھدوون تاکہ بعد ازان تم گمراہ خود بس حضرت عمرؓ کے یہ غیر ضابط

وَعِندَكُمْ الْقُرْآنُ حَتَّىٰ تَاخُذُوا

ظہر میں رکعتیں اس کے بعد ہوں۔ تعاقب پاس قرآن موجود ہے

... 1940 ...

وہ کہتا ہے کہ میں نے اس کو قتل کیا ہے۔

اور وہ اپنی چار سوسے لاکھ ہے، جس کا پانچ سو کروڑ چھ سو

يكتب لكم رسول الله كتاباً لن تضلوا بعده

ومنهم من يقول ما قال عمر فليمتا أكش والنفا

والاختلاف عند رسول الله قال رسول الله

صالحه قوموا عني الخ

واقع ہوا بعض نوید گتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر پر کرنا ضروری ہے تاکہ آنحضرت جو جاہلین تمہارے لئے حذر و برہان اور بعض حضرات عمر کے ہم زمان تھے جس بات پر بہت شور و اختلاف ہوئے لگاتار مانتا رہے فرمایا کہ میرے پاس سے ہٹ جاؤ

لیکن بعض لوگوں نے بخاری و مسلم کی اس روایت کا ذکر کیا کہ جس میں یوم افتخار دو شنبہ کے بجائے دو شنبہ کا ذکر ہے چنانچہ سیرۃ النبلی شبلی و اشیہ مشاء میں ہے ”مجاہد احتیاد کر لی جاتی ہے کہ کتاب تاریخ کی حیثیت سے ٹکڑے ٹکڑے کلام کے دائرہ میں نہ آجائے تاہم جو سیری ذاتی تحقیق ہے میں الفاروق میں لکھ چکا ہوں“

الفاروق ص ۶ مطبوعہ کا پوزیشن ۱۱۷ میں ہے کہ اپنے وفات سے تین روز پہلے قلم و روایت طلب کیا اور فرمایا کہ میں تمہارے لئے ایسی چیز لکھو گا کہ تم آئندہ گمراہ نہ ہو گے اس پر حضرت عمر نے دو گونگی عزت غالب ہو کر کہا کہ آنحضرت کو رو کی خدمت ہے اور ہمارے لئے قرآن کافی ہے حاضرین سے بعضوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی باتیں کر رہے ہیں (نمود باس) روایت میں حجر کا لفظ ہے جسکے معنی ہڈیاں کے ہیں عروہ یہ ہے کہ بعض روایتوں میں ہے کہ حضرت عمر ہی نے آنحضرت کے اس ارشاد کو ہڈیاں سے تعبیر کیا تھا (نمود باس) دیکھو الفاروق ص ۶

اور سیرۃ النبلی شبلی کے ماثیہ ص ۱۱۷ میں ہے جن صحابی نے قلم و روایت لائے میں لنگوکی بخاری میں انکا نام نہیں لیکن حدیث کی اور کتابوں میں اشتراک صحیح مسلم، بصریح حضرت عمر کا نام ہے صحیح مسلم میں انکی یہ الفاظ ہیں ”و غلب علیہ الوجع وعندکہ قرآن حبیبنا کتاب اللہ (صحیح مسلم) اور دوسری روایتوں کے یہ الفاظ (قالوا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پچھراؤگوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اے حمیرا کی باتیں کرتے ہیں۔ الفاروق کے ص ۶ میں ہے۔ اس بحث کے لئے واقعات ذیل پیش نظر کرنا چاہئے۔

(۱) آنحضرت کم و بیش ۱۳ دن تک بیمار رہے (۲) کاغذ و قلم طلب کرنے کا واقعہ جمعرات کے دن کا ہے جبکہ صحیح بخاری و مسلم میں بصریح مذکور ہے اور چونکہ آنحضرت نے دو شنبہ کے دن انتقال فرمایا اس لئے اس واقعہ کے بعد آنحضرت چار دن تک زندہ رہے (۳) اس تمام مدت بیماری میں آنحضرت کی نسبت اور کوئی واقعہ اختلاف حوا اس کا کسی روایت میں کہیں مذکور نہیں (۴) اس واقعہ کے وقت کثرت سے صحابہ موجود تھے لیکن یہ حدیث باوجود اس کے کہ بہت طریقوں سے مروی ہے (چنانچہ صریح صحیح بخاری میں سات طریقوں سے مذکور ہے) باہین ہند بحر عبد اللہ بن عباس کے اور کسی صحابی سے اس واقعہ کے متعلق ایک حرف بھی منقول نہیں

بہاننگ ہم شبلی صاحب کی تحقیق کو قلمبند کر کے سمجھیں کہ ہر مدعیوں پر نظر ڈالتے ہیں۔

چند مدعیوں میں واقعہ طلب قرطاس دو شنبہ کے دن یوم افتخار کا حضرت ابن عباس سے مروی ہے جیسا کہ ماثیہ ص ۱۱۷ اور مشاء ص ۱۱۷ میں ہے اور بعض حدیث میں ابن عباس سے چھ شنبہ کے دن کی ہے اس حدیث میں صریح بخاری میں حضرت عمر کا نام نہیں ہے باقی سمجھیں کہ تمام روایات میں انھیں حضرت عمر کا نام مذکور ہے جسکی تائید کی وہ روایت حضرت جابر صحابی کی یوم افتخار کی ہے جسکو امام احمد نے اپنی سند میں خارج کی ہے کچھ نیز (۹) صحیح بخاری ص ۱۹۹

اور یہ امر قبول کیا گیا ہے کہ اختلاف حوا اس کا ذکر کسی روایت میں کہیں مذکور نہیں۔ اور یہ بھی تسلیم ہے کہ آنحضرت کل ۱۳ دن بیمار رہے

اور یہ بھی تسلیم ہے کہ آنحضرت چہار شنبہ کے دن بیمار ہوئے۔

اسی الفادوق کے منہ میں ہے یہ پہلا ماہ صفر میں آنحضرت نے دیوں کے مقابلہ کے لئے اسامہ بن زید کو مامور کیا اور تمام کاروبار کو مکرم دیا کہ ان کے ساتھ جائیں۔ لوگ تیار ہو چکے تھے کہ اخیر صفر میں آنحضرت بیمار ہو گئے۔
اور سیرت النبی - ج ۳ ثانی ص ۱۳۱ میں ہے: آغاز ملاقات سے ایک روز پہلے اسامہ بن زید کو مامور کیا کہ وہ فوج یکو جائیں اور ان شریوں سے اپنے باپ کا انتقام لیں۔

یہ شبلی صاحب کا اخیر صفر (۲۸ صفر چار شنبہ تھا) دیکھو وسیلۃ النجات مولوی محمد حسین ص ۱۹ مطبوعہ گلشن فیض مولوی گنج کھنوار ص ۱۲۸ روز چار شنبہ بہشت و شہم ابو صفر آنحضرت راضی تپ و در دسرا عرض گشت۔
اور دیکھو تھنا عشریہ شاہ عبدالغفر محدث دہلوی باب ہم ص ۳۲ مطبوعہ شرمندہ ۱۲۹۹ روز چار شنبہ بہشت و شہم سفر مذکور آنحضرت راضی تپ و در دیکھو نمبر (۳) ابن اسحاق صفحہ ۱۱۵ تا ۱۱۶ حسین ۲۸ صفر چار شنبہ کو رسول خدا کا پیام ہونا اور ۲۹ صفر (پنج شنبہ) کو حضرت ابو بکر و غیرہ کا اسامہ بن زید کی ہمتی میں جنگ دوم پر جانے کے لئے مامور ہونا ہے۔ پس شبلی صاحب کا اخیر صفر (چار شنبہ ۲۸ صفر اور اکابر صحابہ کا ۲۹ صفر (پنج شنبہ) کو قنات ہونا ہے۔ چنانچہ سیرت النبی - ج ۳ ثانی حاشیہ ص ۱۳۱ میں ہے۔ وادی اور ابن اسحاق کا بیان ہے کہ اس غزوہ میں آنحضرت نے حضرت ابو بکر و عمر کو بھی جانے کا حکم دیا تھا۔
یہی پہلا حکم رسول اللہ کا ہے جو ۲۹ صفر (پنج شنبہ) کے دن دیا گیا تھا اور دوسرا حکم وفات سے دو دن پہلے پیغمبر کے دن ہوا تھا دیکھو نمبر ۱۲ ابن اسحاق ص ۱۱۵ اسکی تائید میں سیرت النبی شبلی - ج ۳ ثانی صفحہ ۱۳۹ میں ہے۔

محمّد ﷺ زانہ مرض الموت میں آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) نے اسامہ بن زید کے زیر افسری دیوں کے مقابلہ کیلئے پھر فرمایا۔
روانہ فرمایا۔ "یہی دوبارہ حکم ہے جو ۲۹ صفر (پنج شنبہ) کے دشوین دن بروز شنبہ وفات سے دو دن پہلے ہوا تھا۔ اسی تاریخ تک صحابہ کی ہمتی کی وجہ سے اور عدم امتثال امر سے منہ چھپائے ہوئے تھے اسی شنبہ کے دن رسول خدا نے لوگوں کا طعن آئینہ کلمہ ساعت فرا کر نہایت خفا و غضب سے خطبہ فرمایا ہے اور اسی خطبہ میں کلمہ جہز و جیش اسامہ بن زید سے تھا۔ اس وقت جنگ دوم پر جانے کا حکم دیا ہے۔
غرض کہ اس تیرہ دن مدت مرض النبی میں دو پنج شنبہ واقع ہوتے ہیں ایک ۲۹ صفر کو دوسرا، ربیع الاول کو یہ ظاہر ہے کہ حضرت کا بار دوم اسامہ بن زید کی زیر افسری صحابہ کی روانگی (جنگ دوم) کا حکم دینا وفات سے دو دن پہلے تھا۔ پس واقعہ طلب قرطاس پنج شنبہ کے دن نہیں یا پھر دن پہلے کا غلط اور دو شنبہ کے دن یوم احتضار کا صحیح ہے۔

چنانچہ شاہ عبدالغفر محدث دہلوی اپنے تھنا عشریہ باب دہم میں دوبارہ طلب قرطاس عین وفات کے دن لکھتے ہیں۔
قبل ازین واقعہ یہ آیت الیوم اکملت لکم دینکم
اس واقعہ طلب (قرطاس) سے تین مہینے پہلے آیت
الیوم اکملت لکم دینکم نازل ہوا تھا۔

اور تفسیر فتح البیان فی مقاصد القرآن مولوی صدیق حسن خان - ج ۳ ص ۳۱ مطبوعہ مصر ۱۳۱۰ھ میں ہے۔
قال ابن عباس فمکث رسول اللہ ﷺ
بن عباس سے مروی ہے کہ حضرت رسول خدا بعد نازل
علیہ والہ وسلم بعد نزول هذه الآية
ہوئے آیت الیوم اکملت لکم دینکم کے ۸۱ دن
احد وثمانین یوماً

پس طلب قرطاس فرمائی کی روایت گیارہ رجب الاول دو شنبہ یوم احتضار کی صبح ہے کیونکہ ۹ ذی الحجہ عرفہ سے ۹۰ دنوں پر اور ۱۰ ذی الحجہ یوم مذہبہ ۱۰۰ دنوں پر گیارہ رجب الاول دو شنبہ واقع ہوتا ہے۔ جس سے طلب قرطاس کی روایت ابن عباس اور حضرت جابر کے سند والی یوم احتضار وفات کے دن کی صبح اور تین دن یا چار دن پیشب کے دن کی قطعاً غلط ہے نیز کثرت سے صحابہ کا موجود ہونا اسی احتضار کے دن ہے دیکھو حدیث ام سلمہ ص ۲۳۸ اور حیکہ حضرت حدیث ثقلین اور دیگر ارشاد ہدایت بنیاد سے فارغ ہو چکے۔ اور ان فرمان صحابہ کو لحاظ تو مواضعی اپنے پاس سے اٹھا چکے تو حضرت عباس اور جناب امیر علیہ السلام سے مطالب ہو کر یا ارشاد فرمایا ہے (حیکہ کتاب مودۃ القرنی سید علی ہمدانی کے مرقہ ص ۲۵ و ۲۶ مطبوعہ بیروت ۱۳۱۰ھ سے نقل کیا جاتا ہے) جس سے بھی احتضار ہی کے دن صحابہ کا جھرو میں جھرا ہوا ثابت ہے۔

وعن ابی حمزہ الثمالی عن ابی جعفر الباقر
عن ابائہ علیہما السلام قال لما مرض
رسول اللہ فی مرضہ الذی تبض فیہ کان
راسہ فی حجر علی والعباس یدب عنہ و
البیت غاص بالہما جحرین والاضار فقال
یا عم تقبل وصیتی وتمجن حدائی فقال
العباس انا رجل کبیر السن وکثیر العیال
فقال علیہ السلام یا علی تقبل وصیتی وتمجن
حدائی فمخنق علی العبرۃ وما استطاع ان یحبیہ
فاعدھا علیہ فقال علی یا ابی انت امی نعم
فقال رسول اللہ انت اخی ووصیی ووزیری
وخلیفتی ثم قال یا بلال ہلم سیف رسول
اللہ ذوالفقار فجاہ بہ بلال فوضع بین یدئ
رسول اللہ ثم قال یا بلال ہلم مغفر رسول اللہ
ذالنجیدین فجاہ بہ فوضعه۔
ثم قال یا بلال ہلم درع رسول اللہ ذالغفار فجاہ بہ
ثم قال یا بلال ہلم خرم رسول اللہ
المرتجز فاتی بہ فواؤتھ

ابو حمزہ ثمالی سے مروی ہے کہ امام ابو جعفر محمد باقرین
علی نے اپنے ابا کریم علیہم السلام کی زبان سے مجھ سے
روایت کی ہے کہ جناب رسول خدا مرض الموت میں مبتلا
تھے تو حضرت کا سر قدس علی کی گود میں تھا اور عباس ان کے
جسم کی حفاظت کر رہے تھے اور تمام گھر ماہرین اور انصار
سے پڑھا اس وقت آنحضرت نے عباس سے فرمایا اے
بھائی آیا تم میری وصیت کو قبول کرو گے اور میرے وعدہ
کو پورا کر لو گے؟ عباس نے جواب دیا یا رسول اللہ میں ایک
بڑھا آدمی ہوں اور کثیر العیال ہوں۔ بعد ازاں حضرت نے
علی رضی سے فرمایا کہ اے علی میری وصیت قبول کرتے ہو
اور میرے وعدہ دن کو وفا کرو گے؟ اول مرتبہ علی رضی
بوجہ گریہ جواب پر قادر نہ ہو سکے حضرت نے دوبارہ اعداہ اس
خطاب کا کیا اس وقت جناب امیر علیہ السلام نے عرض کیا کہ میرے
ابن باپ آپ پر قدامتوں بہت اچھا۔ پھر رسول خدا نے فرمایا
تو میرے بھائی اور میرا وصی ہے اور میرا وزیر ہے اور تو میرا خلیفہ ہے
بعد اس کے بل کو حکم دیا کہ میری سیف ذوالفقار لاؤ۔ بلال
نے درپردہ لا کر حاضر کر دی۔ پھر فرمایا بلال مغفر رسول اللہ
کہ جبکہ نام ذالنجیدین ہے اللہ بلال نے وہ بھی حاضر کی۔ پہنچ

یہ بھی ذوالفقار و آسمانی تم کو رہے جو رسول خدا کیلئے نازل ہوئی جس کے بار میں یہ کریمہ انزال اللہ بدینی ہم نے کو ہے کہ نازل کیا خاتم ہو اور نازل ہو مصلیٰ میں ارفع جہان
سودا میں ہے دسیہ الذی یزید ذوالفقار و قد مدی ان جبریل نزل بہا لکان طرہ سابعہ اشبار و عرضہ شہر فی وسطہ آل بین توہران جناب کی جو برابر اوں کے پاس
جی تھی ذوالفقار ہے اور مروی ہے کہ وہ تلوار جبریل آسمان سے نازل تھی جس کا طول سات بالشت اور عرض ایک بافت تھا اور اس کے بیچ میں ایک اُجڑا تھا۔ اور
حدیث دیگر سنائی ۱۰۰۰ مہر عبد نوگشور ۱۰۰۰ مہر میں ہے کہ زمرہ جبریل امین - لافنی کرہ مردہ اطمین - ذوالفقار کہ زمینست خدایہ - بفرشادہ اور کمرہ دکان

ثم قال لهم فانتم رسول الله العضاء فجاء بها فوثقوا
ثم قال يا بلال لهم بركة رسول الله السحاب
فجاء بها فوضعوها -

درج ذات الفصول طلب کی..... اور پھر گھوڑا بکھا
نام مرتجز تھا طلب کیا۔ پھر نافہ عضبا اور پردہ سحاب
اور مشوق وغیرہ وغیرہ طلب کئے

ثم قال يا بلال هم قضيب رسول الله
المشوق فجاء به فوضعه فلم ينزل يدعو
فبنى بيد شي حتى بالعصا به التي كان

بہا شک کہ وہ صابہ کہ جس سے عرب میں رسول خدا
شکریہ ادا کرتے تھے طلب کیا
اور بلال نے سب اشیاء حاضر کیں۔

يعصب بها بطنه في الحرب ثم نزع الخاتم
فدفعه الى علي ثم قال يا علي اذهب بها
اجمع فاستودعها بيتك بشهادة المهاجرين
والانصار ليس لاحد ان ياترك فيها
بعد فانطلق امير المؤمنين حتى وضعها
في منزله ثم رجع

پھر حجابِ ساتم آنکھیں سے غافل سے نکال کر حضرت علی کو دیا
فرمانی رہی کہ انکو مٹی پیز غلیظہ و ناغاسم کے غیر کو نہیں دیکھائی
اور مٹا دیا کہ اے علی ان سب کو سجاد اور پند گھوڑیں رکھو بھارت
مہاجرین و انصار کے کیلئے ان اشیاء پر دعویٰ نہیں ہو بخدا کہ میرے
بعد تم سے انکی بابت تراس کرے چنانچہ حضرت اسیرانِ ب اشیار کو
اپنے گھر میں لیگئے اور وہاں رکھ کر اداسپ ناکہ کو بند ہوا کہ وہیں تشریف لے

حدیث مذکورہ میں جو الفاظ رسول اللہ نے اخی، وصی، وزیر، خلیفہ کے ارشاد فرمائے ہیں یہ وہی الفاظ ہیں جو اب سے تیس سال قبل یعنی بیست سے تین سال بعداً یہ واذا رخصت الابرار کے نازل ہونے پر اول تبلیغ میں فرمائے تھے اسکا وعدہ اس امر کے اظہار پر فرمایا تھا کہ جو شخص اس امر (رسالت) میں ہمارا ساتھ دیکھا وہی ہمارا وزیر اور اخی اور وصی اور خلیفہ ہوگا۔ اسوقت بجز علی مرتضیٰ کے کسی نے جواب نہیں دیا۔ اس لئے آج رسول مقبول نے کہ بیشیہ میں سال کا آخر دن ہے اور تبلیغ رسالت کا آخر وقت ہے اور وفات کے چند لمحے باقی رہ گئے ہیں اس وعدہ کا ایفا فرمادیا جسکے ساتھ وہ تمام اشیاء منقولہ اپنے قائم مقام و جانشین حقیقی کو ہوا جہ مہاجرین و انصار عطا فرمادینا۔

مذکورہ حدیث سے ظاہر و ہود یہ ہے۔ (نمبر ۱۲) **عبداللہ بن مسلم بن قتیبہ صاحب تاریخ معارف المتوفی ۳۷۰ھ**

اس تاریخ (معارف) میں بھی رسول خدا کا سفر حجۃ الوداع فرماتا ۲ ذوقعدہ ۳۷ھ ہے جبکہ ماہ ذیقعدہ کی پانچ راتیں باقی تھیں جس سے ذیقعدہ کا کل ۳۰ دن کا ثابت ہے۔ یہ مطبوعہ مصر ۱۲۷۰ھ ہے اس سے قبل یورپ میں بھی طبع ہو چکی ہے۔

تدقيق (امام محمد باقر عليه السلام) صحيح مسلم فإدنا في باب حجة النبي $\frac{39}{44}$ حضرت جابر أو ابراهيم محمد باقر عليه السلام في ملاقات کا ذکر۔ حدیث ابو بکر بن ابی
شہیبة و اسحاق بن ابراہیم جبریل عن عائشة قال ابو بکر حدیثا حاتم بن اسعید المدنی عن جعفر بن محمد عن ابیہ قال دخل
علی جابر بن عبد اللہ فقال عن القوم حتی انتهى الی فقلت محمد بن علی بن حسین فاهوی سیدہ الی راسی فصرخ
ندعی الاعلی ثم زار الاسفل ثم وضعه کفہ بین یدینہ و انما یومئذ غلام شاب فقال مرحب بک یا ابن اخی سلیم ثم علم ان
شئت مسألته و هو علی و حضر وقت الصلوة فقام فی ساحة ملتحفا بها کلاما وضعها علی منکبہ و رجع من فاهو الیہ من صفر ما وردا
الی جنبہ علی المشجب فسلم بنا فقلت اخبرنی عن حجة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

[illegible]

خریج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
لخمس لیال یقین من ذی القعدة
فاقام الناس حجهم ثم صدر الی المدینة
فاقام بها بقیة ذی الحجة من سنة عشر
والمحرم وصفر واثنی عشر لیلة من شهر
ربیع الاول سنة احدى عشر ثم قبض
اللہ عز وجل صلی اللہ علیہ وسلم یوم الاثنين
وكان مقامه الی ان قبض عشر سنین
کوا مل وقد بلغ من السنین ثلاثا و
ستین سنة (صفحہ ۵۶)

اور صفحہ ۵۶ میں حضرت ابو بکر کی مدت خلافت اور تاریخ وفات میں ہے۔
قال ابن اسحاق توفي (ابو بکر) يوم الجمعة
لثم لیال یقین من جمادی الاخر سنة
ثلاث عشرة وكانت خلافة سنین و
ثلاثة اشهر و قسم لیال

تنبیہ لیکن ابن اسحاق کا بیان یوم جمعہ اور سات راتوں باقی یعنی ۲۳ جمادی الثانی ۱۱ھ انتقال ابو بکرؓ اور جو ذیل
کی عبارت سے صہن (سبع لیال) ہے جس کے بجائے (تسع لیال غلط طبع ہو گیا ہے۔ ایسی ہی عبارت سفر ج میں (خمس لیال یقین من
ذی القعدة) کی جگہ (خمس لیال یقین من ذی الحجۃ) ہر دو مطبوعہ (یورپ و مصر میں غلط طبع ہے۔

چنانچہ اسد الغابہ فی الصحابہ ج ۳ - مطبوعہ ۱۲۸۶ھ ۱۲۳۳ میں ہے۔

قال ابن اسحاق توفي ابو بکر يوم الجمعة لسبع لیال
بقین من جمادی الاخر سنة ثلاث عشرة
اس ۲۳ جمادی الثانی کی مؤید روایت ہے جس کا ابن جریر صریحاً نے اپنی تاریخ میں وارد کیا ہے دیکھو صفحہ ۲۱۲ طبع یورپ
توفی ابو بکر ثمانی لیال یقین او سبع بقین من جمادی الاخر

توفیق (ابن قتیبة) تاریخ مرآۃ الجنان یا نفی میں ہے۔ عبد اللہ بن مسلم بن قتیبة ابو محمد صاحب التعانیف صدوق قلیل المراد روایت دوی من اسحاق
ابن راہویہ رحمۃ اللہ علیہ قال الخلیف کان ثقة وینا فاضلاً
یثبات (انفاذ) غلی میں ہے (عبد اللہ بن قتیبة المتوفی ۲۵۵ھ) یہ ناسور اور مستند مصنف ہے۔ محدثین بھی اس کے اعتقاد اور اعتبار کے قائل ہیں
تاریخ میں اس کی خبر و کتاب معارف ہے جو مصر میں چھپ کر شائع ہو چکی ہے۔ یہ کتاب اگرچہ نہایت مختصر ہے لیکن اس میں مفید معلومات ہیں جو بڑی بڑی کتابوں میں
نہیں ہیں۔ کشف الظنون میں ہے۔ معارف فی التاريخ ابن قتیبة ابی محمد عبد اللہ بن مسلم المدینوی ۲۵۵ھ

نمبر (۱۳) ابوالفضل بن محمد بن عیسیٰ بن خباب بن صالح بن زید بن ابی اسلمہ

یہ جامع صحیح ترمذی خلیفہ بخاری کے جانشین ہیں جنکی روایت تاریخ سفر حجۃ الوداع کی جگہ نہیں لی لیکن انکے شیخ محمد بن مسلم بخاری نے اپنے جامع میں متعدد طرق سے تاریخ سفر حج فرماتے کی روایتیں کی ہیں۔

چنانچہ نمبر (۱) زہری میں عروہ کے طریق حضرت عائشہ کے سند سے اور نمبر (۲) ابن مسعود بن عبیدہ کے طریق حضرت ابن عباسؓ کی سند سے اور نمبر (۳) امام ابی یحییٰ بن سیدہ عمرہ کے واسطہ حضرت عائشہ کی سند سے اور نمبر (۴) صحیح بخاری اور نمبر (۵) صحیح مسلم میں یحییٰ بن سیدہ عمرہ کے واسطہ کے قاسم بن محمد کے طریق حضرت عائشہ کی سند سے ۲۵ ذیقعدہ کو جبکہ ۱۰ ذیقعدہ کے ختم کو پانچ ضعیف باقی تھیں۔ سفر حج فرماتے کی روایت کی ہے۔ نیز ترمذی کے شیخ الشیوخ ابن اسحاق نے نمبر (۳) میں انھیں قاسم بن محمد کے واسطہ حضرت عائشہ کی سند سے اسی ۲۵ ذیقعدہ یعنی پانچ شبوں باقی ذیقعدہ کی روایت کی ہے۔

نیز ابن ابی شیبہ اور ابن ماجہ نے یحییٰ بن سعید الصاری کے طریق عمرہ کے واسطہ حضرت عائشہ کی سند سے اسی ۲۵ ذیقعدہ کو سفر حج فرماتے کی روایتیں کی ہیں چنانچہ

تاریخ ہدایۃ والنہایۃ حافظ ابن کثیر باب تاریخ خروج علیہ السلام من المدینۃ حجۃ الوداع کی یہ ہے۔

وابن ماجہ ومصنف ابن ابی شیبہ من	اور ابن ماجہ اور مصنف ابن ابی شیبہ نے یحییٰ بن سعید
طریق عن یحییٰ بن سعید الانصاری عن	کے واسطہ عمرہ کے طریق حضرت عائشہ کے سند سے روایت
عمرہ عن عائشہ قالت خرجنا مع رسول اللہ	کی ہے کہ نکلے ہم لوگ رسول اللہ کے ساتھ جبکہ پانچ راتیں ذیقعدہ
صلی اللہ علیہ وسلم لخمس یومین من ذیقعدہ	کی باقی تھیں یعنی ۲۵ ذیقعدہ تھی۔

اس تاریخ کو حضرت کی روانگی نماز ظہر پڑھنے کے بعد ہوئی جسکی یہ حدیث دلالت کرتی اور صحیح ترمذی ص ۱۰۱۔ باب التفسیر فی السفر یعنی باب سفر میں تصریح کرنے کے بیان میں۔

حد ثنا قتیبہ ثنا سفیان بن عیینہ عن	کہا ترمذی نے کہ حدیث کی ہم سے قتیبہ نے سفیان بن عیینہ سے
محمد بن المنکدر و ابراہیم بن میسرۃ انھما	محمد بن منکدر اور ابراہیم بن میسرہ سے کہا ان دونوں نے کہا ہم نے
سمعنا انس بن مالک قال صلینا مع النبی صلی	انس بن مالک سے کہا انھوں نے رسول اللہ کے ساتھ ظہر کی نماز میں
الظہر بالمدينة اربعاً و بیذی الحلیفة رکعتین	میں چار رکعتیں و زود الخیر من عصر کی دو رکعتیں پڑھیں یہ حدیث
هذا حدیث صحیحہ	صحیح ہے۔

حد ثنا احمد بن منیع ناہشیم نا یحییٰ بن ابی	کہا ترمذی نے کہ حدیث کی ہم سے احمد بن منیع نے ناہشیم سے کہا اُسے حدیث
اححاق الحضرمی نا انس بن مالک قال خرجنا	کی ہم سے یحییٰ بن ابی اسحاق حضرمی نے انس بن مالک سے کہا اُسے نکلے
مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم من المدینۃ الی	ہم لوگ رسول اللہ کے ساتھ مدینہ کے طرف سے دو رکعتیں پڑھیں یحییٰ نے
مکہ فصلی رکعتین قال قلت لانس کما قام	انس کو پوچھا کہ کتنے دن رسول اللہ مکہ میں ٹھہرے۔ کہا اُسے

اور غازیہ بن اسید سے یہ حدیث حسن و صحیح ہے اور اس سے

وحدیث غازیہ بن اسید حدیث حسن

اور زید بن حسن نے سعید بن سلیمان اور کئی ایک سے

غریب من حدیث الوجہ وزید بن الحسن وقد

علم سے روایت کی ہے۔

روای عن سعید بن سلیمان وغیر واحد

www.kitabmart.in

من اهل الصلح

اس حدیث میں زید بن حسن انطاہلی واقع ہیں جسے نصر بن علی ہشتمی نے حدیث ثقلین غدیر خم کی حدیث غازیہ بن اسید اور ابو فضیل اصحاب سے روایت کی اور کئی کئی ایک حدیث صفحہ ۱۹۲ تا ۱۹۵ میں نقل ہے اہلین نصر بن علی ہشتمی سے بخاری اور ترمذی اور مسلم اور ابو داؤد اور نسائی اور ابو حاتم روایت کرتے ہیں جنہوں نے بھی کسی خطبہ کا دن نہیں بتایا اور دوسری حدیث ثقلین مخرج ترمذی جسکو مسند احمد نے روایت کیا ہے بعد حجۃ الودع میں فرمایا ہے جو ابو سعید خدری اور زید بن ارقم وغیرہ صحابیوں سے مروی ہے دیکھو ص ۱۱۱ اس میں بھی کوئی پتہ نہیں ہے۔ البتہ ابواب تفسیر القرآن میں جب ہم سورہ مائدہ کی تفسیر میں پہنچتے تو پہلی روایت حضرت عمر کی لی جو اس طور سے منقول ہے۔

عن سعید بن اسید عن زید بن حسن عن نصر بن علی ہشتمی عن غازیہ بن اسید عن ابو فضیل اصحاب

من سورة المائدة قد ثنا ابن ابی عمرنا صفیان

ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہم سے صفیان نے سعید بن اسید سے روایت کی ہے

عن معمر وغیرہ عن قیس بن مسلم عن طارق

قیس بن مسلم سے اس نے طارق بن شهاب سے روایت کیا ہے

بن شهاب قال قال رجل من اليهود لعمر بن

عمر بن الخطاب سے کہا کہ اس میں کوئی شک نہیں اگر یہ آیت ایوم مکنت

للخطاب یا اعیان المومنین لو علینا انزلت هذه

کلمہ دیکھ کر ہم پر نازل ہوتی تو ہم اس دن کو ایوم عید بنا لیتے ہیں

الاية ایوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم

فرایا عمر بن خطاب نے بیان کیا ہوں جس دن یہ آیت

نصتی و رضیت لکم الاسلام دینا لاخذنا

نازل ہوئی ہے۔ ایوم عید عید کے دن میں یہ

ذلك ایوم عبد افقال عمرانی لا علم اسی یوم

حدیث میں صحیح ہے۔

نزلت هذه الاية انزلت یوم عرفت فی یوم

الجمعة هذا حدیث حسن صحیح

حدیث مذکورہ جسکو ترمذی نے حسن صحیح کہا ہے جسکی حقیقت اور قدح نمبر (۹) بخاری کے ص ۱۱۱ اور صحیح مسلم کے ص ۱۱۱ میں مذکور ہے

جسکے روایت حدیث میں سعید بن قیس بن مسلم رجبہ (خوارج) سے ثابت ہو چکے ہیں۔ جسکے بارے میں ترمذی نے اپنے صحیح باب فرقہ قدرہ میں روایت کیا ہے۔

عن عکرمہ عن ابن عباس قال قال رسول الله صلی الله علیہ وسلم صفیات من امتی لہا فی الاسلام

نصیب المرجیۃ والقدریۃ فی الباب عن عمرو بن عمر و رافع بن خدیجہ هذا حدیث حسن غریب (ترجمہ) مکر نے

ابن عباس سے روایت کی ہے کہ حضرت نے فرمایا ہے کہ میری امت میں دو گروہ ہیں کہ ان کے واسطے کچھ حصہ اسلام میں نہیں ہے ایک رجبہ دوسرا

قدرہ اس باب میں عمرو بن عمرو و رافع بن خدیجہ سے روایت ہے یہ حدیث حسن غریب ہے۔

تنبیہ یہ حسن غریب صحیح و غیرہ جو کچھ ترمذی نے لکھا ہے وہ اپنے نقطہ نظر سے لکھا ہے اس پر کسی کسی نسخہ میں کچھ کسی میں کچھ چنانچہ یہی حدیث مشکوٰۃ میں ترمذی

کے حوالہ سے غریب لکھی ہے جیسے انما دار الحکۃ و علی بابا ترمذی کے کسی نسخہ میں حسن غریب اور کسی میں غریب ریاض النفر میں یہی حدیث حسن غریب

ربيع الاول دوشنبہ کی روایت ہے۔ دیکھو ۱۴۵۹ھ اور ترمذی نے اپنے صحیح میں ابن جریر کے واسطے زہری اور عروہ اور حضرت عائشہ اور
 ابن ابی الزہری کے واسطے زہری اور عروہ اور حضرت عائشہ کی سند سے ۶۳ سال پر وفات النبی ہزار روایت کی ہے۔ دیکھو ۱۴۵۹ھ میں
 سے بارہ ربيع الاول کو ۶۳ سال ہوتے ہیں اور بارگاہ ربيع الاول دوشنبہ سے مراجعت کر کے ۹ ذی الحجہ عرفہ کو ۱۳ ہفتہ (۹۹ دن) میں وہی دوشنبہ
 آتا ہے جس سے بھی یوم عرفہ جمعہ باطل ہے۔ ۹ ذی الحجہ عرفہ جمعہ سے ۱۲ ربيع الاول پر جمعہ آتا ہے دیکھو نقشہ جنسری حرن (رات) کثیر الوقوع مرتبہ مشبلی
 نعمانی ص ۲۰ کا پہلا خانہ اور ابن جریر شیعہ حدیث ترمذی نے آیہ اکمال دین کے نازل ہونے کے بعد رسول اللہ کے آخر عمر کی مدت ۸۱ یوم کی روایت
 کی ہے اور عرفہ جمعہ ۹ ذی الحجہ سے ۱۲ ربيع الاول جمعہ تک اکٹوے دن ہوتے ہیں اس سے بھی عرفہ کا جمعہ باطل اور یہ کہ ۹ ذی الحجہ عرفہ سے دوسری
 ربيع الاول تک ۸۱ دن ہوتے ہیں اور بارگاہ ربيع الاول دوشنبہ کے پٹنے سے دوسری ربيع الاول کو (جمعہ) آتا ہے پس عرفہ والا جمعہ کذب اور
 دروغ۔ علاوہ وجود نہ کورہ کے یوم جمعہ کا اکائیوان دن (دوشنبہ) ہوتا ہے اور بخاری اور مسلم کی ایک روایت میں سفیان یوم عرفہ جمعہ میں
 ننگ کرتا ہے اور صحیح مسلم میں اسی قیس بن سلم نے لفظ یلانیہ جمع سے اور ابن جریر طبری نے یلانیہ جمعہ سے روایت کی ہے جس سے یوم عرفہ
 دوشنبہ آتا ہے پس یوم جمعہ عرفہ کے دن کا صحیح نہ رہا اور یہی پنجشنبہ بارہ ربيع الاول کو مفتی ہوتا ہے ہمیں دوشنبہ آنا چاہئے جبکہ لانا ممکن ہے
 اس پنج سے بھی عرفہ کا پنجشنبہ یا جمعہ باطل ہو گیا اور عرفہ کے نزول آیہ اکمال دین کی یہ روایت تفسیر حافظ ابن کثیر ج ۱ ص ۲۸ مطبوعہ
 مصر سنہ ۱۲۸۵ھ کی بھی قدح کرتی ہے۔

صلوات

حدیث مذکورہ میں آیا یہ موصوفہ کا نزول حج اکبر کے دن یعنی ۱۰ ذی الحجہ یوم النحر کو کہا گیا ہے جس سے وفد کے دن آیا یہ موصوفہ کا

نزول کو غلط کر دیا اور حج اکبر اور یوم النحر کے ثبوت کی یہ حدیث صحیح ترمذی سے نقل ہے۔

قال الترمذی حدیثنا عبد الوارث بن عبد الصمد

عبد الصمد بن عبد الوارث نا ابی

عن ابيه عن محمد بن اسحاق عن ابی اسحاق

عن الحارث عن سلی قال سئلت رسول الله

صلی علیہ وسلم عن یوم الحج الاکبر فقال یوم النحر

الصحیح سانی مجلد ثانی کتاب الحج میں ۹ ذی الحجہ سے یکسر ۱۳ ذی الحجہ تک ایام عید ہیں جبکہ یہ حدیث ہے۔

عن عقبہ بن عامر عن رسول الله صلعم قال

یوم عرفة و یوم النحر و ایام التشریق عیدنا

یوم عرفة و یوم النحر و ایام التشریق عیدنا

اهل الاسلام

پس تخصیص یوم عرفة لفظ ایوم سے غلط و دروغ ہے۔ اصل میں یوم النحر یعنی حج اکبر کا دن جسکو عید الضحیٰ کہتے ہیں یوم عید ہے اسی

۱۰ ذی الحجہ میں نماز عید کل اسلامی دنیا میں ہوتی ہے اسی تاریخ میں جناب امیر المومنین علی علیہ السلام کے لئے خاص فضیلت حاصل ہوئی ہے جسکو

وسیاء النجاہ مولوی محمد حسین کے مسئلے سے لکھا جاتا ہے۔

"وارث الخلفاء آنت چوں حضرت حجۃ الوداع فرمودند حضرت علی رضی اللہ عنہ بود و از انجا اراد حج نمود و پیش آنحضرت رسید و حوام

باین مضمون منقذ ساخت کہ اعلالت جہا اهل بدر رسول الله صلعم و باھدی کشیر بکر قدم مزد و جناب نبوی اور ابان خود و جدی

شریک ساختند (ترجمہ) اور فضائل مرتضوی سے ہے کہ جب جناب رسالت اپنے حجۃ الوداع کیا حضرت آباء میں سے تھے وہاں سے اراد حج

کا کیا اور آنحضرت کے پاس پہنچے اور اراکس مضمون کے ساتھ باند اکرام باند اپنے ساتھ اس چیز کے کہ حرام باند حال کے ساتھ رسول اللہ کے ساتھ رہے باؤ نہ نہ نہایت قربانی ہوا

لیکہ کہ میں داخل ہوں اور نبی مسلم نے قربانی میں اپنے ساتھ شریک کیا۔

اخرج مسلم عن عبد الله بن الحارث الكندي

قال شهدت رسول الله في حجة الوداع و

اتي المنحر فقال ادعولي يا حسن فدعى له

على فقال له خذ باسفل الحربة واخذ

رسول الله صلى الله عليه وآله باعلاها طعنا

جها البدن فلما فرغ ركب بغلة وادف

عليها هذا في إزالة الخفاء۔

پس اُس یوم الحج اکبر کی تصدیق یوم النحر یعنی قربانی کے دن کی جناب علی علیہ السلام کی روایت تخریج ترمذی سے صحیح ہوئی اس

پروا اپنے پیچھے سوا کر لیا علی رضی اللہ عنہ یہ ہے اذ انہ انکفأ من

۱۰ ذیحہ میں جناب موصوف نے سورہ برأت کی تبلیغ اس آیت کریمہ سورہ برأت کے مطابق فرمائی ہے
 قول قائلے۔ واذا ن من الله ورسوله الى الناس يوم الحج الاكبر ان الله يرفق من المشركين ورسوله يرفق من المشركين

رسول کی حرکت حج اکبر کے دن (م)، مگر ان کو ساری کیجاتی ہے کہ خدا اور اس کا رسول مشرکوں سے بیزار اور الگ ہے۔
 اسی حج اکبر یعنی قربانی کے دن جناب امیر علیہ السلام کا تبلیغ فرمان صبح القرآن شاہ عبد القادر محدث دہلوی رحمہ اللہ مطبوعہ کا پتہ

۱۲۲ھ سے ہوتی ہے۔ فائدہ روایت میں ہے کہ جو وقت یہ سورہ نازل ہوئی آنحضرت نے پانچ سو تین سو سال پہلے اس سورہ کی حضرت ابو بکر
 کو دین اور امیر مہاجرین کا کیا اور فرمایا کہ اوپر اہل موسم کے پڑھے جو چند روز کے حضرت علیؓ اور پڑھنی مذہب کے سرور کے پیچھے سے بھجا اور فرمایا کہ آیتوں کو اب بکرت
 لیکر اوپر اہل موسم کے پڑھے اہل ان کے سبب بھجا فرمایا کہ حضرت جبریل علیہ السلام آئے تھے اور کہا اس پیغام کو لو کہ اگر جو کوئی تجھے ہرے صحت دے
 قربانی کے دن نزدیک جہرہ عقبہ کے آیتوں کو اوپر اہل موسم کے پڑھا عبارت مذکورہ میں لفظ بعد چند روز کے صحیح نہیں ہے، دیکھ حدیث صحیح ترمذی
 (۳۴) اسی شانہ کی دوسری حدیث بخاری ام احمد بخاری شرح صحیح بخاری علامہ ابن حنفی ص ۲۰۲ حدیث قصہ سورہ برأت۔

قال الامام احمد حد ثنا عفان حد ثنا احمد	کہا امام احمد نے کہ حدیث کی ہم سے عثمان نے کہا حدیث
عن سماعة عن النضر بن صالح عن	کی ہم سے عثمان نے کہا کہ سے اس نے انس بن مالک سے سنی
رسول الله صلى الله عليه وسلم	رسول مقبول سے روایت کی ہے بھجا اس آیت سورہ برأت
بعث برسالة مع ابوبكر فلما بلغ ذا الطلعة	ابو بکر کے پاس جب کہ پہنچے ذوالحلیفہ میں فرمایا حضرت نے
قال لا يبلغها الا انا ورجل من اهل بيتي	انہیں تبلیغ کرے گا مگر میں خود ہی یا کوئی مرد بہت بیت
فبعث بها مع علي ورواه الترمذي	سے ہیں بھجا اس آیت کو ہمراہ علی کے دور روایت کی ترمذی

تقدسی ترجمہ فتح الرحمن شاہ ولی اللہ محدث دہلوی میں ہے مترجم گوید سال ۱۱۸۸ھ میں حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم علی رضی اللہ عنہ
 موسم حج فرستاد تا عید و مشرکان را براندازد الا چہ راہ ایشان را فرستاد تا امر خود اہل کتبہ و اہل اہل سورہ برأت براشان بخواند
 اور تفسیر حسینی میں ہے ۲

”دو روز بخیر علی رضی اللہ عنہ نزدیک جہرہ عقبہ آیتوں کو اہل موسم خواند یعنی قربانی کے دن (۱۰ ذیحہ) کو علی رضی اللہ عنہ نے جہرہ عقبہ
 کے قریب آیتوں کو اوپر اہل موسم کے پڑھا۔

اور دوسری جگہ اسی تفسیر حسینی میں ہے تو قائلے اربعۃ اشہر جہادہ اور دوسری بخیر کہ روز تبلیغ است ماہم ربیع الاول یعنی چار
 مہینے ۱۰ ذیحہ یوم بخیر تبلیغ کے دن سے ۱۰ ربیع الاول تک مدت دیکھی ۱۱

غرضیکہ یوم الحج اکبر سے مراد روز عید قربان ہے اصل بھی حید کا دن ہے جو تمام اسلامی دنیا میں منائی جاتی ہے جبکہ آیا کمال تین
 کا نزول بعد عصر کے چشتہ کے دن ہوا ہے جبکہ عقیقہ جمعہ کہتے ہیں اور جبکی اکا سوین شب شب و شبہ اور اکا سوین روز و شبہ اور یوم عید
 کا دوسرا وقت عقیقہ شبہ جبکی اکا سوین و ایت شب شبہ اور اکا سوین دن یوم و شبہ پس ترمذی کی مخریج حدیث یوم عید والی قطعاً باطل
 ہو گئی۔

چونکہ ترمذی نے سورہ مادہ کی آیتوں سے آیہ الیوم اکملت لکم دینکم کا ذکر کیا ہے لہذا سورہ مادہ کے نزول کی تفسیر اور تفسیر قرآن

صحیح ترمذی سے بیان کیا جاتا ہے جسکو ترمذی نے اس باب کے خاتمہ پر بیان کیا ہے۔ حالانکہ انکو ابتدا میں لکھنا چاہئے تھا اور یہ حدیث صحیح شرط ثقیفین کے مطابق ہے جسکو سن غریب لکھا ہے۔ نیز سورہ مائدہ کے بعد سورہ فتح کو بھی شامل کیا ہے جسکا نزول واقعہ حدیبیہ میں ہوا۔

قال الترمذی حدثنا قتيبة قال عبد الله

بن وهب عن عيسى عن ابي عبد الرحمن

الحبلى عن عبد الله بن عمرو قال آخر سورة

انزلت سورة المائدة والفتح هذا حديث

حسن عريب وقد روى عن ابن عباس

قال آخر سورة انزلت اذا جاء نصر الله

والفتح

حدیث مذکور، کو امام احمد بن حنبل نے روایت مذکورہ کے ساتھ عبداللہ بن عمرو سے صریح سورہ مائدہ کا نزول واقعہ پر کما لیت سفر وارد کیا ہے دیکھو صفحہ ۱۵۰ حدیث نمبر اول۔ جب ہم نے ابواب تفسیر القرآن میں سورہ فتح کی تفسیر دیکھی تو اسکا نزول سفر حدیبیہ میں ہوا اور ذکر کیا ہے۔

الفاروق ثقی۔ ج۔ اول واقعہ حدیبیہ سن ۶ میں ہے۔ غرض معاہدہ صلح لکھا گیا اور اس پر بڑے بڑے اکابر صحابہ کے مابین حضرت عمر بھی وکیل تھے دستخط ثبت ہوئے۔ معاہدہ کے بعد حضرت نے مدینہ منورہ کا قصد کیا۔ راہ میں سورہ فتح نازل ہوئی تاکہ حضرت نے عمر کو جا کر فرمایا کہ مجھ پر آج ایسی صورت نازل ہوئی ہے کہ مجھ کو تمام دنیا کی چیزوں سے محروم ہے یہ کہہ کر آپ نے یہ آیتیں پڑھیں "انما الیک نزلنا اور سیرۃ النبی ثقی۔ ج۔ ثانی ۱۱۱ ذکر سورہ اذا جاء نصر الله والفتح کے ہے۔" واحدی نے اسباب المنزول میں لکھا ہے کہ یہ سورت آنحضرت کے وفات سے دو سال پہلے اتری۔ لیکن ابن القیم نے زاد المساد میں لکھا ہے سن ۶ میں عین تشریق میں اتری۔ دوسری روایت اصل میں یہ بھی کی ہے اور ابن حجر اور ذرقانی نے تصریح کی ہے کہ اسکی سند ضعیف ہے اس لئے واحدی کی روایت صحیح ہے۔

صحیح ترمذی کی غرض روایت میں تنقید کا پہلا لفظ (حسن) ہے جو سورہ مائدہ کے لئے اور دوسرا لفظ (غریب) ہے وہ سورہ فتح کے لئے ہے جسکا نزول چار سال پہلے ہوا پس سورہ مائدہ کا آخر عمر میں نازل ہونا محقق ہوا۔

چنانچہ سند رک حاکم مجملہ ثانی تفسیر سورہ مائدہ میں عبداللہ بن جبکہ واسطہ سے جن سے ترمذی نے حدیث مذکورہ اخراج کی ہے جسکے روایت وہی ہیں جو ترمذی کے حدیث میں ہیں اور جسکی مؤید دوسری روایت عبداللہ بن جبکہ حضرت عائشہ کے منہ کی بھی لکھی جاتی ہے۔ یہ دونوں حدیثیں شرط ثقیفین (بخاری و مسلم) کے مطابق ہیں۔

حدثنا ابو العباس محمد بن يعقوب

حدثنا يحيى بن نصر قال قري على عبد الله

بن وهب اخبرني يحيى بن عبد الله

قال سمعت ابا عبد الرحمن الحبلى يحد

ثنا ابو العباس محمد بن يعقوب

حدثنا يحيى بن نصر قال قري على عبد الله

بن وهب اخبرني يحيى بن عبد الله

قال سمعت ابا عبد الرحمن الحبلى يحد

قال نزلت سورة المائدة على رسول الله
صلعم في حجة الوداع فيما بين مكة والمدنية
وهو على ناقته فالتصدعت كتفها فقل
عنهار رسول الله صلى الله عليه وسلم
سورة المائدة رسول الله محمد بن عبد الله
مدینه کے نازل ہوا اور وہ حضرت ناقہ پر تھے
پس ناقہ کے کندھے سے دو کونے ٹکے تو رسول اللہ
صلوات اللہ علیہ اتر پڑے۔

اس حدیث سے سورہ المائدہ کا نزول حجۃ الوداع میں مابین مکہ و مدینہ کے جبکہ یوم غدیر ۱۸ ذی الحجہ کہتے ہیں واقع ہوا جس کا ایک
ایک جز آیہ تبلیغ ہے یہاں یہ آیت تبلیغ کی اُتری وہیں سورہ المائدہ کا نزول ثابت ہے جسکے ثبوت میں یہ حدیث اسباب النزول امام دارقطنی
رحمہ اللہ مطبوعہ مصر ۱۳۱۵ھ سے لکھی جاتی ہے۔

اخبرنا ابو سعيد محمد بن علي الصفا قال
اخبرنا الحسن بن احمد الخالد قال اخبرنا
محمد بن حمد بن خالد قال حدثنا احمد
ابن ابراهيم الخوافي قال حدثنا الحسن بن
حماد سجادة قال حدثنا علي بن عابس
عن لاعمش وابي حجاج عن عطية عن
ابي سعيد الخدري قال نزلت هذه الآية
يا ايها الرسول بلغ ما انزل اليك من ربك
يوم غدیر یوم غدیر فی علی بن ابیطالب۔
خبر دی ہم کو ابو سعید محمد بن علی صفار قال
ہم کو حسن بن احمد خلدی نے کہا خبر دی ہم کو محمد بن
حمد بن خالد بن خالد قال حدثنا احمد
ابن ابراهيم خوافی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حسن
بن حماد سجادة قال حدثنا علي بن عابس
عابیس نے اعلمش اور ابی حجاج سے اُس نے عطیہ
سے اُس نے ابو سعید خدری سے روایت کی ہے کہ آیہ
یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک
علی ابن ابیطالب کے بارے میں نازل ہوا

آیہ تبلیغ جبکہ وہابی نے دو صحابی رسول اللہ صلوٰۃ اللہ علیہ وآلہ سے یوم غدیر خم ۱۸ ذی الحجہ میں اور جناب امیر المومنین
علی علیہ السلام کے بارے میں نازل ہونے کی روایت کی ہے قولہ تعالیٰ "یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک وان لم تفعل فانک
رسالة والصدیصک من الناس" (مائل ترجمہ)

(اے رسول جو حکم تمہارے پروردگار کی طرف سے تم پر نازل کیا گیا ہے پہنچا دو اور اگر تم نے ایسا نہ کیا تو تمہارا
کہ تم نے اسکا کوئی پیغام ہی نہیں پہنچایا اور تم دروہنیں) خدا تم کو لوگوں کے شر سے محفوظ رکھیگا۔
اسی آیت کے بعد تبلیغ کے خاتمہ پر آیہ الیوم اکملت لکم دینکم وانتم علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا نازل ہوا اور حضرت صلعم کبائسی
یوم زندہ رکھو وفات پائی۔

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اپنے فارسی ترجمہ قرن سوم فرج الرحمن میں آیہ اکمال دین کے نزول میں تحریر فرماتے ہیں:-
دائیں آیت آخر آیات قرآن است بعد ازین
یہ آیت الیوم اکملت لکم دینکم آخر آیات قرآن سے ہے
جسکے بعد کوئی آیت نہیں اُتری۔

اور مرزا محمد بن محمد خان اپنے مفتاح النجاشین تحریر کرتے ہیں:-

أخرج عبد الرزاق الراسبي عن ابن
عباس قال لما نزلت هذه الآية
يا أيها الرسول بلغ ما أنزل إليك
لخذ النبي صلى الله عليه وسلم
على فقال من كنت مولاه فعلي مولاه
الاهم وال من والاه وعاد من عاداه
وأخرج ابن مردويه عن أبي سعيد الخدري
مثله وفي أخره فنزلت اليوم اكملت
لكم دينكم الآية فقال النبي الله أكبر
على أكمل الدين وإتمام النعمة ورضي
الرب برسالتي وأخلى لي على بن
أبي طالب

کے لئے ہیں۔

ثم كنت رسول الله صلى الله عليه وسلم
بعد نزولها احدى وثلاثين يوم
ثم قبضه الله تعالى الى رحمة ورضوانه
هروى ذلك عن عبد الله بن عباس
رضي الله عنه وغيره من المفسرين

مارتخ وضعت الصفاح ج. ثانی. مس. ۲ مطبوعه
قبل فی الغنیمة وكانت خلافتهم مدت
مستین وثلاثه اشهر وعشر لیل

یہ مدت خلافت ابو بکر بارہویں شب ریح الاول سال
ریح الاول (دو شنبہ) کو رحلت جناب رسالت ہے یکم ریح الاول
پہلے شنبہ ۲۹ و یکم محرم (دو شنبہ) ۳۰ دن کامل ۲۹ و یکم وہ ۵
کے گیارہ دن یہ میزان کی اسی دن کی ہو گئی اس میں ۹ دن
۱۰ و یکم کو (دو شنبہ ہوتا ہے) شاہ عبدالقادر اپنے اردو ترجمہ مؤثر

فائدہ یہ جو فرمایا کہ آج پورا دین تھا۔ اسے چکایا آیت آخر کو اتنی ہے کہ سب احکام اللہ کے نازل ہو چکے تھے اس کا
 تین بیٹے حضرت زندہ رہے (یہ ۹۰ دن بھی اسی گیارہ ربیع الاول پر ختم ہیں) یہ مدت ابن عباس کی روایت کے مطابق ہے۔ نیز شاہ
 عبدالقادر ان کے پیر شاہ ولی اللہ کے پیر شیخ عبدالقادر جیلانی کی مخریجہ حدیث ابن عباس کے مخالف ہے پس ۱۰ روز بھی چھٹتے گیارہ
 ربیع الاول سے دو شنبہ تک کیا کسی یوم کی مطابقت صحیح ہے۔

نیز گیارہویں نامر منہ جن پر میں فتح پور ضلع ۱۹۸۱ء میں ہے کہ جناب مفتی اعظم احمد بریلوی معمولات نظریہ کے مطابق رکھے
 ہیں کہ آپ (شیخ عبدالقادر) کی تاریخ (وفات) ذی قعدہ ۸۱۲ھ ہے۔ چونکہ آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ناکہ شریف ہر مہینہ کی گیارہویں
 تاریخ کو کیا کرتے تھے۔ اس وجہ سے آپ کا غم بند و نشان میں گیارہویں تاریخ مقرر و مشہور ہو گیا۔ اس مضمون سے بھی وفات النبی صلی اللہ
 علیہ وسلم ربیع الاول ہونا صحیح ہوتا ہے۔ ورنہ ایک روز قبل فاتح دینا کیسا ازوجہ سنائے کہ آیت تبلیغ کے نازل ہونے پر رسول خدا نے سب سے
 پہلے جناب امیر المؤمنین علی علیہ السلام کے سراقدس پر عامہ باندھا ہے۔

چنانچہ سند ابوداؤد الطیالسی التوفی سنہ ۳۰۰ھ ج ۱۔ ص ۱۲ مطبوعہ حیدرآباد دکن سنہ ۱۳۲۱ھ میں یہ حدیث ہے۔

حدثنا ابو داؤد قال حدثنا الاشعث

بن سعید نا حد ثنا عبد الله بن بشر عن

ابی راشد الخبrazی عن علی قال عمی رسول

صلی اللہ علیہ وسلم یوم غدیر خم لعمامة

سدا لھا خلفی ثم قال ان اللہ عز وجل امدنی

یوم بدو حنین بملائکة یعمون هذه

فقال ان العامة حاجرة بن الکفر ولا یان

اسی یوم غدیر خم میں رسول خدا نے ایک عظیم الشان خطبہ دیا ہے جو میں حدیث ثقلین میں حدیث ولایت کو شرح و بسط سے بیان فرمایا ہے

لیکن شیخ ترمذی صاحب ایک مختصر فقرہ حدیث ولایت کا بیان کر کے خاموش ہو گئے اور مقام از تاریخ اور دن کو چھپا گئے اور اپنی عادت کے مطابق
 صحیح و سوا حدیث کو من غریب کھ گئے۔ چنانچہ ابواب الناقب ج ۱ ثانی میں ہے۔

حدثنا محمد بن بشار ثنا محمد بن جعفر

ثنا شعبه عن سلمة بن کھیل قال

سمعت ابا الطیفیل یحدث الی

سرحیة او زید بن سرقہ ثنا شعبه

عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من کنت مولاه

حدیث کی ہم سے محمد بن بشار نے کہا کہ حدیث کی ہم سے محمد بن

جعفر نے شعبہ سے اس سے سلمہ بن کھیل سے کہا اس نے ثنا

میں نے ابو الطیفیل سے کہ حدیث کرتا تھا ابی سرحیہ (حدیث بن

اسید) یا زید بن سرقہ (شک شعبہ) نبی صلی اللہ علیہ وسلم

آر و سلم سے فرمایا آپ نے جس کا میں مولا ہوں اس کا

سے توفیق راہ دہا طیالسی تذکرہ مختار میں ہے ابوداؤد الطیالسی ابی حنظلہ اکبر سلیمان بن داؤد بن الجارود الفارسی الأصل البوسنی مسموع بن عیسیٰ
 وابن ثابن والد ستوی وشعبہ و طبقہ ہر عشر احد والفلاس و بند او ابن الفرات و خلافت ذات سنتہ راہ و ماسنین۔

فعلى مولاہ حدیث حسن غریب درودى
شعبۃ ہذا الحدیث عن میمون بن ابی
عبد اللہ عن زید بن ارقم عن النبی
صلی اللہ علیہ وسلم عن حذیفۃ بن
اسید صاحب النبی

علی مولاہ۔ حدیث حسن غریب ہے اور روایت کیا
اس کو شعبۂ بن میمون ابی عبد اللہ سے اُس نے
زید بن ارقم سے اُس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مثل اسکے در
دوسرے وہ حذیفہ بن اسید ہے جو صاحب
النبی کہتے۔

دوسری حدیث جسکا حوالہ ترمذی نے دیا ہے وہ سند امام احمد سے صفحہ ۱۹۲ میں نقل ہے اور پہلی حدیث مذکورہ صفحہ ۱۹۳ تا ۱۹۵
نمبر (۹) بخاری میں ہے جس میں حدیث ثقلین اور حدیث ولایت ایک ساتھ ذکر ہے لیکن حکیم ابو عبد اللہ محمد بن علی ترمذی المتوفی ۳۲۰ھ جو
معاصر جامع صحیح ترمذی ہے اپنے نوادر الاصول میں صریح حدیث ثقلین کی روایت واروک ہے (منقول طبقات ثقلین - ج ۱ - اول ۱۳۵ھ)

حدیث کی ہم سے نصر بن علی جعفی نے کہا حدیث کی ہم سے
زید بن حسن نے کہا حدیث کی ہم سے مروان بن خربوذہ
نے ابی الطفیل عامر بن داؤد سے انھوں نے حذیفہ
بن اسید سے روایت کی ہے کہ جب جناب رسالت

حد ثنا نصر بن علی الجعفی قال حد ثنا
زید بن الحسن قال حد ثنا مروان بن خربوذہ
الملکی عن ابی الطفیل عامر بن داؤد
عن حذیفۃ بن اسید الغفاری قال
لما صدر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
من حجۃ الوداع خطب فقال ایھا الناس
انہ قد نبأ فی اللطیف الخبیر انہ لن یعمرو
نبی الا مثل نصف عمر الذی یملیہ من
قبل وانی اظن ان یوشک ان ادعی فاجب
والی فنی حکم علی الخوض وانی ما اثلکم حین
ترددن علی عن الثقلین فانظروا کیف
تخلفونی فیما الثقل الاکبر کتاب اللہ

حجۃ الوداع سے واپس ہوئے تو خطبہ پڑھا اور
اس میں فرمایا کہ ایھا الناس مجھے خدا کے لطیف و
خبیر نے خبر دی ہے کہ کوئی نبی زندہ نہیں رہا مگر
قریب نصف عمر اُس نبی کے جو اس کے قبل تھا
اور مجھے گمان یہ ہے کہ عنقریب میں داعی اجل
کو لبیک کہوں گا اور میں تم سے پہلے عرض (کو فرما
پر جا کر قہار مقطر ہو گا۔ اور جب تم وہاں میرے
پاس آؤ گے تو میں تم سے ثقلین کے بارے میں سوال کروں گا

ترجمہ (نصر بن علی) طبقات الحفاظ سید علی بن ہے نصر بن علی بن نصر بن علی بن صہبان الجعفی ابو عمر البصری الصفیہ دی عن ابیہ و ابن حنیفۃ و زید
ابن جعفی و عنہ الأئمة الستہ و ابو حاتم و خلق ائمتہ سنۃ حنفیہ و ما یشتملین۔

عہ ترمذی (ابو الطفیل) اصابت فی تمیز الصحابہ ابن حجر میں ہے۔ ابو الطفیل عامر بن داؤد بن عبد اللہ بن عمر بن حبش و یقال جمعی بن جدی بن
سعد بن لیث بن بکر بن عبد بن ضافہ بن علی بن کنانہ الکافی ثم البیاضی البنی صلی اللہ علیہ وسلم وہو شای و خطبہ لحدیث قال ابن عدی لہ
حجۃ و روی یضاً عن ابی بکر و عمر و علی و معاذ و حذیفۃ و ابن مسعود و ابن عباس و داؤد بن عبد الحارث و زید بن اسود و خیر و معمر و
عمر الزہری و ابراہیم بن زید و قتادہ و عبد العزیز بن سنان و عبد اللہ بن خالد و عمر بن دینار و زید بن حبیب و
مروان بن خربوذہ و آخر و ان قال مسلم مات سنۃ مائۃ و ہر اثنی عشر من مات من الصحابۃ و قال ابن البقیات سنۃ
اثنی عشر و مائۃ و ہر مشہور یا سمر و کثیرۃ جلیلاً عن جبارک بن فضالۃ مات سنۃ سبع و مائۃ و قال وہب بن جبر بن حازم
عن ابیہ کہت بکرۃ سنۃ عشر مائۃ فرأیت جنازہ فالت قال ابو الطفیل و قال ابن السکن جارت عنہ و ایات ثابتۃ اندر ای البنی سلم الخ

سبب طر فہ بیل اللہ و طر فہ بایا یکم
 فاستسکولوا تفضلوا ولا تبدلوا وقتک
 اهل بیتى فانی قد بنانی اللطیف
 الخیر انما لن یفتر قاحتی یہا اعلی الخیر
 ہی حدیث حضرت بن ابی اسید کی مثل ۱۹۵ تا ۱۹۸ کے کتاب
 نیامج المودۃ ص ۲۳۷ مہر مہر ہول المستوفی بن محمد الجوابہ العفر بن محمد

کریمہ بدقت نے لکے ساتھ کیا بڑا دیکھا نقش اکبر کا بھلا ایک
 سبب ہے بھلا ایک کتا دھڑکے لقمہ میں ہر اور دوسرا کھانا
 لقمہ میں ہے پس اس سے مستحک ہو کر گراہ ہو گئے اور اس کو تبدیل کر کے
 اور مد اس نقل میری عزت ہے جو کہ میرے اہلبیت میں اور خواہ
 مجھے خبر دی ہے کہ ان دونوں میں جدائی نہ ہوگی ہر ایک ایک سیر میں
 خوش کوثر پر دار و ہونگے۔

اور صاحب فصول المہم بن صباح المکی ص ۲۳۷ مطبوعہ طهران ۱۳۲۶ھ میں صحیح ترمذی کا ذکر کرتے ہوئے یہ خطبہ وارد فرماتے ہیں
 رواہ الترمذی الضاعن زید بن اسحق
 قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم من کنت مولاہ فعلی مولاہ
 هذا اللفظ جمہودہ رواہ الترمذی و
 لم یزد علیہ و نہ اذ غیریہ و ہوا الزہری
 ذکر الیوم والنمان والمکان فقال
 لما حج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع و عاد
 فاصد المداینۃ قام بعد یرا خمد و ہوا
 ما بین مکۃ والمدینۃ و ذلک فی
 الیوم الثامن عشر من ذی الحجۃ الحرام
 فقال ایہا الناس انی مسئول و انتم
 مسئولون هل بلغت قالوا نعم
 انک قد بلغت و نصحت قال و انما
 انشد قد بلغت و نصحت ثم قال
 ایہا الناس الیس تشهدون ان
 لا الہ الا اللہ و انی رسول اللہ قالوا

نیز ترمذی نے زید بن اسحق سے روایت کیا ہے کہ کہا انہوں
 نے بھلا میں مولا ہوں اسکا علی مولا ہے جو اس لفظ کو ترمذی
 نے روایت کیا ہے اور اس سے زیادہ کچھ نہیں کہا
 مگر زہری نے دن اور زمانہ و مکان سب کی
 تفصیل کی ہے چنانچہ کہا ہے کہ حج کیا رسول اللہ
 نے (یعنی حجۃ الوداع) اور بحالت عادت بری
 مدینہ مقام خدیجہ میں جو ما بین کہ مدینہ
 ہے اور مدینہ کو قیام فرما کر خطبہ ارشاد کیا پس فرمایا
 ایہا الناس مجھے سوال کیا جائیگا اور تم سے
 بھی سوال ہوگا۔ آیا میں نے رسالت خدا کو
 پہنچایا۔ سب نے کہا ہاں۔ ہم گواہی دیتے
 ہیں کہ آپ نے رسالت خدا کو پہنچایا اور اہل
 کو نصیحت کی۔ آپ نے فرمایا میں بھی اس کی گواہی
 دیتا ہوں۔ پھر فرمایا ایہا الناس آیا تم
 اس کی شہادت نہیں ادا کرتے ہو کہ میں نبی ہوں
 سوائے اللہ کے اور میں رسول اللہ ہوں کیا

سہ ۲۷۷ اس حدیث ثقلین کا ہے جسکو حاشیہ ص ۳۲ میں بدون ترجمہ کے نقل کیا گیا ہے۔ سید ابوالحسن عینی نے اپنی کتاب اخبار المدینہ میں جابر بن
 عبد اللہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مرض الموت میں علی اور فضل بن عباس کے سہارے سے منبر پر بٹھرایا لے ادا فرمایا کہ اے
 حاضرین میں تمہارے پاس ایسی چیز چھوڑنا ہوں کہ اگر تم نے ان کی اطاعت کی تو ہرگز ہرگز گمراہ نہ ہو گے وہ کتاب خدا اور میری عزت ہیں جن میں تم نے
 عزت نہ کرنا اللہ انکے مراتب پر حسد نہ کرنا۔ ان سے بغض نہ رکھنا اور ملک خدا کے بموجب آپس میں بھائی بھائی بنے رہنا۔ پھر تم کو اپنی عزت
 اہل بیت کے لئے وصیت کرتا ہوں۔

نشهد ان لا اله الا الله وانا نبي رسول
الله قال وانا اشهد مثل ما شهدتم
ثم قال ايها الناس قد خلفت
فيكم ما ان تمكتم به لن تضلوا
بعدي كتاب الله واهل بيتي الا
وان اللطيف الخبير اخبرني انهم ان
يتفرقا حتى يردوا على الخوض وسعة
خوضي ما بين بصري وصنعاء عدد
البيتة عدد النجوم ان الله سائلكم
كيف خلفتموني في كتابه وفي اهل بيتي
ثم قال ايها الناس من اول الناس
بالمؤمنين قالوا الله ورسوله اولي
بالمؤمنين يقول ذلك ثلاث
مرات ثم قال في الرابعة واخذ
مهدى على منكب مولاه فعلى مولاه اللهم
وال من والاه وعاد من عاداه الا فيبلغ
الشاهد الغائب

بیشک ہم کو اسی دیتے ہیں کہ مہین کوئی معبود سوا
خدا کے اور آپ رسول اس میں اور اپنے فرمایا میں بھی
مثل تمہارے اسکی شہادت اور اگر تاہوں پھر فرمایا
ایہا الناس میں نے تم میں وہ ایسی چیزیں چھوڑی
ہیں کہ اگر تم انکی ساتھ شک کرو گے تو ہرگز سب سے
کبھی گمراہ نہ ہو گے ایک کتاب اللہ و سب سے بیت
آگاہ ہو کہ مجھے لطیف خیر نے خبر دی ہے کہ یہ دونوں کبھی جدا
ہونگے حتیٰ کہ سب سے پاس حوض ہمدان میں اللہ صحت اس
حوض کی بقصد حاصل ما بین بصری و صنعاء ہے اور زمین
غرون ہم عدد ستارہ اسے آسمان میں خدا تم سے باز نہیں کرے اور
کہ تم نے اسکی کتاب سے سب سے بیت کیا ہے سب سے ملک کیا
پھر فرمایا ایہا الناس ہر کوئی کو کون نام لگوں گا وہی ہے سب سے ملک
اللہ اور اسکا رسول اولیٰ ہے تین مرتبہ حضرت نے اس قول
کی تکرار فرمائی چوتھی مرتبہ حضرت علی کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا ہر
میں مولائوں اسکا علی مولا ہے بار خدا یاد دست رکھا اسکو جو علی
کو دست رکھے اور دشمن رکھے اسکو جو علی کو دشمن رکھے پھر فرمایا اللہ
ہو کہ ظفرین کو چاہئے کہ جو لوگ اس علیہ میں مافر نہیں ہیں انکو

خبر ہو چکا ہیں۔

خطبہ مذکورہ میں امام زہری شیخ الثبوت زہدی سے ۱۸ زنجیر یوم غدیر خم ما بین کہ اور مدینہ کی تصریح ہو گئی جسکو زہدی کے شیخ
صاحب صحیح مسلم نے غدیر خم ما بین کہ و مدینہ کی تصریح زید بن ارقم کی روایت سے کر چکے ہیں جس میں اصحون نے صرف حدیث ثقلین ازواج کی ہے
و حدیث ولایت جسکے لئے رسول خدا سیر راہ اعلان و انہار کے لئے اسکو ہدے اسکو اٹھا کر گئے ایسے ہی زہدی بھی صرف حدیث ولایت کا ایک
نفرہ کہ حدیث ثقلین واقع غدیر خم کو چھپا گئے دیکھو حدیث ص ۱۹۳ انبات ۱۹۵ کتاب ہذا۔ اسی واقعہ تبلیغ کے بعد آیہ اکمال دین نازل
ہوا جسکا شکر یہ رسول اللہ نے اعلان سے فرمادیا۔

چنانچہ کتاب اربعین جمال الدین محدث (مفتول از ہفتات الافار ولایت ص ۵۶) میں (۱۸ زنجیر غنیمت) کے ساتھ فکر یہ وارد ہے۔
رواہ ابو سعید الخدری و فیہ لاستشہاد
روایت کیلئے ابوسعید خدری نے اس میں استشہاد
مذکور کے ساتھ اور میں اسکا بیان کے اعتبار سے وہ
چیز ہے کہ مہین روایت کی گئی اس کے غیر سے ہیں کہا
البیان ما لم یرو عن غیرہ فقال

لما نزل النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعداً
 خمس یوم الخمیس ثامن عشر من ذی الحجۃ
 دعا الناس الی علی فاحذ بضبیعہ ففرھا
 حتی نظر الناس الی بیاض البطن
 رسول اللہ صلعم فقال اللہ اکبر الحمد
 للہ علی اکمال الدین و اتمام النعمۃ
 و رضی الرب برسالتی و الولائیۃ لعلی
 من بعدی من کنت مولاه فعلی مولاه

ابوسعید خدری نے جبکہ اسے رسول خدا غدیر خم میں پہنچنے
 کے دن اٹھارہ چوبیس نوکچہ کو تو لیا لوگوں کو علی کی طہارت اور کربلا
 کے دفن باز کو اور اتنا بلند کیا کہ لوگوں نے آپ کے ہر نعل کی
 سفیدی مشاہدہ کی پس فرمایا حضرت نے کہ اللہ اکبر
 حمد خداوند عالم دین کے کامل کرنے اور نعمت کے پور
 کرنے پر اور راضی ہوا پر دروگاہ میری رسالت اور
 میرے بعد علی کی ولایت سے مکیا میں مولایہوں و صحابہ
 اختیار ہوں اور مکیا علی مولایہ صاحب اختیار ہے۔

جمال الدین محدث کی کتاب اربعین سے بروایت ابوسعید خدری ۸ ذیحجہ بوم غدیر خم میں پختہ کا دن ہونا ثابت ہو گیا جو طہار
 جمال الدین محدث کے روضۃ الاحباب کے ماہ صفر کے آخری تاریخوں سے مطابقت کرتا ہے چنانچہ روضۃ الاحباب جلد اول منہج
 نور محمدی لکھنؤ ۱۳۱۰ھ اور مطبوعہ مطبع امی منشی تیغ بہادر واقع امین آباد ص ۵۵۲ ۵۵۳ ۵۵۴ میں ہے۔

روزہ و شبہ بہشت و ششم ماہ صفر ۱۱۰۰ھ مذکورہ
 حضرت امیر فرمود مردم را کہ ساختگی لشکر کنید
 بہتہ حرب روم۔ روز دیگر اسامہ بن زید بن
 حارثہ را طلبید و فرمود ترا میر شکر میگردد نام برد
 تا بخوای ابنی مقتل پدر خویش و بر سر ایشان
 تاقتن آور و دستاخ و دیار ایشان را بسوزد
 و روز تری بر و تا پیش از وصول خبر بہ نشان رسی
 و روز چہار شبہ بہشت و ششم ماہ مذکور حضرت
 را مرض طاری شد و روز دیگر با وجود مرض بہت
 مبارک حذر لواے برآے وے عقد فرمود۔

روضہ کے دن ۶ صفر ۱۱۰۰ھ حضرت نے لوگوں کو جنگ
 روم پر جانے کے لئے تیاری کا حکم دیا دوسرے
 دن ۷ صفر شبہ ۱۱۰۰ھ اسامہ بن زید بن حارثہ کو
 بلا کر ارشاد فرمایا کہ میں تجھ کو امیر لشکر کرتا ہوں جاؤ
 فوجی اپنی اپنے باپ کے قتل گاہ کو ان پر دور
 لے جاؤ اور مال و متاع ان کے ملک کو جلا دو اور
 جلد تر جاؤ تاکہ اس خبر کے شائع ہونے سے پہلے پہنچو
 ۲۸ صفر چہار شبہ کے دن حضرت مرض میں مبتلا
 ہوئے اور دوسرے دن (۲۹ صفر شبہ) باوجود
 مرض کے اپنے دست مبارک سے اسار کے لئے ایک

عالم جنگ بنایا اور اعران مہاجر و انصار کو مثل ابو بکر صدیق
 اور عمر فاروق اور عثمان ذوالنورین و سعد بن ابی وقاص و
 ابوعبیدہ بن الجراح و سعید بن زید و قتادہ بن
 النعمان و سنان بن سلمہ بن حریش و سورگشتہ با آنکہ
 در آن لشکر ہمراہ اسامہ باشند۔

عالم جنگ بنایا اور اعران مہاجر و انصار کو مثل ابو بکر صدیق
 اور عمر فاروق اور عثمان ذوالنورین اور سعید بن ابی
 وقاص اور ابوعبیدہ بن الجراح و سعید بن زید و قتادہ
 بن نعمان اللہ سلمہ بن سلمہ بن حریش کو مامور فرمایا
 کہ ہمراہ لشکر اسامہ کے رہیں انھیں

کتاب اربعین والا ۸ ذیحجہ کا پنجشنبہ جسکا چوتھا روز ۲۲ ذیحجہ (دوشنبہ) تو ۲۵ ذیحجہ (دوشنبہ) گیارہ روز یکم ۲۹ محرم

(دوشنبہ) ۳۰ محرم (چهارشنبه) ۳۰ ذی قعدہ (یکم) ۱۵ و ۱۶ صفر (پنجشنبہ) ۲۳ صفر (جمعہ) ۲۴ صفر (شنبه) ۲۵ صفر (یکشنبہ) ۲۶ صفر
 (دوشنبہ) ۲۷ صفر (۳ شنبہ) ۲۸ صفر (پہار شنبہ) ۲۹ صفر (پنجشنبہ) ۱ بہانگ شتر دن ہمسے جو روضۃ الاحباب کے ۲۷ صفر دوشنبہ
 سے ۲۹ صفر پنجشنبہ تک مطابق ہے یعنی یکم صفر (پنجشنبہ) بارہ صفر (دوشنبہ) ہوا ہے تا کہین ابن اسحاق نمبر (۳) امداد قدی نمبر ۵
 بن سعد نمبر (۲) مین مین جسکے بعد ہجر یکم ربیع الاول (پنجشنبہ) بارہ ربیع الاول (دوشنبہ) وقات النبی (خط ہلایا گیا ہے۔
 جب ہم تمام وکال سورہ فائدہ کا نزول ۱۸ ذی الحجہ (پنجشنبہ) یوم غدیر خم مین ادا کی آخری آیت الیوم اکملت لکم دینکم
 واقممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا کا نزول مقام غدیر خم پر روایات صحیحہ سے ثابت کر چکے اور حساب سے
 کیا اسی یوم کی مدت گیارہ ربیع الاول (دوشنبہ) تک مطابق کر چکے درحالیکہ ارباب سیر و خفا حدیث کا ۲۷ صفر چار شنبہ ۲۹ صفر
 پنجشنبہ (پہلے جو بحال ہے) تو سورہ امداد کی بارہ مین آیت جو درباب خلافت ائمہ اثنا عشر علیہ السلام ہے ثابت کرنا ہے۔

ولقد اخذ الله ميثاق بنی اسرائیل وبعثنا منہم اثنا عشر نقیباً اور امین شاہ مبین کہ خدا نے
بنی اسرائیل سے (مجھے ایمان کا) عہد و پیمان لے لیا تھا اور ہم (خدا سے) ان میں کے بارہ سردار (راؤن) پر اس طرح کے (جس طرح بنی اسرائیل
کے بارہ سردار تھے) اسی طرح اس امت میں بارہ سردار و امام ہیں چنانچہ صحیح بخاری اور صحیح
مسلم نیز اس صحیح ترمذی میں منقول ہے کہ حضرت رسول نے فرمایا کہ جب تک میرے بارہ خلیفہ نہ ہو لینگے دنیا قائم رہے گی وہ بارہ سردار
انہ اثنا عشر علیہم السلام جن کے اول جناب علی علیہ السلام ہیں جس طرح اثنا عشر نقیباً کے اول سردار جناب یوشع و صی و خلیفہ حضرت
موسیٰ ہوئے جبکہ ثبوت میں آیہ سورہ فرقہ کا ۱۸ ذیکر یوم غدیر میں نازل ہوا ہے اور اسی تاریخ میں حضرت موسیٰ نے جناب یوشع کو
اپنا جانشین اور بنی اسرائیل سے آپ کی خلافت اور وصایت کا عہد قرار لیا

چنانچہ تقویم الحسین مولفہ اخوند ملا حسن کا شی
ثامن عشر (ذی الحجۃ یوم الغدیر
وفیہ اخی المبنی صلعم بین اصحابہ
وقیل فی ثانی عشر رمضان وفیہ
بویع نبلی و نجاتہ ابراہیم من النکا
و وصیۃ موسی بیو شمع و علی بنی شمع
الصفا و اخلاف سلیمان اصفت بن
برحیا۔

تفہیم گہنہ میں ہر
۱۸ ذی الحجہ غدیر خم کے دن رسول اللہ اے صحابہ میں ایک
دوسرے کا بھائی قرار دیا اور کہا گیا ہے کہ بارہ ماہ
رمضان میں ہوا اور اسی ۱۸ ذی الحجہ یوم غدیر
میں حضرت علیؑ کی مبعیت ہوئی اور حضرت
ابراہیمؑ نے حج سے نجات پائی اور موسیٰؑ نے برش
کو اور عیسیٰؑ نے شمعون الصفا کو اور سلیمانؑ نے اصفت
بن برحیا کو اپنا وصی کیا۔

اور شاہ عبدالقادر محدث دہلوی اپنے موضع القرآن میں آیہ اثنا عشر نقیبا کی تفسیر میں رقم طراز ہیں :-
یہ بیان فرمایا جی اسرائیل سے عہد لینے کا حضرت موسیٰ کے آخر عمر میں یہ قرار لے ہیں یہ سورۃ راندہ حضرت کے آخر عمر میں نازل ہوئی شاید ہم کو سنایا اس واسطے کہ کوئی تفسیر ہے کہ ایک عہد اس امت سے تھا کہ جو رسول بعد پیدا ہوں انکی مدد کر داسکی بدل ہم سے
ہے کہ خلفا کی اطاعت کر دے مذکور بارہ سرداروں کا بیان فرمایا اسی اشارہ کہ حضرت نے بتایا ہے کہ میری امت میں بارہ خلیفہ ہوں گے

قوم قریش سے اور فرمایا ہے جو خرابی ہوئی پہلے امت میں سو ہوئی تم میں بیسے وہ خراب ہوئے پیغمبروں کی مخالفت سے یہ امت خراب ہوئی خلیفہ پر خروج کر کے تفسیر موع القرآن شاہ عبدالقادر سے سورہ المائدہ کا سو بخدا کے آخر عمر میں نازل ہونا معلوم کر چکے اس سے قبل انبر (۱۱) ص ۲۲۵ میں قاضی شوکانی مبنی (التوٰنی ص ۱۲۵) جو مجتہد مطلق گذرے ہیں جنھوں نے محمد ابن کعب قرظی اور ربیع بن خثعم کی سند سے اسی سورہ المائدہ کا نزول حجة الوداع میں مابین مکہ و مدینہ کے ثابت کر چکے ہیں جسکی آخری آیت یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیٰک الخ کو یوم غدیر خم میں وارد کر چکے ہیں جسکی تائید تفسیر فتح البیان فی مقاصد القرآن فاب صدیق حسن خان کے ہیں

۸۹ مطبوعہ مصر ۱۳۰۱ھ سے ہوتا ہے۔

عن ابی سعید الخدری قال نزلت
 هذه الآية (یا ایہا الرسول بلغ ما
 انزل الیک من ربک) یوم غدیر خم فی علی
 ابنا ابیطالب

اسی تفسیر فتح البیان کے ص ۲۲۵ میں تفسیر سورہ المائدہ مذکور ہے۔

وعن محمد ابن کعب القرظی قال انھا
 نزلت فی حجة الوداع فیما بین مکة والمدینة

یہ وہی ہیں کہ مدینہ (غدير خم کا دن ۸ ذیحجہ) ہے جسکی تصریح امام زہری شیوخ حدیث ترمذی نے کیا ہے اور امام مسلم صاحب اپنی صحیح میں زید بن ارقم کی روایت سے وارد فرمایا ہے دیکھو نمبر (۱۱) ص ۲۲۵

آیہ اثنا عشر نقیبا کی تفسیر سے صات صات واضح ہو گیا کہ صحیح حضرت موسیٰ نے اپنے آخر عمر میں حضرت یوشع کی وصایت و خلافت کا عہد و قرار بنی اسرائیل سے لیا۔

اسی طرح جناب سرور عالم نے اپنی آخر عمر میں کہ ۸۱ دن باقی تھے حضرت علی کی ولایت و خلافت کا عہد و بیان حاضر بنی ہاشم سے عمو آقریش اور اپنے ازواج سے خصوصاً لیا۔ جیسا کہ حضرت ابو بکر اور عمر وغیرہ صحابہ اور اہل بیت مومنین کا موافق ارشاد پیغمبر صلی علیہ السلام میں جا کر ہمارا کیا دینا ہے۔

آیہ نقیبا کی تعداد کے مطابق تعداد خلفا کی یہ روایت مشد امام احمد صحیح۔ اول مطبوعہ مصر ۱۳۱۲ھ سے نقل ہے۔

حد ثنا ابو القصر ثنا ابو عقیل ثنا
 حدیث کی ہم سے ابو القصر نے کہا حدیث کی ہم سے ابو عقیل نے

جبالہ عن الشعبي عن مسروق قال کنا
 کما حدیث کی ہم سے جبالہ نے شعبی سے اُس نے مسروق سے

مع عبد الله جلوسا فی المسجد یقرئنا
 کہتے ہیں کہ ہم عبد اللہ بن مسعود کے پاس مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے کہ

ما فاة رجل فقال یا ابن مسعود هل
 ایک شخص اُنکے پاس آیا اور کہنے لگا اے بن مسعود آیا آپ لوگوں

حد ثکم نبیکم کما یکون من بعدہ خلیفہ
 کو آپ کے نبی صلعم نے خبر دی ہے کہ میرے بعد کتنے خلیفہ ہوں گے

قال نعم کعدة نقیار بنی اسرائیل
 کہنے لگے ہاں بیش بنی اسرائیل کے نقیبا کی تعداد کے۔

دیکھئے امر شاہدیت میں اشارہ کافی ہوتا ہے جس طرح نقباء موسیٰ بن مناد ہوتے اس طرح خلفاء پیغمبر خدا من عند اللہ تعالیٰ مسموم و منصوب ہوتے۔

ما فظ ابن کثیر اپنے تفسیر مجہود میں اس آیت اثناعشر نبیاً کی تفسیر میں کہتے ہیں:-

وفي التوارد البشارة باسمعيل عليه
السلام ان الله يعطي من صلبه اثني عشر
عظيماً وهم هولاء الخلفاء الاثنا عشر
المذكورون في حديث ابن مسعود وجابر
بن سمرة

توریت کی بشارت جو اسمعیل علیہ السلام پر ہے کہ تحقیق
اسد قاسم قائم کرے گا اسمعیل علیہ السلام کے
صلب سے بارہ بزرگ اور دو بارہ خلیفہ ہونگے
جو ذکر کے لئے۔ حدیث میں ابن مسعود اور
جابر بن سمرة کے۔

جابر بن سمرة والی حدیث صحیح ترمذی جلد ثانی - باب خلفاء کے بیان کی یہ ہے۔

حدثنا ابو كريب بن ناعم بن عبدة عن
سماك بن حرب عن جابر بن سمرة
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
بعد اثناعشر اميراً قال ثم تكلم
بشيء لم اقصمه فسالته الذي يليني
فقال كلهم من قبلي هذا حديث حسن
صحيح

حدیث کی ہم سے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہم سے
عمر بن عبید نے سماک بن حرب سے اس نے جابر بن سمرة
سے کہا اُن نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہا جابر نے پھر آنحضرت نے کچھ بات کی کہ میں نہ سمجھا میں
نے اپنے پاس داماد رماحی سے پوچھا اُس نے کہا کہ
فرمایا حضرت نے کہ وہ سب مرد از قبلی سے ہونگے۔ یہ
حدیث حسن صحیح ہے۔

لیکن امام قندوزی نے نتائج البرہان ص ۲۴ میں سورۃ القربیٰ سید علی ہمدانی کے موقدہ ماضیہ کے حوالے سے یہ حدیث لکھا ہے۔

عن عبد الملك بن عمير عن جابر بن
سمرة قال كنت مع ابي عند النبي
فسمعت يقول بعد اثناعشر خليفة
ثم اخفى صوتي فقلت لابي ما الذي
اخفى صوتي قال قال كلهم من بني هاشم
وعن سماك بن حرب مثل ذلك

عبد الملک بن عمر نے جابر بن سمرة سے روایت کی ہے
کہ میں تھا ساتھ اپنے باپ کے نزدیک رسول اللہ کے پاس میں نے
فرمایا حضرت نے یہ بعد بارہ خلیفہ ہونگے پھر آواز مخفی فرمایا۔
میں میں نے اپنے باپ سے پوچھا کہ یہ بھوت مخفی کیا فرمایا میں
میں باپ نے کہا کہ فرمایا حضرت نے وہ کل بنی ہاشم
سے ہونگے ایسے ہی سماک بن حرب سے مروی ہے۔

یہ جی ہاشم والی حدیث ضرورہ صحیح ہے اس لئے کہ یہی اولاد اسمعیل علیہ السلام ہیں جس کی یہ حدیث صحیح ترمذی کی تائید کرتی ہے۔

قال الترمذي حدثنا محمد بن اسمعيل
ابن عيسى نا سليمان بن عبد الرحمن الدمشقي
نا الوليد بن مسلم نا الاوزاعي نا شداد

کہا ترمذی نے حدیث کی ہم سے محمد بن اسمعیل بن عیسیٰ بن
سلیمان بن عبد الرحمن دمشقی نے کہا
حدیث کی ہم سے ولید بن مسلم نے کہا حدیث کی ہم سے اوزاعی

ابوعمار ثنی وائلہ بن الاسقع قال
قال رسول الله صلعم ان الله اصطفى
كنانة من ولد اسمعيل واصطفى
قريشا من كنانة واصطفاهما شهما
من قريش واصطفاني من بني هاشم
هذا حديث حسن غريب صحيح
شہاد ابوعمار سے کہا اُس نے کہ حدیث کی سند
و ائمہ بن اسقع نے کہ فرمایا وہ کھانا کہ توفیق سے حضرت
کی اولاد سے کھانا کو برگزیدہ کیا اور کنانہ سے قریش
کو برگزیدہ کیا اور قریش سے ہاشم کو برگزیدہ
کیا اور بنی ہاشم سے محمد کو برگزیدہ کیا یہ حدیث
حسن غریب صحیح ہے۔

یہ بنی ہاشم اولاد اسمعیل علیہ السلام ہیں جنکی شناخت حدیث مصطفیٰ سے ہویدا ہو گئی یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے نبی
مہین کی۔ انہیں کے بارے میں صدر مابرہ قبل حضرت ابراہیم علیہ السلام نے یہ دعا فرمائی تھی۔

قوله تعالى اذ قال ابراهيم رب
اجعل هذا البلدا مثنا و اجنبتی و
بنتی ان نعبد الاکھنام
جب ابراہیم نے (خدا سے) عرض کی تھی کہ پروردگار میں
شہر رکھ کہ میں و امین و ان کی جگہ بنادے اور مجھے اور
میری اولاد کو بت پرستی سے بچائے۔

تفسیر میں یہ تفسیر آ یہ مذکورہ کے ہے۔ "سفیان ابن عیینہ فرمودہ کہ فرزند ان اسمعیل علیہ السلام محبت و
نفیل الرحمن علیہ السلام بت نہ پرستیدند۔ سفیان بن عیینہ نے کہا ہے کہ فرزند ان اسمعیل علیہ السلام دعا ابراہیم سے بت پرستی
منہیں کی۔ یہ وہی منتخب شدہ حضرات ہیں جو مصطفیٰ ہوتے آئے یہی محمد آل محمد علیہم السلام ہیں۔ انہیں کے بارے میں عمدۃ القاری
شرح صحیح بخاری جلد نمبر ۳، ۳ مطبوعہ مصر شریف میں اس آیت کی تفسیر میں وارد ہے

وهو الذي خلق من الماء بشرا فجعله نسبا وصهرا وكان ساكنا قديرا

(اور وہی تو وہ (خدا) ہے جس نے بانی سعادتی کو پیدا کیا پھر سکینہ خاندان اور سسرال والا بنایا اور اسے رسول (تمہارا پروردگار) مہر پر قادی ہے)

عن ابی سعیر بن ان هذا الاثر نزلت
في النبي صلى الله تعالى عليه وسلم وعلى
بن ابي طالب زوج عليه السلام فاطمة
عليها و هو ابن عمه و زوج ابنته و
كان نسبا و كان صهرا
ابن سعیر نے روایت کی ہے کہ آ یہ مرد جو اللہ تعالیٰ من الماء بشرا
جناب سولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و علی کے بارے میں نازل
ہوا ہے تزویج قرآنی حضرت نے فاطمہ علیہا السلام کی علی علیہ السلام
سے اور وہ چچا کے بیٹے تھے حضرت صلعم کے اور ہر حق حضرت کی صاحبزادی
کے ہیں حضرت علی علیہ السلام صاحب بے رضا صاحبہت وہ دون ہونے

یہی آل محمد ہیں جنہ پر تطہیر نازل ہوا جنہ پر وہ بھیجا فرض قرار دیا گیا ہے۔ دیکھو حدیث نمبر (۱۸) صفحہ ۱۹ و ۱۹ کتاب
جسکی تائید کی یہ روایت صحیح ترمذی ابواب النساب سے لکھی جاتی ہے۔ ہر دو حدیث میں شہر بن حوشب نے ام سلمہ سے روایت کی ہے۔

قال الترمذی حد ثنا محمود بن
غیلان ثنا ابو احمد النربیری ثنا صفیان
عن زبید عن شہر بن حوشب عن
کہا ترمذی نے حدیث کی ہم سے محمود بن غیلان نے کہا
حدیث کی ہم سے ابو احمد زہیری نے کہا حدیث کی ہم سے صفیان نے
زبید سے اُسے شہر بن حوشب سے اس نے ام سلمہ سے

ام مسلمة ان النبي صلعم جل على
الحسن والحسين وعلى وفاطمة كساء ثم
قال اللهم هؤلاء اهل بيتي وحامتي
اذهب عنكم الرجس اهل البيت و
يطهركم تطهيرا فقالت ام سلمة و
انا معهم يا رسول الله قال انك على
خير هذا حديث حسن صحيح وهو
احسن شيء

کہ رسول خدا نے امام حسن اور امام حسین اور فاطمہ پر
کپڑا ڈالا پھر فرمایا یہ لوگ میرے اہل بیت ہیں اور غرض
میں ان سے پیروی کرو اور اچھی طرح سے ان
کو پاک کر پس کہا ام سلمہ نے اور میں بھی ان کے
ساتھ یا رسول خدا فرمایا آپ نے تو بہترین پر
ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور یہ سب سے
اچھی ہے جو اس باب میں مروی ہے۔

اربع المطالب مولوی عبید اللہ سبیل امرتسری ص ۲۴ مطبوعہ لاہور میں ہے۔

عن ابی سعید الخدری قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا و
علی من نور واحد قبل ان یخلق
اللہ آدم یا ربعة الالف عام فلما خلق
اللہ تعالیٰ الخلق رکب ذلک النور فی
صلبہ فلم یزل فی شئ واحد حتی
اقتربا فی صلب عبد المطلب ففی
النبوة و فی علی الخلافة (اخرجه الدیلمی)

دیلمی نے ابوسعید خدری سے روایت کی ہے کہ فرمایا رسول خدا
نے کہ میں اور علی چار ہزار برس سے پہلے ایک نور تھے جب
مردہ کے بغیرت کو پیدا کیا اس نور کو آدم کے پشت میں
لا دیا وہ نور ہمیشہ ایک ہی جگہ میں رہتا تھا
آیا بیان تک کہ عبد المطلب کے صلب میں جا کر رہا
پس محمد میں نبوت اور علی میں خلافت تھی۔

یہی وجہ ہے کہ رسول مقبول نے متعدد مواقع پر فرمایا ہے کہ علی مجھے ہے اور میں اُس سے ہوں
یہاں تک کہ صحیح بخاری ج ۲ ثانی - باب نائب علی علیہ السلام میں ہے۔

علی بن ابیطالب القرشی الهاشمی
ابی الحسن قال انبی لعلی انت منی و
انا منک

علی بن ابیطالب قرشی ہاشمی ابو الحسن بن فرمایا رسول خدا
نے واسطے علی کے کہ تم مجھ سے ہو اور میں
تم سے ہوں۔

اور اصحابہ فی تیز الصواب حافظ ابن حجر عسقلانی میں ہے۔

واخرج الترمذی باسناد قوی عن
عمران بن حصین فی قصة قال فجاء
رسول اللہ صلعم ما تریدون من
علی ان علیا منی وانا من علی و

ترمذی نے اپنے صحیح میں قوی اسناد کے ساتھ عمران
بن حصین سے روایت کی ہے یہ واقعہ قدر زمین
میں فرمایا رسول خدا نے کیا ارادہ رکھتے ہو علی کے
بارے میں وہ مجھ سے ہے میں اُس سے ہوں۔

اور وہ میرے بعد کل مومنین کا والی ہے۔

ہو ولی کل مومن بعدی

اور امام قزوینی اپنے بیابج المودۃ ص ۳۰۳ مطبوعہ اسلامبول مشرق میں لکھتے ہیں:-

واقع ہوئی برید سے یہ بات کہ وہ تھے ساتھ علی علیہ السلام
کے بین میں اور کے بعد آئے مدینہ میں غضبناک اور ارادہ
کیا تھا شکایت کا اُس نوڈی کی جوئے لیا تھا علی نے ٹکس
سے پس لوگوں نے کہا کہ خبر در رسول اس کو اس واقعہ کی
تک علی انکی نظر سے گرجا میں اور اس واقعہ کو رسول خدا میں
در سے سن رہے تھے پس برآمد ہوئے غضبناک اور آکر
فرمایا کہ کیا ارادہ ہے قوم کا غضبناک کرنے میں
علی کے اور جو غضبناک کرے گا علی کو اُسے مجھے غضبناک
کیا اور جو شخص مفارقت کر گیا علی سے اُس نے
مجھے مفارقت کی تحقیق علی مجھ سے ہے اور میں علی سے
ہوں۔ علی پیدا کئے گئے میری مٹی سے اور میں پیدا کیا گیا
ابراہیم کی مٹی سے اور میں افضل ہوں ابراہیم سے
اور قول تعالیٰ ذریعہ بعضنا من بعض کی تفسیر ہم ہی ہیں
اے بریدہ جانا تم نے اس بات کو کہ واسطے علی کے زیادہ حصہ کر
اُس نوڈی سے جیکو علی نے لے لیا۔

وقع لبریدۃ اندکان مع علی فی البین
فقدّم المدینۃ مغضبا علیہ و اراد
شکایتہ بجاریۃ اخذ ہامن الخمس
فقالوا لہ اخبرہ لیسقط من عینہ
ورسول اللہ صلعم لیمع من
وراء الباب فخرج مغضبا فقال ما
بال اقوام یبغضون علیا من البغض
علیا فقد البغضی ومن فارق علیا
فقد فارقنی انا علیا منی وانا منہ
خلق من طینی وخلق من طینت
ابراہیم وانا افضل من ابراہیم ذریعہ
بعضنا من بعض واللہ سمیع علیم
یا بریدۃ اما علمت ان لعلی اکثر
من الجاریۃ التي اخذها (خرجہ الطبرانی)

حدیث مذکورہ سے حضرت علی کا طینت رسول خدا سے اور رسولی اس کا طینت ابراہیم خلیل اللہ سے خلق کیا جانا اور حضرت ابراہیم
سے افضل ہونا معلوم ہو گیا جس میں آیہ شریفہ ان اللہ اصطفیٰ ادم و نوحا و ال ابراہیم و ال عمران علی العالمین ذریعہ
بعضنا من بعض واللہ سمیع علیم کا آخری جز شامل ہے جس سے محمد و آل محمد کا مصطفیٰ ہونا اور حدیث اصطفیٰ اسی آیہ کریمہ
کی تفسیر معلوم ہو گئی۔ ال ابراہیم سی محمد و آل محمد ہیں جنہر درود بھیجنے کی یہ حدیث ہے
صحیح ترمذی ابواب تفسیر القرآن اور صحیح بخاری باب قول تعالیٰ ان اللہ و ملکک یصلون علی البنی یا ایہا الذین
امنوا صلاوا علیہ وسلموا تسلیما میں ہے۔

ابی سعید انصاری سے مروی ہے کہ ہم نے پاس رسول خدا
صلعم آئے اس حالت میں کہ ہم سعد بن عبادہ کی مجلس میں
تھے۔ پس آپ سے بشیر بن سعد نے کہا کہ ہم کو اللہ تعالیٰ
نے امر کیا ہے کہ آپ پر درود بھیجیں تو کس طرح آپ پر

عن ابی سعید الانصاری انہ قال اتانا
رسول اللہ صلعم ونحن فی مجلس سعد
بن عبادۃ فقال لہ بشیر بن سعد
امرنا اللہ ان یصلی علیک فکیف نصلی

وہ کہتے ہیں کہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہا کہ آپ سے اس نے سوال کیا کیا ہیں جن میں
پھر فرمایا رسول خدا کے کو تم انہم صلی علی محمد وعلی آل محمد
کما صلیت علی آل ابراہیم وبارک علی محمد وعلی آل
محمد کما بارکت علی آل ابراہیم فی العالمین ایک عید
مجید اور سلام اسی طرح ہے جیسا کہ تم سکھائے
گئے ہو یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

علیہ السلام قال قسدت رسول الله صلعم
حتى ظننا انه لم يسلّم ثم قال رسول
الله صلعم قولوا اللهم صل على محمد و
على آل محمد كما صليت على آل ابراهيم
و بارك على محمد وعلى آل محمد كما باركت
على آل ابراهيم في العالمين انك حميد
مجيد والسلام كما علمتم هذا حديث
حسن صحيح۔

واضح ہو کہ یہی بخاری اور مسلم اور ترمذی جیسوں نے نوٹیں و دوسوین و گیارہ سوین اس کے اہل بیت کا زمانہ پایا ہے اور ان کے
معرفت سے محروم رہے اور باوجود درود و سلام کی روایت بیان کرنے کے صرف محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اور محمد صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کے لفظ (آلہ) کو ماقط و حذف کر کے اپنے صحاح میں وارد کیا ہے حالانکہ انہیں محمد و آل محمد کو امت و گیتی ہے۔ قول
تعالیٰ واذا تبلی ابراہیم ربہ بکلمات فاتممت
قال انی جاعلك للناس اماما و
قال من ذریعتی قال لا ینال عهد
الظلمین
جب ابراہیم کو ان کے پروردگار نے چند باتوں میں
آزایا اور انہوں نے پورا کر دیا تو خدا نے فرمایا میں تم کو (گوشت)
بیشو ابنا بنوا الامون اور حضرت ابراہیم نے عرض کی اور میری اولاد
میں سے فرمایا ان گھر سے اس عہد پر ظالموں کوئی نفاذ
نہیں ہو سکتا۔

شاہ عبدالقادر محدث دہلوی موضح القرآن پر غاشیہ دیتے ہیں۔ بنی اسرائیل بہت مغرور و سپر تھے کہ ہم اولاد ابراہیم میں ہیں
اور اللہ تعالیٰ نے ابراہیم کو وعدہ دیا کہ نبوت اور بزرگی (امت) تیرے گھر میں رہے گی اور ہم ابراہیم کے دین پر ہیں اور اس کا
دین ہر کوئی مانتا ہے اب اللہ تعالیٰ سمجھاتا ہے کہ اللہ کا وعدہ ابراہیم کی اولاد کو ہے جو نیک راہ چلیں اور اس کے دھبے
نہیں پیچیں ایک مدت اسحاق کی اولاد میں بزرگی رہی اب اسمعیل کی اولاد میں پہنچی اور اس کی دعا ہے دونوں کے حق میں اور فرماتا ہے
دین اسلام ہمیشہ ایک ہے سب پیغمبر اور سب امتیں اُسی پر گزریں یہ اسمعیل کی اولاد و عہد و آل محمد علیہم السلام ہیں۔
امام قندوزی ینایج المودۃ آفریدہ مطبوعہ اسلامبول مطبع (اخضر) شامیہ میں یہ حدیث وارد کرتے ہیں۔

وفي المناقب بلا سناد عن ابی الزبیر
المنکی عن جابر بن عبد الله الانصاری
قال قال رسول الله صلعم ان الله
تبارک وتعالیٰ اصطفانی واختارنی
وجعلنی رسولا وانزل علی سیدہ الکنب
مناقب میں ابی الزبیر کی نے حضرت جابر سے روایت کی
ہے کہ فرمایا رسول خدا کے جنت میں کہ اللہ تعالیٰ نے برگزیدہ
کیا مجھ کو اور اختیار کیا مجھ کو اور قرار دیا مجھ کو رسول اور نازل
فرمایا ہے اوپر بزرگ زمین کتاب (قرآن مجید) کو پس
کہا میں نے اسے پروردگار دے گا اور سرور دے گا میرے

جعلت الهی وسیدی و انت ارسلت
 موسی الی فرعون فسلک انت
 تجعل معه اخاه هارون وزیراً
 یشد به عنده ویصدق به قوله
 وانی اسئلک یا سیدی والهی
 ان تجعل من اهلی وزیراً تشد به
 عنده فاجعل لی علیاً وزیراً و
 اخاً اجعل الشجاعة فی قلبه والبس
 الحیبة علی عذوه وهو اول من امن
 بی وصدقنی واول من وحد الله معی
 وانی سئلت ذلک لرجی عزوجل
 فاعطانیه وهو سید الاوصیاء
 اللھوق بہ سعادة و الاموت فی طاعته
 شهادة واسمہ فی التوراة مقرون
 الی اسمی و زوجتہ الصدیقة الکبری
 ابنتی و ابنہ سید اشباب اهل
 الجنة ابنای وهو وھما والا ثمة من
 بعدھم بحم الله علی خلقہ بعد النبیین
 وھما ابواب العلم فاستی من تبعھم
 بخامز النار و من اقتدی بہم ھدی
 الی صراط مستقیم لم یحب الله محبھم
 لعبدا لا ادخلہ الله الجنة

تحقیق کہ تو نے بیوا قاسمی کو فرعون کی طرف سے سوال کیا
 موسیٰ نے تجھ سے کہ قرار دے انکے ساتھ انکے بھائی اور بھائی
 کو وزیر کر کے سخت کرے تو ہارون کی وجہ سے انکے
 بازو کو اور وہ ہارون تصدیق کریں انکے قول کی
 اور میں بھی تجھ سے سوال کرتا ہوں اسے میرے خدا اور
 میرے سردار یہ کہ قرار دے میرے اہل بیت سے وزیر میرا
 کہ اُمّ کے بوجھ سے میرا بازو مضبوط ہو جس قرار
 دے علی کو وزیر اور بھائی میرا اور قرار دے دشمن
 کو انکے قلب میں اور لباس دیوے تو بہت کا انکے
 دشمن پر اور وہ علی اول اسین سے ہیں جو مجھ پر اپنا
 لائے اور رب پہلے تصدیق میری کی اور جب پہلے ان
 لوگوں میں جنھوں نے خدا کی توحید میرے ساتھ ادا کی تھی
 کہ میں نے سوال کیا اس امر کا اسد جلاشہ سے پس اس نے مجھے دعا
 کیا وہ علی اور صیاح کے درمیان جو انکے ساتھ ملحق ہو گا انکے لئے نیک
 بختی ہی اور انکی اطاعت میں مرنے شہادت ہے اور انکا نام تو بیت میں
 میرے ام کیساتھ ملا ہوا ہے اور انکی زوجہ صدیقہ کہ نام طہذرا
 علیہ السلام ہیں جو میری بیٹی ہیں اور فرزند کے سر اور ان میں
 وہی میرے فرزند ہیں و علی بن ابیطالب اپنے دونوں فرزندوں کے لئے انکے
 جو بعد انکے ہونگے وہ محبت میں خدا کے انکے مخلوق پر بندہ کی وجہ سے
 دروازے علم کے میں بڑی اسکی جو انکی پیروی کرے گا وہ آتش جہنم سے
 نجات پاے گا جو پیروی کرے گا ہدایت پاے گا اور منہم کہ میں نے نبی کا
 اللہ ان کی محبت کو کسی بندہ کے لئے مگر یہ کہ اس بندہ کو خدا بہت میں
 و جنل کرے گا۔

اسی باب میں ہے -

عن الاصبغ بن نباتہ عن ابن عباس
 رفعہ انا و علی والحسن والحسین و
 تسعة من ولد الحسین مطہرون معصونون

اصبع بن نباتہ نے ابن عباس سے یہ روایت کی کہ جو
 کہ حضرت نے فرمایا کہ میں اور علی اور حسن اور حسین اور نوزندہ
 حسین علیہم السلام مطہر اور معصوم ہیں گناہوں سے۔

فی حدیث المشور السیوطی و فتح القدير
لشوکا فی الخرج ابن الجراح عن
ابن عباس فی قوله تعالیٰ والسابقون
السابقون قال یوشع بن زون سبق
الی موسیٰ و من ال یسین سبق
الی عیسیٰ و علی بن ابیطالب سبق الی
رسول الله صلعم

تفسیر مشور سیوطی اور تفسیر فتح القدير لشوکا فی ابن ابی
ماہنے و سابقون سابقون کی تفسیر میں عبد الصمد بن عباس سے روایت
کی ہے کہ سابق اسلام میں بزرگ ہیں یوشع بن زون جنھوں نے
حضرت موسیٰ کا دست پر ایمان لانے میں بیعت کی اور یسین
جنھوں نے حضرت عیسیٰ کا دست پر ایمان لانے میں بیعت کی اور علی بن
ابیطالب جنھوں نے ہمارے رسول قبول کی رسالت پر ایمان
لانے میں بیعت کی۔

ارجح المطالب خواجہ عبید اللہ امرتسری کے صاحبزادے ہیں۔

عن ابن سعید الخدری عن سلمان
الفارسی قال قلت یا رسول الله کل
بنی وصی فمن وصیتك فقال هل
تعلم من وصی موسیٰ قلت نعم یوشع
بن زون قال لم قلت کا نہ کان
اعلمهم قال فان وصی و موضع
سری وخیر من اترک بعدی و
یجزی عدتی و یقضی دینی علی بن
ابی طالب۔

ابو سعید خدری سلمان فارسی سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے
رسول خدا سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہر ایک بنی کے لئے وصی ہو یا
اگر حضور کا وصی کون ہو۔ فرمایا کہ تو جانتا ہو کہ موسیٰ کا وصی کون
تھا عرض کیا کہ یوشع بن زون حضرت نے فرمایا کیوں کہ میں نے
گنگہ ارش کیا اس لئے کہ وہ حضرت موسیٰ کی امت میں سے
زادہ عالم تھے آپ نے فرمایا میں میرا وصی اور وراثت دار اور جرن
لوگوں کو میں اپنے بعد چھوڑتا ہوں ان میں سے بہتر اور سب سے
پورا کرنے والا اور میرے رضو کا ادا کرنے والا علی بن ابیطالب
ہے۔

اور بخاری الاثر رجیشتم مطبوعہ طهران نصف آخر باب وفاتہ و غلہ ص ۳۱۱ میں یہ حدیث ہے۔

علی بن احمد الدقاق عن حمزة بن القاسم
عن علی بن جئید الرازی عن ابی عوانہ
عن الحسین بن علی عن عبد الرزاق
عن ابيه عن ميثم امولى عبد الرحمن
بن عوف عن عبد الله بن مسعود قال
قلت للنبي صلعم يا رسول من يغسلك
اذا امت فقال يغسل كل بنی وصيته
قلت فمن وصيتك يا رسول الله
قال علي بن ابیطالب فقلت كم بعيش

علی بن احمد دقاق نے حمزہ بن قاسم سے انھوں نے علی
بن جئید راہی سے انھوں نے ابو عوانہ سے انھوں نے حسین
بن علی سے انھوں نے عبد الرزاق سے انھوں نے ميثم امولى سے
انھوں نے ميثم امولى عبد الرحمن بن عوف سے انھوں نے
عبد اللہ بن مسعود سے روایت کی ہے کہ کہا میں نے یا رسول اللہ
آپ کو کون غسل دیگا جب آپ رحلت فرمائیں گے ارشاد
فرمایا کہ غسل دینا ہے ہر غلام کا و وصی کہا میں نے کون
ہے وصی آپ کا یا رسول اللہ فرمایا وہ علی بن
ابی طالب ہیں۔ میں کہا میں نے کتنے دنوں تک

بعدك يا رسول الله قال ثلثين سنة
فان يوشع بن نون وصي موسى عاش بعده
ثلثين سنة وخرجت عليه صفراء بنت شيب
زوج. وصي فقالت انا احق بالاهل منك فقال لها
فقتل مقاتلتها واسرها فاحسن اسرها
وهي انزل الله تعالى وقرن في بيوتكن
ولا تبرجن تبرج الجاهلية الاولى

www.kitabmart.in

زائد ہونے کے بعد آپ کے یاد رسول اللہ حضرت نے فرمایا
تیس سال اس لئے کہ یوشع بن نون وصی موسیٰ بنی اسرائیل
زندہ ہے جسے موسیٰ اور یوشع نے قتل کیا تھا یوشع بن نون پر صفراء بنت
شیب نے بیہوشی کے کرمایت اور امانت میں مین تم سے زیادہ
ہون پس یوشع نے مقابلہ کیا اسی زوجہ موسیٰ سے پریش کی گئی
معاذ اللہ وہ دغا کار نکا اور زہرہ موسیٰ کو اسیر کر لیا اور نیکو ملک لکھا
انہیں کے پاس میں خدا کا قول ہے اور جو کچھ وہ نہیں بھیج رہی
اور اگلے زمانہ جاہلیت کی طریت اپنا بناؤں گا۔ نہ دکھائی چہرہ۔

روئے الاحباب - ج - اول - ص ۲۹۳ مطبوعہ انوار محمدی لکھنؤ قرب وفات النبی کے حال میں ہے۔

حضرت چشم کشا دو گشت سے عائشہ بن نزدیک
شو بار و فرمود کہ ویرد ز ترا وصیت کردم امروز
وصیت ہاں است بایکہ آن موجب عمل نمائی
و در ایستہ آنکہ با تمام مطہرات پر وہ عصمت و
طہارت گشت بر شما بار کہ گوشہ غایہ مخوذ نگہداریہ
و خود را از نظر نامحرم مصئون و محفوظ دستور
دارید چنانکہ حق تعالی فرمود و قرن فی بیوتکن
ولا تبرجن تبرج الجاہلیتہ الاولی

و مولود نے آنکھ کھول دیا اور فرمایا اس عایشہ نزدیک نماز
ان سے فرمایا کہ جو وصیت کی گئی ہے آج میں دی ہوئی
ہے اسی پر عمل کرنا۔ ایک وصیت میں ہے کہ کل ازواج
سے مخاطب ہو کر حضرت نے ارشاد فرمایا کہ تمہارا دم ہے
کہ اپنے گوشہ نشانی کو نگاہ رکھتے ہوئے نظر ناہرم سے
پوشیدہ اور مخفی رہو جیسا کہ خدا نے تم لوگوں کے
پاس میں فرمایا ہے (ترجمہ) اور فرما کر پڑھئے کہ وہ میں
اور دکھائی نہ چہرہ جیسا دکھانا دستور تھا پہلے سنت نادانی کا

ناصح التواتر - ج - اول - از کتاب اول مطبوعہ طہران میں ہے۔

صفورا دختر شیب کہ صحیح موسیٰ بود در یوقت
با یوشع بر خورید و باغوائی دوتن از منافقین در
مخالفت بدش صد ہزار تن باوے موافقت
نمود و پیوستگان خود را برداشتہ بر زم آنحضرت
بروئند خدا یوشع علیہ السلام نیز دفع متمر دین بریان
برست و پاسے بزرگ سازد کہ وہ با ایشان منقاد او
و استخاعت را بشکست و صفورا را با سیری گرفت
و باوے گفت چون با پیغمبر خدا ہم بالین بودہ من
از تو انتقام نخواہم کشید و کینہ را با موسیٰ گذاشتم

صفورا دختر حضرت شیب جو حضرت موسیٰ کی زوجہ بنیں
یوشع وصی موسیٰ سے ناخوش ہو گئیں اور دو منافقوں
کے پیکار سے حضرت یوشع مخالف ہو کر ایک لاکھ آدمیوں
سے کہ صفورا سے ملی گئے (صفورا) اپنے مددگاروں اور
ہمراہوں کو بیکر حضرت یوشع سے لڑنے کیلئے تلخیں بخش
علیہ السلام بھی سرکشوں اور منافقوں کے اختیار کیلئے آمادہ
ہو گئے اور فوج کثیر جمع کر کے ان سے جنگ کی اور لوگوں
شکست دی صفورا کو قید کر لیا اور ان سے کہا چونکہ تم پیغمبر
خدا یعنی حضرت موسیٰ کی بیویا رہی ہو اسلئے میں تم سے تمام

انتقام نہ لوں گا اور تمہارے اعمال کا بدلہ شریعت موسیٰ پر چھوڑتا
ہوں تاکہ وہ روز قیامت تم سے مواخذہ فرمائیں

تنبیہ: جیسے صفورا زوجہ موسیٰ نے دو منافقوں کے بہکانے سے حضرت یوشع پر روج کیا ویسے ہی حضرت مایہ کو بھی دو شخص لینگے
چنانچہ روضۃ الاحباب جمال الدین محدث سچ: ثبات ص ۱۹۱ مطبوعہ مطبع تنج بہادر امین آباد لکھنؤ شمس الدین ہے۔

کہ عائشہ رضی اللہ عنہا بکہ بنی امیہ بنی امیہ
رضی اللہ عنہا رفت چہ سے یزید بنیہ بنیہ بنیہ بنیہ بنیہ
بکہ رفتہ بود و بعد از تقدیم مراسم تسلیم و تحیت باو
گفت اے دختر ابو اسید بدرستیکہ تو اول ضعیف ہستی کہ
در راہ خدا در سول ہاجرت کردی و بواسطہ شرف
فراش حضرت رسالت عظیم الشان در رفیع القدری
مازیان امہات مومنین بنویس و مزیات سازی بر تو
پوشیدہ نہ باشد کہ جماعتی از غوغایان بدرامیر سرستان
عثمان بن عفان خود را در انداختہ اورا بقتل آوردند
و اکنون جسے از ہواداران آن خلیفہ مقتول و مظلوم
در صد دان درآمدہ اند کہ از قاتلان او انتقام کشند
و ایشان را بہ قصاص رسانند و مرا جبار کردند کہ
عبداللہ بن عامر در بصرہ صد ہزار شمشیر مدد ہیا
دارد کہ ہمہ ایشان برائے واقعہ عثمان غضبناک و مہملہ
طالب خون او گشتہ اند من می ترسم کہ میان مسلمانان
بر سر این قضیہ محاربہ و مقاتلہ واقع گردد چہ خود اگر
در سیر بجانب بصرہ با ما موافقت فرمائی شاید کہ خدا تعالیٰ
بسبب ما اصلاح این امر نماید راوی گوید پس ام سلمہ
بسوخن درآمد و گفت اے دختر ابو بکر تو بخون عثمان
بازخواست میکنی و بنجد اسوگند کہ از خدمردان تو

کہ بحالت قیام کہ ایک ان حضرت مایہ حضرت ام سلمہ سے
لئے گئیں جو حج کیلئے کہ آئی یقین بعد رسم سلام حضرت
عائشہ نے حضرت ام سلمہ سے کہا کہ بنت ابی اسید تم
اولیٰ وہابی بنی ہو چھوٹوں کے راہ خدا میں ہجرت کی اور
شرف زوجیت تمہاری شان و سترت عظیم ہے اور
تم امہات مومنین میں اپنے فضائل کی وجہ سے
مخصوصیت کے ساتھ مناد ہو غالباً تم پر پختہ نہ ہو گا
کہ یوایون کی ایک جماعت نے امیر المومنین عثمان کو گتے
گھر میں گھسکر قتل کیا اب اس خلیفہ مقتول کے ہوا داران
نے ارادہ کیا ہے کہ قاتلون سے انتقام لیں اور بکے ملوم
ہوئے کہ عبداللہ بن عامر نے بصرہ میں ایک لاکھ
فوج مسلح فراہم کی ہے اور وہ سب حضرت عثمان کے
واقعہ پر غضبناک اور طالب قصاص ہیں۔ میں
ڈرتی ہوں کہ اس قضیہ کی وجہ سے مسلمانوں میں
محاربہ اور مقاتلہ واقع ہوگا۔ کیا اچھا ہو اگر سفر
بصرہ میں تم بھی میرے ساتھ موافقت کر دشاہ
مذاہلوگون کے سبب سے اس امر کی اصلاح
کرو گے اور خون عثمان کے قصاص کا عقدہ توہین
کھول دے۔ ام سلمہ نے کہا اے دختر ابو بکر تم خون
عثمان کا بدلہ لینا چاہتی ہو حالانکہ قسم بخدا تم اللہ پر

سے توثیق کتاب روضۃ الاحباب (حفظہ فی ذکر الصحاح السنۃ سنۃ ۱۰۷۱) حدیث حسن بخان میں ہے۔ و کتاب روضۃ الاحباب لمید جمال الدین
لمحدث حسن السیر لکن تیسرت نسخہ صحیحہ سنہ ۱۰۷۱ عن الاحاق و التحریف و مدارج الشیخ عبدالحق اللہ لوی و السیرۃ الثانیۃ و المواعظ السبعۃ
من مولات السیر۔

بودی از دے قمر و غضب و اور پنج نام می
خواندی مگر پاشل و می گفتی لعن الله نعلی
و قتل الله نعلی و دیر و ز اور اب و شتم می کردی
و کفر منوب می ساختی و امر و زامیر المومنین
و نلیف مقتول میگوئی و خود را در قضیه ادب و صورت
اہل تعزیت و مصیبت می نمائی و موافقت
میکنی با ہلے کہ بر علی بن ابیطالب خروج
کنند چه مناسب با تو دار و در طلب خون عثمان
مالا کہ دے مردیت از بنی عبد مناف و تو
ضعیف از بنی تیم و شکست اے عائشہ متفق با طاغوت
یشوری کہ خروج میکنند بر علی بن ابیطالب کہ میان
او و حضرت رسالت سلسلہ اخوت و مصاہرت
محکم است و پسر عم رسول و زوج بنول است
و مرتبہ خلافت و ریاست و وراثت در میان
اہل روزگار دے را مسلم جمہور مہاجر و انصار
از حضار اصحاب و دینہ با او بیعت نموده بخلاف
و حکومت عائشہ اہل اسلام اور قبول فرمودہ
اند و فضیلتی از فضائل و کمالات و خصال و
مالیات علی بن ابیطالب بر عائشہ خواند عبد الله
بن زبیر بر دسر اسے ام سلمہ ایستادہ بود و جبکہ
سخنان او را کہ با عایشہ می گفت بہ تفصیل می شنود
از بیرون سر اسے با بگ بر ام سلمہ زد کہ اے دختر
ابو اسیم ما ترا نشاختہ بودیم عداوت ترا با آل
زبیر را ای ان قال ام سلمہ از اندرون سر اسے
بجواب عبد الله شغول گشتہ گفت تو و پدر تو
مراد را می برید ای ان قال اگنان می بری مہاجر
و انصار را کہ راضی و خوشنود شوند بر پدر تو

سے زیادہ غضبناک یقین اور انگوشتی کے نام
سے یاد کرتی یقین کہ خدا لعنت کرے نعلی کو اور قتل
کرے نعلی کو۔ پس یہ عجیب بات ہے کہ کھر تو تم
اکو ب و شتم کے ساتھ یاد کر کے کفر سے منوب کرتی یقین
اور آت ان کو امیر المومنین اور خلیفہ مقتول و
مظلوم کہتی ہو اور اس کے معاملہ میں اہل تعزیت و مصیبت
بکر اس جماعت کا ساتھ دیتی ہو جس نے علی پر فوج
کیا ہے سو طلب خون عثمان کے متعلق متدار
خیال بالکل نامناسب کیونکہ وہ بنی عبد مناف
سے تھے اور تم جی تیم ہو اسے عائشہ انوس ہے
کہ تم اس گروہ سے موافقت کرتی ہو جس نے
علی بن ابیطالب پر لشکر کشی کی ہے حالانکہ علی جل
مقبول کے بھائی اور داد اور فاطمہ زہرا کے شوہر
ہیں (اسے عائشہ) علی کا مرتبہ خلافت و ریاست
و وراثت اہل روزگار کے نزدیک مسلم ہے اور اصحاب
مہاجر و انصار نے ان کے مرتبہ خلافت کو قبول کر کے انکی
بیعت کی ہے اسکے بعد حضرت ام سلمہ نے حضرت علی کے
بعض فضائل و فضائل کا ذکر کیا۔ عبد الله بن
زبیر گھر کے بیرون در پر کھڑے ہوئے یہ سب باتیں
سن رہے تھے۔ وہیں سے انھوں نے آواز دی کہ
اے ام سلمہ تم کو جو آل زبیر سے عداوت
ہے اس کو میں جانتا ہوں ام سلمہ نے اندر سے جواب
دیا کہ تم ہی باپ بیٹے تو عائشہ کے لے جانے
پر تھے ہو۔ کیا تمہارا اگنان ہے کہ علی کی زندگی
میں مہاجرین و انصار تمہارے باپ زبیر
اور ان کے مصاحب طلحہ کو اختیار کرنے
پر راضی ہو گئے

زیر مصائب اوطاق و علی و رسک احیا باشد
 حالانکہ وہ بقول پیغمبر علیہ افضل الصلوات و
 اکمل التحیات ولی ہر مومن و مومنہ بود و عبد اللہ
 بن زبیر گفت ما این حدیث را از زبان آن
 سرور و ربیع ساعی از ساعات نشیدہ الیم
 ام سلمہ گفت اگر تو نشیدہ خالہ تو کہ عایشہ است
 نشیدہ و انیک خالہ تو عائشہ حاضر است
 پرس کہ نشیدہ یا نے تحقیق کہ نشیدہ ام
 از پیغمبر صلعم کہ میفرمود علی خلیفتی علیکم فی
 حیاتی و فی مماتی فمن عصاه فقد عصانی
 اسے عایشہ گو اہی میدی کہ اذان سرور چنین
 نشیدہ عائشہ گفت آری آنگاہ ام سلمہ از
 روئے نصیحت و نیک خواہی گفت اسے
 عایشہ بترس از خدا اسے در نفس خود در
 امرے کہ ترا رسول صلعم اذان ترسانیدہ و
 بمایش صاحبہ سگان جواب و گفت اسے
 عائشہ سوگند میدہم ترا بخدا کہ از پیغمبر صلعم
 نہ شنیدی کہ فرمود کہ بے نگذر و از شما و
 روز ہا کہ سگان آب جواب بر یکے از اذواج
 من صیاح و نیاہ کنند و آن زن کہ این
 واقعہ اورا پیش آید در بیان اہل نبی و نسا و
 وقتہ و عذاب باشد و در آن زمان کہ حضرت
 این می فرمود من انما ے در دست داشتم
 از حالت اضطراب و قلق از دست من بیفتاد
 آن سرور و رب بجانب من کرد و التفاتے
 فرمود و موجب اضطراب و افتادن آن
 نامے آب از من پرسید گفتم یا رسول اللہ

حالانکہ بقول پیغمبر علیہ السلام علی ہر مومن و
 مومنہ کے ولی ہیں۔ عبد اللہ بن زبیر
 سنے کہا کہ میں نے یہ حدیث رسول اللہ کی
 زبان سے کبھی نہیں سنی۔

ام سلمہ نے کہا اگر تم نے نہیں سنی تو
 تمہاری خالہ عائشہ نے سنی ہے ان سے
 پوچھ لو اور میں نے رسول مقبول کو
 یہ سنا ہے کہ اسے سنا ہے کہ عائشہ
 غلیظہ و تاب بن میرے تم ب پر
 میری حیات میں اور میری حیات
 میں ہیں جو شخص نافرمانی کرے علی کی پس
 تحقیق کہ نافرمانی کی اس نے میری اس عائشہ
 بود و تم نے یہ حدیث رسول اللہ سے سنی ہے
 حضرت عائشہ نے کہا کہ ان سنی ہے ہیں حضرت
 ام سلمہ نے حضرت عائشہ سے کہا کہ اسے عائشہ جس
 امر میں تم کو پیغمبر خدا نے خوف دلایا ہے اس سے
 ڈرو اور صاحبہ کلاب جواب نہ ہوا اسے عائشہ میں تم
 دیکر پوچھتی ہوں کہ کیا تم نے رسول خدا کو یہ کہنے
 ہوئے نہیں سنا کہ غریب میری ایک بی بی پر چہنہ
 جواب کے کہے شور کر چکے جو شریک اہل ہمارے نسا و
 ہوگی اور بوقت آنحضرت نے یا نشاد فرمایا اس وقت
 جو ظن میرے ہاتھ میں تھا لذات اضطراب کو جسے گر گیا
 آنحضرت نے مجھے سبب اضطراب دریافت
 فرمایا تو میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ
 میں اس خیال سے مضطرب ہوں کہ کہیں
 وہ بی بی میں نہ ہوں۔

آپ نے تبسم نہ کیا کر اور بخاری طر
دیکھ کر ارشاد کیا کہ اے میرا
میرا گمان ہے کہ وہ میری بی بی تو ہے
حضرت عائشہ نے حضرت ام سلمہ
کے اس بیان کی تصدیق فرمائی حضرت
ام سلمہ نے کہا اے عائشہ طلحہ اور زبیر
کے فریب میں نہ آؤ

اضطراب و قلق من ازخوف آنت کہ سہارا
آن زن من باشم آن سرور تم سے فرمود
بجانب تو نکاح ہے کردہ و گفت من گمان می برم
کہ آن زن تو باشی اے حمیرا عائشہ ام سلمہ
را در روایت این حدیث تصدیق نمود آگاہ
ام سلمہ با عائشہ گفت باید کہ فریب نہ یابی از
طلحہ و زبیر اخ

۱۲ تاریخ ابوالفدا میں ہے کہ جب حضرت علی کو اس بات
کی تصدیق ہو گئی کہ حضرت عائشہ اور طلحہ و زبیر نے بصر
کی جانب خروج کیا ہے تو وہ بھی مع چار ہزار اہل مدینہ کے
اس طرف روانہ ہوئے ان چار ہزار آدمیوں میں آنکھوں سے
اور چار سو وہ لوگ تھے جنہوں نے بیت رضوان کا شرف
حاصل کیا تھا اور حضرت علی نے فوج کی ترتیب مطرحت فرمائی
کہ علم شکر محمد حنفیہ کو و یا سمنہ شکر کی انسی امام حسن کو
عطا کی میرہ شکر کی سرداری امام حسین کو بخشی سرور
کی عمار بن یاسر کو اور پیادوں پر محمد بن ابی بکر کو اسیر مقرر
فرمایا اور مقدمہ الجیش عبدالصمد بن عباس کو کیا۔

قال ابوالفدا و لما بلغ عليا سيرة عائشة
وطلحة والنزير الى البصرة سار نحوهم
في اربعة آلاف من اهل المدينة فيهم
اربعمائة ممن بايع تحت الشجرة و
ثمان مائة من الانصار و رايته
مع ابنه محمد ابن حنفية و علي مبينة
الحسن و علي مبصرة الحسين و علي الخليل
عمار بن ياسر و علي الرجاله محمد بن
ابي بكر الصديق و علي مقدمته عبد الله
بن عباس۔

انتباہ جناب امیر علیہ السلام ایسے خاتم الوصیین تھے کہ جنگو یوں لڑانے اپنے ازواج کے طلاق کا اختیار دید یا تھا خصوصاً
حضرت عائشہ کے بارے میں اپنا وکیل کر دیا تھا۔ یہ اختیار جناب یوشع و صی موسیٰ کو نہیں تھا (دیکھو کتاب کمال مولف صفحہ ۱۹)

(۱) جیسے جناب یوشع سابق الی موسیٰ تھے
(۲) جیسے حضرت یوشع و صی موسیٰ چچا کے بیٹے ذریت
ابراہیم و اسماعیل تھے

(۳) جناب یوشع آیہ اثنی عشر نقیباً کے اول نقیب تھے
گیارہ اماموں کے پدر تھے۔

(۴) حضرت یوشع نقی (جوان) موسیٰ تھے۔
(۵) تو جناب علی نقی (جوان) محمد صلعم تھے

۱۳ قولہ تعالیٰ واذ قال موسیٰ لفقہ (مب موسیٰ) لفقہ (مضمر کی لفظات کو چھوڑ) اپنے جوان (وصی یوشع) سے بولے
۱۴ غزوہ احد میں ہاتھ نہیں سے کلمہ لافتی الاعلیٰ لاسیف الاذوالفقار کا سنا جانا۔

(۸) جناب یوشع ۸۰ از حجہ کا آخر عمر موسیٰ بن خلیفہ و

وہی حضرت موسیٰ قرار پائے

(۸) جناب علی بھی ۱۰۰ از حجہ پرم غریب کو آخر عمر
رسول خدا میں کہ ۸۱ دن باقی تھے وہی خلیفہ و امام
وہی قرار پائے۔

(۹) حضرت یوشع سورہ المائدہ میں صاحب انعام ہیں

وہ آیت یہ ہے انعم اللہ علیہما (یوشع اور کالب)

(۹) تو حضرت علی اسی سورہ المائدہ میں صاحب انعام
ہیں وہ آیت یہ ہے الیوم اکملت لکم دینکم و
انعمت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دنیا

(۹) تو حضرت علی بعد رسول خدا ۲۰ سال زندہ رہے

(۹) تو حضرت علی دسی محمد (مسلم) پر حمیر ازوجہ رسول خدا
نے ایک لاکھ ٹکڑے خرچ کیا اور دسی تہجد امیری
کا بیان بھی پیش آیا۔

(۹) جناب یوشع بعد موسیٰ ۲۰ سال زندہ رہے

(۹) جیسے حضرت یوشع دسی موسیٰ پر سفیر ازوجہ موسیٰ
نے خلافت و وصایت کے بارے میں ایک لاکھ ٹکڑے
خرچ کیا تہجد امیری ہوا۔

(۹) اسی ہی رسول خدا نے اپنی آخر عمر میں حضرت علی
کی وصایت و خلافت کا عہد و بیان حکم خدا قریش و
اذ ذلح اور کل صحابہ حاضرین غدیر سے لیا۔

(۹) جیسے جناب موسیٰ نے اپنی آخر عمر میں حضرت یوشع
کی وصایت و خلافت کا عہد و بیان حکم خدا بنی
اسرائیل سے لیا

(۱۰) جناب علی نے بعد اہل کا غسل بعد وفات رسول خدا
کو دیا اور ویسے ہی حضرت علیؑ ۲۱ ماہ رمضان قتل ہو کر
فوت ہوئے

(۱۰) حضرت یوشع نے غسل میت جناب موسیٰ کو دیا
"جیسے حضرت یوشع قتل ہو کر ۲۱ ماہ رمضان
میں فوت ہوئے

(۱۱) جناب علی رضی نے کل سرمرات دولہت جناب ام حسنہ
پسے کے ہر ذرا کو اپنا دسی و خلیفہ فرمایا۔
زیر کی حضرت علیؑ کیلئے دو بارہ شمس ہوا کہ تہجد بنی ہر ذرا کو

(۱۲) جناب یوشع اپنے موت کے قریب کل اسرار توحید
مع الروح وغیرہ پیران ہارون کو جو امام تھے پہنچا
(۱۲) جیسے حضرت یوشع سے رو شمس ہوا یعنی آفتاب غروب ہو کر پس آیا

سے غروب شدہ نور العبد الرحمن جانی محبوبہ یعنی عیسیٰ عیسیٰ نامت امین ہے۔

از حجہ کا آخر عمر موسیٰ بن خلیفہ و وہی حضرت موسیٰ قرار پائے
انعم اللہ علیہما (یوشع اور کالب)
یوشع سورہ المائدہ میں صاحب انعام ہیں وہ آیت یہ ہے
الیوم اکملت لکم دینکم و انعمت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام
دنیا
تو حضرت علی بعد رسول خدا ۲۰ سال زندہ رہے
تو حضرت علی دسی محمد (مسلم) پر حمیر ازوجہ رسول خدا
نے ایک لاکھ ٹکڑے خرچ کیا اور دسی تہجد امیری کا بیان بھی
پیش آیا۔
اسی ہی رسول خدا نے اپنی آخر عمر میں حضرت علی کی وصایت
و خلافت کا عہد و بیان حکم خدا بنی اسرائیل سے لیا
جیسے جناب موسیٰ نے اپنی آخر عمر میں حضرت یوشع کی وصایت
و خلافت کا عہد و بیان حکم خدا بنی اسرائیل سے لیا
جیسے حضرت یوشع قتل ہو کر ۲۱ ماہ رمضان میں فوت ہوئے
جناب علی نے بعد اہل کا غسل بعد وفات رسول خدا کو دیا اور
ویسے ہی حضرت علیؑ ۲۱ ماہ رمضان قتل ہو کر فوت ہوئے
جناب علی رضی نے کل سرمرات دولہت جناب ام حسنہ پسے کے
ہر ذرا کو اپنا دسی و خلیفہ فرمایا۔ زیر کی حضرت علیؑ کیلئے
دو بارہ شمس ہوا کہ تہجد بنی ہر ذرا کو
سے غروب شدہ نور العبد الرحمن جانی محبوبہ یعنی عیسیٰ عیسیٰ
نامت امین ہے۔

۲۷۰
 سے تاریخ الرسل والملوک ابن جریر طبری ج ۴ ص ۴۴۳ مطبوعہ لبنان (بیروت) کی یہ حدیث جو نمبر ۲۶۹ کے اُس متن کے تحت
 میں ہے جس کے ایک ہی شب میں حضرت یوشع بن نون موسیٰ اور علی و سبی بن عبد کاشل واقع ہوا۔

حدیثی ابن منان القزاز قال ثنا ابو عاصم قال ثنا سکین بن عبد العزیز قال قال صفص بن خالد قال حدیثی
 ابی خالد بن جابر قال سمعت الحسن یقول لما قتل علی علیہ السلام وقد قار خطیباً فقال لقد قتلتم رسولاً
 رجال فی لیلۃ فیها نزل القرآن و فیہا رفع عیسیٰ بن مریم علیہما السلام و قتل یوشع بن نون فنی موسیٰ
 علیہ السلام واللہ ما سبقہ احد کان قبلہ ولا یدرکہ احد یكون بعدہ واللہ ان کان رسول اللہ صلعم
 لیبعثہ فی السریۃ وجبریل عن یمینہ ومیکائیل عن یسارہ فلا یرجع حتی یفتحہ اللہ علیہ (ترمذی)
 باسناد کورہ حضرت امام منی سے روایت ہے کہ جب جناب امیر علیہ السلام شہادت پا گئے تو خطبہ کے لئے کھڑے ہوئے اور خدا کی تائید
 صفت کے بد فرمائے گئے اے لوگو! خدا کی قسم ہے تم نے آج ایسی رات میں ایک شخص کو قتل کیا ہے جس میں کفرانِ آداب اور ہر
 رات میں عیسیٰ بن مریم آسمان پر اٹھائے گئے اور جس رات میں جناب عیسیٰ کے جو ان یوشع بن نون قتل ہوئے جس سے پہلے لوگ
 سبقت نہیں لے گئے اور پچھلے اس تک نہیں پہنچ سکیں گے جب بنی صلعم انکو اپنی فوج کا سردار بنا کر بھیجا کرتے تھے وجہ یہ تھی کہ ان کے
 دہنے طرف اور میکائیل اُنکے بائیں طرف ہوتے تھے جب تک کہ خدا ہی قتلے انکو فتح نہیں دیتا تھا وہ واپس نہیں ہوتے تھے۔

نمبر ۱۴۱۔ ابو عبد الرحمن احمد بن شعیب النسائی الحافظ صاحب سنن وخصائص المتوفی ۳۸۰ھ

یہ امام نسائی صحاح سے مجھے مین بخون نے بھی تاریخ سفر حجۃ الوداع ۲۵ ذوقعدہ کی روایت کی ہے چنانچہ سنن نسائی
 کتاب نماک الحج سے یہ دو حدیثیں نقل کی جاتی ہیں جو حضرت جابر اور حضرت عائشہ سے مروی ہیں۔ کہا جبری کو یعقوب بن یزید نے کلمہ کو لکھ کر جو

ابو نعیم یعقوب بن ابراہیم قال حدیثی	سید نے کہا حدیث کی ہم سے جعفر بن محمد نے کہا حدیث کی
یحییٰ بن سعید حدیثنا جعفر بن محمد	مجھے میرے پدر امام محمد باقر نے کہ میں جابر بن عبد اللہ
حدیثی ابی قال ایذا جابر بن عبد اللہ	کے پاس گیا اور اُن سے رسول اللہ کے حج کا حال دریافت کیا
فأنا عن حجة البقی صلعم فحدثنا ان	اُنھوں نے کہا کہ آپ نو سال تک مدینہ میں حج کے زمانہ میں رہے
رسول اللہ صلعم ملک بالمدینۃ تسع	چھ لوگوں کو اطلاع کی گئی کہ ہولِ مدرّس سال حج کو تشریف
جمع ثم اذن فی الناس ان رسول اللہ صلعم	بجاء دینے کو بہت کثرت سے لوگ مدینہ میں آئے اسی
حاج فی هذا العام فنزل المدینۃ بشر	خیال سے کہ آپ کی پیروی کریں حج کے کاموں
کثیر کلّهم ملتقن ان یا تم رسول اللہ صلعم	میں پھر آپ نکلے ۲۵ ذی قعدہ کو جبکہ ذیقعدہ

۷۵ پہلی ملاقات کرنا حضرت جابر کا امام محمد باقر علیہ السلام سے دیکھو حدیث حافضہ نمبر (۱۳) ص ۲۳۱۔ اس کے بعد جبکہ حضرت جابر بن ابیہا ہو گئے تھے تو
 امام محمد باقر علیہ السلام ان سے لکھ کر نبوی کے تمام حالات دریافت فرمائے جو مضمون حدیث سے ہو رہا ہے۔

[illegible]

بن ادریس عن ابیہ عن قیس بن مسلم عن طارق بن شهاب قال قال یحییٰ
 لعمرہ لو علینا نزلت هذه الآية لاتخذناه
 عیداً ایوم اکملت لکم دینکم قال عمرہ
 قد علمت الیوم الذی انزلت فیہ واللیلۃ
 التی انزلت لیلۃ الجمعة ونحن مع
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 بن ادریس نے اپنے باپ سے اُس نے قیس بن مسلم سے
 اُس نے طارق بن شهاب سے کہا ایک یوم دینکم کے
 اگر ہم پر یہ آیت ایوم اکملت لکم دینکم نازل ہوئی
 تو ہم اس دن کو عید قرار دیتے تھے کہا کہ میں جانتا ہوں
 جس دن یہ آیت نازل ہوئی اور وہ شب جمعہ
 نازل ہوئی وہ شب جمعہ تھی اور ہم تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 عرفات میں -

واضح ہو کہ یہی حدیث نمبر ۱۱ ص ۱۱۱ صحیح مسلم بن حدیث دوم ہے جسکو ابو بکر بن ابی شیبہ نے عبد اللہ بن ادریس کے واسطے
 قیس بن مسلم کی سند سے بیان کیا ہے اور حدیث مذکورہ میں اسحاق بن راہویہ نے عبد اللہ بن ادریس اور قیس بن
 مسلم کے واسطے طارق بن شهاب سے لیلۃ الجمعة کے لفظ سے کہا ہے جسکو علامہ نووی نے لیلۃ المزدلفہ یعنی شب دہم ذی الحجہ ۱۱۱
 عرفات میں پختہ ہوا یعنی ۹ ذی الحجہ عرفہ (پختہ) آنے والی شب دہم ذی الحجہ شب جمعہ جن سب کا ابطال اور اسکا اختلاف بخاری و مسلم و ترمذی
 میں بوجہ کمال گذر چکا ہے عبد اللہ بن ادریس عثمانی ہے جو حضرت امیر کا مخالف تھا اور قیس بن مسلم مرصیہ (فارسی) ہے جسکے ایک
 میں رسول اللہ کی حدیث ہے کہ اون کے واسطے کچھ حصہ اسلام میں سنیں جسکے راوی ابن عباس عمر بن خطاب ابن عمر رافع بن
 خدیج ہیں دیکھو صفحہ ۲۳۲

علامہ ابن دجہ کے نمبر ۱۹ بخاری ص ۱۸۳ میں طبری کی تخریج حدیث ابن ابیہ کے طریق ابن عباس کے سند سے آئے
 ایوم اکملت لکم دینکم کا دو شبہ کے دن نازل ہونے کی جو روایت نقل ہے اس کو اسحاق بن راہویہ نے محمد بن حمرہ
 کے واسطے ابن ابیہ کے طریق ابن عباس سے سورہ مائدہ ایوم اکملت لکم دینکم کا دو شبہ کے دن نازل ہونا روایت
 کی ہے اور امام نسائی نے سورہ مائدہ حضرت کے آخر عمر میں نازل ہونے کی روایت اخراج کی ہے دیکھو صفحہ ۲۲ کتاب ذی
 پس اسحاق کی ایک روایت آئے موصوفہ کے نازل ہونے کی عرفہ (پختہ) کی دوسری روایت دو شبہ کے دن
 کی ہے جس نے عرفہ کی روایت کو خود اپنی ہی روایت سے غلط کر دیا۔

تیسری روایت جو ربیع بن انس کی سند سے حجۃ الوداع میں ماہین کہ وہ مدینہ کے ار دجہ وہ بھی اسحاق نے عبد اللہ بن
 ابی جعفر کے واسطے ربیع بن انس سے حجۃ الوداع میں سفر کی حالت میں سورہ مائدہ کے نازل ہونے کی روایت اخراج کی ہے جس کی
 تفصیل آگے نمبر ۱۵ طبری میں آسکی۔ پس آئے موصوفہ کا نزول یوم عرفہ میں ہر صورت اور ہر شکل سے باطل ہو گیا۔

ص ۱۹۳ میں آئے یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک کا نزول واقعہ غدیر میں حدیث ولایت (من کنت
 مولاً فعلی مولاً) کے اعلان و اظہار کیلئے امام محمد باقر کی سند سے علامہ عینی حنفی اپنے عمدۃ القاری شرح بخاری میں وارد کر چکے
 ہیں انہیں امام محمد باقر علیہ السلام کی روایت آئے اکمال دین کے نزول کی واقعہ غدیر میں تفسیر مجمع البیان طبری سے منقول ہے کہ
 ہے جسکے بعد ۱۰ یوم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زندہ رہے یہی مدت ابن جریر سے جو شیوخ حدیث سنن نسائی میں وارد ہے۔

اب ہم محمد بن مشنی کی مخریجہ حدیث نقلیں اور حدیث خبر کو بیان کرتے ہیں جسے شیخ مسلم صاحب نے حدیث آیہ اكمال
 بن کی عرفہ میں نازل ہونے کی وارد کی ہے اور جس میں یوم مہربہ مشکوک کہا گیا ہے۔

چنانچہ ضعیف زانی سند حدیث ہنرہ، مطبوعہ گلگتہ مطبعہ اشرفیہ باب ۳۰۰۰۰۰ لکھی جاتی ہے۔

ابنا نا محمد بن المشنی قال حدیثنا یحییٰ

بن حماد قال أخبرنا ابو عوانہ عن

سلیمان قال حدیثنا حبیب بن ابی ثابت

عن ابی الطفیل عن زید بن ارقم قال

لما رجع رسول اللہ صلعم من حجۃ الوداع

ونزل غدیر خم امر بدوحات فقمین

ثم قال کافی قد دعیت فاجبت انی

قد ترکتم فیکم الثقلین احدهما اکبر

من الآخر کتاب اللہ وعترتی اہلبیتی

فانظروا کیف تخلفونی فیہما فانہما

لن یفترقا حتی یرداعلی الخوض ثم

قال ان اللہ موکلائی وانا ولی کل

مومن ثم اخذ بید علی فقال من

کنت ولیہ فہذا ولیہ اللہم وال

من والاہ وعاد من عادہ فقلت

لزیید سمعہ من رسول اللہ صلعم قال

ماکان فی الدوحات احد الا راہ بنبیہ

وسمعہ باذنبہ

نمبر (۹۴) کی یہ حدیث ہے

عن المهاجر بن مسارع عن عائشۃ بنت

سعد وعامر بن سعد عن سعد ان رسول

اللہ صلعم خطب فقال اما بعد ایہا النبا

فانی ولیکم قالوا صدقت ثم

اخذ بید علی فرفقا ثم قال ہذا ولی

نیز دی ہم کو محمد بن مشنی نے کہا حدیث کی ہم سے کئی

بن ہادی نے کہا خبر دی ہم کو ابو عوانہ نے سلیمان

سے کہا حدیث کی ہم سے حبیب بن ابی ثابت نے ابی

سے اُس نے زید بن ارقم سے دہکتے ہیں بیکہ

رسول خدا حجۃ الوداع سے واپس ہوئے اور

غدير خم میں اترے تو ہنر کے رکھنے کا حکم دیا

سو ہنر رکھا گیا۔ پھر فرمایا گو کہ میں بلا گیا ہوں

اور میں نے قبول کیا ہے سو میں تم میں دو گراں قدر

چیزیں چھوڑا ہوں ایک دوسرے سے بڑی ہے۔ ایک کتاب

میں دوسرے حضرت میری جو میرے اہلبیت میں ہیں

نظر کرو کہ کس نے کہا کہ تم میرے پیچھے گئے کہ وہ

ایک دوسرے سے جدا نہ ہونگے ہاں تک کہ آئین میرے پاس

حوض پر پھر فرمایا کہ خدا میرا ولی ہے اور میں ولی ہر مومن کا پھر

آپ نے علی کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا کہ میں ولی ہوں اسکا۔

مجی ولی ہے۔ الہی دوست رکھ اسکو جو علی کو دوست رکھے

اور دشمن رکھ اسکو جو علی کو دشمن رکھے اب رضی کہتے ہیں

کہ میں نے زید بن ارقم سے کہا کہ تم نے رسول خدا سے یہ حدیث سنی ہے

میں نے کہا کہ ہنر کے پاس کوئی نہ تھا کہ اسکو اپنی آنکھوں سے دیکھا اور سنا

مہاجر بن مسارع نے عائشہ بنت سعد اور عامر بن سعد سے

انہوں نے سعد سے روایت کی ہے کہ رسول خدا نے خطبہ پڑھا

پھر صلعم کے ارشاد فرمایا کہ اس کو گو میں تمہارا ولی

ہوں۔ اصحاب نے عرض کیا کہ آپ نے سچ کہا پھر حضرت

نے جناب علی کا ہاتھ پکڑا اور بلند کیا پھر فرمایا میرا ولی

حدیث مذکورہ میں حضرت عائشہ نے تاریخ سفر (۲۵ ذیقعدہ) کا دن نہیں بتایا عرفہ ذی الحجہ جمعہ کی روایت سے راجحیت
 میں ۲۵ ذیقعدہ کو (جمعہ) آتا ہے اور رسول خدا نے بعد نماز ظہر کے سفر فرمایا ہے اس لئے بعض لوگوں نے ۲۶ ذیقعدہ تاریخ
 سفر قرار دی ہے جس سے چار راتوں باقی پر سفر فرما واقع ہوتا ہے۔

چنانچہ علامہ عینی حنفی اپنے عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری ج ۳ صفحہ ۳۷۷ مصرعہ ۱۱ میں لکھتے ہیں۔

فكان خروجهم من المدينة الى مكة لاربع
 بقين من ذي القعدة
 پس چلے رسول خدا سے ملت کے جبکہ چار راتیں
 ذیقعدہ کی باقی میں۔

اسی ۲۶ ذیقعدہ کو علامہ شبلی نعمانی نے اپنے سیرت النبوی ج ۲ ثانی میں اور مولانا امین احمد نے اپنی کتاب نصیحة عظمیٰ
 میں اختیار کر کے ۹ ذی الحجہ عرفہ کو (جمعہ) کا دن لائے ہیں دیکھو صفحہ ۲۸ و ۲۹ کتاب ۱۸ جس سے ۱۸ ذی الحجہ یوم غدیر خم کو کیثبہ لایا گیا ہے
 بسا کہ تاریخ ہدایہ والہ النایہ ورق ۱۳۱ (۱۳۲) کا قلمی نسخہ ۱۲۷۷ کا نوشتہ کتب خانہ خاندان خورشید خان کوئٹہ کی کتاب خانہ پر چھپا ہے

لما تفرغ عليه السلام من بيان المناسك
 رجع الى المدينة بين ذلك في اثناء
 الطريق فخطب خطبة عظيمة في اليوم الثامن
 عشر من شهر ذي الحجة عامئذ وكان يوم الأحد
 بعد يوم تحت شجرة هذال فبين
 فيها أشياء وذكر من فضل علي وامامة
 وعده له ومزيد اليه ما اذا حبه كان في
 نفوس كثير من الناس منه وخشوا و
 عيون الاحياء في ذلك وفيه
 فيها من صحيح وضعيف بحول الله وقوته و
 عونہ وقد اعتنى بما مرهذه الحديث
 جب رسالت صلوات اللہ علیہ بیان مناسک حج سے
 فارغ ہوئے اور مدینہ کی جانب پہنچے تو شمار رواہ میں ۱۸
 ذی الحجہ (۱۲۷۷) کو خطبہ عظیم اٹھانے لگا اور حضرت برزخ کثبہ
 غدیر خم میں ایک درخت کے نیچے جو وہاں نماز میں ہوتے
 ہیں بیان کیا اس خطبہ میں چند چیزوں کو اور
 ذکر کیا فضیلت اور امانت اور ہدایت علی کو
 اور زایل کر دیا ان باتوں کو جو اکثر لوگوں کے دلوں
 میں غلط فہمی کے باعث پیدا ہو گئے تھے اور
 ہم ان مدعوین کو جو اس باب میں وارد ہوئے ہیں
 بعینہ لکھتے ہیں اور انہیں صحیح وضعیف میں خدا کی
 قوت اور قدرت سے بیان کرتے ہیں اور اس حدیث

سے عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری جلد ۳ صفحہ ۳۷۷ میں ہے بات فیہ لیلۃ الاربعاء وهو صیحة رابع عشرة واقام عشرة ايام كما ذكر في حديث انس قد رضي
 عنہ المدینہ یعنی رسول خدا نے شب چارشنبہ (۲ ذی الحجہ) میں شب بسر فرمائی وہ صبح ۳ (۲ ذی الحجہ) صبح کی کہ دن کو سفر میں قیام کے حدیث انس کے مطابق ہوتا کہ حضرت نے مدینہ کی جانب راجعیت
 فرمائی یہی سفر سیرۃ النبوی شبلی ص ۱۳۱ میں ہے کہ "رسول خدا نے کہ سفر سے ۳ ذی الحجہ کو نماز صبح کے بعد مراجعت فرمائی (بیوقوف قائل ہیں اپنے مقام سے روانہ ہو گیا) جس ۱۸ ذی الحجہ
 یوم غدیر خم یا چوتھین دن دو پھر کے بعد پہنچے ۱۸ ذی الحجہ صرف تین منزلوں کی مسافت ۲۰ میلوں کا راستہ ہے وہاں تقریباً دو حصہ مسافت کا ذوالحلیفہ تک پہنچے
 کہ باقی ہے جبکہ ثبوت میں کتاب چار باب شاہ اہل صدر بادشاہ ولی صدر محدث دہلوی ص ۱۲۷ مطبوعہ مطبعہ انجمن دہلی کے ہر کتب خانہ میں درج ہے کہ مسافت شامیان
 اور ذوالحلیفہ کے منزل کے مابین ۱۲ میل ہیں

عالمی عالم الدین اپنے رسالہ مطبوعہ نامی پر میں کھنڈہ ۱۲۷۷ میں لکھتے ہیں "مدینہ منورہ کا سفر اکثر گیارہ دن میں طے ہوتا ہے بعض مسافر تین دن میں پہنچے سوار ہوتے ہیں
 اور نام راستہ چلتے ہیں اور دوسرے دن ۱۲ میل کے جاب قیام پر پہنچتے ہیں غالباً تین دن سفر میں کی وجہ سے تین منزلوں کے سے جمعہ تک پہنچتے ہیں ۱۸ ذی الحجہ کو
 ہر گز گھٹنے پر طے ہر سکین باقی سات منزلین ذوالحلیفہ تک طے کرنے کے لئے باقی میں جہاں سے مدینہ منورہ چھیل کر رہتے ہیں۔

ابو جعفر محمد بن جریر الطبری صاحب
التفسیر و التاریخ فجمع فیہ مجلدین

کی طرف ابو جعفر محمد بن جریر الطبری صاحب تفسیر تاریخ
نے خاص توجہ کی ہے اور دو جلدین مرتب کی ہیں۔

جہاں مذکورہ میں ۱۸ زیج کو کیشنبہ ۹ زیج عرفہ (مجد) یکم زیج (جیشنبہ) ۲۹ ذیقعدہ (چہار شنبہ) ۲۵ ذیقعدہ (شنبہ) ہے
یعنی چار شنبوں باقی سے سفر حج فرما کر ۲۲ ذیقعدہ سے قرار دیا ہے جسکی تفصیل میں حافظ ابن حجر عسقلانی اپنے فتح الباری شرح صحیح
بخاری جلد ۱۰ باب حجۃ الوداع ص ۱۵ مطبوعہ انصاری دہلی مشتمل ۱۳۷۷ھ میں لکھتے ہیں - www.kitabmart.in

من حدیث ابن عباس ان خروجہ من
المدینۃ کان الخمس یقین من ذی القعدۃ
الخروج المصنف فی الحج واخرجه هو و
مسلم من حدیث عائشۃ مثلہ وجزم
ابن حزم بان خروجہ کان
يوم الخميس فیہ نظہ لان اول ذی الحجۃ
کان يوم الخميس قطعاً لما ثبت و
نوا تران و قد فر بعرفۃ کان
يوم الجمعة فتعین ان اول الشهر
يوم الخميس فلا یصح ان یکون خروجہ
يوم الخميس بل ظاہر الخبر ان یكون
يوم الجمعة لکن ثبت فی الصحیحین عن
النس صلینا الظهر مع النبی صلی اللہ
علیہ وسلم بالمدینۃ اربعاً بذي الحلیفۃ
رکعتین فدل علی ان خروجہم لحدین يوم
الجمعة فما بقی الا ان یکون خروجہم
يوم السبت ویحمل قول من قال الخمس
بقین ای ان کان الشهر ثلاثین
فاثفق ان جاء تسعاً وعشرین
فیكون يوم الخميس اول ذی الحجۃ
بعد مضي اربعۃ لیل الایام الخمس وبهذا
تتفق الاخبار کذا اجمع الحفاظ

حدیث ابن عباس میں ہے کہ حضرت کا دہینے روز
ہونا اس وقت ہوا جبکہ ذیقعدہ کی پانچ راتیں باقی تھیں
اور بخاری نے اس حدیث کو حج میں ذکر کیا ہے اور بخاری
و مسلم نے حدیث عائشہ سے بھی مثل اسکے روایت کی ہے
اور ابن حزم نے یقین کیا ہے کہ حضرت کی روانگی بروز
جیشنبہ تھی مگر اس میں نظر زائل ہے اس لئے کہ اس
سال پہلی ذیحجہ یقیناً پنجشنبہ تھی وہ بتواتر ثابت ہے
کہ حضرت کا وقوف سرفہ فرمانا بروز جمعہ تھا تو معین ہو گیا
کہ ذیحجہ کی پہلی پنجشنبہ تھی لہذا حضرت کی روانگی بروز پنجشنبہ
نہیں ہو سکتی بلکہ ظاہر خبر یہ ہے کہ حضرت کی روانگی
بروز جمعہ ہوئی لیکن صحیحین میں اس کے روایت
کی ہے کہ ہم لوگوں نے نماز بنی صلوٰات اور علیہ
کے ساتھ مدینہ میں چار رکعت و الخلیفہ میں دو رکعت
پڑھی یہ روایت اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ
ان حضرت کی روانگی بروز جمعہ نہ تھی لہذا اب کوئی
بات باقی نہ رہی بجز اس کے کہ ہم قائل ہوں کہ ان
حضرات کی روانگی بروز شنبہ ہوئی اور انکو گونا گوں وجوہ
نے کہا ہے کہ پانچ راتیں باقی رہی تھیں اس سے مراد یہ ہو
کہ اگر ۳۰ دن کا مہینہ ہو تب پانچ راتیں باقی رہیں گی مگر
اتفاق یہ ہوا کہ ۲۹ کو چاند نکلا لہذا ایوم پنجشنبہ پہلی ذیحجہ ہوئی
چار دن گزرے پر نہ پانچ دن گزرے ہوں اور اس تقریر سے
موافقت ہو جائیگی اخبار میں اور اس طرح جمع کیا ہے۔

علاء الدین ابن کثیر نے روایات میں اور اس صحیح کی
کی غوریت اس قول جابر کے کہ ہے کہ انھوں نے کہا ہے کہ حضرت
اس وقت روانہ ہوئے کہ پانچ راتیں ذیقعدہ کی یا چار راتیں
باقی تھیں اور حضرت صلعم کہ میں جو غمی ذی الحجہ صحیح
کو داخل ہوئے جیسا حدیث عائشہ میں ہے اور
دن کی شب تھانہ ہو گیا ہے اس بات کا کہ حضرت کی
روانگی پر روز مشتبہ ہوئی جیسا کہ گذرا اس بنا پر کہ
میں حضرت کو آٹھ راتیں گئے ہیں یہ مسافت
اصلی ہے۔

علاء الدین ابن کثیر نے روایات و قوی
هذا الجمع بقول جابر انه خرج لحنس
بقين من ذي القعدة او اربع وكان
دخله صلى الله عليه وسلم مكة صحراوية
كما ثبت في حديث عائشة وذلك يوم
الاحد وهكذا يؤيد ان خروجه من
المدينة كان يوم السبت كما تقدم
فيكون مكة في الطريق ثمان ليال وهي
المائة الوسطى

عبادت مذکورہ حافظ ابن حجر سے ابن عباس اور حضرت عائشہ کی روایتیں جو متعدد طریقہ کی کچھ بن سعید کے واسطے سے
صحیحین (بخاری اور مسلم) میں مذکور ہیں۔

نیز حضرت جابر کی روایت وہ بھی کچھ بن سعید کے واسطے سے مروی ہے اور حضرت جابر کی دوسری روایت جو غمی ذی الحجہ
کے داخلہ کی ہے دیکھو صفحہ ۲۷۱

یہ سب کی سب ۲۵ ذیقعدہ یعنی پانچ شبوں باقی ذیقعدہ کی ہیں جس سے جو غمی ذی الحجہ کی صبح داخلہ کی حضرت تک کی ۹ راتیں
ہوئیں جبکہ ایک شب ۶ میل مدینہ سے باہر ذوالحلیفہ میں بسر فرمانے کی گزری اور ۲۶ ذیقعدہ کو ظہر کے بعد سے روانگی مسلسل ہے
جبکہ آنے والی شب ۲۷ ذیقعدہ و ۲۸ ذیقعدہ و ۲۹ ذیقعدہ و ۳۰ ذیقعدہ تا جو غمی ذی الحجہ صبح ۸ راتیں ہوئیں۔

لیکن ۲۹ ذیقعدہ سے کل سات راتیں ہوتی ہیں جو دس منزلیں کے طے کر نیو بالکل ناممکن ہیں اس لئے ۲۹ کی روایت
چار شبوں باقی ذیقعدہ کی تاریخ ہرگز صحیح نہیں ہے اور نہ ہو سکتی ہے۔ ایسے ہی ۲۶ ذیقعدہ کی تاریخ سفر قرار دینا بھی صحیح نہیں ہے
اور جو حضرت جابر کی روایت میں پانچ باقی تھے یا چار کا فرضی پردہ ڈالا گیا ہے وہ بھی صحیح نہیں ہے دیکھو صفحہ ۲۷۱۔

کیونکہ یہ روایت اور صحیحین والی کل روایتیں کچھ بن سعید کے واسطے والی سب پانچ شبوں باقی ذیقعدہ کی ہیں۔ یہ سب
روایتیں صحاح ستہ کی ہیں جنکی روایتوں کو غیر صحاح ستہ کی فرضی روایت باطل نہیں کر سکتی جبکہ اسکا وجود بھی نہ ہو۔ حضرت جابر
کی روایت کو علامہ مظہر نے مواہب لدنیہ میں اسی پانچ باقی ذیقعدہ پر سفر فرمانے کی وارد کی ہے اس میں کوئی ذکر پانچ یا چار
باقی کا نہیں ہے، اور اگر ایسا ہوتا بھی تو اس سے ۲۵ یا ۲۶ ذیقعدہ مراد لیا جاتا جیسا کہ بعض لوگوں نے اختیار کیا ہے۔ ہم نے

حاشیہ گذشتہ صفحہ ۲۷۵ میں ثابت کیا ہے کہ کسے ذوالحلیفہ تک ۱۰ منزلیں ہیں جس میں صرف تین منزلیں کہ سے جحفہ غیر رقم
تک پانچ دن میں طے ہوئیں اور سات منزلیں بھی باقی ہیں۔ اس کا طے ۱۰ ذیقعدہ پانچ شبوں باقی والی روایت سے کسی کی
تقریب ناممکن ہے ہم نے صحیحین کی روایت کو اور صحابہ کے بیان سے پانچ شبوں باقی کی روایت صحیح مان لیا ہے ورنہ اس حدیث
میں بھی بالکل کلام ہے یہ منزلیں آٹھ شبانہ روز میں ہرگز طے نہیں ہو سکتیں لوگوں نے اس میں تصرف کر کے پانچ شبوں کو بیان کیا

اور علاوہ اسکے صحیح مسلم اور سنن نسائی اور تفسیر جامع البیان طبری کی روایت سے ۵ ذی الحجہ عرفہ کو چھٹینہ کہا گیا ہے جس سے یکم ذی الحجہ (چہار شنبہ) ۲۹ ذیقعدہ (دوشنبہ) ۲۸ ذیقعدہ (دوشنبہ) ۲۷ ذیقعدہ (دوشنبہ) ۲۶ ذیقعدہ (دوشنبہ) ۲۵ ذیقعدہ (جمعہ) کا دن ہوتا ہے۔ جس جمعہ کو انس کی روایت باطل کر چکی ہے پس ۲۹ کی روایت ۳ شبوں والی بالکل دروغ اور باطل ہے جس جمعہ عرفہ ۹ ذی الحجہ کی صحیح ہو جانے کے لئے یہ نام کارروائیاں کی گئی ہیں وہ یوم جمعہ اور شب جمعہ کی اختلاف روایت سے حدیث مضطرب میں داخل ہونا چاہئے۔

www.kitabmart.in

انہیں صحاح ستہ کی روایات ۲۵ ذیقعدہ (۵ شبوں باقی) سفر حجۃ الوداع سے یوم عرفہ جمعہ بالطلل ہو چکا ہے جسکو حافظ ابن کثیر ۲ ذیقعدہ کو یوم شنبہ قرار دیکر ۳ شبوں باقی سے یعنی ۲۹ ذیقعدہ (چہار شنبہ) سے یکم ذی الحجہ (پنجشنبہ) ۹ ذی الحجہ عرفہ (جمعہ) کا دن لائے ہیں جسکو اہالی مکہ کے روایت پر حوالہ کرتے ہیں۔ حالانکہ اس سفر حج میں رسول خدا کے ہمراہ ایک لاکھ سے زائد صحابی تھے جو مدینہ سے مکہ یعنی شمال سے جنوب کی طرف سفر کر رہے تھے جس سے مغرب کے رخ نظر پڑنا آسان تھا بلکہ لازمی طور سے ۲۵ تاریخ کو مطلع پر نظر ڈالنا اسلامی فرض تھا جو ضرور ہوا لیکن ۲۹ کی روایت نہیں ہوئی جسکے لئے اہالی مکہ (گننام) کے ۲۹ ذیقعدہ کی روایت سے عرفہ جمعہ کو حج کیا گیا اور مراحمہت پر اہالی مدینہ کے ۳۰ ذیقعدہ کا پنجشنبہ کی روایت سے یکم ذی الحجہ (جمعہ) جو حضرت ابن عباس اور حضرت عائشہ اور حضرت جابر کے پانچ شبوں گزرے پر واقع ہوا یہ صحابہ حجۃ الوداع کے سفر میں ہمراہ رسول خدا تھے۔ چونکہ دروغ بات کبھی بنائے نہیں جنتی اس لئے حافظ ابن کثیر کو مجبوراً ۳۰ ذیقعدہ پنجشنبہ سے یکم ذی الحجہ جمعہ (۹ ذی الحجہ عرفہ کو) شنبہ ۸ ذی الحجہ یوم غدیر کو دوشنبہ) لانا پڑا۔

چنانچہ اسی نفع الباری شرح صحیح بخاری حافظ ابن حجر عسقلانی جلد ۱۸ ص ۹۵ باب مرض البیہوش من الامام سہیلی کے جواب میں یکم ذی الحجہ کو جمعہ کا دن ہونا قبول کرنا پڑا۔

وقد استشكل ذلك السهيلي ومن	لیکن امام سہیلی اور ان کے تابعین نے اہل مکہ حضرت کی وفات
تبعه اعني كونه مات يوم الاثنين ثاني	دوشنبہ کے دن بارہ ربیع الاول کو ہوئی بڑا بھاری انجمن
عشر شهر ربيع الاول وذلك انهم	دارد کیا ہے کیونکہ اسپر تو سب اتفاق ہے کہ عرفہ ذی الحجہ
اتفقوا على ان ذى الحجة كان اوله يوم	پنجشنبہ تھا اگر تین دن پہلے پورے تیس دن کے ہوں یا تین
الخميس فيما فرغت الشهور الثلاثة	یا بعض تیس کا بعض اسیس کا تو کسی صورت سے
قوام او فاقص او بعضها لم يصح و	تاریخ دون محکم نہیں ہوتا اور علامہ باری اور حافظ
هو ظاهر لمن قام له واجاب البازي	ابن کثیر نے اس کا یہ جواب دیا ہے کہ ہو سکتا ہے کہ تین دن
وابن كثير باحتمال وقوع الاثني عشر الثلاثة	پہلے پورے ۳۰ دن کے ہوں مگر اہل مکہ مدینہ میں
كوامل وكان اهل مكة والمدينة	اختلاف ہوا ہو یا میں طور کہ اہل مکہ نے ۲۹ ذیقعدہ
اختلفوا في روية هلال ذى الحجة	چہار شنبہ کی شام شب پنجشنبہ میں ذی الحجہ کا چاند
فراه اهل مكة ليلة الخميس لم يراه	دیکھا ہو اور اہل مدینہ نے ۳۰ ذیقعدہ پنجشنبہ کی

اهل المدينة الاليلة للجمعة فخلت
الوقفه برويت اهل مكة ثم رجوا
الى المدينة فارخا برويت اهلها
فكان اول ذى الحجة للجمعة واخره
السبت واول المحرم الاحد واخره
الاثنين واول الصفر الثلاثاء و
اخره الاربعاء اول ربيع الاول
الخمس فيكون ثانی عشر الاثنين

نام شب جمعه من ذی حجه کا ہاؤد کیا ہو و سبب
رویت ال کہ تو وہا حب دینہ آئے تو
یہاں کی رویت سے جمعه پہلی ذی الحجہ قرار پائی
۱۰ ذی الحجہ جمعه ۹ ذی الحجہ عرفہ ۸ ذی الحجہ دو شنبہ ۷ ذی الحجہ
جمعه ۶ ذی الحجہ شنبہ اول محرم ۵ ذی الحجہ شنبہ
اور اول صفر شنبہ ۴ صفر چار شنبہ اول
ربیع الاول پنج شنبہ ۳ ربیع الاول
دو شنبہ ۲ ہوا۔

بالاخر ابن کثیر کو ۳۰ ذیقعدہ کامل سے یکم ذی الحجہ (جمعه) ۹ ذی الحجہ عرفہ (شنبه) ۱۰ ذی الحجہ یوم غدیر دو شنبہ ۱۱ ذی الحجہ
جسکی وجہ سے تینوں مہینے ذی الحجہ ۱ محرم ۲ صفر سے یکم ربیع الاول پنج شنبہ ۱۲ ربیع الاول دو شنبہ ہوا۔

یہ جواب ابن کثیر کا خلاصہ اصول کے صحیح نہیں ہے جہور باب سیر ابن اسحاق و القسطنطینی ابن سعد ابو حشیر
صاحب استیعاب ابن اثیر صاحب اسد الغابہ فی الصحابہ صاحب تاریخ امراء الزمان سبط ابن جوزی سیرت و دنیا علی صاحب
یعون الآثار اور صاحب المنطق کا زردنی و غلطی وغیرہ میں ۲۰ صفر چار شنبہ ۲۱ صفر (پنج شنبہ) یعنی یکم صفر (پنج شنبہ) ۱۲
صفر (دو شنبہ) آجکا ہے اور جواب مذکورہ میں ۳۰ صفر چار شنبہ ۳۱ صفر (پنج شنبہ) یکم ربیع الاول (پنج شنبہ) جسکی وجہ سے ۹ ذی الحجہ عرفہ یوم
شنبه سے ۳۰ صفر چار شنبہ تک ۱۰ دن ہوتے ہیں لیکن ماہ صفر اور اسکے ساتھ یوم چار شنبہ واقع ہوا پھر بھی ۹ ذی الحجہ عرفہ ذکر
شنبه اور ۸ ذی الحجہ یوم غدیر کو دو شنبہ آیا جو تاریخ بدایہ و النہایہ ابن کثیر میں یک شنبہ لایا گیا ہے اور بارہ ربیع الاول تک
۹۳ دن ہوتے ہیں اسی مدت کو ۱۴ ربیع الاول پر صاحب سیرۃ حلبی نے اختیار کیا ہے ویکو مکتبہ ۱۲ کتاب ہذا۔

اور سیرت انسان العیون حلبی جلد ۳ صفحہ ۳۸۶ مطبوعہ مصر شمسۃ اور صفحہ ۳۸۹ مطبوعہ باریانی شمسۃ میں ہے۔

توفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھوفی	وفات فرمائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
صد رعائتہ وذلک یوم الاثنين حین زلغت	پر اور یہ دو شنبہ کا دن عمارت نیرم ہو جانے آفتاب
الشمس لاثنتی عشر الیلة خلت من ربیع الاول	کے جبکہ بارہ راتیں خالی ہوئیں ربیع الاول کی ایسے ہی ذکر
ھکذا اذکر بعضہم وقال السہیل لا یصح ان یکون	کیا ہے بعضوں نے اور سہیل نے کہا ہے نہیں صحیح ہے۔
وفاتہ یوم الاثنين الافی ثالث عشر اور اربع	کہہ وفات دو شنبہ ۱۲ ربیع الاول اگر ۱۳ یا ۱۴ ربیع الاول

اجماع مسلمین سے۔ عشرۃ لاجماع المسلمین

سلہ توفی (دوبائی) تذکرۃ الخلفاء ذہبی میں ہے الدیلمی شیخنا الامام العلامة حافظ الحجة الفقیہ الصابہ شیخ الحدیث شرف الدین ابو محمد عبد اللہ
بن خلکان بن ابی الحسن البیہقی الدیلمی علی المشافعی الخ
ایشا کشف المظنون صفحہ اول میں مذکور ہے وصفتہ فیہ للامام الکبیر عبد اللہ بن خلکان الدیلمی المتوفی خمس و سبع مائتہ شمسۃ
ایشا سیرۃ الخلفاء جلد اول میں ہے۔ صلیۃ دمیاطی حافظ عبد المؤمن و دیلمی المتوفی شمسۃ کی تصنیف جو اس کتاب کا نام محقر من سیرۃ البشر ہے۔

امام سیلی بارہ ربیع الاول دوشنبہ کے وفات سے انکار کر کے آگے تجاوڑ کر گئے اور ۱۳ یا ۱۴ ربیع الاول (دوشنبہ) پر
 اجماع مسلمین سے کہتے ہیں حالانکہ خود انکا قول ۲۸ صفر (چار شنبہ) ۲۹ صفر (پنج شنبہ) جس سے یکم صفر (پنج شنبہ) بارہ صفر (دوشنبہ)
 آتا ہے دیکھو حاشیہ ص ۲ کتاب نمبر ۱۔

www.kitabmart.in

پھر اسکے بعد یکم ربیع الاول (پنج شنبہ) ۱۲ ربیع الاول (دوشنبہ) نہیں آسکتا۔ خود امام سیلی اور ابن اسحاق سے (ہجری کے
 سیرۃ کے شاخ میں) ۲۹ صفر (پنج شنبہ) سے یکم صفر (پنج شنبہ) ۱۲ صفر (دوشنبہ) ہے بلکہ کل ارباب سیرا سی مخالفہ میں آگئے جس کے
 بعد یکم ربیع الاول (جمعہ) بارہ ربیع الاول (دوشنبہ) ہوتا ہے یعنی گیارہ ربیع الاول دوشنبہ (وفات النبی) صحیح صحیح راہ میں
 لیکن امام سیلی اپنے زعم میں ۱۳ یا ۱۴ ربیع الاول (دوشنبہ) عرفہ ۹ ذی الحجہ جمعہ کے خیال میں لاتے ہوئے تھے ہم نے اس میں جو
 انکا خیال غلط ہے کیونکہ ۱۳ ربیع الاول (دوشنبہ) سے مروجت میں ۲۹ صفر (دوشنبہ) یکم ربیع الاول (دوشنبہ) ۳۴ ربیع الاول
 دوشنبہ کثیر الوقوع بیٹھ سے ہوا۔ دیکھو نقشہ جنتری ہنر ایک ابن سعد کا پہلا خانہ ص ۱۹ ج ۱ ص ۱۸ ذی الحجہ (دوشنبہ) ۹ ذی الحجہ (دوشنبہ) ہے
 اگر ۱۰ صفر ۳۰ کا لیا جائے تو یکم صفر (چار شنبہ) ۱۳ ربیع الاول (دوشنبہ) ممکن الوقوع کیسہ سے ہوتا ہے دیکھو نقشہ جنتری
 حرف (ب) ممکن الوقوع کا دوسرا خانہ ص ۲۱ اس میں بھی ۱۸ ذی الحجہ (دوشنبہ) ۹ ذی الحجہ عرفہ (دوشنبہ) ہوا۔

واضح ہو کہ حافظ ابن کثیر کے اس قول سے جو اوپر گزرا ۹ ذی الحجہ عرفہ سے بارہ ربیع الاول تک ترانوئے دن اور سیلی
 کے ۱۳ یا ۱۴ ربیع الاول اجماع مسلمین سے ترانوئے دن ہوتے ہیں چونکہ آیہ اکمال دین کے نازل ہونے کے بعد رسول خدا اکاشی
 دن زندہ رہے اس لئے ۹ ذی الحجہ عرفہ کی روایت دروغ ثابت ہو گئی اور ۱۸ ذی الحجہ سے ۳۴ ربیع الاول تک ۸۴ دن اور گیارہ
 ربیع الاول پر اکاشی دن ہوتے ہیں۔ جس سے چار دن کا فرق گیارہ سے چودہ ربیع الاول تک ہوتا ہے اور وہ حدیث
 اکاشی یوم کی مدت صحیح لجاتی ہے اور ۹ دن والی مدت صحیح نہیں ہوتی جس سے بارہ دن کا تفاوت ہو جاتا ہے۔ اگر اجماع
 مسلمین والا ۱۳ یا ۱۴ ربیع الاول (دوشنبہ) قرآبا جائے تو اس سے ۱۸ ذی الحجہ کو دوشنبہ کا دن اور عرفہ کو سنیچر کا دن ہے اور
 سنیچر کے دن کی کوئی روایت نہیں اور دوشنبہ کے دن کی یہ روایت ہے جس کو حافظ ابن حجر عسقلانی نے اپنی کتاب فتح الباری
 شرح صحیح بخاری ج ۱ ص ۱۸۰ باب قولہ الیوم اکملت لکم دینکم میں (جس روایت میں سفیان نے عرفہ کے دن جمعہ ہونے
 میں شک کیا) وارد کیا ہے۔

ما اخرجہ الطبری بسند فیہ ابن لہیعۃ ابن جریر طبری نے ابن لہیعہ کے طریق ابن عباس
 عن ابن عباس ان هذه آلیۃ نزلت
 کی سند سے کہا ہے کہ آیہ الیوم اکملت لکم دینکم رب زدہ دوشنبہ
 یوم الاثنين۔ نازل ہوا۔

حافظ ابن حجر نے جس روایت مذکورہ کا طبری کی سند سے ابن لہیعہ کے واسطہ ابن عباس سے روایت کی ہے وہ
 سورہ مائدہ کے ساتھ ہے جس کو حافظ موصوف نے چھوڑ کر صرف آیہ الیوم اکملت لکم دینکم کو بیان کیا ہے۔
 اور حافظ عسقلانی نے اپنی سیرت المصطفیٰ میں صرف سورہ مائدہ کا ذکر کیا ہے۔ دیکھو ص ۸۲ کتاب نمبر ۱۲ جس کی پوری
 حدیث تفسیر جامع البیان طبری ج ۶ ص ۶۰ مطبوعہ ۱۳۲۱ھ سے نقل کی جاتی ہے۔

کہا: میں جو یہ کہہ رہا تھا اس کی وجہ سے متنازعہ کیا جا رہا تھا

کی بہمت اسحاق نے کہا جنسوزی ہم کو عمر میں عربیے کہا اندیشہ

کہا کہ تم سے ابن ابی سعید نے خالد بن ابی عمران سے اس نے

جیش سے اُسے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ

اليوم اكملت لكم دينكم ورضيتما ذل هو

اس حدیث سے سورہ نازلہ کے بعد ہی آیہ اکمال دین کا نزول ایک ہی دن میں ثابت ہوا۔ پس ۱۰ ذی الحجہ یوم غدیر کو کامل سورہ نازل ہونا واضح ہو گیا۔ اس حدیث میں ثنی لکھا ہے جو ابن اسثنیٰ مصنف ہوا ہے کتب رجال سے ابن جریر طبری کا محدث ثنی اور محمد بن بشار سے سماع حدیث کرنا پایا جاتا ہے جیسا کہ رحمہ ابن جریر (حاشیہ) میں ہے۔

ابن جریر آخر ^{۳۴۲} میں پیدا ہوا ^{۳۴۳} مسئلہ میں رحلت کی اور ابن المنفی اور محمد بن بشیر ایک ہی مسئلہ میں منقول ہوئے اور ایک ہی مسئلہ میں فوت ہوئے اور اسحاق بن راہویہ مسئلہ میں پیدا ہوئے اور ^{۳۴۴} مسئلہ میں فوت ہوئے صحیفوں نے محمد بن حرب المتوفی ^{۳۴۵} سے روایت کی ہے اور محمد بن حرب نے ابن ابیہ المتوفی ^{۳۴۶} سے۔ پس یہ روایت صحیح ترین روایتوں سے ہے۔ ابن المنفی کل صحاح سے کی روایت سے اور اسحاق بن راہویہ رجسٹری و سلم و ترمذی و ابوداؤد اور نسائی و صحاح کے روایت سے ہیں صحیفوں نے محمد بن حرب ثقہ صحاح الحدیث اور خیار الناس سے انہوں نے ابن ابیہ قاضی صدیقی سے

[illegible]

قلت ذكره ابن عسكرو في تصحيفه وجميع انه تابعي وذكره ابن حبان في ثقات التابعين وقال آذان من اهل القبايل -

بن العیاش بن ابی رجبۃ ابتداء صلعم
 مشکوۃ البیہی قبضہ اللہ عنہ وجل فیہا
 ما اراد بہ من رحمۃ وکرامت فی الیال
 بعین من صفر

مکتوبات

عمود القاری شرح صحیح بخاری للإمام عینی حنفی - ج ۸ - مشکاب باب مرض البنی مطبوعہ مصر مشاء حر کے ہے۔
قال الواقدي قالوا بدئي به رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم الاحد لعلاء
کہا ہے واقدي نے کہ شروع ہوا مرض البنی بروز جمعہ شنبہ
(۲ صفر) جبکہ دو راتیں صفر کی باقی تھیں۔
للثلاثين بقية من صفر

اور اسی جلد کے صفحہ ۴۴۴ پر باب بعث النبی اسامہ بن زید میں یہ حدیث ہے

قال ابن اسحاق لما كان يوم الاربعاء
للثلاثين بقيتا من صفر بدئ رسول
الله صلى الله عليه وسلم وجهه فم وصح
كهاے ابن اسحاق نے جبکہ چار شعبہ کا دن (۱۰ صفر)
ہوا کہ دو دہا تین ماہ صفر کی باقی رہیں تو رسول خدا
کو رو رو اور جب اللہ اردو سر شروع ہوا۔

اور خود ابن جریر طبری نے اپنی تاریخ مذکورہ کے صفحہ ۹۵، امین راقدی کے نسخہ کی یہ روایت کی ہے

قال الواقدي، حدثني رسول الله صلى الله عليه وسلم وجعل لليلتين يقيتا من صفر
واقدي نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلوٰۃ اللہ علیہ وسلم کو دو شروع ہوا جبکہ دو راتیں صفر کی رہ گئیں۔

یہ تیسری حدیث ابن جریر طبری کی محضر عبد بن حمید کے واسطے ابن اسحاق کے سند کی تاریخ مذکورہ کے ص ۱۰۳ سے نقل کی جاتی ہے۔

قال ابن جریر ثنا ابن حبیہ قال ثنا سلمة کہا ابن جریر طبری نے حدیث کہ ہم سے ابن حبیب نے کہا

[illegible]

عن محمد بن اسحاق عن صالح بن کيسان
عن الترمذی عن عبید اللہ بن عبد اللہ
بن عبیدہ عن عائشۃ قالت و توفي
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا ثقی عشر لیلۃ
مضت من شهر ربيع الاول في اليوم
الذي اقدم فيه المدينة مهاجراً
فاستكمل في هجرة عشر مئین

مدینہ کی ہم سے سلمہ بن محمد بن اسحاق سے اس نے اسے
بن کيسان سے اس نے ترمذی سے اس نے عبید اللہ
بن عبید اللہ بن عبیدہ سے اس نے حضرت عائشہ سے
روایت کی ہے کہ وفات فرمائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ
بارہ راتیں گزرین مہینہ ربيع الاول کی اس دن
میں کہ داخل ہوئے تھے رسول خدا ہجرت کر کے
مدینہ میں پس دس سال کامل ہوئے۔

جو کہ حضرت مدینہ منورہ میں بارہ ربيع الاول (دوشنبہ) کے دن داخل ہوئے اس لئے بارہ ربيع الاول وفات ہوئی
لکھ گیا ہے ابن اسحاق کی یہ روایت بارہ ربيع الاول دوشنبہ کے داخلہ مدینہ کی تاریخ معارف ابن قتیبہ ص ۱۷۷ سے کھلی جاتی ہے
واما محمد بن اسحاق دخل رسول الله
صلی اللہ علیہ وسلم لا ثقی عشر لیلۃ
خلت من ربيع الاول
یہ دس سال مدینہ منورہ کا دس سال وفات سے پہلے بارہ ربيع الاول دوشنبہ کو ہوا جسکی پہلی تاریخ کو (پنجشنبہ) تھا اور
دس سال بعد بارہ ربيع الاول کو جو ۲۸ صفر کا چودھواں دن تھا یعنی چہارشنبہ کا چودھواں روز ریشنبہ ہوا اور ۲۹ صفر پنجشنبہ
سے یکم صفر پنجشنبہ بارہ صفر دوشنبہ خود ابن اسحاق کے قول کے مطابق آچکا تھا۔ پھر یہ کیسے ممکن ہے کہ ماہ صفر کا پنجشنبہ د
دوشنبہ کو کر یکم ربيع الاول و بارہ ربيع الاول میں آجائے جس سے سال گیارہ مہینہ کا قرار پاتا ہے اور یہ محال ہے
پس یکم ربيع الاول (جمعہ) گیارہ ربيع الاول (دوشنبہ) کو برس کامل ہو گئے۔

ابن جریر طبری نے ابن حمید کے واسطے سے تین حدیثیں وارد کی ہیں جن سب میں ابن اسحاق واقع ہے
جس کی پہلی روایت تاریخ سفر حجۃ الوداع اور دوسری تاریخ مرض البنی اور تیسری تاریخ وفات البنی۔ لیکن تاریخ
مرض البنی اور وفات البنی میں ایک دن کافرق ہے دونوں باہم مطابق ہو کر ایک ساتھ نہیں چلتے اس لئے ساتواں نقشہ
جنتی کا کثیر الوقوع یعنی بسیلہ کا حوت (طاہ طبری) کے نام سے دو دو خاؤن کا مرتب کیا گیا جسکا پہلا خانہ بارہ ربيع الاول
(دوشنبہ) کی مراجعت سے ۲۵ ذوقعدہ تا تاریخ سفر حجۃ الوداع تک کی (دوشنبہ) واقع ہوتا ہے جو بارہ ربيع الاول (دوشنبہ)
پر منتہی ہے۔

اور دوسرا خانہ ۲۸ صفر (چہارشنبہ) کے مراجعت سے ۲۵ ذوقعدہ تا تاریخ سفر حجۃ الوداع تک کہ (دوشنبہ) پڑتا
ہے جو بارہ ربيع الاول (دوشنبہ) پر منتہی ہوا۔

انہیں ہر دو خاؤن کا ایک ایک نقشہ ۲۵ ذوقعدہ تا تاریخ سفر حجۃ الوداع سے ۲۲ جمادی الثانی ۳۱ تا تاریخ
وفات ابو بکر تک مرتب کیا گیا ہے۔ پہلے خانہ کا تا میڈی نقشہ چہارم ہے دیکھو ص ۱۲

الحمد لله

اور تفسیر در منشور سیوطی مجلد ثانی صفحہ ۲۵۲ مطبوعہ مصر ۱۳۱۲ھ میں ہے

امام احمد نے اور حمید بن حمید نے اور ابن جریر نے اور فقہ
بن نصر نے اور طبرانی نے اور ابوالفہیم نے اور بیہقی نے
امام ابن تیمیہ سے روایت کی ہے کہ میں مہار نامہ غضبا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو
بکھڑے ہوئے غمی کہ رسول خدا پر پورا سورہ مائدہ
نازل ہوا۔ وہ کہتی ہیں کہ اُس وقت بارے
اس سورہ کے قریب تھا کہ خانے نامہ کے
چور چور ہو جائیں۔

علیہ (عیاشی) کتاب فرست ابن الدیم ^{۱۹} مطبوعہ پورپ میں ہے۔ ابنی القاضی محمد بن سعید العیاشی من اهل سمرقند وقبیل اذ من بنی شیم من فقہاء الشیعۃ الامامیۃ اوحد ہرہ و زمانہ فی شراۃ العلم و لکثیرہ من سنی خراسان شان من الشان کتب جید بن عیون بن نعیم و یکنی بابا احمد الی القاضی علی بن محمد العلوی کتابا فی اخرہ نسخہ ماہ نقدا علی عیاشی و قد ذکرہ علی مارتیہ صاحبہ هذا الذہلولہ ^{۲۰} ترقین جسی (بال) عیاشی ^{۲۱} مطبوعہ علی شترہ میں ہے

سیدی بن عبد اللہ بن محمد بن عمر بن علی بن ابی طالب علیہ السلام کہ کتاب یرویہ جامعہ ^{۲۲} و قد جمع ابو بکر عیون بن صالح الجعفی روایات یسعی عن ابائہ ابن ابی نوح بن شان ^{۲۳} ترقین (مید احمد) تشریب التیز با قطار بن عمر مصطفائی میں ہے عبد اللہ بن محمد بن عمر بن علی بن ابی طالب ابو محمد العلوی المدنی و امہ حنیفہ بنت علی بن الحسین و قبیلہ بنی رومی ابن ہشام بن جعفر و عاصم بن عبد اللہ و صاحب بن صالح و عمر بن حسن و والدہ اوس و ابن المیار ^{۲۴} و ذکرہ ابن حبان فی الثقات فی خلافتہ جسی

^{۲۵} ترقین محمد بن حمید بن ابی اناس المدینی شاہ عبد الغفران میں ہے کنیت ابو محمد و ام احمد بن محمد بن حمید بن نصر بن مروم تحفیت کردند بر عبد اکثرا خود و عبد بن حمید مشہور خود از سر و سال چیری از وطن خود رطت نمود و شوق طلب علم حریث اور اور جوئی پیدا گشت از یرید بن اردلان و عبد الرزاق و محمد بن بشر و دیگر ائمہ بن حدیث استفادہ نمود مسلم صاحب صحیح و ترمذی و دیگر محدثین از دوسے روایات بسیار دارند و تجارتی بطریق تعلیق از دوسے در و اول البشورۃ از صحیح خود روایت داد و نام از ہی گفته از ائمہ بن بود خیلہ نقد و مستحکم ایضا کشف الغم من تصنیف عبد بن محمد بن یوسف اکتفی المتوفی سنۃ تسع و اربعین و ما شوق سنۃ ۴۰۰

ابن ابی شیبہ سے سند میں اور ابو العباس جہاد میں
محمد بن یحییٰ نے عجم میں اور ابن مردودہ نے اندلس میں نے و ابی النضر
میں ام عمر و بنت یحییٰ سے اصفہان نے بہ بجا سے
روایت کی ہے کہ وہ حضرت کے سفر میں ہمراہ تھا
کہ حضرت پر سورہ مائدہ نازل ہوا تو اگر انی سورہ کی
وجہ سے (قریب تھا کہ شائے ناکہ (عصبا)
کے شک سے جو جہاد میں ۔ ۱۱

امام احمد نے اور ابو حنیفہ نے اور نخاس نے اور
امام شافعی نے اور ابن المقدر اور حاکم اور ابن
مردودہ اور یحییٰ بن جبر بن نفیر سے روایت کی ہے
کہ میں نے سنا کیا اور حضرت عائشہ کے حضور میں حاضر ہوا
تو انھوں نے مجھ کو کہا اب جبر تم سورہ مادہ پڑھتے ہو؟ میں نے کہا کہ
ہاں۔ فرمایا کہ از روئے تشریح یہ مادہ قرآن کا از سورہ
ابوداؤد اور نخاس نے ابو مسیرہ عمرو بن شریحیل
سے روایت کی ہے کہ سورہ مادہ میں کچھ
متروک نہیں ہے۔

اور عبدالعزیز بن حمید اور ابو داؤد اور ابن المنذر
نے ابن حون سے روایت کیا ہے (ابن حون نے
کریم بن حسن بصری سے پوچھا کہ سورہ المائدہ میں کچھ منقح
ہے تو انھوں نے کہا نہیں۔

امیر فریادیں اور اڑھیدیں اور عجب میں تمسید اور این لقمہ

واعتزج فریادی و ایوان علی و علی

سلف توفیق (ابن ابی قیس) کشف الطوائف میں ہے۔ تفسیر ابن ابی قیس الامام حافظ ابی بکر عبد اللہ بن محمد کو فی التوفیق غایت تاملین و تاملات (امین) صحیح ہے کہ توفیق بنی
 و تامل و ان الاسلام فرہبی میں ہے و اعتدال مسند بیع و عشر و ثلثا متر و فیہ مات مسند الدین المعتمد الحافظ المصنف ابو القاسم عبد اللہ بن محمد الجوزی جہاد
 و عمر مائتہ و اربع صلیں (۱۰۰ برس)

سکے ترقیق (ابن عون) طبقات ابن سعد ابن عون بن اریخان وکنی ابن عون بنی عبد اللہ بن دہقان سرق المزنی دکان اکبر من سلیمان
الشیخ دکان افشاریا وکان ثقیف کثیر الحدیث در عا خبرنا یحیاء بن محمد قال سمعت ابن عون رأیت النبی بن مالک ان قال
سکے توین (نریابی) وانی بالوفیات صفدی میں ہے۔ محمد بن یوسف بن واقد ابو عبد اللہ القریابی قال وانی سمعت عیسیٰ بن وعاظ
کان عالما زاهدا ورجلا من الطبقة السادسة روی عنه الامام احمد و غیرہ قال التجاری کان ضریابی احد افضل
اهل زمانة وکان ثقة صدوقا حجاب الدعوة توفي سنة ۱۳۵ھ

اور تفسیر سراج النبیین خطیب ربی سوره مائدہ کی تفسیر ص ۲۸ مطبوعہ مسرتین ہے
 ابی عن ابن مسعود قال انزل الله تعالى
 فی هذه السورة ثمانية عشر حکما لم
 ينزلها فی غيرها۔
 ابن مسعود سے مروی ہے کہ نازل کیا اس سوره مائدہ
 میں اٹھارہ احکام مبین نازل کیا خدا نے یہ احکام دوسرے
 سوره میں بخیر اس سوره (مائدہ) کے

اسی تفسیر جامع البیان الطبری ج ۶ ص ۴۷ میں سورہ مائدہ کا مرقعہ مذکور ہے

(7)

قال ابن جریر رحمہ اللہ ثنی المثنی قال ثنا
 حجاج بن المنہال قال ثنا ہام عن
 قتادة قال المائدة مدنیة وقال آخرون
 نزلت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی
 مسیرہ فی حجۃ الوداع

کہا ابن جریر نے حدیث کی مجھے ثنی نے کہا حدیث کی
 ہم سے حجاج بن منہال نے کہا حدیث کی ہم سے ہام نے
 قتادہ سے کہ سورہ المائدہ مدنیہ ہے اور دوسروں نے
 کہا ہے کہ سورہ مائدہ رسول خدا پر حجۃ الوداع میں
 پہلے سوار می پر نازل ہوا۔

سنة ثنتين وابن المنذر كشف الظن من حركاته ابن المنذر هو الامام ابو بكر محمد بن ابراهيم بن المنذر النيسابوري المتوفى ثمان عشرة وثلثمائة رستم سنة ثنتين وابن المنذر
في كتابات الخطاطين من حركاته ابن المنذر حافظ اصبهان مستند زمانه الامام ابو محمد عبد الله بن محمد بن جعفر بن جابر الانصاري صاحب المصنفات وله مائة وستمائة وستمائة وستمائة
ولحق الكتاب وكان مع سبعة علماء وغزاة خلفه بعد الاعلام صالحين حين صدقوا ما حوفا فدفنوا في القبر وغيره مات سنة ثنتين وثلثمائة ابن المنذر في ميمون انقرب المنذر بن
من هو عمر بن شريك الصمداني البجلي الكوفي ثقة عابد مات سنة ثنتين ابن جبريل بن محمد بن النقي في رواية كراما وكثيرا اخر حاشية سفره وادارته في الرضا عليه السلام
بطلان خبره في سنة ثنتين وثلثمائة ابن المنذر قال ثنا حجاج بن المنهال قال ثنا اسحاق بن عيسى ابن سلمة عن ابي حمزة عن ابن جابر قال قال رسول الله
عليه السلام ثلث عشرة سنة ربي ائمه بالمدينة عشرة وثمانون سنة قال ابن جبريل ثنا ابن المنذر قال ثنا حجاج بن المنهال قال ثنا اسحاق عن ابي حمزة عن ابي عبد الله
عاش رسول الله صلى الله عليه وسلم ثلثا وستين سنة قال ابن جبريل ثنا ابن المنذر قال ثنا حجاج بن المنهال قال ثنا اسحاق عن ابي حمزة عن ابي عبد الله
ثلاث واربعين سنة قال ابن جبريل ثنا ابن المنذر قال ثنا حجاج بن المنهال قال ثنا اسحاق عن ابي حمزة عن ابي عبد الله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
ثلاث واربعين سنة قال ابن جبريل ثنا ابن المنذر قال ثنا حجاج بن المنهال قال ثنا اسحاق عن ابي حمزة عن ابي عبد الله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

٥٥ ترمذی (حجاج بن سنان) تہذیب النبیاء بن محمد بن ہے۔ حجاج بن سنانی الکوفی ابو محمد السنی قریب الیہ سنی و مولاهم البصری روی عن جریر بن حازم و الطحاوی
 و شعبة و عبد الغزیز اللاجشون و حماد و وزید بن ابراہیم الشعمری و غیرہم و عنہ الحجازی روی لہ الباقی بامامہ الداری و بندار و ابو موسیٰ و صاحبہ و الحلال
 و الذہلی و عبد بن حمید و اصحاب الکوفی و الجرجانی و عمر بن منصور و عبد اللہ بن الحیثم و عبد القدوس الحجازی و محمد داؤد بن یحییٰ و الفضل بن العباس
 الحلبي و ہلال بن علی و عمار الشافعی۔ ابو سعید و ابن واثق الرازیان و یعقوب بن شیعہ و یعقوب بن سفیان و ابو مسلم النخعی و علی بن عبد الغزیز و
 قال احمد ثقة ما روی بہ بأساً و قال ابو حاتم ثقة فاضل قال العجلی ثقة رجل صالح قال النسائی ثقة و قال خلف بن محمد کردوس مات سنة ۲۱۰
 و كان صاحب سنة يظهرها و قال ابن سعد كان ثقة كثير الحديث مات في خوال سنة ۲۱۰ و كان الرضا الجباري ثقت و ابن قانع و قال ثقة ما روی
 و قال الفلاس ما رأيت مثله فضلاً و دیناً و قال ابو داود اختلفت افعطان و حجاج افضل الرجلین ذکرہ ابن حبان فی الثقات و قال ابن مندہ
 شاعلی بن الحسن ثناء اربعاً تمر ثناء حجاج بن سنان و كان خیار الناس ۔

(54)

شيخنا الشيخ (رحم) تميز بتهذيب تهذيب حافظ ابن حجر من جهة الترجيع بن الشاذلي البكري ونقل الخلفاء البصريين ثم الحارثي عن الشاذلي عن مالك
 والبايعي عن الحسن البصري وصفوان بن شعرة وجد يبرزين وزياد وارسيل ام سلمة وعنه ابو جعفر الرازي والانس و
 سليمان بن ابي يحيى وسليمان بن العاصم الرازي وسفيان بن عيينة بن عجل الكوفي مقاتل بن حيان وابن المبارك وغيرهم قال المجلي بصري صدوق قال
 ابن السكيت وهو احب الي في ابي الوائلي من الخلفاء وقال الحافظ ليس به باس وذكره ابن حبان في الثقات وذكره الذهبي انه توفي بمكة اربع مائة

جسکی توثیق ماضیہ ص ۲۸۱ میں گند چکی۔

اس حدیث سے سورہ مائدہ کا رسول اللہ پر اور چلتے ہوئے سواری پر حجتہ الوداع میں نازل ہونا ثابت و محقق ہو گیا۔ یعنی حجتہ الوداع سے چلتے ہوئے راستہ میں حضرت کا راحلہ بوجہ ثقل وحی کے بیٹھ گیا اور رسول اللہ کو اڑنا پڑا جسکی تائید میں محدثین اور محققین کی تخریج حدیث نیز حدیث مذکورہ کی تفیدی عبادت مع حدیث لکھی جاتی ہے۔ اور قبل اسکی صحیح حدیث سے سورہ موصوفہ کا نزول لفظ (جمیعا) و (کالا) و (کلہا) سے ثابت کیا جا چکا ہے

مؤیدات

تفسیر درمثور سیوطی جلد ثانی ص ۲۵۲ مطبوعہ مصر میں یہ تفسیر سورہ مائدہ کے ہے

اخرج ابو عبید عن محمد بن کعب القرظی
نزلت سورة المائدة على رسول الله صلى
في حجة الوداع فيما بين مكة والمدينة وهو
على ناقته فاصدعت كتفها فنزل عنها
رسول الله صلى الله عليه وسلم

ابو عبید نے محمد بن کعب قرظی سے روایت کی ہے کہ
سورہ مائدہ رسول اللہ پر حجتہ الوداع میں نازل
کہ وہ مینہ کے نازل ہوا وہ حضرت اپنے ناقہ پر
سواری میں اسکی شانے درد کرنے لگے تو رسول خدا
اُتر پڑے۔

واخرج ابن جرير عن الربيع بن النضر قال
نزلت سورة المائدة على رسول الله صلى
في المسير في حجة الوداع

اور ابن جریر طبری نے ربيع بن النضر سے روایت
کی ہے کہ سورہ مائدہ رسول خدا پر حجتہ الوداع میں چلتے
سواری پر نازل ہوا۔

اور تفسیر نسج القدر للشوکانی جسکا قلمی نسخہ نوشتہ ۱۲۳۸ھ عند مصنف کا بمواہر علماء ہے جسکو ذاب صدیق حسن
خان مین سے لائے تھے انہیں یہ تفسیر سورہ مائدہ مرقوم ہے۔ دیکھو ص ۲۲۲ کتاب ہذا

اخرج ابو عبید عن محمد بن کعب القرظی نحوه
وزاد انها نزلت في حجة الوداع فيما
بين مكة والمدينة هكذا اخرج ابن جرير
عن الربيع بن النضر بهذا الزيادة

ابو عبید نے محمد بن کعب قرظی سے سورہ مائدہ کا نزول
حجتہ الوداع میں درمیان مکہ و مدینہ کے روایت کی ہے
اور ایسی ہی ابن جریر نے ربيع بن النضر سے
ساتھ اسی زیادتی کے روایت کی ہے۔

اور اتقان فی علوم القرآن ج ۱۔ اول ص ۳۷ مطبوعہ مصر ۱۳۲۶ھ میں ہے۔

والله يعصمك من الناس في صحيح ابن
حبان عن ابی هرويرة انها نزلت في المسير

آیہ واللہ یعصمک من الناس صحیح ابن حبان میں
ابو ہریرہ کی سند سے سفر میں نازل ہوا۔

اور تفسیر درمثور سیوطی جلد ثانی ص ۲۹۱ میں ہے

واخرج عبد بن حميد وابن جرير وابن ابی حنيفة
عبد بن حميد اور ابن جریر اور ابن ابی حنيفة

والشیخ عن حماد قال لما نزلت بلغ
ما انزل اليك من ربك قال يا ايک
انما انا واحد كيف اصنع بجمع على واحد
فتنزلت وان لم تفعل فما بلغت رسالة

ابو شامة نے کہا ہے روایت کی ہے کہ جب ازل ہوا
کہ بلغ ما انزل ایک تو رسول خدا نے عرض کیا کہ میں
ایک ہوں کیا کرؤ گا میں جمع ہو جائیگے لوگ مجھے
مصدق پر ہیں خدا نے ازل کیا کہ اگر میں مانگو تو ہو گیا
تو تم نے کچھ حالت نہ ہو چکی۔

اور تفسیر سراج المیزان خطیب شریقی جلد اول ص ۳۳ مطبوعہ مصر تفسیر آیہ والله يعصمك من الناس من غير
والله يعصمك من الناس ای حفاظت و
يعصمك الى ان قال وقيل نزلت هذه
الآية بعد ما شجر راسه كان سورة المائدة
من آخر ما نزل من القرآن وروى
اسحاق بن راهويه عن
النبي صلعم انه قال بعثني الله برسالة
فضقت بها ذرعاً فوحى الله الى ان
مبلغ رسالتي عذبتك وضمن لي العصمة
فقويت

یعنی حفاظت کر چکا اور آپ کو ان سے بچا لیا
اور کہا گیا ہے کہ ازل ہوئی یہ آیت بعد مبارک
کے زخم گئے کے سنئے کہ سورہ مائدہ اذروست نزلی
قرآن کا آخری سورہ ہے اور اسحاق بن راہوی نے
اپنے سند میں رسول خدا سے روایت کی ہے کہ خدا
نے بھکوا ہے پیغام (بلغ ما انزل ایک) کیساتھ بھیجا
پہل کی وہ کنگھل ہو خدا اذما عالم نے میری طرف وحی کی
کہ اگر تم میرے بھائی کو کوڑے ہو جائو گے تو میں تم پر عذاب کر دے گا
اور میرے لئے حفاظت کا ضمان ہوا میں میں قوی ہو گیا

فصل المہم ابن صباغ مالکی ص ۲۷ مطبوعہ طبرستان شامین ہے

روى الامام ابو الحسن الواحدى فى
كتابه المسعى يا سباب النزول يرفع
لسنده الى اوسعيد الخدرى قال نزلت
هذه الآية يا ايها الرسول بلغ ما
انزل اليك من ربك الآية يوم غدير خم على علي
اور تفسیر کبیر فخر الدین رازی جلد ثالث صفحہ ۲۴۸ سطر ۲ تا ۵ مطبوعہ مصر سنہ ۱۳۰۵ھ میں ہے۔
(دو تہین) آیہ حضرت علی بن ابیطالب علیہ السلام
کی فضیلت میں نازل ہوئی ہے جب اس کا نزل
ہوا تو پیغمبر صاحب نے حضرت علی کا ہاتھ بڑھ کر فرمایا کہ

لے ترقی (مصلو المہم) کثرت الفنون سج ثانی ص ۱۰۰ میں ہے (الفصل المہم فی معرفۃ الامۃ وفضلہم و معرفۃ اولادہم
والمسلم) الشیخ نور الدین علی بن محمد بن الصباغ المالکی المتوفی ۷۴۸ھ حسن و حسین و ثنائیہ

الْبَيْتِ اَوْ بَنِي مُوسٰى مِنْ نَفْسٍ قَالُوا
 بَنِي قَالِ هَذَا مُوسٰى مِنْ اَنَا مُوَلّٰهُ الْفَهْمِ
 وَالْاَلِ مِنْ اَوَّلٰهُ وَعَادَ مِنْ عَادَ اِه
 قَالَ فَلَقِيْهُ عَمْرٌ فَقَالَ هِنَا لَكَ
 يَا اِبْنِ ابِي طَالِبٍ اَصْبَحْتَ وَامْسَيْتَ
 مُوَلّٰى كُلِّ مُوسٰى وَمُؤَمِّنَةٍ
 عَنْ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ
 تَعَالٰى يَا اَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَا اَنْزَلَ
 اِلَيْكَ اٰيَةً قَالَ نَزَلَتْ فِي عَلِيٍّ اَمْرُ
 النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ
 يَبْلُغَ فِيْهِ فَلَخَذَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيٍّ فَقَالَ مَنْ كُنْتُ مُوَلّٰهُ فَعَلِيٌّ
 مُوَلّٰهُ اَللّٰهُمَّ وَالِىَّ مِنْ اَوَّلٰهُ وَعَادَ
 مِنْ عَادَ اِه

ہر مومن کے لئے اُس کے غرض سے اولیٰ میں جناب
 نے ارشاد کیا کہ میں کا میں مولا ہوں اُسکا یہ جسے مولا
 ہے اسے خدا دوست رکھو اُسکو جو علی کو دوست رکھے
 اور دشمن رکھو اُسکو جو دشمن رکھے علی کو پس ملاقات کی
 حضرت عمرؓ جناب علیؓ سے اور کہا کہ میں ابوطالب
 مبارک ہو تم کو کہ آج تم ہر مومن و مومنہ کے مولا ہو
 اور صلئے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ آیا یا
 ایہا الرسول بلغ علی بن ابیطالب کے پاس میں نازل
 ہوا یعنی حکم کے لئے رسول اللہ صلوٰۃ اللہ علیہ کہ
 تبلیغ رسالت کریں جو علی کے پاس میں نازل ہوئی
 ہے پس لیا رسول اللہؐ نے دست علی علیہ السلام کو اور فرمایا
 جس کا میں مولا ہوں اس کا علی مولا ہے۔ اسی
 دوست رکھو اُسکو جو علی کو دوست رکھے اور دشمن رکھو
 اُسکو جو علی کو دشمن رکھے۔

یہ تینوں حدیثیں جو محمد بن مسلمؒ اور برادر بن عازب اور ابن عباس سے درباب تفسیر آیه یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک
 الایہ کے نقل کی گئیں ہیں جن میں حضرات کا حوالہ صفحہ ثانی میں ہے جو تفسیر کبیر فیروز الدین رازی سے لکھا گیا اور یہی حوالہ اُس حدیث میں بھی ہے جو تفسیر
 قرطب القرآن نظام نیا پوری سے صفحہ ۱۷۹ اور ۱۸۰ میں دیا جا چکا ہے۔

اور حسین خاص طور سے برادر بن عازب سے اسی آیه تبلیغ و تاکید کے سلسلہ میں حدیث غدیر وارد ہے دیکھو صفحہ ۵۵ جکو
 سید علی ہمدانی نے اپنی کتاب مودۃ القرنیین میں ذکر کیا ہے۔ امام شعبی نے اس حدیث برادر بن عازب کو پورے اسناد سے نقل کیا ہے
 جس کے اسناد میں جرج بن سہال روادۃ حدیث سے ہے جس کا ترجمہ حاشیہ صفحہ ۲۰۰ میں مرقوم ہے جو بخاری کا شیوخ حدیث ہے جس نے
 سورۃ مائدہ کا مدنیہ ہونا روایت کی ہے جس کے نازل ہونے پر رسول اللہ صلوٰۃ اللہ علیہ نے حدیث ولایت مذکورہ کو شرح و بسط
 سے ارشاد فرمایا ہے اسی حدیث میں حضرت عمرؓ کا جناب علیؓ علیہ السلام کے مولایت کا اعلان مذکور ہے جو مبارکبادی کے
 سلسلہ میں لیا گیا جس کے اخفا کے لئے آیه اکمال دین کے نزول کو و بیچ عرفہ میں وفات سے تین مہینہ قبل لا یا گیا ہے حالانکہ حضرت
 اکیاشی روزیہ اکمال دین کے بعد زندہ رہے جسکی تفصیل آخر صفحہ ۷، ۸، ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳،

وعن عمر ابن الخطاب قال نصب
رسول الله علياً علياً فقال من
كنت مولاه فغلي مولاه اللهم
وال من وآلاه وعاد من عاداه
واخذل من خذله وانصر
من نصره اللهم انت
شهيدى عليهم ثم قال
يعنى عمرو كان فى جنبى
مثاب حسن الوجه طيب
الريح فقال لى يا عمر لقد
عقد رسول الله لابن عمه
عقداً لا يحله الا منافق
فاحذر ان تحكه قال عمر
فقلت يا رسول الله انك
حيث قلت فى علي كان
فى جنبى مثاب حسن الوجه
اطيب الريح وقال كذا وكذا
قال الشبى نعم يا عمر انه
ليس من ولد آدم لكنه جبرئيل
اراد ان يوكد عنكم ما قلته فى علي

اور عمر بن خطاب مروی ہے کہ رسول خدا نے
علی کو بطور نشان ہدایت کے نصب کیا اور ارشاد فرمایا کہ
جس کسی کا کہ میں مالک و مختار ہوں علی بھی اس کا مالک
مختار ہے اے خدا جو کوئی اسکو دوست رکھے تو بھی اسکو
دوست رکھ اور جو کوئی اس سے دشمنی رکھے تو بھی اس سے
دشمنی کرو اور چھوڑ دے اس کو جو اسے چھوڑ دے اور
نصرت کر اسکی جو اسکی نصرت کیے ایسا پروردگار تو
بیرا اپنے گواہ کر۔ عمر کہتے ہیں میرے پہلو میں ایک نو
جوان نہایت خوب رو اور پاکیزہ خوشبو تھا اور
اس نے مجھے کہا اے عمر البتہ رسول خدا نے
اپنے چچا زاد بھائی کے لئے ایک ایسی گرہ باندھی
ہے کہ منافق کے سوا اسکو کوئی نہیں کھولے گا
پس تو اس کے کھولنے سے ڈر تا رہ حضرت عمر کا
بیان ہے کہ پھر میں نے آنحضرت صلعم سے عرض
کیا کہ یا رسول اللہ جبکہ حضور نے علی علیہ السلام
کے حق میں ارشاد کیا تھا تو میرے پہلو میں ایک
نوجوان خوبصورت پاکیزہ بو تھا اُس نے مجھ سے
ایسا اور ایسا کہا۔ حضرت نے فرمایا اسے عمر وہ شخص
آدم کی اولاد میں سے نہیں تھا وہ جبرئیل علیہ السلام
تھے اور میرے کہنے کی تاکید کیلئے آئے تھے جو کچھ میں تم سے علی کے

اسی واقعہ غدیر کے بعد رسول خدا کا اسی دن زندہ رہے اور براہ بن عازب کی روایت میں یوم غدیر کو خشبہ تھا و کھجور
اور ابو سعید خدری کی روایت ۱۸ ذی الحجہ خشبہ کیلئے و کھجور ۲۵۳ اسی روایت میں رسول خدا کا امسال میں اور امت تمام منت کا شکر
مذکور ہے لیکن حافظ ابن کثیر باوجود دو صحابہ کے روایت کرنے کے اور ۸۱ یوم حضرت کے آخر عمر کے افراد کرنے کے وہی عرفہ صبح الی
دشمنی روایت کا رد کیا اگلے جہاں ہے۔

جیسا کہ تفسیر حافظ ابن کثیر علیہ ثلاث صفر ۲۱ مطابق مصر ۱۳۰۱ میں ہے۔

وقد روی ابن مسعود و یہ روایت کی ہے ابن مردودہ نے ابو ہریرہ کے
من طریق ابی ہارون العبیدی واسطہ ابو سعید خدری کی سند سے کہ یہ آیت

عن ابوسعید الخدری انھا
 نزلت علی رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم یوم غدیر خم
 حین قال لعلی من کنت مولاً
 فلی مولاً ثم رواہ عن ابی
 ہریرۃ وفیہ انه الیوم الثامن
 عشر من ذی الحجۃ یعنی مرجعہ
 علیہ السلام من حجۃ الوداع ۶۱
 ولا یصح لا ہذا بل الصواب
 الذی لا شک فیہ ولا مریدۃ
 انھا نزلت یوم عرفہ وکان
 یوم الجمعة۔

نازل ہوئی ہے رسول خدا پر غدیر خم کے دن جبکہ
 کہا تھا رسول خدا کے واسطے مصلی کے
 کہیں کا میں مولاً ہوں اس کا عملی مولاً
 ہے۔ روایت کی ہے ابو ہریرہ سے
 اور اس روایت میں ہے کہ وہ اٹھارہویں
 ذی الحجہ یعنی جب رسول خدا حجۃ الوداع سے
 لوٹے تھے (ابن کثیر کہتے ہیں) اور نہ
 یہ صحیح ہے اور نہ وہ صحیح ہے بلکہ بہتر
 یہ ہے کہ جس میں شک نہیں ہے کہ یہ
 آیت نازل ہوئی ہے عرفہ کے دن اور وہ
 جمعہ کا دن تھا۔

روایت مذکورہ کو ابن کثیر نے ناقص نقل کیا ہے کیونکہ حافظ ابن مردویہ نے آیہ اکمال دین کا نزول
 (۸ ذی الحجہ یوم خمیسینہ میں) رسول خدا کے تکبیر و شکر کے ساتھ ابو ہارون عبدی کے طریق ابوسعید خدری کی سند سے وارد
 کیا ہے اسی تاریخ سے اکاشی یوم کی مدت بالکل صحیح مطابقت کرتی ہے۔
 حافظ ابن مردویہ اس رتبہ کے ہیں کہ ابن کثیر نے انکی مدح اپنی تفسیر بلکہ ثالث سورۃ النازعات ۵۷ میں
 تفسیر صلوة الخوف ان الفاظ سے کی ہے حسین ابن مردویہ کا حافظ حدیث ہونا اور جن کے مثل ابن جریر طبری کو بھی
 کہا ہے وہ مضمون یہ ہے:-

قد اجاد الحافظ ابوبکر ابن مردویہ فی سواد طرقہ و المفاظہ و کذا ابن
 جریر لئلا یخروہ فی کتاب الاحکام الکبیر (یعنی حافظ ابن مردویہ نے اپنے طرق کے نظم اور الفاظ کو بہت جید
 کیا ہے اور اسی طرح ابن جریر بھی جسکو ہم کتاب الاحکام میں لکھیں گے) اور جن کے بارے میں علامہ ذہبی قافی شرح مواہب لدنیہ
 میں کہتے ہیں جسکا ترجمہ لکھا جاتا ہے اصل عبارت کسی دوسری جگہ نقل ہے:-

”ابوبکر احمد بن موسیٰ بن مردویہ حافظ ثبت علامہ ۳۲۳ھ میں پیدا ہوئے انھوں نے ایک تاریخ اور تفسیر اور
 سند اور المستخرج علی البخاری تصنیف کی ہے۔ امر تصنیف کو شایستگی اور عندال کے ساتھ انجام دیتے تھے۔ رواد کے مبصر
 اور صاحب دستگاہ اور صاحب تصنیف لطیف تھے سن۳۲۳ھ میں انھوں نے حلت کی۔“

عرفہ جمعہ کی روایت کا ابطال حدیث نمبر (۱) صفحہ ۲۸۱ سے جواسحاق بن راہویہ و محمد بن حرب کے واسطے ابن
 ابیہ کے طریق ابن عباس سے سورہ بقرہ آیہ الیوم اکملت لکم دینکم کا نزول یوم دوشنبہ سے ہو چکا ہے۔

لیکن اب مسم پوری روایت ابو سعید خدری کی حسین ابو ہارون عبیدی واقع ہے جس میں دوم غدیر کو پیش
کا دن اور شکر یہ کی عبارت ہے مع اشعار حسن بن ثابت جو عین جلسہ غدیر میں بر محل نظم کر کے پڑھی گئی تھیں میں کتاب
مستطاب حقیقات الآثار حدیث غدیر جلد ثانی ص ۵۷ میں یہ عبارت تفصل المتکلمین جناب مولوی سید حامد حسین صاحب
طاب ثراہ کی ہے اُمّا روایت ابو المؤید موفی بن احمد بن اسحاق المعروف باخطب خوارزم اشعار حسن راہر اخطب
در مناقب جناب امیر المومنین علیہ السلام بعد تلاش و تفحص کثیر بنیائت رب قدیر یک نسخہ آن در ارض اقدس کر بلا سے پہلے
برخور دوم و ہمدان یک نسخہ اش از دہلی تفحص بعض اعلام کرام دست آمد گفتم :-

اخبرنی سید الحفاظ ابو منصور شہر	بنزدی مجھ کو سید الحفاظ ابو منصور شہر دار بن سیرویہ بن
دار بن شیرویر بن شہر دار الدایلی فیما	شہر دار دلی نے منہداون ہیزون کے جوہر سے
کتب الی من ہمدان قال اخبرنا ابو الفتح	باس شہر ہمدان سے لکھ بھیجا کہا کہ بنزدی مجھ کو ابو الفتح
عبدوس بن عبد اللہ بن عبدوس بن المہدی	عبدوس بن عبد اللہ بن عبدوس بن ہمدانی نے کتابت
کتابہ قال حدثنا عبد اللہ بن اسحاق البغوی	کی حیثیت سے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد اللہ بن
قال حدثنا الحسن بن عقیل الغنوی قال	اسحاق بغوی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حسن بن عقیل
حدثنا محمد بن عبد الرحمن الذاری قال حدثنا	غزوی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن عبد الرحمن
قیس بن حصص قال حدثنی علی بن الحسین	ذاری نے کہا حدیث بیان کی قیس بن حصص نے کہا حدیث
بن الحسن العبیدی عن ابی ہارون العبیدی	بیان کی مجھے علی بن حسین بن حسن عبیدی نے ابو ہارون کی
عن ابی سعید الخدری ان النبی صلی اللہ	انہوں نے ابو سعید خدری سے روایت کی ہے کہ جناب
علیہ وسلم یوم دعا الناس الی غدیر خم	رسالتا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جس دن لوگوں کو غدیر خم
امر بما کان تحت الشجر من الشوک فقم و	کیطرت بلایا تو حکم دیا کہ جو کچھ درخت کے نیچے کانٹے وغیرہ
ذلک یوم الخمس ثم دعا الناس الی علی	تھے وہ صاف کر دیے گئے اور یہ پنجشنبہ کے دن ہوا بلکہ
فاخذ بصبغہ فرفعها حتی نظر الناس	اپنے لوگوں کو علی کیطرت دعوت کی اور کھانا پکڑ کے بلند کیا
الی بیاض البطین لم یتفرقوا حتی نزلت	کہ لوگوں نے آپؐ کی سفیدی مشاہد کی بعد اسکے لوگ بھی
ہذہ الایۃ الیوم املتکم دینکم وانتم	متفرق نہیں ہوئے تھے کہ آیا الیوم املتکم دینکم و انتم
علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا	علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا نازل ہوئی

۱۔ توشیح (ابو المؤید خوارزمی) کشف الظنون میں بعد ذکر اختصار اسماعیل بن عیسیٰ ارفانی جامع مسانید خوارزمی کے ہے واختصوه ایضاً الامام
ابو البقا احمد بن ابی الصیاحی القزنی العبد والی المکی رحمہ اللہ مختصر مسند الامام الاعظم الذی جمعہ الامام ابو المؤید
الخوارزمی حذف الامام تاج الدین وسبقہ السند فی مختصر المسند اور کشف الظنون حروف المیم میں ہے :- مناقب علی ابن ابیطالب الامام
احمد بن حنبل ذکرہا فی فضائل العسرة ولابی المؤید موفی بن احمد الخوارزمی المتوفی ۵۶۷ھ

فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم
 انه اكبر على اكمال الدين واتمام النعمة
 ورضى القربى برمى السنى والولاية
 لعلى بن ابي طالب ثم التمس وال
 من وآله و عاده من عاده والضر
 من نصرة و اخذ من خذله
 فقال حسان بن ثابت يا رسول الله
 ائذن لي ان اقول ابيا قال
 قل بركة الله تعالى فقال حسان
 بن ثابت يا معشر مشيخة قريش
 اسمعوا شهادة رسول الله صلى الله
 عليه وسلم

پرسند ابا رسول خداست که خدا کبر و بزرگوارى
 کے اور تمام کرنے نعمت کے اور راضى ہونے پر مددگار
 کے ساتھ میری رسالت اور على بن ابیطالب کی
 ولایت کے بعد اسکے فرمایا کہ بار خدا یا دوست
 رکھو اسکو جو دوست رکھے على کو اور دشمن رکھو اسکو جو دشمن
 رکھے على کو اور مدد کر تو اس شخص کی جو مدد کرے اسکی اور
 جھوڑے اسے اس شخص کو جو جھوڑے اسکو پس حسان بن
 ثابت نے کہا کہ رسول خدا جھکا اجانت دیکھنے کہ میں اشاکون
 آپ نے فرمایا اور ہر برکت اللہ تعالیٰ کے پس کہا حسان بن
 ثابت نے کہ اسے کہ دو ہندوگان قریش
 سنو تم گواہی کو رسول خدا کی۔

ابیت

ینادیہم یوم غدیر بنیہم
 مذاکرۃ الخوگن کو روز غدیر انکے بنی
 باقی مولا کم نعم و ولیکم
 ساتھ اس بات کے کہ تحقیق میں مولا تمہارا مولیٰ اور ولی ہے
 الہک مولا فاما انت و لیثا
 کہ اسے بنی تیرا ہو وہاں مولیٰ ہے اور تمہارا ولی ہے
 فقال له قم یا علی فاننی رضیتک
 پس فرمایا رسول خدا نے کہ اٹھ اے علی کہ تحقیق میں پس کرنا ہوگا
 اپنے بعد امام اور عادی

۲۹۵ کی روایت ابن مردیہ کی مخرجه ابو ہریرہ بن عبدی کے طریق ابو سعید خدری کے سنکی جبکہ حافظ ابن کثیر نے
 نہایت مختصر الفاظ میں لکھا تھا اس کی تاہم تفصیل مناقب خطب غرار زم سے ہو گئی جس میں یوم غدیر کو چہنہ کا
 دن اور عبارت شکر یہ اكمال دین و انعام نعمت مذکور ہے نیز اشارہ حسان بن ثابت سے رسول خدا کے بعد
 بنی علی علیہ السلام کا فلی اور اتمام اور ہادی ہونا حاضرین صحابہ کے مواہم میں روز غدیر کی طرح ظاہر بیان ہو چکا
 اور دوسری حدیث ابن مردیہ کی مخرجه ابو ہریرہ کے سنکی جس میں تاریخ ۱۲ ذی الحجہ کو واقعہ غدیر جس مذکور ہے اسکے
 اول اخراج کنندہ حافظ ابن مردیہ انکے بعد ابو بکر احمد بن ثابت خطیب بغدادی ہیں۔ (دیکھو ص ۲۱۹) ان ہر دو حفاظ کی

کی روایت سے حدیث ولایت و نزول آیہ اکمال دین جو ابن عباس کی حضرت کے آخر عمر کی ایک شنی دن دلی روایت کے مطابقت میں ہے بالکل صحیح ہے۔ پس ابن کثیر و دیگر حضرات کی تاویل ہرگز سماعت پذیر نہیں ہو سکتی۔

جب یہ امر کا حقد ثابت ہو گیا کہ کل سورہ مادہ میں آیہ تبلیغ ذاک یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک الیہ یوم غدیرہ ۱۸ از حجہ خبشہ کے دن نازل ہوا اور یہ واقعہ دوپہر سے پہلے گذرا کیونکہ رسول خدا نے ظہر کی نماز بمقام غدیر خم اور انسرانی جب حضرت تبلیغ و رسالت سے فارغ ہو چکے تو آخر دن میں آیہ اکمال دین نازل ہوا جیسا کہ اوپر گذرا۔

لیکن بمقدور اہتمام و انتظام اور مجمع عام جناب حنیفہ لانا م نے مقام غدیر خم میں تبلیغ حکم الہی کے لئے فرمایا تاہم نہیں ہوتا کہ ابتدا سے بعثت سے آخر ایم رسالت یعنی زمانہ انتقال رسالت تک کسی حکم کی تبلیغ کی بابت اس قدر اہتمام فرمایا جو جس سے صریح ثابت ہو گیا کہ حکم جمیع احکام شرعیہ سے اہم و اشد ضروری تھا۔

اور یہ ظاہر ہے کہ کوئی حکم جمیع احکام شرعیہ سے زیادہ ضروری اور اہم نہیں ہو سکتا اس لئے نقر و نصین حاکم کے کیونکہ اقامت جمیع احکام شرعیہ اس سے متعلق ہوتی ہے اور بعد رسول یہی حاکم و قائم مقام رسول اور امام امت ہے۔ پس ثابت ہو گیا کہ یہ حکم آیہ تبلیغ و تاکید کا تبلیغ خلافت و امامت شاہ ولایت کا تھا۔

اب رہا اہتمام و انتظام اس پر چند واقعات دلالت کرتے ہیں۔ جس کے لئے یہ دوا امر فاصلاً قابل توجہ ہیں۔
 اول جب آپؐ جزہ الوداع سے فارغ ہو کر چودہ ذی الحجہ کی صبح کو روانہ ہوئے تو پانچویں دن ۱۸ از حجہ کو قریب جحفہ (ابن کہ مدینہ) پہنچے۔ یہاں سورہ مادہ اور آیہ تبلیغ و تاکید کا نزول بحالت سواری واقعہ پر ہوا اور رسول خدا کو وہاں آٹھ پڑا یہاں سے ۳-۴ میل پر غدیر خم کا وسیع میدان ہے۔ حضرت نے آگے گئے ہوئے قافلہ کو واپس بلوایا اور آتے ہوئے قافلہ کا انتظار فرمایا جس کی تعداد ایک لاکھ بیس ہزار کی تھی جو کوہون کے گردے میں قیام پذیر ہوئی۔

چنانچہ تذکرہ خواص الاثر فی معرفۃ الائمہ سبط ابن جوزی میں ہے :-

اتفق علماء السیر علی ان الغدیر	یعنی اتفاق کیا ہے علماء سیر نے اس بات پر کہ قعہ غدیر
كانت بعد رجوع النبی صلی اللہ علیہ	کا جناب رسول خدا کے حج آخری سے راجعت کر کے بعد
وسلم من حجة الوداع فی الثامن	ہوا تھا اتحاد ہو میں ذی الحجہ میں آپؐ جمع کیا صحابہ کو اور
عشر من ذی الحجة جمع الصحابة	ایک لاکھ بیس ہزار تھے اور فرمایا جس کا میں
وكانوا مائة وعشرين الفا	مولا ہوں اس کا علی مولا ہے۔ نص کر دی جناب
وقال من كنت مولا فلیکوا	رسول خدا نے ساتھ صریح عبارت کے
الحديث نص صلی اللہ علیہ وسلم	کچھ کہنا یہ اشارہ نہیں کیا۔

على ذلك بصريح العبارة دون التلويح والانداز

لے فریق (تذکرہ خواص الار سبط ابن حمزہ) تاریخ ابن جریر میں ہے :- ذی مشرہ ذی الشیعہ شمس الدین و صف سبط ابن بطریق و انتظ فاضل له صراة الزمان تاريخه جامع ولا تذكرة الخواص من الامم في مناقب الائمہ

ثانیاً۔ یہ مقام نہایت گرم تھا نیز اس روز بہت شدت کی گرمی تھی جسکے ثبوت میں یہ حدیث سند رک (علیٰ ایضاً)
ماکم سے نقل کیجاتی ہے (از عمقات الانوار حدیث غدیر عجلانی ص ۱۹)

اخبرني محمد بن علي الشيباني بالكوفة
ثنا احمد بن حازم الغفاري ثنا
ابو نعيم ثنا كامل ابو العلا قال
سمعت جبيب بن ابی ثابت يخبر
عن يحيى بن جعدة عن زيد بن
ارقم رضى الله عنه قال خرجنا
مع رسول الله صلى الله عليه وسلم
حتى انتهينا الى غدير ختم فامر
بدوح فكسر في يوم ما اتي علينا
يوم كان اشد حرًا منه فحمد الله
واثني عليه وقال ايها الناس
انه لم يبعث نبي قط الا عاش
نصف ما عاش اذنى كان قبله
وانى او شك ان ادعى فاجيب
وانى تارك منكم ما لن تضلوا
بعده كتاب الله عز وجل ثم قام
فاخذ بيد علي رضى الله عنه فقال
يا ايها الناس من اولى بكم من
الفسك قالوا الله ورسوله اعلم
قال من كنت مولاه فعلي مولاه هذا
حدیث صحیح الاسناد و لم یخرجاه

خبر دی ہم کو محمد بن عسلی شیبانی نے کہا حدیث بیان
کی ہم سے احمد بن حازم غفاری نے کہا حدیث کی ہم سے
ابو نعیم نے کہا حدیث کی ہم سے کامل ابو العلا نے کہا
انہوں نے کہ میں نے جیب بن ابی ثابت سے کہ
خبر دی جسکو یحییٰ بن جعدہ نے زید بن
ارقم کہتے ہیں کہ ہم رسول خدا کے ساتھ باہر نکلے یہاں تک
کہ غدیر خم میں پہونچے۔ پس آپ کے حکم سے دھون
کے نیچے مجاور ہو گئی۔ ایسے دن میں کہ اس
سے زیادہ گرمی کی شدت کا کوئی دن ہوا
اور نہنیں آیا پس آپ حمد و ثناء الہی بجا
لائے اور فرمایا اے گروہ مردم کوئی بنی
نہیں بیعت ہوا ہے مگر یہ کہ اس نے اپنے
بنی سا بن سے نصف عمر پائی ہے اور قریب
ہے کہ میں آخرت کی طرف بلایا جاؤں پس جانا قبول
کر دن اور میں تلوگوں میں ایسی چیز چھوڑتا ہوں کہ
تم لوگ اسکے بعد ہرگز گمراہ نہ ہو گے وہ کہ اب اس
کی ہے بعد اسکے آپ کھڑے ہوئے اور ٹٹکا کا ہاتھ پکڑا
اور فرمایا کہ اے گروہ مردم کون ہوا وہی ساتھ تھا ہے
تمہاری جانوں سے جسے جواب دیا کہ اسرار کا
رسول ابیات کو زیادہ جانتا ہے آپ نے فرمایا اے
کہ میں نے ابوبکر سے پہلے یہ حدیث صحیح الاسناد اورین فرمائی کہ

(صحیح)

واضح ہو کہ ترمذی نے اپنے صحیح میں حدیث ولایت (غذیرہ دالی) نقل کی ہے جو صفحہ ۲۵۰ نمبر ۱۳ صحیح ترمذی میں
درج ہے اس میں ہیمن ابی عبد اللہ کے طریق سے زید بن ارسام کی حدیث کا حوالہ دیا گیا ہے جو کہ اس حدیث کو ابن جریر طبری
نے بھی حشر لاج کی ہے اس کے مناسب معلوم ہوا کہ وہ یہاں لکھی جائے اور صحیح ترمذی میں تمام غدیر خم کا ذکر نہیں کیا گیا اور
اس حدیث میں مقام غدیر خم مذکور ہے اسلئے وجہ سے معلوم ہوتا ہے کہ جامع ترمذی نے محض حوالہ پر اس حدیث (غذیرہ) کو

ملا ہے کیونکہ اس میں صرف من کنت مولاہ فضلہ مولاہ پرکتفا کیا گیا ہے۔

چنانچہ کثیر العمال جلد ۶ صفحہ ۳۹ مطبوعہ حمید آباد ۱۳۱۵ھ میں ہے:-

عن میمون ابی عبد اللہ قال کنت
عند زید بن ارقم فجاء رجل فقال
عن علی فقال کنا مع رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فی سفر بین
مکہ والمدینۃ فنزلنا مکانا یقال
لہ غدیر خم فاذن الصلوۃ جائعۃ
فاجتمع الناس فحمد اللہ واثنی علیہ
ثم قال ایہا الناس الست اولی
بکل مومن من نفسه قلنا بلی یا
رسول اللہ نحن نشہد انک اولی
بکل مومن من نفسه قال فان
من کنت مولاہ فہذا مولاہ واحدا
بید علی ولا علمہ الا قال اللہم
وال من والاہ وحاد من عاداہ
(ابن جریر)

ابن جریر نے میمون ابی عبد اللہ سے روایت کی ہے کہ
میں زید بن ارقم کے پاس تھا کہ ایک شخص آیا وہ
اُس نے علیؑ کے متعلق سؤل کیا زید بن ارقم نے کہا کہ ہم سب اپنے
کے ہزار درمیان مکہ و مدینہ کے سفر میں تھے میں لوگوں کے ساتھ
پراترے جسکو غدیر خم کہا جاتا ہے یہاں ملان کیا گیا کہ یہاں نماز
جماعت ہوگی۔ پس لوگ مجتمع ہوئے (بعد نماز) حضرت نے
حمد و ثناء الہی کے بعد فرمایا کہ اے گروہ مردم کیا میں
ہر مومن کیلئے اُنکے نفس سے اولی نہیں ہوں ہم جسے کہا
رسول اللہ ضرور آپ اولی ہیں۔ ہم گوہی دیتے ہیں کہ
آپ ہر مومن کے لئے اُنکے نفس سے زیادہ اولی ہیں۔
فرمایا حضرت نے پس جس کسی کا میں مولا ہوں اسکے یہ (مسلم)
مولا ہیں اور دست مبارک مسل علیہ السلام کا اپنے ہاتھ
میں لیا اور میں کچھ نہیں جانتا کہ حضرت نے فرمایا کہ الہی دست
رکھ اسکو جو علی کو دوست رکھے اور دشمن رکھ اسکو جو علی سے
دشمنی رکھے۔

حدیث غدیر اتنی بڑی اور مشہور حدیثوں سے ہے کہ ابن جریر طبری نے دو جلدیں مرتب کی ہیں جیسا کہ تاریخ
ابن کثیر ص ۲۷۶ میں گزرا۔ جسکو انھوں نے پچھتر طریقوں سے اخراج کی ہے۔

چنانچہ امام فتاویٰ اپنے بیابح المودۃ کے ص ۳۲ مطبوعہ اسلامبول ۱۳۱۵ھ میں لکھتے ہیں:-

فی المناقب اخرج ابن جریر الطبری
صاحب التاريخ خبر غدیر خم
من خمس وسبعین طریقاً وافرود
لہ کتاباً سماہ کتاب الولاية
نقاب میں ابن جریر طبری صاحب تاریخ نے
حدیث غدیر خم کو پچھتر طریقوں سے اخراج
کی ہے اور اس کو مستقل کتاب میں جمع کیا
نام اسکا کتاب الولاية رکھا

اور علامہ محمد بن اسماعیل البیہقی نے اپنی کتاب روضۃ الندیۃ شرح غنۃ العالیہ ص ۶۷ مطبوعہ انصاری دہلی

۱۳۲۲ھ میں فرماتے ہیں:-

وحدیث غدیر متواتر عند اکثر
حدیث غدیر اکثر الحدیث کے نزدیک متواتر ہے

امۃ الخدیث قال حافظ الذہبی فی تذکرۃ
الحفاظ فی ترحبۃ الطبری من کنت
مولاه فعلی مولاه الف محمد بن جریر
فیہ کتابا قال الذہبی وقفت علیہ
قاند ہشت لک شرطہ قرآن تھی۔

ما نظر میں تذکرۃ الحفاظ میں مذکور ہیں جریر بن
قرآن سے ہیں کہ محمد بن جریر نے ایک مستقل کتاب حدیث
میں کنت مولاه فعلی مولاه کے حرق میں مالیت کی
ذہبی کہتے ہیں میں نے اس کتاب کو دیکھا تو حدیث
نہایت کی کثرت حرق پر نظر کر کے ہر سہ ہوش اڑ گئے۔

اب ہم حدیث غدیر کو ابن جریر طبری کی مخرجہ کثر العمال جلد ۹ صفحہ ۲۹ مطبوعہ نظامیہ مید آباد سے لکھتے ہیں۔ یہ وہی مستند اور
صحیح حدیث ہے جس کا امام نسائی نے محمد بن المثنیٰ کی سند سے اخراج کی ہے ہم نے صفحہ ۲۷۴ میں نقل کیا ہے۔ چونکہ ابن جریر طبری
بھی ابن المثنیٰ سے روایت کرتے ہیں اس سے یہ حدیث ذیل النسخ ابن المثنیٰ کی معلوم ہوتی ہے کیونکہ اس حدیث کے الفاظ وہی ہیں
برامام نسائی کے روایت میں ہیں:۔

مسند زید بن ارقم عن ابی الطفیل
عامر بن واثلۃ قال لما رجع رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حجۃ الوداع
فنزل غدیر خم امر بدوحات
فقمین ثم قام فقال کان قد دعت
فاجبت انی قد ترکت فیکم المقلدین
احدہما اکبر من الآخر کتاب اللہ
جیل صدود من السماء الی الارض و
عترتی اہلبیتی فانظر واکیف تخلفونی
یفما فافعالن یتفرقا حق یرد اعلی
الغوض ثم قال ان اللہ مولائی انا
ولی کل مو من ثم اخذ بیدہ علی
فقال من کنت ولیہ فعلی ولیہ
اللہم وال من والاہ و عاد من عاداہ
فقلت لزید انت سمعہ من رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ما
کان فی الدوحات احد الا راہ بعینہ
وسمعہ باذنیہ (ابن جریر)

ابو الطفیل نے زید بن ارقم سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا
کہ جب مراجعت کی رسول خدا نے حجۃ الوداع سے اور نازل
ہوئے غدیر خم میں تو حکم دیا پس درخون کے نیچے صاف
کیا گیا بعد اسکے کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ گویا میں بلایا گیا
ہمیں پس میں نے جانا بقول کیا ہے یقین میں نے چھوڑا
ہے تم میں دو گروہ غدیر خم کو ایک نہیں سے بڑی ہے دوسرے
سے کتب خدا کی ہے جو ایک ہی ہے شکی ہوئی آسمان سے
زمین تک اور حیرت میری جو میرے اہلیت میں پس دیکھو کہ
کیا کر دے تم لوگ میرے حق و دون کے حق میں پس یقین
دو دون ہرگز نہ جدا ہونگے ایک دوسرے سے ہائیک کہ
دارد ہون میرے پاس جو عرض کروں تم پر پھر ارشاد فرمایا کہ
تحقیق اللہ میرا مول ہے اور میں ہر مومن کا ولی ہوں بعد اسکے
علی کا ہاتھ پکڑ کے فرمایا کہ جاکم میں ملی ہوں پس علی کا ہاتھ
باندھا اور دت رکھا اس شخص کو جو دوست رکھے علی کو اور دشمن
رکھو اس شخص کو جو دشمن رکھے علی کو ابو الطفیل کہتے ہیں کہ یہاں
میں نے زید کو کہا کہ تم نے رسول خدا سے سنا ہے۔ انھوں نے جواب دیا کہ
کوئی شخص درخون کے گرد ایسا نہیں تھا کہ جس نے اپنی
انگوٹھ نہ لگوا ہو اور آپ کا حق سے نہ شاہو۔

یہ حدیث ہمہ وجہ مطابق ہے اس حدیث کے کہ جو میں نے مضائقہ نسائی سے ابن المشنی کی طرح نقل کی ہے البتہ لفظ
کتباً اور حضرت ابی بنی کے درمیان جہل مد و مدین اسرار الی الاضواء اس حدیث محمد بن جبرری میں مذکور ہے جو دیگر محدثوں میں یہ فقرہ
وارد ہے غرضیکہ اس حدیث کی نقل سے چند فوائد حاصل ہوئے۔

فائدہ اول یہ ہے کہ زید بن ارقم نے حدیث ثقلین اور حدیث ولایت کو مقام غدیر میں ایک ساتھ بیان کیا ہے۔
فائدہ ثانی یہ ہے کہ جناب رسول خدا نے اپنے بعد جس طرح قرآن کے باب میں وصیت کی ہے اسی طرح اپنی عمرت کے
باب میں وصیت کی ہے اور ایک دوسرے میں کچھ فرق نہیں کیا۔

فائدہ ثالث یہ ہے کہ عبارت حدیث سے معلوم ہوا کہ مولیٰ اور ولی کے اس حدیث میں ایک ہی معنی ہیں جن معنوں میں کہ
امیر مصل شاہ جناب رسول خدا کا مولیٰ ہے انہیں معنوں میں جناب رسول خدا ہر مومن کے ولی ہیں اور جن معنوں میں کہ جناب رسول خدا ہر
مومن کے ولی ہیں انہیں معنوں میں حضرت علی ہر مومن کے ولی ہیں۔ اس سبب کہ لفظ حدیث میں کوئی فارق نہیں ہے پس اس بات سے
ثابت ہو گیا کہ سوائے اولیٰ بالتصرف کے اور کوئی معنی لفظ مولیٰ اور ولی کے اس حدیث میں مراد نہیں ہو سکتے۔ پس خدا کی جانب جو اس وقت
اکی نسبت ہے اس سے مراد الوہیت ہے اور جناب رسول خدا کے اور جو اس لفظ کا اطلاق ہے اس سے مراد نبوت ہے اور حضرت علی
کے اور جو اس لفظ کا اطلاق ہے اس سے مراد امامت ہے اس سبب کہ سوا اس کے رسول اور امام کے جو نائب رسول ہو اور کوئی
شخص مومنین کے لئے اولیٰ بالتصرف نہیں ہو سکتا۔

فائدہ رابع یہ ہے کہ خود زید بن ارقم کے قول سے معلوم ہوا کہ مقام غدیر خم میں جس قدر لوگ موجود تھے جناب رسول خدا اور جناب
علی کو اپنی آنکھوں سے دیکھا اور اس حدیث مبارک کو اپنے کانوں سے سنا۔

فائدہ خامس یہ ہے کہ ابو طفیل صحابی کا زید بن ارقم سے بہ نظر استعظام یہ سوال کرنا کہ کیا واقعی رسول اللہ نے مقام غدیر
میں ایسا ارشاد کیا ہے، صریح ثابت کرتا ہے کہ خطبہ غدیر خم قطعیت کے ساتھ جناب امیر علیہ السلام کے اولیٰ بالتصرف ہونے پر
یعنی خلافت و امامت برناطی ہے۔

اور اس اولیٰ بالتصرف کے معنی کی وہ حدیث تصریح کرتی ہے جبکہ عبدالقادر ابن المحب جبرری نے کتاب سنن السیر فی حلالہ
میں اور سید علی ہمدانی نے اپنے مودۃ القرنی کے مودۃ خامس کی پہلی حدیث میں وارد کیا ہے آخر اس روایت طویلہ کا یہ ہے۔
فقال الست اولیٰ بکم من انفسکم امرکم وانھا کم وما لکم علی امر ولا نفی قالوا بلی یا رسول اللہ فقال
من کان اللہ وانا مولاه فہذا علی مولاه یا امرکم وینھا کم وما لکم علیہ امر ولا نفی الحدیث
فرایا رسول خدا نے کہ آیا میں نہیں ہوں اولیٰ بکرم تم سب پر تمہارے نفسوں سے میں حکم کرتا ہوں تم سب پر اور میں نہیں کرتا

سلف توفیق حسن السریہ کتاب وسیلۃ المال احمد بن الفضل بن محمد باکثیر کے صدر کتاب میں ہے :- و کتاب حسن السیرۃ فی حلالہ
لصاحبنا و عمہ تاسیویہ زمانہ مفرد وقتہ و ادا نہ محقق المعصوفہ و الدھر خلاصہ ذوقی الفخر العتی عن الاطباء
سلف اذ لا نقاب والصفات بما خصہ اللہ تعالیٰ بہ من نفوت الکمال و جزیل الھیات مولانا الامام العلامة عبد القادر بن محمد
الطبری المحقق الخلیف الامام ربنا مسجد الحرام۔

تم پر اور تم کو کوئی حکومت مجھ پر نہیں ہے نہ ہمارا اور نہ تمہاری۔ یہ بھی کہانی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت نے میں شخص کا خدا اور میں مولیٰ اور ولی امر ہوں پس یہ سبلی بن مولیٰ اور ولی امر اسکے حکم کریں گے علی تم سب پر اور میں کریں گے تم سب پر اور کوئی حکومت تم کو نہیں ہے علی پر نہ حکومت امر اور نہ منصب نہیں۔

مؤیدات

حدیث زید بن ارقم مخرج حاکم جو شریک صحیحین کے مطابق ہے حکوۃ النخاشہ ولی امر محدث دہلوی کے حصہ ۲۹۳ مطبوعہ مطبع صدیقی بریلی ۱۳۸۶ھ سے نقل کی جاتی ہے۔

اخرج الحاكم من طريق سليمان
الاعمش عن جيب بن ابي ثابت عن
ابي الطفيل عن زيد بن ارقم قال
لما رجع رسول الله صلى الله عليه
وسلم من حجة الوداع ونزل عند
امرئ بدوحات فقامت فقامت قال كافي قد
دعيت فاجبت اني قد تركت فيكم
الثقلين احدهما اكبر من الآخر كتاب
الله تعالى وعترتي فانظروا كيف تحفظوا
فيهما فانهما لن يتفرقا حتى يردا
علي الحوض ثم قال ان الله عز وجل
مولاي واذا ولي كل مومن ثم
اخذ بيد علي فقال من كنت وليه
فهذا وليه اللهم وال من والاه و
عاد من عاداه وذكروا الحديث بطوله
واخرج الحاكم من طريق سلمة بن
كهيل عن ابيه عن ابي الطفيل انه
سمع زيدا بن ارقم يقول نزل
رسول الله صلى الله عليه وسلم بين
مكة والمد يمشي عند سمرة بن
دوحات عظام فكنس الناس ملتحقوا

حاکم نے اعمش کے واسطے جیب بن ابی ثابت سے اُٹے
ابو الطفیل صحابی سے انھوں نے زید بن ارقم سے روایت کی
ہے کہ جب رسول خدا نے حجۃ الوداع سے مراجعت کی اور
خدا پر جسٹم میں وارد ہوئے تو حکم دیا کہ دو خون کے بچے نہ
کیا گیا۔ فرمایا کہ گویا میں بلایا گیا ہوں۔ پس میں
نے جانا قبول کیا ہے تحقیق میں نے تم میں دو چیزیں
گراں قدر چھوڑی ہیں ایک اسبن کی بڑی ہے دوسرے
سے کتاب خدا کی اور عزت میری پس دیکھو کہ کیا کرنا
تم میرے بعد ان دونوں کے حق میں پس تحقیق دو دونوں
ہرگز جدا نہیں گئے ایک دوسرے سے یہاں تک کہ وارد ہوں
میرے پاس حوض کوثر پر ہدائے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ
میرا مولیٰ ہے اور میں ولی ہوں ہر مومن کا ہدائے علی کا
انہ پر کرنا کہ میں جھکاؤں ہوں پس یہ سبلی بھی
اسکا ولی ہے۔ بارخدا یاد رہے کہ اس شخص کو جو دوست
کھے علی کو اور دشمن رکھے اس شخص کو جو دشمن رکھے علی کو اور گویا ہادی کرنے
اور حاکم نے طریق سلمہ بن کھیل سے اُٹے ہے ہاپ سے
اٹے ابو طفیل سے روایت کی ہے اُٹے زید بن ارقم سے
سنا کہ کہا انھوں نے کہ نازل ہے رسول خدا اور بیان
کہ اور مدینہ کے میرہ کے درخون کے پاس
جو پانچ برس درخت تھے پس لوگوں نے زیر
درختان مذکورہ مجاہد دی پھر فہام کیا

حدیث ولایت کو جبکہ اعلان کے لئے یہاں تمام داخظام اور کثرتِ تردد عام صحابہ کی تعداد سوا لاکھ تک ثابت ہو چکی ہے اور جس کے لئے خداوند
موجود نے آیہ تبلیغ و تاکید کو اپنے رسول پر نازل فرمایا اور باوصف اسکے کہ انھیں شیخ مسلم صاحب کے شیخ حدیث ابن الشیخ جوزید
بن اوسم سے حدیث ثقلین کے ساتھ ساتھ بیک وقت حدیث من کانت مولانا سے مولانا حدیث کے راوی ہیں مع دیگر الفاظ مخصوصہ
مترقی ثبوتی وغیرہ کے شیخ مسلم صاحب حدیث غدیر ختم کو حذف و اسقاط کر گئے۔

فائدہ سوم یہ کہ حاکم نے اس حدیث طویلہ کا ذکر تو کیا مگر کچھ عبارت طویلہ نقل نہیں کی صرف چند الفاظ حدیث پر اکتفا کی
فائدہ چہارم۔ یہ کہ حاکم نے اس حدیث شریف کے تصحیح پر اکتفا نہیں کیا بلکہ اسکی صحت پر ایک دوسری حدیث
انھیں ابو الفضل و زید بن ارقم صحابی کی شاہد بھی لائے ہیں اور اسکو بھی کہتے ہیں کہ یہ بھی صحیح ہے شرط ثقلین پر۔
فائدہ پنجم یہ کہ اس دوسری روایت زید بن اوسم میں جو شاہد ہے اس میں لفظ ثقلین کی جگہ امرین ہے
جو "لن تفلوا" کے ساتھ ہے جسکی نوید وہ حدیث مخرجه ابو سعید خدری ہے جسکو امام احمد و ابن سعد کاتب و اقدی نے لفظ
"لن تفلوا بعدی امرین الخ" سے اخراج کی ہے دیکھو صفحہ ۱۵۔

جب یہ امر بخوبی ثابت ہو گیا کہ غدیر خم کے خطبہ میں رسول خدا نے حدیث ثقلین و امرین و حدیث ولایت کو ایک
ایان فرمایا ہے اور حدیث ثقلین و امرین میں لفظ بعدی بھی وارد ہے جیسا کہ اوپر ابو سعید خدری کی روایت سے حوالہ دیا گیا لہذا
ذیل کی روایت سے لفظ بعدی کا حدیث ولایت میں وارد ہونا ثابت کیا جاتا ہے۔

چنانچہ حافظ ابن کثیر نے اپنی تاریخ بدایہ و النہایہ درق منہ آ (واقع کتب خانہ بانگی پور پٹنہ) میں زیر حدیث غدیر
مخرجه ابن ماجہ عن برادر بن عازب و كذلك رواه عبد الرزاق عن معمر عن علی بن زید بن جعدان عن عدي عن البراء بن خنسم کی ہے
اسکی پوری حدیث حقیقات الانوار جلد ثانی حدیث غدیر حصہ اول صفحہ ۵۵ سے لکھی جاتی ہے اور اسکی ابتدا میں یہ عبارت مرقوم ہے۔
اماد روایت معمر بن راشد حدیث غدیر راہیں حافظ عماد الدین اسماعیل بن سمر الدمشقی المستر بن کثیر و تاریخ خود در
بیان طرق حدیث غدیر گفتہ۔

قال عبد الرزاق أنا معمر عن علی	عبد الرزاق نے معمر سے انھوں نے علی بن زید بن جعدان
بن زید بن جعدان عن عدي بن	سے انھوں نے عدي بن ثابت سے انھوں نے براء
ثابت عن البراء بن عازب قال	بن عازب سے روایت کی ہے کہ ہم اُسے ساتھ
نزلنا مع رسول الله صلى الله عليه	رسول خدا کے نزدیک غدیر ختم
ومسلم عند غدیر خم فبعث ناديا	کے۔

مسند توشیح عبد الرزاق اشعری صاحب سیرۃ النبی میں کہتے ہیں عبد الرزاق بن ہمام بن اوفی اشعری ثقافت مہتمم میں اکتفاء ہے راجح میں کسی قدر
شیخ حاکم بن حنین کہتے ہیں کہ عبد الرزاق مرتب ہوئے تب بھی ہم اس سے روایت حدیث ترک نہیں کر سکتے۔
مسند توشیح (مصر) قاری خود ولی الاسلام مذہبی میں اذکار ثلاث و حنین و ما بڑھتا ہے۔ و شیخ الہیمن معمر بن راشد الاذہبی
اشعری حاکم من اوجیہ العلم و صف القضايف۔

یادی فلما اجتمعنا قال الت ادلی
 حکم من ابائکم قلنا بلی یا رسول
 اللہ قال آلتُ آلتُ قلنا بلی یا
 رسول اللہ قال من کنت مولاه فان
 علیاً بعدی مولاه اللهم وال من
 واکلاه وعاد من عاداه فقال عمر
 بن الخطاب هیتا لک یا ابن ابیطالب
 اصیحت الیوم ولی کل مو من

ہیں آپ نے ایک سداوی کو مقرر کیا کہ ذکر سے پس بڑی جمع
 ہوئے تو فرمایا کیا نہیں ہوں میں اہل مائتہ تھا کہ تھا راہ
 ہے کہ کما کہ ہے یا رسول خدا آپ ایسے ہی ہیں اسکو بولنے اور
 ارشاد فرمایا اور ہم نے تصدیق کی فرمایا کہ جس شخص کا میں مولہ ہوں
 تحقیق علی بھی بعد سے اس شخص کا مولیٰ ہو یا دعا یا دلت کو
 تو اس شخص کو کہہ دو اسکو دوست رکھے اور دشمن رکھے تو اس شخص کو کہ
 جو اسکو دشمن رکھے پس کہا عمر بن خطاب کے مبارک ہو آپ کو
 بیٹے ابو طالب کے کہ آج کے روز آپ ہر مومن کے ولی ہوئے۔

حدیث مذکورہ میں حضرت عمر نے جناب امیر کو لفظ ولی سے مبارکباد دی ہے۔ اسی لفظ ولی سے ابو بکر اور عمر دونوں نے
 اپنے اپنے تین ولی رسول اللہ کریم رسول بنایا تھا اور اسی لفظ ولی سے انہما خلافت ہر ایک نے اپنا اپنا کیا تھا چنانچہ صحیح مسلم
 جلد ثانی ص ۹۵ مطبوعہ دہلی میں بقیام نازعہ حضرت عباس علی رضی مرقوم ہے۔ قال عمر فلما توفی رسول اللہ قال
 ابوبکر انا ولی رسول اللہ فحیثما تطلب میراثا من ابن احیاء و یطلب هذا میراث امیراۃ من ابی
 فقال ابوبکر قال رسول اللہ ما نورث ما ترکنا صدقۃ فراہما کاذبا اثما غادر آخائنا واللہ یعلم
 انہ صادق باؤراشد تابع الحق فلما توفی ابوبکر و انا ولی رسول اللہ ولی ابوبکر فراہما فی کاذبا

۱۱۱۱ھ میں حضرت عمر نے جو لفظ ایوم ولی مکی مومن فرمایا ہے۔ وہی ایوم ہے جو آیہ طیلہ ایوم اکملت لکم دینکم است طیکم نعمی و رضیت کم الامم کیا
 میں دفع ہے۔ اسی لایت کے بعد وہ بیان کے بعد جو حضرت ابو بکر اور عمر اور ازواج سے رسول اللہ نے جناب امیر المومنین کے خیمہ میں بھیجا مبارکبادی اور نصبت
 دویا اور آیہ موصوفہ نازل ہوا جسکا شکر کعبہ کے ساتھ ادا فرمایا ہے پھر ایک بعد کیا شعی یوم رسول اللہ نے وہ رہے جو ۱۰ ذی الحجہ چھٹینہ سے ۲۱ صفر چھٹینہ
 تک ۱۱ دن اور گیارہ رجب الاول پر کیا شعی دن ہوتے ہیں اور اسی آیت کے نزول کو حضرت عمر کا یوم عرفہ (مجدہ) ۹ ذی الحجہ کو واقعہ نہایت کے اٹھا کرنے کی طرف
 سے بیان کرنا قطعاً غلط ہے۔ کیونکہ ۹ ذی الحجہ عرفہ (مجدہ) سے ۱۲ رجب الاول کو کانوسہ دنوں پر (مجدہ) ہوتا ہے اور ابن عمر کی روایت سے باہر رجب الاول کو وہ شب تھا۔
 پس یہ پہلا دفعہ جو عجلہ اسکے خود ابن عمر کا باہر رجب الاول وہ شب اس روایت عمر بن عباس بن ابیطالب عن امیہ سے رشتہ ہوتا ہے حسین عمر نے اپنے پر جناب علی سے
 رسول خدا کا شایع مرض میں مبتلا ہونا ۲۸ صفر چار شنبہ بیان کیا ہے دیکھو صفحہ ۱۸۵ و ۱۸۶ کتاب فہما۔ جسکا چودہواں دن ۱۲ رجب الاول (رشتہ) یوم دفن ہوا تھا
 ہے جسکے مزارحبت میں ۱۰ ذی الحجہ چھٹینہ ۹ ذی الحجہ عرفہ (رشتہ) ۲۵ ذی الحجہ رشتہ ہوتا ہے۔ ابن عمر کا بیان ۱۲ رجب الاول کو بیت ابو بکر کی شام تک ہونا صحیح ہو سکتا ہے لیکن
 وہ شب نہ کا دن ہرگز صحیح نہیں ہے۔ جیسا کہ حدیث سے ثابت کیا گیا۔

ایسی ہی عمر بن خطاب کی یہ روایت روز وفات رسول خدا بیعت ابو بکر اور وفات کے دوسرے دن شنبہ کو جناب فاطمہ اور حضرت علی کا طلب ہر
 میں ابو بکر کے پاس جانا۔ روایت اور ایسا درخ دکھ ہے وہ روایت طبقات ابن سعد جزو دوم قسم دوم ص ۵۶ مطبوعہ لیبک سٹاکہ کی یہ ہے فل ابن سعد
 اخبرنا محمد بن عمرو ناہام بن سعد عن زید بن اسلم۔ عن ابیہ قال سمعت عمر یقول لما کان الیوم اللذی توفی فیہ رسول
 صلعم و ریح لابی بکر فی ذلک الیوم فلما کان من الغد جاءت فاطمۃ الی ابی بکر معها علی فقالت میراثی من رسول اللہ ابی صلعم اللہ علیہ
 و سلم فقال ابوبکر من المراثۃ او من العقیقۃ قالت فذلک و خیر و صدقاتہ ما لم یسۃ ارثھا کما میراثک بناتک اخامت۔

کہ ابن سعد نے خبر دی کہ جو عمر بن ہشام بن سعد سے اسنے زید بن اسلم سے اسنے اپنے باپ سے کہا اسنے کہ میں نے عمر کو کہنے سے سنا ہے کہ روز وفات رسول خدا ابو بکر
 کی بیعت ہوئی جب دوسرا دن ہوا تو جناب فاطمہ ابو بکر کے پاس حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بیعت میں اور فرمایا میرے باپ کی بیعت مجھے لینی چاہیے میں ابو بکر کے کہہ کر ابو بکر
 کو بیعت میں حاضر ہوا جناب فاطمہ نے فرمایا کہ فاطمہ اور خیر اور انحضرت کے صدقات جو دینہ میں ہیں میں انکی اسی طرح دارم ہوں جس طرح تیرے نے کہ بعد نبی رکھیں

اشھادہ اخلاص واللہ اعلم ان الصادق باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ جو شخص اس حدیث کو سنتا ہے وہ اس سے بڑا ہے۔
 کما واحد۔ پس کہا عمر نے کہ ہر گاہ پیغمبر خدا نے وفات فرمائی کہ تھا ابو بکر نے میں ہوں ولی رسول اللہ میں آئے تھے تم دونوں طلب کرتے
 تھے تم اسے عباس میراث کو اپنے برادر زادہ کی طرف سے اور طلب کرتے تھے علی میراث دن کو اپنے جانب پر دینے سے پس ابو بکر نے
 کہا تھا کہ جناب رسول خدا نے فرمایا ہے کہ ہم میراث نہیں چھوڑتے میں جو کچھ میراث دیکھتا ہوں سب صدقہ ہے پس یقین کیا تھا تم دونوں نے ابو بکر کو
 کاذب و آثم و غادر و خائن اور خدا جانتا ہے کہ وہ رات گور اور نیکو کار و صاحب رشد و تابع حق تھے پس جب ابو بکر مر گئے تو میں
 انکی جگہ پر بیٹھا اور میں ولی رسول اللہ اور ولی ابو بکر ہوں اور تم مجھ کو بھی کاذب و آثم و غادر و خائن یقین کرتے ہو اور اللہ تعالیٰ
 جانتا ہے کہ میں صادق و نیکو کار و تابع حق ہوں۔ پس منوبی خلافت ہوا میں تاکہ تم دونوں آئے ہو حالانکہ تم باہم کوئی اختلاف
 نزاع نہیں رکھتے ہو اور امیر تم دونوں کا ایک ہے۔

عبارت مذکورہ کے صاف صاف خود زبانِ عمر سے جزاً معلوم ہو گیا کہ جناب امیر علیہ السلام شیخین کو کاذب ماثم و غادر و منافق یقیناً جانتے تھے ورنہ قتلِ عمر پر حضرت امیر علیہ السلام سکوت نہ فرماتے بلکہ یہ کہتے کہ تم دونوں کو ایسا نہیں جانتا ہوں تم مجھ پر کیون ہمت لگاتے ہو اگر حضرت امیر کا سکوت فرما دوسیل ہے قلیلم قول عمر کی کہ ان اسے عمر تم دونوں کو ہم ایسا ہی جانتے ہیں پس اگر حضرت عمر اس کلام میں چپے تھے تو حضرت امیر صاحبِ تطہیر کے جانتے سے انکو مصنفِ بادِ صاف اور بدِ خلافتِ شیخین بے اصل مفسد ہو گئی اور اگر اس کلام خوش انجام میں حضرت عمر چھوٹے تھے مجھ تو خلافتِ شیخین بالبدیہ باطل ہو گئی اس لئے کہ اقرارِ عقلِ علی انھیں مقبول نہ جیتے موجود ہے یعنی اقرارِ عقل کا اپنے ضرر پر مقبول ہے اس روایت صحیح مسلم سے دعویٰ کرنا بھی جناب امیر علیہ السلام کا سیلِ پیغمبر کا از جانبِ فاطمہ زہرا عہدِ ابی بکر اور حمید عمر میں ثابت ہوا اور دونوں عہد میں محروم مجھ کرنا بھی بمصدقہ حدیث علی مع الحسن و علی کا اپنے

[illegible]

حق سے مانند آفتاب نصف النہار ظاہر و آشکار ہو گیا ہم نے ایک حدیث ماضیہ گذشتہ میں طبقات ابن سعد سے نقل کی ہے حسین اولیٰ ہی مرتبہ
جناب امیر علیہ السلام نے صدقہ الی وایت کو جسکے شمار دوی ابو بکر صائب وین قرآن مجید کی آیت سے باطل کر دیا ہے کیونکہ جو حدیث چاہے
کسی صحابی سے ہو اگر وہ قرآن کے موافق ہوگی تو صحیح ورنہ دروغ بن جائیگا تفسیر حسینی سورہ روم میں تفسیر کر کے اذیوا الصلوٰۃ لا تکلونہا
من المشرکین (اور پابندی سے نماز پڑھو اور مشرکین سے نہ کھاؤ) مذکور ہے۔

در تیسرے شیخ محمد بن اسلم طوسی قدس سرہ نقل میکند کہ شیخ بن ریدہ کہ از سرچہ از من روایت کند عرض کند بر کتاب خدا سے
اگر موافق بود از من باشد ترجمہ در تیسرے شیخ محمد بن اسلم طوسی سے روایت ہے کہ ایک حدیث جبرائیل سے رسول خدا سے فرمائی ہے کہ جو شخص
مجھے روایت کرے اُنکے لئے قرآن دیکھو اگر موافق پاؤ تو وہ حدیث مجھ سے ہے (پس صدقہ والی روایت کو آیہ جلیلہ در ث سلیمان و داؤد یعنی وارث
ہوئے حضرت سلیمان حضرت داؤد کے و قال زکریا یرثہ من انی یعقوب اور جناب زکریا اپنی عاقلین فرمائے ہیں
کہ بار الہا مجھے ایک ولی عطا فرما جو میرا اور آل یعقوب کا وارث ہو۔ اور پھر عمر بن عبد العزیز نے فدک سادات کو دیا پس کر کے صدقہ والی روایت
کو قطعی ہل کر دیا۔

اب ہم پھر اپنے سلسلہ بیان پر آگئے یہ حدیث ابن جریر نے جناب امیر علیہ السلام کے دلی رسول ہونے کی اخراج کی ہے جسکو ہم تاویل
ابن کثیر (واقع کتب خانہ بانگی پور پٹنہ) سے لکھتے ہیں :-

قال ابن جریر حد ثنا محمد بن عثمان	کہا ابن جریر نے کہ حدیث کی ہم سے احمد بن عثمان ابو جری
ابو الجوزا ثنا محمد بن خالد بن عتمة ثنا	نے کہا حدیث کی ہم سے محمد بن خالد بن عتمة نے کہا حدیث کی ہے
موسى بن يعقوب الربيعي وهو صدوق	موسیٰ بن یعقوب ربیعہ سے اور وہ سچا ہے کہ حدیث کی مجھ کو
حدثني مهاجر بن سمار عن عائشة	مہاجر بن سمار سے عائشہ بنت سعد سے کہ سنا میں نے
بنت سعد سمعت اباها يقول	اپنے باپ سے وہ کہتے تھے کہ سنا میں نے

بقیہ ماضیہ گذشتہ و تفسیر حقیقی توفیق و عاشق بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (محل ترجمہ) کہا ابن سعد نے کہ خبر دی ہم کو محمد بن عمر نے کہ حدیث کی مجھے محمد بن عمر سے
اُسے عرب سے لائے حضرت عائشہ سے ... کہ حضرت عائشہ نے کسی کو بھیجا کہ حضرت ابو بکر سے اُس جانا کہ وہ سولی کیا جو انکو دینا اور فدک اور خیمہ خیمہ بن رسول اللہ صلی
صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابو بکر سے کہا کہ رسول خدا کا ارشاد ہے کہ ہمارا کوئی وارث نہیں ہوگا ہم جو پڑیں وہ صدقہ و خیر حضرت عائشہ کے رسول کی نفوس سے نکال دیا اور کہو مطہر ہمارا زمین
سے کھدو دیا پس حضرت عائشہ علیہ السلام اس بات پر ایسی خوش اور بخشنیدہ خاطر ہوئیں کہ کہنے لگے ہم کہ حضرت ابو بکر سے کلام نہیں کیا اور نالائق رسول خدا کے جد و آہ زلفہ ہیں۔

اور طبقات ابن سعد جلد ۱، مطبوعہ ۱۳۲۲ھ م ۱۳۱۱ھ اور منہام احمد جلد اول مطبوعہ ۱۳۱۱ھ میں جتنے کی روایت ایک ہی ہیں مذکور ہے۔ قال
ابن سعد الخیر بن یعقوب بن ابراہیم بن سعد الزہری عن ابیہ عن صالح بن کيسان عن ابن شهاب قال اخبرني عروة بن الزبير ان عائشة زوجة
صلی اللہ علیہ وسلم ان فاطمة بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکر بعد وفات رسول اللہ ان یقسم لہا سیرا انما تری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال لہا ابوبکر ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم لا یرث ما ترک من صدقہ فاطمة بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعد وفات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (مسند امام احمد میں یہ سند مذکور ہے) فقضب فاحضر
علیہا السلام فہزمت ابا بکر فلم تر من مهاجر توحی توفیق قال وعاشت بعد وفات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (محل ترجمہ) ابن سعد و امام احمد کے ہوتے
بن ابوبکر بن سعد ہری سے لائے اپنے باپ کے لائے ابن شہاب ہری سے اُسے عروہ بن زبیر سے لائے عائشہ سے روایت کی ہے کہ بعد وفات رسول خدا حضرت عائشہ بنت رسول خدا
حضرت ابو بکر سے اپنی ہی بیعت کا رسول کیا جو رسول صلی سے انکو ہوئی تھی اور حضرت کو بلا جبر غریب خانہ عطا فرمائی تھی ابو بکر نے کہا کہ رسول خدا کا ارشاد ہے کہ ہمارا کوئی وارث نہیں
جو کچھ ہم جوڑ جائیں وہ صدقہ ہے یہ تو حضرت عائشہ علیہ السلام ایسی غضبناک ہوئیں کہ کہنے لگے صاحب کت گویا میں نے کی اور حضرت عائشہ بعد وفات رسول خدا وہ بہت زلفہ دیا

سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم الجمعة
واخذ بيد علي فخطب ثم قال ايها الناس
اني وليكم قالوا صدقت فرفع يده
على فقال هذا وليي والمؤدّي عني
وان الله موال من واولاه ومعاد
من عاداه قال شيخنا الذهبي
وهذا حديث حسن غريب

رسول خدا سے محمدؐ ایک موقع پر ایمان مکہ و مدینہ کے
دن جناب سادات کے حضور میں کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد کیا اور
فرمایا اے لوگو میں تمہارا ولی ہوں حاضرین نے عرض کیا کہ آپ
کی فرمائش حضرت بنی سہیل کی کا پابند نہ کرنا کہ ان کا یہ میلان ہے
اور میری جانب احکام پہنچانے والا ہے تمہیں خداوت کھنے والا
انکو جو حکم دے گا وہ کئے اور تمہیں کھنے والا ہی اسکو جو حکم دے گا میں کھنکھاتا
کہتے ہیں کہ اس شخص نے یہی کہا ہے کہ یہ حدیث حسن غریب ہے

حدیث مذکور کی مؤید وہ حدیث ہے جو امام نسائی سے ۲۵۳ میں عائشہ بنت سعد اور عامر بن سعد سے بالفاظ مذکورہ مروی
ہے۔ پس اظہر من الشمس ہے کہ حدیث میں لفظ ولی سے مراد ولیعہد رسول خدا ہے کہ جو امام و خلیفہ ہے بغیر نہ قول مجتہد
صادق علیہ السلام المؤدّی عنی اس سبب سے کہ بعد رسول خدا کے نائب اور خلیفہ کے اور کون شخص ایسا ہو سکتا ہے کہ جو احکام
اسی کو اس کے جانب سے ادا کرے اور امت کو پہنچائے۔

اسی کی تائید اس حدیث سے ہوتی ہے جسکو مافظ ابن کثیر نے حدیث مذکور کے بعد بلا تاصلہ امام احمد بن حنبل سے
وارد کی ہے جو حجتہ الوداع کی ہے:-

قال الامام احمد حد ثنا يحيى بن
ادم وابن ابي بكير قال ثنا اسرائيل
عن ابي اسحاق عن حبشي بن جنادة
قال يحيى بن ادم السلولي وكان قد
شهد حجة الوداع قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم انا مني وانا منه ولا يؤذي
عني الا انا او علي وقال ابن ابي بكير
لا يقضي ديني الا انا او علي

کہا امام احمد نے کہ حدیث کی ہم سے یحییٰ بن آدم اور ابن ابی
بکیر نے کہا کہ حدیث کی ہم سے اسرائیل نے ابی اسحاق سے اُسے
حبشی بن جنادہ سے کہا یحییٰ بن آدم سلولی
نے کہ حبشی بن جنادہ حجتہ الوداع میں موجود
تھے وہ کہتے ہیں کہ فرمایا رسول خدا نے کہ علی مجھے
ہے اور میں علی سے ہوں نہ پہنچا بیٹھا احکام اتنی کر رہے
طرف سے مگر میں خود ہی یا علی اور کہا ابن ابی بکیر نے کہ
نہا کہ گنجائش ترغیر کو مگر میں خود ہی یا علی۔

اسی حدیث حبشی بن جنادہ کو امام احمد نے ابو احمد زبیری کے واسطے اسی حجتہ الوداع کی وارد کی ہے جسکو مافظ عبد بن
زبیری نے اپنے ریاض النضر جلد ثانی میں حافظ سلفی کے حوالے سے وارد کیا ہے۔ دیکھو صفحہ ۳۴ و ۳۵ کتاب ہذا نیز زبیری نے اپنے
صحیح جلد ثانی ابواب المناقب میں لفظ حجتہ الوداع کو حذف کر کے حدیث مذکورہ اخراج کی ہے۔

قال الترمذي حد ثنا اسمعيل بن موسى
ناشريل عن ابي اسحاق عن حبشي بن جنادة
جنادة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

کہا ترمذی نے کہ حدیث کی ہم سے اسمعیل بن موسیٰ نے کہا حدیث
کہ ہم سے ناشریل نے ابی اسحاق سے انھوں نے حبشی بن جنادہ سے
کہا اے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے

علی مٹی و اذان من علی و لا یؤدی عنی علی مجھ سے ہے اور میں علی سے ہوں اور نہیں ادا کرنا
 الا انا و علی هذا حدیث حسن صحیح مجھ سے مگر میں خود ہی یا علی یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔
 اور جبکہ ابو احمد زبیری اس حدیث حبشی بن جنادہ کے لفظ حجة الوداع کے ساتھ راوی ہیں مگر توفیق ترمذی نے اپنے صحیح
 میں کی ہے دیکھو ماثیہ ۱۹۵-۱۹۶ کتاب ہذا۔ پس حدیث مذکورہ صحیح ترین احادیث حجة الوداع سے ثابت ہو گئی۔
 چونکہ حدیث مذکورہ کا فقرہ لا یؤدی عنی الا انا و علی ایک سال قبل ۱۹۵ و اتمہ تبانی سورہ برات میں بھی حضرت
 نے اٹھا دیا ہے اس نے ترمذی اور زبانی نے لفظ حجة الوداع کو ساقط کر کے لکھا ہے تاکہ حبشی بن جنادہ والی روایت سورہ برات کے
 تبلیغ کی بھی جائے جیسا کہ بعض لوگوں نے یہی گمان کر کے اسی واقعہ (سورہ برات) میں لکھا ہے۔
 امام زبانی نے سورہ برات کے موقع کی یہ حدیث اپنے خصائص میں وارد کی ہے :-

عن سعد بن ابی وقاص قال بعث رسول الله صلى الله عليه وسلم ابابكر
 ببراءة اذا كان ببعض الطريق
 ارسل عليا فاخذها منه ثم سار بها
 فوجد ابوبكر في نفسه قال فقال له
 رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يؤدى عنى
 الا انا ورجل مئى
 سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ سرور کائنات نے
 ابوبکر کو برات کے ساتھ بھیجا جہانگ کہ جب کچھ راہ گئے
 تو حضرت صلعم نے علی علیہ السلام کو بھیجا سو علی نے ان سے
 سورہ برات لے لی اور اسکو کہ کیطرت لیگئے ابوبکر کو
 اپنے دل میں رکھا اور اسو حضرت صلعم نے اسکو فرمایا
 یہ نہ ادا کرے گا میری طرف سے مگر میں یا کوئی
 مرد میرے اہمیت سے۔

وفی تفسیر در منثور سیوطی ج ۲ ص ۲۰۹ مطبوعہ مصرین ہے :-

اخرج ابن ابی شیبہ و احمد و الترمذی
 و ابوالثیبہ و ابن مردودہ و یحییٰ بن
 قال بعث النبي صلعم ببراءة مع
 ابی بکر ثم دعا فقال لا ينبغي لاحد
 ان يبلغ هذا الا رجل من اهلى فدعا
 عليا و اعطاه اياه -
 ابن ابی شیبہ اور امام احمد اور ترمذی اور ابوالثیبہ
 اور ابن مردودہ نے اس سے روایت کی ہے کہ رسول خدا
 نے سورہ برات کے ساتھ حضرت ابوبکر کو کہ ابن ابی بکر حضرت
 نے ابوبکر کو بلایا اور فرمایا کہ کسی کو لایا نہیں ہے کہ اسکی
 تبلیغ کرے سوائے اس مرد کے جو میرے اہل سے ہے پس
 بلا یا حضرت علی کو تو اسکو وہ سورت دیدی

نیز تاریخ حبیب السیر جز ہدوم از جلد اول ص ۱۹۵ مطبوعہ بیروتی ۱۳۵۷ اور تاریخ روضۃ الصفا ج ۲ ص ۱۹۵ مطبوعہ
 بیروتی ۱۳۶۶ میں ہے کہ چون امیر المؤمنین ابی بکر ملازم حضرت رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام رسید از آنحضرت پرسید کہ یا رسول اللہ

سے توفیق (جسبیر) کشف الغنون میں ہے کہ صاحب السیر فارسی لغات الدین بن ہمام الدین المدنی جو بخارا سے ہوتا تھا کتب خاصہ میں تاریخ
 مالک المدنی پر روشنی انصاف و دھولت مجازات کیا کہ من الکتاب المحتصۃ المقصودۃ الخ الموقوف ۱۳۶۲ مطبوعہ اور خفا شامی ص ۱۹۵ مطبوعہ و لکن در قصہ تجرید امام ابن کسیر
 موجود ہے انچہ در روضۃ الصفا و روضۃ الاحباب و حبیب السیر و دیگر تاریخ مشہور شیعہ و سنی موجود است۔

واضح ہو کہ یہ روایتیں واقعہ سورہ برات سے والی جو اور گذرین یہ اول حکم امتناعی خاص سورہ برات کے تبلیغ کی ہے اسکے بعد دوسرا حکم امتناعی عام ہے جو حجۃ الوداع سے لے کر جبکہ حبشی بن جنادہ صحابی نے روایت کی ہے جسکی مؤید وہ روایت ہے جسکو عائشہ بنت سعد اور عامر بن سعد نے اپنے باپ سعد بن ابی وقاص سے بلفظ یوم الحجۃ (ایم ندرسم واقع حجۃ الوداع کی روایت کی ہے جبکہ سرور عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جناب سلی علیہ السلام کا ہاتھ بلند فرما کر ارشاد فرمایا کہ ہذا ولیہ المؤمنین یعنی یہ علی میرا ولی ہے اور میرے طرف سے احکام پہنچانے والا ہے۔

جو کہ سورہ مائدہ اسی روز غدیر ۱۸ ذی الحجہ میں نازل ہوا میں احکام ہیں جن احکام کی تبلیغ یا نفاذ یا انکا اجرا رسول خدا کے بعد سوائے علی علیہ السلام کے کوئی دوسرا نہیں کر سکتا اور اگر کوئی ایسا کر لگا تو اسے رسول خدا کی نافرمانی کی کہونکہ اس حدیث غدیر کے خطبہ میں رسول خدا نے **بِالْفَاظِ ثَلَاثِينَ وَخَلِيفَتَيْنِ وَامْرَأَتَيْنِ لَنْ تَضِلُّوا اَتَّبِعُوا هَٰذَا** دھما کتاب اللہ و اہل بیتی عترتی یا عترتی اہل بیتی و انھما لن یفترقا حتی یرد علی الخوص ارشاد فرمایا ہے **ثَلَاثِينَ** کے ایک ثقل اور خلیفہ کے ایک خلیفہ اور امراء کے ایک امر عترتی اہل بیتی کے ازل جناب علی علیہ السلام ہیں جن کے

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

ملک بختیاری و قزاقان

شناخت کے لئے غد چشمت کے موقع پر سوالا کہ کے معنی میں خطبہ فرماتے ہوئے منبر پر کھڑے ہو کر اور علی علیہ السلام کو بندہ ہمارے
 کہ جناب موصوف کے قدم مبارک حضرت صلعم کے زانوے اقدس تک پہنچ گئے تھے کل حاضرین جلسہ قریب و بعید کو اپنے ادبیت کا
 اقرار کے ساتھ من کنت مولاہ فغلی مولاہ وال من والاہ وعاد من عاداہ الا فلیبلغ الشاهد الغائب کا اظہار
 فرمایا ہے یعنی جس کا میں مولا ہوں اُس کا یہ علی مولا ہے بار خدا یا دوست رکھ اُسکو جو دوست رکھے علی کو اور دشمن رکھ اُسکو جو دشمن
 رکھے علی کو پھر فرمایا اگاہ ہو کہ حاضرین کو چاہئے کہ جو لوگ اس جلسہ میں نہیں ہیں انکو یہ خبر ہو چکا دین ۔
 اسی جلسہ غدیر میں رسول خدا نے نزلت ہارون والی حدیث دسویں بار ان الفاظ سے ارشاد کی ہے جسکو تاریخ و ہنر
 قاضی ابن خلکان سے لکھا جاتا ہے ۔

لما رجع النبی صلعم من مکة شرفها
 لما رجع النبی صلعم من مکة شرفها
 الله تعالیٰ عام حجة الوداع و وصل
 الله تعالیٰ عام حجة الوداع و وصل
 الى هذا المكان و اخي علي بن
 الى هذا المكان و اخي علي بن
 ابی طالب قال علی منی کھا رون من
 ابی طالب قال علی منی کھا رون من
 موسیٰ اللهم وال من والاہ وعاد
 موسیٰ اللهم وال من والاہ وعاد
 من عاداه و النصر من نصرة و
 من عاداه و النصر من نصرة و
 اخذل من خذله ۔
 اخذل من خذله ۔

تفصیل کے لئے دیکھو صفحہ ۷۹ کتاب ہذا

اور ریاض النضر ج ۲ ثانی ص ۱۶۲ مطبوعہ مصر ۱۲۲۴ھ میں ہے ۔ عن البراء بن عازب قال قال رسول اللہ
 صلعم علی منی بمنزلة راسی من جسدی (حرجہ الملاء) برار بن عازب سے مروی ہے کہ فرمایا رسول خدا نے کہ علی
 مجھے بمنزلہ میرے سر کے ہے میرے بدن سے ۔

یہ حدیث اصحاب فی تفسیر اصحاب مطبوعہ کلکتہ ۱۲۹۹ھ کے ص ۱۲۱ میں ہے ۔

قال النبی صلعم غزوة تبوک انت منی بمنزلة هارون من موسیٰ الا انک لست بنبی
 قال النبی صلعم غزوة تبوک انت منی بمنزلة هارون من موسیٰ الا انک لست بنبی
 ای لا ینبی ان اذ هب الا وانت خلیفتی (ترجمہ) کیا راضی نہیں ہے تو اس بات سے کہ ہوئے مجھے بمنزلہ ہارون کے
 موسیٰ سے مگر یہ کہ تو نبی نہیں ہے تحقیق کہ مجھکو سر اور نہیں ہے یہ امر کہ میں جاؤں مگر یہ کہ تو میرا خلیفہ ہو رہی یعنی میرا جھکو خلیفہ کے ہوئے میں نہیں
 جاسکتا) انتہی کیونکہ حضرت موسیٰ جب کہ طور پر جانے لگے تو بغیر خلیفہ کے حضرت ہارون کو نہیں گئے ۔

اور مؤرخ حبیب السیر اپنی تاریخ جزو سیوم از جلد اول ص ۶۹ مطبوعہ بیروت ۱۲۵۷ھ میں لکھتے ہیں ۔

روایت است کہ در وقت عزمیت غزوہ تبوک
 روایت است کہ در وقت عزمیت غزوہ تبوک
 بر خیمہ نور حضرت اقدس نبوی ظاہر گشت کہ در آن
 بر خیمہ نور حضرت اقدس نبوی ظاہر گشت کہ در آن
 سفر باعداد دین مقابلہ وقوع نخواہ یافت
 سفر باعداد دین مقابلہ وقوع نخواہ یافت
 روایت میں ہے کہ غزوہ تبوک کے ارادہ کرتے وقت
 روایت میں ہے کہ غزوہ تبوک کے ارادہ کرتے وقت
 قلب اور سرور عالم پر یہ اظہار ہو گیا تھا کہ اس سفر
 قلب اور سرور عالم پر یہ اظہار ہو گیا تھا کہ اس سفر
 میں اعدا دین سے قتال واقع نہ ہوگا اسوجہ سے
 میں اعدا دین سے قتال واقع نہ ہوگا اسوجہ سے

بنابر آن شاہ مردان را در مدینہ بر سر
اہل و عیال گذاشتہ بخلافت خویش تعیین
نمودہ امہات مومنین را گفت از سخن و صوابہ
امام المسلمین اصلاً تجاوز جائز نہ دارند

شاہ مردان علی علیہ السلام کو مدینہ طیبہ میں اپنے اہل و عیال
پر اپنا جانشین متعین فرمایا اور ازواج سے تاکید فرمائی
کہ امام المسلمین علی علیہ السلام کے حکم کے مطابق عمل کرنے
میں ہرگز تجاوز نہ کریں (جو کہ عین وہی کریں)

تاریخ روضۃ الصفا ج ۱۰، اول صفحہ ۹ مطبوعہ زکشر ۱۳۹۱ء میں حضرت ہارون کی امامت و خلافت کا حال یوں مذکور ہے۔

چون صیاح روز ششم کہ غزو مینان بود طالع
شد حضرت موسیٰ ہارون را طلب کردہ امامت
و خلافت خود بدو تفویض فرمود و آن شغل
را بحسب وصایت درسل او بطا بعد بطن مقرر
گردانیدہ و انارہ قندیل و تخیر بخورد و تولیت
قربان و البے معینہ جہت اصحاب مناصب
و غیر ذلک بر اسے موقوف ساخت و نہایت
نجی اسرائیل را برین معنی گواہ گرفتہ مخالفت
او و اولادش برایشان حرام کردہ خون
کسانے کہ خلافت ہارون و فرزند ان او نمایند
مباح گردانید و بعد از آنکہ قربانی نمودند آتش
از آسمان فرود آمد ہمہ را بخورد و بعد ازین روز
را تعظیم کنند و فضائل بسیار گویند کہ روز یکشنبہ
است کہ ابتدائے خلقت عالم درین روز برودہ
و اول ہفتہ و عشر ماہ اول سال است و اول روزی
است کہ مردم اجتماع نمودہ بزیارت بیت المقدس
حاضر آمدند و اول روزے است کہ جہت خلافت
و خلافت ہارون قربانی کردند و آتش فرود آمدہ
بر ہمہ قربانی ہا حاطہ کرد

جب مینان مہینہ کی آٹھویں تاریخ ہوئی حضرت موسیٰ
نے حضرت ہارون کو بلایا اور اپنی امامت و خلافت
سپردی اور انکو اپنا وصی مقرر کر کے اس کام یعنی
امامت و خلافت کو انکی نسل میں بطا بعد بطن مقرر
کر دیا اور قندیلوں کا روشن کرنا و تخیر کی دعوتی
دینا قربانی کی تولیت اور اعلیٰ اور ادنیٰ لوگوں کے
لئے مقررہ لباس انکے اختیار میں دیدیا اور ان امور
کے لئے غلام نجی اسرائیل کو گواہ کر لیا اور حضرت
ہارون اور انکی اولاد کی مخالفت حرام کر دی اور
انکے اور انکے فرزندوں کے مخالفوں کا خون و شل
مباح کر دیا اسکے بعد جب لوگوں نے قربانی کی آہان
سے آگ نازل ہوئی سب کو کھا گئی۔ یہودیوں کو چاہئے
کہ اس دن کی تعظیم کریں اور اسکی فضیلت میں بہت
بیان کریں کیونکہ وہ اقوام کا دن ہے اور وہ ایسا
دن ہے کہ دنیا کی پیدائش اس دن ہوئی ہے اور
وہ سال کے پہلے مہینہ کا پہلا ہفتہ اور عشرہ کا اول ایسا پہلا دن
ہے جس دن لوگ جمع ہو کر بیت المقدس کی زیارت گئے اور ایسا
پہلا دن جس دن لوگوں نے حضرت ابراہیم کی ولادت و خلافت کی قربانی کی
اور انکی اولیٰ اور اسے نام قربانیوں کو گھیر لیا۔

چونکہ حضرت ہارون کا انتقال سامنے حضرت موسیٰ کے ہو گیا اس لیے نبی بغیر نے جناب یحییٰ بن زین بے غریزہ قریب کہ اپنی ذات کے

قرب اپنا خلیفہ و جانشین کیا چنانچہ تاریخ روضۃ الصفا مذکورہ جلد اول صفحہ ۱۰۴ میں ہے۔

شاہ مینان اور ہارون و موسیٰ کے درمیان طالع

دور، دہنم آذر قوم را احضار کر کے مجلس عظیم
ساخت و پوش را خلیفہ دوصی گردانید بنی اسرائیل
و بعد از حوالہ یمنان حفظ الہی بوسے سپرد
و بہت ہیرہ عایت مہات ایشان وصیت کرد
انباطا را بطاعت و انقیاد و حجت گرفتہ فرمود
کہ امروز ہنم ماہ آذر است و سن من بعد و بت
سال رسیدہ و زمان رحلت نزدیک شدہ
انکون بندہ از بندگان خداے کہ بخلوص نیت
از شما ستاز است بر شما خلیفہ ساختم و خداوند
تعالیٰ و فرشتگان زمین و آسمان را باین معنی
گواہ گرفتہ کہ در وصیت من تقصیر نہتا و نکنید

حضرت موسیٰ نے آذر مہینہ کی ساتویں تاریخ کو تم کو
حاضر ہو کر حکم دیا ایک بڑا مجمع جمع کر کے حضرت پوش کو اپنا
خلیفہ اور دوصی کیا اور بنی اسرائیل کو خدا کی حفاظت
اور ضمانت میں دیکر حضرت پوش کے سپرد کیا اور وصیت کی
کہ انکے کاموں میں تم میرا عقل سے رعایت کرنا لانی پڑوں
سے انکی اطاعت و فراہم رازی کا وعدہ و اقرار لیکر فرمایا کہ آج آذر
مہینہ کی ساتویں تاریخ ہے اور میری عمر ایک سو بیس سال کی ہو گئی
موت کا زمانہ قریب اسوجہ کو میں نے بندگان خدا میں سے
ایک خاص بندہ کو جو خلوص نیت میں تم سب لوگوں کے افضل و برتر ہے
تہ خلیفہ کر دیا اور خدا و رزاد میں دشمن کے فرشتوں کو مہات بد
گواہ کر لیا اب تم کو گواہ کر کہ میری وصیت چل کر نہیں لگتی یہی ہو کر رہی

جو کہ سورۃ المائدہ یوم غدیرہ ۱۰ ذی الحجہ میں نازل ہوا سمیعین آیہ کریمہ و لقد اخذ اللہ ميثاق بنی اسرائیل و بعثنا منہم
اثنی عشر نقيباً (یعنی اور ہمیں بھی شک نہیں کہ تم نے بنی اسرائیل سے (معی ایمان کا) عہد و قرار لے لیا تھا اور ہم (خدا) نے انہیں
کے بارہ سردار (ادھر) مقرر کئے جس کے اول نقیب جناب پوش و صی اور خلیفہ حضرت موسیٰ ہیں۔
آیہ موصوفہ کی تفسیر میں حافظ ابن کثیر اپنی تفسیر جلد ۱۱ ص ۳۱۳ مطبوعہ مصر ۱۳۱۵ھ میں لکھتے ہیں:-

وفي التوراة البشارة باستعيل عليه السلام وان الله يقدر من صلبه اثني عشر خليفاهم
هو لاه الخلفاء الاثني عشر المذكورون في حديث ابن مسعود وجابر بن سمرة (ترجمہ) تورات کی بشارت جو اسمعيل
عليه السلام پر ہے بالتحقیق کہ اس وقت قائم کر لیا اسمعيل عليه السلام کے صلب کے بارہ بزرگ اور وہ بارہ خلیفہ ہونگے جو ذکر کئے گئے حدیث
میں ابن مسعود اور جابر بن سمرة کے۔

اولاد صلبی حضرت اسمعيل عليه السلام کی شناخت اس حدیث اصطفیٰ سے ہوتی ہے جسکو ترمذی نے اپنے صحیح میں اخراج کی ہے
قال الترمذی حدثنا خلاد بن اسلم
البغدادی قال سمعت بن مصعب نا
الاوزاعی عن ابی عمار عن واثلة بن
اسقع قال قال رسول الله صلوات
اصطفیٰ من ولداً براهيم اسمعيل و اصطفیٰ من ولداً اسمعيل
بنی کنانہ و اصطفیٰ بنی کنانہ قریضاً
کہا ترمذی نے کہ حدیث کی ہم سے خلاد بن اسلم بغدادی نے کہا
حدیث کی ہے محمد بن مصعب نے کہا حدیث کی ہم سے اوزاعی نے ابی
عمار سے لکھنے واثلة بن اسقع سے کہا ہے کہ فرمایا رسول خدا کہ مصطفیٰ
کیا خدا نے ابراہیم علیہ السلام کی اولاد سے اسمعيل عليه السلام کو اور
مصطفیٰ کیا اسمعيل کی اولاد سے بنی کنانہ کو اور مصطفیٰ
گردانا بنی کنانہ سے قریضہ کو اور مصطفیٰ کیا

واصفی من قریش بنی ہاشم و
اصطفی من بنی ہاشم ہذا حدیث صحیح
تمام محدثین امام احمد بخاری و مسلم و ترمذی و نسائی و غیرہ نے رسول خدا کا یہ قول کہ علی مجتہد بنی ہاشم
سے حدیث صحیح ہے۔

پہلے صحیح و مسند میں وارد کیا ہے جسکو ہم لکھ آئے ہیں نیز حدیث طینت میں رسول خدا کا یہ ارشاد کہ علی بن ابیطالب میری
پس رسول خدا اور علی بن ابیطالب اولاد صلیبی حضرت ابراہیم واسحق و یعقوب سے افضل ہوں دیکھو کتاب صلیبی

عمری مرقی اور انکی گیارہ اولاد بطنا بعد بنی امام ہوئے جیسے حضرت ہارون اور انکی اولاد بطنا بعد بنی امام قرار پائے۔
جنا پختہ شاہ عبدالقادر اپنے اردو ترجمہ توضیح الفرقان ص ۱۵۸ مطبوعہ مطبع مجیدی کا پور ۱۳۴۳ھ میں سورہ اعراف کے

آیہ کریمہ ولما رجع موسیٰ الی قومہ الآئینہ کی تفسیر میں لکھتے ہیں حضرت ہارون اور انکی اولاد حضرت موسیٰ کی امت میں امام
تھے جبکہ حضرت ہارون جناب موسیٰ کی حیات میں رحلت کر گئے تو جناب موسیٰ نے حضرت یوشعہ کو اپنا وصی گردانا اور یہ قرار
دیا کہ اپنے وفات کے قریب اسرار توریت والوح کو اولاد ہارون کے سپرد کر دیں۔

جسکے متعلق امام محمد بن عبدالکریم شہرستانی اپنی کتاب نمل و نمل کے ص ۱۳۲ مطبوعہ مصر ۱۳۴۳ھ میں فرماتے ہیں۔

قالوا کان موسیٰ قد افضی باسرار
الانوار والواحد الی یوشع بن نون

وصیہ من بعدہ لیفضی الی اولاد

ہارون لان الامر کان مشرکاً

بینہ و بین اخیه ہارون اذ قال

واشرک فی امری و کان

ہو الوصی فلما مات ہارون

فی حال حیاتیہ انتقلت الوصایہ

الی یوشع بن نون و دلیعہ فلیوصلیہا

الی شبر و شبیر ابی ہارون

قراراً و ذلک ان الوصیۃ و

الامامۃ بعضہا مستقر و بعضہا

مستودع

یعنی امامت ہے۔

ریاض النقرہ حافظ محب طبری ص ۳۱۵ باب رابع ص ۱۳۴ مطبوعہ مصر ۱۳۴۳ھ

اور تذکرہ خواص الامہ فی معرفۃ الامم سبط ابن جوزی ص ۳۳ مطبوعہ طہران اور ارجح المطالب خواجہ عبید اللہ علی امرتسری ص ۱۵

اپنے سر پر تھے جس کا املی نے کہ اور سولہ ائمہ میں سے ایک کو دیکھا کہ
 جو کچھ اس وقت اپنے سر پہ رکھا تھا اسے ہنسی پر بھی نہیں کیا تھا اپنے جویں
 فرمایا کہ یہاں سے کہیں جھک کر سنا امرانے کہا کہ تو اگر اسے کچھ بھانج
 بطریقے اور سنا لیا تو گو تو میرا آواز نہ دے بیان کر گیا تو ان لوگوں کے وسط
 اس چیز کو کہ حسین وہ لوگ خلائق کے لیے ہے بہت بعد۔

اب یہ خاکسار کی "اشنی عشر نقیبا" کے حرف اشنی عشر یعنی بارہ عدد کو چند معارف و حقائق و دقائق بقدر اپنی فہم و وسعت مقام کے بیان کرتا ہے کیونکہ احادیث میں بارہ خلفاء کی تعداد معین ہے جیسا کہ حضرت موسیٰ کے بارہ اغتبا اور حضرت عیسیٰ کے بارہ حواری ہو

یہ جو بھی حدیث ابن جریر کی مخرجه ابن حمید کے سند کی تاریخ ارسال و الملوك جلد اول حصہ سوم ص ۱۱۱ سے نقل ہے۔
قال ابن جریر ثنا ابن حمید قال
ثنا سلمة قال حدثني محمد بن اسحاق
کہا ابن جریر نے حدیث کی کہ ابن حمید نے کہا حدیث کی
ہم سے سہل نے کہا حدیث کی محمد بن محمد بن محمد بن

ما سلمة قال حدثني محمد بن اسحاق
 عن ابي الحسن (عليه السلام) خلاصة تزيين تهذيب الكمال من ہے کہ سلم بن الفضل الانصاری مکانہم ابو عبد اللہ اور ان الارض الاروق القاضی من ابن اسحاق و محمد بن اسحاق و سلم
 بن الفضل غلبہ و ابن معین و کفعمی و قال مرة یس و یاس یثیب قال الخاری عندہ مناکیر و قال ابو حاتم علی الصدق قال ابن سعد کان یقر صدقاً و هو صاحب مقالی من
 الخاریات بعد الفضلین و ما ندره ایضاً۔ یس و یثیب بل و ان سلم بن الفضل الاروق القاضی المتوفی سنة ۱۷۰ھ ابن اسحاق کے ناگہ و اور انکی بیوی کے راوی ہیں۔
 سلم کے قاضی تھے اہل نقد کے نزدیک قابل احتجاج نہیں لیکن ابن سعد جو اس کے چال کے بڑے ہر میں خاری میں انکی توثیق کرتے ہیں اور انکی بیوی کو بہترین بیوی کہتے ہیں۔
 سلم بن الفضل غلبہ و ابن معین و کفعمی و قال مرة یس و یاس یثیب قال الخاری عندہ مناکیر و قال ابو حاتم علی الصدق قال ابن سعد کان یقر صدقاً و هو صاحب مقالی من
 الخاریات بعد الفضلین و ما ندره ایضاً۔ یس و یثیب بل و ان سلم بن الفضل الاروق القاضی المتوفی سنة ۱۷۰ھ ابن اسحاق کے ناگہ و اور انکی بیوی کے راوی ہیں۔

عن عبد الغفار بن القاسم عن
 المنهال بن عمرو عن عبد الله
 بن الحارث بن نوفل بن الحارث بن
 عبد المطلب عن عبد الله بن عباس
 عن علي بن ابي طالب قال لما نزلت
 هذه الآية على رسول الله صلى الله عليه
 وسلم وانذر عشيرتک الاقربین
 دعاني رسول الله صلى الله عليه وسلم
 فقال لي يا علي ان الله امرني ان انذر
 عشيرتي الاقربین فضقت بذلك
 ذرعاً وعرفت اني متى ايا ديهم بهذا
 الامر اراهم ما اكره فصمت عليه
 حتى جاءني جبرئيل فقال يا محمد انك
 لا تفعل ما تؤمر به يعني بك فاصنع
 لنا صاعاً من طعام واجعل عليه رجل
 شاة واملاً لنا عمام من لبن ثم اجمع
 لي بني عبد المطلب حتى اكلمهم وابلغهم
 ما امرت به ففعلت ما امرني به ثم
 دعوتهم له وهم يومئذ اربعون رجلاً
 يزيدون رجلاً اذ ينقضون فيهم اعمامهم
 ابوطالب وحمزة والعباس وابولهب
 فلما اجتمعوا اليه دعاني بالطعام
 الذي صنعت لهم فجلست به فلما
 وضعته تناول رسول الله صلى الله عليه
 وسلم اللحم فشقه باسنانه ثم القاها
 في فواحي الصحفة ثم قال خذوا باسم الله
 فاكل القوم حتى مالهم بشئ حاجة

عبد الغفار بن القاسم سے اوس نے منہال بن عمرو
 سے اوس نے عبد اللہ بن حارث بن نوفل
 بن حارث بن عبد المطلب سے اُس نے
 عبد اللہ بن عباس سے اُس نے جناب
 علی رضی بن ابی طالب سے روایت کی ہے
 جبکہ آیہ وانذر عشیرتک الاقربین نازل ہوا تو
 رسول خدا نے علی کو بلا کر فرمایا کہ اے علی رہنے
 نے مجھے حکم دیا ہے کہ اپنے قرابت مند کو
 (غضب الہی سے) ڈراؤں سب کس
 (قوم کی حالت دیکھ کر) میں نے معلوم کیا کہ
 جب ان لوگوں کے سامنے یہ امر پیش
 کروں گا تو ان سے حرکات ناملائم دیکھوں گا
 اس لئے میں نے سکوت اختیار کیا حتیٰ کہ خداوند
 تعالیٰ کا حکم تاکید سے صادر ہوا لہذا تم ایک صاع
 طعام اور ایک دان بکری کی اور پیالہ دو دو کا
 ہیا کرو اور بنی عبد المطلب کو جمع کرو تاکہ
 میں ان سے کلام کروں اور ان کو
 وہ چیز پہنچا دوں جس کے پہنچانے کے لئے
 امور ہوا ہوں حضرت علی نے تعمیل ارشاد کی اور بنی
 عبد المطلب جو ایک کم یا ایک یا دوہ جالیس مرتبے اور
 جنہیں آج کے اعمام ابوطالب وحمزة عباس اور ابولہب
 بھی تھے جمع کیا جب سب لوگ آگئے اور کھانا حاضر
 کیا گیا تو رسول خدا نے ایک ٹکڑا گوشت کا
 لئے کر اپنے دانتوں سے پارہ پارہ کیا پھر اطراف
 نظروں میں ڈال دیا اور فرمایا شروع
 کرو بسم اللہ سب نے سیر ہو کر کھایا
 پیا اور باوجودیکہ طعام اور شیر اس مقدار

التوفی سنہ ۲۰۰

میں تھا کہ ایک آدمی کو کافی روٹا لیکن
 سب آدمیوں نے کھایا پس اس کی نہ
 ہوئی۔ جب کھانے پینے سے فراغت
 ہوئی تو آنحضرت نے کلام کرنے
 کا ارادہ کیا لیکن ابوبہب نے
 سب اور رت کی اور کہا تم
 بے تھارے صاحب نے جا دو
 کیا ہے اس فقرے کو سُنکر
 سب لوگ پر اگندہ ہو گئے اور
 آنحضرت ان سے کلام نہ کر کے
 دوسرے دن آنحضرت نے پھر حضرت
 علی سے فرمایا کہ تم نے سنا ابوبہب
 نے کلام میں مجھ پر سبقت کی اور قبل اس کے
 کہ میں ان لوگوں سے کلام کروں
 سب کو پر اگندہ کر دیا اب کل کی طرح
 پھر سب باسب کو جمع کر دے حضرت علی نے کہ
 سب چیزیں بدستور سابق ہوا کین اور پھر سب کو
 جمع کیا۔ کھانا حاضر کیا گیا اور آنحضرت نے پہلے
 دن کی طرح آج بھی عمل فرمایا اور سبے سیر ہو کر کھایا
 پیا بعدہ پیغمبر صاحب نے فرمایا اے بنی عبدالمطلب
 قسم ہے خدا کی میں کسی ایسے جوان کو عرب میں
 سے نہیں جانتا جو اپنی قوم کے لئے مجھے بہتر کوئی چیز
 لایا ہو میں تمہارے لئے دنیا و آخرت کی نیکی لایا ہوں اور
 اللہ شانہ نے مجھے حکم دیا کہ تمہیں اسکی طرف بلاؤں لہذا
 تم میں سے کون شخص اس امر میں میری وزارت کرے گا اس
 شرط پر کہ وہ میرا بھائی اور وصی اور خلیفہ ہو۔ تو میں سے
 کسی نے کچھ جواب نہ دیا لیکن علی علیہ السلام نے باوجود

وما اری الا موضع ایدہم وایم
 اللہ الذی نفس علی بیدہ وان کان
 الرجل الواحد منهم لیاکل ما
 قدمت لجمعہم ثم قال استقی القوم
 فحدثہم بذلك العس فشربوا منه حتی
 رووا منه جمیعاً والیہم اللہ ان کان
 الرجل الواحد منهم لیشرب مثله
 فلما اراد رسول اللہ صلعم ان یشرب
 بدرہ ابوبہب الی الکلام فقال لقد ما سحرکم
 ففرق القوم ولم یشربہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 فقال الغدیا علی ان هذا الرجل سبقنی الی ما قد
 سعت من القول ففرق القوم قبل ان اکلہم
 فعد لنا من الطعام بمثل ما صنعت ثم
 اجتمعہم الی قال ففعلت ثم جمعہم
 ثم دعانی بالطعام ففقرتہم ففعل
 کما فعل باسب فاکلوا حتی مالہم
 بشئ حاجۃ قال اسقہم فحدثہم بذلك
 العس فشربوا حتی رووا منه جمیعاً
 ثم تکلم رسول اللہ صلعم فقال یا
 بنی عبدالمطلب انی واللہ ما اعلم
 شاباً فی العرب جاء قومہ بافضل
 مما قد جئتکم بہ انی قد جئتکم بخیر
 الدنیا والآخرۃ وقد مر فی اللہ تعالیٰ
 ان ادعواکم الیہ فایکم یواذرنی علی
 هذا الامر علی ان یکون اخي ووصي
 وخليفتي فيکم قال فاجتمع القوم عفا
 جمیعاً وقلت وانی لا احد منهم منا واری

[illegible]

اور انسان الیون فی سیرۃ الاسبین والماون العربیہ سیرۃ الکلبیہ علی بن ابراہیم طبری جلد اول ص ۳ مطبوعہ مصر
۳۰۰ مین ہے۔

وروی اللہ لما نزل روایہ عن سیرۃ الکلبیہ

جمع بنی عبد المطلب فی دار ابیطالب

وہم الیون وی الامتاء خستہ و

اربعون رجلا وامراتان فصنع لہم

علی طعاما رالی ان قال فلما اراد رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتکلم بدار

ابولہب بالکلام فقال لقد سحرکم

صاحبکم سحرا عظیما

وفی رواۃ محمد وفی رواۃ

مارا یتا کالسحر الیوم ففزعوا ولم

یتکلم رسول اللہ صلعم فلما

کان الغد قال یا علی عد لنا

یمثل ما صنعت بالامس من

الطعام والشراب قال علی ففعلت

ثم جمعہم لہ صلی اللہ علیہ وسلم

فاکلو حتی شبعوا وشربو حتی غلوا

ثم قال لہم یا بنی عبد المطلب ان اللہ قد بعثنی

الی الخلق كافة وبعثنی الیکم خاصۃ فقال

مر وی ہے کہ جب امیر اور ان کے شاگرد

نازل ہوا ہے تو آنحضرت صلعم نے

ابو طالب کے مکان میں اولاد عبد المطلب کو جمع

کیا جو کہ چالیس روز تھے اور اشاعت میں ہے کہ پتہ نہیں

مرد اور دو عورتیں تھیں پس آپ نے ان کے واسطے

کھانا پکوا یا پس جب بعد طعام کچھ کہنا چاہا تو ابوباب

نے آپ پر سبقت کی اور کہا کہ اس شخص نے قبر محمد عظیم

کیا ہے۔

اور روایت ابن اسحاق میں اور ایک روایت

میں ہے کہ ہم نے آج کا سحر کبھی نہیں دیکھا پس جب

وہ متفرق ہو گئے اور حضرت کو بات کرنے کا موقع

نہ ملا جب دوسرا دن ہوا تو حضرت نے علی سے

فرمایا کہ علی گل کی طرح آج بھی کھانے پینے کا سامان

کرہ جناب امیر فرمائے میں کہ میں نے تمہیں حکم کی بھر

ادن سب کو جمع کیا پس جب وہ کھانی کرنا شروع

ہوئے تو حضرت نے فرمایا اسے اولاد عبد المطلب

خدا نے مجھے عام طور سے تمام خلق پر اور تم پر خاص طور

سے مبعوث فرمایا ہے پھر یہ مذکورہ۔

فیہ شیہ مشکک روایتیں اسرائیل الصمدیہ و دیگر کتب جرم بہ الاسعیدی لان ابیہ روقہ انما ظلم بالمدینۃ و ہذا القصۃ وقت بکتہ یعنی یہ حدیث میں صواب ہے کہ ابیہ
خدا نے تمہیں کیا ہے کیونکہ ابیہ روقہ اس کے بہت دنوں بعد مدینہ میں اسلام لائے اور یہ واقعہ کہ میں ہوا۔ غلط بیانی اس درجہ تک ہو گئی۔ قریش اور بنی عبد مناف
نہ نازل ہوئے لیکن ابو طالب جبکہ مکان میں یہ جمع ہوا اور ان کا نام تک نہیں لیا گیا نیز جناب فاطمہ بنت اسد اور جناب علی علیہ السلام بھی اس گھر میں حاضر ہو کر
رات کے بعد رہے ہی ہو گئی مگر حضرت فاطمہ علیہ السلام ولادت بخت سے پہلے برس بعد حنفیہ کی ہوئی ہیں کہ منظر میں آٹھ سال کی تھیں اور ان کا ذکر لایا گیا چنانچہ
بہرہ اشہد امین بن علی و اعظم کاشفی کے باب چارم ص ۱۱ مطبوعہ نو کشتہ حنفیہ میں ہے۔ شیخ ابو محمد بن غنیاب و کتاب موالید الامم محمد باقر علیہ السلام
کی کہ کہ ولادت فاطمہ بعد از بخت بودہ بہ پنج سال۔ اور تاریخ حبیب السیر اور تاریخ خمس و دیگر کتب کے لئے دیکھو ص ۱۳ کتاب ہذا اور روضۃ اللہ
ابن اسماعیل ابیہ حنفی مینی ص ۱۱ مطبوعہ دہلی میں ہے۔ ذکر الامام ابو بکر احمد بن نصر بن عبد اللہ راہی کی کتاب تاریخ موالید اہل بیت علیہم السلام انما وہا
تاریخ دہلی انتہ تان عشرۃ سنۃ خمس سبعین و گمانا بکتہ تان سین و باقی بالمدینۃ و کانت ولادت بعد النبوة خمسین مینی امام ابو بکر احمد بن نصر بن عبد اللہ
نے کیا کہ میں نے کتاب تاریخ موالید اہل بیت علیہم السلام میں دیکھا ہے کہ حضرت فاطمہ کی عمر آٹھ سال پہلے دنوں کی ہوئی ہیں مینی آٹھ سال کی میں ابیہ مدینہ میں گذرے
(باقی ماضیہ ص ۱۲)

[illegible]

سنة ثمانين (ابو محمد بن هشام) ونيات الايمان من سنة - ابو محمد عبد الله بن احمد بن محمد المروزي ابن اخشاب البغدادي العالم المشهور في الدنيا
والنحو والتفسير والحديث والنسب الفرائض والحساب حفظ القرآن العزيز بالقرأت الكثيرة وكان متضلعا من العلوم وله فيها اليد الطولى وكان خطه في غاية
الحسن وذكره العلماء اهل الحقيقة ومعه فضائل ومناقب كثيرة

فقال اجلس فانت
اخى و وزيرى و وصى
و وارى و خليفتى من
بعدى

سجده

حضرت نے فرمایا بیٹھ جاؤ اور میرے مرتبہ پھر اپنے
کلام کا اٹاؤ وہ فرمایا اور کسی نے اُچھو جواب دیا اور
حضرت ابیر نے پھر اُدھکر عرض کیا کہ میں حاضر
ہوں حضرت نے فرمایا بیٹھ جاؤ پس تم میرے بھائی
اور میرے وزیر اور میرے دھن اور میرے وارث اور
خليفة ہو بعد میرے ۔

اب ہم بیان پر حضرت عمر اور عبداللہ بن عباس کا وہ مکالمہ نقل کرتے ہیں جس سے حضرت عمر اور ان کے ہمسار صحابہ
کو جناب علی علیہ السلام کے خلافت میں رخصت اندازی کرنا آشکارا ہوتا ہے جس کے لئے حمید بن غزیر بنی امیہ نے امر طے کر لیا گیا تھا کہ خلافت
ان ہی پیغمبر میں نہ جائے پائے اور جناب امیر خلیفہ ہوں ہی وجہ ہے کہ حضرت عمر خلافت کو بنی امیہ میں دینگے ۔
تاریخ الرسل والملوک للبری جلد ۲۶۹ صفحہ ۲۷۷ لغایت ۲۷۸ واقعہ سلسلہ میں ہے ۔

قال ابن جریر حدیثی ابن حمید
قال ثنا سلمة عن محمد بن اسحاق
عن رجل عن عکس مة عن ابن عباس
قال بينما عمر بن الخطاب وبعض
اصحابه يتذكرون الشعر فقال
بعضهم فلان اشعر وقال بعضهم
بل فلان اشعر قال فاقبلت فقال
عمر قد جاءكم اعلام الناس بما
فقال عمر من شاعر الشعر ایا ابن
عباس قال فقلت زهیر بن ابی
اسلمی فقال عمر هل من شعر ما انت
به علی ما ذكرت فقلت لو كان یقع
فوق الشمس من کرم قوم
بالهم او مجد هم قعد والرائی لا یخجل
قال الحسن وما اعلام احد الا فی هذه الشعر
فقال یا ابن عباس انی ما منع قومکم منهم
بعد من فکرحت ان الحیبر فقلت ان لما کن

کہا ابن جریر نے کہ حدیث کی مجھے ابن حمید نے
کہا حدیث کی ہم سے سلمہ نے محمد بن اسحاق سے اور میں نے
ایک رجل سے اور میں نے عکس مة سے ابن عباس سے
روایت کی ہے کہ ایک دن عمر بن خطاب اور ان کے بعض
اصحاب شورو سخن کا ذکر کر رہے تھے کوئی کسی کا مزاح
خاکوئی کسی کا اس اثنائ میں بھی وہاں پہنچا حضرت
نے مجھے دیکھ کر فرمایا کہ لو اس فن کے سب سے بڑے
اہر آگئے پھر مجھے ارشاد کیا کہ اسے ابن عباس تم
کو ملک اشعر سمجھتے ہو میں نے کہا زہیر بن ابی کو حضرت
میرے فرمایا کہ اور کیا کوئی شعر استدلال پر ہو میں نے
چند شعر پڑھے حضرت عمر نے فرمایا کہ بہت خوب کہہ رہے
میرے علم میں ان سے اچھے اشعار کسی کے نہیں ہیں ۔
اسکے بعد مجھے پوچھا کہ اسے ابن عباس تم جانتے ہو کہ
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کس بات نے تم کو اس
خلافت سے محروم رکھا میں نے اسکا جواب دینا
خلافت مصلحت گھڑ گیا کہ اگر میں ان میں جانتا تو آپ ہی
مجھے آگاہ کریں ۔

اور میں فاما میرا المؤمنین ید ربی فقال
 عمر کہ ہو ان یجمعوا لکما النبوة و
 الخلاف فتبصر علی فی مکہ یجاء
 فاختارت قریش لانفسها فاصابت
 ووفقت فقلت یا امیر المؤمنین
 ان تاذن لی فی الکلام و تمطعوا علی الغضب
 تکلمت فقال تکلم یا امیر عباس
 فقلت اما قد ک یا امیر المؤمنین
 اختارت قریش لانفسها فاصابت
 ووفقت فلما ان قریشا اختارت
 لانفسها حیث اختار الله عز وجل لها
 مکان الصواب بیدها غیر مردود و
 لا یجوز اما قولک انهم کرہوا ان
 تكون لنا النبوة والخلافة فان الله
 عز وجل وصف قواماً یا الکراہین
 فقال ذلک بافہم کرہوا اما انزل
 الله فاحبط اعمالهم فقال عمر هیجات
 والله یا ابن عباس قد کانت تبلغنی
 عنک امیاً کنت اکره ان اقرک عنی
 فتزیر من لک منی فقلت و
 ما ہی یا امیر المؤمنین فان کانت حقا
 فما یبغی ان تنزیر منی من لک وان
 کانت باطلا فمشی اما ط الباطل
 عن نفسه فقال عمر یبغی انک تقول
 انما صر فوها عن حسد او ظلماً فقلت
 اما قولک یا امیر المؤمنین ظلماً تبین للجاهل
 بالحدیث و اما قولک حسد افان ابلیس حسد

حضرت عمرؓ فرمایا کہ قوم نے اس بات سے کراہت کی
 کہ نبوت اور خلافت دونوں تم میں جمع ہوں اور تم اس پر
 خوش ہو کر اتر آتے پھر وہ چنانچہ قوم اس کے اختیار
 کرنے میں مصیب اور موفق ہوئی۔ میں نے کہا اسے
 امیر المؤمنین اگر آپ اجازت دیں اور خطا نہوں تو
 میں بھی کچھ عرض کروں۔ انہوں نے فرمایا کہ ان کو
 میں نے کہا کہ آپ کا یہ فرمانا قابل نظر ہے کہ قوم خلافت
 کے اختیار کرنے میں مصیب اور موفق ہوں اس لئے
 کہ اگر قوم خلافت کو خدا کے مرضی کے موافق اختیار
 کرتی تو بلاشبہ مصیب ہوتی۔

نیز آپ کا یہ فرمانا بھی قابل نظر ہے کہ قوم نے
 ہم میں نبوت اور خلافت کے جمع ہونے سے کراہت کی
 دیکھئے اللہ تعالیٰ قوم کی کراہت کا وصف اپنے
 کلام میں ان الفاظ سے فرماتا ہے ذلک بافہم کرہوا
 انزل اللہ فاحبط اعمالهم یعنی چونکہ حکم خدا سے
 اور انہوں نے کراہت کی لہذا ان کے اعمال حبط ہو گئے
 یعنی اکارت گئے یہ سن کر حضرت عمرؓ بے افسوس نے
 ابن عباسؓ سے فدائی قسم تھاری نسبت مجھے باتوں کی
 خبریں پوچھ پائی گئی ہیں جنکو کرید کر تھاری منکرت
 اپنے دل سے زائل کرنا پسند نہیں کرتا میں نے عرض
 کیا اسے امیر المؤمنین آپ فرمائیے تو یہی اگر حقیقت
 وہ باتیں حق پر مبنی ہیں تو میری منکرت ضائع ہونے
 کی کوئی وجہ نہیں ہے حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ میں نے
 سنا ہے کہ تم کہتے ہو کہ خلافت ہم سے بظلم و حسد لی گئی
 ہے میں نے کہا اسے امیر المؤمنین ظلم کا مفہوم تو ہر حال
 اور عظیم پر روشن ہے رہا حسد پس ابلیس نے
 حضرت آدمؑ پر حسد کیا اور ہم آدمؑ ہی کی اولاد ہیں

أدم فخصن ولد ه المحمودون فقال
 عمر هيات ابت والله قلوبكم يا بني
 هاشم لا حسدا ما لي حول وصفا وغنا
 ما يزل فقلت محلا يا امير المومنين
 لا تصف قلوب قوم اذهب الله عنكم الر
 وطهرهم تطهيرا بلحسد والغش فان
 قلب رسول الله من قلوب بني هاشم
 فقال عمر اليك عني يا ابن عباس فقلت
 افعل فلما ذهبت لا قوم استخيا مني
 فقال يا ابن عباس مكانك والله
 اني لسراج لحقتك محب لما سررك
 فقلت يا امير المومنين
 ان لي عليك حقا وعلى كل
 مسلم فمن حفظه فحظه اصاب
 ومن اصابه فحظه اخطا
 ثم قام فمضى

محمود ہوا چاہیں حضرت عمر نے کہا انہوں نے اسے
 بنی ہاشم تمہارے قلوب میں حسد اور کینہ کے سوا
 کچھ نہیں ہے اور حسد کینہ بھی ایسا جو موت نہیں
 سکتا، میں نے کہا ہاں اسے امیر المومنین اولوگوں
 کے قلوب کو کینہ اور حسد کے ساتھ منسوب نہ کیجئے
 جنکو بعد ازاں یہ تطہیر خدا نے ہر برائی اور
 خباثت سے پاک اور صاف فرمایا ہے اور غور
 کیجئے کہ خود رسول اللہ کا قلب بھی قلوب بنی ہاشم
 میں سے ہے۔ حضرت عمر نے (بگڑ کر) کہا اسے
 ابن عباس میرے پاس سے ہٹ جا، جب
 میں نے اسے دیکھا تو اس کا قصد کیا تو وہ نہوں نے
 بقصد شرم مجھے ہٹایا اور فرمایا اسے ابن عباس
 واللہ میں تمہارے حقوق کی رعایت ملحوظ رکھوں گا
 اور تمہاری خوشی کا خواہم ان رہوں گا۔ میں نے
 کہا اسے امیر المومنین تم پر اور کل مسلمانوں پر میرا
 حق ہے جس نے اس کو ملحوظ رکھا مصیب ہوا
 اور میں نے اس کو ضائع کیا خطا کی (اس کے بعد
 ابن عباس اٹھے اور چلے گئے)

اسی مقالہ کا ذکر شبلی صاحب نے اختصار کے ساتھ الفاروق حصہ اول ص ۱۵۰ بحوالہ طبری ص ۲۶۹ تا ص ۲۷۱ کے دیا ہے
 انہیں حضرت عمر کے بارے میں حضرت امام حسین علیہ السلام کا عین خطبہ کی حالت میں منبر سے اترنا مروی ہے
 اور ایسے ہی امام حسن علیہ السلام کا حضرت ابو بکر کے بارے میں بھی وارد ہوا ہے۔ و فی تاریخ الخلفاء السیوطی الخرج
 ابن عساکر عن ابی الجہری قال کان عمر بن خطاب یخطب علی المنبر فقام الیہ الحسن بن
 علی فقال انزل عن منبر ابی فقال منبرا بیک لا منبر ابی من امرک بهذا افتقار علی فقال
 والله ما امرہ بهذا احدا
 انہیں صحیح منقول ہے کہ حضرت عمر منبر پر خطبہ ارشاد کر رہے تھے ناگہان جناب امام حسین علیہ السلام نے کھڑے ہو کر کہا کہ
 میرے باپ کے منبر پر نیچے اترو حضرت عمر نے فرمایا بیشک یہ تمہارے باپ ہی کا منبر ہے میرے باپ کا نہیں ہے بھلا صاحب جناب یہ بتاؤ
 کہ آپ نے کس کے حکم سے ایسا کہا یہ سن کر حضرت علی بوئے واللہ کسی نے حسین کو اس بات کے کہنے کا حکم نہیں دیا۔

چنانچہ ابن حجر کی سواعقی عمر قہ میں فخر رازی کے حوالہ سے لکھتے ہیں وہ شمر کتب پانچ ہاتھوں میں یہ ہے۔

فِي السَّلَامِ وَفِي الصَّلَاةِ وَفِي الطَّهَارَةِ وَفِي تَحْرِيمِ الصَّدَقَةِ وَفِي الْحَجَّةِ

اور کتاب مودۃ القرۃ بنی علی حدائق کے مودۃ دہمین ہے۔

و عن اصبح بن نباتة عن عبد الله بن عباس قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول انما و
على الحسن والحسين وتسعة والدا الحسين مطهر و من معصومون اور اصبح بن نباتة نے عبد اللہ بن عباس سے روایت کی ہے
وہ فرماتے ہیں کہ سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے کہ میں اور علی اور حسن و حسین اور نوا و اولاد امام حسین علیہ السلام سے
پاک پاکیزہ اور گناہوں سے معصوم و محفوظ ہیں۔ اصبح بن نباتہ ایسے تابعی ہیں جنکی روایت کو شاہ عبدالعزیز رحمہ اللہ نے
اپنے کتاب سرالشاہدین میں حافظ ابو نعیم کے سند سے وارد کیا ہے او انہوں نے جناب علی علیہ السلام کو اسی لفظ علیہ السلام سے روایت
کی ہے دیکھو حاشیہ ^{۱۴۰} کتاب ہذا۔

یہ دوسرا مکالمہ حضرت عمر اور عبداللہ بن عباس کا کتاب نظم در الاسطین فی نظم (تصاوید) المستطی والمترقی والبتولین
شیخ جمال الدین محدث اکرم (جسکو کتاب مستقصا الاغانی جناب مولوی سید حامد حسین صاحب طاب ثراہ جلد اول ص ۶۲۵) سے
لکھا جاتا ہے۔

عن نبیط بن شریط قال خرجت مع علی بن ابی طالب کرم الله وجهه ومعنا عبد الله بن عباس فلما امرنا الى بعض حيطان الانصار وجدنا عمر بن الخطاب جالسا وحده يملك في الارض فقال له علی بن ابیطالب رضی الله عنه ما الجلوس يا امیر المؤمنین هاهنا وحده قال لا مريض فقال له علی افترید احدنا فقال عمر ان کان فصد الله قال فلامه

نبیط بن شریط راوی ہے کہ ایک روز ہم اور ابن عباس جناب امیر علیہ السلام کے ساتھ ساتھ مدینہ کے باغوں کی طرف جا رہے تھے کہ عمر بن خطاب کو دیکھا کہ ایک جگہ بیٹھے ہوئے زمین کرید رہے ہیں جناب میرے پوچھا تھا کیا کر رہے ہو حضرت عمر نے کہا کہ ایک فکرت ہے جو پریشان کیا ہے جناب امیر نے کہا کیا ہم لوگوں سے کسی کو چاہتے ہو عمر نے ابن عباس کی خواہش کی وہ وہاں رہ گئے اور بہت دیر کے بعد واپس آئے

الحق و زید، خلاصہ تہذیب الکمال میں ہے۔ بیٹے میں شریک الفتح المجتہد ابن النبی ابن الکاظم بن جلال الاسجدی صحابی الامام بیٹ ولد ابیہ سلمہ و
نعم بن ابی ہند۔

عبد الله ومضيت مع علي والبطا عليا ابن عباس ثم حلق بنا فقال له علي ما وراءك فقال يا ابا الحسن اعجوبت من حجاب امير المؤمنين اخبرك بها واكثر علي قال مهيع قال لما انت وليت راية عمر بن الخطاب اليك والى اشرافك ويقولون اه اه فقلت عمة متافكة يا امير المؤمنين

قال من اجل صاحبك يا ابن عباس وقد اعطى ما لم يعط احد من الی رسول الله صلى الله عليه وسلم ولو لا ثلث هن فيه ما كان بهن الا سر بعني للثلاثة احد سواها قلت يا امير المؤمنين وما هن قال كثرة دعابة وبغض قریش له وصغر سنه فقال له علي فما سر ددت قال داخلني ما يد اخلی ابن العجم لان عمة فقلت يا امير المؤمنين اما لكشاة دعابة فقد كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يد اعب ولا يقول الا حقاً ويقول للصبی ما یصلح انہ یستعمل به قلبه او یسهل علی قلبه

واما بغض قریش له فی الله ما یبالی بیغضهم بعد ان جاهدتم فی الله حتی اظهر الله دینہ فقصم اقرانها وکسر الهتها واشک النساء وافی الله الامه واما صغر سنه فلقد علمت ان الله تعالی حيث انزل علی رسول الله صلواته من الله ورسوله وجدها صاحبہ لیسلم عنه

جناب امیر مومنین پوچھا کہ کیا خبر ہے ابن عباس نے کہا کہ ایک انجوسہ عجائب غیبیہ وہ ہے جسکو ہم آپ سے بیان کرتے ہیں مگر اسکو پوشیدہ رکھیں گے یہ ہے کہ جب آپ وہاں سے آگئے تھے تو عمر آپ کی طرف دیکھ رہے تھے۔ اور آہ آہ کہتے تھے ہم نے کیا کیوں آہ آہ کہتے ہو کہ آپ سبب تمہارے سامنے رہنا اب امیر کے کہ جو باتیں انکو خدا نے دی ہیں وہ کسی کو نہیں ملیں اگر تین باتیں ان میں نہ ہوں تو ان سے بڑھ کر کوئی بھی اس خلافت کا مستحق نہ تھا ابن عباس نے کہا رہ تین باتیں کیا ہیں جن سے وہ خلافت سے محروم ہوئے عمر نے کہا۔ ایک تو بہت مزاح کرنا۔

دوسرے قریش کی عداوت۔

تیسرے صغر سنہ جناب امیر نے پوچھا پھر تم نے کیا جواب دیا۔ ابن عباس ہلکے کلام سے وہی قصہ ہوا جو ایک ابن عمر کو ہوتا ہے میں نے کہا کہ اسے امیر المؤمنین آپکا دعویٰ یہ ہے کہ جناب امیر میں مزاح بہت ہے تو رسول اللہ بھی اسی طرح مزاح فرماتے تھے مگر ظان حق فرماتے تھے کہ کون سے اس قسم کی باتیں کرتے جس سے وہ خوش ہوں۔ اور قریش کا بغض تو اسکی اوکو کب پر وہاں ہے جبکہ ان سے ابھی طرح جہاد کیا کہ دین خدا ہر ہوائے شافو کو توڑ ڈالا اور انکے بنو کو شکستہ کر دیا اور عورتوں کو انکے بیوہ کر دیا پھر خدا کی راہ میں انکو کیا فوت ہو سکتا ہے رہا تمہارا یہ کہنا کہ وہ صغیر السن ہیں تو انکو سلوم ہے کہ جب خدا نے سورۃ البراقہ رسول خدا پر نازل کیا اللہ ابوبکر کو اس کے تبلیغ کے لئے روانہ کیا تو خدا نے

فامره الله تعالى ان لا يبلغ عنك الا
رجل منه فوجه في اشارة وامر
ان يؤذن بهراءة فهل استغفر الله تعالى
سند فقال عمر اسك على واكثر اكثر
واقعات اور احادیث سابق کو ملحوظ رکھتے ہوئے یہ حدیث ذیل کنز العمال جلد ۶ ص ۳۹۵ مطبوعہ نظامیہ حیدرآباد سے نقل
کی جاتی ہے۔

عن ابن عباس قال قال عمر بن الخطاب
في ذكر علي فاني سمعت رسول الله صلى
يقول في علي ثلث خصال لا تكون واحدة
منهن احب الي مما طلعت عليه الشمس
كنت انا وابوبكر وابوعبيدة بن
الجراح ونفر من اصحاب رسول الله صلى
عليه وسلم متكئا على علي حتى
ضرب بيده على منكبيه ثم
قال انت يا علي اول المؤمنين
ايما ناولهم اسلاما ثم قال
انت مني بمنزلة هارون
من موسى وكذب علي زعم
انه يحبني ويغضك
ابن عباس سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب
کہنے لگے کہ میں نے جناب رسالتؐ کو فرماتے ہوئے
سنا ہے کہ علی بن ابی طالب میں سے اگر ایک بھی
مجھے حاصل ہوتی تو سب اوروں چیزوں سے جن پر آفتاب
طلوع ہوتا ہے میں اسکو بہتر سمجھتا۔ میں اور ابو بکر
اور ابو عبیدہ بن الجراح اور چند نفر اصحاب رسول
مقبول کے حضور میں تھے اور حضرت صلعم علیہ السلام
کے سینہ کے ساتھ نکیہ لگائے بیٹھے ہوئے تھے
حضرت نے جناب علی کے کندھے پر ہاتھ مار کر ارشاد
فرمایا کہ اے علی تو سب مومنوں سے ایمان لانے میں
پہلا اور سب مسلمانوں سے اسلام لانے میں مقدم
ہے تو مجھے بمنزلہ ہارون کے ہے موسیٰ سے وہ شخص
جھوٹھ بولتا ہے جو یہ خیال کرتا ہے کہ مجھے محبت رکھتا
ہے درآئیکہ تجھے بغض رکھتا ہو۔

اس امر کا ثبوت کہ یہی اصحاب ثلاثہ جنگ روم پر اسامہ بن زید کے ماتحت جانے کے لئے ۲۹ صفر (جشنِ شبہ) کے دن ثقات
کئے گئے اور نہ جانے پر دسویں دن ۹ ربیع الاول (شعبہ) کو حضرت نے سخت تاکید کے ساتھ بلکہ کلہ لکھ لکھ کر اللہ من تخلص عنہا کا ارشاد
فرمایا ہے چنانچہ کتاب وسیلۃ النجاة ملا محمد حسین خفای انصاری لکھنوی فرنگی محل المتوفی ۱۲۲۵ھ ص ۱۹ مطبوعہ گلشن فیض مولوی گنج
لکھنؤ ۱۳۱۳ھ میں ہے۔

دو دین سال سرہ اسامہ بن زید است۔
کہ آخر غزوات سرایا است کہ اور مدد دو شعبہ بیت و ششم
۱۶ اور سرایا ہے دو شعبہ کے دن چھبیسویں صفر ہجرت
کے گیارھویں برس جانب انبی بضم ہمزہ سکون

موصدہ کہ از دیار دوم است و متعلی پدر او بود و در سر یہ
 موتہ امیر ساخت و حکم فرمود کہ در رفتن تعجیل نماید کہ روز
 چهار شنبہ بیست و ششم ماہ صفر آنحضرت را مرض تب
 و درد سر عارض گشت روز دیگر با وجود مرض
 بدست مبارک خود لوٹے برآئے و عقد نمود و فرمود
 بسم اللہ لی سبیل اللہ ففعل من کفر باللہ
 پس اسامہ کو اگر قت و برون رفت و حکم
 آنحضرت چنان صادر شد کہ اعیان مہاجرین
 مثل ابو بکر و عمر و عثمان و سعد بن ابی وقاص و ابوبکر
 بن ابجر اح و غیر ہم رضی اللہ عنہم ہمراہ اسامہ
 باشند مگر علی مرتضی را فرمود کہ ہمراہ نکر و ابن
 معنی بر خاطر بعضے مردم گران آمد خاطر مبارک کو گندا
 رنجیدہ شد و غضب در آمد و بعضے روایات آمدہ
 کہ گفت لمن اللہ من تخلف عن جیش اسامہ
 روز دیگر نہ یازد ہم اسامہ برآئے و رخصت
 نزد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آمد و مرض
 آنحضرت چنان غلبہ داشت کہ بحال تکلم نہ داشت
 و اسامہ شکر گاہ رفت صبح روز دوشنبہ
 یازد آنحضرت را خفے و در مرض حاصل شدہ بود
 اسامہ را وداع نمود۔

موصدہ کہ دیار دوم سے ہے اور متعلی ہے اونکے باپ
 سر یہ موتہ میں اونکو امیر کیا اور حکم دیا کہ جیسے میں
 تجلت کریں ناگاہ اٹھائیں سوین صفر چار شنبہ حضور
 کو مرض تب لاحق ہوا اور درد سر پیدا ہوا دوسرے
 روز (۲۹ صفر پنجشنبہ) باوجود مرض کے آپ نے
 اپنے دست مبارک سے اونکے واسطے علم بنایا
 اور فرمایا بسم اللہ خدا کی راہ میں لو کافرون سے
 اسامہ نے علم لیا اور باہر گئے اور آپ نے حکم
 فرمایا کہ سرداران مہاجرین مثل ابو بکر و عمر و عثمان و
 سعد بن ابی وقاص و ابو عبیدہ بن جراح و غیرہ
 ہمراہ اسامہ کے ہوں۔ مگر علی مرتضی کو فرمایا کہ ہمراہ
 نہاؤں یہ بات یعنی حکومت اسامہ بعض لوگوں کو
 ناگوار ہوئی اور آنحضرت کو طال ہوا اور غصہ آیا
 اور بعض روایت میں ہے کہ لغت کرے اللہ
 اوپر جو اسامہ کے لشکر میں نہ جاوے۔ دوسرے
 (اربع الاول یوم یکشنبہ) سلمہ میں اسامہ حضور
 سے رخصت ہونے کو آئے مرض حضور کا اسقدر
 غالب تھا کہ بات نہ کر سکتے تھے اسامہ اپنی شکر گاہ
 میں چلے گئے صبح (گیارہ ربیع الاول) دوشنبہ حضور کو
 کچھ تخفیف ہوئی اسامہ کو رخصت کیا۔

واضح ہو کہ ماہ صفر ۱۱ھ میں ۲۶ صفر (دوشنبہ) تھا جس سے ۵ صفر و ۱۲ صفر و ۱۹ صفر (دوشنبہ) ہوا اور
 ۲۸ صفر ۱۱ھ (چار شنبہ) تھا اسلئے ۲۱ صفر ۱۲ صفر و ۲۸ صفر (چار شنبہ) ہوا۔ اور ۲۹ صفر ۱۱ھ (پنجشنبہ) تھا
 اسلئے ۲۲ صفر ۱۲ صفر و ۲۹ صفر و یکم صفر (پنجشنبہ) ہوا۔

لیکن ارباب سیر ابن اسحاق و اقدسی، ابن سعد ہی تاریخین بقید دن کے لا کر انھیں دنوں کو پھر یکم ربیع الاول
 ۱۱ھ (پنجشنبہ) بارہ ربیع الاول ۱۱ھ (دوشنبہ) میں لائے ہیں جن کا داخلہ محال ہے حالانکہ یکم ربیع الاول (جمعہ) گیارہ
 ربیع الاول (دوشنبہ) آتا ہے یہی صبح ہے پس تو ربیع الاول یوم شنبہ کو سوچو کہ لوگوں کے کلمات طعن آمیز و باب واری
 اسامہ سماعت فرما کر غیظ و غضب سے خطبہ فرمایا ہے اسی میں کلمہ مذکورہ ارشاد کیا ہے۔ یہی کلمہ کتاب حج الکرامہ فی آثار القیامہ

کہ عمر بن الخطاب گفت مرز در شدت مرض چیز را میگوید
کہ از دایره اختیار بیرون است شاید کہ این
سخنان نیز مثل بہان سخنان باشد و اختلاف بیان
صحابہ افتاد و آواز بلند شد پس آنحضرت فرمود
بر خیزید از پیش من کہ منازعت در رفع اصوات خصوص
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مناسب نیست۔

اوسی کتاب وسیلۃ النجاة کے صفحہ ۲۴۲ و ۲۴۳ میں ہے۔

بعد ازاں فرمود برادر من علی را بیارید علی بیامد
وہر سہ ماہین آنحضرت ششست و سہ مبارک را
بر زانوئے خویش نشاند آن سرور صلعم فرمود علی
فلان یهودی پیش من چندین مبلغ داد کہ از حق
بیای لشکر تجھیز اسامہ بقرض گرفتہ بودم ز ہمار کہ
قرض اورا از دم من ادا کنی و فرمود اے علی تو بول
کے خواہد بود کہ در لب حوض کوثر من برسی و بعد از
من کردات تو خواہد رسید باید کہ دل تنگ
نشوی و صبر کنی و چون بتی کہ مردم دنیا اختیار کنند
باید کہ تو آخرت اختیار کنی۔

عمر بن خطاب نے کہا کہ انسان شدت مرض میں
ایسی باتیں بھی کرتا ہے جو دایرہ اختیار سے
باہر ہے شاید کہ یہ باتیں بھی ویسے ہی ہوں اور
اختلاف صحابہ میں ہوا اور آواز میں بلند ہوئیں
آنحضرت نے فرمایا کہ میرے پاس سے اڑھ جاؤ کہ
جھگڑا اور آواز بلند کرنا پیغمبر کے سامنے مناسب نہیں ہے

فرمایا میرے بھائی علی کو بلاؤ تو حضرت

امیر حاضر ہوئے اور آپ کے سر ہاتھ بیٹھے اور
سر مبارک اپنے زانو پر رکھ لیا آپ نے ارشاد کیا
کہ اے علی فلان یودی سے اس قدر روپیہ من نے
شکر اسامہ کے سامان کرنے کے واسطے قرض لیا
تھا ضرور میرے ذمہ سے ادا سکوانا کر دینا۔ اور فرمایا
اے علی تم اول سب سے نہر کوثر پر مجھے ملو گے اور
میرے بعد کردات تنگو پیش آدینگے دل تنگ
ہونا اور صبر کرنا جب دیکھنا کہ لوگوں نے دنیا اختیار
کی تو تم آخرت کو اختیار کرنا۔

اور اسد الغابہ فی الصحابہ ابن اثیر جزری جلد چہارم ص ۳۱ میں یہ حدیث ہے۔ (مطبوعہ مشرق)

عن علی قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انت منی بمنزلہ الکعبۃ توقی ولا
تاتی فان اتاک مولا، القوم و مسلموھا الیک یعنی الخلافة فاقبل منهم وان شئ یا توک
فلا تاتھم حتی یا توک (مجلد ۲ ج ۱)
حضرت علی سے مروی ہے کہ جناب رسالتاب نے مجھے ارشاد فرمایا ہے کہ اے علی تم بمنزلہ کعبہ کے ہو کہ اس کے حضور میں
سب حاضر ہوتے ہیں اور وہ کسی کے پاس نہیں جاتا پس اگر قوم کے لوگ تمہارے پاس حاضر ہو کر بیعت خلافت کریں تو قبول
کر ورنہ ان کے پاس نہ جاؤ یہاں تک کہ وہ خود تمہارے پاس آئیں۔

کتاب تاریخ المختصر فی اخبار البشر یعنی تاریخ ابی الفدا جلد دوم ص ۲ تا ص ۳ مطبوعہ بیروت میں ہے۔

اور لوگ بیعت سقیفہ نبی ساعدہ کی طرف

روانہ ہوئے پس بیعت کی عمر نے ابو بکر کی اور ازرو حام کیا

و جاد روا سقیفہ نبی ساعدہ

فبايع عمر ابابكر و انثال الناس

یہا یعو نہ فی العشر الاوسط من
ربیع الاول سنۃ احدى عشر
خارجا عۃ من بنی ہاشم و الزبیر
وعقبہ بن ابی لہب و خالد بن سعید
بن العاص و المقداد بن عمرو
و سلمان الفارسی و ابی ذر و عمار
بن یاسر و البراء بن عازب و ابی بن
کعب مالوۃ مع علی بن ابیطالب و
قال فی ذلک عقبہ بن ابی لہب
ما کنت احب ان الامر منصرف + عن
ہاشم ثم منہم عن ابی حسن + عن اول الناس
ایمانا و سابقۃ + و اعلم الناس بالقرآن و السنن
و اخر الناس عہد بالنبی و من + جبریل
عون لہ فی الغسل و الکفن + من فیہ ما
فیہم لا یمترون بہ + و لیس فی القوم ما
فیہ من الحسن

و کذا لا یختلف عن بیعتہ ابی بکر ابوسفیان
من بنی امیۃ ثمان ابا بکر بعث عمر بن
المطاہل علی من مہد یخرجہم من بیت فاطمۃ رضی اللہ

لوگوں نے کو بیعت کرتے تھے سب اسی ابو بکر کی بیعت
عشرہ اوسط ربیع الاول سنۃ میں سوا ایک ہجرت
کے کہ وہ بنی ہاشم اور زبیر اور عقبہ بن ابی لہب اور
خالد بن سعید بن عاص اور مقداد بن عمرو اور سلمان
فارسی اور ابو ذر و عمار بن یاسر اور براء بن عازب اور
ابی بن کعب تھے مائیں ہوسے یہ لوگ ساتھ علی بن ابیطالب
کے اور کہا اس باب میں عقبہ بن ابی لہب نے۔

نہیں گمان کرنا تھا میں کہ تحقیق امر خلافت منصرف ہوتا تھا
نہی ہاشم سے بعد اس کے انہیں سے ابوالحسن سے
وہ ایسے میں کہ جو اول ہیں سب آدمیوں کے ایمان میں اور نبی
ہیں ان کے اور سب آدمیوں زیادہ جانتے والے ہیں قرآن کے اور
سننوں کے اور آخر میں سب آدمیوں سے از روی عہد کے ساتھ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ شخص ہیں کہ جبریل مددگار تھا ان کے غسل و کفن میں
جناب خدا کے وہ شخص ہیں کہ ان میں سب نبی ہیں کہ جو ان لوگوں میں
ہیں وہ لوگ وہ ہیں کہ ان میں کر سکتے اور نہیں ہیں تو میں نے فرمایا۔

ابن جریر

اور اسی طرح بازرہا بیعت ابو بکر سے ابوسفیان
نبی امیہ میں سے بعد اس کے تحقیق ابو بکر نے بیجا عمر بن خطاب
کو طرف علی کے اور ان لوگوں کے جو علی کے ساتھ تھے تاکہ
باہر نکالے ان لوگوں کو گھر سے فاطمہ علیہا السلام کے۔

مورخ حبیب السیر نے اشارہ فرمایا کہ حضرت عباس کی طرف منسوب کیا ہے اور اس طرح ترجمہ کیا ہے۔

ندائم خلافت چرا منصرف
نہ اولین مقبل قبلہ بود
نہ اقرب بعہد نبی بود و بود
نہ او مجمع حسن اوصاف گشت
شدانہ ہاشم و انکسارہ از ابوالحسن
نہ او بودا علم بفرض و سنن
معین جبرئیلش نفس و کفن
نہ قدر علی و ز خلق حسن

اور شبلی صاحب لغاروق حصہ اول ص ۱۱۱ میں لکھتے ہیں: "ابن شیبہ نے مصنف میں اور علامہ طبرسی نے تاریخ کبیر میں
روایت نقل کی ہے کہ حضرت عمر نے فاطمہ کے گھر کے دروازہ پر کھڑے ہو کر کہا کہ یا نبوت رسول خدا کی قسم آپ ہم سب سے زیادہ محبوب
ہیں تاہم آپ کے یہاں اس طرح لوگ جمع کرتے رہے تو میں ان لوگوں کے وجہ سے گھر میں آگ لگا دوں گا۔"

اگرچہ سند کے اعتبار سے اس روایت پر ہم اعتبار ظاہر نہیں کر سکتے کیونکہ اس روایت کے رواۃ کا حال بہکونہیں معلوم ہو سکتا ہے۔
روایت کے اعتبار سے اس واقعہ کے انکار کی کوئی وجہ نہیں حضرت عمر کی تندی اور تیز مزاجی سے یہ حرکت بعید نہیں
اور تاریخ رسول والو ملک طبری مشائین یہ بھی ہے۔

قال ابن جریر ثنا ابن حبیہ قال
ثنا جریر عن معمر بن زیاد بن
کعب قال قال عمر بن الخطاب منول
علی و فیه طمعة و الزبیر و رجال
المہاجرین فقال و الله لا اخرجن علیکم
او لخرجن الی البیعة فخرج علیہ
الزبیر مصلیة بالسیف فمشر
فقط السیف من یدہ فوثبوا
علیہ فاخذوه
کما ابن جریر نے کہ حدیث کی ہم سے ابن حبیہ نے
کما حدیث کی ہم سے جریر نے معمر سے اور سے زیاد بن
کعب سے کہ آیا عمر بن خطاب گھر پر علی کے اور امین
ظہور اور زبیر و غیر لوگ مہاجرین میں سے تھے پس کہا
عمیر کہ دوسرے میں تمہاری اور اس گھر کو جلا دو رنگا
یا ہر نکلو بیت کرنے کے لئے پس زبیر عمر کے مارنے
کے لئے تلوار کھینچے ہوئے باہر نکلا پس اس نے تلوار
اور تلوار اس کے ہاتھ سے گر پڑی لوگوں نے دھڑکے
اور اس کو پکڑ لیا۔

اب مفصل واقعات کتاب تاریخ والیاست الی محمد عبداللہ بن مسلم ابن قتیبہ کے منہ لغایت ص ۲۲ مطبوعہ مصر ۱۳۲۲ھ
سے لکھے جاتے ہیں۔

ان ابابکر رضی اللہ عنہ فقد قویاً
تخلفوا عن بیعة عند علی کس مر اللہ وجہ
فیعت الیہم عمر بن الخطاب فجاء فناداهم
وہم فی دار علی فابوا ان یخرجوا
فداعہم بالخطب وقال والذی نفس
عمر بیدہ لفرجن الا حرقہا علیکم
علی ما فیہا فقیل لہ یا ابا حفص ان
خرجوا فبايعوا الا علیا فانه زعم انه قال
ابو بکر نے اون لوگوں کی خبر دریافت کی جنہوں
نے ان کی بیعت سے تخلف کیا تھا کہ علی علیہ السلام کے
پاس میں بیجا ابوبکر نے ان کی طرف عمر بن خطاب کو پس
آیا وہ اور پکارا ان کو اور وہ لوگ حضرت علی کے گھر میں
تھے پس ان لوگوں نے باہر نکلنے سے انکار کیا پس عمر
نے تلوار نکالی اور کہا کہ قسم ہے اس کی کہ جان عمر کی
جس کے ہاتھ میں ہے اگر تم لوگ نہ نکلو گے تو میں اس
گھر کو تمہاری اور جلا دو رنگا ان لوگوں کے جو

سلسلہ توثیق کتاب است والیاست (۱) مقدمہ کتاب الامامۃ والیاست (۲) محمد دافعی طبع مصر ۱۳۲۲ھ۔ کتاب الامامۃ والیاست لابن قتیبہ الدینوری وجہ فرمایا
تو بلکہ حسانی اسلوب ہم کہین فی موضعہ مثلاً فقہ جمع فیہ مولفہ حمہ اشرف من طرائف الاخبار و نوادر التاریخ فیما یعلق بمسائل الامامۃ و ما دنی ایام الصحابہ رضوانی
اور اجتماع الدوری باخبار ام القری را بن محمد بن امین ہے۔ قال ابو محمد ابن قتیبہ فی کتاب الامامۃ والیاست کان سلسلہ بن مروان
نویا علی الی کہ انہ۔

سلسلہ توثیق (۲) ابن قتیبہ (۱) میزان الاعتدال جلد ثانی صفحہ ۱۰۷ اور دوسری کتب سلسلہ بن ہے۔ عبداللہ بن مسلم بن قتیبہ ابو محمد صاحب التصانیف صدوق
فیہ الروایۃ دوسری من اسحاق بن زہیر و جاتہ قال الخلیف کون ثقتہ دیناً فاضلاً۔

حلفت ان لا اخرج ولا اضع ثوبی علی
عائقی حتی اجمع القرآن فوفقت فاعلمت
علی بابها فقالت لا عهد لی بقوم
حضرُوا اسوا حفضر منکم ترککم
جنازة رسول الله بین ایدینا و قطعتم
امرکم بینکم لم تستامرونا وناولکم
تروا الناحق فاتی عمر ابابکر فقال
له الا تاخذ عذرا المتخلف عنک بالبیعة
فقال ابوبکر یا قنفذ و هو مولی له
اذهب فادع علیا قال فذهب قنفذ
الی علی فقال ما حاجتک قال یدعوا
خلیفۃ رسول الله قال علی
سریر ما کذبتم علی رسول الله
فرجع قنفذ فابلیغ الرسالة
قال فبکی ابوبکر طویلا
فقال عمر الثانیۃ الا تضم
هذ ۱۱ المتخلف عنک بالبیعة
فقال ابوبکر لقنفذ عد الیه
فقتل امیر المؤمنین یدھو
لتبایع فجاء قنفذ فادی
ما امر به فرفع علی
صوته فقال سبحان الله لقد
ادعی مالیں له فرجع قنفذ
فابلیغ الرسالة قال فبکی
ابوبکر طویلا ثم قام عمر فمشی و
معه جماعۃ حتی اقراباب فاعلمت قد قوا
الباب فلما سمعت اصواتهم

اوس میں ہیں۔ پس لوگوں نے اوس سے کہا کہ اس
ابو حفص تحقیقی اس گھر میں فاطمہ میں پس عمر نے کہا کہ
اگرچہ ہوں پس وہ لوگ باہر نکلے اور بیعت کی سعادت
علی کے اس سبب سے کہ آپ نے قسم کھائی تھی کہ میں
باہر نہ نکلے گا اور اپنے کپڑے کو اپنے کندھے پر نہ ڈالوں گا
یہاں تک کہ قرآن کو جمع کروں پس کھڑی ہو میں حضرت
فاطمہ اپنے دروازہ پر اور کہا کہ نہیں عہد ہے واسطے
میرے ساتھ ایسے لوگوں کے کہ حاضر ہوئے ہیں بہت
جرا حاضر ہونا تم میں سے چھوڑ دیا تھے لاش جناب کو کھڑ
کو ہمارے آگے اور فیصلہ کر دیا اپنے کام کا اپنے درمیان
میں نہ تم نے حکو امارت دی اور نہ تم نے ہمارے لئے کوئی
حق تجویز کیا پس آیا عمر ابوبکر کے پاس اور اوس سے کہا کہ
کیون نہیں کرتا کہ تار ہے تو اس باز رہنے والے کو اپنی
بیعت سے پس کہا ابوبکر نے اسے قنفذ اور وہ اوس کا ظلم
تھا کہ جاتو پس علی کو بلا لراوی کہتا ہے کہ پس گیا قنفذ
حضرت علی کے پاس پس اونہوں نے کہا تیری کیا حاجت
ہے کہا قنفذ نے تمہیں نلیفہ رسول اللہ جاتے ہیں کہا علی
نے کہ کس قدر جلد جھوٹ باندھ لیا تم نے رسول خدا پر پس
پھر آیا قنفذ ابوبکر کے پاس اور حضرت علی کا پیغام اوس
سے بیان کیا راوی کہتا ہے کہ پس روایا ابوبکر دیر تک
پس کہا عمر نے دوسری دفعہ کہ کیون نہیں شامل کر لیتا
ہے تو اس باز رہنے والے کو تجھے ساتھ بیعت کے پس
کہا ابوبکر نے قنفذ کو کہ پھر جا علی کے پاس اور کہہ کہ ابوبکر
تجھ کو بلاتا ہے تاکہ تو بیعت کرے پس آیا قنفذ اور ادا کیا
اوس پیغام کو کہ جسکا ابوبکر نے اوسکو حکم دیا تھا پس
حضرت علی نے باواز بلند کہا کہ سبحان اللہ تحقیق جو علی
کرتا ہے ابوبکر اوس چیز کا کہ جو اوس کے واسطے نہیں ہے

نادت باعلی صوتها بالکیت
یا رسول اللہ ما ذا القیام بعدک
من ابن الخطاب وابن
ابی قحافة فلما سمع القوم
صوتها وبکاء عائشة قوا
بالین فکادت قلوبهم تنصدع
واکبادهم تنفطر وبقی عمر
معہ قوم فناخرجوا علیاً
ومضوا به الی ابی بکر فقالوا
له یا یح فقال ان لحد فعل
فمه قاتلوا اذ اوله الذی
لا اله الا هو تضرب عنقه
قال اذ اقتتلون عبد الله و
اخا رسوله قال عمر اما
عبد الله فنعم واما اخو
رسوله فلا و ابو بکر ما ک
لا یتکم فقال له عمر الا قامر
فید باصره فقال لا اکرمه
علی شیء ما کانت فاطمة
الی جنبه فلق علی بقبر
رسول الله یصیح ویبکی و
ینادی یا بن امی ان القوم
استضعفونی و کادوا
یقتلونی

پس بھڑا تنفذاں پھونچا دیا پیغام راہی کہتا ہے کہ
پس رو یا ابو بکر ویریک بعدا کے کھڑا ہوا عمر پس
چلا اور ہمراہ اس کے ایک جماعت تھی یہاں تک
کہ آئے دروازہ پر فاطمہ کے پس کھٹکھٹایا دروازہ کو
پس جس وقت کہ فاطمہ نے اوکی آواز میں سنیں تو زور
سے بکا کر کہاں نہ نکالے وہ روئی تھیں کہے رسول خدا
کیا مصیبت ہو چکی ہو بکر بعد آپ کے ابن خطاب اور
ابن ابی قحافة سے پس حیوت سنی لوگوں نے آواز دہکی
اور روتا اوٹکا اور دتے ہوئے چلے گئے اور قریب تھا کہ
دل ان کے شق ہو جائیں اور کلیجے ان کے بھٹ جائیں
اور باقی رہ گیا عمر ایک گروہ کے ساتھ پس نکالا دن لوگوں
نے حضرت علی کو اور لائے او کو ابو بکر کے پاس اور کہا
اون سے کہ میت کر دے پس آپ نے کیا نہ میت کر دینا
میں تو کیا ہو گا اون لوگوں نے کہا کہ اس وقت قسم اشد
کی کہ سوائے اس کے کوئی معبود نہیں ہم تیری گردن
ماریں گے آپ نے کہا کہ اس وقت قتل کر دے تم خدا کے
بندے کو اور رسول کے بھائی کو کہا عمر نے کہ تم خدا کے
بندے ہو لیکن رسول کے بھائی نہیں ہو اور ابو بکر
چپ تھا کچھ بولنا نہیں تھا پس کہا اس سے عمر نے کہ
کیون نہیں حکم کرتا ہے تو اس کے باب میں ساتھ اپنے
حکم کے پس کہا ابو بکر نے کہ نہیں مجبور کر دکھائیں اس کو
کسی بات پر جب تک فاطمہ اس کے پہلو میں ہے پس
حضرت علی جناب رسول خدا کے قبر سے پٹ گئے درآ خالی کہ
چلانے تھے اور روتے تھے اور پکارتے تھے یا بن امی ان القوم
استضعفونی و کادوا یقتلونی یعنی اے میری ان کے شیے
تحقیق کہ قوم نے ضعیف کر دیا بھگو اور قریب تھا کہ
بارہ ابین بھگو

اور اسی کتاب امت ریاست کے مشا میں ہے۔

ثمران علیاً کرام اللہ وجہہ الخ
الی ابی بکر وہن یقول انا
عبد اللہ و اخو رسولہ فقیر
لہ یا یح ابابکر فقال انا
احق بہذا الامر من الانصار
واجتہجتہ علیہم بالقراۃ من
النبی صلی اللہ علیہ وسلم و
تاخذ وہ منا اهل البیت
غصباً السمر زعمتم للانصار انکم
اولی بہذا الامر منہم لما کان
محمد منکم ذاعطوکمہ المقادیر
وسلموا الیکم الامارۃ فاذا احب
علیکم بمثل ما احتججتہ علی الانصار
نحن اولی برسول اللہ حیاً ومیتاً
ذنا لصفون ان کنتم تؤمنون والا
فیوفاً بالظلم وانتم تعامون فقال لہ عمر انک
لست منہم کا حتی تبایع فقال لہ علی احب
حلباً لک شطریہ وشد لہ الیوم یرودہ
علیک عند الشرف قال واللہ یا عمر لا اقبل قولک
ولا ابایعہ فقال لہ ابو بکر فان لم تبایع فلا
اکرمک فقال ابو عبیدہ بن الجراح لعلی کم
اللہ وجہہ یا ابن عمار انک حدیث السن
وهؤلاء مشیخہ قومک لیس لک شل تجرتہم
ومعرفتہم بالامور ولاری ابابکر اقوی علی
ہذا الامر منک واشد لک الا واستطاعنا فلم
لا فی بکر ہذا الامر فانک ان تعش ویطربک

حضرت علیؑ کو ابو بکر کے پاس لائے حالاً حضرت
کہہ رہے تھے ہم بندہ خدا اور ہرادر رسول ہیں کہا گیا کہ
بیت کرو ابو بکر کی کہا کہ ہم زیادہ مستحق ہیں تم سے اس امر
کے لئے ہم یہ بیت کرینگے مگر ہمارا ہی بیت کرنی چاہیے تم نے
اس امر کو انصار سے اس دلیل سے لیا ہے کہ تم قرابت
مسند رسول ہو تو ہم اہل بیت سے کیوں اندر لاہ غصب
لیتے ہو کیا تم نے انصار سے یہ نہیں کہا تھا چو کہ محمدؐ ہم کو
میں سے ہیں لہذا ہم تم سے زیادہ مستحق ہیں جیسر انصار نے
قبول کر لیا اور خلافت تمہارے حوالہ کر دی وہی دلیل
ہم پیش کرتے ہیں کہ ہم زیادہ اولی ہیں رسول اللہ کے
ساتھ حالت حیات میں بھی اور حالت مات میں بھی تو
انصار کرو اگر ہونم ایمان والے نہیں تو جو چاہو ظلم
کرو اور سکاڑہ چکھو گے اسپر عمر نے کہا تم چھوڑے نہیں
جاسکتے جب تک کہ بیت نہ کرو گے حضرت علیؑ نے کہا
ورہے کہ تجھ کو بھی حصہ ملے گا آج اس کے لئے مضبوط کر
کلمہ تجھے تو باہی دیگا۔ ہرگز ہم تیرا قول نہ مانینگے نہ بیت
کرینگے ابو بکر نے کہا اگر بیت نہیں کرتے تو ہم بھی مجبور
نہیں کرتے ابو عبیدہ نے کہا اے پسر عمر تم ابھی کم سن ہو
اور یہ تمہاری قوم کے بوڑھے ہیں تم کو ابھی وہ تجربہ
نہیں ہے جو ان کو ہے ابو بکر کو ہم اس بارے میں تم سے
زیادہ قوی جانتے ہیں اور قوت و تحمل و استطاعت ان کو
زیادہ ہے تم قبول کرو ان کی خلافت کو اگر زبردہ ہو
تو تم بیکار مل مر کے لائق اور قابل ہو بسبب اپنے
فضل و دین و علم و فہم و سابقہ و قرابت و دامادی
رسول کے پس فرمایا حضرت علیؑ نے اللہ اللہ اسے گروہ
مہاجرین محمدؐ کی سلطنت کو عرب میں ان کے خاندان سے

بقا، فانت بعد الامر خلق حقیقی فی قضاک و دنیاک
وعملک و فیضک و مابینک و نسبک و صحراء
نقال علی کمرک و جہد اللہ اللہ یا معاشر المہاجرین لا
تخرجوا سلطانہم فی العرب من حاکم و قریبہ
الی دور کمرہ قعق یہو تاکہ و تدفعون اہلہ من مقامہ
فی الناس فی حقد فاحشہ یا معاشر المہاجرین لکن حق
الناس بہ لاهل البیت و حق حیدرہ الامم منکم و ما
کان فیما القاری بکتاب اللہ التقیہ فی دین اللہ العالم
فمن رسول اللہ المستطعم لامر الریۃ اللہ انعم علیہم الا
البیتہ القاسمہ بینہم بالسوۃ واللہ انہ لفیما فلا یجہوا
الموی فضلوا عن سبیل اللہ فتزدد من خلق بدافا
بشیرین سعد الانصاری لو کان هذا الکلام معہ لانکابہ

بشیرین سعد الانصاری لو کان هذا الکلام معہ لانکابہ

اور روضۃ الاسباب میں بشیرین سعد کا قول اور جناب امیر کا جواب

بشیرین سعد گفت اسے ابو الحسن چون ارغاء بخشی
گمان شد کہ تو از خلافت کنارہ میکنی، علی فرمود اسے
بشیر تور دامیداری کہ من جہد اظہر و قاطب انور مید عالم
را غسل تا دورہ تجنیز و تکفین نہ نمودہ از دین دے
فراغت حاصل نکردہ دم در خلافت و حکومت دے
با مردم در منازعت و خصومت شدے ابو بکر صدیق
چون دید کہ کلمات علی جملہ محکم و استوار و ہر یک از
اکہا مقابل صد کلمہ بی ہزار است از ماہ رفتی و مدرا
در آمد دگفت اسے ابو الحسن مرا گمان این بود کہ ترا
با من درین امر مضائقہ نباشد و اگر میدانستم از
بیت من تخلف خواہی کرد ہرگز آن را قبول نمیکردم
اکنون کہ مردم با من اتفاق نمودہ اند اگر توفیر با ایشان
موافقت نہائی ظن مرا مطابق واقعہ ساختہ باشی
و اگر حالا توقف کنی و خواہی کہ درین امر تفکر و تامل

بشیرین سعد نے کہا کہ اسے ابو الحسن قضا
گھر میں بیٹھ رہنے کے باعث سے یہ گمان ہوا کہ
شاید تم کو امر خلافت سے کنارہ کشی منظور ہے
حضرت علی نے فرمایا کہ اسے بشیر کیا تم لوگ اس بات کو
روا دہتے ہو کہ میں رسول اللہ کے قاطب انور و جہد
اظہر کو بلا تجنیز و تکفین و تدفین چھوڑ کر طلب خلافت کیلئے
منازعت و مناصحت میں مشغول ہوتا جب یہ باتیں
حضرت ابو بکر نے سماعت کیں اور دیکھا کہ انہیں سے
ہر بات ہزار باتوں کے مقابل میں محکم و استوار ہے تو
ہدایت نرمی سے ارشاد کیا کہ اسے ابو الحسن میں نے خیال کیا
تھا کہ تم کو میری بیعت میں مضائقہ نہ ہوگا اگر میں جانتا کہ تم
میری بیعت سے تخلف کر دیتے تو میں اسکو ہرگز قبول نہ کرتا
چونکہ لوگ میری بیعت کر چکے ہیں چاہو تو میرے خیال کے
مطابق تم بھی اسکو موافقت کرو۔ اور اگر اس باب میں

نکا کر اپنے گھروں میں نہ بیجا و اذراہل بیت تم کو ہونے
حق اور مقام سے نہ نکالو قسم خدا کی اسے مہاجرین ہم
سب سے زیادہ مستحق ہیں اس امر خلافت کے ساتھ
کیونکہ ہم ہی ہیں قاری کتاب اللہ تقیہ فی دین اللہ
عالم بہترین رسول اللہ مطلع ہیں امر رعیت پر امور سید
کے رافع ہیں تقسیم بالسوۃ کرنے والے ہیں قسم خدا کی
یہ خلافت ہم لوگوں کا حق ہے تو تم اپنے نفسانی
خواہشوں کی پیروی کر دو نہ گمراہ ہو جاؤ گے
اذراہ حق سے روز بروز دور ہوتے جاؤ گے۔

بشیرین سعد انصاری نے کہا کہ اگر یہ کلام تمہارا
انصاری سے ہوتے قبل بیعت ابو بکر کے تو ایک شخص
بھی تم سے اختلاف کرتا۔

نہانی ایچ جڑے بر تو نیست پس علی از مجلس برخاست
تکو کچھ توقف و نامل ہو تو الزام نہیں ہے پس
حضرت علیؓ وہاں سے اٹھے اور اپنے گھر چلے گئے۔
و متوجہ خانہ خویش گشت۔

تبئیہ بشیر بن سعد یہ وہی صحابی ہے جنکا ذکر اس حدیث مخزجہ ترمذی ۱۱۲۲ میں نقل کیا گیا ہے اور جس میں اس نے رسول اللہ
سے درود شریف پڑھنے کے بارے میں سوال کیا تھا کہ ہم آپ پر درود کس طرح بھیجیں تو حضرت نے ارشاد فرمایا کہ تم انھیں
صلی علیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا اصلیت علی آلہ ابراہیم وبارک علیہ وعلیٰ آلہ وعلیٰ آلہ ابراہیم سے
الدالین اذک حمید مجید انہیں آل محمد کے اول جناب علی علیہ السلام ہیں اور عورتوں میں جناب فاطمہ زہرا علیہا السلام اور
روکون میں سبطین جناب حسین علیہما السلام ویکو حدیث نمبر ۱۰۷۱ صفحہ ۱۶۹ و ۱۷۰ کتاب ہذا۔ جن پر بدون درود بھیجے ہوئے نماز اور کوئی
عبادت مقبول نہیں اس لئے ان سب پر اس آیت کریمہ کا اطلاق ہوتا ہے۔ قوله تعالیٰ یعرفون نعمت اللہ ثم یکرہنہا۔ لوگ خدا کی نعمت کو پہچانتے
ہیں پھر رویدہ و دانستہ انکر جاتے ہیں۔

فی اسنی المطالب شمس الدین الجزوی عن
ام کلثوم بنت فاطمة بنت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قالت انیتہ قول رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یوم غدیر خم من کنت
مولاہ فعلی مولاہ وقولہ انت منی بمنزلہ
ہارون من موسیٰ
اسنی المطالب شمس الدین جزوی من بردار است
ام کلثوم بنت فاطمہ مروی ہے کہ حضرت فاطمہ بنت
رسول اللہ نے ارشاد کیا کہ آیاتم لوگ رسول اللہ کا
وہ قول بھول گئے جو آنحضرت نے بروز غدیر خم علی کے
باب میں فرمایا تھا کہ من کنت مولاہ فعلی مولاہ نیز فرمایا
تھا انت منی بمنزلہ ہارون من موسیٰ۔

اور سبط ابن جوزی نے اپنے تذکرہ خواص الائمہ کے باب چہارم میں ایک شخص کی حکایت نقل کر نیکی بعد سکودہ مجنون سمجھتے تھے
حالانکہ وہ عاقل تھا اس کلام کو نقل کیا ہے۔

و ذکر ابو حامد الغزالی فی کتاب سر
العالمین وکشف صافی الدین الغافلۃ
ہذا افعال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
لعلی یوم غدیر خم من کنت مولاہ فعلی
مولائہ فقال عمر بن الخطاب یخرج یخرج یا
ابا الحسن اصبحت مولا فی و موسیٰ
کل مو من و مو مشر قال و هذا
اور ذکر کئے ہیں ابو حامد غزالی نے کتاب سر العالمین وکشف
افی الدارین میں ایسے الفاظ کہ جو شاید ہیں اسی شخص کے
قول کے رہیں جس شخص کی حکایت پہلے نقل کی ہے اور سبب
کلمات حق کہنے کے اسکو مجنون بنایا ہے پس کہا ہے ابو حامد
غزالی نے کہ فرمایا سو خدا نے واسطے علی کے بروز غدیر خم
من کنت مولاہ فعلی مولاہ پس عمر بن خطاب نے کہا مبارک ہو
آپ کو اسے ابو الحسن کہ آپکو صبح ہوئی در آئیا لیکہ آپ

میں توثیق کتاب سیر العالمین غزالی کتاب میزان الاعتدال فی تعداد رجال ابو عبد اللہ میں جلد اول صفحہ ۱۰۷۱ و ۱۰۷۲ میں اس کا بیان ہے
کے ترجمہ میں امام ذہبی کی یہ عبارت ہے۔ قال ابو حامد الغزالی فی کتاب سیر العالمین شادیہ تفتہ الحسن بن الصبیح لما تہد تحت حصن الموت فكان اہل الحصن یمینون
معدودہ الیہم۔ توثیق امام غزالی کشف الظنون میں بکرت الزال ہے۔ ذکر العالمین امام حمزہ الاسلامی حامد محمد بن محمد الغزالی المتوفی خمس
و ثمان مائت سنہ۔

تليوم و رضاء و خليم ثم بعد هذا
 غالب المولى حيا للرياسة و
 عقد النبوة و خفقتان التراب
 و ازاد حاتم الخيول في
 فتح الامصار و امير
 الخلافة و عيها فحملهم
 على الخلافة فنبذوه و راع
 ظهورهم و اشتروا به ثمنًا
 قليلاً فبئس ما يشترون



ہمارے اور کل مومن اور مومنہ کے موائی ہوئے بعد اس کے
 امام غزالی فرماتے ہیں کہ ایسا کوئی عام اختلاف علی کو ان لیا
 اللہ ان کے اختلاف پر یا منی ہوتا ہے اور حضرت علی کو حاکم
 سمجھا ہے مگر بعد اس سمجھنے کے خواہش نفسانی نے
 واسطے حاصل کرنے ریاست اور حکومت غانی کے غلبہ
 کیا ایک باست غلبہ کی مانند آنا اور خلافت کے نشان کا ہزار
 و امصار میں گز جانا اور پھر وہ کچھ علم کے ہوا میں اتنا اور ہوا
 بہتوں سے چٹنا اور سوار و کھادونوں طرفت جلوں میں چلنا اور
 گھوڑہ کچے پاؤں کا مثل جلال کے معلوم ہونا اور ملکوں اور شہروں کا
 فتح ہونا ان سب خیالات ان لوگوں کو عام خواہش نفسانی کا گھر
 کر دیا اور اسی مدہوشی عا و کا غلبہ کر دیا اور جیسے قبل اسلام کے
 تھے ویسے ہی ہو گئے اور اس اہم مبارک کو ان لوگوں نے بس شہت
 ڈال دیا اور اس شہت کی ساتھ اولیٰ خیر کو خرید کیا پس کیا بری چیز
 ان لوگوں نے خریدی۔

اس مضمون حجۃ الاسلام امام غزالی کے نقل کرنے کے بعد مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ہم اس آیہ مبارکہ سورہ احزاب کو نقل کریں جس میں یہ امر
 مذکور ہے کہ جس امر کو خدا اور اس کا رسول طے کر دے تو پھر اس میں کسی شخص کو دخل درمقولات کرنے کا کوئی حق نہیں ہے۔

قوله تعالى وما كان لمومن ولا مومنة ان يقرضوا الله ورسوله امرأ ان يكون لهم الخيرة
 من امرهم من يعص الله ورسوله فقد ضلّ مبيناً۔ اور نہ کسی ایماندار مرد کو یہ مناسب ہے اور نہ کسی
 ایماندار عورت کو کہ جب خدا اور اس کے رسول کسی کام کا حکم دین تو ان کو اپنے اس کام کے کرنے نہ کرنے کا اختیار ہوا اور زیادہ ہے کہ جس شخص
 نے خدا اور اس کے رسول کی نافرمانی کی وہ یقیناً کھلم کھلا گمراہی میں مبتلا ہو چکا۔

اولاً واقعہ تبلیغ سورہ برآۃ ۱۱۰ میں یہ امر خدا نے اپنے رسول کے پاس حضرت جبریل کو بھیجا کہ حضرت ابوبکر کے بجائے جناب میر علیہ السلام
 کو مامور کر کے طے فرمادیا دیکھو ص ۳۱۰ و ۳۱۱

دوسرے واقعہ تبلیغ یوم غدیرہ اذیکمہ شہدہ ہے جس میں خود حضرت عمر کے بیان سے ظاہر و آشکارا ہو گیا کہ جب حضرت نے من کنت
 مولاً فعلی مولاً کا حدیث ارشاد فرمایا تو میرے پہلو میں ایک نوجوان نہایت خوب رو و پاکیزہ خوشبو نے مجھے کہا اے عمر البتہ رسول خدا نے اپنے عم زاد
 بھائی کے لئے ایک ایسی گروہ باندھی ہے کہ منافق کے سوا اس کو کوئی نہ کھولے گا پس تو اس کو اپنے سے ذرا تارہ جسکو حضرت عمر نے رسول خدا سے بیان
 کیا اوپر حضرت صلوات اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ اسے عمر وہ شخص حضرت آدم کی اولاد سے نہیں تھا بلکہ وہ حضرت جبریل علیہ السلام تھے جو
 میرے اس کہنے کے تاکید کے لئے آئے تھے جو میں نے تم سے علی ابن ابیطالب کے بارے میں کہا تھا۔ دیکھو ص ۳۱۰ و ۳۱۱ کتاب ذہا۔

اور دیکھو رسول خدا نے پھر مدینہ منورہ میں دوسرا اسی صحابہ کو جمع کر کے تبلیغ کی ہے جس میں ایک صحیفہ پر سب کے دستخط و سرکاری ہیں دیکھو ۴۰
کتاب ہذا۔

لیکن رسالتِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وفات پاست ہی اکثر صحابہ جناب میر علیہ السلام سے محرف ہو گئے یہاں تک کہ جناب
علی علیہ السلام کو رسول خدا کے بھائی ہونے سے منکر ہوئے حالانکہ ہر دو حضرات کے چہرے یعنی حضرت عبداللہ اور ابوطالب حقیقی بھائی اور دونوں
صحابیوں کی والدہ جو رسول خدا اور علی مرتضیٰ کی دادی تھیں پس جناب علی علیہ السلام رسول خدا کے حقیقی چچا زاد بھائی ہوئے۔

سیرت النبی صلی حصہ اول صفحہ ۱۸ میں ہے عبد المطلب کے دس بیٹے شتاف از دین سے تھے انہیں سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے والد عبداللہ اور ابوطالب مان جائے بھائی تھے۔ اسلئے عبد المطلب نے آنحضرت صلعم کو ابوطالب ہی کے آغوش تربیت میں دیا۔
صحیح ترمذی میں ابن عمر سے حدیث موافقہ میں رسول خدا کا ارشاد ہذا اخی فی الدنیا والآخرۃ مذکور ہے۔

اور کتاب مودۃ القرلی صید علی ہمدانی کے مودۃ ششم بیت نمبر ہایم میں خود عمر بن الخطاب سے حدیث موافقہ میں ہے۔
عن علی اخی فی الدنیا والآخرۃ و خلیفتی فی اہلی و وصی فی امتی و وارث علی و قاضی دینی
مالہ منی مالمہ و ضرہ ضری من اہلی و من البغض فقد البغضی۔ عمر بن خطاب سے مروی ہے کہ جب
آنحضرت نے اپنے اصحاب میں موافقات (یعنی دو دو بھائی چچا) کو الیٰی تفرایا میرا یہ علی دنیا و آخرت میں میرا بھائی ہے اور میرے اہل بیت میں میرا
جانشین ہے اور میرے امت میں میرا وصی ہے اور میرے علم کا وارث اور میرے دین کا وادار کرنے والا میرے دین کا حاکم ہے اسکا مال میرا مال ہے
اسکا نفع میرا نفع ہے اسکا نقصان میرا نقصان ہے جس نے اسکو دوست رکھا اسنے مجکو دوست رکھا جس نے اس سے بغض رکھا اسنے مجھے
بغض رکھا لیکن دنیا طلب لوگوں نے خدا و رسول کے آیات و حدیث کو پس پشت ڈالکر اپنے خواہش نفس کے لئے جو کچھ کیا وہ کتب تاریخ سے
ظاہر و آشکارا ہو گیا۔

اسی پر رسول خدا نے اپنے سفر آخرت کے قریب حضرت علی سے فرمایا تھا کہ میرے بعد تم کو مکررات پیش آدینگے اون سے تنگدل نہو
اور صبر کرنا جب دیکھنا کہ لوگوں نے ایسی صحابہ نے دنیا اختیار کیا تو تم آخرت اختیار کرنا۔
اور وہ واقع ہو کر ہا۔ ایک گروہ صحابہ نے دنیا اختیار کیا۔

چونکہ جناب علی علیہ السلام موافق ارشادِ نبوی خدا کی مضبوط رستی تھے جو رسول خدا کے ارشاد کے مطابق ثابت قدم رہے یعنی دینِ نبوی
پر قائم رہے جبکہ بارے میں رسول خدا کی پیشین گوئی کہ میرے بعد میری امت پچھتر فزون پر متفرق ہوگی جس کے پچھتر فرقہ ناری صرت ایک فرقہ ناجی
ہوگا وہ ایک فرقہ دینِ ابراہیمی پر قائم رہنے کے باعث ناجی ہونا قرار پایا۔

چنانچہ تفسیر درنثور سیوطی جلد ثانی مست سورہ آل عمران کے آیہ واعتصموا بحبل اللہ جمیعاً ولا تفرقوا کے تفسیر میں پہلے حصہ آیت
موصوفہ کے تفسیر کی دو حدیثیں ہیں جس میں ایک حدیث زید بن ثابت سے ہے دیکھو حاشیہ ص ۵۷ اور دوسری حدیث ابو سعید خدری سے ہے
دیکھو صفحہ کتاب ہذا۔ اسی آخر حدیث کی شاہد دوسری حدیث زید بن ارقم کی ہے دیکھو صفحہ ۱۵۵۔

ہر دو حدیثوں میں رسول اللہ نے اتنی تارک فیکم خلیفتین کتاب ثبیل مد و دابین السماء والارض و عمرتی اہل بیٹی احدثت والی
تارک فیکم ما ان اخذتم بہن تفلوا بعدی امرین احدہما اکبر من الآخر کتاب المد و دابین السماء والارض و عمرتی اہل بیٹی و انما ان تفرقا

حتی برداعلیٰ الخوض۔ ارشاد فرمایا ہے یہ آخری فقرہ اس حدیث کا ہر دو میں ہے۔

اور یہی حدیث جلیل لفظ ثقلین اور الثقلین سے بھی ہے اور صحن و فائز کے دن بھی فرمایا ہے دیکھو ۵۵۱ ۵۵۲

یہ الفاظ غلیظین و امین و ثقلین و الثقلین یہ سب پچھتہ تشبیہ اور لفظ انہما سے مذکور ہیں۔

یہی جمل اشراذکی رسی امین ایک قرآن مجید و دوسرے عزت رسول اللہ صبارہ حروف پر مشتمل ہے ایسے ہی امین الثقلین اور غلیظین ثقلین یہ بھی بارہ بارہ حروف پر مطابقت ہیں۔

اسی کی تائید اس حدیث کثر احوال جلد ۲ صفحہ ۱۵۵ مطبوعہ نظامیہ جدید آباد اور کتاب وسیلۃ النجاة مولوی محمد حسین صفحہ ۹ مطبوعہ لکھنؤ سے ہوتی ہے۔

اخرج الحاكم عن امرئ القيس سمعت
رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول علي مع القرآن
والقرآن مع علي لن يفترقا حتى
يرد علي الخوض
حاکم نے ام سلمہ سے روایت کی ہے کہ میں نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قرآن کے اور قرآن ساتھ علی کے
ہے ہرگز جدا نہ ہونگے دونوں ایک دوسرے سے یہاں تک
کہ میرے پاس حوض پر وارد ہوں۔

یہی حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مرض موت میں ارشاد کی ہے چنانچہ صواعق محرقہ ابن حجر کی باب تاسع حدیث ابوہریرہ میں ہے۔

وفي رواية انه صلى الله عليه وسلم قال في مرض
موت كذا اذن انما اخذ بيد علي فرفعهما
فقال هذا علي مع القرآن القرآن مع
علي لا يفترقان حتى يرد علي الخوض
اور ایک روایت میں یہ حدیث حضرت نے اپنے
مرض موت میں فرمائی پھر حضرت علی کے ہاتھ کو پکڑ کر
بلند کیا اور فرمایا علی قرآن کے ساتھ ہے اور قرآن علی کے
ساتھ ہے یہ ایک دوسرے سے جدا نہ ہونگے یہاں تک
کہ میرے پاس حوض کو شہر پر وارد ہوں۔

اور اسی تفسیر در مشورہ سیوطی صفحہ ۱۰۱ میں آیا ہے واعتصموا بحبل اللہ جمیعاً کے بعد و لا تفرقوا کے تفسیر میں یہ حدیثیں ہیں۔

واخرج ابن ماجه وابن جرير وابن
ابن حاتم عن انس قال قال رسول الله صلى
الله عليه وسلم افترقا بنوا اسرائيل على
احدى وسبعين فرقة كلهم في النار الا واحدة
قالوا يا رسول الله ومن هذه الواحدة قال الجماعة
ابن ماجہ اور ابن جریر اور ابن حاتم نے انس
سے روایت کی ہے کہ بنی اسرائیل اکثر فرقوں پر اور
میری امت بہتر فرقوں پر مشرق ہوگی کل ناری ہونگے
مگر ایک فرقہ کہ گویا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرقہ کوئی ہے
فرمایا جماعت ہے۔

اس روایت میں لفظ جماعت کا تصرف آگے حدیث صحیح ترمذی سے باطل ہو جائیگا نیز اکثر اور بہتر کی تصحیح ہو جائیگی

اس بارے میں صحیح ترمذی جلد ثانی باب فراق ہذا الامۃ سے دو حدیثیں نقل کی جاتی ہیں۔

طہ توبیہ دین جبرک ام تلیحات السیہ نواری صاحب کھنوی میں ہے۔ ہذا حدیث میں علی بن ابی طالب کا نام ہے امام احمدی برائے مصنفانہ فی العصر الحاضر
ایشان کشف الخوف میں ہے۔ صواعق محرقہ شاہ الدین صاحب بن محمد امینی مفتی اکابر المتوفی ۱۰۴۰ھ

عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم قال تفرقت الیہود علی حد
وسبعین فرقتا واثنتین وسبعین فرقة
والمصاری مثل ذلک وتفرق امتی علی
ثلث وسبعین فرقة وفي الباب عن سعد
عبد اللہ بن عمر وعوف بن مالک حدیث ابو ہریرۃ رحمہ
عن عبد اللہ بن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یا بنی علی امتی ما اتی بنی اسرائیل خذوا
المعل بالثعل حتی اکان منہم من اتی احدہ علانیۃ
کان فی امتی من یضع ذلک وان بنی اسرائیل
تفرقت علی ثنتین وسبعین ملۃ وتفرق امتی
علی ثلاث وسبعین ملۃ کلہم فی النار الا ملۃ
واحدۃ قالوا من ہی یا رسول اللہ قال ما انا
علیہ واھابی حدیث حسن غریب

ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ تفرق
ہو گئے یہود اکثر و بیشتر فرقوں پر اور نصاریٰ مثل ان کے اور
میری امت تفرق فرقوں پر تفرق ہو جائیگی اور اس باب میں
روایت ہے سعد اور عبد اللہ بن عمر و ابو ہریرہ بن مالک سے
حدیث ابو ہریرہ صحیح ہے۔

عبد اللہ بن عمر و عوف بن مالک حدیث ابو ہریرہ رحمہ
عن عبد اللہ بن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یا بنی علی امتی ما اتی بنی اسرائیل خذوا
المعل بالثعل حتی اکان منہم من اتی احدہ علانیۃ
کان فی امتی من یضع ذلک وان بنی اسرائیل
تفرقت علی ثنتین وسبعین ملۃ وتفرق امتی
علی ثلاث وسبعین ملۃ کلہم فی النار الا ملۃ
واحدۃ قالوا من ہی یا رسول اللہ قال ما انا
علیہ واھابی حدیث حسن غریب

اس حدیث میں اصحابی کا لفظ ہے جو خود ترمذی کے مخرجہ حدیث ثقلین یوم عرفہ و حجتہ الوداع سے جس کے راوی حضرت جابر -
را حسن الصحابہ کمالی الزرقانی اور زید بن ارقم اور ابو سعید خدری وغیرہ صحابی ہیں نیز رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر تھے اور نہ سب صحابہ
بعد وفات رسول ملت ابراہیمی کے خلافت فرمان نبوی کے مخالفت ہو کر متفرق ہو گیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کتاب الہیہ اور مشرقی اہل نبی
پر منحصر فرمایا ہے جس کے اول جناب علی علیہ السلام اور دوسرے امام حسن علیہ السلام اور تیسرے امام حسین علیہ السلام چوتھے علی بن حسین
پانچویں محمد بن علی یعنی امام باقر علیہ السلام چھٹے امام جعفر صادق علیہ السلام بن امام باقر علیہ السلام وغیرہ جس کے سند کی یہ حدیث وسیلۃ النجا نبوی
محمد بن حسین کے ۴۵ سے لکھی جاتی ہے۔

واخرج الثعلبی فی تفسیرہ واعتموا بحبل اللہ جمیعاً ولا تقزوا عن جعفر الصادق انہ قال نحن حبل اللہ

(ترجمہ) امام ثعلبی نے اپنے تفسیر میں آیا واعتموا بحبل اللہ جمیعاً ولا تقزوا عن جعفر الصادق علیہ السلام سے روایت کی ہے
کہ حبل اللہ ہم ہیں۔

یہ امام جعفر صادق علیہ السلام لفظ مشرقی اہل نبی یا معتز رسول اللہ کے جو بارہ ہیں جس کے چھٹے ہیں شمار کر لو۔

آخر سورہ حج میں لفظ اجتہد ہی جس کے بارے میں تفسیر عمدۃ البیان ص ۴۰۲ مطبوعہ دہلی میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے
منقول ہے کہ خدا تعالیٰ کا خطاب اجتہد ہماری طرف ہے خدا نے ہمارے گزیدہ کیا ہے۔

اور نور تعالیٰ ملتا ہے ابراہیم ہو سیکم المسلمین من قبل و فی ہذا۔ تمھارے باپ ابراہیم کے مذہب کو (تمھارا) مذہب بنادیا

اسی خدا نے تمہارا پیش ہی سے مسلمان (فرمان ہزار بندے) امام رکھا قبل اسکے (یعنی تورات و انجیل میں) اور اس قرآن میں تفسیر عمدہ ایمان
۲۵۳ میں یہ تفسیر عوسیکم المسلمین میں نہیں دلی بنیاد میں منقول ہے من قبل پہلے اس قرآن سے پہلی کتابوں میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے
ہیں کہ یہ خطاب بھی ہمارے ہی طرف ہے چنانچہ بشارت تورات باسمعیل علیہ السلام اثنی عشر عقیلاً کی حدیث ۲۲۵ میں گذری۔

یہ عیسیکم المسلمین تیرہ حرفوں پر مشتمل ہے یہ نکل تیرہ اشخاص ہیں جنکے اول رسول خدا ہیں دیکھو آخر سورۃ النعام حضرت عالم زمین
فرماتے ہیں تو کہ تعالیٰ والا اقول المسلمین باقی بارہ حروف سے اثنا عشر عقیلاً جو صلیب اسمعیل علیہ السلام سے ہیں اور لفظ فی ہذا سے اس
قرآن (میں) مراد ہے اسٹا اشارہ اس آیت کریمہ سورہ بقرہ ہے کہ قولہ تعالیٰ۔ واذ یرفع ابراہیم القواعد من البیت و

اسمعیل ربنا قبل منا انک انت السميع العليم ربنا واجعلنا
سلمین لک ومن ذریئنا امة مسلمة لک اور جب ابراہیم واسمعیل خانہ کعبہ
کی بنیاد بن بند کر رہے تھے (اور دعا مانگتے جاتے تھے کہ) اے ہمارے پروردگار ہماری (یہ خدمت) قبول کر بیشک تو ہی (دعا کا) سننے والا
اور نیت کا جاننے والا ہے (اور) اے ہمارے پالنے والے تو ہمیں اپنا فرمانبردار بندہ بنا اور ہماری اولاد سے ایک گروہ (پیدا کر) جو تیرا
فرمانبردار ہو۔

آیت مبارکہ میں جو دو من ذریئنا امة مسلمة لک ہے اسکی تفسیر میں حضرت صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ اس ذریئہ
اولاد ہاشم بن عبد مناف ہے دیکھو تفسیر عمدہ ایمان منہ مطبوعہ یوسفی دہلی۔

انہیں کے بارے میں حدیث مصطفیٰ ص ۲۵۷ میں نقل ہے جسکو ترمذی نے بخاری سے روایت کی ہے اور محمد بن اسمعیل بخاری نے
اسی حدیث مصطفیٰ ہاشم کو اپنی تاریخ صغیر میں اخراج کی ہے یہ سب محمد آل محمد ہیں یہی سب کے سب سورہ حج میں یحییٰ کے گئے ہیں جو صیغہ
جمع سے ہے نیز سب کلم المسلمین جمع سے ہے جو تیرہ اشخاص ہیں۔

یہی تیرہ اشخاص منہم علیہم یعنی صاحبان النعام ہیں جن پر تمام نعمت کی گئی ہے۔

اس تمام نعمت سے مراد نبوت اور امامت ہے چنانچہ خدا فرماتا ہے العم الله علیہم من البینین من ذریئہ آدم
ومن حملنا مع نوح ومن ذریئہ ابراہیم واسرائیل (ترجمہ) جنہیں خدا نے اپنی نعمت دی آدم کی اولاد
سے اور انکی نسل سے جنہیں ہم نے (طوفان کے وقت) نوح کے ساتھ (کشتی پر) سوار کر لیا تھا اور ابراہیم اور یعقوب کی اولاد سے ہیں۔
ومن بدینا واجتینا یعنی اور ان لوگوں میں سے ہیں جنکی ہم نے ہدایت کی اور یحییٰ کیا اور سورہ یوسف میں ہے فکذلک

یحبیک ربک وعلماک من تاویل الاحادیث ویتنم نعمتہ علیک وعلی آل یعقوب کما
اتمما علی ابویک من قبل ابراہیم واسحاق ان ربک علیہم حکیمہ (ترجمہ) یعنی حضرت یعقوب
نے حضرت یوسف سے فرمایا کہ جس طرح تجھکو یہ خواب دکھلایا ہے اسی طرح برگزیدہ کر لگا تجھکو تیرا پروردگار اور سکھایا تجھکو تاویل تو کی
(یعنی علم تعبیر خواب) اور تمام کر لگا اپنی نعمت کو تجھ پر اور اولاد یعقوب پر جس طرح کہ تمام کیا اور سکوتیرے دو بھائیوں پر بھیجے پیشتر کہ وہ
ابراہیم واسحاق ہیں تحقیق پروردگار تیرا علیم و حکیم ہے (یعنی اس بات کو وہی جانتا ہے کہ کون نبوت و امامت کے قابل ہے) حضرت ابراہیم
واسحاق و یعقوب کو نبوت کے بعد امامت بھی دینی ہے حضرت ابراہیم کے امام کا ذکر آیت کریمہ قال انی جاعلک للناس امامین مذکور

دیکھو سورہ بقرہ اور حضرت اسحاق و یعقوب کے اہانت کا ذکر اس آیت میں ہے۔ وہ بنی اسرائیل و یعقوب نافلہ رکھا جملہ مسلمین و جملہ
 آیت یہود و ان باغی اور جتنے ابراہیم کو انعام میں اسحاق (جیسا بیٹا) اور یعقوب (جیسا پوتا) عنایت کیا ہم نے سب کو صلح کرانا اور ان سب کو
 (لوگوں کا) امام بنایا کہ ہمارے حکم سے انکی ہدایت کرتے تھے۔ جو کہ بنی اسماعیل میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نبوت ختم ہے اہانت جو نفل
 رسالت ہے وہ آل محمد یعنی آلہ اثنا عشر میں عطا ہوئی جسکی یہ آیت دلالت کرتی ہے قولہ تعالیٰ انعم اللہ علیہم من انہم و الصديقين الشهداء
 والصالحين۔ آیت نعم علیہم میں پہلا لفظ نبیین ہے جس سے خاتم المرسلین یا خاتم النبیین مراد آیت جس میں کچھ کلام نہیں جسکے بعد عبارت
 صدیقین اور شہداء اور صالحین کی منعم علیہم مذکور ہے پس لفظ صدیقین سے جناب علی علیہ السلام اور لفظ شہداء سے حسین مجتبیٰ علیہما السلام
 اور لفظ الصالحین سے نوادہ امام حسین علیہ السلام جس سے کل آلہ اثنا عشر اولاد اسماعیل علیہ السلام ثابت ہو گئے۔

اس آخر لفظ الصالحین میں نوح و نوحہ میں اور لفظ المرسلین میں بھی نوح و نوحہ میں پس یہ نوادہ جناب امام حسین علیہ السلام
 سب صالحین میں جو سورہ حج میں قولہ تعالیٰ ہوا جبکہ اسی نے تمکو مجتبیٰ کیا ضمیر جمع سے ہیں اسی آیت کریمہ سے امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام
 لفظ مجتبیٰ سے مخاطب ہیں پس یہ نوادہ امام حسین علیہ السلام مجتبیٰ ہو کر صالحین سے گردانے گئے ہیں اور صالحین سے پہلے مجتبیٰ ہونا لازمی
 ہے جسکے لئے یہ آیت سورہ نون و انعام کی شاہد میں ہے فاجتنبوا رب العالمین من الصالحین اولئ المجتبیٰ سے انتخاب کیا پھر صالحین سے بنادیا پس
 نوادہ امام حسین علیہ السلام صالحین سے ثابت ہو گئے یہی سب عترتی المہتبی جبل النہد میں انہیں کے پیرو ملت ابراہیم پر ہیں۔

کتاب جامع المورۃ قدوسی حنفی کے ۲۴۵ میں یہ حدیث مرقوم ہے۔ عن سلیمان بن قیس المہدلی عن سلمان الفارسی
 قال دخلت علی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فاذ الحسن علی فذید و هو یقتل عذیبہ و یلثم فاه
 و یقول انت سید ابن سید اخو سید و انت امامہ و انت امام اخوانہ و انت
 حجتہ ابن حجتہ اخو حجتہ ابی حجتہ تسعة تاصدم فاضل المصداق۔ سلیمان بن قیس ہلالی نے سلمان فارسی سے روایت کی ہے کہ میں سوختا
 کی خدمت میں حاضر ہوا کیا دیکھتا ہوں کہ حسین آنحضرت کے زانو پر بیٹھے ہیں آپ کہیں انکے آنکھوں کے بوسہ لیتے ہیں اور کبھی منہ چومتے ہیں
 اور فرماتے ہیں تو سید ہے اور سید کا بیٹا ہے اور سید کا بھائی ہے اور تو امام ہے اور امام کا بیٹا ہے اور امام کا بھائی ہے اور تو حجتہ ہے اور حجتہ کا
 بیٹا ہے اور حجتہ کا بھائی ہے اور نوح حج اللہ کا پدر ہے انکا نوان قائم علیہ السلام ہو گئے۔ انہیں حج اللہ کا ذکر حضرت جابر کی حدیث مذکور
 ص ۲۴۵ میں ہے انہیں کی پیروی اہانت پر واجب کی گئی ہے یہی حضرات ملت ابراہیم پر ہیں انہیں کے بارے میں قولہ تعالیٰ ملت ابیکم
 ابراہیم ہو سیکم المسلمین یعنی تمھارے باپ ابراہیم کے مذہب کو (تمھارا مذہب بنادیا ہے) اسی رضا نے تمھارا پہلے ہی سے
 سلمان (فرمانبردار بندے) نام رکھا۔

لیکن رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وفات پاتے ہی لوگوں نے عمر بن خطاب کی پیروی کی یہ وہی صحابی ہیں جن سے
 مع کثیر صحابہ سے مخاطب ہو کر سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حدیث ثقلین کتاب اللہ و عترتی اہل نبی الحدیث اور حدیث
 ولایت میں گنت مولاہ فعلی مولاہ الحدیث ارشاد فرما کر تنہا کے پیروی سے خیمہ علی علیہ السلام میں بھیج کر عہد و پیمان لے لیا تھا نیز
 عین وفات کے دن بھی حضرت نے حدیث ثقلین فرما کر امت اور حاضرین صحابہ کو ہدایت فرمائی تھی اور طلب قرطاس فرما کر
 چاہا کہ کچھ بطور وصیت لکھ کر مزید ہدایت فرما دیں جو انہیں حضرت عمر کے رخنہ اندازی سے نہیں لکھی جاسکی جیسا کہ اپنے مقام پر

المنقذ من الضلال

شرع و بسط سے تمام واقعات لکھے گئے نیز رسول خدا کے وفات سے انکار کر کے اوسوقت تک ایک ہنگامہ اکرانی رہی جب تک اپنے خواہش کے مطابق اوسکا موقع نہیں آیا اسی کے بعد داخلہ سقیفہ بنی ساعدہ ہے۔

غرض کہ حسب نمبر ۱ شہابی صاحب جیسا کہ الفاروق حصہ دوم میں رقمطراز ہیں: فقہ کے جو فقہ رسائل حضرت عمرؓ سے بہت صحیح منقول ہیں انکی تعداد کئی ہزار تک پہنچتی ہے انہیں سے تقریباً ہزار سے ایسے ہیں جو فقہ کے مقدم اور اہم مسائل ہیں انہیں اربعہ نے انکی تقلید کی ہے۔

پھر شاہ ولی اللہ کے حوالے سے لکھتے ہیں: ہم جنہیں درودیں مسائل فقہ تابع مذہب فاروقی عظیم تعداد میں تقریب ہزار مسئلہ خدا اور دوسری جگہ الفاروق میں ہے۔ فقہ کا بہت بڑا حصہ جو منقطع ہوا اور جو فقہ عمری کہلاتا ہے ان ہی مجلسوں کی بدولت ہوا اس مجلس کے بڑے ارکان ابی بن کعبؓ، زید بن ثابتؓ، عبداللہ بن مسعودؓ، عبداللہ بن عباسؓ، عبدالرحمن بن عوفؓ، حذیفہ بن یمانؓ تھے۔

اس مجلس کے ابی بن کعبؓ اول رکن میں مبعوث ہوئے اول بیعت خلیفہ اول انہیں کی ورنہ ہاشم و دیگر صحابہ کے ساتھ بنی ابی مر علیہ السلام کے طعن تھے۔ زید بن ثابتؓ حدیث ثقلین و خلیفہ بنی کے راوی ہیں عبداللہ بن مسعود اور ابن عباسؓ آیہ تبلیغ و تائید کے جناب علیہ السلام کی شان میں نازل ہونے کے اوی میں جن سب کے اجتماعی مسائل کا نام فقہ عمری رکھا گیا یہی وہ مسائل ہیں جنکی پیروی بنی امیہ وغیرہ نے کی ہے یہ مذہب ملت ابراہیمی نہیں ہے سوائے مذہب علی مرتضیٰ کے جو رسول خدا کے ساتھ ساتھ ملت ابراہیمی کے پیرو ہے جسکا خدا نے اپنے رسول کو حکم دیا تھا۔ قوله تعالیٰ فاتبعوا املاً ابراہیم حنیفاً۔ ثم اوحینا الیہ ان اتبع مللاً ابراہیم حنیفاً۔ شاہین ہے

ازالہ الخفا کے مشہور شاہ ولی اللہ فرماتے ہیں۔

شاہ نیست کہ صدیق اکبر و فاروق اعظم ہذا النورین	اس میں شک نہیں ہے کہ صدیق اکبر اور فاروق
سلطہ شہد بر روی ارض در دویم قدس ماضی کردند	اعظم اور ذو النورین زمین پر سلطہ ہو گئے اور دوم و
و قرآن را جمع نمودند ہماں قرآن در تمام عالم شایع شد	قدس کو فتح کیا قرآن کو جمع کیا وہی قرآن تمام
است و مسائل اجماعیہ ایشان در جمیع آفاق منتشر گشت	دنیا میں شایع ہوا اور انہیں کے جمع کردہ مسائل
و اکثر اہل اسلام بزمہ سب سنت مذہب شدہ اندچہ حدیث	دنیا میں پھیل گئے۔ اور اکثر مسلمانوں نے خواہ وہ محدثین
چہ فقہاء و قراء و مفسرین و صیاد شاہان روی زمین	و فقہاء اور قاری و مفسرین ہوں یا روی زمین کے
و برساتات اہل بیت گاہے خلافت منتظم شد خلافت	یا شاہ ہوں سنی المذہب اختیار کر لیا ہے۔ اور حضرت
حضرت مرتضیٰ فقط و معلوم است کہ حضرت مرتضیٰ	علی مرتضیٰ کے سوا اہل بیت نبوی کے کسی امام اور انکی
در ایام خلافت خود چہ دید و چہ کشید و ایام خلافت	یہ وہ کو خلافت دکھاہری بھی لکھی نہیں ملی اور سب لوگ

سلف و فتنہ الاجاب جمال الدین شیرازی جلد ثانی صفحہ ۶۹ مطبوعہ ۱۲۹۳ھ میں ہے۔ دوسرے صاحب فاضل ازہری روایت کردہ کہ گفت ہار سیدہ کمال کتاب اول دی و فاروق خواندند و مسلمانان ثابت ایشان کردند انہیں صلی اللہ علیہ وسلم درین باب جنیبہ زبیدہ و اسما طم قال ابو حریزہ فی تاریخہ میں صالح بن حکیم قال قال ابن شہاب بلغنی ان اصل الکتاب کا نا اول من قال لعمر الفاروق و کان المسلمون یاثر و ان خلافت من قہ لہم و لہم بلغنا ان رسول اللہ ذکرہ و فاذا شہدا۔۔۔ میں صاحب بن کسان نے ابن شہاب سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر کو اذنا اہل کتب فاروق کتا شروع کیا تھا او کو منکر اہل اسلام بھی کہنے لگے مگر یہ تحقیق نہیں ہو کر اس باب میں رسول خدا کے فرمایا ہو۔ (تاریخ احمدی شیخ احمد حسین خان)

حضرت مرتضیٰ بن زہب شیعہ ایام ابتلا و ایام تقیہ
و خوف بودہ است و بعد از چہل سال رحمتی
کہ در رضی اللہ عنہ بدر بقا اشتغال فرمود
نوامیسہ و را خفا و استیصال امراد چہ
کوشش ہانورہ اند۔

جانتے ہیں کہ حضرت علی مرتضیٰ نے اپنے ایام خلافت میں
کچھ کچھ مصائب و زوابع دیکھے اور سب از روی مذہب
شیعہ حضرت مرتضیٰ کے خلافت کا زمانہ بلا مصیبت تقیہ
اور خوف میں گذرا۔ اور چالیس سال رحمتی کے بعد جب
انہوں نے اشتغال فرمایا تب نبی امیہ نے ان کے حکام کے چہ
اور خیمت و نابالہ کرنے میں کس قدر جان توڑ کوششیں کی ہیں

پس یہ امر روز روشن کی طرح ظاہر و آشکار ہو گیا کہ آنکہ اربعہ (ابو حنیفہ المتوفی ۱۵۰ھ اور امام مالک المتوفی ۱۸۰ھ اور
امام شافعی المتوفی ۲۰۴ھ اور امام احمد بن حنبل المتوفی ۲۴۱ھ) نے اوس فقہ عمری کی پیروی کی جہ جو ملت ابراہیمی نہیں ہے جس کا ذکر
قرآن میں ہے۔ دیکھو سورہ یوسف و اتبع ملتہ ابائی ابراہیم واسحاق و یعقوب و ادا ابراہیم واسحاق و یعقوب
کے مذہب کا پیرو ہوں جنکے بارے میں خدا کا قول و جملہ ہم ملتہ یہود و ناسرنا صغیحات قبل نقل ہو چکا دیکھو سورہ انبیاء میں حضرت
یوسف علیہ السلام کے جناب امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام نے بھی اپنے خطبہ میں آیہ موصوفہ کی تلاوت فرمائی ہے جیسا کہ جواہر الحقدین
مہرودی و منقول از عبقات الانوار غدیر جلد چہارم ص ۲۵ میں ہے۔

عن ابی الطفیل قال خطبنا الحسن بن
علی بن ابیطالب فحمد اللہ و اتفی علیہ
واقصر الخطبۃ (الی ان قال) ثم قال من
عرفنی فقد عرفنی ومن لم یعرفنی
فاما الحسن بن محمد صلی اللہ علیہ وسلم ثم
تلی هذه الآیة و اتبع ملتہ ابائی ابراہیم و
اسحاق و یعقوب ثم اخذ فی کتاب اللہ ثم قال
انا ابالبشیر انا ابن النذیر انا ابن النبی انا ابن اللہ
المخلوق باذنه و انا ابن السورۃ المنیر و انا ابن الذی
ارسل رحمۃ للعالمین فانا من اهل بیت الذین احب
اللہ عنہم الرحمن و طہرہم تطہیرا و انا من
اہلبیت الذین افترض اللہ مودتہم و فلا یقہم
فقال فیما انزل علی محمد صلی اللہ علیہ وسلم
قل لا اسئلكم علیہ اجر الا المودة

ف العترتی

الطفیل کہتے ہیں کہ خطبہ پڑھا ہم میں حسن بن علی
بن ابیطالب نے پس خدا کی حمد و ثنا کی اور فقہ کیا خطبہ
کو یہاں تک کہ کہا حضرت نے جو شخص پہچانتا ہے مجھ کو
مجھے پہچانتا ہی ہے اور جو شخص نہیں پہچانتا مجھے پس میں
حسن ابن محمد ہوں پھر پڑھا حضرت نے اس آیت کو
و اتبع ملتہ ابائی ابراہیم واسحاق و یعقوب پھر لیا
کتاب اللہ کو تب حضرت نے کہا کہ میں فرزند ہوں شریک
میں فرزند ہوں نذیر کا میں فرزند ہوں نبی کا میں فرزند ہوں
داعی الی الحق باذنہ میں فرزند ہوں سراج سرکار میں
فرزند ہوں اور سکا جو بھیجا گیا ہے رحمت کر کے عالم کیلئے
میں ان اہل بیت سے ہوں جنکے بارے میں خدا نے
آیہ تطہیر نازل کی ہے اور میں ان اہل بیت میں سے
ہوں کہ فرض کیا ہے اللہ نے انکی مودت اور ولایت
و امامت کو پس کہا سے خدا نے اوس قرآن میں جو

نازل ہوا ہے خدا علی اللہ علیہ و آلہ وسلم پڑا کہ...

اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت و مودت اور ولایت و امامت کی علامت ہے...

المنہ فی سنیہ

زر قانی جلد میں تفسیر قل لا اسئلكم علیہ اجر الا المودة فی القربی کے ہے جنہا بن ابی حاتم والطبرانی وابن مردويه عن ابن عباس انما لما نزلت قالوا يا رسول الله من قرأ بک ہو الا الذین نزلت فیہم الآیۃ قال علی وفاطمة وابناہما۔
خطبہ مہجورہ سے عات صفات آئمہ اثنا عشر علیہم السلام کا سنت ابراہیمی پر ہونا معلوم ہو گیا اسی لئے ابراہیمی کے لئے خدا کا صریح حکم اس آیت کریمہ سے ہوا ہے۔

تورہ تعالیٰ یا ایہا المدین آمنوا الطیبہ اللہ والطیبہ الرسول واولی الامر منکم اسے ایمان والو حکم نواشد کا اور حکم یا نور رسول کا اور صاحبان امر کا اس آیت میں رسول اور اولو الامر کی اطاعت میں کچھ فرق نہیں کیا۔

یہی اولو الامر وہی لوگ ہیں جو رسول خدا کے شریک فی الامر ہیں رسول اللہ کے شریک فی الامر جناب علی علیہ السلام ہیں جیسے حضرت موسیٰ کے شریک فی الامر حضرت ہرون ہیں دیکھو تورہ تعالیٰ رب انصر علی صدیقی وایسری واصلی عقدا من لسان یفقهوا قولی واجعل لی وزیراً من اہلی ہاروت الخی اشد وبرا زری واشکر کہ فی اموری الآیۃ۔ موسیٰ نے عرض کی تو میرے لئے میرے سینہ کو کٹا دے فرما (امیر بنا) اور میرا کام میرے لئے آسان کر دے اور میری زبان سے لگنت کی گڑھ کھول دے تاکہ لوگ میری بات سمجھیں اور میرے کنبہ والوں میں سے میرے بھائی ہارون کو میرا وزیر بنا دے اسکے ذریعہ سے میری پشت مضبوط کر دے اور میرے کام میں میرا شریک بنا دے اسی آیت کی تفسیر درنور سیوطی جلد ۲ ص ۹۵ میں ہے۔ ابن مردويه غیب اور ابن قسار نے اسما بنت عمیس سے روایت کی ہے کہ میں نے حضرت رسول کو شہر مکہ میں ایک پھاڑے کے مقابلہ میں دیکھا کہ آپ فرما رہے تھے کہ خداوند میں بھی تجھے وہی سوال کرتا ہوں جو میرے بھائی موسیٰ نے کیا تھا کہ میرے سینہ کو کٹا دے فرما اور میرا کام میرے لئے آسان کر اور میری زبان کی گڑھ کھول دے تاکہ لوگ میری بات اچھی طرح سمجھیں اور میرے اہلیت سے میرے بھائی علی کو میرا وزیر بنا دے اور اسکے ذریعہ سے میری پشت مضبوط کر اور میرے کام میں اسکو شریک بنا دے یہی وجہ ہے کہ حضرت نے خطبہ حجۃ الوداع میں تقلید و خلیفتین اور امر بن بھی فرمایا ہے۔

پس رسول خدا کے بعد جن اولو الامر کی اطاعت واجب کی گئی وہ علی علیہ السلام اور انکی اولاد ہے۔

چنانچہ امام قندوزی ینایع المروۃ باب بیوم میں رقمطراز ہیں۔

وفی المناقب عن هشام بن حسان قال

خطب الحسن ابن علی علیہ السلام بعد

لنہ و توشیح) ہشام بن حسان: خاص رواۃ بخاری، ترمذی، ابن ماجہ، مسند احمد، تفسیر دہلی اور صحیح ترمذی جلد ثانی باب بیعت ابنی بن ہشام بن حسان واقع ہے۔ قال ترمذی نہ شاکہ بن اسماعیل احمد بن ہشام بن حسان عن عکرمہ عن ابن عباس بیعت بکۃ ثلث عشرۃ و بیعت ربیع بن واثق بن ریحان و سنین۔

ایضاً مشہور احادیث ترجمہ مشکوٰۃ میں ہے۔ ہشام بن حسان قدس سرہین کہنے لگے است وازالہ حدیث است

سہ ہشام بن حسان کا تلمیذ حسن بصری ہوا تاکہ اولی الاسلام جو مبعوث اللہ بھی ہیں بن حنون تالیسی کے ترجمہ واقع مشعلہ میں ہے۔ شیخ ابیہرۃ دینا زادہ با عبد اللہ بن حنون

قال ابن سعدی ما کان یلقونہ علقم استنہ نہ قال ہشام بن حسان تلمیذ الحسن البصری لم تر ینالی مثل ابن حنون

سہ اس خطبہ کی تائید کا خطبہ تاریخ مسعودی سے نقل ہے خال المسعودی فی مروج الذهب من خطب الحسن قال نحن حزب اللہ المفلحون و عترة رسول اللہ

صلوہ و اہلیتہ الطاہرون و اعدائنا القلیلین الذین خلفنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم و انما فی کتاب اللہ فی تفصیل علی شیخنا یحییٰ بن یزید بل منیقہ حقایقہ فاطیعوہ یا فاطما عظامہ و ضہ اذکانت لعل اللہ و اللہ رسول و علی اکابرہ و مقروہ و نالہم (ترجمہ) (دیکھو ماہنامہ مشرق)

فرمایا کہ ہم حزب اللہ الفالون ہیں یہی ہم ہوتا تھا
 کے لشکر میں ہر کسی لشکر غالب ہے اور ہم ہی اسکے رسول
 آل اور قبیلہ رشتہ دار ہیں اور ہم ہی وہ قیامت و طاہرین
 جو اہلیت کے نام سے موسوم ہیں اور ہم ہی ان دو زمانہ
 اشیائیں سے ایک ہیں جنکو ہمارے جد صلوات اللہ علیہ نے
 انبی امت کے سپرد کیا اور ہم ہی خدا کے تعالیٰ کے دوسری
 کتاب ہیں یعنی قرآن مطلق جس میں ہر شی کی تفسیر موجود ہے
 اور ہم ہی وہ ہیں کہ کوئی باطل امر تو ہم پر ملنے سے آجہ کر
 اور نہ پس پشت سے پس تفسیر قرآن مجید ہمارا کام ہے اور
 ہم قیاس سے تفسیر قرآن شریف نہیں کرتے بلکہ ہم دینی تفسیر
 بیان کرتے ہیں جو دائمی خدا تعالیٰ کا مطلب ہے پس
 ہماری اطاعت کر کیونکہ ہماری اطاعت خدا رسول
 کی اطاعت کے ساتھ ساتھ ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ قرآن
 مجید میں فرماتا ہے اطیعوا رسول واولی الامر من
 بعدہ روعے کی یہ وجہ ہے ہا کہ لوگ جاہلین کہ تفسیر قرآن شریف
 ہم سے حاصل کرنی چاہتے اور اسے لوگو شیطان کی آواز پر
 کان دگادوہ تمہارا کھلا ہوا دشمن ہے۔

بیعة الناس له بالامر فقال نحن حزب
 الله الفالون ونحن عنزة رسولہ الاقرون
 ونحن اهل بيعة الطيبون ونحن اهل الخليلين
 الذين خلفها جدي صلى الله عليه وآله في
 امته ونحن ثانی کتاب الله في
 تفصيل كل شئ لا ياتي غير الباطل من بين
 يديه ولا من خلفه فللعول علينا
 تفسيره ولا تغيبنا تاويله بل يتقنا
 حقنا اعتراف طيعون فان طاعتنا مفروضة
 بكتاب الله عز وجل وطاعة رسول مفروضة
 جلثانه يا ايها الذين امنوا اطيعوا الله و
 اطيعوا الرسول واولى الامر منكم وقال عز وجل
 فان ما زعتم في شئ فرووه الى الله
 والى الرسول واولى الامر منكم بعد الدين ليخبر
 منكم واحد واولى الامر منكم بعد الدين ليخبر
 فان له لکعد واسبين۔

ابن ماجہ جو صحاح شریف میں اپنے سنن باب طاعة الامام منہ مطبوعہ نظامی دہلی مستطاع میں یہ حدیث وارد کرتے ہیں۔

حدیث بیان کی ہم سے ابو بکر بن ابی شیبہ اور علی
 بن محمد نے کیا دونوں نے حدیث بیان کی ہم سے ویک نے کہ حدیث
 بیان کی ہم سے اعش نے ابی صالح سے اور بن ابی ہریرہ
 سے کہ فرمایا رسول خدا نے کہ جس نے اطاعت کی میری
 اوس نے اطاعت کی اللہ کی اور جس نے نافرمانی کی میری
 اور جس نے نافرمانی کی اللہ کی اور جس نے اطاعت کی امام کی
 اور جس نے اطاعت کی میری اور جس نے نافرمانی کی امام کی
 اور جس نے نافرمانی کی میری۔

حدثنا ابو بکر بن ابی شیبہ وعلی بن محمد
 قالنا وکیع ثنا اعش عن ابی صالح
 عن ابی هريرة قال قال رسول الله
 صلى الله عليه وسلم من اطاعني فقد
 اطاع الله ومن عصاني فقد عصى الله
 ومن اطاع الامام فقد
 اطاعني ومن عصا الامام
 فقد عصاني۔

اور روایت مذکورہ کی تائید مجددی الحدیث یفسر بفسہ بوقضا اس حدیث شریف سے ہوتی ہے کتاب وسیلۃ النجاة مولوی

بیرہوا امام ابن ابی حنیفہ
 بیعتہ الناس له بالامر فقال نحن حزب
 الله الفالون ونحن عنزة رسولہ الاقرون
 ونحن اهل بيعة الطيبون ونحن اهل الخليلين
 الذين خلفها جدي صلى الله عليه وآله في
 امته ونحن ثانی کتاب الله في
 تفصيل كل شئ لا ياتي غير الباطل من بين
 يديه ولا من خلفه فللعول علينا
 تفسيره ولا تغيبنا تاويله بل يتقنا
 حقنا اعتراف طيعون فان طاعتنا مفروضة
 بكتاب الله عز وجل وطاعة رسول مفروضة
 جلثانه يا ايها الذين امنوا اطيعوا الله و
 اطيعوا الرسول واولى الامر منكم وقال عز وجل
 فان ما زعتم في شئ فرووه الى الله
 والى الرسول واولى الامر منكم بعد الدين ليخبر
 منكم واحد واولى الامر منكم بعد الدين ليخبر
 فان له لکعد واسبين۔

محمد حسین کے مسئلہ میں لکھا ہے کہ ابن ابی شیبہ نے اپنے سنن میں اور ابو یعلیٰ نے اپنے مسند میں یہی روایت وارد کی ہے۔ اور سند رک
حاکم رقیابی جلد سوم اور الزاۃ الخفا شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ مطبوعہ مدینہ منورہ سے بطور نمونہ واحد نقل کیا جاتا ہے۔

اخرج لما لم يمت ابن ذر قال قال رسول الله

حاکم نے حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت

صلى الله عليه وسلم من اطاعني فقد اطاع

کی ہے کہ فرمایا رسول خدا نے کہ میں نے شخص سے اطاعت کی

الله ومن عصاني فقد عصي الله ومن

میرے سے اطاعت کی اس کی اور میں نے شخص سے

اطاع عليا فقد اطاعني ومن عصا عليا

نا فرمان کی میرے سے اور میں نے نافرمانی کی اس کی اور میں

فقد عصاني هذا صحيح الاسناد ولم

شخص نے اطاعت کی علی کی اس نے اطاعت کی

يخسر جاه و اخرج الحاكم عن ابي قال

میرے اور مجھے نافرمانی کی علی کی اس نے نافرمانی کی

قال النبي صلى الله عليه وسلم يا علي

میرے یہ حدیث صحیح سند ہے نہیں اخراج کیا بخاری

من فارقتني فقد فارقتك

و مسلم نے اور ما گئے ابو ذر صحابہ سے روایت کی ہے کہ

و من فارقتك يا علي فارقتني

فرمایا رسول خدا نے اے علی مجھے فرق کیا تو میں اور سے

فرق کیا تجھے اور مجھے فرق کیا اے علی تجھے اوستے

فرق کیا تجھے۔

روایات مذکورہ آریہ دانی ہدایہ الطبعوا اللہ و اطیعوا الرسول و اولی الامر منکم کی پوری پوری مویہ ہو گئی پہلی حدیث میں

لفظ امام ہے دوسری حدیث میں خود جناب علی علیہ السلام کی اطاعت مثل رسول خدا کے اطاعت کے واجب کی گئی ہے بعض

حدیث میں لفظ امام کے بجائے لفظ امیر ہے وہ بھی جناب امیر علیہ السلام ہی پر مطابق ہے نیز حدیث ثقلین کی جگہ ثقلین اور

امرین بھی ہے جس میں بھی جناب امیر علیہ السلام ہی مراد ہیں قبل کے واقعہ تبوک میں گذر چکا کہ رسول خدا نے جناب امیر کو لفظ

امام المسلمین سے خطاب فرمایا ہے۔ دیکھو ص ۱۳

اور کتاب مودۃ القریٰ سید علی ہدائی کے مودۃ بنجم میں جناب فاطمہ صدیقہ کبریٰ سے جو عزیز کے موقع پر موجود تھیں یہ حدیث

وارد ہے۔

حضرت فاطمہ صدیقہ کبریٰ سے مروی ہے کہ جناب

عن فاطمة قالت قال رسول الله صلى الله

رسول خدا نے فرمایا ہے کہ جس کا میں دل ہوں علی بھی اور اس کا

عليه و الله و مسلم من كنت

دل ہے اور جس کا میں امام ہوں پیشوا ہوں اور اس کا علی

وليي فعلي وليي و من كنت

پیشوا امام ہے۔

امامه فعلي امامه

اور آریہ مباہلہ فضل تعالوا اندع ابناءنا و ابناءکم و نساءنا و نساءکم و انفسنا و انفسکم

شم نبتہا فلنجعل لعنت الله على الكاذبين کے تفسیر میں شاہ

عہد القادر محدث دہلوی اپنے اردو ترجمہ موضح القرآن میں لکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا کہ تمہاری اس قدر سمجھانے پر بھی

اگر ناقص ہوں تو اوکے ساتھ قسم کر دیتا ہوں ایک صورت فیصلہ کی ہے کہ دونوں طرف اپنی جان سے اور اولاد سے حاضر ہوں اور دعا کریں کہ جو کوئی ہم میں جھوٹا ہے اس پر لعنت اور عذاب پڑے پھر حضرت آپ اور حضرت فاطمہ اور امام حسن اور امام حسین اور حضرت علی کو پیکر گئے اور انصار امین جو دانا تھے انہوں نے مقابلہ کیا اور جزیہ دنیا قبول رکھا۔

اور تفسیر فتح العزیز سورہ صحر ترجمہ اردو مشاعرہ ۱۹۵۵ء ۱۹۵۶ء بہ تفسیر سورہ الشمس والضحیٰ مطبوعہ مصطفائی لکھنؤ ۱۹۵۶ء میں ہے۔ النظر الی الصفح عبادۃ یعنی دیکھنا قرآن کے حرفوں کی طرف عبادت ہے اسی طرح حضرت علی کے حق میں آپ نے فرمایا ہے کہ النظر الی وجہ علی عبادۃ یعنی دیکھنا حضرت علی کے منہ کی طرف عبادت ہے سو اس وقت میں وجود شریف حضرت علی کا مثل وجود شریف نبوت صلی اللہ علیہ وسلم کے تھا۔

اور اس خاکدانِ ظلمانی سے فردوس برین کو انتقال فرمایا اکیسویں رات رمضان کی جسد مبارک کو آپ کے نجف الحجریہ میں ایک جگہ کا نام ہے کوفہ سے نزدیک مسجد جامع سے ایک فرسنگ حیرہ نعمان کی راہ میں وہاں مدفون کیا۔ یہ قصہ ششہ میں واقع ہوا اور آپ کی شہادت سے نبوت کی خلافت منقطع ہو گئی اور کوئی قائم مقام اس رتبہ کا نہ رہا اور نور اس ولایت کا جسکے آپ حامل تھے سلا بعد سلا آپ کی اولاد میں پیدا ہوتا رہا اور امام اپنے وقت کا ہوتا رہا۔ ایک سوانح عجیب ہے آپ کی شہادت کے یہ ہے کہ اس دن بیت المقدس میں کوئی پتھر نہ تھا جس کے نیچے سے خون جوش نہ مارتا تھا پس کما حقہ ثابت و مستحق ہو گیا کہ وہ تشریف فرما ایک فرقہ رہی ہے جو بعد رسوخدا جناب میر علیہ السلام کا پیرو رہا اور وہی ملت ابراہیمی پر رہا اور وہی ناجی ہے۔ اسی ملت ابراہیمی کے ترمذی کے لئے خدا نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مقرر فرمایا تھا اور جنگی امداد علی سے کرائی گئی جو بیس سال کامل میں تیار ہوا اور رسوخدا کے وفات پاتے ہی بدل گیا۔ جسکے بارے میں علی علیہ السلام کی تقریر دربار خلافت والی تصریح کرتی ہے۔

حضرت ابو بکر کے بارے میں رسوخدا نے صاف صاف فرمادیا تھا کہ میں نہیں جانتا کہ تم میرے بعد کیا احداث کر دو گے چنانچہ کتاب کشف الغطا ترجمہ کتاب موطا ص ۳۲۳ مطبوعہ مطبع مرقسوی دہلی ۱۲۹۶ء میں یہ حدیث ہے عن ابی النضر موطا عمر بن عبید اللہ انہ بلغوا رسول اللہ صلعم قال لشهداء احد هو کذا مشہد علیہم فقال ابو بکر الصديق يا رسول الله السننا باخوانهم اسلمنا کما اسلموا وجاهدنا کما جاهدوا فقال رسول الله بلی یا ادری ما نحن فون بعدی قال فبکی ابو بکر ثم بکی قال انما نکا ثنوت (ترجمہ کشف الغطا ترجمہ موطا) موطا میں ابوالنضر مولیٰ عمر بن عبید اللہ سے مروی ہے کہ رسول خدا نے جنگ احد کے شہیدوں کے لئے فرمایا یہ وہ لوگ ہیں جنکا میں گواہ ہوں ان میں سے ایسے تھے جنہوں نے نوبٹیاں چھوڑیں اور خوشی سے شہید ہوئے جنکا میں گواہ ہوں بعض نے کجوریں ہاتھ سے پھینک دیں بعضوں نے یہ آرزو کی کہ ہم لوٹ کر گھر بنادیں بعضوں کو حضرت بڑا پے کے وجہ سے چھوڑ گئے تھے مگر وہ شہادت کے آرزو میں چلے آئے ابوبکر صدیق نے کہا کیا ہم انکے اہالی نہیں ہیں مسلمان ہوئے ہم جیسے وہ مسلمان ہوئے اور جہاد کیا ہم نے جیسے انہوں نے جہاد کیا آپ نے فرمایا ہاں مگر مجھے معلوم نہیں کہ بعد میرے تم کیا احداث کر دو گے تو رونے لگے ابوبکر پھر رونے لگے اور فرمایا کیا ہم زندہ رہینگے بعد آپ کے ؟

روایت مذکورہ کے تائید کی یہ روایت کتاب دنا النور باخبار دار المصطفیٰ سید محمودی جلد ثانی ص ۱۸۷ مطبوعہ مصر ۱۳۲۶
عے نقل کی جاتی ہے۔

(رووی) یعنی انہ لما انکشف الناس یوم واحد وقف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی
مصعب بن عمیر فقال من المؤمنین رجال اذ قولہ وما یأبوا یقبلوا۔ اللهم ان عبدک نبیک
یشہد ان هو کلاء شہداء فاتوہم وسلموا علیہم فلن یسلو علیہم احد ما قامت السموات والارض
الارودوا علیہ ثم وقف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم موقفاً اخر فقال هو کلاء اصحاب الذین
اشہد لہم یوم القیامۃ فقال ابو بکر صفا فحق یا مصعب فقال بلی ولكن لا
ادری کیف تکون بعدی انہم خرجوا من الدنیا خاصاً

یہ بھی نے روایت کی ہے جبکہ روزِ جنگ احد لوگ مر گئے تو رسول اللہ ﷺ مصعب بن عمیر کے قریب ایٹا دے ہو کر یہ آیت
تلاوت فرمائی من المؤمنین رجال صدقوا ما عاہدوا اللہ بھ کر آپ نے فرمایا خدا یا یہ تیرا بندہ اور نبی گواہی دیتا ہے کہ یہ لوگ شہداء ہیں اے مسلمانو
تم ان کے مزاروں کے پاس آنا اور ان پر سلام کرنا پس جو شخص آسان دوزخ کے قیام تک ان شہداء پر سلام کرے گا یہ لوگ اسکو جواب
سلام دیں گے پھر رسول اللہ نے دوسری جگہ قیام کر کے ارشاد کیا یہ میرے صحابہ ہیں جنکے متعلق میں بروز قیامت گواہی دوں گا حضرت
ابوبکر نے عرض کیا آیا ہم آپ کے اصحاب نہیں ہیں فرمایا ان لیکن میں نہیں جانتا کہ تم میرے بعد کسے رہو گے بیشک یہ شہداء ایسے حال میں
دنیا سے نکلے ہیں کہ شکم انکے خالی تھے۔

حضرت عمر کے بارے میں جناب ام حسین علیہ السلام کا منبر پر سے اتارنا پہلے معلوم کر چکے اب حضرت امام حسن علیہ السلام کا
حضرت ابوبکر کو منبر سے اتارنا یوں مذکور ہے۔

وقف قاری الخلفاء السیوطی قال	ابن الخلفاء السیوطی میں ہے کہ حسن بن علی علیہ السلام
جاء الحسن ابن علی الی ابی بکر	حضرت ابوبکر کی طرف ہو کر گزریے اور ابوبکر رسول کے
وهو علی منبر رسول اللہ فقال انزل	منبر پر دیکھ کر کہنے لگے کہ میرے باپ کے منبر سے نیچے اترو
عن مجلس ابی فقال صدقت انہ	حضرت ابوبکر بولے تم نے سچ کہا وہ حقیقت یہ منبر تھا ہے
مجلس ابیک واجلس فی حجرہ وبکی	ہی باپ کا ہے یہ کہہ کر حضرت ابوبکر نے حضرت حسن کو گود میں
فقال علی واللہ ما هذا عن اموی	بٹھالیا اور رونے لگے حضرت علی نے ابوبکر سے فرمایا کہ جو کچھ
فقال واللہ ما اتھمک	تم سے حسن نے کہا وہ اللہ میرے حکم سے نہ تھا ابوبکر بولے...

سے بھی ہذا ہو السید ابو الحسن مجیس بن الحسن بن جعفر صاحب اخبار المدینہ قال السہودی فی جواهر العقیدین فی اوائل الذکر المرام عشر من
تسرا اثنا فی بعد ذکر حدیث حسن علی علیہ السلام متفقون ذکر اخبار جبریل بن ائمنی علیہ السلام والہدوس لمریان اہلبیتہ فقلی
وسما رستم مشقی رواہ السید ابوالحسن بن یحییٰ بن الحسن بن جعفر فی اجل المدینہ رواہ ابن ابی شیبہ الحسن بن علی بن یحییٰ عشر
ایضاً قال السہودی فی اوائل الذکر المساد من القسم الثانی فی بعد ذکر مدینہ عن الارقطی قلت وجہ بن الحسن بن علی بن یحییٰ المدینہ
فی هذا الحدیث هو صاحب اخبار المدینہ کان فقیہاً محدثاً ثاباً۔ انہ منقول لاجل انہ قد تفرقت مدونہ

تاریخ الرسل والملوک جلد اول حصہ چارم مشکاۃ سطر ۱۱۱۱ مطبوعہ لیڈن مین یہ عبارت مذکور ہے۔

ان ابامیکر العسقلانی قال فی صرف مودودت ان لہ اکشف بیت فاطمہ عن شیء وان سہاوا
قد نطقوا علی الطرب ووددت ان یوم سقیفۃ بنی ساعدۃ کنت قذات الامیر سے
عنق احد الرجلین یرید عمر وابا عبیدہ (صلی اللہ علیہ وسلم) حضرت ابو بکر نے وقت وفات و نہایت حسرت و افسوس کے ساتھ ارشاد
کیا کہ کاش میں رسول کے مکان کو نہ کھولتا گو وہ جنگ ہی کے قصد سے کیوں نہ بند کیا گیا ہوتا۔ اور کاش ہر زبعت سقیفہ
بنی ساعدہ میں خود امر خلافت کو اختیار کرتا بلکہ خلافت کا قلاوہ عمر یا ابو عبیدہ کے گلے میں ڈال دیتا۔ انتہی

تتمہ کتاب تکمیل ہذا

یہاں تک لکھ کر ہم اپنی تحقیق کو ختم کرتے ہیں اسکے بعد جناب امام محمد باقر علیہ السلام کے سند سے اس خطبہ عظیم الشان کے
بعض اقتباسات نقل کئے دیتے ہیں جس خطبہ عظیمہ کو لوگوں نے مثل حافظ ابن کثیر وغیرہ کے اسکا بہت بڑا خطبہ ہونا قبول کیا ہے۔
لیکن جس قدر خطبہ لکھا گیا ہے وہ پندرہ بیس سطور سے زیادہ کا نہیں حالانکہ رسالتکتاب صلی اللہ علیہ وآلہ نے اس خطبہ مبارکہ کو کوئی
گھنٹہ تک بڑے عظیم الشان چمانہ پر بیان فرمایا ہے اسکی وجہ یہ تبلیغ و تاکید کا سورہ مائدہ کے ساتھ آخر میں نازل ہونا اور سربراہ خداوند عالم
کا جناب رسول خدا کو مع ناقہ کے روک دینا اور حضرت کو جو کچھ اس میں نال ہو رہا تھا اسکی بابت اپنی ضمانت کر لینا جسکی آیہ دانی ہوا
والحدیثک من الناس شاہد ہے یعنی اسد نکو لوگوں کے شر سے بچا لیا گیا۔

اس خطبہ جلیلہ کو علامہ طبرسی نے اپنی کتاب احتجاج میں وارد فرمایا ہے۔ اور ملایا فول نے اپنے مشہور کتاب مملہ حیدری
میں نظم کیا ہے جس کے دیکھنے سے یہ امر بخوبی واضح و آشکارا ہو جاتا ہے کہ سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس خطبہ عظیم الشان
میں تبلیغ کے تمامی مفہوم اور مقصود کو جو خداوند عالم کائنات کا ظاہر اور اعلان فرمادیا ہے اور کوئی امر ارشاد ہدایت بنیاد کا باقی نہیں
چھوڑا۔ اسی آیہ تبلیغ و تاکید کو امام محمد باقر علیہ السلام کے سند سے امام نعیمی نے اپنی تفسیر کشف و البیان میں اور امام رازی نے اپنے
تفسیر مفتاح النیب المشہورہ تفسیر کبیرہ میں اور علامہ نظام نیشاپوری نے اپنے تفسیر غرائب القرآن میں اور علامہ عینی حنفی نے اپنے
کتاب عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری میں اور امام قندوزی حنفی نے اپنی کتاب نایب المودۃ میں وارد فرمایا ہے۔ لیکن ان سب میں
لفظ خطبہ کا صرف ایک فقرہ من کنت مولاه فعلی مولاه کے سوا اور کچھ نہیں ہے۔ لیکن یہ خطبہ جسکے اقتباسات کو ہم لکھتے ہیں اس کے
آغاز ہی سے رسول خدا نے اپنے تبلیغ رسالت کا تذکرہ اور وجہ نزول اس آیہ تبلیغ و تاکید کی اور چند مرتبہ حضرت جبریل علیہ السلام کا اس
معاملہ خاص کے لئے خدا کے جانب سے تشریف لانا مع دیگر وجوہات کے سب کچھ فرمایا ہے جو درایت سے ایسا ہی ہوتا یا بایا جاتا
ہے لیکن صحابہ نے اخفا کیا اور خلافت و سلطنت کے اثر نے انکو لکھنے سے باز رکھا۔ اور پھر بھی حق ظاہر ہو کر رہا۔ یہ اقتباسات کتاب
اجتاج طبرسی مشہورہ ملان سے نقل ہیں سب سے پہلے اسناد لکھنا ضروری ہے وہ یہ ہے۔

بسم الله الرحمن الرحيم

يَا أَيُّهَا الرُّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ
مِّن رَّبِّكَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَمَا قَدْ
بَلَّغْتَ مِصَالَهُ ۖ وَلِلَّهِ يُعْصَمُ مَوْلَاكَ
فِي الْيَوْمِ الْحَاقِقِ ۚ

بسم الله الرحمن الرحيم

اس رسالے پر دیکھا دے تو اس حیران کن نازل کی گئی
ہے طرف تیرے پروردگار کی جانب سے علی کی اس
میں اور اگر نہ کر لیا تو تو نہیں پہنچایا تو متے اس کی
رسالت کو اور اللہ تعالیٰ کا حکم آرمیوں کے شر سے

[illegible]

ما انزل الله تعالى الا وانا
صبيحكم سبب نزول هذه
الاية ان جبرئيل عبط الي
سرايا ثلثا يا مرفي عن السلام
ربي وهو السلام ان اقوم
في هذا المشهد فاعلم
كل ابيض واسود ان علي بن
ابطالب اخي ووصي وخليفتي
والا امكلم من بعدك الله محله مني
محل هارون من موسى الا انه لا نبي
بعدي وهو وليكم من بعد الله ورسوله و
قد انزل الله تبارك وتعالى على بذلك آية
من كتابه انما وليكم الله ورسوله
والذين امنوا الذين يقيمون
الصلاة ويؤتون الزكاة وهم
راكون وعلى بن ابي طالب اقام
الصلاة واتى الزكاة وهو راع
سيد الله عز وجل في كل حال ومثلت
جبرئيل ان يستعفى لي عن تبليغي
ذلت اليكم امها الناس علي
بقلة المتقين وكثرة المنافقين
وادغال الاثمين وختل
المستهزئين بالاسلام الذين
وصفهم الله في كتابه باخفم

اسے گروہ مردم نہیں قصور کیا میں نے ہو جانے میں اس
کے کہ جو اللہ تعالیٰ نے میری طرف نازل کیا ہے اس میں جان
کڑا ہوں اور وہ یہ ہے کہ جبرئیل عین مرتبہ میرے پاس
آئے اور ہر مرتبہ بعد سلام کے میرے پروردگار کے جانب
سے کہ وہ ہمیشہ زندہ و سلامت ہے بلکہ کلمہ کرتے تھے کہ میں
اس عین میں کھڑا ہوں اور آگاہ کروں انہیں ہر ایک گورہ سے
اور گاہ سے کوئی سب آدمیوں کو اس بات سے کہ علی بن
ابطالب میرا بھائی اور میرا وصی اور میرا خلیفہ ہے میرے
بعد امام ہے ایسا امام کہ مرتبہ اور کلمے مثل ہارون
کے ہے موسیٰ سے مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہو سکتا
اور وہ تھا مادی ہے بعد اللہ کے اور بعد اس کے رسول
کے اور تحقیق نازل کی ہے اللہ تبارک و تعالیٰ نے میرے
اوپر اسکی ایک آیت اپنی کتاب میں ترجمہ آیت سوار کے
نہیں ہے کہ ولی تمہارا اللہ اور اسکا رسول ہے اور وہ
مومن ہیں کہ جو قائم رکھتے ہیں نماز کو اور دیتے ہیں زکوٰۃ کو
حالت رکوع میں اتمی۔ اور علی بن ابي طالب نے قائم رکھا
نماز کو اور دی زکوٰۃ ورنہ آٹھا لیکہ وہ رکوع کرنے والا تھا
چاہتا تھا اللہ عز وجل کی خوشنودی کو ہر حال میں اور میں نے
سوال کیا جبرئیل سے اس بات کا کہ معاف رکھے
بلکہ اللہ چاہنے سے اس حکم کے بخاری طرف
اسے کہ اس سبب سے کہ میں واقف تھا ساتھ قلت
تحقین کے اور کثرت منافقین کے اور مخالفت کرنے
گنہگاروں کے اور فریب دینے مضحکہ کرنے والوں کے
ساتھ اسلام کے کہ جلی کیفیت اللہ نے اپنی کتاب میں

اللہ جیسے غلبہ میں تھا اپنی دوستی و خلیفہ ہے و کچھ اول تبلیغ میں

عسے اور لفظ والا امام من بعدی کے لئے دیکھو اشارہ ملک اشرف حسان بن ابی طالب

مشق ۲ جو میں غریب پر پڑا گیا جس میں ہے فقال لہم یا علی فانہی رضیک ہ من بعدی اما ادا واما

سے تفسیر ابن کثیر جلد ۲ مشق ۲ میں ہے کہ در وی این مردیہ من طریق سفیان الثوری عن ابی السنان عن الضحاك عن ابن عباس قال کان علی بن ابي طالب قائما علی
فرسائل و مردانے فاعطاه فخر فخرت انما ویکم اللہ رسول اللہ و اور روضۃ اللہ یہ سید محمد بن اسمعیل امیر مصنفان کے آخر مستلزمین ہے و کفہ شرعاً نازل آیت الولاية -

يقولون بالسنتهم مالميس في قلوبهم
 ولجيموندهتيا وهو عند الله
 عظيم وكثرة اذام في غير
 مرة حتى سموا اذنا وزعموا
 اني كذلك لكثرة ملازمة اياي
 واقبال علي حتى انزل الله عز
 وجل في ذلك قرآنا ومنهم
 الذين يؤذون النبي ويقولون
 هو اذن قل اذن على الذين
 يزعمون انه اذن خير لكم لو كان
 بآله ويؤمن للمؤمنين
 ولو شئت ان اسي يا ساعتم
 لسميت وان اوحى اليهم
 باعيا فهم لا ومات وان
 ادل عليهم لدلت ولكي
 والله في امورهم قد تكلمت
 وكل ذلك لا يرضي الله مني
 الا ان ابلغ ما انزل الله
 الي ثم تنلى عليه السلام
 يا ايها الرسول بلغ
 ما انزل اليك من
 ربك في على وان لم تفعل
 فما بلغت رسالته والله
 يعصمك من الناس

بیان فرمائی ہے اس طرح ہر ترجمہ آیت کہتے ہیں وہ لوگ
 ساتھ اپنی زبانوں کے جو کچھ اونکے دلوں میں نہیں جانتی
 اور جانتے ہیں وہ لوگ اس بات کو آسان سمجھا کہ وہ
 خدا کے نزدیک گناہ عظیم ہے اور ان لوگوں نے
 اکثر مجھ کو اذیت دی ہے یہاں تک کہ میرا نام اذن کہا
 اور گمان کیا کہ میں ایسا ہوں بسبب کثرت ملازمت
 علی کے سر سے ساتھ اور میرے متوجہ ہونے کے اوہل
 لڑت بیان تک کہ نازل کیا اللہ تعالیٰ نے اس باب
 میں قرآن ترجمہ آیت اور بعض ارضین منافقون
 میں سے اذیت دیتے ہیں بنی کو اور کہتے ہیں کہ وہ
 کان ہے یعنی لوگوں کا گناہ مان لیتا ہے کہ اسے مجھ
 اذن بنا ہوا ان لوگوں کے کہ گمان کرتے ہیں کہ وہ
 اذن ہے بہترے واسطے تمہارے ایمان لانا ہے ساتھ
 اللہ کے اور یقین کرتا ہے مومنوں کی بات کا اسی
 اور اگر میں چاہتا کہ اذن لوگوں کا نام بتا دوں تو
 البتہ بتا دیتا اور اگر میں چاہتا کہ اذن اشخاص کی
 طرف اشارہ کروں تو البتہ اشارہ کرتا اور اگر میں
 چاہتا کہ اذن لوگوں سے آگاہ کروں تو البتہ آگاہ
 کرتا واللہ اذن لوگوں کے کام میں میں نے بزرگی
 کی یعنی اذن لوگوں کے نام کا اظہار نہیں کیا بہر حال
 اللہ مجھے ارادی ہوا گا سوائے اس بات کے کہ پوچھا
 دون میں اس حکم کو کہ نازل کیا ہے اللہ نے
 میری طرف بعد اس کے حضرت نے یہ آیت پڑھی ترجمہ
 آیت لے رسول چو نہا دے تو وہ حکم کہ نازل کیا گیا ہے
 میری طرف یہ ہے چو نہا دے کہ جانب سے علی کے باب
 میں اور اگر نہ کہ چکا تو نہیں چو نہا لے تو نے رسالت
 اوہل اور اللہ چاہتا تھا کہ لوگوں کے شر سے انہی

فاعلموا یا معشر الناس
 ان الله قد نصب لكم وليا
 واما ما مفترضاً طاعتاً على
 المهاجرين والانصار و
 على التابعين لهم باحسان وعلى
 المبادي والخاصرة على الاجبي
 والعرق والحر والمملوك والصغير
 والكبير وعلى الابيض والاسود
 على كل موحد ماض حكمه جائز
 قوله نافذ امره ملعون من خالفه من
 من تبعه ومن من صدق فقد غفر الله
 له من سمع منه واطاع له

(۵)

میں آگاہ ہوا ہے کہ حقیقی اللہ نے نصب
 کیا ہے اور اسکو واسطے تمھارے دل اور امام کے فرض
 ہے طاعت اور اسکی اوپر مہاجرین کے اور انصار کے
 اور اوپر تابعین کے واسطے اور ان کے ساتھ امان
 کے اور اوپر بادیہ نشین کے اور خاصرے کے اور اوپر اجبی
 کے اور عربی کے اور اوپر آزاد کے اور غلام کے اور اوپر
 بچوٹے کے اور پرستے کے اور امیر کو بیسے کے اور غلام
 کے اور اوپر ہر جو حد کے جاری ہے حکم اور اسکا جائز ہے
 قول اور اسکا نافذ ہے امر اور اسکا نصرت کیا گیا ہے وہ
 شخص کہ اسکی مخالفت کرے دھم کیا گیا ہے وہ شخص
 کہ جو اسکی متابعت کرے عفو میں ہے وہ شخص کہ اسکی
 تصدیق کرے پس تحقیق نقشہ دیا اللہ نے اسکو اور
 اس شخص کو کہ جو اسکی بات سے اور اسکی اطاعت
 کرے۔

معاشر الناس انہ اخر مقام
 اخبرہ فی هذا المشهد
 فاسمعوا واطيعوا والقادوا
 لا مریکم فان الله عز وجل هو
 مولکم والحکم ثم من دونه
 رسولہ محمد وبتکم القانت
 الخاطب لکم ثم من بعدی علی لکم
 واما مکم بامریکم ثم الامانة
 فی ذریعتی من ولدی الخادم تلغون
 الله رسولہ لا حلال الا ما
 احل الله ولا حرام الا ما حرمہ
 الله عرفت فی الحلال والحرام
 وانا اقصیت بما علمنی

اسے گروہ مردم تحقیق یہ اخیر کثرتا ہوا ہے کہ کثرت
 ہوں میں اس کے جس میں پہنچا ستو تم اور اطاعت کرو
 تم اور انبیاء کو و تم واسطے اپنے پروردگار کے حکم کے
 اس سبب سے کہ تحقیق اللہ عز وجل تمھارا مولیٰ ہے
 اور تمھارا مہبود ہے پھر اس کے بعد رسول محمد تمھارا
 ولی ہے کہ قائم ہے خطاب کرنے والا ہے واسطے تمھارے
 پھر میرے بعد علی تمھارا ولی ہے اور امام ہے تمھارے
 پروردگار کے حکم سے بعد اس کے امامت میری
 ذریت میں ہے کہ جو اولاد سے علی کے ہے اور اسکی
 کہ طاقات کو دے گی تم اسکو اور اس کے رسول کو یعنی
 قیامت تک نہیں ہے کہ فی حلال مگر جو کچھ کہ حلال
 کیا ہے اور اسکو اللہ نے اور نہیں ہے گویا حرام مگر جو کچھ
 کہ حرام کیا ہے اور اسکو اللہ نے بتا دیا ہے پھر اللہ نے

ربی فی کتابہ وحلالہ وحرامہ

المید

معاشر الناس ما من علمه الا وقد
احصاه الله في وكتب علم علمت
فقد احصيته في اماما متقين وما
من علمه الا علمته عليا و
هو الامام المبين

مطلال اور حرام اور میں نے پہنچا دیا جو کچھ سکھایا تھا
کچھ کو میرے پردہ دار نے اپنی کتاب سے اور مطال اور
حرام سے طرف اور ہی علی کے اسے گروہ مردم متین
ہے کوئی علم مگر یہ کہ تحقیق اعطاء کیا ہے اور سکوا اللہ نے
مجھ میں اور ہر علم کہ میں سکھایا گیا ہوں پس تحقیق
اعطاء کر دیا ہے میں نے اور سکوا بیچ امام متقین کے اور
نہیں ہے کوئی علم مگر سکھایا دیا ہے میں نے وہ علی کو
اور وہی علی امام مبین ہے۔

اسے گروہ مردم نہ پہنچا دوس سے اور نہ پہنچا
اوس سے اور نہ سرکشی کرد تم اور علی ولایت سے
پس وہ ایسا ہے کہ ہدایت کر چکا طرف حق کے
اور علی کر چکا ساتھ اوس کے اور دفع کر چکا باطل کو
اور منع کر چکا اوس سے اور نہ روکے گی اور سکوا اللہ
کے باب میں علامت دلت لائے دائے کی بعد اوس کے
آگاہ ہو کہ علی پہلے سب سے ایمان لایا ہے ساتھ اللہ
کے اور اوس کے رسول کے اور وہی ایسا ہے کہ نہ کیا
اوس نے رسول پر اپنے نفس کو یعنی شب بھرت
اور وہی ایسا ہے کہ رسول خدا کے ساتھ تھا جبکہ کوئی
نہ تھا کہ عبادت کرنا اللہ کی ساتھ اوس کے رسول کے
مردوں سے سوا اوس ہی علی کے

اسے گروہ مردم فضیلت دو اور سکوا پس تحقیق
فضیلت دی ہے اور سکوا اللہ نے اور قبول کرد تم اور سکوا
پس تحقیق نصب کیا ہے اور سکوا اللہ نے اسے گروہ
مردم متقین وہ امام ہے اللہ کی جانب سے اور ہر گونہ
توبہ قبول کر چکا اللہ کسی شخص کی کہ جو اس کی ولایت
کا انکار کرے اور نہ تجھے گا اللہ اوس انکار کرنے والی کو
حقا واجب ہے اللہ پر کرنا اور انکار واسطے اوس شخص کے

معاشر الناس لا تضلوا عند ولا
تفروا منه ولا تستكفروا من
ولا يترهفوا الذي يجدى الى الحق
وليعمل بدو يزهق الباطل و
ينهي عنر ولا تاخذاه في الله لومة
لا تثر ثمرانه اول من امن بالله
ورسوله وهو الذي فدى رسوله
بنفسه وهو الذي كان مع
رسول الله ولا احد يعبد الله مع
رسوله من الرجال غيره

معاشر الناس فضلو فقد فضله
الله واقلوه فقد نصبه الله
معاشر الناس انه ما من الله و
لن يتوب الله على احد الا كفر ولا يتره
ولن يعصاه حتما على الله ان
يفعل ذلك بمن خالف امره فيه وان
يعذ به عند ابا انكر ابد الاباد و

کہ جو آدمی کے حکم کی مخالفت کرے علی کے باب میں اور
 یہ کہ عذاب کرے اور مخالفت کرنے والے کو
 عذاب سخت ہمیشہ اور ہمیشہ پس دروتم لوگ اس
 بات سے کہ مخالفت کر دو تم اس کی پس داخل ہو گے
 تم ایسی آگ میں کہ ایندھن اور سکا آدمی ہیں اور
 جھڑپیں ہیا کی گئی ہے وہ آگ واسطے کافروں کے
 اے لوگو میرے ساتھ واللہ بشارت دیئے گئے
 ہیں پہلے لوگ بنیوں سے اور رسولوں سے اور
 میں خاتم الانبیاء المرسلین ہوں اور حجت ہوں
 تمام مخلوقات پر خواہ آسمانوں کے رہنے والے ہوں
 خواہ زمینوں کے اور جو شخص کہ شک کرے اس باب
 میں پس وہ کافر ہے مثل کفر زانہ جاہلیت کے کہ جو
 پہلے تھا اور جو شخص کہ شک کرے کسی شے میں پس
 اس قول سے پس تحقیق شک کیا اس نے کل میں
 اور اسی امر نبوت سے اور شک کرنے والا اس میں جو ہے
 اس کے لئے آتش دوزخ ہے۔

اے گروہ مردم عطا فرمائی ہے بجز اللہ نے ہے
 فضیلت در آخا بلکہ منت ہے اس کے جانب سے
 اوپر برے اور احسان ہے اس کے جانب سے میری
 طرت اور نہیں ہے کوئی مہود سوا اس کے اسی کے
 واسطے حمد ہے میری جانب سے ہمیشہ اور ہمیشہ
 اوپر ہر حال کے۔

اے گروہ مردم فضیلت دو تم علی کو اس سبب
 سے کہ وہ افضل ہے سب آدمیوں سے میرے بعد
 خواہ مرد ہوں خواہ عورت ہمارے ہی سبب سے
 نازل کرتے ہیں رزق کو اور ہمارے ہی سبب سے
 باقی ہے خلق لعنت کی گئی ہے لعنت کی گئی ہے

دھروا لدھور فاحذروا
 ان تخالفوا فتصلوا ناراً
 وقودها الناس والحجارة
 أعدت للكافرين
 * * * * *
 ایہا الناس فی واللہ بشر
 الاولون من النبیین والمرسلین
 وانا خاتم الانبیاء و
 المرسلین والحجة علی جمیع
 المخلوقین من اهل السموات
 والارضین ومن شک فی ذلک
 فهو کافر کفر جاہلیۃ الاولی
 ومن شک فی شیء من قولی فقد شک
 فی کل منہ وان شک عن ذلک فلم الذار

معاشر الناس حیاتی اللہ بھذہ
 الفضیلة منا منہ علی ولھانا
 منہ الی ولا الہ الاھو لہ الحمد
 منی ابد الابدین و دھر
 الدھرین علی کل حال

معاشر الناس فضلو علینا
 فانه افضل الناس بعدی من
 ذکر وانشی بنا انزل اللہ الرزق
 وبقی الخلق ملعون ملعون مغضوب
 مغضوب علی من رد قولی هذا

وان لحر وفاقه ألا ان جبرئیل
خبرنی عن الله تعالیٰ بذلک
وبقول من عادی علیا وحر
یتولہ فعلیہ لعنی وعضبی
فلنظر نفس ما قدمت لغد
واتقوا الله ان تحالفوه فتزل
قد مر بعد شوقها ان الله خبر
بما تعلمون

x x x x

x x x x

x x x x

معاشرا الناس انہ جنب

الله الذی ذکر فی کتابہ

فقال تعالیٰ ان تقول یا

حرقی علی ما فرطت فی

جنب الله - معاشرا الناس

تدبر القرآن وافهموا آیاتہ

والنظر والی حکماتہ ولا

تبعوا متشابہہ فوالله لن یبین

لکم زواجرہ ولا یوضح لکم تفسیرہ

ألا الذی انا اخذ بیدہ ومصعدہ

الی و شائل بعضہ ومعلمکم

ان منکنت مولاہ فہذا علی

مولاہ وهو علی بن ابیطالب اخو

ووصی و مولا لہ من الله عز و

جل انزلہا علی

معاشرا الناس ان علیا وبن

غضب کیا گیا ہے غضب کیا گیا ہے اور اس شخص پر
کہ جو میرے اس قول کو رد کرے اور اس کے موافقت
نکرے آگاہ ہو تحقیق جبرئیل نے خبر دی ہے تم کو ان کے
کی طرف سے ساتھ اس بات کے کہ اسے فرمایا ہے کہ جو
شخص دشمن رکھے گا علی کو اور نہ دوست رکھیں
اور سکو پس اس کے اوپر لعنت میری ہے اور غضب
میرا ہے پس چاہئے کہ نظر کرے ہر نفس یعنی ہر شخص
کہ کیا آگے بھیجنا ہے راستے کل کے یعنی واسطے روز
قیامت کے اور درود تم اسے کو اس بات سے کہ مخالفت
کو و تم اس کی پس نفرتیں کھا لیں کا قدم بعد اس کے ثابت
ہونے کے تحقیق اسے جانتا ہے جو کچھ کہ تم کرتے ہو۔
اسے گروہ مردم تحقیق رہی علی جنب شدہ ہے کہ
کہ جسکا ذکر کیا ہے اس نے اپنی کتاب میں پس فرمایا
ہے (ترجمہ) ایسا نہ کہ کہے کوئی نفس کہ کیا افسوس
ہے اس بات پر کہ تفسیر کی میں نے جنب شدہ میں۔

اسے گروہ مردم غور سے دیکھو قرآن کو اور سمجھو اس کی
آیتوں کو اور نظر کرو اس کے حکمت کی طرف اور نہ پڑھا
کر اور اس کے فضاہات کی پس واسطہ بیان کرے گا واسطے
تھارے اس کے حکمون کو اور نہ واضح کرے گا واسطے
تھارے اس کی تفسیر کو مگر یہ شخص کہ میں اس کے ہاتھ
کو پکڑے ہوئے ہوں اور اس کو ملنے کے ہوئے ہوں
اپنی طرف اور اس کے بازو کو اوٹھاں کے ہوئے ہوں اور
تم کو اس بات کا بتانے والا ہوں کہ میں جسکا مولیٰ ہوں پس
علی بھی اس کا مولیٰ ہے اور بن ابیطالب میرا بھائی ہے
اور میرا وصی ہے اور ولایت اس کی اسے عز و عل کی طرف
سے ہے کہ اس نے میرے اوپر نازل کی ہے۔

اسے گروہ مردم تحقیق علی اور پاکیزہ لوگ میری

اور آدمین سے وہی نقل اسفر زمین اور قرآن شل اکبر
 ہے پس ہر ایک خبر دینے والا ہے اپنی ساتھی سے موافق
 ہے واسطے اس کے یعنی قرآن الہیت کے مراتب کا خبر دینے
 والا ہے اور اہل بیت قرآن کے معنی بیان کرنے والے
 اور یہ دونوں ایک دوسرے سے موافق ہیں ہرگز نہ جدا
 ہوئے یہ دونوں یہاں تک کہ وارد ہوں میرے پاس
 حوض کوثر پر یہ لوگ امین ہیں خدا کے اور اسکی خلق میں اور
 حکیم ہیں اور اسکی طرف سے اور اسکی زمین میں آگاہ ہو کہ تحقیق
 کہ ادا کیا میں نے رسالت کو آگاہ ہو کہ تحقیق ہو پناہ دیا میں نے
 آگاہ ہو کہ تحقیق سنا دیا میں نے آگاہ ہو کہ تحقیق واضح
 کر دیا میں نے آگاہ ہو کہ تحقیق امد عزوجل نے فرمایا ہے
 اور میں کہتا ہوں امد عزوجل کے جانب سے کہ آگاہ ہو کہ
 تحقیق نہیں ہے کوئی امیر المومنین سوا میرے اس بھائی کے
 اور زمین حلال ہے امارت مومنون کی بعد میرے واسطے
 کسی شخص کے سوا اور اس کے (حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے)
 میں کہ بعد اس کے رسول خدا نے اپنے (خوت علی علیہ السلام کا
 بازو پکڑا پھر ادا کو بلند کیا اور جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ
 وآلہ جب سے کہ منبر پر تشریف لے گئے تھے علی کو ادا ٹھانے ہوئے
 تھے یہاں تک کہ آپ کے ہاتھوں رسول خدا کے زانو کے برابر ہو گئے
 بعد اس کے فرمایا رسول خدا نے کہ اسے گروہ مردم یہ علی ہے میرا
 بھائی اور میرا وصی اور یاد رکھنے والا میرے علم کا اور خلیفہ

من ولدی هم الثقل
 الاصغر والقرآن الثقل الاکبر
 فکلواحد منهم منبئ
 عن صاحب موافق له لن
 یفترقا حتی یردا علی الخوض
 هم امتاء الله فی خلقه و
 حکمائہ فی ارضه الا وقد اذیت الا
 وقد بلغت الا وقد اسعت الا
 وقد اوضعت الا وان الله عزوجل
 قال وانا قلت عن الله عزوجل
 جل الا انه لیس امیر المومنین
 غیراخی هذا ولا یخل امرأۃ
 المومنین بعدی لاحد غیرہ
 ثم ضرب بیدہ الی عضدہ
 فرفعہ وکان من ذوال
 ما صعد رسول الله صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم شال علیا حتی
 صارت رجلاً مع ركبۃ رسول الله
 صلی اللہ علیہ وآلہ ثم قال معاشر الناس اعلموا انی
 وادوا وای علی وخلیفتی علی امتی و
 علی تفسیر کتاب الله عزوجل والذی

اس جیسے اس خطبہ میں حضرت علی کے ہاتھ مبارک رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زانوی اقدس میں نہ کہ ہاتھ لگے تھے ویسے ہی دیکھو خطبہ تاریخ روزت اس فاسٹ کتاب چارہ
 ہے اس خطبہ مبارک میں دلی علی ہے یعنی علی یاد رکھنے والا میرے علم کا ہے اور اس لفظ مبارک کے ثبوت میں خود کلام آگئی اطلاق ہے جیسا کہ سورہ انفاس میں ہے قیما اذن داعیہ
 تاکہ ادا کہیں اس نصیحت کو ایسے کان کو جو سننے والے اور یاد رکھنے والے ہیں اکثر تقابیر میں آئے مبارک سے مراد گوش مبارک علی علیہ السلام ہیں چنانچہ تفسیر درمنثور میں
 جلد ۱ ص ۱۰۰ ہے اخرج سید بن خضروا بن جریر وابن النضر وابن ابی حاتم وابن مردیہ عن کحول قال لانا زلت و قیما اذن داعیہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
 اذن علی قال کحول فلان علی یقول یا سمعت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وحفاظہ عدیث نے کحول سے روایت کی ہے کہ جب وقت نازل ہوئی یہ آیت و قیما اذن داعیہ
 فرمایا رسول خدا نے کہ میں نے سوال کیا ہے اپنے پروردگار سے اس بات کا کہ گردانے اون کا لون کو کہ جنگی صفت اس آیت میں ہے کان علی کے کحول نے کہا ہے کہ علی کہتے تھے
 کہ میں نے رسول خدا سے کوئی بات نہیں سنی کہ جسکو بھول گیا ہوں۔

اليه والعامل بما يرضاه والمحاب
لاعدائهم والمواصلة طاعة و
الناهي عن معصية خليفته رسول الله
وامير المؤمنين واما امر الهادي
وقاتل الناكثين والقاسطين
والمارقين بامر الله اقول
ما يبدل القول لدي بامر
ربي اقول اللهم وال من
والاه وعاد من عاداه والعن
من انكره واغضب على
حمد حقك اللهم انك انزلت على
ان الامامة بعدى بعلي وليك
عند تبياني ذلك ونصبي اياه
بما اكملت لعمادك من
دينهم وانتمت عليهم بعتك
ورضيت لهم الاسلام دينا
فقلت ومن يتبع غير الاسلام
دينا فلن يقبل منه وهو في
الآخرة من الخاسرين اللهم اني
اشهدك وكفى بك شهيدا
الحق قد بلغت

معاشر الناس انما اكمل الله

میری امت پر اور تفسیر کتاب اللہ مردم میں پراہد ہونے
والا اہل ان کے اور علی کو نبی الامام اور اس چیز کے کہ اس کے
راضی رکھے اور نہ ہونے والا دشمنان خدا سے اور پاری کرنے
والا طاعت خدا پر اور منع کرنے والا ناسک معصیت سے
خليفة رسولی کا اور امیر مومنین کا اور امام ہدایت
کرنے والا اور قتل کرنے والا ناکثین اور قاسطین ومارقین
کا حکم خدا کرتا ہوں میں کہ نہیں بدل جاتا ہے بات میرے
پاس ساتھ حکم پروردگار میری کے کہتا ہوں میں کہ لے
اللہ دوست رکھ اور سکو جو دوست رکھے علی کو اور دشمن
رکھ اور سکو جو دشمن رکھے علی کو اور لعنت کر اس شخص
پر جو انکار کرے اسکا اور غضب نازی کر اس شخص پر
جو انکار کرے اس کے حق کا اسے اللہ تعالیٰ نازل کیا
اور میرے بہ امر کہ امامت بعد میرے واسطے علی کے ہے کہ
جو تیرا دل ہے قریب بیان کرنے میرے کے اس بات کو اور
نصب کرنے میرے کے اور سکو بہ سبب اس کے کہ کامل کیا تو نے
واسطے اپنے بندوں کے اور ان کے دین کو اور تمام کیا تو نے
انہوں پر اپنی نعمت کو اور راضی ہو تو ان سے از روی
دین اسلام کے پس فرمایا تو نے ترجمہ آیت اور جو شخص کہ
طلب کرے سوا اسلام کے کوئی دین تو نہ قبول کیا بجا
اس سے اور وہ شخص آخرت میں ہے نقصان پانے
والا اے میرے اعدا میں تجھ کو گواہ کرتا ہوں اور
تو کافی گواہ ہے کہ تحقیق پہونچا دیا میں نے تیری حالت کو
اے گروہ مردم سوائے ان کے نہیں ہے کہ کامل کیا ہو

سورة القربی سید علی ہمدانی کے مودۃ راہد میں حدیث ششم میں ہے۔ ومن خلیفۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان علیا منی امیر المؤمنین انکون
فصلی منی امیر المؤمنین وادم بین الروح والجسد۔ اور خلیفۃ سے مروی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا ہے کہ اگر لوگوں کو معلوم ہو کہ ایک امیر المؤمنین کے نام زد ہوئے تو
کبھی انکی فضیلت کا انکار نہ کریں علی اور وقت امیر المؤمنین کے نام سے ہم زد ہوئے جیسے آدم علیہ السلام بعد از جہنم کے درمیان تھے۔
سورة قال ابن الاثیر فی النہایہ ان کثیر اصحاب کمال وناظرین اہل صفین والمارقین الخوارج ابن الاثیر فرمایا میں نے کئے ہیں کہ انکیشن سے اہل حق اور
ناظرین سے اہل صفین اور مارقین سے خوارج مراد ہیں۔

اے گروہ مردم عنقریب ہونگے میرے بعد ایسے امام کے
جائینگے طرف آتش و دوزخ کے اور بروز قیامت نہ ہند کے
جائینگے وہ لوگ اے گروہ مردم تحقیق اسد ادر من اور لوگوں

۱۷ سورہ ہل آل علی الانسان مکی آیت ولیعون الطعام علی حبہ و سکینا و تمیاد سیرا واقع ہے۔ شبلی صاحب اپنے سیرت میں حصہ اول ص ۴۱ میں صرت اس قدر لکھتے ہیں: "قرآن مجید میں جہاں خدا نے بندگان خاص کے اوصاف بتائے ہیں وہاں فرمایا ہے ولیعون الطعام علی حبہ و سکینا و تمیاد سیرا، چونکہ یہ سورہ مبارکہ خاص جناب میرا کو سنین علی علیہ السلام کے شان میں اترا ہے اسلئے شبلی صاحب بندگان خاص لکھ کر رکھتے۔ حالانکہ عقد الغریب میں جہاں اس مشہور مشافروہ کا ذکر ہے جس میں مولانا شہ
ایک طرف اور چالیس فقہا شاہیر کا د مقابل تھا اس میں سورہ ہل آل کا جناب علی علیہ السلام کے شان میں نازل ہونا قبول کیا گیا ہے۔ اور تفسیر رشیدیہ علی علیہ
ص ۴۹ مطبوعہ مصر میں یہ حدیث ہے واخرج ابن مردويه عن ابن عباس قال قوله ولیعون الطعام علی حبہ الآیۃ قال عززت بذل الآیۃ فی علی بن ابیطالب وناظر نیت
رسول اللہ صلعم۔ یہی مضمون تفسیر فتح القدر شوکانی حصہ چہارم میں ہے۔ لہذا کچھ تفسیر اس سورہ میں آجیہ ۱۷ تفسیر فرزند دیناری مطبوعہ مصر ص ۴۱ اور تفسیر البیاض للرحمنی ص ۱۱۱ میں بھی ہے۔

— 222 —

۱۔ اگر وہ مردم تحقیق کے ہیں تو ان کے خیال اور افکار پر غور کریں

فطرتاً اور مہینے کے مطابق کو امریکا اور تھی کی پس جان لیا اور سنے

اس شخص کو اپنے پیچھے لگا کر ملازمین کی طرف سے پس منظر پر لگے

اوس کے حکم کو تاکہ سالہ چوتھ اور باقاعدہ کو دہم اور دہم

تاکہ حمایت پاؤں تم اور بارہ جو تم سبب اس کے منع کرنے

کے پس رشید پاؤں تم اندھا دیاؤ تم غفلت اور کسے ہر ایک کے اندھ

مشرق کر دین نکو راستہ دوسری علی کی راہ سے میں صراحتاً

ہو گا کہ علم کی اسے اللہ عظیم ہی چیر دی کر کے کا پھر علی ہے

بعد صراطِ سلیم آیا پھر میری ادا لادے جو اصل کی پشت سے

ہے وہ لوگ ایسے اللہ میں کماہانت اور بے سادہ حق کے اور
سابقہ اور بعد کے کوئی نام نہ لگائے اور نہ لگائے

ان کے بعد وہ بالآخر اپنے آپ کو تسلیم کرنے پر مجبور ہوئے۔

مردود و موزوں نازل ہوا ہے اور انہیں اس کے لیے عذر

آنزل ہوا ہے اور ان کے واسطے عام ہے اور انہیں کیلئے

مقصود ہے کہ وہ لوگ دستِ بخت خدا کے کہ نہ ہوں

ہے اور یہ اور نہ وہ لوگ غلط ہیں ہر گئے یعنی قیامت میں

آگاہ ہو کہ تحفہ گزرو، اس کا جو ہے وہی لوگ غالب ہیں

اے گروہ مردم قرآن بتانا ہے تلوک کو تحقیق اسے ہے۔

اوپر کے اوپر کے اوپر سے ہونے اور میں نے بھی تم کو بتایا

وہ ہے کہ وہ یعنی علیؑ ہے اور میں اس میں ہوں

فان هذا امر على سبيلها فانه لا يتصور السبل ففقرن بلعده من سبيلها

الحکم محمد و ابن مردودہ عن ابن مسعود قال قلت لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

بعضی اعلیٰ شیطانی یہ خواہشیں فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی جانیں نجات دے۔

ان مسئلہ اور ایسی عزت و شہرت و قیام پھر اس آیت کی تائید و

پنجینا بیع المودۃ (۱۱) مطبوعہ احیاء سائنس کے ادارے

اسعدنا بكم من بركاته و بركاته

1

و جعلها كلمة باقية في عقبه و قلت
 لن تضلوا ما تكلمت بهما + + + +
 جس جگہ کہ فرمایا ہے اللہ عزوجل نے کو گراہا ہم نے اور کو
 ایسی بات کہ جو باقی رہنے والی ہے اور سب اولاد میں اور کہ
 چکا ہوں میں کہ نہ گراہ ہو گئے تم لوگ جب تک کہ تک کہ گراہ
 تم ساتھ اور نہیں وہ دونوں کے معنی ساتھ قرآن اہل بیت کے
 اسے گروہ مردم جو شخص اطاعت کرے اللہ کی اور اس کے
 رسول کی اور علی کی اور ان ائمہ کی کہ ذکر کیا ہے ہونے
 اور ان کا پس تحقیق رشتہ گاری پائی اور سب رشتہ گاری عظیم۔

جس طرح رسول خدا نے حضرت علی کے بارے میں فرمایا ہے کہ علی مجھے ہے اور میں علی سے ہوں ویسے ہی حضرت امام حسین
 علیہ السلام کے بارے میں بھی وارد ہے چنانچہ صحیح ترمذی ابواب المناقب میں ہے۔

قال الترمذی حدثنا الحسن بن سمرۃ نا اسمعیل بن عیاش عن عبد اللہ بن عثمان بن خثیم عن
 سعید بن راشد عن یعلی بن مرقۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حسین سنی و امان
 حسین حبیب اللہ من حبیبہ حسین سبط من اولادہ ابی ہاشم بن علی بن ابی طالب کہ حدیث کی ہے حسن بن عرفہ نے اسمعیل بن عباس
 سے کہا اور میں نے حدیث کی ہے عبد اللہ بن عثمان بن خثیم نے سعید بن راشد سے اور میں نے یعلی بن مرقہ سے کہ فرمایا رسول خدا نے حسین مجھے
 ہے اور میں حسین سے ہوں دوست رکھتا ہے اور اس کو جو حسین کو دوست رکھتا ہے حسین ایک سبط ہے اسباط سے یہ حدیث حسن ہے
 اسباط جمع ہے یعنی نو فرزند حسین کے اسباط ہیں اور حضرت امام حسین ایک سبط ہیں یہ دش ہوئے اور ان جناب کے بڑے بھائی
 حضرت حسن علیہ السلام یہ سبط اکبر ہیں جو مع اپنے پند جناب علی علیہ السلام ابوالسبطین کے اثنا عشر ائمہ ہو گئے ہیں سب کے سب
 صراط مستقیم ہیں جیسا کہ حضرت پیغمبر صلوات اللہ علیہ وآلہ نے خطبہ میں ارشاد فرمایا ہے۔

چنانچہ ملا باذل رحمہ اللہ نے جو خطبہ مبارکہ کو نظم کیا ہے اس موقع کی یہ نظم نقل کی جاتی ہے۔

سب اہل الناس آن مستقیم	صراطی کہ پروردگار علیم	بہ بیت آن شدہ رہنما	بود از پے من علی پیشوا
چنین از پے او ہماں چند تن	کہ از صلب و بند اولاد من	تحقیق باشند امامان دین	بخون رہنما عدالت گزین
وزان بعد انکہ را با تمام	نخواند و بفرمود خیرالانام	کہ نازل شد این سورہ شان	بشان ہماں جانشینان من
در ایشان بود عام و از بہر شان	بود خاص شرکت گیران	کہ ایشان بودند اولیائے خدا	بر آن سرور آن تخت بود در ا
نہاں نمود نیز اندوہناک	کہ بودند حکم بردان پاک	بدانید اسے مردمان آشکار	کہ غالب بود لشکر کردگار

ارشاد پیغمبر سے خود حضرت کا صراط مستقیم ہونا اور بعد رسول خدا جناب علی اور ان کی اولاد کا صراط مستقیم ہونا یعنی سورہ فاتحہ کا محمد
 وآل محمد کے شان میں نازل ہونا اور انہیں کے لئے عام اور خاص ہونا حدیث پیغمبر سے معلوم کر چکے۔

سے اللہ یہ کہ یہ جملہ کلمہ باقیہ فی عقبہ کی تفسیر میں بتا دیجیے الودعہ من ہے فی المناقب الثابت الثانی من علی بن حسین من ابیہ عن جدہ امیر المؤمنین علی
 علیہ السلام قال فیما نزل قولہ عزوجل وجعلنا کلمۃ باقیہ فی عقبہ سے جعل الامۃ فی عقبہ حسین الی یوم النقیۃ۔

چنانچہ روسی اشعلیٰ بن تقیہ قال سلم بن حیان سمعت ابا بريدہ يقول صراط محمد وآلہ العیسیٰ امام شعبی نے اپنی تفسیر میں مسلم بن حیان سے روایت کی ہے کہ ابا بريدہ نے کہا ہے کہ صراط محمد استقیم سے مراد محمد اور آل محمد ہیں۔

اور تفسیر معالم التنزیل نبوی میں ہے قال ابو العالیہ و الحسن رسول اللہ وآلہ و صحابہ یعنی صاحب معالم التنزیل نبوی نے لکھا ہے کہ ابو العالیہ اور حسن بصری نے روایت کی ہے کہ صراط مستقیم رسول اللہ و آلہ و صحابہ مراد ہیں۔

وقال عبد الرحمن بن زيد بن اسلم الصدوق الملقب بـعبد الرحمن بن زيد بن اسلم الكوفي
او کے اہل بیت ہیں۔

یہ سورہ فاتحہ سے ترجمہ قرآن مجید سے نقل ہے۔ اول ترجمہ فارسی شاہ ولی اللہ محدث دہلوی دوسرا شاہ رفیع الدین تیسرا ترجمہ شاہ عبدالقادر ہے۔

سُورَةُ الْقَامِلَةِ وَهِيَ كَمِثْرُ الْيَاسْتِ
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

جہاں خدا کے منتخبیندہ رہیں۔

شروع کرتا ہوں ساتھ تمام التفت بخش کرتے رہے میرا ان کے

شہر کے نام سے جو بڑا مہربان بنایا وہ ہم و اولاد

الحمد لله رب العلمين (١) الرحمن الرحيم (٢) ملك يوم الدين (٣)

شایسته خدا راست پروردگار عالمها بخشاینده مهربان خداوند دانا جزا

سب اعرف واسطے اصرار کے پروردگار کا یوں کا
بخشش کرنے والا مہربان
خداوند دان جزا کا

سب تعریف اسد کے ہے جو صاحب عالمی جہان ہے
بہت مہربان نہایت رحم والا
ایک صفات کے دن کا

ایاک نعبد و ایاک نستعین (۵)

ترا می پرستم و از تو مدد می طلبم

نہیں کو عبادت کرتے ہیں ہم اور انہیں سے مدد چاہتے ہیں ہم

تجلی کو ہم بندگی کریں اور تجلی سے مدد چاہیں

صراط الذين انعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين (١)

صراط الدین اعلیٰ علیہم السلام بخیر است و بهر آنکه از راه انانکه اکرام کرده بر ایشان بجز آنکه خشم گرفته شد بر آئند و بجز گرامان

۱۰ موضع القرآن

ماہ ادکی جن پر تو نے فضل کیا نہ جن پر غصہ ہوا اور نہ بے جا

سلسلۃ فیض الرحمن شاہ ولی اللہ میں ہے۔ مراد از آگاہ کہ اگر کم کردہ شد پڑھنا چار دہائی نہیں صدیقین شہداء صالحین دروہاز الہی ششم گزشتہ پڑھا ہو، ارد گرد ان خوارک
عالمین قبول کن دعا، ادریش الرحمن " اس کے موضح القرآن شاہ عبد القادر جن پر تو نے فضل کیا ان سے بدلہ فرماد ہیں نبیین اور صدیقین اور شہداء صالحین جن پر غصہ ہوا
ان سے یہ وعدہ کر رہا ہوں سے نصلاً و ملائکہ میں یہ سورت احمد صاحب نے بندوں کے زبان سے فرمالی کہ اس طرح کیا کریں ۔

شاہ ولی اللہ اور ان کے بیٹے شاہ عبدالقادر سورہ فاتحہ کے شتم علیہم کو چار فرقے مراد لیتے ہیں یہ چار فرقے نہیں ہیں بلکہ یہ ایک جماعت ہے اور وہ محمد و آل محمد علیہم السلام ہیں جو آل ابراہیم و اسمعیل علیہم السلام ہیں جن پر ناز زمین و روز بھی ہے اور سلام بھی ہے درود اللہ صلی علی محمد و آل محمد کما صلیت علی ابراہیم و آل ابراہیم انک حمید مجید پھر السلام علینا و علی عباد اللہ الصالحین اس دوسرے سلام میں جو لفظ عباد اللہ الصالحین ہے یہ بھی آل محمد ہیں جسکے لفظ عباد اللہ کے لئے دیکھو سورہ ہل آئی۔

چنانچہ کتاب منصب ماست مولوی محمد اسماعیل شہید میرہ شاہ ولی اللہ ^{۲۲} مطبوعہ فاروقی دہلی سورہ ہل آئی کے اس آیت مبارکہ کی تفسیر میں ہے۔

ان الابرار یثربون من کما سکان من ارجی کا فوراً عیناً یثرب نبوا عباد اللہ یغفروہم الخ فیرا بیشک نیکو کار لوگ شراب کے وہ ساغر میں جن کے جسمیں نور کی آمیزش ہوگی یا یہ چشمہ جہین خدا کے خاص بندے ہیں گئے اور جہان چاہئے باجائے مارا جاتا رہیں مقام حضرت مرتضیٰ و حضرت زہرا و امامین شہیدین علیہم السلام انہ منصب ماست ^{۲۳} اور سورہ ہل آئی کے لئے دیکھو تفسیر عزیزی فارسی مکتبہ فتح العسریہ پارہ ۲۹ مطبوعہ مطبع محمدی لاہور کی تفسیر صفحہ ۳۳ سے شروع ہے۔

دار بہن مقام تفسیر اند کہ حضرت امیر المومنین کرم اللہ
وہ ملک دنیا را بستان خود گرفتہ اند و ملک عقبی را بہ
اسی مقام میں کہا گیا ہے کہ جناب امیر المومنین
علی علیہ السلام نے دنیا کو اپنے ستان سے اور عقبی کو
ستان سے خرید لیا ہے۔

اور صلح کے لئے دیکھو آیہ سورہ تحریم صلح المومنین جس سے مراد خاص جناب امیر علیہ السلام ہیں دیکھو تفسیر قطبی و حسینی و فتح البیان مولوی صدیق حسن خان و فتح القدیر شوکانی وغیرہ۔ عن اہل بیت عجب قللت سمعت یقول صلح المومنین بن اہل البیت
انہ وہ۔ فتح البیان ج ۲ ص ۲۹۹

ایک جماعت ہونے کا ثبوت شاہ عبدالقادر سے

توہ تعالیٰ و من خلقنا امۃ یہدون بالحق و بدید لون۔ اور جن لوگوں سے پیدا کیا ہم نے ایک جماعت ہے کہ راہ دکھاتے ہیں ساتھ حق کے اور ساتھ اوسکے عدل کرتے ہیں جسکی تفسیر میں شاہ عبدالقادر لکھتے ہیں یعنی شرح پر ۱۲ مخرج القرآن اسی شرح پر سوخذانے بروز غدیر خم جناب علی علیہ السلام کو امیر مقرر کیا دیکھو کتاب حقیقۃ الحقیقۃ حکیم شانی ^{۲۴} کا ساتواں شمار مطبوعہ نولکشور ^{۲۵} شہ ۱۳۸۵ ہجری ۱۳۸۵ شمسی نائب مصطفیٰ بروز غدیر کرد بر شرع خود مراد امیر اور ایک جماعت ہونے کا ثبوت شاہ ولی اللہ سے۔ از انہ انخفاص مطبوعہ صدیقی بریلی ^{۲۶} شہ ۱۳۸۵ ہجری ۱۳۸۵ شمسی۔

و این جماعت کہ موضع طبعی خلفای انبیاء اند و در شریعت سنی اند بصید یقین و شہداء و صالحین و این مضمون مستفاد میشود ازین دو آیت کریمہ قال اللہ تعالیٰ علی لسان عبادہ احدثنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم

لہ توضیح (صدیق کشف الظنون میں ہے۔ حقیقۃ الحقیقۃ و شریعۃ الطریقۃ العروت بغزی ہزار کی تعلیم الی اللہ و آدم ابو البشر علیہ السلام انسانی انسانیت میں ختم و ختمانہ اللہ علیہم علیہم انسانی انسانی مولوی و م میں ہے بشنوار اول مثال حدیث معنی ما وقف علی برکتہ علیہم غازی شیخ لکھنؤ لکھنؤ است میں چند نیکو یاد گیر

وقال الله تبارك وتعالى اولئك مع الذين انعم الله عليهم من النبيين والصديقين والشهداء والصالحين
 وحسن اولئك رفيقا اور یہ جماعت یعنی صدیقین و شہداء و صالحین کی جو وضع طبعی سے خلفاء انبیاء میں جبکہ نام
 شریعت میں الفاظ مذکورہ سے ہے یہ مضمون ان دو آیتوں سے فائدہ دیتا ہے۔

پہلی آیت بندوں کے زبان سے خدا نے ارشاد فرمایا ہے جیسا کہ ترجمہ سورہ فاتحہ میں گذرا اور دوسری آیت کا
 حاصل ترجمہ یہ لوگ ساتھ ان لوگوں کے ہیں کہ نعمت کی ہے اللہ نے ان پر ان کے پیغمبروں سے صدیقوں سے اور شہیدوں سے اور
 صالحوں سے اور اچھے ہیں یہ لوگ رفیق۔

عبارت مذکورہ سے پہلے لفظ جماعت کے ثبوت کی یہ مہارت ہے۔

از میان امت جمعہ مستند کہ جو ہر نفس ایشان قریب بحکم نفوس انبیاء مخلوق شدہ دین جماعت در اصل فطرت خلفاء
 انبیاء اند یعنی اس امت میں ایک ایسی جماعت ہے کہ جسکی خلقت جو ہر نفس انبیاء کے قریب خلق کی گئی ہے اور یہی جماعت اصل فطرت
 میں خلفاء انبیاء ہیں۔ (ص ۹۰ ازالہ الغما)

جب یہ امر متحقق ہو گیا کہ سورہ فاتحہ میں جو جماعت منعم علیہم ہے وہ نبیین سے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مراد
 ہیں جو خاتم النبیین ہیں جنکے بعد تین فردین خلفاء انبیاء کی ہیں پس سورہ فاتحہ میں نبوت کے بعد خلافت یعنی امامت ہے
 اور انکی تعداد بارہ کی ثابت ہے پس وہ ائمہ اثنا عشر علیہم السلام ہیں۔

جنکو شاہ ولی اللہ نے چار فرقے قرار دیکر لکھا تھا اور ہمیں کی عبارت (مذکورہ) میں لفظ جماعت لکھا ہے جس سے یہ امر
 واضح و مبین ہو گیا کہ اس امت میں ایک جماعت ایسی ہے جو جو ہر نفس انبیاء کے قریب پیدا کی گئی ہے اور وہی اصل و حقیقت
 میں خلفاء انبیاء ہیں پس وہی منعم علیہم ہیں اور وہ آل محمد علیہم السلام ہیں جنکے اول جناب علی علیہ السلام صدیقین سے اور پھر جناب
 حسین مجتبیٰ علیہما السلام شہداء سے اور باقی نو اولاد جناب امام حسین علیہ السلام صاحبین سے یہ سب اثنا عشر ائمہ ہو گئے۔ دیکھنا
 یہ ہے کہ بعد رسول خدا صحابہ سورہ فاتحہ کو نماز میں پڑھتے ہوئے کس کی راہ پر چلنے یا ثابت قدم رہنے کی دعا کرتے تھے نیز تابعین کسکی
 راہ پر چلنا تصور کرتے تھے۔

تفسیر معالم التنزیل بخوبی میں عکرمہ کا قول مذکور ہے قال عکرمہ النبیین هم الصادقین والبرکات الشہداء
 عمر و عثمان و علی و الصالحین ما یرا الصحابة یعنی عکرمہ کہتا ہے کہ نبیین سے مراد محمد سول اللہ اور صدیقین سے ابو بکر اور شہداء میں
 عمر و عثمان اور علی اور صاحبین میں کل صحابہ ہیں۔

عکرمہ کا یہی طریقہ تھا جسکا وہ راوی ہے جسکی حقیقت کلام الہی کے خلاف ہے کیونکہ حضرات منعم علیہم
 آل ابراہیم و اسمعیل علیہما السلام سے ہیں کیونکہ انہیں کو نبوت و امامت دی گئی ہے۔

خود کلام مجید میں لفظ صدیق و صدیقہ جن کے لئے آیا ہے مثل حضرت ادریس حضرت ابراہیم اور حضرت یوسف
 پیغمبران کے اور حضرت مریم صدیقہ غیر انبیاء میں یہ سب کے سب مصطفیٰ و مجتبیٰ اور منعم علیہم ہیں یہی وجہ ہے کہ رسالت اللہ نے جناب
 امیر کو صدیق اکبر اور حضرت فاطمہ علیہا السلام کو صدیقہ کبریٰ ارشاد فرمایا ہے و کچھ ص ۱۰۲ سطر ۱۰۔ کتاب ہذا

ایسے ہی لفظ شہدا ہے چنانچہ آخر سورہ ج میں شہدا علی الناس اونہیں کے لئے مخصوص ہے جو مجتبیٰ ہو چکے ہوں۔
 نیز صالحین میں لوگ ہیں جو مجتبیٰ کئے جا چکے ہیں جسکی یہ آیت دلالت کرتی ہے دیکھو (سورہ نون والقلم) فاجتنبہ ربہ فاعلمہ
 من الصالحین۔ پس ہرگز یدش پروردگار او پس ساخت از جملہ صالحان (فتح الرحمن)
 اس آیت کریمہ نے عکرمہ کے سایر الصوابہ کو داخلہ صالحین سے خارج کر دیا پس آیت منم علیہم میں جو لفظ صدیقین ہے اور اس سے
 جناب علی مرتضیٰ اور لفظ شہدا سے حضرت حسین مجتبیٰ اور لفظ صالحین سے نواؤ لاد امام حسین علیہ السلام اسباط پیغمبر سے مراد
 ہیں یہ کل بارہ اشخاص ہوئے ہیں آل محمد میں جو اصل و حقیقت میں خلفاء انبیاء ہیں جسکی خلقت جوہر انبیاء سے خلق کی گئی ہے۔
 یہی حضرات مصطفیٰ اور مجتبیٰ اور مرتضیٰ اور مختار کے الفاظ سے منتخب ہو کر آیت تطہیر میں داخل ہیں مثال کے لئے دیکھو آیت تطہیر مریم
 (سورہ آل عمران)۔

یا مریحان اللہ اصطفک و طهرک
 واصطفک علی نساء العالمین
 اے مریم تھو خدا نے مصطفیٰ کر کے طاہرہ قرار دیا اور سات
 دنیا و جہان کی عورتوں میں سے تھو منتخب کیا۔

دیکھو پہلی آیت جس میں لفظ اجتبیٰ مقدم ہے صالحین پر اور اس آیت مریم میں مصطفیٰ مقدم ہے طہارت پر اس رتبہ کے بعد
 حضرت مریم صدیقہ قرار پائیں تو تعالیٰ دام صدیقہ اور اونکی مان (یعنی حضرت عیسیٰ کی) صدیقہ یقین دیکھو (سورہ مائدہ)۔

یہ انتخاب خدا نے اپنے ہی اختیار میں رکھا ہے چنانچہ بصدق القرآن یفسر بعضہ بعضا سے یہ آیت سورہ قصص کی لکھی جاتی ہے۔
 و ربک یخلق ما یشاء ویختار ما یشاء
 اور تعالیٰ پیدا کرنا چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور
 لہم الخیرۃ
 جسے چاہتا ہے انتخاب کرتا ہے یا انتخاب کرکے اختیار میں نہیں ہے

چنانچہ خدا نے جب حضرت ابراہیم کو صراط مستقیم اور ہادی قرار دیا تو سب سے پہلے مجتبیٰ کر دانا۔ دیکھو آیت (سورہ النحل)
 ان ابراہیم کان امۃ قانتا لله حنیفاً
 اس میں شک ہی نہیں کہ ابراہیم روگوں کے پیشوا خدا کے
 ولم یشک من المشرکین شاکراً
 قرآن بردار بندہ اللہ باطل سے کٹر کے چٹنے والے اور شکر میں ہے
 لانعمۃ اجنبہ و ہدایہ الی
 صراط مستقیم
 اور اپنی سیدھی راہ کی اونہیں ہدایت کی تھی۔

دوسری جگہ سورہ النعام میں ذریت ابراہیم کے لئے جس میں سترہ انبیاء کو درجینہ کے شمول میں جناب موسیٰ و ہارون علیہ السلام
 حصہ میں خدا فرماتا ہے۔

واجتنبینہم حد ینہم الی صراط
 مستقیم
 اور انکو منتخب کیا اور اونہیں سیدھے راہ کی ہدایت کی
 اور سورہ الصافات میں صرف حضرت موسیٰ و ہارون کے لئے خدا کا یہ قول ہے۔

وہدینہما الصراط المستقیم و
 ترکنا علیہما فی الآخرین سلام علی
 موسیٰ و ہارون
 اور دونوں کو سیدھی راہ کی ہدایت کی اور بعد کے
 آئے ہالون میں اور کفار کو خیر باقی رکھا (ہر جگہ) موسیٰ و
 ہارون پر سلام (رحمی) سلام ہے۔

دیکھو حضرت ابراہیم کا ذکر خصیصہ واحد سے اور ذریت ابراہیم کا ضمیر جمع سے اور موسیٰ و ہارون کا تذکرہ صیغہ مشبہ سے خدا نے اپنے قول میں فرمایا ہے۔

آیات موعودہ سے صراط مستقیم ہونا اور انہیں حضرات کا ثابت ہو گیا جنکا انتخاب خدا نے مصطفیٰ مجتبیٰ سے کر چکا ہے۔ پس سورہ فاتحہ میں منعم علیہم محمد و آل محمد علیہم السلام میں جن پر بدون درود بھیجے ہوئے نماز مقبول نہیں دیتے ہی سورہ فاتحہ جس میں سات آیتیں ہیں بدو کمال سورہ فاتحہ کے نماز نہیں ہوتی دیکھو صحیح ترمذی کی یہ حدیث عن عبادة بن الصامت عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا صلوة لمن یقرأ بفاتحة الكتاب فی الباب عن ابی ہریرۃ وعائشۃ والنسائی قتادة وعبد اللہ بن عمرو قال ابویسی حدیث عبادة بن مسعود حدیث حسن صحیح عبادة بن صامت نے رسول خدا سے روایت کی ہے کہ فرمایا حضرت نے نہیں نماز ہوتی اس شخص کی جو فاتحہ الکتاب نہ پڑھے اور اس باب میں روایت ہے ابو ہریرہ اور عائشہ اور انس اور ابو قتادہ اور عبد اللہ بن عمرو سے کہا ابویسی ترمذی نے کھڑے عبادة بن صامت حسن صحیح ہے۔

اور صحیح ترمذی ابواب تفسیر القرآن میں یہ تفسیر آیت کریمہ سبحانم المثنیٰ والقرآن العظیم کے وارد ہے۔

عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امدام القرآن وام الكتاب والسبع المثنیٰ ہذا حدیث حسن صحیح ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول خدا نے امدام القرآن وام الكتاب والسبع المثنیٰ میں کلمہ ہائی اثنیٰ بن حدیث حسن صحیح ہے اور تفسیر بیضاوی مطبوعہ اسلامبول ص ۳۷ میں ہے۔ ردی ابو ہریرۃ انہ علیہ الصلوٰۃ والسلام قال فاتحہ الکتاب سبع آیات اولہن بسم اللہ الرحمن الرحیم یعنی ابو ہریرہ نے رسول خدا سے روایت کی ہے کہ فاتحہ الکتاب میں سات آیات ہیں پہلی آیت بسم اللہ الرحمن الرحیم اور شاہ ولی اللہ اپنے فارسی ترجمہ مہر مفتح الرحمن میں آیت کریمہ وقد آتینک سبحان المثنیٰ والقرآن العظیم کا ترجمہ لکھے ہیں ہر آیت دایم تراہفت آیت از انجہ در نماز مکرر خواندہ میشود یعنی سورہ فاتحہ و دایم تراقرآن بزرگ (بخ و من بعد ان کہ ہیں) اور اردو تفسیر مفتح القرآن شاہ عبدالقادر میں ہے۔ سات آیتیں وغیرہ کما سورہ فاتحہ کو اور بڑے درجہ کا قرآن بھی کہا سکتا ہے اور تفسیر فتح العزیز سورہ بقرہ شاہ عبدالعزیز ص ۳۷ مطبوعہ چاہ محمدی حاجی ولی محمد ص ۳۶ میں ہے۔

اور تفسیر فتح العزیز سورہ بقرہ شاہ عبدالعزیز ص ۳۷ مطبوعہ چاہ محمدی حاجی ولی محمد ص ۳۶ میں ہے۔
واعمال محسوسہ در نماز ہفت رکعت و آیات ابن سورہ نیز ہفت ارکان بعد نماز قیام در کوٹ و قیومہ و جہدہ اولی و جہدہ
بین السجدتین و جہدہ ثانیہ و قعدہ است۔ پس بسم اللہ الرحمن الرحیم مقابل قیام تصور باید نمود و قیام ابتداء اعمال نماز است
الحمد للہ رب العالمین مقابل رکوع است آخر اور ص ۳۷ میں ہے و از انجہ است سبع المثنیٰ یعنی ہفت آیتے کہ تکرار کردہ میشود در
ہر نماز و ان ہفت آیت این است بسم اللہ الرحمن الرحیم کہ مفضل باب ذکر است و الحمد للہ رب العالمین کہ مفتاح باب شکر است آخر
اور ص ۳۷ میں ہے۔ پس قسم اول انجہ متعلق بہ تسبیح است ابن است کہ جمیع علوم در چار کتاب الہی مندرج است و قرآن مجید حاوی
آن جمیع علوم است و علوم قرآن در سورہ فاتحہ و علوم سورہ فاتحہ در بسم اللہ الرحمن الرحیم و علوم بسم اللہ در حرف بار ترجمہ پس
پہلی قسم جو بسم اللہ الرحمن الرحیم سے متعلق ہے یہ ہے کہ تمام علوم خدا چار کتابوں (توریت زبور انجیل اور قرآن) میں سموئے
ہوئے ہیں اور قرآن مجید ان کل علوم پر حاوی ہے اور کل علوم اس میں موجود ہیں اور قرآن کے کل علوم سورہ فاتحہ میں ہیں
اور سورہ فاتحہ کے سارے علوم بسم اللہ الرحمن الرحیم میں اور بسم اللہ الرحمن الرحیم کے سب علوم بسم اللہ میں ہیں۔

ایمان تک لکھ کر شاہ عبدالعزیز خاموش ہو گئے لیکن امام سلیمان قندوزی حنفی اپنے کتاب بیابج المودۃ صفحہ ۶۹ مطبوعہ اسلامبول
۱۳۷۷ھ میں لکھتے ہیں۔

وفي الدرس المنظم احكام جميع اسرار القرآن سماوية في القرآن
اسرار القرآن من جنس ابن ابي عمير علوم قرآن سورة فاتحه
وجميع ما في القرآن في الفاتحة
وجميع ما في الفاتحة في البسملة
وجميع ما في البسملة في الباء البسملة وجميع
ما في الباء البسملة في النقطة التي هي تحت الباء
قال الامام علي كرم الله وجهه انا النقطة التي تحت الباء
اور در منظوم میں ہے کہ تمامی کتب سماویہ کے
اسرار قرآن میں جنس ابن ابی عمیر علوم قرآن سورہ فاتحہ
میں اور سورہ فاتحہ کے اسرار بسم الصمد میں ہیں اور کل
اسرار بسم الصمد کے بار بسم الصمد میں اور بار بسم الصمد کے
اسرار اس کے نقطہ میں ہے امام علی کرم اللہ وجہہ سے
مردی ہے کہ فرمایا آپ نے کہ میں وہ نقطہ ہوں جو بار بسم
کے نیچے ہے۔

وفي المآتب ولما دارا داهل الشامان يجعلوا القرآن حكما بصفين قال الامام علي رضي الله عنه انا القرآن
الساطق۔ اور مناقب میں ہے کہ جب اہل شام نے چاہا کہ قرآن کو حکم نائین تو امام علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا میں قرآن طاق
جب ہم سورہ فاتحہ اور اسکی سات آیتوں کے ثبوت سے جسکی پہلی آیت بسم اللہ الرحمن الرحیم ہے فارغ ہو چکے اور یہ
بھی دکھلا چکے کہ بدوین سورہ فاتحہ (یعنی سات آیتوں کے) پڑھے ہوئے نماز نہیں ہوتی تو اب حکم کو یہ دکھلانا ہے کہ حضرت ابو بکر اور
عمر اور عثمان نماز میں سورہ فاتحہ کی ابتدا کہاں سے کرتے تھے نیز منعم علیہم کے جماعت کے بارے میں رسول خدا اور رسول خدا کے بعد
کس کی راہ پر چلنے کی یا ثابت قدم رہنے کی دعا کرتے تھے کیونکہ رسول خدا نے حجۃ الوداع میں پھر مکرر غدیر خم میں قرآن اور عترتی
اہل بیت کو جبل اللہ اور ثقلین و خلیفتین و امیرین کے الفاظ سے صحابہ مذکورین سے مخاطب ہو کر ارشاد فرمایا تھا کہ جو ان ہر دو
سے متمسک ہو گا وہ ہرگز گمراہ ہو گا اور یہ دونوں ایک دوسرے سے حوض (کوثر) تک علیحدہ نہ ہوں گے۔ اسکے بعد حضرت علی علیہ السلام
کے بازو کو بڑھ کر منبر پر کھڑے ہو کر بلند فرما کر حدیث من کنت مولاه فعلی مولاه الحدیث ارشاد فرمایا ہے جسکو ہم شرح و بسط سے
ثابت کر چکے ہیں دیکھو حدیث ثقلین و حدیث غدیر جس میں ابو عوانہ نے سلیمان اعمش کے واسطے ابو طفیل اور زید بن ارقم سے
روایت کی ہے دیکھو ص ۱۷۲۔

لیکن حدیثوں سے حضرت ابو بکر اور عمر اور عثمان کا نماز میں سورہ فاتحہ کی چھ آیتوں کا پڑھنا ثابت ہوتا ہے یعنی
بسم اللہ الرحمن الرحیم کو ترک کر کے الحمد للہ سے شروع کرتے تھے۔

چنانچہ صحیح بخاری جلد اول ص ۱۷۲ باب ما یقول بعد التکبیر مطبوعہ مصر ۱۳۷۲ھ میں ہے۔

حد ثنا حفص بن عمر قال حد ثنا شعبۃ کما تباری نے کہ حدیث کی ہے حفص بن عمر نے کہا حدیث

لے یہ شہاب الدین محمد بن محمد اسد بنیادی الحوی زادہ اپنے تفسیر روح البیان میں یہ شان الامکان مالا تناف فیہ و لیس
اکلام الا فی الوقوع و ورود ذلک عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم و اجملة اصحابہ کالصدیق و الفاروق و ذی النورین
و باب مدینۃ العلم و النقطة تحت الباء و حق الله تعالى عنهم اجمعین (منقول جہات الانوار ج ۱ ص ۱۷۲)۔

عن قتادة عن النبي ان النبي صلى الله عليه وآله
 وكم كانوا يفتخون بالصلوة بالحمد لله رب العالمين
 اور صحيح ترمذی - جلد اول - باب فتاح القراءة بالحمد لله رب العالمین یعنی باب شروع کرنے قرأت ساتھ الحمد لله
 رب العالمین کے ہے۔

قال الترمذی حدثنا قتيبة بن ابي عوف عن
 قتادة عن النبي قال كان رسول الله صلى الله
 عليه وسلم و ابو بكر وعمر وعثمان
 يفتخون القراءة بالحمد لله رب العالمين
 قال ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح والعلی
 علی هذا عند اهل العلم من اصحاب
 النبی والتابعین من بعدهم كانوا
 يفتخون بالحمد لله رب العالمين
 کہنا ترمذی نے کہ حدیث کی ہے قتیبہ نے کہ حدیث
 کی ہے ابو عوف نے قتادہ سے اور نے انس سے کہ
 اور نے کہ رسول خدا اور ابو بکر اور عمر اور عثمان قرأت
 کو ساتھ الحمد لله رب العالمین کے شروع کرتے تھے
 کہنا ابو عیسیٰ (ترمذی) نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور علی
 اہل علم کے نزدیک بنی مسلم کے صحابہ اور تابعین اور
 من بعدهم سے اسی پر ہے یہ لوگ قرأت کو ساتھ
 الحمد لله رب العالمین کے شروع کرتے تھے۔

تفسیر:- حدیث مذکورہ میں انس نے رسول مقبول کو بھی شامل کیا ہے جبکہ شمول اس حدیث ابن عباس میں مخریجہ ترمذی سے
 بالکل غلط اور باطل ہے۔

باب من رآی البکر بسم الله الرحمن الرحيم
 قال الترمذی حدثنا محمد بن عبد الله بن المصنف
 بن سليمان قال حدثني اسمعيل بن حماد
 عن ابي خالد عن ابن عباس قال
 كان النبي صلى الله عليه وسلم يفتخون صلواته
 بسم الله الرحمن الرحيم
 کہنا جس شخص نے ہم الحمد الرحمن الرحیم کو پڑھا ہوا دیکھا
 کہنا ترمذی نے حدیث کی ہے اسمعیل بن محمد نے کہا
 حدیث کی ہے اسمعیل بن سلیمان نے کہا حدیث کی ہے اسمعیل
 بن حماد نے اہی خالد سے اور نے ابن عباس سے روایت کی
 ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز کو ساتھ بسم الله
 الرحمن الرحیم کے شروع کرتے تھے۔

جبکہ تاہد کی یہ حدیث جناب امیر المؤمنین علیہ السلام کے سند کی جنہوں نے صحابہ سے سات سال پہلے رسول خدا کے
 ساتھ ساتھ نماز پڑھتے رہے لکھی جاتی ہے چنانچہ ریسرٹ جلیبہ انسان یعون فی سیرۃ الامین المامون جلد اول ص ۱۲۷ مطبوعہ مکتبہ المدینہ
 عن علی کرم الله وجهہ کما فی اسباب النزول للواحدي انها نزلت بمكة من كثرة غنى العرش وفيها صلواتها
 قار النبي صلى الله عليه وسلم بمكة فقال بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله رب العالمين ووجه حيرت جليبه من جناب
 علی کرم الله وجهہ جیسا کہ امام وادری نے اپنے اسباب نزول میں وارد کیا ہے۔ روایت کی ہے کہ آیا کر یہ بسم الله الرحمن الرحیم کہ
 میں خزانہ تحت العرش سے نازل ہوا اور اسی میں حضرت علی سے مروی ہے کہ جب رسول مقبول کہ میں نماز کے لئے اکٹھے ہوئے تو
 نے بیابان المودة سے مطہرہ رسول ص ۱۲۷ میں ہے ابن ماجہ القزوينی واحمد مسندہ وابو نعیم الحافظ والخطیب المحمدي وغيرهم جميعا باسانيدهم عن
 عباد بن حمزة قال قال نافع بن عبد الله واطرو رسول الله وانا الصديق الاكبر لا يقرأ بسم الله قبل ان يقرأ بسم الله

آپ نے بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ رب العالمین کہا جس کے تاہد کی یہ روایت کتاب معارج النبیۃ مولانا معین الدین کے رکن ثلاث مطبوعہ مطبعہ نور لاہور ۱۳۵۲ھ سے لکھی جاتی ہے۔

لیکن انکی روایتوں سے یہ معلوم ہوا کہ پہلا سورہ
سورہ اقرآن تھا اور ایک روایت یہ ہے کہ پہلا سورہ
سورہ یا ایہا المدثر تھا اور دوسری روایت لوگوں نے
حضرت خدیجہ کے زبانی یہ بیان کی ہے کہ (سورہ اول)
سورہ فاتحہ یعنی الحمد تھا اور ایک روایت یہ ہے کہ
بنیہر صلوات اللہ وسلامہ علیہ نے حضرت خدیجہ سے
ارشاد فرمایا کہ جسوقت میں آیتا ہوتا ہوں ایک آواز
غیبی سناتا ہوں اور کوئی کہتا ہے یا محمد یا محمد اور کہتے ہا
بھگو دکھائی تھیں دنیا میں ڈر جاتا ہوں اور وہاں سے
چلا جاتا ہوں یہ سنکر حضرت خدیجہ آنحضرت کو
ورقہ کے پاس لے گئیں اور ان سے واقعہ مذکور
بیان کیا ورقہ نے کہا آئندہ ایسا کرنا جب وہ آواز
سننا تو اپنے مقام پر ٹھہرے رہنا (وہاں سے نہ ہٹنا)
اور دیکھنا کہ کہنے والا کیا کہتا ہے اسکے بعد جب
آنحضرت نے وہ آواز سنی اپنی جگہ پر کھڑے رہے
اور اس آواز کے جواب میں لبیک فرمایا منادی
نے کہا کہو اشھدان لا الہ الا اللہ و اشھدان محمد
رسول اللہ اسکے بعد ندا دینے والے نے کہا کہو
بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ رب العالمین تا اینکہ
کل سورہ فاتحہ پڑا۔

لہذا اول سورہ از روایات مقدمہ چنان
معلوم شد کہ سورہ اقرآن بودہ و روایت
آئست کہ یا ایہا المدثر بودہ و روایت
دیگر از خدیجہ فرمودہ اند کہ سورہ فاتحہ
الکتاب بودہ و روایت آئست کہ بنیہر صلوات
وسلامہ علیہ باوے فرمود بدستیکہ چون
تنہا میثوم آوازے می شنوم کہ یا محمد یا
محمد و بیچ گوئیدہ نمی بینم خوث بر من
غالب میشود و از آنجائی کہ یزید
خدیجہ آنحضرت را بنزد ورقہ برد
تا صورت واقعہ را تقریر فرمود
ورقہ گفت دیگر چنین مکن ہر وقت
کہ آن نداے شنوی در محل خود قرار
گیر تا دیگر چه میگوید آنحضرت کہ این
نوبت ندا شنید بر جائے خود بایستاد
جواب داد کہ لبیک ندا کنندہ گفت
گوئی اشھدان لا الہ الا اللہ و اشھدان
محمد رسول اللہ بعد از ان گفت بگو
بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ رب العالمین
تا آخر سورہ فاتحہ الکتاب بخواند۔

اور اسباب النزول واحدی کے صلا مطبوعہ مصر ۱۳۱۵ھ میں ہے۔

عبد اللہ بن تافع نے اپنے پدر (نافع) سے اونے
ابن عمر سے روایت کی ہے کہ آیہ بسم اللہ الرحمن الرحیم
کل سورہ میں نازل ہوا ہے۔

عن عبد اللہ بن تافع عن ابیہ عن ابن
عمر قال نزلت بسم اللہ الرحمن الرحیم
فی کل سورۃ۔

شرح و تالیہ ترجمہ اردو نور الہدایہ صلا مطبوعہ رزاقی کا پور سے صحیح مسلم اور صحیح نسائی کی روایتیں مع دیگر

اور روایت مسلم کی ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ نماز پڑھی میں نے پیچھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ابو بکر اور عمر اور عثمان کے پس نہ سنا میں نے کسی کو اذان میں سے کہ پڑھتا ہو بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

امام شافعی کے نزدیک تسبیح باذن بلند پڑھے کہ جز فائز ہے اور اُن کے نزدیک اور بیست سی حدیثیں صحیح و اور ہوتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفاء راشدین قرأت کو اکھٹا کر رب العالمین سے شروع کرتے تھے۔

صحیح ابن خزیمہ اور ابن حبان اور نسائی میں ہے نیم مجرب سے کہ نماز پڑھی میں نے پیچھے ابو ہریرہ کے سورہ پڑھی انہوں نے بسم اللہ الرحمن الرحیم پھر پڑھی فاتحہ یہاں تک کہ پہنچے ولا الضالین تک پھر کسی آئین پھر سلام پھر کر کیا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے تحقیق میری نماز مشابہ تر ہے ساتھ نماز رسول اللہ کے۔ کہا ابن خزیمہ نے نہیں شک ہے اسکی صحت میں اہل معرفت کے نزدیک اور یہ حدیث مستلزم جھگڑ کو نہیں۔ کیونکہ جائز ہے سنا نیم مجرب کا باوجود آہستہ پڑھنے ابو ہریرہ کے کہو نہ کہ جب تک مبالغہ نہ کرے اخفا میں تب تک سنانا دیتا ہے خصوصاً پاس والے مقتدی کو اور صحیح ہے عبد اللہ بن عباس سے کہ رسول اللہ جہر کرتے تھے بسم اللہ الرحمن الرحیم کو کہا حاکم نے صحیح ہے بغیر علت کے اور صحیح کیا اسکو دارقطنی نے۔

پس صحیح ترمذی والی روایت ابن عباس کی روایت اور ایسا صحیح ہو گئی نیز ابو ہریرہ کی روایت صحیح نسائی کی جناب سرور عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پہلی آیت بسم اللہ الرحمن الرحیم سے سورہ فاتحہ یا سبح الثانی کا قرأت فرمانا کتاب اللہ کے مطابق ثابت ہو گیا جس نے انس کی روایت بخاری و مسلم و ترمذی کے اول نسخ کو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بسم اللہ الرحمن الرحیم چھوڑ کر سورہ فاتحہ پڑھتے تھے مطلقاً باطل و دروغ کر دیا پس خلفاء ثلاثہ کا صرف چھ آیاتوں سے قرأت کرنا صحیح ہو گیا جیسے بقول ترمذی صحابہ اور تابعین اور اُن کے بعد کے عمل کرتے رہے۔

اور روایت جناب میر علیہ السلام کی اوپر گزری کہ رسول خدا بسم اللہ الرحمن الرحیم اکھٹا کر رب العالمین تا آخر سورہ نماز میں پڑھتے تھے اور فخر الدین رازی نے اپنے تفسیر کبیر میں بعد ذکر اس امر کے کہ جناب علی علیہ السلام پھر کرتے تھے بسم اللہ الرحمن الرحیم کو اور کہا،

ومن اقتدى في دينه بعلی فقد اهتدى اور جس شخص نے اپنے دین میں علی کی اقتداء کی اور

واصاب الحق والذلیل علیہ قوله صلعم بیشک ہدایت پاؤں کیونکہ رسالہ صلعم نے فرمایا ہے کہ

فقد اذنا بھیرت حق کو جد ہر مل پھرت۔

اللہم ادر الحق معہ حیثما دار

پس خلفاء ثلاثہ اور اُن کے متبعین صحابہ اور تابعین کا یہاں تک کہ بخاری اور مسلم اور ترمذی کا عمل قرآن اور رسول خدا کے خلاف صرف چھ آیاتوں سے قرأت کرنا غلط راستہ کے چلنے کو ثابت کرتا ہے نیز نماز کا وسیع مثالی یعنی سات آیاتوں کے خلاف ناقص اور ناتمام ہونا اور آیہ کریمہ اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر کے مخالفت ہونے کو ظاہر کرتا ہے جس سے بھی سوال اللہ کے بعد جناب میر علیہ السلام باب مدینۃ العلم وفضلہ تحت الباب ادرادی اور ہدیہ اور ہستی کا اولو الامر ہونا و زور دشمن کی طرح ثابت ہے پس سورہ فاتحۃ الكتاب میں جو نبی صلوات اللہ علیہ کے بعد منعم علیہم کی جماعت صدیقین و شہداء و صالحین کی ہے وہی اولو الامر یعنی امام ہے وہ آل محمد علیہم السلام میں جنگی تعداد بخاری و مسلم و ترمذی وغیرہ میں اثنا عشر امیرا اثنا عشر خلیفۃ و اثنا عشر

عظیم کی جا برین سحرہ و ابن سود کے حدیثوں میں ہے

اور شاہ عبدالعزیز اپنے تفسیر فتح العزیز سورہ بقرہ کے تحت میں ساتویں آیت سورہ فاتحہ کے بارے میں یہ تفسیر و تشریح کرتے ہیں۔

نیز منعم علیہ را مقابلے آورده اند کہ منضوب
یعنی منعم علیہ کو منضوب علیہ کے مقابل میں
دلے اور ضالین کے مقابلہ میں جسکا مقابلہ ہستی میں ہے
ہونا چاہئے منعم علیہم سے اسکا مقابلہ مناسب نہیں مگر
چونکہ معلوم ہے کہ منعم علیہم بالیقین ہستی میں بلکہ باری
میں کیونکہ حمایت اور کو طلب کرتی ہے اور اور کو چاہتی
ہے مجبوراً ضالین مقابلہ منعم علیہم میں پڑا۔

اور فتاویٰ شاہ عبدالعزیز سے جناب علی مرتضیٰ کا باری ہستی ہونا کہ تفسیر ایشان بذوالقرین و یسوب الدین و صلیتی
و فاروق و سابق و یسوب الامہ و یسوب قریش و بیضۃ البکد و یسوب و شریف و باری و ہستی و ذوی الاذن الوامی مردی و ثابت
کے الفاظ سے اور تفسیر عزیزی پاره سورہ الحاقہ میں امیر المؤمنین کو یسوب المؤمنین سے قبول کر چکے ہیں دیکھو کتاب الکمال مؤلف
۱۱۹۵ اور دیکھو صفحہ ۲۱۰ کتاب الکمال مذکورہ۔

پس سورہ فاتحہ الکتاب میں خاتم النبیین کے بعد جماعت منعم علیہم میں اول منعم علیہ جناب میر علیہ السلام خاتم النبیین
الیقین ہیں۔

اور اسی سورہ فاتحہ الکتاب یا سبع المثانی کو قرآن عظیم بھی کہا ہے اور قرآن علی کے ساتھ اور علی قرآن کے ساتھ شہو
حدیث ہے جسکی آخری حدیث ینابیح المودۃ شیخ سلیمان قندوزی حنفی کے نمبر ۶ کی لکھی جاتی ہے۔

اخرج ابن عقدة عن طريق مروية بن
خارجة عن فاطمة الزهراء قال سمعت
ابي صلى الله عليه وسلم في مرضه الذي
قبض فيه يقول وقد امثلت الحجرة من
احبابي ايها الناس يوشك ان قبض
قبضاً سريعاً وقد قدمت اليكم القول
معذرت اليكم اني خلف فيكم كتاب
ربي عز وجل وعترتي اهل بيتي ثم
اخذ بيد علي فقال هذا علي وحم القراء
والقرآن ثم علي لا يفترق ان حتى يردا
على الخوض ذاء نكلم ما خلقوني فيها۔

ابن مقفہ نے عروہ بن خاریجہ کے طریق حضرت
فاطمہ زہرا سے روایت کی ہے کہ میں نے اپنے پدر رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم سے مرض الموت میں یہ فرماتے ہوئے سنا ہے اور اسوقت
حضرت کا حجرہ صحابہ سے بھرا ہوا تھا کہ اسے لوگوں میں بہت
جلد دنیا سے رخصت ہونے والا ہوں اور تمکو جلائے دیتا
ہوں تاکہ میرے گردن پر بار نہ پڑے کہ میں تمھارے پاس دو
پیریں چھوڑتا ہوں ایک قرآن خدا کی کتاب اور ایک اپنی
حضرت اہل بیت یہ فرما کر علی کا ہاتھ پکڑا اور ارشاد فرمایا کہ یہ علی
ہے قرآن کے ساتھ اور قرآن کے ساتھ دو نون ایک دوسرے
سے جدا نہ کیے تاکہ میرے پاس حوض پر پہنچیں وہ ان ثمت
پر پہنچو لگاکہ تم نے میرے بعد ان کے ساتھ کیا سلوک کیا۔

جیسے حضرت ابن عباس اور ابو ہریرہ کی روایت سے کامل سورہ فاتحہ یعنی سات آیتوں سے رسولی اکا قرأت فرمانا انسان کی روایت
 عجزہ صحیحین و ترمذی کے اول شیخ کو باطل کر دیا ویسے ہی ابو ہریرہ نے حضرت عمر کی اس روایت صحیحین و ترمذی کو جس میں آیہ
 اکمال دین کا نزول بروز عرفہ جمعہ مذکور ہے اس صحیح اسناد حدیث مندرجہ مسئلہ سے غلط اور باطل کر دیا جس میں ابو ہریرہ نے
 ۱۸ ذی الحجہ یوم غدیر کو رسول خدا کے ارشاد حدیث میں کنت مولاً فعلی مولاً کے بعد آیہ الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی و
 رضیت لکم الاسلام دینا کا نازل ہونا وارد کیا ہے جو ابن عباس کی روایت آیہ تبلیغ و تاکید کے نزول ۱۸ ذی الحجہ اور یوم آخری
 مدت رسول خدا کے عمر کے مطابق تین ہے ۔

www.kitabmart.in

اور جسکی تائید ابو سعید خدری کے روایت مندرجہ صفحہ ۲ سے ہو چکی ہے جبکہ رسول خدا غدیر خم میں جناب علی علیہ السلام کو نصب
 کر کے انکے ولایت یعنی خلافت و امامت کی ندا کی تو جبریل علیہ السلام آیہ الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی و رضیت لکم الاسلام دینا
 لیکر نازل ہوئے ۔ اسی لایۃ یا امامت کا سوال روزِ قیامت سے عموماً اور صحابہ و راہبات مؤمنین سے خصوصاً ہوگا جبکہ رسول خدا نے
 غدیر خم کے مقام میں خیمہ علی علیہ السلام میں بھیج کر تنہا ولایت کے سلسلہ میں عہد و پیمان لے لیا تھا ۔ چنانچہ انہیں ابو سعید خدری سے
 یہ روایت مروی ہے ۔

جبکہ امام قندوزی حنفی نے اپنے کتاب ینابیع المودۃ کے صفحہ ۹۶ مطبوعہ اسلامبول ۱۳۵۵ھ میں اور سید علی ہمدانی نے اپنے مودۃ القریٰ کے
 مودۃ نهم میں وارد کیا ہے ۔

عن ابی سعید الخدری قال قال رسول الله	ابو سعید خدری سے مروی ہے کہ آنحضرت نے آیہ تلویم
صلی الله علیه وسلم قال قد نزلت وقفتم	انہم سکتون ۔ تھراؤ اور کھڑے ہوئے سوال کیا بایں کاکل تھرا
انهم مستولون عن ولايت علي و	میں غریب تھے کہ ان سے علی علیہ السلام کے ولایت کا سوال کیا
كان هذا اصراة الواحدة بقوله لا تخم	جائیکا اور یہی ارادہ اسی کی ہے آیت انہم سکتون میں کہ
مستولون عن ولايت علي و اهل البيت	ولایت علی اور اہل بیت کی ہے اسلئے کہ انہم زمانے مودۃ فی غزوان
لان الله افترض المودة في التقرى فكون عليهم المظا	کو واجب گردا ہے اور اسی کا مطالبہ کیا ہے ۔

روایت مذکورہ کی مؤید یہ روایت ہے جسکو اسی کتاب ینابیع المودۃ ص ۹۶ مطبوعہ بیروتی ۱۳۵۵ھ سے نقل کیا جاتا ہے ۔

في تفسير قوله تعالى لا تخم	تھتے اور میں نعمتوں کے بابت ضرور باز پرس ہوگا
التعظيم في يابيع المودة ابو نعيم الحافظ	ینابیع المودۃ میں آیہ موصوفہ کی تفسیر میں حافظ ابو نعیم نے
بسند عن جعفر الصادق رضي الله عنهما	حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ
هذه الاية قال الله لا تخم ولا يترامون	نہیت و ولایت جناب امیر المؤمنین علی علیہ السلام

مرا ہے ۔

علی بن ابی طالب کو نہ روکنا و جھڑ

یہ میں انکے اہل سنت کے احادیث و تصریحات جسکے بعد کوئی شبہ آتی نہیں ہٹاؤ طلب کتاب کے زیادہ روشن مرجع ہے ۔

احقر عبد مری حنین

دریاں قلعہ نمبر ۱۰۰، آفریقا، قلعہ نمبر ۱۰۰

تحت کلمات ربك صدق و عدل لا یمبدل لکلماتہ ۔

قطعه تاریخ طبع کتاب تکمیل

سخن سنج رفیع المنزلت اویس الامرتی حید الزمن علی بن ابی الاناتید میر حسن صاحب المصاحف شهر
متوطن "بهره سادات ضلع فتح پور" بیڈ مولوی گورنمنٹ ہائی اسکول فتح پور

مرضی الکتب خیرین است پیش موبد فیض شناس برخور چون تصحیح وفات حسد یوم فوت نموی پنجم صحت مرضی صاحب تکمیل آن را کار تبلیغ با انجام رسید روز کے چند چار از خم غدیر بدوہ دیک زربیع الاول گویر این مائخه زمین فوج حکم تا بتیان دہ دیک کہ بن روز ہشتاد و یک آید بشمار	ہست یفیم و خبر از عقل بغرض دو بکے ز عقل کس نہ خست حق نہ میل ثابتش کرد بہر بان دلیل مینویزہ بگر زمین تفصیل آیہ آمد ز خداوند جلیل رفت شادی با لم شد بدیل یازد سال بدو کن قبول کان ندان بہ ہمیر تمیل روز دہنبد بدو تیرہ چوبیل گر شماری چو خود مند جلیل	در پرتیکست شک حاذق جان بلب آید اگر بیارے کرد تالیف یکم کسل جانشینی علی ہم ضمتا ہجده دہم خمیس ز ذی الحجہ دین حق گشت ز کلت عزیز ارحال نبوی را ہنگام روز دہنبد رسول مقبول گر ز ہجده مذہبی الحجہ کہ بود در چہ ماہ ربیع الاول در ہین روزک ہشتاد و یکم	شہر امیش مکن زمین تطویل سال طبعش در شہر نیست از سرائس شد این سال مسج سفر از است کتاب تکمیل رافع لیل مضامین تکمیل	جلوہ آراء صد اقت تکمیل نام مرغوب طبائع تکمیل	بیدیل است سراپا تکمیل فلانے بلان حق شد تکمیل	گفت شہر نشینو تا رخیش بخشش پنج بگو گفت شرش	بیسوی سال دگر باز شنو آخری سال مسج نیست
۱۲۵۱ھ	۱۲۵۱ھ	۱۲۵۱ھ	۱۹۳۲ھ	۱۲۵۱ھ	۱۲۵۱ھ	۱۹۳۲ھ	۱۹۳۲ھ

[illegible]

[illegible]

[illegible]

صفحہ	سطر	ترجما	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	ترجما	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	ترجما	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	ترجما	غلط	صحیح
۲۹۷	۱۵	م	اشناما	اشناما	۳۲۲	۲	ج	لیدن	لیدن	۳۲۸	۱	ج	حاسبہ	حاسبہ	۳۶۷	۱۲	م	خلافت	خلافت
۲۹۸	۱۶	۷	اوز	اوز	۳۲۳	۳	۷	ذکرہ	ذکرہ	۳۶۹	۵	م	طیب	طیب	۳۶۹	۵	م	بد	بدون
۲۹۹	۲۶	ج	دنی	دنی	۳۲۴	۲	م	یکبوا	یکبوا	۳۷۰	۶	۷	است	است	۳۷۰	۶	۷	النیل	النیل
۳۰۰	۱۰	م	مستدرک	مستدرک	۳۲۵	۲	۷	سرا	سرا	۳۷۱	۶	۷	واقعی	واقعی	۳۷۱	۶	۷	الکتاب	الکتاب
۳۰۱	۲۳	۷	بخاری	بخاری	۳۲۶	۲	۷	انشار	انشار	۳۷۲	۱۲	۷	کر	کر	۳۷۲	۱۲	۷	نی	نی
۳۰۲	۱۲	م	لستعد	لستعد	۳۲۷	۲۶	۷	اُبنی	اُبنی	۳۷۳	۶	م	ناقرانی	ناقرانی	۳۷۳	۶	م	البسملہ	البسملہ
۳۰۳	۲	۷	قندوزی	قندوزی	۳۲۸	۷	۷	عذا	عذا	۳۷۴	۱۷	۷	لفظ	لفظ	۳۷۴	۱۷	۷	انس	انس
۳۰۴	۱	م	تم	تم	۳۲۹	۱۱	۷	قنفذ	قنفذ	۳۷۵	۵	۷	ظن	ظن	۳۷۵	۲	۷	اکھد	اکھد
۳۰۵	۲۵	ج	لیدن	لیدن	۳۳۰	۲۵	م	کادوا	کادوا	۳۷۶	۲	۷	لوروت	لوروت	۳۷۶	۲۳	م	یکمہ	یکمہ
۳۰۶	۳۱	۷	کابی	کابی	۳۳۱	۷	۷	آجھم	آجھم	۳۷۷	۱۲	۷	یاقول	یاقول	۳۷۷	۲۴	۷	حیرت	حیرت
۳۰۷	۲	م	صاحب	صاحب	۳۳۲	۱۶	۷	فلے	فلے	۳۷۸	۱۰	م	عقبہ	عقبہ	۳۷۸	۲۷	ج	راجہ	راجہ
۳۰۸	۱	۷	آجھم	آجھم	۳۳۳	۳	۷	بشارت	بشارت	۳۷۹	۶	م	والا امام	والا امام	۳۷۹	۲۸	۷	اکھونی	اکھونی
۳۰۹	۱۷	۷	خرجہ	خرجہ	۳۳۴	۷	۷	تاریخ	تاریخ	۳۸۰	۲۶	۷	غرام	غرام	۳۸۰	۲۸	۷	لا	لا
۳۱۰	۸	۷	افران	افران	۳۳۵	۱۵	۷	تاریخ	تاریخ	۳۸۱	۱۹	۷	کی	کی	۳۸۱	۲۸	۷	صلت	صلت
۳۱۱	۱۹	۷	درازہ	درازہ	۳۳۶	۷	۷	صلت	صلت	۳۸۲	۱۵	۷	وفاک	وفاک	۳۸۲	۳	م	سے	سے
۳۱۲	۲۷	ج	انصاری	انصاری	۳۳۷	۱۶	۷	روم	روم	۳۸۳	۱۷	۷	جانی	جانی	۳۸۳	۸	۷	تحقیق	تحقیق
۳۱۳	۳	م	بن	بن	۳۳۸	۱۸	۷	منشر	منشر	۳۸۴	۲۲	۷	نعت	نعت	۳۸۴	۹	۷	کونکہ	کونکہ
۳۱۴	۲۳	ج	سپردہ	سپردہ	۳۳۹	۲۴	ج	ثانی	ثانی	۳۸۵	۲۷	۷	امین	امین	۳۸۵	۱۳	۷	۱۹۵	۱۹۵
۳۱۵	۳	م	غیر ملک	غیر ملک	۳۴۰	۲۶	م	اسی	اسی	۳۸۶	۱۸	م	میں	میں	۳۸۶	۴	۷	س	س
۳۱۶	۷	۷	تے	تے	۳۴۱	۵	۷	ایہا الدین	ایہا الدین	۳۸۷	۲۲	۷	ادما	ادما	۳۸۷	۲۶	۷	الہیت	الہیت
۳۱۷	۱	م	ادعولہ	ادعولہ	۳۴۲	۱۸	۷	یسرل	یسرل	۳۸۸	۲۵	۷	استقر	استقر	۳۸۸	۲۶	۷	الہیت	الہیت

کتاب بنی امیر محمد جو ادعا صاحب کے نظامی پریس میں طبع ہو کر ہر سہ ماہی کے خاص عام ہوتی

عاجز

سید رضی حسین

